[illegible]

روض الربی

من

ترجمۃ المجتبی

یعنی

سنن النسائی

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب شہر لاہور بازار کشمیری [illegible] ربیع الاول [illegible]

[illegible] در مطبع صدیقی [illegible] طبع گردید

فہرست جلد ثانی ابواب وصل الربی من ترجمۃ المجتبی اعنی سنن النسائی

اَلنِّصْفُ الثَّانِی

وَالرُّبْعُ الثَّالِثُ مِنْ کِتَابِ سُنَنِ

النَّسَائِی رح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب جہاد کے بیان مین **ف** جہاد ایک بڑا رکن ہے اسلام کا جو ہجرت کے بعد مدینہ مین فرض ہوا اور جب سے جہاد شروع ہوا روز بروز اسلام کی عزت اور عظمت بڑہتی گئی یہانتک کہ دنیا کے اکثر ملکون مین اسلام پھیل گیا اور جب سے جہاد موقوف ہوا مسلمان ذلیل ہو گئے اور کفار غالب

بَابُ وُجُوْبِ الْجِهَادِ

جہاد فرض ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَخْرَجُوْا نَبِيَّهُمْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ لَيَهْلِكُنَّ فَنَزَلَتْ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهِيَ اَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے نکالے گئے ابوبکر رض نے کہا ان لوگون نے اپنے پیغمبر کو نکال دیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن اب یہہ لوگ ضرور برباد ہو نگے تب یہہ آیت اوتری اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا اخیر تک یعنی اجازت دی گئی اون لوگون کو جن سے مشرک لڑتے ہین لڑنے کی کیونکہ اس سے پہلے مسلمانون کو لڑائی کا حکم نہ تہا کافر اونکو ستاتے ایذا دیتے مارتے تب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے آپ فرماتے صبر کرو ابہی خدا کا حکم مجھکو لڑنے کے لیئے نہین ہوا جب یہہ آیت اوتری تو جہاد شروع ہوا جو تم سے لڑتے ہین تم بہی اون سے لڑو بدلا لو) اور اللہ اونکی مدد کر سکتا ہے) ابوبکر رض نے کہا مین سمجہا اب لڑائی ہوگی ابن عباس رض نے کہا تو یہہ آیت سب سے پہلے اوتری جہاد مین **ف** جہاد کہتے ہین کافرون اور باغیون سے لڑنیکو دین کے لیے اور کبہی جہاد کے معنی یہہ بہی آتے ہین کہ اپنے نفس سے لڑے یا شیطان سے یا فاسقون سے نفس سے لڑائی یہہ کہ دین کی بات نہ

عمل کرے اور برائیون سے اوسے روکے اور شیطان سے لڑائی یہہ کہ اوسکے فریب مین نہ آوے شبہات اور شہوات
شیطانیہ کو دفع کرے اور فاسقون سے لڑائی یہہ کہ ہاتھ اور زبان اور قلم اور روپیہ سے اونکی اصلاح مین کوشش کرے
اور اونکو برے کامون سے باز رکھے **عن** ابن عباس ان عبد الرحمن بن عوف واصحابا له اتوا النبي
صلى الله عليه وسلم بمكة فقالوا يا رسول الله انا كنا في عز ونحن مشركون فلما آمنا
صرنا اذلة فقال اني امرت بالعفو فلا تقاتلوا فلما حولنا الله الى المدينة امرنا
بالقتال فكفوا فانزل الله عز وجل الم تر الى الذين قيل لهم كفوا ايديكم واقيموا
الصلوة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف اور اونکے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے جب آپ مکے مین تشریف رکہتے تہے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم جس زمانے میں مشرک تہے تو عزت مین تہے اور
جب سے ایمان لائے ذلیل ہوگئے آپنے فرمایا مجہے تو یہی حکم ہے کہ معاف کرون لوگون کے خطاؤن کو تو مت لڑو
پہر جب ہمکو اللہ تعالی مدینہ مین لے گیا تو وہان حکم ہوا کافرون سے لڑنیکا اوس وقت بعضے لوگ لڑنے مین ہچکچائے
(یعنی لڑائی سے ڈرے) تب اللہ تعالی نے یہہ آیت اوتاری الم تر الى الذين قيل لهم كفوا ايديكم
اخیر تک یعنی تو نے نہین دیکہا اون لوگون کو جن سے پہلے کہا گیا تہا روکے رہو اپنے ہاتہون کو اور نماز پڑہا کرو
ف اور زکوۃ دیا کرو (یعنی لڑنا ضرور نہین) پہر جب حکم ہوا اونہین لڑنیکا تو اون مین سے ایک گروہ لوگون
سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرتا ہے یا اوس سے زیادہ اور کہنے لگا اے پروردگار تو نے ہمپر لڑائی کیون فرض
کی ہمکو تہوڑی مدت تک جینے کیون نہ دیا کہدے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کا مزہ تہوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے پرہیزگار کے
لیے اور تم پر ظلم نہوگا رتی برابر۔ یعنی جب تک مسلمان مکے مین تہے اور کافرون سے تکلیف اوٹہاتے تو لڑائی کے
اجازت چاہتے پہر جب لڑائی کا حکم ہوا تو خوش ہونا تہا لیکن بعضے کچے دل کے لوگ بہانے لگے اور موت سے ڈرے
اور کافرون سے ایسا خوف کرنے لگے کہ اوتنا اللہ سے بہی نہ تہا **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب وبينا انا نائم اتيت بمفاتيح خزائن الارض
فوضعت في يدي قال ابو هريرة فذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتم تنتثلونها
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہے جامع کلمے دیے گئے (یعنی قرآن اور حدیث
جنکے لفظ مختصر ہین اور معنی اون کے بہت ہین جامع اوسی عبارت کو کہتے ہین جسمین لفظ تہوڑے ہون پر مطلب بہت
ہو) اور مجہکو مدد ملی رعب (دہاک) سے (یعنی کافرون کے دلمین میری دہشت اللہ تعالی نے ڈالدی) اور مین سوتا
تہا تو زمین کے خزانون کی کنجیان لاکر میرے ہاتہ مین دی گئین ابوہریرہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو گذر گئے لیکن تم اون خزانون کو نکال رہے ہو مراد خزانون سے روم اور ایران اور مصر و شام کے خزانے ہین

جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو عنایت فرمائی اور آپ کو خواب مین اللہ تعالیٰ نے دکھادیا تھا جب آپکی وفات ہو گئی
تو اس خواب کی مطابق مسلمانون نے یہہ سب ملک فتح کیے اور وہان کے خزانے تصرف مین لائے عن ابی ھریرۃ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینما
انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی قال ابو ھریرۃ رض فقد ذھب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم تنتثلونھا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم
منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو
حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ تو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے اپنے مال اور جان کو مجھسے
بچا لیا مگر کسی حق کے بدلے اور اوسکا حساب خدا کے اوپر ہے ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو
اوسکی جان محفوظ ہو گئی اور مال بھی محفوظ ہو گیا البتہ اگر کسی کا خون کرے گا تو اوسکے بدلے مارا جاویگا اور
کسی کا مال ضامن ہو گا تو اوس سے مال دلایا جاویگا پھر اگر اوس نے ظاہر مین کلمہ پڑھا ہے اور دل مین اوس پر یقین
نہین تو خدا اوس سے سمجھیگا دلون کے حال دریافت کرنیکا حاکم اور قاضی کو حکم نہین عن ابی ھریرۃ قال لما
توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر رضی اللہ عنہ وکفر من کفر من العرب قال
عمر رض یا ابا بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل
الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی نفسہ ومالہ الا بحقہ و
حسابہ علی اللہ قال ابو بکر رضی اللہ عنہ واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان
الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لقاتلتھم علی منعھا فواللہ ما ھو الا ان رایت اللہ عز وجل قد شرح صدر ابی بکر للقتال
وعرفت انہ الحق ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی
اور ابو بکر صدیق رض خلیفہ ہوئے تو عرب کے بعضے لوگ کافر ہو گئے جنکو کافر ہونا تھا حضرت عمر رض نے کہا ای ابو بکر تم کیسے
لڑوگے ان لوگون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یون فرمایا مجھکو حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ
لا الہ الا اللہ کہین تو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے بچا لیا اپنے مال اور جان کو مگر کسی حق کے بدلے (یعنی
قصاص یا حد مین) اور اوس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے پر ہے کہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مین بیشک لڑون گا
اوس سے جو تفرقہ ڈالے نماز اور زکوٰۃ مین اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے قسم خدا تعالیٰ کی یہہ لوگ اگر ندیوینگے
بکری کا بچہ جو دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مین ضرور لڑونگا اون سے اس بات پر کہا حضرت عمر رضی اللہ

نے قسم ہے اللہ کی نہین ہے یہہ امر میری نظر مین مگر اس لیئے کہ کہول دیا اللہ بزرگی اور عزت والے نے سینہ ابوبکر کا ان
لڑائی کرنیکے واسطے اور مین بہی سمجہا کہ حق یون ہی ہے **ف م** اس حدیث سے صحیح معلوم ہوئے کہ شرع شریف نے
جان اور مال پر جو حق لگا دیے ہین اگر کوئی شخص اون حقوق کو ادا نکرے تو اوسکو سزا دینا ضرور ہے **عن**
اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ بَعْدَہٗ وَ کَفَرَ مَنْ کَفَرَ
مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا اَبَا بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَدْ عَصَمَ
مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ
الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ فَوَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَہَا اِلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِہَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰہَ
عَزَّ وَجَلَّ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ **ترجمہ** اس حدیث کا بہی وہی ہے جو اوپر گذرا
عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا اَجْمَعَ اَبُوْبَکْرٍ لِقِتَالِھِمْ فَقَالَ عُمَرُ رض یَا اَبَا بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ
وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
فَاِذَا قَالُوْھَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَائَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّہَا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَاُقَاتِلَنَّ
مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِہَا قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَوَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ شَرَحَ
صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِقِتَالِھِمْ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قصد کیا حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے اون لوگون سے لڑائی کے لیئے تب کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابوبکر کیسے لڑتے ہو ان لوگون
سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہا کہ مجہکو حکم ہوا ہے لوگون سے لڑائی کا یہانتک کہ کہین وے
لا الہ الا اللہ پہر جب اونہون نے کلمہ کہا تو بچا لیا خون اور مال کو اپنے مجہسے **ف** یعنی دین محمدی مین کلمہ گو
کو مارنا اور اوسکا مال لینا حرام ہے **ت** مگر حق کا بچاؤ نہین **ف** یعنی اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا
یا مال ضامن ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا اوسیطرح حد زنا وغیرہ مین رعایت نکرین گے **ت** کہا ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے مین ضرور مارونگا اوس شخص کو جو فرق کریگا نماز مین اور زکوۃ مین قسم خدا تعالے کی اگر
نہ دیوینگے یہہ لوگ مجہکو وہ بکری کا بچہ جو دیا کرتے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بیشک مارونگا اونکو بابت اوسکے
کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کی قسم نہین یہہ امر میری نظر مین مگر یہ کہ کہول دیا ہے اللہ بزرگی اور عزت والے
نے سینہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اون سے لڑنے کے لیئے اور مین بہی سمجہا کہ حق یون ہی ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ

لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتدت العرب قال عمر يا ابا بكر كيف تقاتل العرب فقال
ابو بكر رضي الله عنه انما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا
ان لا اله الا الله واني رسول الله ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة والله لو منعوني عناقا
مما كانوا يعطون رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم عليه قال عمر رضي الله عنه فلما
رايت راي ابي بكر قد شرح علمت انه الحق **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وفات
پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر گئے عرب کے لوگ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابوبکر کیسے لڑتے ہو عرب کو پھر جواب دیا
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسواسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم ہوا ہے کہ لڑون مین لوگون سے یہانتک
کہ گواہی دیوین اس بات کی نہین کوئی معبود برحق اللہ کے سوا اور اس بات کی کہ مین رسول ہون اللہ تعالی کا اور پڑہین
نماز اور دیوین زکوۃ اللہ کی قسم اگر یہہ لوگ نہ دیوینگے وہ بکری کا بچہ جو دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ضرور
مارونگا مین اونکو اسپر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکہا مین نے راے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدا کی طرف سے ہے مین نے بہی
جانا کہ حق اوسیطرح ہے **ف** مطلب اس حدیث کا اور جو حدیث اوپر گذری ایک ہی ہے لیکن راوی ضعیف ہونیکے
سبب سے کچہہ فرق ہوگیا ہے لفظون مین امام نسائی نے کہا عمران القطان اس روایت مین قوی نہین اور یہہ روایت
خطا ہے اور اس سے پہلے کی ٹہیک ہے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امرت ان
اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قالها فقد عصم مني نفسه وماله الا بحقه و
حسابه على الله **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم ہوا ہے کہ لڑون مین
لوگون سے یہانتک کہ کہین کلمہ پہر جس نے کلمہ کہا اوس نے بچا لیا اپنا جان اور مال لیکن حق اوس جان و مال کا
پہنچیگا اور حساب اوسکا اللہ تعالی کے ذمے پر ہے **عن** انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال جاهدوا
المشركين باموالكم وايديكم والسنتكم **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد
کرو مشرکون سے مال اور ہاتہہ اور زبان سے **ف** زبان کا جہاد یہہ کہ قائم کرنا دلیلونکا اپنے مذہب کی اور رد
کرنا مذہب مشرکین کا اور اپنی بڑائی کرنی لڑائی کے وقت اور ہجو کرنی کافرون کی اور اسی قسم کی باتین جسمین
دین کا بول بالا ہو اور کفر اور شرک کی ذلت **التشديد في ترك الجهاد** جہاد کے چہوڑنیکی
سختی اور شدت کا بیان **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات ولم يغزو
لم يحدث نفسه بغزو مات على شعبة نفاق **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو مرگیا اسطرح کہ نہ کبہی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبہی راہ خدا مین لڑنے کی نیت کی تو وہ منافقون کے
وتیرہ پر مرا **ف** یعنی جو سچا مسلمان ہوگا دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافرون سے اللہ کیواسطے لڑیگا اور اگر سامان

ف عمران القطان

ہوگا تو دلمین البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دلمین بہی کبھی جہاد کا خیال نکرے گا معلوم ہوا کہ منافقون کی طرح
اُسکا ایمان زبانی ہے ایمان کامل نہین اور دلمین قصد ہونیکا یہہ نشان ہے کہ جہاد کے اسباب جیسے ہتہیار بنوانا یا مول لینا اور گہوڑے کی سواری
سیکہنا او جو کارآمد چیزین ہین تیار کرنا اَلْخُرُوجُ عَنِ السَّرِيَّةِ لشکر کے ساتہہ نجانے کی رخصت عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ
اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي اُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ
اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اوسکی
جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے اگر ہوتی یہہ بات کہ بعضی ایمان والون کو خوش نہین لگتا مجہسے پیچہے رہنا اور مین
نہین پاتا وہ چیز جسپر سوار کرون اونکو تو نچہوڑتا مین ساتہہ کسی لشکر کا اور قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتہہ مین
میری جان ہے مجہے بہت بہلا معلوم ہوتا ہے یہہ کہ مین مارا جاؤن اللہ کی راہ مین اور پہر جلایا جاؤن پہر
مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر مارا جاؤن **ف** سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین
جسمین نوسیاہی سے زیادہ ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے ساتہہ تشریف نہ لے گئے ہون آپکے دل مین
کمال خواہش تہی ہر ایک لڑائی مین شریک ہونے کی لیکن ابتدائے اسلام مین بے اسبابی اور قلت سواری سے سب
صحابہ ساتہہ نجا سکتے تہے اس سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی رک جاتے تہے اور آپ کو بدون صحابہ
کے جانا اسواسطے پسند نہ تہا کہ نہ جانیوالے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اور اون کو آپ کا ساتہہ چہوڑنا ناگوار
گذرتا اور سب کو لیجانا سواریون کی کمی سے ممکن نہ تہا اس حدیث سے جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت معلوم
ہوئی **بَابُ فَضْلِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ** باب بیان مین اسبات کے کہ جہاد
کرنیوالون کے برابر نہین ہوسکتے گہر رہجانے والے عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
فَجَاءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ
عَنْهُ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ **ترجمہ** زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہہ
آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ یعنی برابر نہین بیٹہنے والے
مسلمان اور لڑنیوالے اللہ کی راہ مین اتنے مین ابن ام مکتوم بہی آگئے (نام ہے صحابی کا) اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اوسوقت مجہکو یہہ لکہوا رہے تہے پہر عرض کیا ابن ام مکتوم نے یا رسول اللہ اگر ممکن ہوتا مجہسے جہاد تو بیشک مین کرتا

مجاہد ہوتا پھر اتارا اللہ عزت اور بزرگی والے نے غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ یعنی جنکو بدن کا نقصان نہین ف بدن کے نقصان والے یعنی اندہے لولے اپاہج جہاد کے حکم سے معاف ہین باقی لوگون مین لڑنیوالون کو بڑے درجے ہین گہر بیٹہنے والون کو نہین اگرچہ بیٹہنے والے بہی جنتی ہین اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہین یعنے بعضے جہاد کرتے رہین تو نہ کرنیوالے معاف ہین اور جو سب موقوف کرین تو سب گنہگار رہین ف اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب یہہ پچہلی آیت اتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران کے اوپر تہی پہر بوجہہ بڑا مجہپر پڑا یہانتک کہ مین سمجہا ٹوٹ جاویگی ران میری پہر موقوف ہو گئی وہ حالت وحی کے سبب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجہہ زید کو بہت معلوم ہوا امام نسائی کی اس روایت کی اسناد مین عبد الرحمن بن اسحاق ہے وہ کچہہ بڑا نہین

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْتُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي حَتَّى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پڑہی یہہ آیت اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ یعنی برابر نہین بیٹہنے والے مسلمان اور لڑنیوالے اللہ کی راہ مین اتنے مین آئے ابن ام مکتوم اور آپ مجہکو پڑہکر سنا رہے تہے پہر ابن ام مکتوم بولے یا رسول اللہ اگر مین قدرت رکہتا تو مین بہی جہاد کرتا اور تہے ابن ام مکتوم اندہے پہر اتاری یہہ آیت اللہ تعالی نے اپنے رسول پر غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ یعنی جنکے بدن مین نقصان ہے جہاد کا حکم اونپر نہین اور اس آیت اوترنے کیوقت آپکی ران مبارک میری ران پر تہی مین سمجہا کہ چورا ہو جائیگی میری ران پہر موقوف ہو گئی وحی

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ وَاللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَمْرُو ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلْفَهُ فَقَالَ هَلْ لِي مِنْ رُخْصَةٍ فَنَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لاؤ ہڈی جس پر لکہتے تہے آپنے لکہوایا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ابن ام مکتوم آپکے پیچہے بیٹہے تہے انہون نے کہا میرے لیے رخصت ہے تب یہہ اوترا غیر اولی الضرر

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ جَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ فِيَّ وَأَنَا أَعْمَى فَمَا بَرِحَ حَتَّى نَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

ترجمہ براء سے روایت ہے جب یہہ آیت اوتری لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنی جہاد کرنیوالے اور گہر مین بیٹہنے والے برابر نہین ہو سکتے تو ابن ام مکتوم آئے اور کہنے لگے پہر میرے باب مین کیا حکم ہے مین تو اندہا معذور ہون تہوڑی دیر

نہ گذری تھی کہ پہر اوترا غیر اولی الضرر (یعنی معذور اس حکم سے معاف ہیں) الرخصة في التخلف لمن له والدان

اجازت ہے گہر میں رہجانیکی اوسکو جسکی ماں باپ زندہ ہوں عن عبد الله بن عمرو قال جاء رجل إلى رسول الله

صلى الله عليه وسلم يستأذنه في الجهاد فقال أحي والداك قال نعم قال ففيهما فجاهد ترجمہ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس درخواست کی جہاد میں جانیکی

کی آپنے پوچہا کہ تیرے ماں باپ زندہ ہیں عرض کیا اوسنے کہ ہاں آپنے فرمایا تو اونہی دونوں میں جہاد کر ف

یعنی تو کوشش کر ماں باپ کی خدمت میں تیرے لیے یہی جہاد ہے الرخصة في التخلف لمن له والدة جسکی

ماں زندہ ہو اوسکو گہر میں رہنیکی اجازت دینے کا بیان عن معاوية بن جاهمة السلمي أن جاهمة جاء إلى

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أردت أن أغزو وقد جئت أستشيرك فقال هل

لك من أم قال نعم قال فالزمها فإن الجنة تحت رجليها ترجمہ معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ آئے جاہمہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول میں چاہتا ہوں کہ جہاد کروں اور آیا ہوں کہ آپسے مشورہ لوں آپنے فرمایا

کیا تیری ماں زندہ ہے عرض کیا کہ ہاں آپنے فرمایا کہ تو اوسی کے ساتھ رہا کر اسلیئے کہ جنت اوسکے پاؤں کے نیچے ہے

ف اکثر علما اسطرف گئے ہیں کہ ماں باپ مسلمان ہوں اور لڑکے کو جہاد میں جانے سے منع کریں تو اوسکو جانا

حرام ہے اسلیئے کہ اونکی فرمانبرداری فرض عین ہے باب من يجاهد في سبيل الله

بنفسه وماله باب بیان میں اوسکے جو جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ میں جان اور مال سے عن أبي سعيد

الخدري أن رجلا أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أي الناس أفضل قال

من جاهد بنفسه وماله في سبيل الله قال ثم من يا رسول الله قال ثم مؤمن في شعب من الشعاب

يتقي الله ويدع الناس من شره ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اور کہا یا رسول اللہ سب لوگوں میں بہتر کون ہے آپ نے فرمایا جو کوئی جہاد کرے جان اور مال سے اللہ تعالی

کی راہ میں اور کہا پہر کون یا رسول اللہ آپنے فرمایا پہر وہ ایماندار جو رہتا ہو گہاٹیوں میں پہاڑوں کی اور ڈرتا ہو

اللہ تعالی سے اور دور ہیں لوگ شرارت سے اوسکے (یعنی اوس سے کسی کو نقصان نہ پہونچے) باب من عمل

في سبيل الله على قدمه اللہ تعالی کی راہ میں پیادہ جانیوالیکا بیان عن أبي سعيد

الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عام تبوك يخطب الناس وهو مسند ظهره

إلى راحلته فقال ألا أخبركم بخير الناس وشر الناس إن من خير الناس رجلا عمل في سبيل الله

على ظهر فرسه أو على ظهر بعيره أو على قدمه حتى يأتيه الموت وإن من شر الناس رجلا

فاجرا يقرأ كتاب الله لا يرعوي إلى شيء منه ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال تبوک کی

لڑائی ہوئی اوس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے پیٹھ لگائی ہوئی لوگون کو خطبہ سنا رہے تھے پھر فرمایا سنو مین خبر دیتا ہون تمکو بھلے آدمی کی اور بُرے آدمی کی بہتر اور بھلا آدمی لوگون مین وہ شخص ہے جسنے کام کیا اللہ تعالی کی راہ مین اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر یا اونٹ پر سوار ہوکر یا اپنے پاؤن سے چلکر یہانتک کہ دیا اوسکو موت نے یعنی مرگیا اسی کام مین اور سب سے بدتر اور شریر وہ شخص ہے جو بدکار کہ پڑھتا ہے کتاب اللہ کی اور نہین خیال کرتا کسی چیز کا اوس کتاب کے مضمون مین سے **ف** تبوک نام ہے ایک جگہہ کا جو واہین مدینے اور شام کے ہے اور مدینے سے وہانتک چودہ مرحلہ ہین نہین خیال کرتا اوسکے مضمون کی طرف یعنے قرآن کے پڑھنے سے کچھہ فائدہ نہین اوٹھاتا نہ باز آتا ہے بُری باتون سے فقط لفظون کو رٹتا ہے اوس سے کیا فائدہ **عن** ابی ہریرۃ قال لا یلج احد من خشیۃ اللہ فتطعمہ النار حتی یرد اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان جہنم فی منخری مسلم ابدا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے ڈر سے رونیوالے کو جہنم کا لقمہ ہونا ایسا ناممکن ہے جیسا لوٹنا دودہ کا چھاتیون مین **ف** یعنی جیسا دودہ باہر آکر پھر جانا اوسکا چھاتیون کے اندر محال ہے اسی طرح اللہ کے ڈر سے رونیوالیکا آگ مین جانا ممکن نہین **ف** اور نہ جمع ہوگا غبار خدا کے رستے کا اور دہنوان جہنم کا نتہنون مین مسلمان کے ہرگز یعنی جو شخص اللہ کی راہ مین جہاد کو نکلیگا پہر اوسکے ناک مین راہ کا غبار جاویگا تو وہ جہنم مین نہین جاویگا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یلج النار رجل بکی من خشیۃ اللہ تعالی حتی یعود اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان نار جہنم **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا اللہ تعالی کے ڈر سے رونیوالا دوزخ مین یہانتک کہ لوٹے دودہ چھاتیون مین اور نہ اکٹھا ہوگا غبار خدا کی راہ کا اور دہنوان دوزخ کا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجتمعان فی النار مسلم قتل کافرا ثم سدد وقارب ولا یجتمعان فی جوف مؤمن غبار فی سبیل اللہ وفیح جہنم ولا یجتمعان فی قلب عبد الایمان والحسد **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جاینگے دوزخ مین مسلمان جسنے مارا ہو کافر کو پھر میانہ روی کی یعنی درست رہا ہو قول اور فعل مین اور غبار اللہ کی راہ کا اور بھاپ دوزخ کی جمع نہین ہوسکتی دونو مسلمان کے پیٹ مین اور حسد اور ایمان ایک دلمین جمع نہین ہوسکتی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان جہنم فی جوف عبد ابدا ولا یجتمع الشح والایمان فی قلب عبد ابدا **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دہنوان دوزخ کا بندے کے اندر ہرگز اور کبھی اکٹھے نہونگے بخل اور ایمان ایک شخص کے دل مین **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان جہنم فی وجہ رجل
ابدا ولا یجتمع الشح والایمان فی قلب عبد ابدا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہو گا جمع غبار جہاد کا اور دہواں دوزخ کا منہ پر کسی آدمی کے اور نہیں رہسکتی بخل
اور ایمان ہرگز ایک دلمیں جمع ہوکر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع
غبار فی سبیل اللہ ودخان جہنم فی جوف عبد ولا یجتمع الشح والایمان فی جوف عبد ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غبار جہاد کا اور دہواں دوزخ کا نہ جمع ہونگے آدمی
کے اندر اسیطرح بخل اور ایمان کسی ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا یجتمع غبار فی سبیل اللہ عز وجل ودخان جہنم فی منخری مسلم ابدا
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دہواں دوزخ
کا نتھنوں میں کسی مسلمان کے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان جہنم فی منخری مسلم ولا یجتمع شح وایمان فی قلب
رجل مسلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور
دہواں دوزخ کا ناک میں مسلمان کے اور نہیں جمع رہتے انسان کے دلمیں بخل اور ایمان عن ابی ہریرۃ
یقول لا یجمع اللہ عز وجل غبارا فی سبیل اللہ ودخان جہنم فی جوف امرئ مسلم
ولا یجمع اللہ فی قلب امرئ مسلم الایمان باللہ والشح جمیعا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے
تہے اللہ عز وجل نہ جمع کریگا غبار کو جہاد کے اور دہوئیں کو دوزخ کے اندر مسلمان کے اور جس مسلمان کو ایمان ہے
اللہ پر نہیں دیتا اللہ اوسکے دل میں بخل ف غبار اور دہواں جمع نہونا اشارہ ہے اس بات کا کہ جہاد میں
جسنے ذراسی تکلیف اوٹہائی ہوگی اوسکو اللہ بزرگی اور عزت والا دوزخ میں سخانے دیگا حسد اور بخل ایمان
کے ساتھ جمع نہیں ہوتے یعنی حسد کرنیوالا اور بخیل ایماندار نہیں ہوسکتا

ثواب من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ

جسکے قدموں پر گرد پڑی ہو اللہ کی راہ میں اوسکے ثواب کا بیان
عن ابی عبس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغبرت قدماہ فی
سبیل اللہ فهو حرام على النار ترجمہ ابوعبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسکے پاؤں پر دہول پڑی ہو جہاد کی حرام ہوگیا وہ دوزخ پر

ثواب عین سہرت فی سبیل اللہ

جو آنکھ جاگی ہو اللہ کی راہ میں اوسکے ثواب کا بیان عن ابی ریحانۃ یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حرمت على النار عين سهرت فی سبیل اللہ

ترجمہ ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے حرام ہین دوزخ پر وہ آنکھیں جو جگین
اللہ کی راہ مین **فضل غدوة في سبيل الله** اللہ تعالی کی راہ مین صبح کو جانے کی
خوبی کا بیان **عن** سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغدوة والروحة
في سبيل الله افضل من الدنيا وما فيها **ترجمہ** سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ مین جانا ایکبار صبح یا شام کو بہتر ہے ساری دنیا اور دنیا کی چیزون سے **باب**
فضل الروحة في سبيل الله اللہ تعالی کی راہ مین شام کو جانیکے ثواب اور خوبی کا
بیان **عن** ابي ايوب الانصاري يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غدوة
في سبيل الله او روحة خير مما طلعت عليه الشمس وغربت **ترجمہ** ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار صبح کو یا شام کو جانا اللہ تعالی کی راہ مین بہتر ہے تمام ان
چیزون سے جنپر آفتاب نکلا یا ڈوبا **ف** یعنی تمام عالم سے آخرت کا ثواب بڑھ کر ہے اسواسطے کہ دنیا فانی ہے
اور آخرت عمدہ اور باقی ہے **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلثة كلهم
حق على الله عونهم المجاهد في سبيل الله والناكح الذي يريد العفاف والمكاتب الذي
يريد الاداء **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصون
کی مدد کرنا اللہ تعالی نے اپنی ذات مقدس پر لازم کیا ہے اول تو جہاد کرنیوالا اللہ تعالی کی راہ مین دوسرے نکاح
کرنیوالا گناہ سے بچنے کے لیے تیسرا مکاتب جسکی نیت ادا کرنیکی ہو **ف** مکاتب وہ غلام ہے جسسے مولا نے کہدیا کہ
تو اتنا مال مجھکو اتنی مدت مین ادا کردے تو تو آزاد ہے جسقدر مال عوض مین آزادی کے ٹھہرے اسکو بدل
کتابت کہتے ہین **باب الغزاة وفد الله تعالى** باب بیان مین اسبات کی کہ جہاد
کرنیوالے مقرب ہین اللہ کے **عن** ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وفد الله
ثلثة الغازي والحاج والمعتمر **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وفد اللہ کے تین ہین مجاہد
اور حاجی اور عمرہ لانیوالا **ف** وفد کے معنی ایلچیون کے ہین لیکن اسجگہ مراد مقرب ہین یعنی ان تینون
شخصون کا خدا کی جناب مین بہت بڑا رتبہ ہے **باب ما تكفل الله لمن جاهد**
في سبيله باب بیان مین اسبات کے کہ کس چیز کا ضامن ہوتا ہے اللہ تعالی مجاہد کے لیے
عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تكفل الله لمن جاهد في
سبيله لا يخرجه الا الجهاد في سبيله وتصديق كلمته بان يدخله الجنة او يرده
الى مسكنه الذي خرج منه مع ما نال من اجر او غنيمة **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ ضامن ہے اوس شخص کا جو جہاد کرے اوسکی راہ مین اور نہ نکلے گھر سے مگر
جہاد کی نیت سے اور اللہ کی کلام کو سچا جانکر اسبات کا کہ داخل کریگا اوسکو جنت مین یا پہیر لائیگا اوسکو اوسکے گھر
مین جہان سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھہ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّخْرُجُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْاِيْمَانُ بِيْ وَالْجِهَادُ
فِيْ سَبِيْلِيْ اَنَّهٗ ضَامِنٌ حَتّٰى اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِاَيِّهِمَا كَانَ اِمَّا بِقَتْلٍ اَوْ وَفَاةٍ اَوْ رَدِّهٖ
اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ يَخْرُجُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگہبانی کرتا ہے اللہ اوسکی جو نکلے راہ مین خدا کے اوسپر ایمان رکھکر
خالص جہاد کی نیت سے اللہ ضامن ہے اوسکا کہ پہونچاوے اوسکو جنت مین بعد مارے جانے یا مرجانیکے
یا پہیر لاوے اوسکو اوسکے گھر جہان سے گیا تہا ثواب یا مال دیکر **ف** گھر سے نکلتے ہی مجاہد کا اللہ نگہبان
ہے اور دونون طرح اُسکا بہلا کرتا ہے جیسا ایمان لیکر نکلتا ہے اوسکے ساتہہ مال دنیا کا اور ثواب آخرت کا
لیکر پہرتا ہے یا جنت مین جاتا ہے جسکی تمنا تمام انبیا اور اولیا کو ہے اور ہر عبادت کا نتیجہ جنت مین داخل ہوتا ہے
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَكَفَّلَ اللّٰهُ
لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ اَنْ يَّتَوَفّٰى فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يُرْجِعَهٗ سَالِمًا بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ مین جہاد کرے
اوسکی مثال ایسی ہے جیسی کوئی دن بہر روزہ رکہے اور رات بہر عبادت کرے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون
شخص جہاد کرتا ہے اوسکی راہ مین اور جو اوسکی راہ مین جہاد کرتا ہے اوسکے لیے ضامن ہے اسبات کا اگر مرجاوے
تو پہنچاوے اوسکو جنت مین یا پہیر لاوے اوسکو سلامتی کے ساتہہ ثواب یا لوٹ کا مال دیکر

بَابُ ثَوَابِ السَّرِيَّةِ الَّتِيْ تُخْفِقُ باب بیان مین اون غازیون کے جنکو جہاد مین لوٹ کا مال نہ ہاتہہ لگے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ غَازِيَةٍ
تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْنَ غَنِيْمَةً اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اَجْرِهِمْ مِنَ الْاٰخِرَةِ وَيَبْقٰى لَهُمُ
الثُّلُثُ فَاِنْ لَّمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ جہاد کرتے ہین اللہ تعالی کی راہ مین اور لیتے ہین لوٹ کا مال تو
اونہون نے آخرت کے ثواب کی دو تہائیں دنیا مین لیلین اور باقی رہی اونکے لیے ایک تہائی اگر نہ پاوی
لوٹ [illegible] پورا حصہ اونکا **ف** یعنی زندہ غازیون کو جنکو مال بھی ہاتہہ آوے دو فائدے تو سردست ہین

ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت مین ملیگا اور جنکو مال نہ ملی یا شہید ہوگئے تو دنیا مین کچھہ فائدہ نہین اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے نہایت افضل ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ضَمِنْتُ لَهُ أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَإِنْ قَبَضْتُهُ غَفَرْتُ لَهُ وَرَحِمْتُهُ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اس حدیث قدسی مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میرے بندون مین سے جاوے جہاد کرنیکو میری خوشنودی کے لیے مین ضامن ہوجاتا ہون اوسکے واسطے اسبات کا کہ لوٹادون اوسکو ثواب یا مال غنیمت کا دیکر اور اگر قبض کرون اوسکی جان تو بخشون گا اوسکو اور رحمت کرون گا اوسپر **ف** حدیث قدسی اوسکو کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماوین کہ خدا عز وجل نے ایسا فرمایا ہے قرآن اور حدیث قدسی مین یہہ فرق ہے کہ قرآن کا لفظ اور مضمون دونون خدا تعالی کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا تعالی کا اور لفظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی خدا تعالی نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دلمین ڈالا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن کا چھونا بے وضو درست نہین اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہے

بَابُ مَثَلِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ تعالی کے راہ مین جہاد کرنیوالون کے مثال کے بیان مین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ تعالی کے راہ مین جہاد کرتا ہے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اوسکی راہ مین جہاد کرتا ہے تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار اللہ سے ڈرنیوالا قیام اور رکوع اور سجدہ مین ہو

بَابُ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

یہہ باب بیان مین اسبات کے ہے کہ کون سا عمل ہے جو جہاد کے برابر ہو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُهُ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ تَدْخُلُ مَسْجِدًا فَتَقُومُ لَا تَفْتُرُ وَتَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ قَالَ مَنْ يَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا فرمایئے مجھکو کوئی کام جو برابر ہو جہاد کے آپنے فرمایا مین نہین پاتا ایسا کوئی کام پھر فرمایا اوس آدمی سے کیا تو کرسکتا ہے یہہ کہ جب مجاہد اپنے گھر سے باہر ہو اور تو داخل ہو مسجد مین پھر کھڑا ہووے تو نماز کے لیے اور کھڑا رہے تو ہمیشہ کبھی نہ تھکے اور رکھے تو روزہ

اور نہ افطار کرے اوسکو کبھی کہا اوس آدمی نے کون کرسکتا ہے یہہ **عن** اَبِی ذَرٍ اَنَّهُ سَأَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ مین نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا
کام بہتر ہے یا رسول اللہ فرمایا اللہ پر ایمان لانا کہا کہ پہر کون سا یا رسول اللہ فرمایا کہ جہاد کرنا اللہ کے راہ
مین **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ
قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْحَجُّ مَبْرُوْرٌ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سوال کیا کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہتر
ہے یا رسول اللہ فرمایا ایمان لانا اللہ تعالی پر کہا اوس نے پہر کونسا فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالی کے راہ مین
کہا پہر کونسا فرمایا حج کرنا حج مبرور یعنی جو مقبول ہو خدا کی جناب مین **ف** حج مقبول مردود ہونا اللہ تعالی
کو خوب معلوم ہے لیکن بعد حج کے جسکا دل دنیا سے بیزار ہوا اور عاقبت کی خوبی کا طلبگار تو علامت حج کے مقبول
ہونیکی ہے اور جو لوگ حج سے اگر زیادہ فاسق بدکار اور بخیل ہو جاتے مین یہہ علامت حج کے مردودیت کی
ہے دَرَجَةُ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ **عن** اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ
قَالَ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُخْرٰى يَرْفَعُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ
ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوسعید جو راضی ہوگیا خدا کی
مالکی پر **ف** خدا تعالی کے رب اور مالک ہونے پر راضی ہونا یہہ کہ جو کچھ خدا کرے اوس شخص کے لیے اوس سے
تنگ نہو اور تدبیر کرے تو اتنی ہی کرے کہ شرع مین جائز ہو **ت** اور اسلام کے دین پر **ف** اسلام کے دین پر
راضی ہو یہہ کہ سوا اسلام کے طریقے کے اور کوئی طریقہ شادی غمی مین یا کہانے پینے وغیرہ مین خوش نہ اوے **ت**
اور محمد کی پیغمبری پر **ف** محمد کی نبوت پر وہی راضی ہوگا جو اونکے امر و نہی کو سب پر مقدم کریگا **ت** ایسا شخص
بہشت کے لائق ہوگیا کہا راوی نے اچھی معلوم ہوئے ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہہ کلمے عرض کیا پہر فرمایئے یا رسول اللہ
آپنے پہر فرمایا پہر آپنے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہے جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اور
ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے ابوسعید رضی نے کہا یا رسول اللہ
وہ کونسی عبادت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا

اکرمنی نعم

ف یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے **عن** ابی الدرداء
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ ومات لا یشرک باللہ
شیئا کان حقا علی اللہ عز وجل ان یغفر لہ ھاجر او مات فی مولدہ فقلنا یا رسول اللہ
الا نخبر بھا الناس فیستبشروا بھا فقال ان للجنۃ مائۃ درجۃ بین کل درجتین
کما بین السماء والارض اعدھا اللہ للمجاھدین فی سبیلہ ولولا ان اشق علی المؤمنین
ولا اجد ما احملھم علیہ ولا تطیب انفسھم ان یتخلفوا بعدی ما قعدت خلف سریۃ
ولوددت انی اقتل ثم احیی ثم اقتل **ترجمہ** ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسنے ادا کی نماز اور دی زکوۃ اور خدا کے ساتھ کسی کو ساجھی نجانتا ہوا مرگیا تو اللہ تعالی بخشیگا
اوسکو ہجرت کی ہو اوسنے یا مرگیا وہین جہان پیدا ہوا تہا صحابہ نے یہ سنکر عرض کیا یا رسول اللہ اس بشارت
سے ہم خوش کردین لوگون کو آپنے فرمایا بہشت کے سو درجے ہین اور ہر درجے مین اتنا فرق ہے جتنا
فاصلہ ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور یہ درجے اونکے واسطے تیار کیے ہین جو جہاد کرتے ہین اوسکے
راہ مین اور اگر مین مشکل نسمجہتا مسلمانون پر اور دقت ہوتی اسبات کی کہ نہین پاتا مین وہ چیز جسپر سوار
کرون اونکو اور میرا ساتھ چہٹ جانے سے ان لوگون کو ناخوشی بھی ہوتی تو مین نہ چہوڑتا ہمراہی کسی
ادنی لشکر کے اور مین دوست رکہتا ہون اس بات کو کہ مارا جاؤن اور پہر جلایا جاؤن اور پہر مارا جاؤن
ف یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال دلی خواہش تہی کہ ہر لڑائی مین جاوین چہوٹی ہو یا بڑی لیکن
ابتدائے اسلام مین بے مائی اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نجاسکتے تہے اس سبب سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بہی رک جاتے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند
نتہا کہ نجانیوالے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت
کا بیان ہے **ما لمن** اسلم وھاجر وجاھد جو شخص اسلام لاوے اور ہجرت اور جہاد کرے اوسکے
ثواب کا بیان **عن** فضالۃ بن عبید یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
انا زعیم والزعیم الحمیل لمن اٰمن بی واسلم وھاجر ببیت فی ربض الجنۃ وببیت فی وسط الجنۃ وانا
زعیم لمن اٰمن بی واسلم وجاھد فی سبیل اللہ ببیت فی ربض الجنۃ وببیت فی وسط
الجنۃ وببیت فی اعلی غرف الجنۃ من فعل ذلک فلم یدع للخیر مطلبا ولا
من الشر مھربا یموت حیث شاء ان یموت **ترجمہ** فضالہ ابن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مین زعیم ہون یعنی ضامن ہون جو شخص میرے اوپر ایمان لاوے اور

اطاعت کرے اور ہجرت کرے اوسکو ایک گہر ملیگا جنت کے باہر اور ایک اندر بیچمین اور مین ضامن ہون شخص ایمان لاوے میرے اوپر اور اطاعت کرے اور جہاد کرے اللہ کی راہ مین اوسکو ایک گہر ملیگا جنت کے باہر اور ایک جنت کے اندر بیچمین اور ایک جنت کے اوپر سے اوپر درجون مین جس نے یہہ کام کیے (یعنی ایمان اور ہجرت اور جہاد) اوس نے نیکی کی کوئی بات نچہوڑی اور برائی سے بالکل دور رہا (یعنی اسقدر اوسکے لیے کافی ہے **عن**

سَبْرَةَ بْنِ اَبِي فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ اٰدَمَ بِاَطْرُقِهٖ فَقَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَتَذَرُ دِيْنَكَ وَدِيْنَ اٰبَائِكَ فَعَصَاهُ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَتَدَعُ اَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَاِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهٗ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ سبرہ بن فاکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان بیٹھتا ہے رستون پر انسان کے پہر روکتا ہے اوسکو رستے سے اسلام کے اور کہتا ہے اوسکو کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور چہوڑتا ہے اپنے دین کو اور اپنے باپ دادون کے دین کو پہر نہین سنتا آدمی اوسکی بات اور مسلمان ہوجاتا ہے اور روکتا ہے اوسکو ہجرت کے رستے سے کہتا ہے تو ہجرت کرتا ہے اور چہوڑتا ہے اپنے زمین اور آسمان کو **ف** زمین سے مراد وطن ہے اور آسمان سے مراد وہ ہے جسکے نیچے اپنے وطن مین رہتا ہے یا زمین سے مراد گہر ہے اور آسمان سے مراد اوسکے چہت ہے **ت** اور کہتا ہے کہ مہاجر کی مثال ایسی ہے جیسے گہوڑا اپنے لمڈور مین **ف** گہوڑا لمڈور مین یعنے رسی مین جیسے گہوڑے کو باندہ کر چرنے چہوڑتے ہین وہ اپنی جگہہ سے کہین جا نہین سکتا اسیطرح مہاجر بہی اپنی ہجرت گاہ چہوڑ کر نہین جاسکتا کیونکہ ہجرت گاہ کو چہوڑنا شرع مین جائز نہین لیکن بضرورت کسی جگہہ جانا جائز ہے **ت** پہر انکار کرتا ہے اوسکی بات کا انسان اور ہجرت کرتا ہے **ف** یعنی شیطانی وسواس کو تہوک دیتا ہے اور اللہ کے بہروسے پر نکل کہڑا ہوتا ہے **ت** پہر روکتا ہے اوسکو جہاد سے اور کہتا ہے تو جہاد کرتا ہے وہ ایک آفت ہے جان اور مال کے لیے اب تو لڑیگا اور مارا جاویگا پہر نکاح کردین گے لوگ تیری جورو کا اور بانٹ لینگے تیرا مال پہر نہین سنتا انسان اوسکی بات اور جہاد کرتا ہے اور اوسکے بعد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کیے یہہ کام حق ہے اللہ پر کہ داخل کرے اوسکو بہشت مین اگر وہ مارا جاوے یا گرا دے اوسکو اوسکی سواری یا مرجاوے ڈوب کر تو بہی حق ہے اللہ پر کہ لیجاوے اوسکو بہشت مین **ف** شیطان کے پہندون سے بچنا

نہین ہوسکتا مگر اللہ کے فضل سے اور جن پر اللہ تعالی نے فضل کیا وہ لوگ بیشک متقی ہین اور اللہ نے ایسے ہی لوگون کے لیے جنت بنائی ہے **بَابُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ** باب ہے بیان مین اوس شخص کے جو جوڑا دے اللہ کی راہ مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا عَلَى الَّذِيْ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضَرُوْرَةٍ هَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین (یعنی دو چیزون کا جوڑا جیسے دو کپڑے یا دو جوتے یا دو گھوڑے وغیرہ) بلایا جاویگا بہشت مین یون کہکر کہ اے اللہ کے بندے یہ بہتر چیز ہے پھر جو کوئی ہوگا نمازی پکارین گے اوسکو نماز کے دروازے سے اور جو ہوگا مجاہد پکارینگے اوس کو جہاد والے دروازے سے اور جو ہوگا خیرات کرنیوالا پکارین گے اوسکو خیرات کے دروازے سے اور جو ہوگا روزہ دار پکارینگے اوسکو ریان کے دروازے سے ریان اوس دروازے کا نام ہے جس مین سے روزہ دار جنت مین جاوینگے ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ اوس پر کچھ جرم ہے جو پکارا جاوے سب دروازون سے اور کوئی ایسا ہوگا بھی جو سب دروازون سے بلایا جاوے آپنے فرمایا ہان اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی ہوگے

ف یعنی سب دروازون سے بلائے جاؤگے اِس حدیث سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا** بیان اوس مجاہد کا جو لڑے اللہ کا نام بلند کرنیکے لیے **عَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا کہ لوگ لڑتے ہین اسلیے کہ انکا ذکر او چرچا ہوتا رہے اور بعضے لوگ لڑتے ہین اسلیے کہ اونکو لوٹ ملے اور کچھ لوگ جہاد کرتے ہین اسواسطے کہ اپنی فوقیت جتاوین لوگون مین پھر ایسا کون ہے جو خدا کے راہ مین لڑتا ہو آپ نے فرمایا جو شخص لڑے اسبات کے لیے کہ بول بالا ہو اللہ کا تو وہ آدمی خدا کی راہ کا مجاہد ہے اور خدا کے واسطے لڑنا اسی کو کہتے ہین **مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيْءٌ** بیان اوس

آدمی کا جو لڑے بہادر کہلانے کو عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اَوَّلُ النَّاسِ يُقْضٰى لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ
نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ
قَاتَلْتَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ
وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ
فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ
تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ
فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ
الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ
سَبِيْلٍ تُحِبُّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ اَفْهَمْ تُحِبُّ كَمَا اَرَدْتُ اَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا
اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنْ لِيُقَالَ اِنَّهٗ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ
عَلٰى وَجْهِهٖ فَاُلْقِيَ فِي النَّارِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین شخص ہین جنپر حکم ہوگا سب سے پہلے قیامت کے دن اول لایا جاویگا شہید پہر جتا دیگا اللہ تعالی اوسکو
اپنی نعمتین پہر پہچانیگا اونکو وہ شہید یعنی اقرار کریگا سب نعمتون کا پہر اللہ تعالی فرماویگا اوسکو کیا عمل کیا تونے
یعنی ان نعمتون کے شکر مین کہیگا مین لڑا تیرے راہ مین یہانتک کہ شہید ہوگیا مین حکم ہوگا کہ جہوٹہا ہے تو
اسبات مین بلکہ لڑا تو اسلیے کہ لوگون مین بہادر مشہور ہو اور خلق کہے کہ فلانا بڑا بہادر اور جرأت والا تہا او
یہہ بہادری اور جرأت تیری دنیا مین مشہور ہو چکے پہر حکم ہوگا اوسکے لیے یعنے دوزخ کو لیجانیکا پہر گہسیٹین گے
اوسکو فرشتے منہہ کے بل اور ڈال دینگے آگ مین پہر آویگا وہ شخص جس نے سیکہا علم اور سکہایا اور دوسرون
کو اور پڑہا قرآن جتا دیگا اللہ اوسکو اپنی نعمتین پہر یہہ اقرار کریگا اون سب کا پہر پوچہیگا کیا عمل کیا ان
نعمتون کے بدلے یہہ شخص کہیگا علم پڑہا مین نے اور پڑہایا اور پڑہا تیرے واسطے قرآن کو حکم ہوگا کہ
جہوٹہا ہے تو بلکہ سیکہا تو نے علم اس لیے کہ عالم مشہور ہووے دنیا مین اور قرآن پڑہا اس لیے کہ لوگ تجہے
قاری کہین اور تو مشہور ہو چکا اسی نام سے پہر حکم ہوگا اوسکے لیئے اور کہینچین گے اوسکو منہہ کے بل
آخر جا پڑیگا آگ مین پہر آویگا وہ آدمی جسکو وسعت دی تہی اللہ تعالی نے اور تہا اوسکے یہان مال ہر قسم
کا اوسکو جتا دیگا اپنی نعمتین اور وہ اقرار کریگا اون سب نعمتون کا پہر حکم ہوگا اوسکو کہ کیا عمل کیا تو نے
ان چیزون کے شکر مین کہیگا کہ خرچ کیا مین نے مال ہر جگہہ جہان جہان تیری رضامندی تہی اور نہوتا

مجھسے کوئی راستہ جسمین تونے خرچ کرنا فرمایا تھا حکم ہوگا کہ تو جھوٹھہ بولتا ہے بلکہ تو سخی کہلانیکو دیتا تہا اور تو سخی مشہور ہو چکا پہر حکم ہوگا او سکے لیے اور بکھینچ لیجا دین گے اوسکو منہہ کے بل آخر جا پڑے گا دوزخ مین

مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ مِنْ غَزَاتِهِ اِلَّا عِقَالًا بیان اوس آدمی کا جس نے جہاد کیا اللہ کے راہ مین اور غرض نہ رکھے جہاد کرنے سے مگر ایک رسی جسسے باندہتے ہین پاؤن اونٹ وغیرہ کا

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰى **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جہاد کرے اللہ تعالی کے راہ مین اور نیت نہ رکھے مگر رسی لینے کی بس اوسکو وہی چیز ملیگی جو اوسکی نیت مین ہے (یعنے جہاد کا ثواب نہ ملیگا کیونکہ اوسکی نیت خالص نہتی اگرچہ رسی کوئی بڑی چیز نہین ہے مگر اتنا ذرا سا ہی خیال رکہنے سے خلوص کو دہبا لگتا ہے اور ثواب مٹ جاتا ہے چاہیے کہ سوا خدا کے اور کسی امر کا خیال نہ کرے)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا وَهُوَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰى **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جہاد کرے اس نیت سے کہ ملے اوسکو عقال یعنی پاے بند اونٹ کا وہ پاویگا وہی چیز جسکا ارادہ کیا **ف** یعنی جیسی نیت ویسی مراد ملیگی انسان کو لازم ہے کہ اللہ کی رضامندی طلب کرے اور دین کا کام رذیل چیزون کے حاصل کرنے کے لیے نہ کرے

مَنْ غَزَا يَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّكْرَ بیان اوس غازی کا جو مزدوری اور نام آوری چاہے

عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّكْرَ مَا لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهٗ فَاَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا كَانَ لَهٗ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهُهٗ **ترجمہ** ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا اگر کوئی شخص جہاد کرے مزدوری کی طمع سے کہ (روپیہ ملیگا) اور نام پیدا کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کچہہ ثواب نہو گا پہر اوس شخص نے یہی پوچھا آپنے یہی جواب دیا تین بار اوسکو کچہہ ثواب نہین ہے پہر فرمایا آپنے اللہ جل جلالہ نہین قبول کرتا مگر وہ عمل جو خالص اوسی کے لیے ہو اور اوسکے کرنے سے خاص خدا کی رضامندی مقصود ہو (نہ دنیا کا مال متاع یا نام آوری ورنہ خدا کے نزدیک وہ نیکی بیکار بلکہ وبال ہوگی)

ثَوَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ جو شخص لڑے اللہ کے راہ مین اونٹنی کے دو بار دودہ دوہنے

تمام اوس کے ثواب کا بیان عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ
نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ اَوْ قُتِلَ فَلَهُ اَجْرُ شَهِيدٍ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ
نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جُرِحَ
جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَعَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ **ترجمہ** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد مسلمان لڑے اللہ عزت اور بزرگی والے کے راہ مین اونٹنی کے دوبارہ دودھ اوتارنے
تک **ف** دوبارہ دودھ اوتارنے تک کے یہہ معنی ہین کہ جانور کا جب دودھ دوہتے ہین تو وہ جانور اپنا دودھ
اوپر چڑھا لیتا ہے پہر اوسکو ذراسی دیر چہوڑ دیتے ہین وہ پہر دودھ سے اپنی چہاتیون کو بہر دیتا ہے پہر دوبارہ
دوہنا شروع کرتے ہین اور فواق ناقہ کے یہی معنی ہین اور مراد اُس سے ذراسی دیر ہے یعنی جو شخص اللہ تعالے
کے راہ مین اتنی دیر لڑیگا تو اوسکے حق مین آپنے فرمایا ہے **ت** کہ واجب ہو گئی اوس کے لیے جنت اور جس
آدمی نے سچے دل سے دعا کی اللہ تعالی کی جناب مین اپنے مارے جانیکے لیے خدا کے راہ مین پہر وہ مر گیا یا
قتل ہوا اوسکو شہید کے برابر ثواب ہے اور جسکو کچہہ زخم لگے اللہ تعالی کے راہ مین یا پڑے کوئی مصیبت اوسپر
آویگا قیامت کے دن ایسا کہ گویا ابہی گہائل ہوا ہے اور رنگ اوسکا زعفرانی اور خوشبو مشک کی ہوگی یعنی
بدنما اور بدبودار نہوگا زخم اوسکا اور جسکے بدن مین زخم ہوا اللہ تعالی کے راہ کا سو اوسپر مہر ہے شہیدونکی
ف اللہ تعالی کے راہ مین سعی کرنیکے وقت جو زخم وغیرہ لگتے ہین قیامت کے دن اوسکے بدن پر وہی
علامت شہیدون کی ہوگی جیسی مُہر نشانی ہوتی ہے

بَابُ مَنْ رَمٰى فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالی کے راہ کے تیرانداز کا بیان عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَمٰى
بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَلَغَ الْعَدُوَّ اَوْ لَمْ يَبْلُغْ كَانَ لَهُ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً
كَانَتْ لَهُ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ عُضْوًا بِعُضْوٍ **ترجمہ** عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بوڑہا ہوا اللہ تعالی کے راہ مین ہوگا اوسکے لیے نور قیامت کے دن اور جسنے
مارا تیر اللہ تعالی کے راہ مین دشمن تک گیا ہو یا درمیان مین رہگیا گویا اوس نے آزاد کیا ایک غلام اور جسنے
آزاد کیا غلام ایماندار سو آزاد ہو گیا آگ سے اوسکے بدلے مین آزاد کرنیوالیکا بدن سارا ہر ایک عضو بدلے
مین عضو کے عَنْ اَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا قَالَ

وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ عِدْلُ مُحَرَّرٍ ترجمہ
ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پھینکا تیر اللہ کے راہ مین ملیگا اوسکو درجہ جنت مین اس بار نیکے بدلے ابونجیح نے کہا مین نے اوس روز سولہ تیر اللہ کے راہ مین چلائے اور جس نے چلایا تیر اللہ تعالی کے راہ مین یہہ تیر چلانا اوسکے لیے بردہ آزاد کرنیکے برابر ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمُوا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الدَّرَجَةُ قَالَ أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ أُمِّكَ وَلَكِنْ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ ترجمہ کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اون سے شرحبیل بن سمط نے کہا ای کعب ہمین حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی اور ڈرو اوسمین فرق یا کمی بیشی کرنے سے) کعب نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اسلام مین بوڑھا ہوا اللہ کے راہ مین (جہاد کرکے) اوس کا بڑھاپا قیامت کے روز اوسکے لیے نور ہوگا شرحبیل نے کہا ہمین حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ڈرو انہون نے کہا مین نے سنا آپسے آپ فرماتے تھے تیر مارو جسکا تیر دشمن تک پہنچیگا اوسکو ایک درجہ بلند کریگا یہہ سنکر ابن النحام نے کہا یا رسول اللہ درجہ کیا ہے آپ نے فرمایا وہ درجہ تمہاری ماں کا چوکھٹ نہین ہے (یعنی اتنا ذرا اونچا) بلکہ دو درجون کے بیچ مین اتنا فاصلہ ہے جتنی دور آدمی سو برس مین جاوے (اللہ اکبر کچھ ٹھکانا ہے)

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ أَخْطَأَ أَوْ أَصَابَ كَانَ لَهُ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَ فِدَاءُ كُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مارا تیر اللہ کے راہ مین لگا ہو دشمن کو یا خطا گیا ہو تو گیا اوسکو ثواب ایک بردہ آزاد کرنیکا اور جس آدمی نے آزاد کیا غلام مسلمان ہوگیا ہر عضو اوس غلام کا آزاد کرنیوالے کے ہر عضو کا چھٹکارا آگ سے دوزخ کے اور سفید ہوا اللہ کے راہ مین جس کسی کے کچھ بال ہوگا اوسکے لیے نور دن قیامت کے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ ثَلَاثَةً نَفَرٍ الْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزت اور بزرگی والا جنتی کریگا تین آدمی کو بسبب تیر کے اول بنانیوالا نیک نیتی اور ثواب پانیکی غرض سے دوسرا تیر چلانیوالا اور تیسرا تیر دینے والا یعنی تیر انداز کو

بَابُ مَنْ كُلِمَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

کے راہ مین زخمی ہونیکا بیان عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِي
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا اَللَّوْنُ
لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
زخمی ہوتا ہے اللہ کی راہ مین اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون گھائل ہوتا ہے اوسکے راہ مین البتہ وہ آویگا قیامت
کے دن اور اوسکے زخم سے ٹپکتا ہوگا خون جسکی رنگت ظاہر آ خون کی سی ہوگی اور خوشبو اوسکی مشک کی سی عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمِّلُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَاِنَّهُ لَيْسَ
كَلْمٌ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ اِلَّا اَتٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُرْحُهُ يَدْمٰى لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهُ رِيْحُ الْمِسْكِ
ترجمہ عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھانپ دو اونکو خون آلودہ
اسلیے جسکو زخم لگا ہوگا اللہ تعالیٰ کے راہ مین اوسکو لاوینگے اور زخم سے خون رواں ہوگا رنگ اوسکا خون کا
ہوگا اور خوشبو مشک کی **ف** یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے لیے فرمائی جو جہاد مین
زخم کھاکر شہید ہوگئے تھے فرمایا اونکو غسل دینا ضرور نہین یون ہی اونکو دفن کرو قیامت کے روز وہ
زخمون سمیت خون بہتے ہوئے اوٹھینگے **مَا يَقُوْلُ مَنْ يَطْعَنُهُ الْعَدُوُّ** جب دشمن
لڑائی مین زخم مارے تو کیا کہنا چاہیے یعنی مسلمان کو جو زخم کھاوے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ
يَوْمُ اُحُدٍ وَوَلَّى النَّاسُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاحِيَةٍ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا
مِنَ الْاَنْصَارِ وَفِيْهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَاَدْرَكَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنْتَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ مَنْ
لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا قَالَ كَمَا اَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَا فَقَالَ اَنْتَ فَقَاتَلَ حَتّٰى
قُتِلَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَيُقَاتِلُ قِتَالَ مَنْ قَبْلَهُ حَتّٰى
يُقْتَلَ حَتّٰى بَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَقَاتَلَ طَلْحَةُ قِتَالَ الْاَحَدَ عَشَرَ حَتّٰى ضُرِبَتْ يَدُهُ فَقُطِعَتْ اَصَابِعُهُ
فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
جنگ احد کے روز جب مسلمانون کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کونے مین
تھے بارہ انصاری آدمیون مین اور اون مین طلحہ بن عبیداللہ بھی تھے مشرکون نے اون کو گھیرا

راس خیال سے کہ تہوڑے سے آدمی ہین ان کو مار لو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف دیکہہ کے فرمایا اب ہماری طرف سے کون لڑیگا اور کون ہمکو بچاویگا طلحہ نے کہا مین یارسول اللہ آپنے فرمایا تم اپنے حال پر رہو (یعنی تم ٹہیرے رہو) ایک شخص انصاری بولا یارسول اللہ مین - آپنے فرمایا تو پہر وہ لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پہر آپنے لوگون کیطرف دیکہا اور فرمایا کون حفاظت کریگا قوم کی (یعنی اون کی طرف سے لڑیگا) طلحہ نے کہا مین آپنے فرمایا تم اپنے حال پر رہو ایک شخص انصاری بولا مین یارسول اللہ آپنے فرمایا تو پہر وہ لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پہر برابر آپ اسیطرح فرماتے رہے اور ایک ایک مرد انصاری لڑائی کے لیے نکلتا گیا اور لڑتا گیا اور شہید ہوتا رہا یہانتک کہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رہ گئے اسوقت آپنے فرمایا اب کون لڑیگا طلحہ نے کہا مین پہر طلحہ بہی لڑے پہلے گیارہ شخصون کی مانند یہانتک کہ اونکے ہاتہہ پر ایک ضرب لگی اور انگلیان کٹ گئین اونہون نے کہا حس (یعنی آہ یہہ کلمہ درد کیوقت کہتے ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو بسم اللہ کہتا (جب تجہے زخم لگا تہا) تو فرشتے تجہے اوٹہا لیتے اور لوگ دیکہتے رہتے پہر اللہ جل جلالہ نے مشرکون کو پہیر دیا

ف معلوم نہین اونکے دل مین کیا آیا کہ خود ہی لوٹے ابوسفیان بولا اب مین اگلے سال تم سے لڑونگا اور لشکر سمیت لوٹ گیا پہر راہ مین جاکر پچہتایا

بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ

بیان اوس شخص کا جسکو لگی اوسیکی تلوار الٹ کر اور مرجاوے اوس سے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَرْجُزَ بِكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ أَخِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا

ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خیبر کی لڑائی مین میرا بہائی بہت لڑا حضرت کے ساتہہ ملکر پہر پلٹ کر لگی اوسکو تلوار اوسکے پہر مرگیا وہ اور چرچا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بہات کا اور شک کیا اوسکے مرجانے مین اسلیے کہ وہ مرگیا اپنے ہتہیار سے جب لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم خیبر سے کہا مین نے یا رسول اللہ مجھکو اذن ہو رجز پڑہون پہر حکم دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوس پر بولے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ سمجھکر بات کرنا اے اکوع کہا اکوع رض نے اللہ کی قسم اگر نہوتی عنایت خدا کی نملتی ہمکو راہ ہدایت کی اور نہ یقین لاتے ہم کسی بات پر اور نہ نماز پڑہتے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہتے ہو کہا اکوع رض نے پہر یا اللہ جل شانہ ہمکو اطمینان کر اور جما ہمارے پاؤن مقابلے مین دشمنون کے اور مشرک بدل گئے ہم پر کہنے لگے سلمہ بن اکوع رض کہ جب پورا کر چکا مین اپنا رجز **ف** رجز کلمات موزون کو کہتے ہین جسکو عرب کے لوگ لڑائی کے وقت یا خوشی مین پڑہتے ہین **ف** اوس وقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسنے کہا اسطرح یعنے یہہ رجز کس نے تصنیف کیا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا عرض کیا کہ میرے بہائی نے یا رسول اللہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رحم کرے اوسپر پہر عرض کیا مین نے یا رسول اللہ خدا کی قسم لوگ خوف کرتے تہے اوسپر نماز پڑہنے سے اور کہتے تہے کہ یہہ آدمی اپنے ہتہیار سے مرا ہے آپنے فرمایا مرا وہ سعی مین اور ہوا مجاہد **ف** یعنے اپنے ہتہیار سے مرنا وہ اور بات ہے اور یہہ مرنا اور قسم کا ہے کیونکہ اوسنے اپنا ہتہیار اپنے پر نہین چلایا بلکہ دشمن پر چلایا تہا تو دشمن کو مارنیکی کوشش مین مرا ہے اگرچہ دشمن کو مارتے مین اوسکی تلوار اوس پر لوٹ پڑی تو اوسمین اوس کا کچہہ قصور نہین **قَالَ** ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ اِبْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ قُلْتُ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ **ترجمہ** کہا ابن شہاب نے جو اوپر کا راوی ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث مین کہ مین نے پوچہا سلمہ بن اکوع رض کے بیٹے سے اوس نے اپنے باپ سے اسیطرح حدیث بیان کی لیکن یہہ بات زیادہ کہی کہ جب کہا ابن اکوع نے کہ لوگ ڈرتے تہے اوسکی نماز پڑہنے سے اوسکے جواب مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہوٹے ہین وہ لوگ وہ مرا کوشش مین جہاد کے اور مجاہد ہوا اور اوسکو دو اجر ہین اپنی انگلیون سے اشارہ کر کے فرمایا

بَابُ تَمَنِّي الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اس باب مین بیان ہے اللہ تعالی کی راہ مین مارے جانیکی آرزو کرنیکا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ سَرِيَّةٍ وَّلٰكِنْ لَا يَجِدُوْنَ حَمُوْلَةً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُّ اَنِّيْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثَلٰثًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر شاق نہو میری امت پر تو نہ چہوڑتا مین ساتہہ کسی بارہ لشکر کا لیکن نہین میسر لوگون کو باربرداری اور نہین پاتا ہون مین وہ چیز جسپر سوار کرون اون سب کو اور شاق ہے اونپر یہہ بات بہی کہ چہٹ جاوے میرا

ساتھ اون سے اور مین بہت چاہتا ہون کہ مارا جاؤن اللہ تعالی کے راہ مین اور پہر جلایا جاؤن اور پہر مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن اور پہر مارا جاؤن تین بار فرمایا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ بِاَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر ہوتے ایماندار لوگون کو ناخوشی میرا ساتھ چھٹ جانے کے سبب سے اور ہوتی یہہ دقت بہی کہ نہین پاتا مین وہ چیز جسپر سوار کرون اونکو تو نچھوڑتا مین ساتھ کسی ادنی لشکر کا جب وہ لشکر اللہ کی راہ مین لڑنے کو جاتا قسم ہے مجھے اپنے جان کی مالک کی مین بہت چاہتا ہون کہ مارا جاؤن اللہ تعالی کے راہ مین اور پہر جلایا جاؤن پہر مارا جاؤن اور پہر جلایا جاؤن اور پہر مارا جاؤن عَنْ اِبْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ نَّفْسٍ مُّسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عَمِيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ **ترجمہ** ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کا جی نچاہیگا کہ پہر آوے دنیا مین مرنیکے بعد اگرچہ اوسکو وہین دنیا سارے لیکن شہید چاہیگا کہ پہر دنیا مین جاؤن اور دوبارہ اللہ کے راہ مین مارا جاؤن ابن ابی عمیرہ نے کہا آپنے فرمایا اللہ کے راہ مین مارا جانا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے گاؤن یا شہر مین رہنے سے

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالی کے راہ مین مارے جانیوالے کا بیان

عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَّوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ بولا ایک آدمی جنگ احد کے روز فرمایئے یا رسول اللہ اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالے کے راہ مین تو کہان ہوگا میرا ٹہکانا فرمایا آپنے کہ جنت مین پہر ڈالدین اوسنے ہاتھ مین کی کہجورین جنکو وہ کہا رہا تہا جنت مین جانیکے اشتیاق مین پہر لڑا اور مارا گیا

بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

بیان اوس شخص کا جو لڑے اللہ تعالی کے راہ مین اور اوسپر قرض ہو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ سَيِّاٰتِيْ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ اٰنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ هَا اَنَا ذَا قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ سَيِّاٰتِيْ قَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ سَارَّنِيْ بِهٖ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا **ترجمہ**

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ خطبہ پڑھتے تھے منبر پر کہا فرمایئے اگر
میں لڑون اللہ کے راہ میں جھگڑا اور ثواب کی نیت سے اور منہہ نہ پھیرون لڑائی سے کیا معاف ہوجاینگے میرے گناہ
فرمایا آپنے ہان پھر آپ چپکے رہے ایک ساعت فرمایا کہان ہے وہ سائل وہ آدمی بولا کہ حاضر ہون مین یا رسول اللہ
فرمایا آپنے کیا کہا تہا تونے وہ بولا کہ اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالے کے راہ مین ثابت قدم رہکر ثواب کے لیے
لڑون اور نہ ہٹون مقابل سے دشمن کے کیا بخشدیگا اللہ تعالی میری خطائین آپنے فرمایا کہ ہان مگر قرض
نہ بخشا جاویگا (کیونکہ قرض بندے کا حق ہے) آپنے فرمایا یہ جبرئیل نے ابہی کہا مجھسے چپکے سے (ابو محمد نے
کہا مثل قرض کی ہین سارے ظلم جو خدا کے بندون پر کرے وہ معاف نہونگے اگرچہ شہید ہو جب تک اون سے معاف
نکرا وے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّي
خَطَايَايَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ نَادَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوْ أَمَرَ بِهِ فَنُودِيَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ كَذَلِكَ قَالَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ **ترجمہ** عبداللہ بن ابو قتادہ رضی
اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ آیا ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا فرمایئے یا رسول اللہ اگر لڑون
راہ مین اللہ تعالی کے ثابت قدم ہوکر ثواب پانے کی غرض سے اور نہ ہٹاؤن قدم اپنا لڑائی سے کیا معاف کردیگا
اللہ تعالی میری خطائین آپنے فرمایا کہ ہان جب چلا گیا وہ شخص پکارا آپنے اوسکو یا کسیکو فرمایا کہ بلاؤ اوسکو پھر آپنے فرمایا
اُس آدمی کو کیا کہتے تہے تم اوس نے کہی وہی پہلی بات آپنے فرمایا کہ ہان مگر قرض نہین معاف ہونیکا اسیطرح فرمایا ہے
مجکو جبرئیل علیہ السلام نے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ
أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ
قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرَائِيلَ قَالَ لِي ذَلِكَ **ترجمہ**
ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہڑے ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ مین اور ذکر کیا اونکے روبرو کہ
جہاد کرنا خدا کے راہ مین اور ایمان لانا اللہ پر سب کامون سے بڑہکر ہے اتنے مین کہڑا ہوا ایک مرد اور کہا فرمایئے
یا رسول اللہ اگر مین لڑون اللہ کے راہ مین کیا معاف کردیگا میرے خطاؤن کو آپنے فرمایا کہ ہان اگر تو ثابت قدم
رہے اور نیت ثواب کی رکھے اور پیٹھ نہ دیوے دشمن کو لیکن قرض نہین معاف ہوسکتا اسلیے کہ جبرئیل علیہ
السلام نے ایسے ہی فرمایا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى

الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي هٰذَا فِي سَبِيلِ اللهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا
غَيْرَ مُدْبِرٍ حَتّٰى أُقْتَلَ أَيُكَفِّرُ اللهُ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيلُ
يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْكَ دَيْنٌ **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اور آپ اوس وقت منبر پر تھے کہا فرمایئے یا رسول اللہ اگر مارون مین یہہ تلوار اللہ کے راہ مین ثواب
لینے کو اور ثابت قدم رہون اور منہہ نہ پہیرون مقابلے سے دشمن کے کیا دور کردیگا خدا میرے گناہون کو مجہسے
آپنے فرمایا ہان جب چلاگیا وہ شخص پہر بلایا اوسکو اور فرمایا یہہ دیکہہ جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہین کہ تیرا قرض معاف
نہوگا **مَا يَتَمَنّٰى فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ** کس چیز کی آرزو کریگا اللہ تعالےٰ کے
راہ مین لڑنے والا **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ
نَفْسٍ تَمُوتُ وَلَهَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا إِلَّا الْقَتِيلُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ
فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرٰى **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی
جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک بہتری ہو کہ اوسکو خوش لگے یہہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف
اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہین کہ پہر دنیا مین آوے اگرچہ ہفت اقلیم
کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ چاہتا ہے کہ پلٹ آوے پہر دنیا مین دوبارہ خدا کے راہ مین قتل ہووے **ف**
اس حدیث مین شہادت کی عمدگی کا بیان ہے یعنے شہید کے سب مطلب حاصل ہونگے سوے اسکے اوسکو کچہہ
آرزو باقی نہین رہیگی کہ پہر قتل ہووے تا کہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے **مَا يَتَمَنّٰى أَهْلُ**
الْجَنَّةِ بہشت مین کیا آرزو ہوگی اسبات کا بیان ہے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ
فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ فَيَقُولُ سَلْ وَتَمَنَّ فَيَقُولُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّنِي إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلَ
فِي سَبِيلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا جاویگا ایک آدمی بہشتی لوگون مین سے پہر فرماویگا اوسکو اللہ عزت اور بزرگی والا اے آدم
کی اولاد کیسا ٹہکانا ملا تجہکو وہ کہیگا اے رب بہتر جگہہ ملی مجہکو پہر فرماویگا اوسکو خداوند تعالی مانگ اور آرزو کر
کسی چیز کی وہ کہیگا مین مانگتا ہون یہہ کہ پہر بہیجدے مجہکو دنیا کی طرف تو کہ مین مارا جاؤن تیرے راہ مین دس بار
یہہ سوال اس لیے کریگا کہ وہ شہید کا مرتبہ خدا کے پاس دیکہے گا **مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنَ**
الْأَلَمِ اسبات کا بیان کہ شہید کو کسقدر ایذا ہوتی ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ مَسَّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ يُقْرَصُهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کو اتنی ہی تکلیف شہادت مین ہوتی ہے جیسے تم مین سے کسی کو چٹکی لینی مین ہوتی ہے (یا چیونٹی یا کٹھمل کے کاٹنے مین) پھر بعد اوسکے آرام ہی آرام ہے

مَسْأَلَةُ الشَّهَادَةِ شہادت چاہنیکا بیان

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ **ترجمہ** سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صدق دل اور سچی نیت سے چاہے اللہ تعالی کے نزدیک شہید ہونا پہنچا دیگا اللہ تعالے اوسکو مقام مین شہیدون کے اگرچہ مرجاوے وہ اپنے بستر پر

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مَنْ قُبِضَ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيدٌ الْمَقْتُولُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ وَالنُّفَسَاءُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ حال مین جو شخص مرجاوے وہ شہید ہے اللہ تعالی کے راہ مین شامل ہو کر قتل ہو جائے یا ڈوب جاوے یا دستون سے مرجاوے یا طاعون کی بیماری سے مرجاوے یا عورت نفاس مین مرجاوے ان سب کو درجہ شہادت ہے **ف** طاعون کی بیماری سے وبا مراد ہے یعنی شہادت کے درجے کافر ہی کے ہاتھ سے مارے جانے پر منحصر نہین بلکہ درجہ شہادت موقوف ہے صبر پر اور ان چیزون مین بڑا صبر کرنا پڑتا ہے اور اگر بے صبر ہے خواہ کافر کے ہاتھ سے مارا جاوے یا ان بیماریون مین مرجاوے تو کسی مین ثواب اور نہ درجہ پاوے گا

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُولُ رَبُّنَا انْظُرُوا إِلَى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ **ترجمہ** عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑا ہوگا شہیدون مین اور اون لوگون مین جو مر گئے ہین اپنے بسترون پر ہمارے رب کے روبرو اون آدمیون کے واسطے جو مر گئے ہین وبا سے شہید کہین گے یہہ لوگ ہمارے بھائی ہین کیونکہ مارے گئے ہین یہہ جیسے ہم لوگ مارے گئے تھے اور کہین گے بسترون پر مرنے والے یہہ لوگ ہمارے بھائی ہین کیونکہ یہہ لوگ مرے ہین ہماری طرح بستر پر حکم ہوگا ہمارے رب کیطرف سے کہ دیکھو ان لوگون کے زخمون کو اگر شہیدون سے ملتے ہین تو بیشک شہیدون مین کے ہین اور جب دیکھین گے اونکو تو زخم اونکے شہیدون کی مانند ہونگے

اجْتِمَاعُ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُولِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

شہید

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ اور اوسکا جو شخص کہ قاتل تہا ان دونون کے جنتی ہونیکا بیان

وسلم قال ان اللہ عزوجل یعجب من رجلین یقتل احدھما صاحبہ وقال مرۃ اخری لیضحک

من رجلین یقتل احدھما صاحبہ ثم یدخلان الجنۃ تفسیر ذلک عن ابی ہریرۃ ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ الی رجلین یقتل احدھما الاخر کلاھما یدخل الجنۃ

یقاتل ھذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیقاتل فیستشھد **ترجمہ** ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کرتا ہی اللہ عزت اور بزرگی والا دو آدمیون

سے کہ لڑے وہ دونون اور مار ڈالا ایک نے دوسرے کو اور دوسری بار اپنے یون فرمایا کہ ہنستا ہے اللہ اون دو

آدمیون کے معاملے کی طرف سے کہ مارا ایک نے دوسرے کو اور داخل ہوے جنت مین دونو اور تفسیر اسکی ابوہریرہ رضی اللہ

سے یون وہی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنستا ہی اللہ تعالے اون دو آدمیون کو دیکہکر کہ لڑتے آپس مین

اور مار ڈالا ایک نے دوسرے کو اور دونون گئے بہشت مین اور بیان اسکا یون ہے کہ ایک شخص انمین کا لڑتا تہا اللہ تعالی

کے راہ مین وہ مارا گیا یعنے شہید ہوگیا اور مارنیوالے نے توبہ کی یعنے اللہ جلشانہ نے اوسکو اسلام نصیب کیا بعد اوسکے

وہ شخص بہی اللہ تعالی کے راہ مین لڑکر مرگیا اور درجہ شہادت پایا **ف** ہنسے سے مراد یہان خوش ہونا ہے کیونکہ

اللہ جلشانہ اپنے بندون پر نہایت رحیم ہے اور چاہتا ہے کہ کسی بندے پر عذاب ہو لیکن ہمارے اعمالون کی شامت

ہے جو ہم عذاب کا رستا اختیار کرتے ہین

فضل الرباط

خوبی اور بزرگی پہرا دینے کی عن سلمان

الخیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رابط یوما ولیلۃ فی سبیل اللہ کان لہ کاجر

صیام شھر وقیامہ ومن مات مرابطا اجری لہ مثل ذلک من الاجر واجری علیہ الرزق وامن

من الفتان **ترجمہ** سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرا دیا اللہ تعالے

کے راہ مین ایک دن رات کا تو ہوا اوسکو ثواب ایک مہینے کے روزون اور نماز کا اور جو مرگیا پہرا دینے کی حالت

مین جاری رہیگا اوسکی لیے اسیقدر ثواب اور جاری رہیگا رزق اوسکا اور بچ گیا فتنہ ڈالنیوالے کے فساد سے **ف** رباط

جہاد کے زمانے مین اوس جگہہ کی چوکی پہرے کا نام ہے کہ جہان سے دشمن کے آنیکا احتمال ہے فتان سے مراد قبر اور

حشر کے فتنے اور فساد ہین جو شخص پہرے مین مرا اوسکو چوکی دینے کا ثواب قیامت تک ملتا رہیگا اور روزی ہمیشہ کہلی

رہیگی یعنے ثواب اوس آدمی کا کبہی بند نہوگا عن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقول من رابط فی سبیل اللہ یوما ولیلۃ کانت لہ کصیام شھر وقیامہ فان مات اجری علیہ

عملہ الذی کان یعمل وامن الفتان واجری علیہ رزقہ **ترجمہ** سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرا دیا اللہ تعالے کے راہ مین ایک دن اور رات ہوا اوسکو مثل ایک

مہینے کے روزون اور نماز کی ثواب اور جاری رہیگا اوسکا کام جو وہ کرتا تہا اور بچیگا فتنون سے قبر اور حشر
کے اور موقوف ہوگا رزق اوسکا **عن** عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول یوم فی سبیل اللہ خیر من الف یوم فیما سواہ من المنازل **ترجمہ** عثمان
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرا دینا اللہ تعالی کے راہ مین ایک دن بہتر ہے
ہزار دنون سے اور مقامون مین **عن** عثمان بن عفان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم
فی سبیل اللہ خیر من الف یوم فیما سواہ **ترجمہ** حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ کے راہ مین ایک دن ہزار دنون سے بہتر ہے

فضل الجهاد فی البحر

دریا مین جہاد کرنیکی فضیلت کا بیان **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا ذهب الی قباء یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمه وکانت ام حرام بنت ملحان
تحت عبادة بن الصامت فدخل علیها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمته وجلست تفلی
راسه فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وهو یضحک قالت فقلت له ما یضحکک
یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل اللہ یرکبون ثبج هذا البحر ملوکا علی
الاسرة او مثل الملوک علی الاسرة شک اسحاق فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منهم
فدعا لها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نام وقال الحارث ثم نام ثم استیقظ فضحک
فقلت له ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل اللہ ملوکا
علی الاسرة او مثل الملوک علی الاسرة کما قال فی الاول فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منهم
قال انت من الاولین فرکبت البحر فی زمان معاویة فصرعت عن دابتها حین خرجت من البحر
فهلکت **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے قبا کی طرف
(قبا نام ہے ایک جگہ کا مدینہ کے نزدیک) تو آتے ام حرام کے یہان وہ بیوی آپکو کہانا کہلاتی اور ام حرام
بیٹی ملحان کی بیوی تہی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اتفاقا ایک روز تشریف لاتے اوسکے گہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تو کہانا کہلایا ام حرام نے آپکو اور بیٹہ کر آپکے سر کی جوئین دیکہنے لگی پہر سو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پہر اوٹہے ہنستے ہوئے وہ بیوی فرماتی ہین کہ مینے کہا کیا دیکہکر ہنسے آپ یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجہے اللہ
نے دکہائے میرے امت کے لوگ جہاد کرتے ہوئے اللہ تعالی کی راہ مین اور چڑہتے ہین وے لوگ بلندی پر اس
دریا کے اور بادشاہ ہونے بیٹہے ہین تختو نپر یا یون فرمایا کہ بادشاہون کی مانند تختون پر ہین شک ہوا راوی
کو یعنے مثل کا لفظ فرمایا تہا یا بغیر اسکے فرمایا تہا ملحان کی بیٹی فرماتی ہین مینے عرض کیا کہ دعا کیجیے اللہ سے

یا رسول اللہ میرے لیے کہ مجھکو اللہ تعالی اون مین سے کرے آپنے اوسکے لیے دعا کی اور پہر سو گئے اور
حارث کی روایت مین یون ہے پہر سوئے پہر جاگے آپ پہر ہنسے مین نے عرض کیا کس بات پہ ہنسے آپ یا رسول اللہ
آپنے وہی پہلا جواب فرمایا پہر کہا مین نے کہ دعا کیجیے میرے لیے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ تو پہلون مین کی ہے یعنی
تو اون مین شریک ہو چکے پہلے دعا سے اب کیا حاجت ہے) دوسرے لشکر مین شریک ہونیکی انس رضی اللہ
عنہ فرماتے ہین پہر ام حرام سمندر مین سوار ہوئین معاویہ رض کے زمانے مین (یعنی جب وہ دریا مین جہاد کو گئی
تہی حضرت عثمان رض کی خلافت مین) اور اپنے جانور سے گرین جب دریا سے اوترین اور مر گئین

عن انس بن مالك عن ام حرام بنت ملحان قالت اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال عندنا فاستيقظ
وهو يضحك فقلت يا رسول الله بابي وامي ما اضحكك قال رايت قوما من امتي يركبون
هذا البحر كالملوك على الاسرة قلت ادع الله ان يجعلني منهم قال فانك منهم ثم نام ثم
استيقظ وهو يضحك فسالته فقال يعني مثل مقالته قلت ادع الله ان يجعلني منهم
قال انت من الاولين فتزوجها عبادة بن الصامت فركب البحر فركبت معه فلما خرجت
قدمت لها بغلة فركبتها فصرعتها فاندقت عنقها **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے (کہتے ہین) کہا ام حرام نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہان اور سو گئے پہر اوٹہے ہنستے ہوئے کہا مین نے
مین صدقے کرون اپنے مان باپ کو آپ پر سے آپ کس بات پر ہنسے ہین آپ نے فرمایا مین نے دیکہا لوگون کو اپنی
امت کے اس دریا مین سوار ہوتے ہوئی جیسے بادشاہ اپنے تختون پر مین نے کہا دعا کریے میرے لیے کہ اللہ مجھکو
اونمین سے کرے آپنے فرمایا تو اونہین مین کی ہے پہر سو گئے اور پہر اوٹہے ہنستے ہوئے پہر پوچہا مین نے آپنے
وہی بات فرمائی جو اول بیان ہو چکی پہر کہا مین نے دعا کیجیے میرے لیے آپنے فرمایا تو اول والونمین ہو چکی
پہر آئی یہ بیوی عبادہ بن صامت رض کے نکاح مین اور گئین دریا کے سفر کو اونکے ساتہہ (حضرت عثمان رض
کی خلافت مین معاویہ رض کے ساتہہ جہاد کے لیے) جب نکلنے لگین تو خچر سامنے آیا اوس پہ چڑہین پہر گرین
تو گردن اونکی ٹوٹ گئی (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اون کے حق مین قبول ہوئی اس حدیث
خچر نے گرا دیا ۱۲
سے معلوم ہوا کہ مسلمانون کی شوکت اور عزت سے اور بحری اور بری لڑائیون کے سامان کرنیسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوتے ہین

غزوۃ الہند ہندوستان مین جہاد کا بیان

عن ابي هريرة قال وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند فان ادركتها
انفق فيها نفسي ومالي فان اقتل كنت من افضل الشهداء وان ارجع فانا ابو هريرة
المحرر **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تہا کہ

ہندوستان میں مسلمان جہاد کرینگے تو اگر وہ جہاد میرے سامنے ہوا تو میں اپنی جان اور مال کو اوسمیں خرچ
کرونگا اگر مارا جاؤنگا تو سب سے افضل شہیدوں میں داخل ہونگا اور جو زندہ رہونگا تو میں وہ ابوہریرہ
ہونگا جو جہنم کے عذاب سے آزاد کردیا گیا ہے (یہہ وعدہ بہی آپ کا سچ ہوا کہ ہندوستان مسلمانوں نے
فتح کیا) **عن** ابی ہریرۃ قال وعدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ الہند فان ادرکتہا
انفق نفسی و مالی فیہا وان اقتل کنت افضل الشہداء وان ارجعت فانا ابوہریرۃ المحرر
ترجمہ وہی جو اوپر کی حدیث میں گذرا **عن** ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عصابتان من امتی احرزہما اللہ من النار عصابۃ تغزو الہند وعصابۃ تکون
مع عیسی بن مریم علیہما السلام **ترجمہ** ثوبان رضی اللہ عنہ جو غلام ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت
کرتے ہیں کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں دو گروہ ہونگے اللہ بچاویگا انکو دوزخ سے ایک ان
میں سے جہاد کریگا ہندوستان میں اور دوسرا ہوگا حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ

غزوۃ الترک والحبشۃ

ترک اور حبش کے جہاد کا بیان **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحفر الخندق عرضت لہم صخرۃ حالت بینہم وبین الحفر
فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ المعول ووضع رداءہ ناحیۃ الخندق وقال تمت کلمت
ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم فندر ثلث الحجر وسلمان الفارسی
قائم ینظر فبرق مع ضربۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برقۃ ثم ضرب الثانیۃ وقال
تمت کلمت ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم فندر الثلث الآخر
فبرقت برقۃ فراٰہا سلمان ثم ضرب الثالثۃ وقال تمت کلمت ربک صدقا وعدلا لا
مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم فندر الثلث الباقی وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاخذ رداءہ وجلس قال سلمان یا رسول اللہ رأیتک حین ضربت ما تضرب ضربۃ
الا کانت معہا برقۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سلمان رأیت ذلک فقال ای و
الذی بعثک بالحق یا رسول اللہ قال فانی حین ضربت الضربۃ الاولی رفعت لی مدائن
کسری وما حولہا ومدائن کثیرۃ حتی رأیتہا بعینی قال لہ من حضرہ من اصحابہ یا رسول اللہ
ادع اللہ ان یفتحہا علینا ویغنمنا دیارہم ویخرب بایدینا بلادہم فدعا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بذلک ثم ضربت الضربۃ الثانیۃ فرفعت لی مدائن قیصر وما حولہا حتی
رأیتہا بعینی قالوا یا رسول اللہ ادع اللہ ان یفتحہا علینا ویغنمنا دیارہم ویخرب بایدینا بلادہم

ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّالِثَةَ فَرُفِعَتْ لِي مَدَائِنُ الْحَبَشَةِ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ الْقُرٰى حَتّٰى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ **ترجمہ** ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہین کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کہودنیکا اوسوقت نکلا ایک بڑا پتہر تو حرج ہوا خندق کہودنے مین اور مشکل ہوا لوگون کو اوسکا توڑنا پہر کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تہیار لیکر جسے پتہر توڑتے ہین اور رکہدی آپنے اپنی چادر مبارک خندق کے کنارے پر اور پہہ آیت یعنی وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پڑہی اور پہیا، اوٹہا کر مارا تہائی پتہر ٹوٹ کر گر پڑا (آیت کے معنی پہہ ہین پورا ہوا تیرے پروردگار کا کلام سچائی اور انصاف مین کوئی اوسکے باتون کو بدلنے والا نہین) اوسوقت سلمان فارسی وہان کہڑے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ رہے تہے آپکے مارتے وقت ایک بجلی کی سی چمک ہوئی پہر دوبارہ وہی آیت پڑہکر آپنے اوسی ہتہیار سے مارا پہر ویسی ہی بجلی چمک ہوئی اور دوسرا تہائی پتہر سے جدا ہوگئی تیسری بار آیت پڑہکر جو مارا تیسرا ٹکڑا بہی گر پڑا اور ہٹ گئے آپ وہان سے پہر اپنی چادر مبارک لیکر بیٹہہ گئے سلمان فارسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مین دیکہتا تہا کہ جب آپ چوٹ مارتے تہے اوسکے ساتہہ ہی ایک بجلی چمکتی تہی آپنے فرمایا کیا تو نے دیکہی پہہ بات ای سلمان عرض کیا سلمان رضی اللہ نے قسم ہے اوس خدا کی جس نے آپکو دین حق دیکر بہیجا ہے مین نے دیکہا ہے پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مارا مین نے پہلے چوٹ اوٹہا دیے گئے میرے سامنے سے پردے یہانتک کہ دیکہا مین نے اپنی آنکہون سے شہر فارس کے اور جو آس پاس ہین بستیان اوسکے اور بہت سے شہر دیکہے مین نے جو لوگ وہان حاضر تہے اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالی سے دعا کیجیے کہ فتح ہو وین وہ ملک ہمارے ہاتہون سے اور ملے وہان کی لوٹ ہمکو اور خراب ہو وین وے شہر ہمارے ہاتہون سے پہر دعا کی آپنے اسی بات کی پہر فرمایا آپنے جب مارا مین نے دوسری ضرب تو دیکہائے گئے مجہکو شہر روم کے اور اوسکے آس پاس جو کچہہ تہا ان آنکہون سے پہر لوگون نے وہی پہلی دعا کی درخواست کی اور آپ نے اونکے لیے دعا کی پہر آپنے فرمایا کہ جب ماری مین نے تیسری ضرب تو دیکہائے گئے مجہکو حبش کے شہر اور جو کچہہ اونکے آس پاس آبادی تہی اور دیکہا مین نے اونکو اپنی آنکہون سے اس بار آپنے یون فرمایا کہ چہوڑ دو حبش کو جبتک وہ تم سے نہ بولین اور چہوڑ دو ترک کو جبتک وہ تمکو چہوڑے ہین رہیں اگر تم سے لڑین تو مارو اونکو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ وَيَمْشُوْنَ فِي الشَّعْرِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہین ہونیکی جب تک تم نہ لڑوگے

لڑکوں سی جنکے منہ گول ہونگے موٹے موٹے تہ بتہ ڈہالوں کی طرح بال پہنیں گے اور بالوں مین چلیں گے یعنی
جوتیوں پیر انکے بال ہونگے) **الاستنصار بالضعیف** ناتوان آدمی سے مدد چاہنا **عن** سعد بن ابی وقاص
انہ ظن ان لہ فضلا علی من دونہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انما ینصر اللہ ہذہ الامۃ بضعیفہا بدعوتہم وصلوتہم واخلاصہم **ترجمہ**
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ میرا درجہ اور صحابہ سے بڑہ کر ہے (کیونکہ سعد مالدار تھے اور بہادر اور
قوی زور آور تیر انداز) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس امت کی مدد کریگا ناتوانوں سے
یعنی انکی دعا اور نماز اور سچائی کی برکت سے (یعنی اگر تم زور آور اور مالدار ہو تو ناتوان غریبوں کو حقیر نہ سمجھو شاید یہ
کے نزدیک وہی زیادہ مقبول ہوں اور انہی کی طفیل سے تمکو فتح ہوتی ہو (مطلب یہہ کہ غرور کرنا اور اپنے تئین
دوسرے سے بہتر جاننا اسلام کے خلاف ہے) **عن** ابی الدرداء یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ابغونی الضعیف فانکم انما ترزقون وتنصرون بضعفائکم **ترجمہ** ابو درداء
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ڈہونڈو میرے لیے ناتوان
کو کیونکہ تمکو روزی ملتی ہے اور تمہاری مدد ہوتی ہے ناتوانوں کی طفیل سے **فضل من جہز
غازیا** غازی کو جہاد کی تیاری کرا دینے والے کی بزرگی کا بیان **عن** زید بن خالد عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزی ومن خلفہ فی اہلہ بخیر
فقد غزی **ترجمہ** زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیاری
کرا دی غازی کی اللہ کی راہ مین جانیکے لیے اوس نے خود جہاد کیا اور جو کوئی پیچھے رہگیا اسکے گہر والوں
کی حفاظت کے واسطے اور نگہبانی کی اوس کے گہر والونکی بھلائی اور ایمانداری سے تو وہ بھی غازی ہوا
عن زید بن خالد الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جہز غازیا فقد
غزی ومن خلف غازیا فی اہلہ بخیر فقد غزی **ترجمہ** دونوں حدیثوں کا ایک ہی ہے **عن**
الاحنف بن قیس قال خرجنا حجاجا فقدمنا المدینۃ ونحن نرید الحج فبینا نحن فی منازلنا
نضع رحالنا اذ اتانا آت فقال ان الناس قد اجتمعوا فی المسجد وفزعوا فانطلقنا فاذا
الناس مجتمعون علی نفر فی وسط المسجد وفیہم علی والزبیر وطلحۃ وسعد بن ابی
وقاص فانا لکذلک اذ جاء عثمان رضی اللہ عنہ علیہ ملاءۃ صفراء قد قنع بہا راسہ
فقال اہہنا طلحۃ اہہنا الزبیر اہہنا سعد قالوا نعم فقال انی انشدکم باللہ
الذی لا الہ الا ہو اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من یبتاع مربد بنی

فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ مَسْجِدِنَا وَاَجْرُهُ لَكَ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ بِئْرَ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَاَجْرُهَا لَكَ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِيْ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى لَمْ يَفْقِدُوْا عِقَالًا وَّلَا خِطَامًا فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ

ترجمہ

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ کہ نکلے ہم حج کرنیکے لیے اور آیا ہمارا قافلہ مدینہ شریف مین جسوقت ہم اوتارنے لگے اسباب اپنا اپنے ڈیرون مین اتنے مین ایک آدمی آیا اور بولا لوگ مسجد مین جمع ہین اور ڈرے ہوئے ہین ہم بہی گئے تو دیکہا لوگ اکٹہے ہین چند آدمیون پر مسجد کے بیچ مین اور وہان موجود تہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اتنے مین تشریف لائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک زرد تہبند پہنے ہوئے جس سے اپنا سر ڈہانپ لیا تہا اور فرمانے لگے کیا یہان طلحہ اور زبیر اور سعد موجود ہین سب بولے کہ ہان موجود ہین پہر کہا کہ اللہ وحدہ لاشریک کی تمکو قسم دیتا ہون کیا تمکو معلوم نہین یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا جو کوئی خریدے مربد بنی فلان یعنے (زمین جو مسجد کے پاس تہی) اللہ اوسکو بخشدیگا پہر مین نے اوسکو خریدا بیس یا پچیس ہزار کو (یعنی بیس یا پچیس ہزار درم کو شک ہے) پہر آیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خبر دی مین نے آپکو اوس جگہہ کے خرید لینے کی اوسوقت آپنے فرمایا کہ دیدے اوسکو ہماری مسجد کے لیے اور اوسکا تجہکو اجر اور ثواب ملیگا سب لوگ بولے ای اللہ ہمارے یعنے تجہکو معلوم ہے اے اللہ سچ ہے یہہ بات سبنے ہان کہا اسبات کے جواب مین پہر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مین قسم دیتا ہون تمکو اوس خدا کی جسکے سوا نہین کوئی معبود برحق اور سچا کیا تمکو نہین معلوم وہ وقت جبکہ فرمایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مول لیوے بیر رومہ کو (نام ایک کنوئے کا ہے) اللہ بخشیگا اوسکو پہر خریدا مین نے اوسکو اتنے اتنے دامو نکے (ستنیس ہزار درم کو) پہر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا مین نے یہہ کہ خرید لیا اوسکو اتنے مول سے آپنے فرمایا چہوڑ دے اوسکو مسلمانون کے پانی پینے کے لیے اور اوسکا ثواب تجہکو ملیگا سب لوگ اللہ کو یاد کر کر بولے کہ ہان یعنی اسیطرح ہے جیسا تم کہتے ہو پہر اوسیطرح قسم دیکر کہا کہ تمکو معلوم ہے وہ دن نہی جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگونکا منہہ دیکہکر یہہ فرمایا تہا کہ جو کوئی ان غازیون کی تیاری کرادے اللہ بخشدیگا اوسکو اور یہہ لشکر

جہاد کا ذکر ہے جسکا نام بسبب عسرت یعنی تنگی کے جیش عسرت رکہا گیا تہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پہر مینے
اوسکی ایسی تیاری کرادی کہ کسی کو ایک رستے کے جیسے پاؤن باندہتے اونٹ وغیرہ کا حاجت نرہے سب نے اللہ کو یاد
کیا اور کہا کہ ہان حضرت عثمان اس بار بولے اہی اللہ تو گواہ ہے اسبات پر اے اللہ تو گواہ ہے اسبات پر اے اللہ تو گواہ ہے

فضل النفقة في سبيل الله

اللہ تعالی کے راہ مین خرچ کرنیکی بزرگی اور خوبی کا بیان

عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل اللہ عز وجل نودی فی الجنة یا عبد اللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان من اھل الجھاد دعی من باب الجھاد ومن کان من اھل الصدقة دعی من باب الصدقة ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الریان فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ ھل علی من دعی من ھذہ الابواب من ضرورة فھل یدعی احد من ھذہ الابواب کلھا قال نعم وارجو ان تکون منھم

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ تعالی کے راہ مین جوڑا بلایا جاویگا بہشت مین یا عبد اللہ ہذا خیر کہکر یعنی اے اللہ تعالی کے بندے یہہ بہتر ہے تیرے لیے پہر جو کوئی نمازی ہوگا بلایا جاویگا نماز کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہوگا پکارا جاویگا جہاد کے دروازے سے اور جو کوئی خیرات کرنیوالا ہوگا بلایا جاویگا خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزے دار ہوگا پکارا جاویگا ریان کے دروازے سے ابوبکر صدیق رض نے کہا یا رسول اللہ کیا اوس شخص کو کچھہ حرج ہوگی جو ان سب دروازون سے پکارا جاوے اور کوئی ایسا بہی ہوگا جو ان سب دروازون سے بلایا جاوے آپ نے فرمایا ہان ایسے بہی لوگ ہونگے اور مجھے امید ہے کہ تم اونہین لوگون مین سے ہوگے

عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعتہ خزنة الجنة من ابواب الجنة یا فلان ھلم فادخل فقال ابو بکر یا رسول اللہ ذاک الذی لا توی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان تکون منھم

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جوڑا دے خدا کے راہ مین بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب دروازون سے بہشت کے کہینگے آؤ میان فلانے ادہر آیئے اس دروازے سے کہسو ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ اوس شخص کو تو کسیطرح ٹوٹا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مجھکو امید ہے کہ تو اونہین لوگون مین ہوگا جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلاوینگے **ف** جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپئے یا دو پیسے یا دو گہوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیان اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے حضرت ابوبکر کی بڑی فضیلت اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم ینفق من کل مال لہ زوجین فی سبیل اللہ

إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسلمان نے دیا ہوگا جوڑا ہر قسم کے مال سے اللہ تعالی کے راہ مین سامہنے آوین گے اوسکو سب دربان بہشت کے اور بلاوینگے اوسکو اپنی چیزون کی طرف صعصعہ بن معاویہ نے جو راوی ہین اوپر کے راویون مین سے کہا ابوذر سے کس طرح ہے یہہ یعنی ہر قسم کے مال سے جوڑا دینے کے کیا معنی ہین اونہون نے فرمایا کہ اونٹ رکہتا ہے تو دو اونٹ دے ہون اور گائی رکہتا ہے تو دو گائے دی ہون عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ ترجمہ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ تعالی کے راہ مین کوئی چیز لکہا جاتا ہے اوسکے لیے سات سو گنا یہہ اوس آیت کا مطلب ہے جو اللہ تعالی نے قرآن مین اوتاری مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اخیر تک یعنی مثال اوس چیز کی جو خرچ کرتے ہین اللہ کے راہ مین ایک دانے کی سی ہے جس سے سات بالیان اوگین اور ہر بالی مین سو دانے ہون

فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فضیلت صدقہ اور خیرات کی خدا تعالی کے راہ مین

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ ترجمہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دی ایک اونٹنی مہار والی اللہ تعالی کے راہ مین کسی آدمی نے صدقہ کے طور پر اوسوقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن آوینگے سات سو اونٹنین مہار والی یعنی اس ایک کے بدلے مین عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ كَانَ نَوْمُهُ وَنُبْهُهُ أَجْرًا كُلَّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ ترجمہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو ہین جس شخص نے جہاد کیا اللہ تعالی کی رضامندی چاہنے کے لیے اور فرمانبرداری کی امام کی یعنی اپنے سردار کے اور خرچ کی اپنی پسند کی چیز اور نرمی کی اپنے ساتہی کے ساتہ اور باز رہا فساد سے تو سونا اور جاگنا اوسکا سب کے سب اجر اور ثواب ہونگے اور جو لڑے واسطے دکہانے یا سنانے کے اور نافرمانی کرے امیر کی اور فساد کرے زمین مین تو وہ نہ پہریگا خالی پورا اوتر کر (یعنی نہ ثواب ہو نہ عذاب ایسا بہی ہونا اوسکا مشکل ہے بلکہ عذاب مین گرفتار ہوگا)

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ

مجاہدین کے عورتون کی عزت **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَّخْلُفُ فِيْ اِمْرَأَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فَيَخُوْنُهُ فِيْهَا اِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَخَذَ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدون کی عورتین بیٹھنے والون کے لیے ایسی حرام ہین جیسی اونکی مائین اون پر حرام ہین پھر جو کوئی رہا عورتون کی نگہبانی کے لیے گھر پر اگر خیانت کی اوس محافظ نے کسی مجاہد کے گھر مین تو کھڑا کہین گے اوسکو قیامت کے دن یہانتک کہ لے لیویگا یہہ مجاہد اوسکے عملون مین سے جسقدر اور جو چیز چاہیگا پھر کیا گمان ہے تمہارا یعنی تم کیا سمجھتے ہو وہ کچھہ چھوڑیگا بلکہ سب نیکیان لے لیگا **من خان غازیا فی اھلہ** غازی کے گھروالون کے ساتھہ خیانت کرنیوالیکا بیان **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَاِذَا خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهِ فَخَانَهُ قِيْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا خَانَكَ فِيْ اَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَمَا ظَنُّكُمْ **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدون کی عورتین گھر بیٹھنے والون کے لیے حرام ہین ایسی جیسے انکی مائین انکے حق مین حرام ہین اگر گھر پر چھوڑ گیا مجاہد کسی کو اور اوس نے خیانت کی مجاہد کی امانت مین قیامت کے دن حکم ہو گا مجاہد کے لیے یہہ شخص ہے جسنے چوری اور خیانت کی تھی تیرے گھر مین تو لے اسکی نیکیون مین سے جتنا تیراجی چاہے آپنے فرمایا تم کیا سمجھتے کہ کتنا لیویگا وہ **عن** ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ فِي الْحُرْمَةِ كَاُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهِ اِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ يَا فُلَانُ هٰذَا فُلَانٌ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ تُرَوْنَ يَدَعُ لَهُ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا **ترجمہ** ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر رہجانیوالون پر مجاہدون کی عورتین حرام ہین جیسے ان گھر رہنیوالون پر انکی مائین حرام ہین اگر کسی گھر رہنے والوکو مجاہد نے اپنا گھہ سپرد کیا تاکہ اوسکے بال بچون کی نگہبانی کرے (پھر اوس نے خیانت کی) تو کھڑا کیا جاویگا قیامت کے دن یہہ گھر رہنے والا اور آواز آوے گی کہ او فلانے یعنی مجاہد کو پکار کر حکم ہوگا کہ اس شخص کی نیکون مین سے لیلے جتنا تیراجی چاہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے صحابہ کیطرف اور فرمانے لگے کہ تم سمجھتے ہوگے وہ چھوڑ دیگا اوسکی نیکیون مین سے کچھہ **ف** یعنی مجاہد کے غیبت مین اگر

اُسنے کچھ خیانت کی ہوگی تو اللہ تعالے قیامت کے دن اوسکو ظاہر کر دیگا اگرچہ مجاہد کو معلوم نہ تہا **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاھِدُوْا بِاَیْدِیْکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرو ہاتہون سے اور زبان سے اور مال سے **ف** ہاتہون سے جہاد کرنا تو لڑنا ہے تلوار اور بندوق سے اور زبان سے جہاد یہہ ہے کہ کافرون کی برائی کرے کافر جو اسلام پر اعتراض کرین اوسکا جواب دیوے مالون سے جہاد یہہ ہے کہ خدا کی رضامندی مین اپنا مال صرف کرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَیَّاتِ وَقَالَ مَنْ خَافَ ثَاْرَھُنَّ فَلَیْسَ مِنَّا **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپون کے مارنے کا اور فرمایا جو کوئی ڈرے اون سے وہ ہم مین سے نہین ہے (یعنی مسلمانون مین نہین ہے کیونکہ کافر سانپ سے ڈرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر اوسکو مارین گے تو بلا اوترے گی وہ بدلہ لیوے گا مسلمان کو ایسا خیال نہ کرنا چاہیے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ جَبْرًا فَلَمَّا دَخَلَ سَمِعَ النِّسَآءَ یَبْکِیْنَ وَیَقُلْنَ کُنَّا نَحْسِبُ وَفَاتَکَ قَتْلًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّہَادَۃَ اِلَّا مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنَّ شُہَدَآءَکُمْ اِذًا لَقَلِیْلٌ اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ شَہَادَۃٌ وَالْبَطْنُ شَہَادَۃٌ وَالْحَرْقُ شَہَادَۃٌ وَالْغَرَقُ شَہَادَۃٌ وَالْمَغْمُوْمُ یَعْنِی الْھَدْمَ شَہَادَۃٌ وَالْمَجْنُوْبُ شَہَادَۃٌ وَالْمَرْاَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَہِیْدَۃٌ قَالَ رَجُلٌ اَتَبْکِیْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ دَعْھُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْکِیَنَّ عَلَیْہِ بَاکِیَۃٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر رضی اللہ عنہ اپنے باپ عبد اللہ بن جبر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبر کی عیادت یعنی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے جب گہر مین داخل ہوئے عورتون کے رونیکی آواز سنی اور وے کہہ رہین تہین کہ ہماری یہہ آرزو تہی کہ تو اللہ تعالے کے راہ مین مرتا آپنے فرمایا کہ تم لوگ شہید اوسی کو جانتے ہو جو جہاد مین مارا جاوے اگر ایسی بات ہو تو تم لوگون مین شہید بہت کم ہونگے اللہ کے راہ مین مارے جانے سے شہادت ہے اور دستون کے عارضے مین مرجانے سے شہادت ہوتی ہے اور جلکر مرجانے مین شہادت ہے اور پانی مین بے اختیاری سے ڈوب کر مرجانے مین شہادت ہے اور دب کر مرجانے مین شہادت ہے اور ذات الجنب کی بیماری سے مرجانے مین شہادت ہے اور عورت زچگی کے وقت مرجاوے تو شہید ہے کوئی آدمی بولا کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہین آپنے فرمایا کچھہ نہ کہو اون سے (یعنی رونے دو کیونکہ مرنے سے پہلے رونا منع نہین البتہ جب مرجاوے تو پہر کوئی رونیوالی اوسپر نہ رووے (یعنی چلا کر نہ روئے پیٹے اور چپکے چپکے رونا آنسو بہانا درست ہے اور مین

کچھ قباحت نہین عن جبر انه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ميت فبكى
النساء فقال جبر أتبكين ما دام رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا قال دعهن
يبكين ما دام بينهن فإذا وجب فلا تبكين باكية ترجمہ جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ گیا جبر یعنی خود راوی اس حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی میت مین تو رونے لگین عورتین
جبر بولے کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان بیٹھے ہین آپنے فرمایا چھوڑ دو انکو روتی رہین
جبتک کہ مردہ اونمین ہے (یعنی زندہ ہے) پھر جب مر جاوے تو کوئی عورت نہ روے آخر
کتاب الجهاد تمام ہوئی کتاب جہاد کی کتاب النکاح اب شروع ہوتی ہے کتاب نکاح کی نکاح
ایک قسم کا اقرار اور قول ہے جو شریعت محمدی نے واسطے مباح ہونے وطی اور تصرف کے قرار دیا ہے اور نکاح
واجب ہے جب آدمی کو ڈر ہو زنا مین پڑ جائیگا اور جو ڈر نہو تو مستحب اور مسنون ہے تاکہ نسل انسانی کو ترقی ہو
اور مسلمانون کی تعداد بڑہے ہر ایک مسلمان کو چار بیبیون تک نکاح کرنیکی اجازت ہے مگر خاص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے چار کی قید نہ تھی جب آپنے وفات پائی اوسوقت نو بی بیان آپ چھوڑ گئے جنکا ذکر آوے گا
البتہ لونڈیان جسقدر چاہے ہر ایک مسلمان رکھہ سکتا ہے +

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب النكاح

کتاب نکاح کے بیان مین

ذكر أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في النكاح وأزواجه وما أباح الله عز وجل
لنبيه صلى الله عليه وسلم وحظره على خلقه زيادة في كرامته وتنبيها لفضيلته بیان نکاح
اور ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوس چیز کا جو درست کی اللہ بزرگی اور عزت والے نے اپنے نبی کے
لیے اور منع کیا اوس سے اپنی مخلوق کو تاکہ ظاہر ہو یہہ بات کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری خلق پر بزرگی اور
فضیلت ہے عن عطاء قال حضرنا مع ابن عباس جنازة ميمونة زوج النبي صلى الله عليه
وسلم بسرف فقال ابن عباس هذه ميمونة إذا رفعتم جنازتها فلا تزعزعوها ولا تزلزلوها
فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان معه تسع نسوة فكان يقسم لثمان وواحدة
لم يكن يقسم لها ترجمہ عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جنازہ پر میمونہ رضی اللہ عنہ کی جو بیوی تہین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابن عباس کے ساتھہ گئی مقام سرف مین (کہ مکے سے دو منزل پر ہے) ابن عباس فرمانے لگے
کہ یہہ میمونہ ہے جسوقت اوٹھاؤ تم انکا جنازہ سہولت سے اوٹھاؤ اور نہ ہلاؤ اوسکو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نو بیبیون کے ساتھ تھے اور ہر ایک بی بی کی باری مقرر فرماتے مگر ایک عورت کی باری مقرر نکرتے تھے وہ نو بیبیان
یہہ تہین سودہ ۔ عائشہ ۔ حفصہ ۔ ام سلمہ ۔ زینب بنت جحش ۔ ام حبیبہ ۔ جویریہ ۔ صفیہ ۔ میمونہ ان سب کی باری
ایک ایک رات مقرر تہی آپ ہر ایک کی باری مین اوسکے پاس رہتے تھے مگر سودہ بوڑہی ہو گئین تہین تو انہون
نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دیڈالی تہی آپ سودہ کی باری مین بہی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے گہر مین
رہتے **عن** عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ
يُصِيبُهُنَّ إِلَّا سَوْدَةَ فَإِنَّهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ **ترجمہ** عطا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین
کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے نزدیک نو بیبیان تہین جایا کرتے
تہے سبکے یہان اونکی باری کے موافق لیکن سودہ کے یہان نہین جاتے تہے کیونکہ اونہون نے اپنی باری دن
اور رات کی بیوی عائشہ رضی کو دیدی تہی **عن** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ
فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیبیان
تہین جایا کرتے تہے آپ اونکے پاس ایک رات مین **ف** یعنی ایک رات مین سبکے پاس ہو آتے ایسا آپ کبہی کبہی
کرتے ورنہ اکثر آپ کا یہہ دستور تہا کہ ایک ایک دن رات ایک بی بی کے پاس رہتے باری باری **عن** عَائِشَةَ
قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقُولُ أَتَهَبُ الْحُرَّةُ
نَفْسَهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا
يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ **ترجمہ** بیبی عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیرت کرتی تہی مین اون عورتون کی بات سے
جو بخش دیا کرتی تہین اپنی جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہتی تہی کیا بیبیان اور آزاد عورتین اپنی جان مفت بخش
دیتی ہین یعنے تعجب اور غیرت کی بات معلوم ہوتی تہی مجہکو پہر اوتاری یہہ آیت اللہ عزوجل بزرگی والے نے تُرْجِي
مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ یعنے پیچہے رکہدے تو جسکو چاہے اون مین اور جگہہ دے اپنے پاس
جسکو چاہے اوسوقت کہا مین نے کہ قسم خدا کی آپ کا رب آپکی خواہش کے موافق چلتا ہے **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ أَنَا فِي الْقَوْمِ إِذْ قَالَتِ امْرَأَةٌ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَرَأْ فِيَّ رَأْيَكَ فَقَالَ
رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ وَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ
حَدِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَعَكَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَزَوَّجَهُ بِمَا مَعَهُ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ **ترجمہ** سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم سب لوگ ایک
جگہہ مین تہے اتنے مین آئی ایک عورت اور کہنے لگی مین نے اپنی جان آپکو بخشدی یا رسول اللہ آپ جو آپ چاہین
کیجیے یہہ بات سنکر ایک آدمی اوٹہہ کہڑا ہوا اور کہنے لگا میرا نکاح کرا دو اس عورت سے آپنے فرمایا جا تو لے آ

کچھہ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ گیا اور اسکو کوئی چیز نہ ملی اور نہ انگوٹھی لوہے کی ملی آپنے فرمایا کہ تجھکو کچھہ سورتین
قرآن مین سے یاد ہین کہا ہان آپنے نکاح کیا اوس عورت کا ان قرآن کی سورتون کے بدلے یعنی کہا تو انہین
سے قرآن پڑھ لینا تیرا یہی مہر ہے مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَرَّمَهٗ
عَلٰى خَلْقِهٖ لِيَزِيْدَهٗ اِنْشَاءَ اللّٰهُ قُرْبَةً اِلَيْهِ جو باتین اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول
کے لیے مقرر کین اور سا اور لوگون کے لیے درست نہین کین اپنے رسول کا مرتبہ بڑہانے کو اون کا بیان عَنْ

عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِيْنَ اُمِرَ
اَنْ يُخَيِّرَ اَزْوَاجَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَدَءَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ
لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَامِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَا يَامُرَانِيْ
بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ
تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ فَقُلْتُ لِهٰذَا اَسْتَامِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ترجمہ بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس جسدن
حکم ہوا اونکو اس امر کا کہ اختیار دیدین اپنی بیویون کو بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین اوسدن پہلے میرے نزدیک
آپ تشریف لائے اور فرمانے لگے مین تجھسے ایک بات کا ذکر کرتا ہون تو جلدی نکرنا اوس بات کے جواب مین
(کیونکہ سوچکر کہنے مین تیرا کچھہ نقصان نہین) اور صلاح لے لیجیو اپنے مان باپ سے اس امر مین بیبی فرماتی ہین
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات اس لیے فرمائی کہ آپ جانتے تھے کہ میرے مان باپ کبھی جدائی اختیار کرنے
کے لیے مشورہ نہ دینگے پھر آپنے یہہ آیت پڑہی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ مین نے کہا کیا یہی بات ہے جسکے لیے مشورہ کرون مین اپنے مان باپ سے
بس مین چاہتی ہون اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور پچھلے گھر کو اور ترجمہ آیت کا یون ہے اے نبی کہدے اپنی
عورتون کو اگر تم ہو چاہتیان دنیا کا جینا اور یہان کی رونق تو آؤ کچھہ فائدہ دون تمکو اور رخصت کرون تمکو
بھلی رخصت ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرہ نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوگئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ
ہون بعضون نے بول چال کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کہائی کہ ایک مہینے گھر مین نہ جاوین پھر مہینے کے
بعد یہہ آیت اوتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر مین آئے اول حضرت عائشہ سے کہا اونہون نے اللہ
اور رسول کی مرضی اختیار کی پھر اسیطرح سبنے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان ہمیشہ فقر و فاقہ تھا اپنی اختیار
سے جو آتا تھا شتاب اوٹھا ڈالتے تھے پھر قرض لینا پڑتا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ اَوَ كَانَ طَلَاقًا ترجمہ بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

ف یعنی صرف اختیار دینے سے عورت کو طلاق نہیں پڑتا البتہ اگر عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو طلاق پڑ جاتا ہی یعنی عورتون کو کہا تہا وہ طلاق کا اختیار دیا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا ترجمہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اختیار دیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے اختیار کر لیا آپکو تو نہ ہوا وہ اختیار دینا طلاق

عَنْ عَائِشَةَ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ ترجمہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حلال ہو گئیں عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جب آپنے وفات پائی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ ترجمہ بی بی عائشہ رضی سے روایت ہے حلال کی تہی اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے یہہ بات کہ نکاح کریں جس عورت سے چاہیں پہلے اللہ تعالی نے قرآن میں حکم اوتارا کہ اب تمکو زیادہ عورتین کرنا درست نہیں نہ ان عورتون کے بدلے اور عورتیں پہر حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ یہہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ کو اجازت ہو گئی کہ جتنی عورتیں چاہیں نکاح میں لاویں

اَلْحَثُّ عَلَى النِّكَاحِ

نکاح پر رغبت دلانے کا بیان

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَعْنِي فِتْيَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ أَفْهَمْ فِتْيَةً كَمَا أَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ علقمہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ تہا میں ابن مسعود کے ساتھ اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک تہے حضرت عثمان رض فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوانون کے پاس آئے اور فرمایا جو شخص تم میں سے طاقت رکہتا ہو (جورو کو کہلانے پلانے کی) وہ تو نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے نگاہ نیچی رہتی ہے (یعنی بیگانی عورتون پر نہیں پڑتی) اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہی (زنا سے) اور جو شخص اتنا مقدور نہ رکہے (یعنی مفلس ہو) وہ روزے رکہے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا (یعنی شہوت کو میٹ دیگا)

عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ لَكَ فِي فَتَاةٍ أُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابن مسعود کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اگر تمکو خواہش ہو کسی جوان عورت کی تو نکاح کرا دون میں تمہارا اوسکے ساتھ پہر بلایا عبد اللہ بن مسعود نے علقمہ کو اور سنائی اوسکو حدیث کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو طاقت ہو اوسکو نکاح کرنا چاہیے اسلیے کہ نکاح نیچے کر دیتا ہے انسان کی نگاہ کو اور بچاتا ہے زنا سے اور جسکو طاقت نہو اوسکو روزہ رکہنا چاہیے کیونکہ روزہ اوسکے

حق مین وجا کی مانند ہے وجاء کے معنی خصیہ کچلنا یعنی خصی کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ
لَہٗ وِجَاءٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون مین
جسکو طاقت ہے اوسکو چاہیے کہ نکاح کرے اور جسکو طاقت نہین وہ روزہ اختیار کرے کیونکہ روزہ مجرد آدمی کے
حق مین ایسا ہے جیسا کسی کے خصیے کچل دیے جاوین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَنْکِحْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ
وَمَنْ لَّا فَلْیَصُمْ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَہٗ وِجَاءٌ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے جوانون کی جماعت تمکو نکاح کر لینا چاہیے اگر تمکو طاقت ہے اسلیے کہ نکاح محفوظ رکھتا ہے آنکھون کو بدنظری
سے اور مرد اور عورت کے مکان خاص کو بدکاری سے اور جسکو طاقت نہین تو اوسکو چاہیے کہ روزہ رکھا کرے کیونکہ اوسکے
واسطے روزہ وجاء ہے یعنے اوسکی شہوت کا توڑ ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** اسکا
اور اوپر کی حدیث کا ایک ہی ہے اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بھی اوپر کی حدیث کی مانند بیان
کیا ہے **عَنْ** عَلْقَمَۃَ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بِمِنًی فَلَقِیَہٗ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَہٗ یُحَدِّثُہٗ
فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا اُزَوِّجُکَ جَارِیَۃً شَابَّۃً فَلَعَلَّہَا اَنْ تُذَکِّرَکَ بَعْضَ مَا مَضٰی
مِنْکَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاکَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا
مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ **ترجمہ** علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھا مین منا
مین عبد اللہ کے ساتھ وہان ملاقات ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عبد اللہ ٹھہر گئے اون سے باتین
کرنے لگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابا عبد الرحمن مین نکاح کرادون تیرا ایک جوان چھوکری سے
امید ہے کہ وہ یاد دلادے تجھکو تیرے دن گذرے ہوئے یعنے جوانی کے مزے پھر اوٹھاوے عبد اللہ بولے آپ مجھکو
یہہ بات آج کہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو پہلے ہی یہہ بات یون فرمائی تھی اے جماعت جوانون کی تم
مین سے جسکو طاقت ہے اوسکو چاہیے نکاح کر لینا

بَابُ النَّہْیِ عَنِ التَّبَتُّلِ

باب مجرد رہنے سے منع کرنے کے بیان مین **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلٰی عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَہٗ لَاخْتَصَیْنَا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
اجازت نہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو مجرد رہنے کی اگر اجازت دیتے اوسکو تو
ہم خصی ہو جاتے **ف** یعنی خوب مجرد رہتے **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نَهىٰ عَنِ التَّبَتُّلِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجرد رہنے سے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهىٰ عَنِ التَّبَتُّلِ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ قَدْ
خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ طَوْلًا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ اَفَاَخْتَصِي فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ ثَلٰثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ
لَاقٍ فَاخْتَصِ اَوْ دَعْ ترجمہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ مین جوان آدمی ہون یا رسول اللہ ڈرتا ہون گناہ مین پڑ جانے سے اور مجہہ مین اتنی وسعت اور فراخی
نہین کہ نکاح کرلون کوئی عورت اجازت ہو تو خصی ہو جاؤن آپنے کچھ التفات نفرمایا یہانتک کہ تین بار کہا
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ای ابو ہریرہ قلم لکہکر سوکہ گیا جو کچہہ تیرے آگے آنیوالا ہے
اب اسپر تو خصی ہو جا یا نہو ف یعنی جو کچہہ تیرے آگے آنیوالا ہے وہ لکہہ چکی اور قلم خشک ہوا یعنی اب کچہہ زیادہ
کم نہ لکہا جاویگا پہر اگر تیری قسمت مین اولاد ہے تو ضرور ہوگی خصی ہونے سے کیا فائدہ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ
اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكِ عَنِ التَّبَتُّلِ
فَمَا تَرَيْنَ فِيْهِ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلْ اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ
وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً فَلَا تَتَبَتَّلْ ترجمہ سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وہ گئے سب
مسلمانون کی مان کی یہان یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہا کہ مین چاہتا
ہون آپسے ایک سوال کرون وہ یہہ ہے کہ مجرد رہنا اور کبہی نکاح نکرنا آپکو کیسا نظر آتا ہے یعنی آپ اوسکو بہلی بات
سمجہتی ہین یا کیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہرگز ایسا کام نکرنا کیا تو نے نہین سُنا جو اللہ عزوجل نے قرآن مجید
مین فرمایا ہے یعنی یہہ آیت وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ الخ یعنے ہمنے بہیجے تجہسے پہلے رسول جنکو دی تہین ہمنے
عورتین اور اولاد یہہ آیت پڑہکر حضرت عائشہ صدیقہ رض نے فرمایا کہ تو ہرگز تبتل نہ اختیار کرنا ای سعد عَنْ اَنَسٍ
اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا
اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَصُوْمُ فَلَا اُفْطِرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا
لٰكِنِّي اُصَلِّي وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي ترجمہ
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون مین سے بعضی لوگ یون کہنے لگے کہ ہم نکاح نکرین
گے اور کچہہ لوگ یون کہنے لگے کہ ہم گوشت نہ کہاوینگے اور فرش پر نسووینگے اور کتنے یون کہنے لگے کہ ہم

روزہ رکھکر افطار کریں گے پیٹ بھر کر نہ کھائیں گے کوئی دن بے روزہ نہ رہیں گے یہ خبر پہنچی رسول کو آپنے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کر کر
فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا جو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اور میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور روزہ
رکھکر افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں کو اپنے نکاح میں لاتا ہوں اور پھر جو کوئی کراہت کرے میری چال سے وہ
شخص ہم میں سے نہیں

باب معونة الله الناكح الذي يريد العفاف

باب ہے اسبات کے بیان میں جو کوئی نکاح کرے گناہ سے بچنے کے لیے اوسکا اللہ تعالی مددگار ہے عن
أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة حق على الله عز وجل عونهم المكاتب
الذي يريد الأداء والناكح الذي يريد العفاف والمجاهد في سبيل الله ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ تعالی نے اپنی ذات مبارک
پر ضروری ایک حق ٹھیرایا ہے ایک تو مکاتب ہے وہ مکاتب جسکا ارادہ بدل کتابت ادا کرنیکا ہے دوسرا نکاح کرنیوالا اس ارادے
سے کہ گناہ سے بچے اور پاکدامن رہے اور تیسرا اللہ تعالی کے راہ میں جہاد کرنیوالا

نكاح الأبكار

کنواری عورت کو نکاح میں لانیکے فائدے کا بیان عن جابر قال تزوجت فأتيت النبي صلى الله عليه
وسلم فقال تزوجت يا جابر قلت نعم قال بكرا أم ثيبا فقلت ثيبا قال فهلا بكرا
تلاعبها وتلاعبك ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا میں نے پھر آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آپنے فرمایا کیا نکاح کیا ہے تو نے اے جابر میں نے کہا ہاں آپنے کہا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپنے فرمایا
کنواری کیوں نکی کہ کھیلتا تو اوس سے اور وہ کھیلتی تجھسے عن جابر قال لقيني رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال يا جابر هل أصبت امرأة بعدي قلت نعم يا رسول الله قال بكرا أم أيما قلت
أيما قال فهلا بكرا تلاعبك ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ملاقات ہوئی میری رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تم جورو والے ہوئے اے جابر ہمارے بعد کہا میں نے جی ہاں آپنے فرمایا کنواری کو کیا یا بیوہ کو جابر
بولے بیوہ کو کیا آپنے فرمایا کنواری کیوں نکی جو کھیل کھلاتی تجھکو

تزوج المرأة مثلها في السن

عورت کا نکاح کرنا اوسکے ہم عمر سے چاہیے عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال خطب أبو بكر
وعمر رضي الله عنهما فاطمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنها صغيرة فخطبها علي
فزوجها منه ترجمہ عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں پیام دیا ابوبکر اور
عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے آپنے فرمایا کہ وہ ابھی چھوٹی ہے پھر پیام
دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپنے اونکے ساتھ نکاح کر دیا فاطمہ رض کا ف اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹی فرمانے سے آپکی یہ
غرض تھی کہ ان دونوں صاحبوں کی عمر بہت بڑی تھی اور حضرت فاطمہ رض کی عمر اون سے کہیں چھوٹی تھی

تزوج المولى العربية بیان نکاح کرنی مولی کا آزاد عورت کے ساتہہ عن عبید الله بن

عتبة ان عبد الله بن عمرو بن عثمان طلق وهو غلام شاب في امارة مروان بنت سعيد بن

زيد وامها بنت قيس البتة فارسلت اليها خالتها فاطمة بنت قيس تأمرها بالانتقال من

بيت عبد الله بن عمرو فسمع مروان فارسل الى ابنة سعيد فامرها ان ترجع الى مسكنها وسالها

ما حملها على الانتقال من قبل ان تعتد في مسكنها حتى تنقضي عدتها وارسلت اليه تخبره ان

خالتها امرتها بذلك فزعمت فاطمة بنت قيس انها كانت تحت ابي عمرو بن حفص فلما امر

رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب على اليمن خرج معه وارسل اليها بتطليقة هي

بقية طلاقها وامر لها الحارث بن هشام وعياش بن ابي ربيعة بنفقتها فارسلت زعمت الى

الحارث وعياش تسأل لهما الذي امر لها به زوجها فقالا والله ما لها عندنا نفقة الا ان تكون حاملا

وما لها ان تكون في مسكننا الا باذننا فزعمت انها اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت

ذلك فصدقهما قالت فاطمة فاين انتقل يا رسول الله قال انتقلي عند ابن ام مكتوم الاعمى

الذي سماه الله عز وجل في كتابه قالت فاطمة فاعتددت عنده وكان رجلا قد ذهب بصره

فكنت اضع ثيابي عنده حتى انكحها رسول الله صلى الله عليه وسلم اسامة بن زيد فا

نكر ذلك عليها مروان وقال لم اسمع هذا الحديث من احد قبلك وساخذ بالقضية التي

وجدنا الناس عليها مختصر ترجمہ عبید اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے طلاق

دی سعید بن زید کی لڑکی کو اور حالانکہ یہہ عبد اللہ جوان آدمی تہا اور اون دنون حکومت وان کی تہی اور طلاق

البتہ یعنی ایسی طلاق جسمین عورت کا کچہہ علاقہ باقی نرہے اوسکو دی تہی پہر اس عورت کی خالہ نے جسکا نام فاطمہ تہا اسکو

کہلا بہیجا کہ تو عبد اللہ بن عمرو کے گہر مین مت رہ وہانسے چلی جا پہر سُنی یہہ بات مروان نے اور حکم کیا اوسکو کہ پہر وہین

جا کر رہے جہانسے نکل کر آئی ہے اور اوسکا سبب پوچہا کہ وہان سے کاہے کو نکل کر آئی اور عدت اپنے گہر کیون

نہ پوری کی اوس عورت نے مروان کو کہلا بہیجا کہ مین اپنی خالہ کے کہنے سے نکل کر آئی تہی پہر اوسکی خالہ قیس کی بیٹی فاطمہ

نامی نے یون بیان کیا کہ مین ابی عمرو بن حفص کے نکاح مین تہی پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی

بن ابیطالب کو یمن کا امیر کر کر روانہ کیا میرا خاوند بہی اونکے ساتہہ گیا پہر جو طلاق کہ باقی رہی تہی وہان جا کر مجھکو

کہلا بہیجی اور مجھکو نفقہ دینے کے لیے حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ سے کہدیا مین نے ان دونون کو پوچہوا

بہیجا کہ میرے خاوند نے میرے لیے کیا حکم کیا ہے اونہون نے کہا کہ اوسکو نفقہ یعنی خرچ نہ ملیگا ہان اگر حاملہ ہوگی تو

اوسکو خرچ دینگے اور یہہ بہی کہا کہ اوسکو ہمارے گہر مین رہنا بے ہمارے اجازت کے درست نہین پہر فاطمہ کہنے لگی

کہ مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئی اور یہہ ماجرا ذکر کیا آپنے فرمایا کہ وہ دونون سچ کہتے ہین پہر مین نے کہا یا رسول اللہ مین کہان چلی جاؤن آپنے فرمایا کہ تو ابن ام مکتوم اندہے کے یہان جسکا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کیا ہے جاکر رہ مین نے عدت پوری کی اونکے نزدیک اور مین اپنے کپڑے اوتار دیتی تہی اونکے یہان کیونکہ وہ آنکہون سے معذور تہے پہر نکاح کرا دیا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتہہ جو مولی کے بیٹے تہے انکار کیا مروان نے اس بات کا اور کہا کہ ہمنے پہلے یہہ حدیث کسی سے نہین سنی اور ہم عمل کرینگے اوسی طریق پر جس پر لوگون کو عمل کرتے دیکہا (یہہ روایت مختصر ہے) **ف** کیونکہ جس طلاق مین رجوع کی صورت باقی نرہے اسمین نفقہ یعنی کہانا کپڑا دینا نہین پڑتا اور اس مسئلہ مین اختلاف بہی ہی اور یہان اس حدیث سے غرض یہہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتہہ نکاح کر دیا حالانکہ اسامہ بن زید آزاد کیے ہوئے غلام کے بیٹے تہے

عن عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَاَنْكَحَهُ ابْنَةَ اَخِيْهِ هِنْدًا ابْنَتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَهُ فَوَرِثَ مِنْ مِيْرَاثِهِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ اَبٌ كَانَ مَوْلًى وَاَخًا فِي الدِّيْنِ مُخْتَصَرٌ **ترجمہ**

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ رض عتبہ کے بیٹے نے متبنی کیا سالم کو جو غلام آزاد تہا کسی انصاری عورت کا اور ابو حذیفہ وہ شخص ہے جو حاضر تہا بدر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہر ابو حذیفہ نے اوس سالم کا نکاح کر دیا اپنے بہتیجی ہندنامی ولید بن عتبہ کی بیٹی سے اور اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بیٹا بنایا تہا اور جاہلیت کے زمانے مین دستور تہا کہ متبنی کرنے والے کو اوس لڑکے کا باپ کہا کرتے تہے اور وہ لڑکا وارث ہوا کرتا تہا اوسکی میراث کا یون ہی دستور رہا مدت تک پہر اوتاری یہہ آیت اللہ عزت اور بزرگی والے نے باب مین اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ یعنی پکارو لے پالکو نکو اونکے باپ کا کر یہی پورا انصاف ہے اللہ کے ہان پہر اگر نہ جانتے ہو اونکے باپ کو تو تمہارے بہائی ہین دین مین و رفیق ہین الغرض جسکا باپ معلوم نہو تو وہ دین کے بہائی اور رفیق ہین **ف** یہان اس حدیث سے غرض یہہ ہے کہ سالم کا نکاح عرب کی لڑکی سے ہوا اور حالانکہ سالم عرب کے شریفون مین کے نہین تہی

عن عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ

كَانَ تَبَنَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَ اَنْكَحَ اَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ سَالِمًا بِنْتَ اَخِيْهِ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَكَانَتْ هِنْدُ بِنْتُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوْلٰى وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ اَفْضَلِ اَيَامٰى قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ رُدَّ كُلُّ اَحَدٍ يَنْتَمِيْ مِنْ اُولٰئِكَ اِلٰى اَبِيْهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ يُعْلَمْ اَبُوْهُ رُدَّ اِلٰى مَوَالِيْهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابو حذیفہ بن عتبہ وہ شخص ہے جو حاضر تہا بدر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اوس نے لیپالک کیا تہا سالم کو جو مولی تہا ایک انصاری عورت کا جیسا کہ لیپالک کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ابو حذیفہ نے سالم کا نکاح کر دیا تہا اپنی بہتیجی ہند نامی ولید کی بیٹی سے اور ہند وہ عورت تہی جس نے اول زمانے مین ہجرت کی تہی اور اوس وقت مین وہ بیواؤن قریشیون سے افضل تہی پہر جب اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیت زید بن حارثہ کے مقدمہ مین اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ یعنی پکارو لیپالکون کو اونکے باپ کا کر یہی پورا انصاف ہے اللہ کے ہان پہر ایک لے پالک کو نسبت کرنے لگے اونکے باپون کی طرف اور اگر معلوم نہو تا کسی کا باپ تو اونکو لگاتے اونکے مولاؤن کی طرف

اَلْحَسَبُ

حسب کا بیان عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَابَ اَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِيْ يَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ الْمَالُ **ترجمہ** ابو بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا دارون کا حسب جسکی طرف دوڑتے ہین مال ہے (یعنی مالداری اور تونگری کو حسب سمجہتے ہین حالانکہ حسب اون عمدہ عادات اور اخلاق کو کہتے ہین جو نسبت در نسبت چلے آتے ہون اگرچہ روپیہ پیسہ نہو)

عَلٰى مَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ

عورت مین کیا بات دیکہکر نکاح کیا جاوے عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّ لِيْ اَخَوَاتٌ فَخَشِيْتُ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ اِذَنْ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا ایک عورت کو او نہون نے زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کرنیکے بعد ملاقات ہوئی انکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر پوچہا آپنے کیا نکاح کیا ہے تو نے اے جابر مین نے کہا جی ہان آپنے فرمایا کنواری یا بیاہی ہوئی وہ کہتے ہین کہ مین نے کہا بیاہی ہوئی یعنی ایک دفعہ اوسکا نکاح ہو چکا ہے آپنے فرمایا کیون کنواری سے کا ہے کو نکیا جو تیرا دل بہلاتی مینے کہا یا رسول اللہ مجکو بہنین مین ڈرا مین ایسی عورت کے لانیسے اونکے پاس آپنے فرمایا اگر ایسی بات ہے تو اچہا کیا تو نے اور فرمایا آپنے کہ عورت سے نکاح کرتے ہین دینداری پر اوسکی یا مالداری پر یا خوبصورتی پر اور تجہکو دین والی کا اختیار کرنا لازم ہے تیرے ہاتہہ مین خاک

سمی پڑہی ف اس لفظ سے بد دعا دینا مقصود نہیں بلکہ یہ ایک لفظ بول چال میں مستعمل ہے اور بد دعا بھی ہو سکتی
ہے اسطرح کہ اگر تو اسکے خلاف کرے گا تو تیرا کلام ناکارہ اور بے فائدہ ہو گا **کراهیة تزویج العقیم**
یعنے بانجھ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے **عن** معقل بن یسار قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال انی اصبت امراۃ ذات حسب ومنصب الا انها لا تلد افاتزوجها فنهاه ثم اتاه الثانیة
فنهاه ثم اتاه الثالثة فنهاه فقال تزوجوا الولود الودود فانی مکاثر بکم **ترجمہ**
معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ ملی ہے مجھکو ایک عورت
شریف اور مرتبہ والی لیکن اوسکو اولاد نہیں ہوتی کیا میں نکاح کر لوں اوسکے ساتھہ آپنے منع کیا اوسکو پہر دوبارہ آیا پہر منع کیا
اوسکو پہر تیسرے بار آیا پہر منع کیا اوسکو اور آپنے کہ تم نکاح کرو ایسی عورت سے جسکو اولاد ہووے اور مرد کی دوست عاشق کی مانند ہو
کیونکہ میں امت کو بڑہاؤں گا تم سے **تزویج الزانیة** یعنی کنچنی کا نکاح میں لانا کیسا ہے **عن**
عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان مرثد بن ابی مرثد الغنوی وکان رجلا شدیدا
وکان یحمل الاساری من مکة الی المدینة قال فدعوت رجلا لاحمله وکان بمکة
بغی یقال لها عناق وکانت صدیقته فخرجت فرأیت سوادا فی ظل الحائط فقالت
من هذا مرثد مرحبا واهلا یا مرثد انطلق اللیلة فبت عندنا فی الرحل قلت یا
عناق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم الزنا قالت یا اهل الخیام هذا الدلدل
الذی یحمل اسراءکم من مکة الی المدینة فسلکت الخندمة فطلبنی ثمانیة فجاؤا
حتی قاموا علی راسی فبالوا فصار بولهم علی واعماهم اللہ عنی فجئت الی صاحبی
فحملته فلما انتهیت به الی الاراک فککت عنه کبله فجئت رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم قلت یا رسول اللہ انکح عناق فسکت عنی فنزلت الزانیة لا ینکحها
الا زان او مشرک فدعانی فقرأها علی وقال لا تنکحها **ترجمہ** عمرو بن شعیب اپنے باپ
سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد غنوی تھا ایک سخت آدمی زور آور اور مکے سے قیدیوں کو سوار
کرا کر مدینہ کی طرف لایا کرتا تھا کہا مرثد نے بلایا میں نے ایک آدمی کو اسلیے کہ سواری پر بٹھا لوں اوسکو اور مکے
میں ایک کنچنی عناق نامی اسکی آشنا تھی مرثد کہتا ہے جب میں نکلا تو دیوار کے سایہ میں ایک سیاہی نظر
پڑی یعنی آدمی کے پرچھائیں وہ بولی کون ہے یہہ مرثد ہے شاباش جم جم آوے تو اے مرثد چلو آج رات کو
ڈیرے میں ہمارے ساتھہ سو جاؤ مرثد کہتے ہیں میں نے کہا اے عناق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کو حرام فرمایا
ہے وہ بولی اے خیمے والو یہہ دلدل حاضر ہے دلدل ایک پرندہ ہے جو رات کو نکلتا ہے اپنا موںہہ چھپائے ہوئے

اوٹھا لے جاویگا تمہارے قیدیون کو مکے سے مدینہ تک یہہ سنکر مین خندمہ (ایک پہاڑ ہے) کی طرف چلا مرثد کہتے ہین
سکو آٹھہ آدمی ڈہونڈہتے ہوئے آئے اور میرے سر پر آکر کہڑے ہوگئے پہر موتا اونہون نے اونکا موت میرے
پر پڑا لیکن اندہا کردیا اللہ تعالی نے اونکو پہر آیا مین اپنے ساتہی کے پاس اور سوار کرلیا اوسکو جب آگیا مین
اراک تک اراک ہے ایک موضع کا کہولدی مین نے قید اوسکی پہر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
پوچہا مین نے کہ یا رسول اللہ مین عناق سے نکاح کرلون آپنے پہیری بات کچہہ جواب نہ دیا پہر اوتری یہہ آیت
آلزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ یعنی اور بدکار عورت کو بیاہ نہین لیتا مگر مرد بدکار یا شرک
کرنیوالا مرثد کہتے ہین کہ بلایا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پڑہی یہہ آیت میرے سامنے اور کہا مت نکاح کر
اوس سے **ف** مرد اگر بدکار ہو تو عورت پارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوے دو سبب سے
ایک یہہ کہ اوسکا کفو نہین اوسکو عار ہے دوسری یہہ کہ ایک سے دوسرے کو علت نہ لگ جاوے (موضح القرآن)
بعضون نے کہا یہہ حکم ابتدائے اسلام مین تہا اوس وقت بدکار عورتون سے نکاح حرام ہوگیا تہا بعد اوسکے درست
ہوگیا اس آیت سے وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ اب جبکہ اگر توبہ کرے تو اوس سے نکاح درست ہے **عَنِ** ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِنْدِي امْرَأَةً هِيَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ
إِلَيَّ وَهِيَ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ لَا أَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے آیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا میری ایک عورت ہے اور وہ مجہکو سب لوگون سے
زیادہ پیاری ہے اور اوسمین یہہ عیب ہے کہ اگر کوئی اوسکو ہاتہہ لگاتا ہے تو منع نہین کرتی یعنی زنا پر راضی ہوجاتی
ہے آپنے فرمایا کہ تو اوسکو طلاق دیدے کہنے لگا مین اوسکے بغیر صبر نہین کرسکتا آپ نے فرمایا اپنا کام نکال اوس سے

كَرَاهِيَةُ تَزْوِيجِ الزُّنَاةِ مکروہ ہے نکاح کرنا زناکار عورتون سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعَةٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا
فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نکاح کیجاتی ہین عورتین چار چیزون سے مال کے سبب سے اور شرافت خاندانی کے سبب سے اور خوبصورتی
کے سبب سے اور دین کے باعث سے تو اپنا کام فتح کردینوالے سے تیری ہاتہہ مٹی مین ملین **ف** یعنی ان سب
چیزون مین دینداری بڑہکر ہے تو اوسی کو اختیار کر مال دولت شرافت خوبصورتی بیدینی کے ساتہہ مزہ نہین
دیتی انجام مین مصیبت اور تکلیف ہوتی ہے دینداری ہمیشہ آرام دیتا ہے

أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ سب عورتون مین اچہی کون سے عورت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ
خَيْرٌ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ **ترجمہ**

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں مین کون سی عورت اچھی ہوتی ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ دیکھے اوسکی طرف اور جب وہ حکم کرے تو بجا لاوے اور مخالفت نہ رکھے اوس سے اپنے جی مین اور اپنے مال مین جو خاوند کو برا لگے۔

الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ نیک عورت کا ملنا کیا خوبی رکھتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ساری پونجی اور فائدہ ہے لیکن اوسمین سب سے بڑھکر فائدے اور مالیت کی چیز عورت نیکبخت ہے یعنی جسکو عورت نیکبخت خوش اخلاق ملے اوسکو سب سے بڑھکر دنیا مین دولت ملے **الْمَرْأَةُ الْغَيْرَى** جس عورت مین غیرت (رشک) بہت ہو **عَنْ** اَنَسٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَتَزَوَّجُ مِنْ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ قَالَ اِنَّ فِيْهِمْ لَغَيْرَةً شَدِيْدَةً **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہم لوگ انصاری عورتون سے نکاح کر لیا کرین یعنی مدینے والی عورتون سے مکے والے لوگ نکاح کرنا چاہین تو کر لیا کرین یا نہ آپ نے فرمایا انصار کی عورتون مین غیرت بہت ہے **اِبَاحَةُ النَّظَرِ قَبْلَ التَّزْوِيْجِ** نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ اِمْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا قَالَ لَا فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیغام بھیجا ایک آدمی نے مدینے والونکے یہان فرمایا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے اوسکو دیکھ بھی لیا ہے یا نہین اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا اوس عورت کو دیکھ لے یعنی بغیر دیکھے نکاح کرنا اچھا نہین **عَنْ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ اِمْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَظَرْتَ اِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیام کیا مین نے نکاح کا ایک عورت کے ساتھ زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپنے فرمایا تو نے دیکھ بھی لیا ہے اوسکو مین نے کہا نہین فرمایا کہ دیکھ لے اوسکو اس سے الفت زیادہ ہوگی تم دونون مین **اَلتَّزْوِيْجُ فِيْ شَوَّالٍ** عید کے مہینے مین نکاح کرنیکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَاُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِيْ شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَائِهِ كَانَتْ اَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّيْ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے عید کے مہینے مین وہ گئی مین اونکے نزدیک عید کے مہینے مین اور مستحب جانتی تہین بی بی عائشہ رضہ لوگون کے واسطے یہی بات یعنی عید کے مہینے مین لوگون کو اپنی عورتون کے نزدیک جانا چاہیے کیونکہ میرے سے بڑہکر کوئی عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مشرف اور زیادہ فائدہ لینے والی نہ تہی **الخطبة فی النکاح** نکاح کے واسطے پیام کرنے کا بیان **عن** عامر بن شراحیل انہ سمع فاطمۃ بنت قیس وکانت من المھاجرات الاول قالت خطبنی عبد الرحمن بن عوف فی نفر من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وخطبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مولاہ اسامۃ بن زید وقد کنت حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احبنی فلیحب اسامۃ فلما کلمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت امری بیدک فانکحنی من شئت فقال انطلقی الی ام شریک وام شریک امرأۃ غنیۃ من الانصار عظیمۃ النفقۃ فی سبیل اللہ عز وجل ینزل علیھا الضیفان قلت سافعل قال لا تفعلی فان ام شریک کثیرۃ الضیفان فانی اکرہ ان یسقط منک خمارک او ینکشف الثوب عن ساقیک فیری القوم منک بعض ما تکرھین ولکن انتقلی الی ابن عمک عبد اللہ بن عمرو ابن ام مکتوم وھو رجل من بنی فھر فانتقلت الیہ **ترجمہ** عامر بن شراحیل فاطمہ قیس کی بیٹی سے سنکر روایت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تہی فاطمہ بنت قیس اون عورتون مین کی جنہون نے پہلی ہجرت کی تہی فاطمہ اپنا حال عامر بن شراحیل سے بیان کرتی ہے اور کہتی ہے کہ پیام بہیجا مجہکو عبد الرحمن بن عوف نے کئی اصحابون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور پیغام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اسامہ بن زید کے جو مولا تہے آپکے اور فاطمہ کہتی ہین مین نے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا جو کوئی مجہسے محبت رکہتا ہے اوسکو چاہیئے اسامہ سے محبت رکہے فاطمہ کہتی ہین جب گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سے مین نے کہا مین آپکے ہاتہہ مین ہون یعنے آپکے اختیار مین ہون جس سے آپ چاہین اوس سے میرا نکاح کر دیجیے پہر فرمایا ام شریک کے نزدیک جا اور ام شریک ایک امیر عورت ہے انصار کے لوگون مین یعنی مدینے والون مین اور بہت کچہہ خرچتی ہے اللہ عزت اور بزرگی والے کی راہ مین اوترتے ہین اسکے ہان مہمان فاطمہ قیس کی بیٹی نے کہا ایسا ہی کرتی ہون یعنی ام شریک کے یہان جاکر رہتی ہون آپنے فرمایا ایسا نکر کیونکہ ام شریک کے مکان مین مہمانون کی کثرت ہے شاید تیری اوڑہنی سرک جاوے یا تیری پنڈلیون پر سے کپڑا ہٹ جاوے پہر تجہے لوگ ننگی کہلی دیکہین گے تو تجہکو برا معلوم ہوگا اپنے چچازاد بہائی عبد اللہ بن ام مکتوم کے پاس جا یا مناسب ہے اور وہ آدمی ہے فہر کے قبیلے سے فہر نام ہے قبیلے کا فاطمہ کہتی ہین پہر مین جا رہی اونکے پاس اور اس حدیث مین مختصر کرکے بیان کیا ہے یعنی فاطمہ رضہ نے اپنے رہنے کا حال اس

حدیث میں نہیں بیان کیا اور دوسری حدیث میں بیان کیا ہے **اَلنَّهْيُ اَنْ يَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى**
خِطْبَةِ اَخِيْهِ پیام پر پیام بھیجنے کے منع ہونیکا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ پیغام بھیجا کرو دوسرے کے پیغام پر **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا
يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ
مَا فِيْ اِنَائِهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بڑھایا کرو مول دہوکا
دینے کو خریدار کے اور نہ بیچے مقیم مسافر کا مال اور نہ بیچے کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کی بکری پر اور پیام بھیجے
اپنے بھائی مسلمان کے پیام پر اور طلاق نہ دلوا وے کوئی عورت اپنی بہن مسلمان کو یعنی اپنی سوکن کے لیے طلاق
کی درخواست نہ کرے تاکہ اونڈھا وے جو چیز اوسکے برتن میں ہے **ف** جو چیز اوسکے برتن میں ہے یعنی
جو کچھ اوسکے حصے میں ہے غرض یہہ ہے کہ ایک عورت مسلمان ہو کر دوسری عورت مسلمان کے لیے ایسا خیال
نہ کرے کہ اگر اسکو طلاق ہو جاویگی تو میں خاوند کے ساتھ آرام چین سے ہونگی اور اس سوکن کا جو حصہ تہا وہ
بہی مجھکو ملیگا کیونکہ ہر کسیکا حصہ اوسکے ساتھ ہے اور ایک کا حصہ دوسرے کو نہیں ملسکتا پہر ناحق اسکے لیے
طلاق کی درخواست سے کیا فائدہ ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ
اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نکاح کا پیغام نہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی اپنے بھائی مسلمان کے
پیغام پر یہانتک کہ نکاح کرلیوے وہ یا چھوڑ دیوے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ **ترجمہ** کئی بار ہو چکا ہے **خِطْبَةُ الرَّجُلِ**
اِذَا تَرَكَ الْخَاطِبُ اَوْ اَذِنَ لَهٗ نکاح کا پیغام دینا چاہیے اجازت سے اول پیغام
کرنیوالے کے یا اوسکے چھوڑ دینے کے پیچھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ الرَّجُلِ
حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ اَوْ يَاْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا کرے تم میں سے کوئی دوسرے کی چیز بکنے کے وقت یعنی ایک کے خریدار کو پاس
والا بیوپاری نہ بلایا کرے تاکہ خلل نہ پڑے اوسکی بیوپار میں اور نکاح کا پیغام نہ کرے دوسرے آدمی کی پیغام

جبتک کہ وہ چھوڑ نہ دے یا اجازت نہ دے اوسکو عن أبي سلمة وعبد الرحمن بن ثوبان أنهما سألا
فاطمة بنت قيس عن أمرها فقالت طلقني زوجي ثلاثة فكان يرزقني طعاما فيه شيء فقالت
والله لئن كانت لي النفقة والسكنى لأطلبنها ولا أقبل هذا فقال الوكيل ليس لك سكنى ولا
قالت فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال ليس لك سكنى ولا نفقة
فاعتدي عند فلانة قالت وكان يأتيها أصحابه ثم قال اعتدي عند ابن أم مكتوم فإنه
أعمى فإذا حللت فآذنيني فلما حللت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن خطبك
فقلت معاوية ورجل آخر من قريش فقال النبي صلى الله عليه وسلم أما معاوية فإنه
غلام من غلمان قريش لا شيء له وأما الآخر فإنه صاحب شر لا خير فيه ولكن انكحي أسامة
فكرهته فقال لها ذلك ثلاث مرات فنكحته **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور عبدالرحمن بن ثوبان
دونون سے روایت ہے پوچھا ان دونون نے فاطمہ بنت قیس سے اوسکا حال پھر بیان کرنے لگی فاطمہ اپنا حال
اور یہہ اوسکہنے لگی کہ میرے خاوند نے مجھکو تین طلاق دیے تھے اور کہانیکو دیا مجھکو کچھہ اناج جو اچھا تہا یعنی چہوٹا
اناج جیسے جو وغیرہ فاطمہ کہتی ہین مینے کہا اپنے خاوند کے وکیل سے اگر مجھکو کہانا اور ٹہکانا دینا اوسپر پہنچتا ہوگا تو لینے
مین لون گی اوس سے یہہ دونون اور مین نہین لیتی یہہ اناج پھر میرے خاوند کے وکیل نے جواب دیا تجھے نہ کہانا
دینا چاہیے اور نہ ٹہکانا فاطمہ کہتی ہین مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس یہہ ذکر کیا پھر آپنے اوسیطرح فرمایا یعنی
کہانا اور ٹہکانا تجھکو تیرے خاوند کی طرف سے نہین پہنچتا چل جا تو اپنی عدت کے دن پورے کر فلانی عورت کے
یہان فاطمہ کہتی ہین مین نے کہا اوسکے یہان آپکے آدمی آیا جایا کرتے ہین آپنے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہان
اپنی عدت کے دن گذارلے کیونکہ وہ اندہا آدمی ہے پھر آپنے فرمایا جب تیری عدت کے دن پورے ہوجاوین مجھسے
اجازت لینا فاطمہ کہتی ہین جب دن عدت کے پورے ہوچکے آپنے فرمایا کسکا پیغام آیا تیرے پاس مین نے عرض
کیا کہ معاویہ رض اور ایک اور دوسرے شخص قریشی کا آپنے فرمایا معاویہ تو ایک لڑکا ہے قریشی لڑکون مین کا اور
اوسکے پاس کچھہ بہی چیز نہین یعنی مال اور دوسرا آدمی وہ تو ایسا شریر ہے کہ جسکے پاس بہلائی کا نام بہی نہین
تو اسامہ سے نکاح کرلے فاطمہ کہتی ہین میرا جی گہنیایا (نفرت کیا) اسامہ کے نام سے آپنے تین بار یہی فرمایا وہ کہتی
ہین پھر نکاح کرلیا مینے اسامہ سے **باب إذا استشارت المرأة رجلا فيمن يخطبها**
هل يخبرها بما يعلم باب ہے اس بات کے بیان مین جب پوچھے کوئی عورت پیغام بھیجنے والیکا حال تو بیان
کردینا چاہیے جو کچھہ کہ معلوم ہو عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن فاطمة بنت قيس أن أبا عمرو بن
حفص طلقها البتة وهو غائب فأرسل إليها وكيله بشعير فسخطته فقال والله ما لك علينا

مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ اُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِي وَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ وَلٰكِنِ انْكِحِي اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے فاطمہ بنت قیس کو ابو عمرو بن حفص نے طلاق دیا (یعنی تین طلاق دی) اور اوسکو بالکل بے تعلق کر دیا اور عمرو کہین مسافری مین تہا اوسکی طرف سے اوسکے وکیل نے کچھہ جو بھیجے فاطمہ کو غصہ ہوئی اون جو ون کے بھیجنے پر پھر ابو عمرو کے وکیل نے کہا خدا کی قسم تیرا ہم پر کچھہ حق نہین پھر آئی فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا یہہ ماجرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی آپنے بہی فرمایا تجھکو خرچ نہ ملیگا پھر فاطمہ کو حکم کیا جا اپنی عدت کے دن گذار ام شریک کے ہان بعد اوسکے یون فرمایا ام شریک کو ہمارے اصحاب گھیرے رہتے ہین یعنی اوسکے یہان جایا آیا کرتے ہین تو عبداللہ بن ام مکتوم کے یہان اپنی عدت کے دن پورے کر کیونکہ وہ اندہا آدمی ہے تو اپنے کپڑے اوتاریگی تو بہی کچھہ ڈر نہین اور جب تیری عدت پوری ہو جائے تو تب مجھسے اذن لیجیو فاطمہ کہتی ہین جب حلال ہوا مجھکو عدت سے نکلنا یعنی پوری ہو گئی عدت اور جائز ہوا نکاح کر لینا دوسرے سے تو مین نے معاویہ اور ابو جہم کے پیغام دینے کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپنے فرمایا ابو جہم کے کندہے سے لٹھہ نہین اوترتا اور معاویہ مفلس ہے اوسکے پاس ایک دمڑی نہین تو نکاح کر لے اسامہ سے فاطمہ کہتی ہین مین گہنیائی اسامہ سے پہر فرمایا آپنے تو اسامہ کو کر لے پھر کر لیا مین نے اسامہ کو اور اللہ تعالی نے بہلائی اور برکت دی اوسکے نکاح مین اور رشک کیا لوگون نے مجھپر

اِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْاَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا يَعْلَمُ سبب پوچھے کوئی آدمی کسی شخص سے ایک عورت کا حال جس سے نکاح کرنا منظور ہے تو کہدیوے وہ شخص جس سے دریافت کیا جاتا ہے جو کچھہ جانتا ہو

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا نَظَرْتَ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مین عورت کرنا چاہتا ہون آپنے فرمایا تو نے دیکھہ لیا ہے اوس عورت کو کیونکہ انصاری لوگون کی آنکھون مین کچھہ نقص ہوتا ہے **ف** آپنے مردون پر عورتون کو قیاس کیا یا آپ نے قصد کسی عورت کو دیکھہ لیا ہوگا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے
ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا آپ نے فرمایا دیکھ لے اوسکو اسلیے کہ انصار کی آنکھوں مین کچھ نقص ہوتا ہے **باب**

عَرْضُ الرَّجُلِ ابْنَتَہٗ عَلٰی مَنْ یَّرْضٰی

باب اس بات کے بیان مین پیش کرے لڑکے والا لڑکی کو
اوسکے روبرو جس سے لڑکے والا خوش ہو **عن** عُمَرَ قَالَ تَاَیَّمَتْ حَفْصَۃُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَیْسٍ یَعْنِیْ ابْنَ
حُذَافَۃَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَھِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّیَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلَقِیْتُ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَفْصَۃَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْکَحْتُکَ حَفْصَۃَ فَقَالَ سَاَنْظُرُ ذٰلِکَ فَلَبِثْتُ
لَیَالِیَ فَلَقِیْتُہٗ فَقَالَ مَا اُرِیْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ یَوْمِیْ ھٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِیْتُ اَبَا بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْھُمَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْکَحْتُکَ حَفْصَۃَ فَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیَّ فَکُنْتُ عَلَیْہِ اَوْجَدَ مِنِّیْ عَلٰی عُثْمَانَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ فَخَطَبَھَا اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْکَحْتُھَا اِیَّاہُ فَلَقِیَنِیْ
اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ لَعَلَّکَ وَجَدْتَ عَلَیَّ حِیْنَ عَرَضْتَ عَلَیَّ حَفْصَۃَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَیْکَ شَیْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَاِنَّہٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ حِیْنَ عَرَضْتَ عَلَیَّ اَنْ اَرْجِعَ اِلَیْکَ شَیْئًا اِلَّا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَذْکُرُھَا وَلَمْ اَکُنْ لِاُفْشِیَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَکَھَا نَکَحْتُھَا

ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیوہ ہوئے حفصہ جو آپکی بیٹی تھی تھا خاوند حفصہؓ کا خنیس جنکا نام ابن
حذافہ تھا اور ابن حذافہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون اصحابیون مین کے جو بدر مین حاضر تھے وہ
مرگئے مدینہ طیبہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتی ہین مین ملا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور پیش کیا حفصہؓ کو اونکے
سامنے اور کہا مین نے اگر تم چاہتے ہو تو نکاح کردیتا ہون مین تمہارا حفصہؓ کے ساتھ حضرت عثمانؓ کہنے لگے مین فکر
کرونگا اس بات مین حضرت عمرؓ فرماتے ہین مین ٹھیر رہا کئی راتین پھر جواب دیا حضرت عثمانؓ نے مین اندنون
نکاح کرنا نہین چاہتا پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر ملا مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پھر کہا مین نے اونکو اگر
تم چاہتے ہو تو حفصہ کا نکاح تمہارے ساتھ کردیتا ہون پھر کچھ نہ کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین مجھے رنج ہوا انکے جواب نہ دینے پر عثمان رضی اللہ عنہ کی بات سے بھی زیادہ پھر مین کئی راتین ٹھیر رہا آخر
پیغام کیا اوسکے لیے مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نکاح کردیا اوسکا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر
ملاقات کی میرے سے ابوبکرؓ نے اور کہنے لگے شاید تجھکو رنج ہوا ہوگا میرے چپ رہنے پر جب تو نے حفصہ رضی اللہ عنہا
کو میرے سامنے کیا تھا حضرت عمرؓ نے کہا ہان حضرت ابوبکرؓ فرمانے لگے جب تو نے میرے سامنے کیا اور مین نے
کچھ جواب نہ دیا اوسکی وجہ یہہ تھی حضرت کو مین نے حفصہؓ کا ذکر کرتے ہوئے سنا تھا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا راز فاش کرنا مناسب نجانا اور خیال کرلیا اگر آپ اوسکو نہ کرینگے تو مین نکاح کرلون گا **باب**

عَرْضُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلٰى مَنْ تَرْضٰى باب ہے اس بیان میں عورت جس شخص سے راضی ہو وہ اس
آدمی سے خود نکاح کر لینے کی درخواست کر سکتی ہے **عن** ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ يَقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ
ابْنَةٌ لَهُ فَقَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ أَلَكَ فِيَّ حَاجَةٌ **ترجمہ** ثابت بنانی سے روایت ہے میں بیٹھا تھا نزدیک انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے اور اونکی پاس
اونکی لڑکی بھی موجود تھی انس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خود سامنے آکر
کہنے لگی یا رسول اللہ آپکو میری کچھ حاجت ہے یعنی آپکو اگر عورت کی خواہش ہو تو مجھسے نکاح کر لو **عن** أَنَسٍ أَنَّ
امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَتِ ابْنَةُ أَنَسٍ فَقَالَتْ مَا كَانَ أَقَلَّ
حَيَاءَهَا فَقَالَ أَنَسٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے خود پیش کیا اپنے آپکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یعنی نکاح کی درخواست کی
جیسا کہ اوپر بیان ہوا یہہ سنکر ہنسی انس رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور کہنے لگی کیا بے شرم تھی یہہ عورت انس رضی اللہ عنہ نے کہا تجھسی بہتر تھی
یہہ عورت کیونکہ پیش کیا تھا اوس نے اپنے تئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے **صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ
إِذَا خُطِبَتْ وَاسْتِخَارَتُهَا رَبَّهَا** جب پیغام لگے کسی عورت کو نکاح کا تو نماز پڑہے اور استخارہ کرے
اپنے رب سے **عن** أَنَسٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ
اذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أَبْشِرِي أَرْسَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ فَقَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى أُؤَامِرَ رَبِّي فَقَامَتْ إِلٰى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ
الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَدَخَلَ بِغَيْرِ أَمْرٍ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جب پوری ہو چکی عدت زینب کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو جا ذکر کر زینب کے پاس میرا زید رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں میں نے جا کر کہا زینب سے خوشی کر لو اے زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے مجھکو تیرے
پاس آپ ذکر کرتے تھے تیرا زینب بولی میں ابھی کچھہ نکرونگی یہانتک کہ میں حکم لے لون اپنے رب کا یہہ کہکر کہڑی
ہوئی اپنی مسجد میں اور اونزا قرآن پہر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بے اجازت چلے آئے گہر میں اسلئے
کہ قرآن میں اللہ نے یون فرمایا ہے ہمنے تیرا نکاح کر دیا زینب سے پہر جب نکاح ہو گیا تو آنے میں اجازت
کیا ضرور تہا **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْكَحَنِي مِنَ السَّمَاءِ وَفِيْهَا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ **ترجمہ** انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فخر کرتی تہی زینب جحش کی بیٹی سب عورتون پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہتی تہی
میرا نکاح اللہ بزرگی اور عزت والے نے آسمان پر کیا اور زینب کے مقدمہ میں اوتری پردے کی آیت

كيف الاستخارة

استخارہ کیسی کرتی ہین

عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الأمور كلها كما يعلمنا السورة من القرآن يقول إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم يقول اللهم إني أستخيرك بعلمك وأستعينك بقدرتك وأسألك من فضلك العظيم فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب اللهم إن كنت تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال في عاجل أمري وآجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه إن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال في عاجل أمري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم أرضني به قال ويسمي حاجته

ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھاتے تھے استخارہ ہر کام کے لیے جیسے سکھایا کرتے تھے سورہ قرآن کی یعنی جیسا اہتمام قرآن کے سکھانے مین کرتے تھے ویسا ہی استخارہ کے سکھانے مین بھی کوشش کرتے تھے اور یون فرماتے تھے جب کسیکو کوئی کام پڑے تو اول دو رکعت نفل پڑھے پھر یہ دعا کرے اللهم إني أستخيرك بعلمك وأستعينك بقدرتك وأسألك من فضلك العظيم فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب اللهم إن كنت تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال في عاجل أمري وآجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه وإن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال في عاجل أمري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم أرضني به قال ويسمي حاجته

ترجمہ اس دعا کا یہ ہے اے اللہ میں تجھ سے خیر اور بھلائی مانگتا ہون تجھ تیرے علم کی برکت سے اور مدد چاہتا ہون تیری قدرت سے اور چاہتا ہون تیرا بہت بڑا فضل اور کرم کیونکہ تو زبردست اور سکت والا ہے اور مین عاجز اور بے سکت ہون اور تو جانتا ہے اور بہت جانتا ہے مجھکو خوب معلوم نہین غیب کے حال اے اللہ میرے اگر تو جانتا ہو یہ کام خیر ہے اور بہتر ہے میرے لیے دین اور دنیا مین اور نیک ہوگا اس کام کا اخیر اور انجام میرے لیے راوی کہتا ہے فی دینی ومعاشی فرمایا یا عاجل امری وآجلہ فرمایا یعنی راوی کو شک ہے اسکے لیکن معنی دونون کے قریب قریب ہین عاجلہ سے مراد فی الحال اور آجلہ سے مراد اخیر اس کام کا غرض دونون لفظون مین سے کوئی سا پڑھ لیوے پھر کہے میرے قبضے مین کر اس کام کو اور آسان کر اسکو میرے لیے اور مبارک کر اس کام کو میرے واسطے اور اگر تو جانتا ہے یہ کام میرے واسطے برا ہے اور نقصان ہے میرے دین اور دنیا کا اسمین برا ہوگا اس کا انجام میرے حق مین تو ہٹا دے اس کام کو مجھسے اور ہٹا دے مجھکو اس کام سے یعنی نہ پورا کر اسکو

اور صبر عنایت کر مجھکو اور بہلا کر میرا جہان سے ہو سکو اور خوش کر میرا دل اوسی کے ساتہہ اور فرمایا آپنے کہ نام لیوے

حاجتمند اپنی حاجت کا **ف** شلا یون کہے اللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ ھٰذَا النِّکَاحَ یَا ھٰذِہِ التِّجَارَۃَ خَیْرًا لِّیْ اِلٰخ

جو کام پیش آوے اوسکا نام لیا جاوے امر کے لفظ کی جگہہ پہر کیونکہ امر کام کو کہتے ہین **اِنْکَاحُ الْاِبْنِ اُمَّہٗ**

بیٹا اپنی ماں کا نکاح غیر کے ساتہہ کر سکتا ہے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُھَا بَعَثَ اِلَیْھَا اَبُوْبَکْرٍ

یَخْطُبُھَا عَلَیْہِ فَلَمْ تَزَوَّجْہُ فَبَعَثَ اِلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَخْطُبُھَا

عَلَیْہِ فَقَالَتْ اَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ امْرَاَۃٌ غَیْرٰی وَاَنِّیْ امْرَاَۃٌ مُصْبِیَۃٌ وَلَیْسَ

اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِیَائِیْ شَاھِدٌ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ ارْجِعْ

اِلَیْھَا فَقُلْ لَھَا اَمَّا قَوْلُکِ اِنِّیْ امْرَاَۃٌ غَیْرٰی فَسَاَدْعُو اللّٰہَ لَکِ فَیُذْھِبُ غَیْرَتَکِ وَاَمَّا قَوْلُکِ اِنِّیْ امْرَاَۃٌ

مُصْبِیَۃٌ فَتُکْفَیْنَ صِبْیَانَکِ وَاَمَّا قَوْلُکِ اَنْ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِیَائِکِ شَاھِدٌ وَّلَا غَائِبٌ یَّکْرَہُ

ذٰلِکَ فَقَالَتْ لِابْنِھَا یَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَہٗ مختصر **ترجمہ** ام سلمہؓ

سے روایت ہے جب تمام ہوئی عدت ام سلمہ کی آیا آدمی حضرت ابو بکر کا نکاح کا پیغام لیکر اون کے پاس انہون نے قبول

نہ کیا اوسکو پہر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہیجے ہوئے پیغام کہنے کو کہا بی بی ام سلمہ

نے مین ایک عورت غیری ہون (یعنی بہت جلنی والی) اور مین بچون والی اور میرے والی یہان حاضر نہین

ہین پہر آئے حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس بات کا آپکے روبرو آپنے فرمایا پہر جاؤ

اُسکے پاس اور کہو اوس سے یہہ جو تم کہتے ہو کہ مین غیری ہون تو اسکا جواب یہہ ہے مین خدا سے دعا کرون گا وہ تیری

جلن کہو دیگا اور رہے بچے تیرے تو تو کفایت کرتی ہے اونکے لیے اور یہہ جو تم کہتی ہو کہ میرے والی یہان موجود

نہین تو اوسکا جواب یہہ ہے تیرے سب والی غائب ہون یا حاضر اس بات سے بُرا نہ مانین گے یہہ بات سُنکر حضرت

اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرمایا اوٹھ اے عمر یعنی اپنی بیٹے کہلئے نکاح کر دے میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ عمرؓ

نے نکاح کر دیا اپنی ماں کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اسمین مختصر بیان ہے **اِنْکَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَہُ**

الصَّغِیْرَۃَ کوئی آدمی چہوٹی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو درست ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَھَا وَھِیَ بِنْتُ سِتٍّ وَّبَنٰی بِھَا وَھِیَ بِنْتُ تِسْعٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اون سے جب وہ چھ برس کی تہین اور خلوت ہوئی اونکے ساتہہ

جب وہ نو برس کی تہین **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِیْنَ

وَدَخَلَ عَلَیَّ لِتِسْعِ سِنِیْنَ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا اون سے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے سات برس کی عمر مین اور خلوت کی نو برس کی عمر مین **ف** تو جب اون سے نکاح کیا تہا وہ نابالغ تہین

اسکے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اوٹکا نکاح کردیا تہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے چاہے
نکاح کرسکتا ہے **عن** عَائِشَةَ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتِسْعِ سِنِينَ وَصَحِبْتُهُ
تِسْعًا **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا اونسے نو برس کی عمر مین اور وہ ساتھ
رہین آپکے نو برس تک **عن** عَائِشَةَ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ
عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِي عَشْرَةَ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب نکاح کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے وہ نو برس کی لڑکی تہین اور جب وفات پائی حضرت نے جب وہ اٹھارہ برس کی
تہین

اِنْكَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الْكَبِيرَةَ

کوئی شخص اپنی بڑی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو
درست ہے **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ
السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ فَاَتَيْتُ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ قَالَ سَاَنْظُرُ
فِي اَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ
اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُو بَكْرٍ
فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِي اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ
فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ شَيْئًا فِيمَا عَرَضْتَ
عَلَيَّ اِلَّا اَنِّي قَدْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا **ترجمہ** عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے بیوہ ہوئی حفصہ عمر کی بیٹی جو زوجہ تہین خنیس بن حذافہ کی اور یہہ شخص صحابی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا فوت ہوا مدینہ طیبہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین گیا عثمان بن عفان کے پاس یہہ بیان
کیا مین نے حفصہ کا حال اونکے پاس اور کہا مین نے اگر تمہاری مرضی ہو تو حفصہ کا نکاح تمسے کردیتا ہون حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا مین اپنے حال کو دیکہکر جواب دونگا حضرت عمر فرماتے ہین مین کئے رات چپ رہا پہر حضرت
عثمان نے آکر یہہ جواب دیا مجہپے ظاہر ہوئی یہہ بات کہ آجکے روز نکاح کرنا میرے لیے مناسب نہین یعنی ان دنون
مین نکاح نہین کرتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پہر آیا مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اون سے بہی کہا
مین نے اگر تمکو خواہش ہے تو نکاح کردیتا ہون تمہارا حفصہ عمر کی بیٹی سے حضرت ابوبکر چپ رہے اور کچھہ جواب
نہ دیا حضرت عمر فرماتے ہین مجہکو اون پر بہت غصہ آیا اتنا عثمان پر بہی نہین آیا تہا پہر کئی راتین مجہکو گذر گئین

گذرین پھر پیغام کیا حفصہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رض فرماتے ہین مین نے نکاح کر دیا حفصہ کا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اسکے بعد ملاقات ہوئی میری حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر کہنے لگے
شاید تمکو خفگی اور رنج ہوا ہو اوسوقت جب تمنے بیان کیا تہا حفصہ کا حال میرے سامنے اور مین نے تمکو پلٹ کر اوسکا
کچھہ جواب ندیا تھا حضرت عمر نے کہا ہان یعنی رنج تو ہوا تہا حضرت ابوبکر کہنے لگے اوسوقت جو مین نے تمکو لوٹا کر جواب نہ دیا
اوسکی وجہہ یہی تہی کہ مجھے معلوم تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کا ذکر کیا ہے اور مین ایسا آدمی نہین جو
ظاہر کر دیتا بھید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مین نے اپنے جی مین خیال کر لیا تہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکو نہین کرینگے تو مین قبول کر لونگا **اِسْتِئْذَانُ الْبِكْرِ فِي نَفْسِهَا** کنواری عورت سے
اوسکا نکاح کرنیکے لیے اجازت لینا چاہیے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ جوان عورت زیادہ مستحق ہے اپنی ذات کے معاملے مین اپنے
والی سے یعنی جب عورت جوان ہوگئی تو اوسپر اوسکا باپ یا بہائی وغیرہ جبر اور تعدی نہین کر سکتے نکاح کے باب مین
اور کنواری سے اذن لینا چاہیے اور اذن دینا اوسکا خاموش رہنا ہی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا **ترجمہ** اوپر گذرا
کیونکہ یتیمہ اور کنواری کے ایک ہی معنی ہین اسجگہہ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَلْاَيِّمُ اَوْلٰى بِاَمْرِهَا وَالْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا **ترجمہ** ایک ہے لیکن لفظون
کا فرق ہے یہان اولی فرمایا ہے وہان احق فرمایا احق اور اولی سے ایک ہی مطلب ہے یعنے وہ اپنے نفس کی خود
مالک ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ
اَمْرٌ وَالْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر عورت کنواری نہو تو ولی کا اوسپر کچھہ بس نہین چلتا اور کنواری سے اجازت لیکر نکاح کرنا چاہیے
اور پوچھنے کے وقت چپ رہنا ہی اوسکا اقرار اور اجازت دینا سمجھا گیا ہے **اِسْتِئْمَارُ الْاَبِ الْبِكْرَ**
فِي نَفْسِهَا باپ کو چاہیے پوچھہ لینا کنواری لڑکی سے اوسکے نکاح کرنیکے لیے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْمِرُهَا اَبُوْهَا وَاِذْنُهَا
صُمَاتُهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنواری نہین وہ خود
مالک ہے اپنی ذات کی کامون مین اور کنواری سے بھی اجازت لیکر کرے اوسکا باپ نکاح اوسکا **اِسْتِئْمَارُ**
الثَّيِّبِ فِي نَفْسِهَا اگر ثیبہ (جو کنواری نہو) کا نکاح کرنا چاہے تو اوسکا حکم لیکر کرے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنکح الثیب حتی تستأذن ولا تنکح البکر حتی تستأمر قالوا یا رسول اللہ
کیف اذنها ان تسکت ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثیب
عورت کا نکاح اوسکی اذن لیو بغیر نکرنا چاہیئے اور کنواری کا نکاح بھی اوسکی مرضی سے او حکم لیکر کرنا چاہیئے
لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ کنواری کیسی حکم دیگی یعنی وہ تو شرماتی بہت ہے آپنے فرمایا اوسکا چپ رہنا حکم دینا ہے

اذن البکر کنواری عورت کے اذن کا بیان عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
استأمروا النساء فی ابضاعهن قیل فان البکر تستحیی وتسکت قال هو اذنها ترجمہ عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اور اجازت لیا کرو عورتون سے اونکی پونجی کے باب مین
کسی نے کہا کنواری تو حیا کرتی اور چپ ہو جاتی ہے آپنے فرمایا اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہے عن ابی هریرة ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنکح الایم حتی تستأمر ولا تنکح البکر حتی تستأذن
قالوا یا رسول اللہ کیف اذنها قال ان تسکت ترجمہ اوپر کی حدیث مین گذرا

الثیب یزوجها ابوها وهی کارهة اگر عورت ثیب ہو اور اوسکا باپ نکاح کردے اوسکی ناراضگی کے ساتھہ تو کیا حکم
ہے ایسی عورت کا عن خنساء بنت خذام ان اباها زوجها وهی ثیب فکرهت ذلک فاتت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرد نکاحه ترجمہ خنسا رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اوسکے باپ خذام نے نکاح کردیا
اوسکا اور یہ ثیبہ تھی تو برا معلوم ہوا اوسکو اور آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پھر توڑ ڈالا نکاح اوسکا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے

البکر یزوجها ابوها وهی کارهة اگر کنواری عورت کا نکاح کرین
اور وہ ناراض ہو تو کیا حکم ہے عن عائشة ان فتاة دخلت علیها فقالت ان ابی زوجنی ابن اخیه
لیرفع بی خسیسته وانا کارهة فقالت اجلسی حتی یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرته فارسل الی ابیها فدعاه فجعل الامر الیها
فقالت یا رسول اللہ قد اجزت ما صنع ابی ولکن اردت ان اعلم ان للنساء من الامر
شیء ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے روایت ہے آئی ایک جوان لڑکی اونکے پاس اور کہنے لگی کہ میرے
باپ نے نکاح کردیا میرا اپنے بھتیجے سے اسلیے کہ جاتی رہے میرے سبب سے نحوست اور خساست اوسکی اور مین ناخوش
ہون اوسکے ساتھہ نکاح ہو جانے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹھ جا تو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو آلینے دے پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نے اسکے باپ کو بلا بھیجا
پھر اختیار دیا آپنے اوس لڑکی کو وہ لڑکی کہنے لگی یا رسول اللہ ہو گئی وہ بات جو کچھہ کریکا میرا باپ یعنی یہ تو نکاح
ہو چکا اور باپ کا کیا ہوا کام مین رد نہین کرتی لیکن مین نے معلوم کیا چاہتی تھی کہ عورتون کا بھی کچھہ اختیار ہے

ہوتا ہے اس امر میں یا نہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت لیجاوے باکرہ سے اوسکی ذات اور نفس کے کاموں میں اگر چپ رہے تو وہی اوسکی اجازت ہے اور اگر انکار کیا تو نہیں زور اوس پر

الرُّخْصَةُ فِي نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

احرام کی حالت میں ہو کر نکاح کرنا جائز ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي حَدِيثِ يَعْلَى بِسَرِفَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ حارث کی بیٹی سے اور آپ اوس وقت احرام باندھے ہوئے تھے اور یعلی (ایک نام راوی کا) حدیث میں مقام کا بھی ذکر ہے یعنی سرف میں جو نام ہے ایک جگہہ کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اور آپ اوس وقت احرام باندھے ہوئے تھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَجَعَلَتْ أَمْرَهَا إِلَى الْعَبَّاسِ فَأَنْكَحَهَا إِيَّاهُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا کو اور آپ اوس وقت محرم تھے حضرت میمونہ رض کی طرف سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اونہوں نے نکاح کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رض سے اور آپ محرم تھے

النَّهْيُ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

محرم کو نکاح کرنیکے ممانعت کا بیان عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ **ترجمہ** حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ دوسرے کا اور نہ پیام دیوے نکاح کا

ف یہہ حدیث معارض ہے ابن عباس کی حدیث کی جو اوپر گذری مگر علما نے ابن عباس کی حدیث کو ترجیح دیا ہے اور اس حدیث کو ممانعت تنزیہی پر حمل کیا ہے عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ **ترجمہ** اوپر کی حدیث کا اور اس حدیث کا ایک ہے

مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَلَامِ عِنْدَ النِّكَاحِ

کونسا کلام مستحب ہے نکاح کے وقت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ یعنی سب تعریف خدا تعالی کے واسطے ہے اور مین سراہتا ہون اسکو اور مدد مانگتا ہون اوس سے
اور اپنی مغفرت اور بخشش چاہتا ہون اوس سے اور اللہ پناہ دے ہمکو ہماری شرارتون سے اور جسکو وہ راہ
دے اوسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسکو وہ راہ نہ دے اوسکو کوئی راہ پر نہیں لاسکتا اور مین گواہی دیتا ہون کہ
اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اقرار کرتا ہون کہ محمد بندہ خدا ہین اور اوسکے رسول ہین اور پڑھی تین
آیتین قرآن کی ف حاجت سے مراد نکاح وغیرہ ہے اور گواہی عبدیت اور رسالت کی جیسا امت کو فرض ہے
ویسا ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی اور جامع ترمذی مین لکھا ہے بیان کیا ان تینون آیتون
کو سفیان ثوری نے اول تو یہ آیت ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ
مُسْلِمُونَ اور دوسری آیت یہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا اور تیسری آیت یہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا
يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا
پہلی آیت سورہ آل عمران کے دسوین رکوع کا شروع ہے اور ترجمہ یون ہے اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہیے
اوس سے ڈرنا اور نہ مرو مگر مسلمان اور دوسری آیت سورہ نساء کا شروع ہے اور ترجمہ اوسکا یہ ہے اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے
جسکا واسطہ دیتے ہو آپس مین اور خبردار رہو ناتون سے اللہ ہے تم پر مطلع اس آیت مین لفظ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مصحف
عثمانی مین نہین قرآت عبد اللہ بن مسعود کی ہے اسلیے اس لفظ کے معنی کے بعد خط کھینچ دیا ہے اور تیسری آیت سورہ
احزاب کے اخیر رکوع مین اور ترجمہ یہ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی کہ سنوار دے تمکو تمہارے کام اور
بخشے تمہارے گناہ اور جو کوئی کہے پر چلا اللہ اور اوسکے رسول کی اوس نے پائی بڑی مراد عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ ترجمہ ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے کچھ گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس وقت پڑھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ خطبہ الحمد للہ آخر تک اور فرمایا اما بعد ف یعنی بعد توحید اور اثبات رسالت کے مطلب یہ ہے جو کوئی
بڑا کام شروع کرے یا لوگون کو نصیحت منظور ہو تو یہ خطبہ پڑھکر وہ کام کرنا مسنون ہے مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخُطْبَةِ
خطبہ سے مکروہ ہے اوسکا بیان عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ تَشَهَّدَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خطبہ پڑھا

ہوا آدمیون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کہا ایک آدمی نے مَنْ یُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰی یعنی جس نے کہا مانا اللہ اور اوسکے رسول کا اوس نے پائی ہدایت اور بزرگی اور جس نے نافرمانی کی اونکی بیشک وہ گمراہ ہوا اور راہ بہول گیا آپ نے اوسکا خطبہ سنکر فرمایا برا خطیب ہے تو **ف** کس لیے کہ تو نے اللہ اور اسکے رسول کو برابر کر دیا ضمیر لاکر ومن یعصہما مین یون چاہئے تہا ومن یعص اللہ ورسولہ

بَابُ الْكَلَامِ الَّذِيْ يَنْعَقِدُ بِهِ النِّكَاحُ

باب ہے اون بات کے بیان مین جس سے نکاح بندہ جاتا ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنِّيْ لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَأْيَكَ فَسَكَتَ فَلَمْ يُجِبْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَمْ اَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ نَعَمْ مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا قَالَ اَنْكَحْتُكَهَا عَلٰى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین لوگون مین بیٹھا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک عورت کہڑی ہوکر کہنے لگی یا رسول اللہ مین نے اپنے تئین آپکو بخشا اب آپ کی سمجھ مین آوے سو کیجئے آپ چپ ہو رہے اور جواب نہ دیا پہر وہ کہڑی ہوئی اور بولی یا رسول اللہ مین نے اپنے تئین آپکو بخشا آپ جو چاہئے سو کیجئے اتنے مین اوٹہا ایک آدمی جو کہنے لگا میرے ساتہہ نکاح کرا دیجئے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے یعنی مہر وغیرہ اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا جا ڈھونڈ کر لا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ملے تو لیکر آ اوس نے جا کر ڈھونڈا اور تلاش کیا آخر پھر آیا اور کہنے لگا مجھکو تو لوہے کی انگوٹھی ملی نہ اور کچھ ملا آپ نے فرمایا تجھے کچھ قرآن مین سے بہی یاد ہے اوس نے کہا ہان فلانی سورت فلانی سورت یعنی کچھ سورتین ہین سارا قرآن نہین آپ نے فرمایا مین نے تیرا نکاح کر دیا اس عورت سے اوس قرآن کے عوض جو تجھکو معلوم اور یاد ہے

اَلشُّرُوْطُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کی شرطون کا بیان

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُوْفٰى بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے وہ شرط لائق پورا کرنیکے ہے جس سے حلال ہوئی تمہارے واسطے عورت کی شرمگاہ یعنی مہر کا ادا کرنا سب سے مقدم ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا جو شرط کیجاوے اوسکو پورا کرنا چاہئے کیونکہ سب سے پہلے مہر ہوا تو بعد اوسکے اور شرطین ہوئین یعنی بعد مہر کے اور شرطون کو پورا کرنا چاہیے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُوْفٰى بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ **ترجمہ** اوپر گذرا

اَلنِّكَاحُ الَّذِيْ

يحل به المطلقة ثلاثا لمطلقها بیان اوس نکاح جس سے حلال ہوجاتی ہے تین طلاق دی ہوئی عورت اوسکو جسنے طلاق دیا تہا اوسکو **عن** عائشة قالت جاءت امرأة رفاعة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت ان رفاعة طلقني فابت طلاقي واني تزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير وما معه الا مثل هدبة الثوب فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لعلك تريدين ان ترجعي الى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقي عسيلته **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی عورت رفاعہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی مجھکو ایسی طلاق دی تہی رفاعہ نے جس سے میرا تعلق اوسکے ساتہہ کچھہ نرہا یعنی تین طلاقین دین تہین پہر مین نے عبد الرحمن بن زبیر کو کرلیا اوسکی سامہ نوکیڑے کا جیسے ہے یعنی سست اور کمزور ہے یہہ بات سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمانے لگے شاید تو چاہتی ہوگی کہ پہر رفاعہ کے پاس چلی جاؤن یہہ بات کبھی نہین ہونے کی جبتک وہ نہ چکھے تیرے شہد کو اور تو نہ چکھے اوسکے شہد کو یعنے جبتک عبد الرحمن تیرے ساتہہ صحبت نکریگا رفاعہ کو تو جائز نہوگی **ف** تو تین طلاق کے بعد صرف دوسرے سے نکاح کرنا کافی نہین بلکہ اوس سے صحبت ہونا ضرور ہو **تحريم الربيبة التي في حجره** بیان حرام ہونے ربیبہ کا جو مرد کی پرورش مین ہو **عن** عروة ان زينب بنت ابي سلمة وامها ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته ان ام حبيبة بنت ابي سفيان اخبرتها انها قالت يا رسول الله انكح اختي بنت ابي سفيان قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوتحبين ذلك فقلت نعم لست لك بمخلية واحب من يشاركني في خير اختي فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان اختك لا تحل لي فقلت والله يا رسول الله انا لنتحدث انك تريد ان تنكح درة بنت ابي سلمة فقال بنت ام سلمة فقلت نعم فقال والله لو لا انها ربيبتي في حجري ما حلت لي انها لابنة اخي من الرضاعة ارضعتني واباسلمة ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن **ترجمہ** زینب بیٹی ابوسلمہ کی اور ماں اوسکی ام سلمہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عروہ سے بیان کرتی ہے مین نے ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی سے سناتہا وہ ام حبیبہ یون فرماتی تہین مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرلو میری بہن کو آپنے فرمایا تیری بھی خوشی ہے کیا اسمین مین نے کہا ہان میری خوشی ہے کیا مین آپ کی اکیلی بی بی ہون (یعنی آپ کی اور سوکنین ہین) پہر بہن کی بہتری ہو تو مجھے خوشی ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری بہن میرے لیئے حلال نہین پہر مین نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہے ہم تو آپسمین ذکر کرتی تہی کہ آپ درہ ابوسلمہ کی بیٹی کو نکاح کرنیکا ارادہ رکہتے ہین آپنے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی کو کہتے ہو مین نے کہا ہان آپ فرمانے لگے اگر وہ لڑکی میری ربیبہ بہی نہوتی تو بہی مجھکو حلال نہوتی اسواسطے کہ وہ میری بھتیجی ہے دودھ کے ناطے سے

دودھ پلایا مجھکو اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے پھر آگے کبھی اپنی بہین اور بیٹیون کو میرے نکاح کے لیے تجویز کرنا

تحریم الجمع بین الام والبنت ماں اور بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے **عن** ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت یا رسول اللہ انکح بنت ابی تعنی اختہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتحبین ذلک قالت نعم لست لک بمخلیۃ واحب من یشرکنی فی خیر اختی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ذلک لا یحل قالت ام حبیبۃ یا رسول اللہ واللہ لقد تحدثنا انک تنکح درۃ بنت ابی سلمۃ فقال بنت ام سلمۃ فقالت ام حبیبۃ نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فواللہ لو انہا لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انہا لابنۃ اخی من الرضاعۃ ارضعتنی وابا سلمۃ ثویبۃ فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن

ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتے ہین میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر لیجیے آپ میری بہن سے آپنے فرمایا کیا تو یہ بات دل سے چاہتی ہے کہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ہان یا رسول اللہ اور نہین مین وہ عورت جو اکیلی ہو اپنے خاوند کے پاس تو مین دل سے چاہتی ہون یہ بات کہ میری بہن بھلائی میں شامل ہو میرے ساتھ آپنے فرمایا وہ مجھکو حلال نہین کہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یا رسول اللہ قسم خدا کی ہمنے تو سنا ہے کہ آپ درہ سے نکاح کرنیکا ارادہ رکھتے ہین جو بیٹی ہے ابوسلمہ کی آپنے فرمایا کیا ام سلمہ کی لڑکی کہتی ہے تو ام حبیبہ نے کہا ہان یا رسول اللہ ام سلمہ کی بیٹی کا ہی ذکر ہے آپنے فرمایا قسم خدا کی اگر وہ ربیبہ میری پرورش مین بھی نہوتی تو بھی مجھے جائز نہ تھی اسواسطے کہ وہ میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے دودھ پلایا تھا مجھکو اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے (نام عورت کا ہے) پھر آپنے ام حبیبہ کو فرمایا پھر کبھی اپنی بیٹیون اور بہنون کی تجویز میرے ساتھ نکاح کرنیکے لیے نہ کرنا **عن** ام حبیبۃ رضی اللہ عنہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا قد تحدثنا انک ناکح درۃ بنت ابی سلمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلی ام سلمۃ لو انی لم انکح ام سلمۃ ما حلت لی ان اباہا اخی من الرضاعۃ

ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا او نہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمنے سنا ہے کہ آپ نکاح کرنا چاہتے ہین درہ نامی ابی سلمہ کی بیٹی سے آپ فرمانے لگے کیا ام سلمہ کے ہوتے ہوئے اگر ام سلمہ سے بھی مین نکاح نکرتا تو بھی مجھکو حلال نہ تھی اسواسطے کہ اوسکا باپ میرا بھائی ہے دودھ کے ناطے سے **ف** یعنی درہ مجھکو کسیطرح بھی حلال نہین ہوسکتی اول تو یہ ہے کہ اوسکی ماں میرے نکاح مین ہے وہ میری ربیبہ ہوئی اور ربیبہ حرام ہوتی ہے جبکہ مرد کی پرورش مین ہو اور دوسری یہ کہ اوسکا باپ میرا بھائی ہے دودھ کے ناتے سے

تحریم الجمع بین الاختین دو بہنون کا ہونا ایک مرد کے نکاح مین حرام ہے **عن** ام حبیبۃ انہا قالت یا رسول اللہ ہل لک فی اختی قال فاصنع ماذا قالت تزوجہا قال فان ذلک احب الیک

قالت نعم لست بمخلية واحب من شركني في خير اختي قال انها لا تحل لي قالت فانه
قد بلغني انك تخطب درة بنت ام سلمة قال بنت ابي سلمة قالت نعم قال والله
لو لم تكن ربيبتي ما حلت لي انها لابنة اخي من الرضاعة فلا تعرضن علي بناتكن
ولا اخواتكن **ترجمہ** ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا اونہوں نے اے رسول اللہ آپ کو میری بہن کیطرف
کچھ رغبت ہے کہ نہیں آپنے فرمایا میں کیا کروں اوسکو ام حبیبہ نے کہا نکاح کر لیجئے اوس سے آپنے فرمایا وہ نکاح مجھکو
کیا معلوم ہوتا ہے اور تیرے دل کی خوشی ہے کیا اسکام میں ام حبیبہ نے فرمایا ہاں میری خوشی ہے میں کیونکہ
میں اکیلی نہیں ہوں پھر میں خوش ہوں اسبات کہ شامل ہو جاوے میری بہن اس بھلائی میں آپنے فرمایا وہ حلال
نہیں میرے لئے ام حبیبہ رضی فرمانے لگیں میں نے سنا ہے کہ آپ درّہ سے جو ام سلمہ کی بیٹی ہے نکاح کرنیکا ارادہ
رکھتے ہیں آپنے پوچھا وہی درہ جو ابو سلمہ کی بیٹی ہے ام حبیبہ نے عرض کیا ہاں آپنے فرمایا اگر وہ میری ربیبہ
بھی نہوتی تو بھی وہ مجھکو حلال نہ تھی کیونکہ وہ میری رضاعی بھائی کی بیٹی ہے آپنے فرمایا پھر کبھی میرے سامنے
ذکر نکرنا اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا **الجمع بين المرأة وعمتها** جمع کرنا بھتیجی اور پھوپھی کا
کیسا ہے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کی جاوے بھتیجی اور پھوپھی
اور نہ جمع کیجاوے خالہ اور بھانجی **ف** یعنی اگر کسی عورت کی بھتیجی کو نکاح کر لیا ہے تو اوسکے جیتے جی اوسکی
پھوپھی کو نکاح نکرے اور اگر بھانجی کو کر لیا ہے تو اوسکے اوپر اوسکی خالہ کو نکرے اور اگر پھوپھی سے کیا ہو
تو اوسکی بھتیجی سے نکرے اور اسیطرح خالہ کو کر لیا ہے تو بھانجی کو نکرے **عن** ابي هريرة يقول نهى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تجمع بين المرأة وعمتها والمرأة وخالتها ترجمہ اوپر گذرا **عن**
ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى ان تنكح المرأة على عمتها وخالتها
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی پر بھتیجی سے اور خالہ پر بھانجی
سے نکاح کرنے کو **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اربع يجمع بينهن
المرأة وعمتها والمرأة وخالتها **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے چار عورتوں کے جمع کرنے سے نکاح میں بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ اور بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور
اسکا اولٹا یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ **عن** ابي هريرة عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه قال لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها ترجمہ اوپر گذرا **عن** ابي هريرة
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تنكح المرأة على عمتها او على خالتها **ترجمہ** بس

حدیث کا اسی حدیث آئندہ کا بھی ایک حصہ اوپر گذر چکا ہے **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا **تحریم الجمع بین المرأة و خالتها** بہانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جاوے بہتیجی سے پھوپھی پر اور نہ بہانجی سے خالہ پر **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کے ہوتے بہتیجی کو نکاح کرنے سے اور اگر بہتیجی نکاح میں ہو تو اوسکی پھوپھی سے نکاح کرنے کو **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جاے عورت کی بہتیجی کو اوسکی پھوپھی کے ہوتے ہوے اور نہ خالہ کے ہوتے بہانجی کو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا **ترجمہ** اس حدیث اور حدیث آئندہ کا بھی آگے آتا ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰی خَالَتِهَا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتیجی کو پھوپھی پر اور بہانجی کو خالہ پر نکاح کرنے سے

مَا یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ دودہ کے باعث سے کون کون سے ناطے حرام ہوتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَرَّمَتْهُ الْوِلَادَةُ حَرَّمَتْهُ الرَّضَاعَةُ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پیدا ہونے سے جتنے ناطے حرام ہوتے ہیں اوتنے ہی ناطے دودہ پینے کے باعث سے حرام ہوتے ہیں یعنی رضاعۃ کا اور ولادۃ کا ایک ہی حکم ہے حرام ہوتے ہیں نکاح کے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ یُسَمّٰی اَفْلَحَ اسْتَاْذَنَ عَلَیْهَا فَحَجَبَتْهُ وَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِبِیْ مِنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اونکو خبر ہو پہنچی اونکا چچا جسکا نام افلح ہے اونکے پاس آنے کی اجازت مانگتا ہے اور وہ دودہ کے ناطے سے چچا تہا ہوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اون سے پردہ کیا یہہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا پردہ نکر اون سے کیونکہ دودہ سے بھی اوتنے لوگ محرم ہو جاتے ہیں جتنے نسب سے محرم ہوتے ہیں **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتے ہیں دودہ پلانے سے اوتنے ناطے جتنے حرام ہوتے ہیں نسب سے **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عليه وسلم يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حرام ہوتے ہیں اوتنے ناطے دودھ پینے یا پلانے سے جتنے حرام ہوتے ہیں اولاد یا نسل میں ہونے سے **ف** جنکا
بیان قرآن شریف میں بخوبی ذکر کیا ہے سورہ نسا میں **تحريم ابنة الاخ من الرضاعة**
دودھ بہائی کی بیٹی کے حرام ہونے کا بیان **عن** علي رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله ما لك تنوق في
قريش وتدعنا قال وعندك احد قلت بنت حمزة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انها لا تحل
لي انها ابنة اخي من الرضاعة ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آپ
جدا ہوتے ہیں اور قریش کی لڑکیوں سے نکاح کرنیکا شوق کرتے ہیں یعنے بنی ہاشم کو چھوڑکر قریش میں کیوں نکاح
کرتے ہو آپنے فرمایا تیرے نزدیک کوئی ہے میں نے کہا ہاں حمزہ کی بیٹی ہے آپنے فرمایا وہ تو میری بھتیجی ہے
دودھ کے ناطے سے وہ مجھے درست نہیں **عن** ابن عباس قال ذكر لرسول الله صلى الله عليه وسلم
بنت حمزة فقال انها ابنة اخي من الرضاعة ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حمزہ کی بیٹی کا ذکر کیا گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا وہ تو میرے دودھ بہائی کی بیٹی ہے **عن** ابن عباس رضي الله عنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اريد على بنت حمزة فقال انها ابنة اخي من الرضاعة
وان الله يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنیکے لیئے آپنے فرمایا وہ تو میری بھتیجی ہے دودھ کے ناطے
سے قسم خدا کی دودھ حرام کرتا ہے ویسا ہی جیسے ناتا حرام کرتا ہے **القدر الذي يحرم من
الرضاعة** کسقدر دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے **عن** عائشة قالت كان فيما انزل الله
عز وجل وقال الحارث فيما انزل الله من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن ثم
نسخن بخمس معلومات فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي مما يقرأ من القرآن
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اوتاری گئی تھی اللہ عزت اور بزرگی والے کی طرف سے یہہ آیت
یعنی عشر رضعات معلومات اور معنی اسکے دس گہونٹ معلوم اور ایک شخص کی یعنی حارث کی روایت
میں یوں آیا ہے اوتاری گئی تھی یہہ آیت قرآن کی آیتوں میں یعنی عشر رضعات معلومات اور حکم ان
دس گہونٹ معلومہ کا یہہ ہے کہ حرام کرتے ہیں نکاح کو پھر منسوخ ہوگئی پہلی اس آیت سے یعنی خمس معلومات
معنی اسکے پانچ گہونٹ معلوم پھر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ آیت قرآن میں پڑھی
جاتی تھی **ف** مگر اب قرآن میں یہہ آیت نہیں ہے تو شاید بعد اوسکے تلاوت منسوخ ہوگئی اور حضرت کو شاید
گو خبر نہ ہوئی اور حکم اوسکا باقی رہا اور بعضوں کے نزدیک حکم بھی منسوخ ہو گیا تھوڑا اور بہت دودھ پینا بھی حرام

کردے گا عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَۃُ
وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ وَقَالَ قَتَادَۃُ الْمَصَّۃُ وَلَا الْمَصَّتَانِ ترجمہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پوچھا کسی نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کا مسئلہ آپ نے فرمایا نہیں ثابت ہوتی حرمت ایکبار یا دو بار چھاتی چوسنے سے اور قتادہ
کی روایت مین بھی یون ہی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَلَا
الْمَصَّتَانِ ترجمہ آگے آتا ہے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَالْمَصَّتَانِ
ترجمہ عبد اللہ بن زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نہین حرام کرتا نکاح کو ایک بار یا دو بار کا چوس لینا چھاتیون
کو یعنی ایک یا دو گھونٹ پینا حرام نہین کرتا عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ کَتَبْنَا اِلٰی اِبْرَاہِیْمَ بْنِ یَزِیْدَ النَّخَعِیِّ
نَسْأَلُہٗ عَنِ الرَّضَاعِ فَکَتَبَ اَنَّ شُرَیْحًا حَدَّثَنَا اَنَّ عَلِیًّا وَابْنَ مَسْعُوْدٍ کَانَا یَقُوْلَانِ یُحَرِّمُ
مِنَ الرَّضَاعِ قَلِیْلُہٗ وَکَثِیْرُہٗ وَکَانَ فِیْ کِتَابِہٖ اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِیَّ حَدَّثَنَا اَنَّ عَائِشَۃَ حَدَّثَتْہُ
اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لَا تُحَرِّمُ الْخَطْفَۃُ وَالْخَطْفَتَانِ ترجمہ قتادہ سے
سے روایت ہے لکھا ہمنے ابراہیم بن یزید نخعی کو استفسار رضاعت کے باب مین او نہون نے جواب مین لکھا بیان کیا میرے
نزدیک شریح نے کہ علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضہ دونون یون فرماتے تھے حرام ہو جاتا ہی نکاح دودہ پینے
سے اگرچہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہہ بھی لکھا تھا ابو شعثا محاربی نے مجھسے بیان کیا اور اون سے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہین حرام کرتا نکاح ایک یا دو بار کا اوچک لینا
یعنی ایک یا دو گھونٹ پینا ف تو جب حدیث موجود ہے کہ ایک یا دو بار چوسنے سے حرمت نہین ہوتی اوس پر
عمل کرنا بہتر ہے اور فتوی علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود کا اوسکے خلاف حجت نہین ہو سکتا عَنْ عَائِشَۃَ
دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَیْہِ وَرَاَیْتُ
الْغَضَبَ فِیْ وَجْہِہٖ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَا اِخْوَانُکُنَّ وَمَرَّۃً
اُخْرٰی انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُکُنَّ مِنَ الرَّضَاعَۃِ فَاِنَّ الرَّضَاعَۃَ عَنِ الْمَجَاعَۃِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اوس وقت میرے نزدیک ایک آدمی بیٹھا تھا شاق گذرا
یہہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دیکھا مین نے غصہ آپکے منہ پر پھر کہا مین نے یا رسول اللہ یہہ تو میرا بھائی
ہے دودہ کے ناتے سے آپ فرمانے لگے تم نظر کر لیا کرو کونسی تمہارے بھائی ہین اور دوسری بار یون فرمایا
دیکھ لیا کرو تمہاری بہنین کونسی ہین دودہ کے ناطے سے کیونکہ دودہ پینے کا اعتبار ہو کہ بھوک وقت مین ہے ف یعنی وہ دودہ کے حاجت اس مین رضاعت
ہو جیسے بچے عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَہَا وَاَنَّہَا سَمِعَتْ رَجُلًا یَسْتَاْذِنُ
فِیْ بَیْتِ حَفْصَۃَ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذَا الرَّجُلُ یَسْتَاْذِنُ فِیْ بَیْتِکَ فَقَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُراہ فلانا لعم حفصۃ من الرضاعۃ قالت عائشۃ فقلت

لو کان فلان حیا لعمہا من الرضاعۃ دخل علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرضاعۃ

تحرم ما یحرم من الولادۃ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز انکے

یہان تشریف رکھتے تھے حضرت عائشہ رض نے سنا کہ کوئی آدمی حضرت حفصہ کے گھر مین آنیکے لئے اجازت مانگتا ہے

مین نے کہا اے رسول اللہ یہ آدمی آپکے گھر مین آنیکے لئے اذن چاہتا ہے آپنے فرمایا مین نے اوسکو پہچانا وہ حفصہ کا چچا ہے

دودھ کے ناطے سے حضرت عائشہ رض فرمانے لگین اگر فلانا آدمی زندہ ہوتا وہ میرا چچا تہا دودھ کے ناطے سے میرے یہان بہی آیا کرتا آپنے فرمایا

رضاعت یعنے دودھ کا رشتہ حرام کر دیتا ہے نکاح کو جیسا حرام کر دیتا ہے اولاد اور نسل مین ہونا عن عائشۃ قالت جاء عمی

ابو الجعد من الرضاعۃ فرددتہ وقال ہشام ہو ابو القعیس فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فاخبرتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائذنی لہ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے آیا چچا رضاعی

میرا ابو الجعد مین نے پہیر دیا اوسکو یعنی گھر مین نہ آنے دیا اور ہشام نے کہا کہ وہ ابو القعیس تہا پہر گھر مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ نے یہ بات کا آپ سے ذکر کیا آپنے فرمایا اوسکو اذن دو گھر مین آنے کے لیے عن عائشۃ ان اخا ابی القعیس

استاذن علی عائشۃ بعد آیۃ الحجاب فابت ان تاذن لہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال

ائذنی لہ فانہ عمک فقلت انما ارضعتنی المرأۃ ولم یرضعنی الرجل فقال انہ عمک فلیلج علیک

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اذن مانگا گھر مین آنے کے لیئے مجھسے ابو قعیس کے بہائی نے پردے کی آیت اترنے

کے بعد مین نے انکار کیا اوسکو اذن دینے سے یہ بات کا ذکر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپنے مجھسے فرمایا اذن دو اوسکو

گھر مین آنیکا اسلئے کہ تمہارا چچا ہو دودھ کے ناطے سے حضرت عائشہ رض نے عرض کیا مجھکو دودھ عورت نے پلایا ہے مرد نے نہین پلایا پہر

آپنے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تیرے نزدیک آسکتا ہے عن عائشۃ قالت کان افلح اخو ابی القعیس یستاذن

علی وہو عمی من الرضاعۃ فابیت ان آذن لہ حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ

فقال ائذنی لہ فانہ عمک قالت عائشۃ وذلک بعد ان نزل الحجاب ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے افلح بہائی ابو قعیس کا تہا اوسنے اذن مانگا مجھسے گھر مین آنیکے لئے مین نے انکار کیا اوسکو اذن

دینے سے حالانکہ وہ میرا چچا تہا دودھ کے ناطے سے جسوقت تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے خبر کی آپسے اسکی

آپنے فرمایا اجازت دے اوسکو گھر مین آنیکی اسلئے کہ وہ تیرا چچا ہے حضرت عائشہ رض فرماتی ہین یہہ قصہ حجاب کی آیت

اوترنے کے بعد کا ہے عن عائشۃ قالت استاذن علی عمی افلح بعد ما نزل الحجاب فلم آذن لہ

فاتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ فقال ائذنی لہ فانہ عمک قلت یا رسول اللہ انما

ارضعتنی المرأۃ ولم یرضعنی الرجل قال ائذنی لہ تربت یمینک فانہ عمک ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

اذن مانگا مجھسے میرے چچا افلح نے گھر میں آنے کے لیے بعد اوترنے آیت حجاب کے میں نے اذن نہ دیا اوسکو جب آئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہان میں نے پوچھا یہہ مسئلہ آپسے آپنے فرمایا اجازت دو اوسکو اسواسطے کہ وہ تمہارا
چچا ہے میں نے کہا اے رسول اللہ کے مجھے دودہ عورت نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا پھر آپنے فرمایا تیرے ہاتھ خاک
میں پڑیں وہ تیرا چچا ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ

ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابو قعیس کے بھائی افلح نے اذن مانگا مجھسے گھر میں آنیکے لیے میں نے اوسکو اذن نہ دیا اور کہا کہ اجازت نہ دونگی جبتک اجازت نہ لیلوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عرض کیا آپکے روبرو افلح ابو قعیس کے بھائی آئے تھے اور اندر آنے کے لیے اذن مانگتے تھے میں نے انکار کیا اور انکو گھر میں آنے نہیں دیا آپنے فرمایا اجازت دی انکو گھر میں آنیکی اسواسطے کہ وہ تیرے چچا ہیں میں نے عرض کیا اے رسول اللہ دودہ ابی قعیس کی بیوی نے پلایا ہے مرد نے تو نہیں پلایا آپنے فرمایا اذن دے اوسکو وہ تیرا چچا ہے

بَابُ رَضَاعِ الْكَبِيرِ

بڑی عمر میں دودہ پلانیکا بیان

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ إِنَّهُ يَذْهَبُ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ

ترجمہ حضرت عائشہ جو بیوی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتی ہیں آئی سہلہ سہیل کی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا اے رسول اللہ میں پاتی ہوں ابو حذیفہ کے منہہ پر غصے کا اثر سالم کے آنیسے میرے پاس آپنے فرمایا اوسکو تو اپنا دودہ پلا دے اوسنے عرض کیا وہ تو ڈاڑہی والا ہے پھر آپنے فرمایا تو دودہ پلا اوسکو یہہ دودہ پلانا دور کر دیگا ابو حذیفہ کے منہہ پر کی چیز کو یعنی وہ غصہ ابو حذیفہ کا جاتا رہیگا سہلہ کہتی ہیں پھر ابو حذیفہ کے منہہ پر وہ بات کبھی نہ دیکھی میں نے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ فَأَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَقَالَ أَلَسْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ ثُمَّ جَاءَتْ بَعْدُ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا رَأَيْتُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ شَيْئًا أَكْرَهُهُ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی سہلہ سہیل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی ابو حذیفہ کے منہہ پر دیکھتی ہوں سالم کے

گھر میں آتے ہیں آپنے فرمایا تو اوسکو دودہ پلادے وہ کہنے لگی کیونکر پلاؤن وہ تو جوان مرد ہے آپ نے فرمایا کیا مجھکو معلوم
نہیں کہ وہ بڑی عمر کا ہے پھر ایک دن آئی اور کہنے لگی قسم ہے اوسکی جسنے آپکو اوٹھایا اور کھڑا کیا دین حق پر نبی بنا کر
اوسکو بعد ابو حذیفہ کو میں نے کبھی غضبناک نہیں دیکھا کہ اوسنے اپنے تیور بدلے ہوں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةَ اَبِي حُذَيْفَةَ اَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ حَتّٰى يَذْهَبَ غَيْرَةُ اَبِي حُذَيْفَةَ
فَاَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَ رَبِيْعَةُ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حکم کیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جورو کو ابو حذیفہ کی اس بات کا کہ دودہ پلادے سالم کو جو مولا ہے ابو حذیفہ کا اسلیئے کہ جاتی رہے غیرت
ابو حذیفہ کی پھر پلادیا اوس عورت نے دودہ اس سالم کو اگرچہ وہ لڑکا نہ تھا بلکہ پورا مرد تھا اور ربیعہ جو اس حدیث میں راوی
ہیں وہ یوں فرماتے ہیں تھی یہ رخصت سالم کے لیئے یعنی یہہ حکم خاص تھا سالم کے لیئے اور کسیکو بڑے پن میں دودہ
پلانے سے حرمت نہیں ہوتی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَقَدْ عَقَلَ مَا يَعْقِلُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ اَرْضِعِيْهِ
تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ فَمَكَثْتُ حَوْلًا لَا اُحَدِّثُ بِهِ وَلَقِيْتُ الْقَاسِمَ فَقَالَ حَدِّثْ بِهِ وَلَا تَهَابُهُ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی اے رسول اللہ سالم آتا ہے
ہمارے گھر اور اوسکو سمجھ ہے جیسا آدمیوں کو سمجھ ہوتی ہے یعنی عاقل و بالغ ہے اور جانتا ہے سب باتیں جیسے سیانے مرد
جانتے ہیں یعنی جوان آدمی ہر دنیا کے کاموں سے واقف ہے بچہ نہیں آپنے فرمایا تو اوسکو اپنا دودہ پلادے تیرے ساتھ اوس کا
نکاح حرام ہو جائیگا اسکے سبب ابن ابی ملیکہ نے کہا پھر ایک برس نہیں بیان کیا میں نے اس حدیث کو پھر جب
ملاقات ہوئی میری قاسم سے اونہوں نے حکم فرمایا تو بیان کر اس حدیث کو اور خوف نکر اسکے بیان کرنے سے **ف** ابن ابی ملیکہ اس
حدیث کے راوی ہیں پہلے وہ ڈرے اس روایت کے بیان کرنے سے کیونکہ اکثر علما کے مذہب کے خلاف تھی پھر قاسم کے کہنے سے روایت
کرنے لگے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ اَبِي حُذَيْفَةَ وَاَهْلِهِ فِيْ بَيْتِهِمْ
فَاَتَتْ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ
وَعَقَلَ مَا عَقَلُوْهُ وَاِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَاِنِّيْ اَظُنُّ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ فَاَرْضَعَتْهُ فَذَهَبَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ
اِلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے سالم مولا ابی حذیفہ کا رہتا تھا ابو حذیفہ کے گھر والوں کے ساتھ مگر یعنی سب لوگ گھر کے جہاں رہتے تھے اون میں
ملکر سالم بھی رہتا تھا اوسکے لیئے کوئی جدا گھر نہ تھا پھر آئی سہیل کی بیٹی یعنی ابو حذیفہ کی جورو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہنے لگے کہ سالم عاقل بالغ مرد ہے اور اوسکو سب چیز کی سمجھ ہے اور وہ گھر میں آیا کرتا ہے اور میں سمجھتی ہوں

ابو حذیفہ اوسکے گہر مین آنے سے برا مانتا ہے کہنے لگے فرمایا تم اوسکو اپنا دودہ پلا دو اوسکے حق مین تو حرام ہو جائیگی
اوس نے دودہ پلا دیا سالم کو پہر وہ بات ابو حذیفہ کے جی سے جاتی رہی پہر آئی ابو حذیفہ کی جورو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور کہنے لگی مین نے دودہ پلا یا سالم کو جب سے تب سے وہ بات ابو حذیفہ کے جی سے نکل گئی **عن** عُروَۃ

قَالَ اَبیٰ سَائِرُ اَزوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَن یَدخُلَ عَلَیھِنَّ بِتِلکَ الرَّضعَۃِ اَحَدٌ

مِنَ النَّاسِ یُرِیدُ رَضَاعَۃَ الکَبِیرِ وَقُلنَ لِعَائِشَۃَ وَاللّٰہِ مَا نُرٰی الَّذِی اَمَرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

سَھلَۃَ بِنتَ سُھَیلٍ اِلَّا رُخصَۃً فِی رَضَاعَۃِ سَالِمٍ وَحدَہٗ مِن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ

لَا یَدخُلُ عَلَینَا اَحَدٌ بِھٰذِہِ الرَّضعَۃِ وَلَا یَرَانَا **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے انکار کیا سب ازواج مطہرات نے اور کہا
کہ اس رضاعت کے باعث سے کسیکو گہر مین آنے دینے کی رخصت اور اجازت نہ دینا چاہئے اس رضاعت سے غرض یہہ ہے
کہ بڑی عمر مین جو دودہ پلایا جاوے تو اوسکے سبب سے کسی کو گہر مین آنیکی اجازت نہین ہوسکتی اور سب نے کہا حضرت عائشہ سے کہ
خدا کی قسم سہلہ کو جو حکم کیا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حکم خاص سالم کے حق مین تہا اور اونہون نے قسم کہا کر کہا
نہین آوے ہمارے گہر اس رضاعت کے سبب سے کوئی (یعنی اگر یہہ حکم عام ہوتا تو ہمارے گہرون مین جو اسبات کا رواج ہوتے مگر یہہ
حکم عام نہین ہے) **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ زَوجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَت تَقُولُ اَبیٰ سَائِرُ اَزوَاجِ النَّبِیِّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَن یَدخُلَ عَلَیھِنَّ بِتِلکَ الرَّضَاعَۃِ وَقُلنَ لِعَائِشَۃَ وَاللّٰہِ مَا نُرٰی ھٰذِہٖ اِلَّا رُخصَۃً

رَخَّصَھَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ خَاصَّۃً لِسَالِمٍ فَلَا یَدخُلُ عَلَینَا اَحَدٌ بِھٰذِہِ الرَّضَاعَۃِ وَلَا

یَرَانَا **ترجمہ** بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انکار کیا سب بیبیون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مسئلہ کے عام
ہونیکا اور نہین جائز رکہتی تہین کسیکا گہر آنا اسکے باعث سے اور کہا سب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قسم کہا کر
کہا ہمارے نزدیک یہہ رخصت نہین ہر کسیکے لئے بلکہ خاص کیا تہا اس حکم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم کیواسطے اور
نہین آوے ہمارے یہان اس رضاعت کے سبب سے کوئی یعنی سالم کے سوا اور کسی کو ایسا حکم نہین تاکہ اوسپر قیاس کرسکین اور
اجازت دین **الغیلۃ** دودہ پلانیوالی عورت سے جماع کرنا **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ جُدَامَۃَ بِنتَ وَھبٍ حَدَّثَتھَا

اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَد ھَمَمتُ اَن اَنھٰی عَنِ الغِیلَۃِ حَتّٰی ذَکَرتُ اَنَّ فَارِسَ

وَالرُّومَ یَصنَعُہٗ وَقَالَ اِسحَاقُ یَصنَعُونَہٗ فَلَا یَضُرُّ اَولَادَھُم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
جدامہ وہب کی لڑکی بیان کرتی تہی حضرت عائشہ رض کے پاس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ارادہ ہوا تہا کہ لوگون
کو منع کرون غیلہ کرنے سے (یعنی دودہ پلانے مین جماع کرنے سے) پہر یاد آیا مجہکو کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہین اور
اونکی اولاد کو کچہہ ضرر نہین ہوتا اور اسحاق کی روایت مین جمع کا لفظ ہے یعنی یصنعون ہے اور ایک روایت مین یصنعہ ہے
مطلب مین کچہہ فرق نہین **ف** عربون کا یہہ خیال تہا کہ بچے کی ماں جب بچہ کو دودہ پلاتی ہو تو اوس سے صحبت

ذکر نا چاہئے اس سے لڑکا ضعیف ہو جاتا ہے یہ خیال صحیح نہیں البتہ اگر حمل رہ جاوے تو اوسکا دودھ بچہ کو
ضرر کرتا ہے

باب العزل

نہ داخل کرنا نطفے کا رحم میں عورت کے اور گرا دینا اوسکا فرج سے باہر
اسبابمین اسکا بیان ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ ذُکِرَ ذٰلِکَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا ذَاکُمْ قُلْنَا الرَّجُلُ تَکُوْنُ لَهُ الْمَرْاَۃُ فَیُصِیْبُهَا وَیَکْرَهُ الْحَمْلَ وَتَکُوْنُ لَهُ الْاَمَۃُ فَیُصِیْبُ مِنْهَا وَیَکْرَهُ اَنْ یَّحْمِلَ مِنْهُ قَالَ لَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ

ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ذکر ہوا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کا آپنے فرمایا کیا ذکر ہو رہا ہے تم مین ہمنے عرض کیا کسی شخص کی عورت ہے اور اوس سے وہ قربت کرتا ہے اور عورت کا حاملہ ہونا نہیں چاہتا اور اسیطرح لونڈی کے پاس جاتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اوسکو اس سے حمل رہجاوے آپنے فرمایا کچھ گناہ نہیں تمپر ایسا کرنا یعنی اگر انزال باہر نکالکر کرو تو کچھ برا نہیں) اسواسطے کہ وہ قدر ہے **ف** یعنی نطفہ کا قرار پانا اللہ تعالی کی طرف سے معین و مقرر ہو چکا ہے اوسمین کسیکی کارستانی نہین چلتی اگر اللہ کو حمل ٹھیرانا ہو گا تو تمکو اسکا اوسوقت خبر نہ ہو گی اور نطفہ کو تم باہر ڈالنیکو گے اور اسکا سبب سے یہ خیال ہو جاوے کہ جب باہر ابھی پھینکا نطفہ ٹھیر گیا حالانکہ یہ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ تُرْضِعُ وَاَنَا اَکْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَا قَدْ قُدِّرَ فِی الرَّحِمِ سَیَکُوْنُ

ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نطفہ بیکار کرنیکا مسئلہ اور کہنے لگا مین حمل ٹھیرانا نہین چاہتا اور میری جورو نطفہ کو رکھہ لیتی ہے آپنے فرمایا جو کچھ پہلے سے رحم مین کہا گیا ہے وہ ہو ویگا یعنی تقدیر کا لکھا جو ہو گا وہ ہرگز نہ مٹیگا

حق الرضاع وحرمته

رضاعت کا حق کیا ہے اور کیونکر ادا ہو سکتا ہے

عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّۃَ الرَّضَاعِ قَالَ غُرَّۃٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَۃٌ **ترجمہ** حجاج نے کہا یا رسول اللہ رضاعت کا حق میرے سے کیونکر ادا ہو آپنے فرمایا ایک غلام یا لونڈی دینے سے (دودہ پلانے کو ایک غلام یا لونڈی مول لیکر دیوے تا وہ اوسکی خدمت کرے

الشهادة في الرضاع

ثابت ہونا رضاعت کا گواہی سے

عَنْ عُقْبَۃَ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً فَجَاءَتْنَا امْرَاَۃٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُکُمَا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَۃَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنِی امْرَاَۃٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُکُمَا فَاَعْرَضَ عَنِّیْ فَاَتَیْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَقُلْتُ اِنَّهَا کَاذِبَۃٌ قَالَ وَکَیْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا قَدْ اَرْضَعَتْکُمَا دَعْهَا عَنْکَ **ترجمہ** عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا مین نے ایک عورت سے پھر آئی ایک عورت حبشن اور کہنے لگی مین نے تم دونون کو دودھ پلایا ہے مین آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اونے خبر دی آپکو قصے کی او ربیان کیا مین نے آپکے روبرو فلانی عورت جو فلان کی بیٹی ہے مین نے اوس سے
نکاح کیا پہر آئی ایک عورت حبشن اور کہنے لگی مین نے تم دونون کو دودہ پلایا ہے آپنے میری طرف سے منہ پہیر لیا پہر
مین آپکے منہ کیطرف آیا اور کہا مین نے وہ جہوٹی ہے آپنے فرمایا کیسی اوسکو جہوٹی کہین وہ اقرار کرتی ہے کہ تم
دونون کو اوسنے دودہ پلایا ہے تو چہوڑ دے اوسکو یعنی جسے تو نے نکاح کیا ہے **نکاح ما نکح الاباء**
یعنی باپکی منکوحہ سے نکاح کرنیوالا کیا حکم ہے **عن البراء** قال لقیت خالی ومعه الرایة فقلت این ترید
قال ارسلنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی رجل تزوج امراة ابیه من بعده ان اضرب
عنقه او اقتله **ترجمہ** براء رضی الله عنہ سے روایت ہے ملاقات ہوئی میری ماموں سے اور اونکے پاس ایک جہنڈا بہی تہا
مین نے کہا کہان کا ارادہ ہے آپکا اونہون نے فرمایا مجہکو بہیجا ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ایک آدمی کیطرف اوسکی گردن
مارنے کو اور گردن مارنیکا سبب یہہ ہے کہ اوسنے نکاح کر لیا ہے اپنے باپ کی جورو سے اوسکے مرنیکے بعد **عن البراء**
عن ابیه قال اصبت عمی ومعه رایة فقلت این ترید فقال بعثنی رسول الله صلی الله
علیه وسلم الی رجل نکح امراة ابیه فامرنی ان اضرب عنقه واخذ ماله **ترجمہ** براء رضی
اپنے باپ سے روایت کرتے ہین ملا مین اپنے چچا سے اور اونکے پاس ایک بہالا تہا مین نے پوچہا آپ کہان جاتے ہین
اونہون نے فرمایا مجہکو رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے بہیجا ہے ایک آدمی کیطرف اوسنے نکاح کر لیا ہے اپنے باپ کی جورو
سے اوسکی گردن مارنے کو اور فرمایا ہے کہ لیلوے اوسکا مال **تاویل قول الله عز وجل والمحصنات
من النساء الا ما ملکت ایمانکم** بیان آیت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم
کا یعنی اسکا شان نزول کہان اور کسوقت ہوا ہے **عن ابی سعید الخدری** ان نبی الله صلی الله
علیه وسلم بعث جیشا الی اوطاس فلقوا عدوا فقاتلوهم وظهروا علیهم فاصابوا لهم
سبایا لهن ازواج فی المشرکین فکان المسلمون تحرجوا من غشیانهن فانزل الله عز وجل
والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ای هذا لکم حلال اذا انقضت عدتهن
ترجمہ ابوسعید خدری رضی الله عنہ سے روایت ہے نبی صلی الله علیہ وسلم نے بہیجا لشکر اوطاس کیطرف جو نام ہے ایک مقام کا طایف
مین پہر مقابلہ ہوا دشمن سے اور مارا اونکو اور غالب آئے ہم مشرکون پر اور ہاتہہ لگین ہمکو بندیان اور اونکے خاوند
مشرکون مین رہگئے تہے یعنی عورتین ہاتہہ آئین مسلمانون نے اونکے ساتہہ صحبت کرنیسے پرہیز کیا پہر اوتاری الله
عزت اور بزرگی والے نے یہہ آیت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی حرام ہین تمپر
وہ عورتین جو نکاح مین ہین دوسرے آدمیون کے لیکن اوس وقت حرام نہین جب تم مالک ہو جاؤ اونکے
اور اس حدیث مین جو تفسیر آئی ہے اوس سے بہی یہی معنی نکلتے ہین اور وہ تفسیر یہہ ہے یعنی یہہ عورتین

تمکو حلال ہین عدت گذر جانے کے بعد کیونکہ جب یہ عورتین جہاد مین پکڑی گئین تو لونڈیان ہوگئین اگرچہ اونکے خاوند کافر زندہ ہون پر عدت کے بعد مسلمان اون سے صحبت کرسکتے ہین۔

باب الشغار

بیٹی یا بہین کے مہر کے نکاح کرنیکی ممانعت کا بیان

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشغار ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے ف شغار کے یہ معنی ہین دو شخص آپسمین نکاح کرلین مثلاً ایک شخص اپنی لڑکی کو دوسرے سے نکاح کردے اوسکے مہر کے بدلے مین اپنے داماد کی بہن کو نکاح کرلیوے ایسا دستور جاہلیت کے زمانے مین تھا اسلام نے آکر اس طرح کا نکاح کرنا حرام ہوگیا

عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ومن انتہب نہبۃ فلیس منا ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جلب ہے اسلام مین اور نہ جنب اور نہ شغار اور جس نے لوٹ کی وہ نہین ہم مین سے ف جلب زکوٰۃ مین مال منگوانا مصدق کے پاس جسمین مال والون کو تکلیف ہوتی ہے اور گھوڑدوڑ مین اپنے گھوڑے کے پیچھے رہنا اوسکو ڈانٹنے کے لیے تاکہ وہ آگے نکل جاوے اور جنب یہ کہ دوسرا گھوڑا اپنا ساتھ رکھے جب وہ گھوڑا تھک جاوے جس پر سوار تھا تو دوسرے پر چڑھ جاوے یہ بے ایمانی ہے اور شرط کے خلاف ہے

عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ترجمہ اوپر گذرا

تفسیر الشغار

شغار کا بیان

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشغار والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ ابنتہ ولیس بینہما صداق ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور شغار اوسکو کہتے ہین کہ نکاح کردے کوئی شخص اپنی لڑکی کا دوسرے سے اس شرط پر کہ وہ نکاح کردے اپنی لڑکی کا اسکے ساتھ اور دونو عورتون کا کچھ بھی مہر مقرر نہ ہو

عن ابی ہریرۃ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشغار قال عبید اللہ والشغار کان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ اختہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور بیان کیا عبید اللہ نے جو راوی ہین اس حدیث کے شغار کے معنی یہ ہین کہ نکاح کردے کوئی آدمی اپنی لڑکی کا اس شرط پر کہ نکاح کردے وہ دوسرا آدمی اپنی بہین کا اس سے

التزویج علی سور من القرآن

قرآن کی سورتین سکھانے پر نکاح کرنے کا بیان

عن سہل بن سعد ان امراۃ جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصعد النظر الیہا وصوبہ ثم طاطا راسہ فلما رات المراۃ انہ لم یقض فیہا شیئا جلست فقام رجل من اصحابہ فقال ای رسول اللہ ان لم یکن لک بہا حاجۃ فزوجنیہا قال ہل عندک من شیء فقال لا واللہ ما وجدت شیئا فقال انظر ولو

خاتمًا من حديد فذهب ثم رجع فقال لا والله يا رسول الله ولا خاتمًا من حديد ولكن هذا إزاري قال سهل ما له رداء فلها نصفه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تصنع بإزارك إن لبسته لم يكن عليها منه شيء وإن لبسته لم يكن عليك منه شيء فجلس الرجل حتى طال مجلسه ثم قام فرآه رسول الله صلى الله عليه وسلم موليا فأمر به فدعي فلما جاء قال ماذا معك من القرآن قال معي سورة كذا وسورة كذا عددها فقال هل تقرؤهن عن ظهر قلب قال نعم قال ملكتها بما معك من القرآن **ترجمہ** سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے اوسکو نظر اوٹھا کر خوب دیکھا پھر سر مبارک نیچے کر لیا عورت نے دیکھا کہ آپ اوسکو کچھہ نہین فرماتے تو بیٹھہ گئی اتنے مین کہڑا ہوا ایک آدمی اصحابون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی خواہش نہین تو میرے ساتھہ اسکا نکاح کرا دو آپنے پوچھا تیرے پاس کچھہ ہے اوس نے کہا نہین خدا کی قسم یا رسول اللہ مجھکو کچھہ بھی میسر نہین آپنے فرمایا دیکھہ جا کر لا اگرچہ لوہی کی انگوٹھی ہو وہ گیا اور لوٹ کر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ لوہی کی انگوٹھی تک بھی نہین ملی لیکن یہہ میرا تہبند حاضر ہے آدہا اوسکو دیدونگا آپنے فرمایا یہہ تیری ازار لیکر کیا کریگی اگر تو اسکو پہنے تو اوسکے لیے کچھہ نہین اور جو وہ پہنے تو تو ننگا رہے وہ آدمی دیر تک بیٹھا رہا پھر اوٹھکر چلا دیکھا اوسکی طرف آپنے جاتے وقت آپنے حکم کیا وہ بلایا گیا جب وہ آیا آپنے پوچھا اوسکو تجھکو کچھہ قرآن مین سے بھی معلوم ہے اوسنے کہا مجھکو فلانی سورت فلانی سورت یاد ہین آپنے فرمایا حفظ پڑہ سکتا ہے اوسنے کہا ہان آپنے فرمایا تیرے قبضے مین کر دیا مینے اس عورت کو دس قرآن کے بدلے جو تجھکو یاد ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہر کی کمی کی کوئی حد نہین ایک پیسے سے لیکر ہزارون روپیہ تک ہو سکتا

التزويج على الإسلام

نکاح کرنا اس شرط پر کہ مسلمان ہو جاوے مرد **عن** أنس قال تزوج أبو طلحة أم سليم فكان صداق ما بينهما الإسلام أسلمت أم سليم قبل أبي طلحة فخطبها فقالت إني قد أسلمت فإن أسلمت نكحتك فأسلم فكان صداق ما بينهما **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے اور تھا مہر اونکے درمیان اسلام مسلمان ہوئی ام سلیم پہلے ابو طلحہ سے پھر پیام بھیجا ابو طلحہ نے ام سلیم کو ام سلیم نے جواب دیا مین تو مسلمان ہو چکی اگر تو بھی مسلمان ہو جائیگا تو مین تجھسے نکاح کرونگی پھر مسلمان ابو طلحہ اور مہر اوسکا اسلام ٹھہرا

عن أنس قال خطب أبو طلحة أم سليم فقالت والله ما مثلك يا أبا طلحة يرد ولكنك رجل كافر وأنا امرأة مسلمة ولا يحل لي أن أتزوجك فإن تسلم فذاك مهري ولا أسألك غيره فأسلم فكان ذلك مهرها قال ثابت فما سمعت بامرأة قط كانت أكرم مهرا من أم سليم الإسلام فدخل بها فولدت له **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیام

پیام کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے نکاح کرنے کا کہا ام سلیم نے قسم ہے اللہ کی نہیں ہے تو اے ابو طلحہ رد کرنیکے قابل (یعنی تیری بات مانی جاویگی) مگر اسواسطے کہ تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں میرے لئے حلال او رجائز نہیں ہے کہ تجھسے نکاح کروں ہاں اگر تو مسلمان ہو جاویگا پس تیرا مسلمان ہونا تیرا مہر ہوگا یعنی اور کچھ مہر مقرر نہیں کرتی اسلام لانا ہی مہر کی جگہہ سمجھونگی اور تیرے سے اور کسی چیز کی درخواست نہیں پہر مسلمان ہوگئے ابو طلحہ اور مہر وہی رہا ثابت جو انس رضہ کے بعد کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نہیں سنی کوئی ایسی عورت جسکا مہر بزرگ اور بہتر ہو ام سلیم کے مہر سے کیونکہ ام سلیم کا مہر اسلام تہا اور اسلام سے بڑھکر کونسی چیز ہو سکتی ہے اور ابو طلحہ نے اونسے قربت کی اور بچے پیدا ہوئے ابو طلحہ کے نطفے سے

التزويج على العتق

آزاد کرنیکو مہر ٹہیرا کر نکاح کرلینے کا بیان عن انس ان رسول الله اعتق صفية وجعله صداقها ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ نے آزاد کیا صفیہ کو اور بنایا اوسکو مہر اسکا عن انس ان رسول الله صلعم اعتق صفية وجعل عتقها مهرها ترجمہ انس رض سے روایت ہے آزاد کیا صفیہ کو رسول اللہ نے اور آزادی کو اس بیوی کا مہر ٹہیرایا

عتق الرجل جارية ثم يتزوجها

آزاد کرنا لونڈی کو اور پہر نکاح کر لینا اوس سے کیسا ہے اور کتنا اجر رکہتا ہے عن ابی موسی قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة يؤتون اجرهم مرتين رجل كانت له امة فادبها فاحسن ادبها وعلمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها وتزوجها وعبد يؤدي حق الله وحق مواليه ومؤمن اهل الكتاب ترجمہ ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جنکو دوہرا اجر اور ثواب ہے پہلا وہ آدمی جسکی پاس لونڈی ہو اور ادب دیا ہو اوسکو جیسا کہ ادب دینے کا حق ہے اور علم پڑہایا اوسکو جیسا کہ علم پڑہانیکا حق ہوتا ہے یعنی علم و ادب میں اوسکو لایق و فایق کیا ہو اور پہر آزاد کرنیکے بعد اوس سے نکاح کرلیوے اور دوسرا غلام جو آزاد کرے حق خدمت اپنے میاں کا اور حق اللہ تعالی کا اور تیسرا اہل کتاب جو ایمان لایا ہو عن ابی موسی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق جاريته ثم تزوجها فله اجران ترجمہ ابو موسی رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے آزاد کیا اپنی باندی کو اور پہر اوس سے نکاح کرلیا اوسکو دو اجر ہیں یعنی ایک تو آزاد کرنیکا دوسرا اوس سے نکاح کرلینے کا

القسط في الاصدقة

مہروں میں انصاف اور عدل کرنیکا بیان عن عروة بن الزبير انه سال عائشة عن قول الله عز وجل وان خفتم ان لا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء قالت يا ابن اختي هي اليتيمة تكون في حجر وليها فتشاركه في ماله فيعجبه مالها وجمالها فيريد وليها ان يتزوجها بغير ان يقسط في صداقها فيعطيها مثل ما يعطيها غيره فنهوا ان ينكحوهن الا ان يقسطوا لهن ويبلغوا بهن اعلى سنتهن من الصداق فامروا ان ينكحوا ما طاب لهم من النساء سواهن قال عروة قالت عائشة ثم ان الناس استفتوا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بعد

فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَیَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِیْہِنَّ اِلٰی قَوْلِہٖ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ
تَنْکِحُوْہُنَّ قَالَتْ عَائِشَۃُ وَالَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ اَنَّہٗ یُتْلٰی فِی الْکِتَابِ الْاٰیَۃُ الْاُوْلَی الَّتِیْ فِیْہَا وَاِنْ
خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَۃُ وَقَوْلُ اللّٰہِ فِی
الْاٰیَۃِ الْاُخْرٰی وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْہُنَّ رَغْبَۃَ اَحَدِکُمْ عَنْ یَتِیْمَتِہِ الَّتِیْ تَکُوْنُ فِیْ حِجْرِہٖ حِیْنَ
تَکُوْنُ قَلِیْلَۃَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُہُوْا اَنْ یَّنْکِحُوْا مَا رَغِبُوْا فِیْ مَالِہَا مِنْ یَتَامَی النِّسَآءِ اِلَّا
بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِہِمْ عَنْہُنَّ ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے انہون نے اس آیت کی تفسیر حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے پوچھی اور وہ آیت یہہ ہے وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ
یعنی اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کروگے یتیم لڑکیون کے حق مین تو نکاح کرو جو تمکو خوش آوین عورتین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا ای میری بہن کے بیٹے اس آیت مین اون یتیم لڑکیون کا بیان ہے جو پرورش پاتی ہین اپنے والیون کے پاس اور
وہ لڑکیین حصہ رکہتی ہین مال مین جو پہونچا ہے ورثے کے سبب سے اونکو والیون نے اونکی صورت اور مال دیکھکر یون چاہا
کہ اونکو اپنے نکاح مین لیلوین مگر اونکے مہر سے جتنا اونکو غیر آدمی دے سکتا ہے یعنی اگر آپ اون سے نکاح نکرین اور دوسرے سے
اونکا نکاح کردین تو دوسرا مہر زیادہ دیگا پروا لی ہی چاہتے تہے کہ بے انصافی کرکے تہوڑے سے مہر پر آپ اون سے نکاح کرلیں
اللہ جل شانہ کی طرف سے اونکو ممانعت آئی اونکے ساتھ کم مہر پر نکاح کرنیسے اور حکم ہوا اگر تم اون سے نکاح کرنا چاہتے ہو
تو انصاف کرو اونکے معاملے مین اور اعلا درجہ کا مہر مقرر کرو اون کا اور نہین تو جسکو تمہارا جی چاہے اوسکو کرلو اونکے سوا
پہر فرمایا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعد اس قصے کے لوگون نے استفتا کیا یعنی پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسی معاملے مین پہر اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہہ آیت وَیَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ
فِیْہِنَّ اِلٰی قَوْلِہٖ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْہُنَّ یعنی تجھسے رخصت مانگتے ہین عورتون کی تو کہہ اللہ تمکو رخصت دیتا
ہے اونکی اور وہ جو تمکو سناتے ہین کتاب مین سو حکم ہے یتیم عورتون کا جنکو تم نہین دیتے جو اونکا مقرر ہے اور
چاہتے ہو کہ اون کو نکاح مین لو اور حضرت عائشہ رض فرماتی ہین اس پہلی آیت مین اللہ تعالی نے وَمَا
یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فِی الْکِتَابِ جو فرمایا ہے اوس سے پہلی آیت مراد ہے یعنی وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰی
فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اور دوسری آیت مین فرمایا وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْہُنَّ اس آیت سے
یہہ غرض ہے کہ جو یتیم لڑکیین تمہاری پرورش مین ہین اگر مال و جمال و حسن مین ہیٹی تو تم اونکی طرف رغبت
نہین کرتے اسیواسطے تمکو منع ہوگیا اون سے نکاح کرنا جنسے تم رغبت کرتے ہو کیونکہ باوجود خواہش کے اونکا مہر پورا
مقرر نہ کرنا بے انصافی کی بات ہے شاہ عبدالقادر رحمت اللہ علیہ کے فائدے سے ان آیتون کا مضمون خوب واضح
ہوجائیگا ف اس سورت کے اول مین تقید تہا یتیم کے حق کا اور فرمایا تہا کہ لڑکی یتیم جسکا والی ہین مگر

چچا کا بیٹا اگر جانے کہ مین اوسکا حق دار ہون تو آپ اوسکو نکاح مین نہ لاوے کسی اور کو کر دے کہ آپ اوسکا حمایتی
رہے تو مسلمانون نے ایسی عورتون کو نکاح مین لانا موقوف کیا پہر دیکہا کہ بعضی جگہہ لڑکی کے حق مین بہتر ہے کہ اپنا ولی
ہی نکاح مین لاوے جو وہ اوسکی خاطر کریگا غیر نہ کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت مانگی اوسپر یہہ آیت اوتری رخصت
ملی اور فرمایا کہ وہ جو کتاب مین منع سنایا تہا سو جب ہے کہ اونکا حق پورا نہ دو اور یتیم کے تاکید تہی اور جو بہلائی کیا چاہو
تو رخصت ہے **عن** ابی سلمة قال سألت عائشة عن ذلك فقالت فعل رسول الله صلی الله علیه
وسلم علی اثنتی عشرة اوقية ونش وذلك خمس مائة درهم **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے پوچہا
مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہون نے مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۲ بارہ اوقیہ اور نش کا اور ہوئی درہم
اوسکے پانسو **ف** (نش) بارہ ماشے کے روپیہ ہون تو ایک سو اکتیس روپیہ ہم رہتے ہین **عن** ابی هريرة قال كان
الصداق اذا كان فينا رسول الله صلی الله علیه وسلم عشرة اواق **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے تہا مہر زمان مبارک مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس اوقیہ **عن** ابی العجفاء قال قال عمر بن الخطاب
الا لا تغلوا صداق النساء فانه لو كان مكرمة في الدنيا او تقوى عند الله عز وجل كان
اولاكم به النبي صلی الله علیه وسلم ما اصدق امرأة من نسائه ولا اصدقت امرأة من بناته اكثر
من اثنتي عشرة اوقية وان الرجل ليغلي بصدقة امرأته حتى يكون لها عداوة في
نفسه وحتى يقول كلفت لكم علق القربة وكنت غلاما عربيا مولدا فلا ادري
ما علق القربة قال واخرى يقولونها لمن قتل في مغازيكم او مات قتل فلان
شهيدا او مات فلان شهيدا ولعله ان يكون قد اوقر عجز دابته او دف راحلته
ذهبا او ورقا يطلب التجارة فلا تقولوا ذاكم ولكن قولوا كما قال النبي صلی الله علیه
وسلم من قتل في سبيل الله او مات فهو في الجنة **ترجمہ** ابو عجفاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبردار نہ غلو اور زیادتی کیا کرو مہرون مین عورتون کے کیونکہ اگر ہوتا یہہ کام کچہہ عزت کا دنیا
مین یا پرہیزگاری کا اللہ تعالی کے نزدیک تو ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے پہلے مستحق اس بات کے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا اور کسی لڑکی کا مہر اس سے زیادہ یعنی جسکے مقدار بارہ اوقیہ ہوتے ہین نہین
مقرر فرمایا اور آدمی زیادتی اور غلو کرتا ہے اپنی جورو کے مہر مین یہانتک کہ اوسکو دشمنی ہو جاتی ہے اپنی بی بی سے
یہانتک کہ وہ کہتا ہے مین نے تمہارے لئے تکلیف اوٹہائی مشک کی رسی کے لئے بہی اور یہہ ایک مثل ہے عربی زبان مین
اوس سے مقصود یہہ ہے کہ مجہکو تمہارے لئے بڑی مصیبت اوٹہانا پڑی مشک کی رسی بہی مین ہی لایا اور ایک روایت مین
عرق القربة ہے یعنی مجہے پسینا آیا جیسے مشک پسیجتی ہے تکلیف سے ابو العجفاء نے کہا مین ایک لڑکا تہا مولد

(یعنی خالص عرب نہ تہا) تو مین نہین سمجہا کہ علق القربہ کیا ہے حضرت رضی اللہ عنہ نے کہا ایک اور بات لوگ کہا کرتے ہین جو مارا جاوے تمہاری لڑائیون مین یا مرجاوے تو کہتے ہین وہ شہید مارا گیا یا شہید مرا اور شاید اوس نے اپنے اونٹ کے سرین پر بوجہ لادا ہوا یا کجاوے پر سونا چاندی کا سوداگری کے لئے (یعنی اوسکی نیت خالص جہاد کی نہو) تو ایسا مت کہو بلکہ اوسطرح کہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تہے جو شخص مارا جاوے یا مرجاوے اللہ کی راہ مین وہ جنت مین جاویگا اور کسی شخص خاص کے بارے مین کچہہ نہ کہو اللہ جانتا ہے اوسکی نیت کیا ہی عن

ام حبیبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجھا وھی بارض الحبشۃ زوجھا النجاشی و

امھرھا اربعۃ آلاف وجھزھا من عندہ وبعث مع شرحبیل بن حسنۃ ولم یبعث الیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیٔ وکان مھر نسائہ اربع مائۃ درھم **ترجمہ** حضرت ام حبیبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے نکاح کیا اور وہ حبش کے ملک مین تہین وہان کے بادشاہ نے جسکا نام نجاشی تہا نکاح کرکے جہیز وغیرہ اپنی طرف سے دیا اور چار ہزار مہر مقرر کیا تہا اور شرحبیل بن حسنہ کے ہمراہ ویکو بہجوا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی ام حبیبہ کو ایک حبہ نہین بہیجا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ازواج مطہرات کا مہر چارسو درہم تہے

التزویج علی نواۃ من ذھب

سونے کی ایک نواۃ پر نکاح کرنا (نواۃ کہجور کی کہٹلی یا پانچ درہم برابر تول) عن انس بن مالک ان

عبد الرحمن بن عوف جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ انہ تزوج امراۃ من الانصار

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم سقت الیھا قال زنۃ نواۃ من ذھب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولم ولو بشاۃ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ سے روایت ہے آئے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسوقت اونکے کپڑے یا بدن پہ زرد دہبہ لگا ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے دریافت کیا اونہون نے کہا مین نے ایک انصار کی عورت سے نکاح کیا ہے پہر آپنے فرمایا کیا مہر دیا تونے عبد الرحمان بن عوف نے عرض کیا ایک نواۃ سونا آپنے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہی ہو ف اہل حساب کی اصطلاح مین نواۃ پانچ درہم کے وزن کو کہتے ہین عن انس یقول قال عبد الرحمن بن عوف

رآنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی بشاشۃ العرس فقلت تزوجت امراۃ من الانصار

قال کم اصدقتھا قال زنۃ نواۃ من ذھب **ترجمہ** انس سے روایت ہے عبد الرحمان بن عوف بیان کرتے تہے دیکہا مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی خوشی کا نشان اوس وقت مین نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مین نے نکاح کیا ہی ایک انصاری عورت سے آپنے پوچہا مہر کتنا باندہا اوسکا عبد الرحمان نے کہا ایک نواۃ سونے کا عن

عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امراۃ نکحت علی صداق او حباء او عدۃ قبل عصمۃ

الْخَلْوَةِ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ

ترجمہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت نے نکاح کیا مہر پر یا بخشش پر یا بخشش کے وعدہ پر نکاح سے پہلے تو یہ سب چیزیں عورت کی ہیں اور جو کچھ بعد عقد نکاح کے ہوگا وہ دینے والے کا حق ہے اور آدمی کی عزت اور بزرگی بیٹی اور بہن کے سبب سے ہے یعنی اگر بیٹی اور بہن کو دینے دلانے سے خوش کرے گا سزاوار تحسین اور آفرین کا ہوگا **ف** پہلے نکاح سے یعنی نکاح باندھنے سے پہلے جو کچھ عورت کو دیدیا یا دینے کا اقرار کیا وہ عورت کا مال ہوگیا اوس میں خاوند وغیرہ کا کچھ دخل نہیں اور جو کچھ بعد نکاح باندھنے کے عورت کو دیا جاتا ہے وہ دینے والے کا حق ہے یعنے اوس میں دینے والے کا دعوی چل سکتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سسرال والوں کے ساتھ احسان کرنا چاہیئے

إِبَاحَةُ التَّزْوِيجِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

بغیر مہر کے نکاح کرنیکی اباحت اور جواز کا بیان

عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا أُتِيَ عَبْدُ اللَّهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَتُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَلُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا أَثَرًا قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا نَجِدُ فِيهَا يَعْنِي أَثَرًا قَالَ أَقُولُ بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ لَهَا كَمَهْرِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعَ فَقَالَ فِي مِثْلِ هَذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فِي امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَضَى لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ صَدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْأَسْوَدَ غَيْرَ زَائِدَةَ

ترجمہ علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک مقدمہ عبداللہ بن مسعود کے پاس اسطرح کا کہ نکاح کیا ایک آدمی نے کسی عورت کے ساتھ اور مہر کا کچھ ذکر نہ آیا تھا یعنے مہر کی تعین نکی اور بغیر صحبت کے نیکے مرگیا عبداللہ بن مسعود نے کہا لوگوں سے پوچھو تمکو معلوم ہے اس مسئلہ میں کوئی حدیث لوگوں نے کہا ہمکو معلوم نہیں عبداللہ بن مسعود نے کہا میں اپنی عقل سے کہونگا اگر ٹھیک پڑا تو اللہ کی طرف سے ہے یہہ کہکر فرمایا اوس عورت کو مہر مثل دینا چاہیئے یعنے جیسے مہر اوس عورت کے کنبے اور قبیلے میں دوسری عورتوں کا ہے جو اس عورت کے ہم عمر میں ویسا ہی مہر اس عورت کا ہے بغیر زیادتی اور نقصان کے اور اس عورت کا حصہ اوسکے ترکے میں بھی ہے اور اسکو عدت بھی گذارنا چاہیئے یہہ بات سنکر ایک آدمی اوٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اسیطرح ہماری قوم کی عورت کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چکایا تھا اوس عورت کو بروع بنت واشق کہتی تھی ایک آدمی سے نکاح کیا اوس نے پھر وہ مرگیا اوسکو ہمبستر ہونا بھی نصیب نہوا تھا اوسکے لئے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی مہر کا جو تہا اوسکی قوم کی عورتوں کے یہاں دوسری عورتوں کا مہر اور شامل کیا اوس عورت کو میراث میں اور حکم کیا اوسکے لئے عدت کا یہہ بات سنکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

تہا اوسکے اور اسد اکبر کہا یعنی خوش ہوئے (کہ اونکا فیصلہ صحیح نکلا) امام نسائی نے کہا اس حدیث مین اسود کا ذکر
کسی نے نہین کیا سوا زائدہ کے **عن** علقمة عن عبد الله انه اتي في امرأة تزوجها رجل فمات
عنها ولم يفرض لها صداقا ولم يدخل بها فاختلفوا اليه قريبا من شهر لا يفتيهم ثم قال
ارى لها صداق نسائها لا وكس ولا شطط ولها الميراث وعليها العدة فشهد معقل بن
سنان الاشجعي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في بروع بنت واشق مثل ما قضيت
ترجمہ علقمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین آیا ایک عورت کا جہگڑا نزدیک عبد اللہ بن مسعود کے اور وہ جہگڑا
یہہ تہا ایک عورت کو کسی شخص نے نکاح کیا تہا اور اوسکا مہر مقرر نہ کیا اور نہ اوس سے صحبت کی ویسے ہی مرگیا لوگ عبد اللہ
بن مسعود کے پاس اس مسئلہ کے دریافت کرنیکو لئے قریب ایک مہینے کے پہرتے رہے عبد اللہ بن مسعود نے اونکو فتوی نہ دیا
آخر ایک روز فرمانے لگے میری رائے مین آتا ہے کہ اوس عورت کا مہر اوسکے کنبے کی عورتون کی مانند ہے نہ کم اور نہ
زیادہ اور اوس کے لئے میراث بہی ہے اور عدت بیٹہنا اوسکو لازم ہے عبد اللہ بن مسعود کی بات پر معقل بن سنان
نے گواہی دی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع واشق کی بیٹی کا جہگڑا اسیطرح فیصلہ کیا تہا جیسا تمنے فیصلہ
کیا **عن** عبد الله في رجل تزوج امرأة فمات ولم يدخل بها ولم يفرض لها قال لها الصداق
وعليها العدة ولها الميراث فقال معقل بن سنان فقد سمعت النبي صلى الله عليه وسلم
قضى به في بروع بنت واشق **ترجمہ** حکم کیا عبد اللہ بن مسعود رض نے اوس آدمی کے مقدمہ مین جس نے نکاح
کیا تہا ایک عورت سے اور نہ مہر مقرر کیا اوسکا اور نہ اوس سے صحبت کی اسطرح کا حکم کہ دلایا جاوے ایسی عورت کو مہر اور
میراث اور لازم ہے اوسپر عدت یہہ سنکر معقل بن سنان نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح کا
فیصلہ کیا جہگڑے مین بروع کے جو بیٹی تہی واشق کی **عن** علقمة عن عبد الله مثله **ترجمہ** علقمہ نے عبد اللہ
بن مسعود کے اسیطرح اور بہی روایت کی ہے **عن** علقمة عن عبد الله انه اتاه قوم فقالوا ان رجلا تزوج
امرأة ولم يفرض لها صداقا ولم يجمعها اليه حتى مات فقال عبد الله ما سئلت منذ
فارقت رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد علي من هذه فأتوا غيري فاختلفوا اليه فيها
شهرا ثم قالوا له في آخر ذلك من نسأل ان لم نسألك وانت من جلة اصحاب محمد صلى الله
عليه وسلم بهذا البلد ولا نجد غيرك قال سأقول فيها بجهد رأيي فان كان صوابا فمن
الله وحده لا شريك له وان كان خطأ فمني ومن الشيطان والله ورسوله منه بريء ارى ان
اجعل لها صداق نسائها ولا وكس ولا شطط ولها الميراث وعليها العدة اربعة اشهر و
عشرا قال وذلك بسمع اناس من اشجع فقاموا فقالوا نشهد انك قضيت بما قضى به

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرْحَةً لَمْ يَفْرَحْ مِثْلَهَا إِلَّا بِإِسْلَامِهِ **ترجمہ** علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین آئے کسی قوم سے لوگ عبداللہ بن مسعود کے پاس اور کہنے لگے نکاح کیا تہا کسی آدمی نے کسی عورت سے نہ اوسکا مہر مقرر کیا اور نہ اوس سے صحبت کی اور مر گیا وہ عبداللہ بن مسعود یہہ سنکر کہنے لگے ایسی مشکل بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سے آجتک کسینے مجہسے نہین پوچہی تہی تم کسی اور کے پاس جاؤ غرض اون لوگون نے انکا پیچہا ایک مہینے تک کیا اور آخر کہنے لگے ہم کسکے پاس جاوین اور کس سے پوچہین تمہارے جیسا بزرگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون مین سے اس شہر مین کوئی نہین ہے عبداللہ بن مسعود رضہ نے فرمایا اب مین اپنی رائے کے زور سے بیان کرتا ہون اگر صواب اور درست ہوا تو اللہ کیطرف سے ہے جو وحدہ لاشریک ہے اور اگر خطا یا غلط ہوا تو میرا قصور ہے اور شیطان کا اللہ اور اوسکا رسول دونون خطا سے بری ہین میری سمجہہ مین اوسکو اوتنا مہر دینا چاہئے جتنا اوسکے یہانکی اور عورتون کا مہر ہے نہ اوس سے کم اور نہ زیادہ اور اوسکے لئے میراث بہی ہے اور اوسکو عدت گذارنا چاہئے چار مہینے دس دن اور کہا یہہ مسئلہ سنا چند لوگون نے اشجع سے پہر اوٹہکہڑے ہوئے سب لوگ اور کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہین کہ آپنے ایسا فیصلہ کیا ہے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کی عورت کا فیصلہ کیا تہا اور اوس عورت کا نام بروع واشق کی بیٹی کر کر مشہور تہا راوی کہتا ہے ایسا خوشی مین عبداللہ کو کبہی نہ دیکہا تہا مگر اسلام لانیکے وقت مین یعنی یہہ بات سنکر عبداللہ بن مسعود رضہ بہت خوش ہوئے کیونکہ اونکی رائے مطابق ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے

هِبَةُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا بِغَيْرِ صَدَاقٍ

بیان ایسی عورت کا جس نے ہبہ اور بخشش کیا اپنے تئین بغیر مہر کے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ مین بخش دیتی ہون اپنی جان آپکو کہڑی رہی دیر تک اتنے مین اوٹہا ایک آدمی اور کہنے لگا اگر آپکو اس عورت کی خواہش نہین تو میرے ساتہ نکاح کرا دیجئے اوسکا آپنے فرمایا تیرے پاس کچہہ ہے اوس نے کہا کچہہ نہین میسر مجہکو آپنے فرمایا اوسکو جا ڈہونڈ لا اگرچہ لوہے کی انگوٹہی ہو وہ ڈہونڈنے گیا اور کچہہ نہ ملا اوسکو آپنے فرمایا اوسکو قرآن آتا ہے تجہکو اوس نے کہا ہان یہہ یہہ سورتین

آتی ہین مجھکو اوسنا م لیا اون سورتون کا آپنے فرمایا مین نے تیرا نکاح کر دیا اس عورت سے اوس قران پر جو تجھکو یاد ہے

بَابُ اِحْلَالِ الْفَرْجِ

حلال کر دینا فرج کا کسی کے لیے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے لئے جسنے زنا کیا تھا لونڈی سے اپنی جورو کی یہہ فرمایا تھا اگر حلال کر دی تھی اوس عورت نے یعنی اوسکی جورو نے وہ لونڈی اوسکے لئے تو مارونگا مین اوسکو سو کوڑے اور اگر حلال نہین کی تھی اوسکے لئے تو رجم کرونگا اوسکو ف کیونکہ جب مالک نے لونڈی کے فرج کسی کی حلال کر دی تو وہ حلال نہین ہوتی مگر شبہہ کی وجہ سے زنا کی حد نہ پڑیگی اور سو کوڑے بطور تعزیر کے اوسکو مارے جاوینگے

عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَيُنْبَزُ قُرْقُورًا اَنَّهُ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ وَكَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهُ فَجُلِدَ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ فَكَتَبْتُ اِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ اِلَيَّ بِهٰذَا ترجمہ حبیب بن سالم سے روایت ہے آیا ایک جھگڑا النعمان بن بشیر کے پاس اوس آدمی کا جسکا نام عبدالرحمان تھا اور لوگون نے اوسکا نام قرقور بھی دہر لیا تھا وہ جھگڑا یہہ تھا وہ اپنی جورو کی لونڈی پر جا پڑا یعنی اوس سے زنا کر لیا نعمان بن بشیر کہنے لگے مین فیصلہ کرونگا اوسطرح جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور کہا نعمان بن بشیر نے اگر حلال کر دی تھی لونڈی تیرے لئے تو کوڑے مارونگا مین تجھکو ورنہ نہین تو رجم کرونگا تجھکو پتھرون کے ساتھ آخر یہہ ہوا سو کوڑے مارے اوسکو کیونکہ اوسکی جورو نے حلال کر دی تھی اوسکو وہ لونڈی قتادہ کہتے ہین مین نے حبیب بن سالم کو لکہا تھا اوسنے مجھکو بھی لکہہ بھیجا تھا

عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَجُلٍ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهُ فَاجْلِدْهُ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهُ فَارْجُمْهُ ترجمہ اوپر گذر چکا ہے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَاِنْ كَانَ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا ترجمہ سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فیصلہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا کہ اوس نے زنا کیا تھا اپنی جورو کی لونڈی سے اسطرح پر اگر اوس مرد نے زبردستی زنا کیا اوس سے تو آزاد ہوگی وہ لونڈی اور مرد کو دینی آئی ایک لونڈی اوسکی مانند یعنے مرد اوس لونڈی کے بدلے اپنی جورو کو اور لونڈی خرید کر دے کیونکہ یہہ لونڈی بسبب زبردستی کے آزاد ہو گئی اور اگر مرد نے زبردستی نہین کی بلکہ لونڈی کی رضا سے یہہ کام ہوا تو وہ

باب احلال الفرج

لونڈی اوس مرد کی ہو گئی اور اوس لونڈی کے بدلے دوسری لونڈی اس لونڈی کی مالک کو دینی واجب ہو گی

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ اَنَّ رَجُلًا غَشِيَ جَارِيَةً لِامْرَأَتِهٖ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ مِّنْ مَّالِهٖ وَعَلَيْهِ الشَّرْوٰى لِسَيِّدَتِهَا وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ
فَهِيَ لِسَيِّدَتِهَا وَمِثْلُهَا مِنْ مَّالِهٖ **ترجمہ** سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے زنا کیا ایک آدمی نے اپنی جورو کی باندی
سے پھر آیا یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے فرمایا اگر زبردستی اور نارضامندی سے کیا اوس آدمی نے یہہ
کام تو وہ لونڈی آزاد ہو گئی اوس آدمی کے مال سے اور اوس لونڈی کی مالک یعنی بیوی کو یہہ شخص دوسری لونڈی
دیوے اوسکے بدلے میں اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضا سے ہوا یہہ کام تو یہہ لونڈی اوسکی رہی جسکی تہی
اور دوسری باندی اسکی مثل دینی واجب ہوتی اس مرد پر اپنے مال میں سے **ف** یہہ گویا جرمانہ ہے مرد پر کہ پرائی لونڈی
سے کیوں جماع کیا تو اوسکے بدلے اور ایک لونڈی خرید کر دینا پڑی اہل سنت کے نزدیک لونڈی کی شرمگاہ کسی کے لئے حلال
کرنا درست نہیں مگر شیعہ امامیہ کے نزدیک درست ہے

تَحْرِيْمُ الْمُتْعَةِ

متعہ کے حرام ہونیکا بیان

عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ
ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا لَا يَرٰى بِالْمُتْعَةِ بَاْسًا فَقَالَ اِنَّكَ تَائِهٌ اِنَّهٗ نَهَانِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ **ترجمہ** حسن اور عبداللہ
جو دونوں بیٹے ہیں محمد کے وہ دونوں اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہونچی یہہ خبر کہ کوئی آدمی ایسا
ہے جو متعہ کی کچھ حرمت نہیں سمجھتا فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو گمراہ ہے ہوا سطے کہ منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خیبر کے دن اوس سے اور گدھے کے گوشت سے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ **ترجمہ** حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنیسے عورتوں کے ساتہہ خیبر کے دن اور گوشت سے گدہوں کے
جو شہری ہوں یعنی گودہر ہوں کیونکہ گورخر حلال ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى يَوْمَ حُنَيْنٍ وَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ مِنْ كِتَابِهٖ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خیبر کے دن متعہ کرنیسے عورتوں کے ساتہہ اور ابن مثنی فرماتے ہیں حنین کے دن منع کیا اور ابن مثنی کہتے ہیں
یوں ہی حدیث بیان کی مجھکو عبدالوہاب نے اپنی کتاب میں سے

عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ اِلَى امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا
اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيْنِيْ فَقُلْتُ رِدَائِيْ وَقَالَ صَاحِبِيْ رِدَائِيْ وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِيْ
اَجْوَدَ مِنْ رِدَائِيْ وَكُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلٰى رِدَاءِ صَاحِبِيْ اَعْجَبَهَا وَاِذَا نَظَرَتْ

إِلَّا أُعْجِبُهَا ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا ترجمہ سبرہ
روایت کرتے ہیں اجازت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنیکی تو گیا میں اور ایک اور آدمی بنی عامر کے قبیلے کی ایک
عورت کے پاس اور بیان کیا ہمنے اپنا ارادہ اوس سے وہ کہنے لگی کیا دوگے مجھکو میں نے کہا کہ چادر دونگا ہوں اور میرے
ساتھی نے بھی یہی کہا لیکن میرے ساتھ والے کے پاس چادر میری چادر سے اچھی تھی پر میں اوس سے عمر میں کم تھا اور جوان
تھا اوس سے جب وہ عورت میرے ساتھ والے کی چادر کو دیکھتی تھی تو جھکتی اوسکی طرف اور جب مجھکو دیکھتی تھی تو اچھا
معلوم ہوتا تھا میں اوسکو پھر آخر مجھکو کہنے لگی تو اور تیری چادر بس ہے مجھکو پھر میں نے تین دن تک رکھا اوسکو بعد اوس کے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے پاس متعہ والی عورتیں ہیں اونکو چاہیے کہ نکالدیں اون عورتوں کو **إِعْلَانُ النِّكَاحِ**
بِالصَّوْتِ وَضَرْبِ الدُّفِّ شہرت نکاح کی آواز سے اور دف بجانیکے ساتھ **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ ترجمہ محمد
بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح اور حرام کی تمیز آواز اور دف سے ہوتی ہے
ف یعنی نکاح کو چوری اور چھپا کر نکرنا چاہیے کیونکہ ظاہر کرنیکی بات اگر کوئی چھپا کر کریگا تو سوائے حرام کے اور کیا ہوگا اور
کچھ شور غل ہو تو دف جسکو ایک ہاتھ سے بجاتے ہیں وہی بجاوے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ ترجمہ محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح میں اور حرام نکاح میں فرق شہرت اور آواز سے ہوتا ہے **كَيْفَ يُدْعَى لِلرَّجُلِ**
إِذَا تَزَوَّجَ جب آدمی کا نکاح ہوگیا ہو تو اوسکو کیا دعا دینی چاہیے **عَنْ** الْحَسَنِ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ امْرَأَةً
مِنْ بَنِي جُشَمٍ فَقِيلَ لَهُ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ قَالَ قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللَّهُ
فِيكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ ترجمہ امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا عقیل ابو طالب کے بیٹے نے کسی عورت سے دعا دی اونکو
لوگوں نے بالرفاء والبنین کہکر یعنی خدا تم میں اتفاق اور ملاپ کرے اور صاحب اولاد کرے اور وہ عورت بنی جشم کے قبیلے میں کی تھی
عقیل نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اسیطرح تم بھی کہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا بَارَكَ
اللَّهُ فِيكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ یعنی برکت دیوے اللہ تعالی تمہاری ہر چیز میں اور برکت والا کرے تمکو **دُعَاءُ مَنْ**
لَمْ يَشْهَدِ التَّزْوِيجَ جو شخص حاضر نہو نکاح کے وقت اوسکی دعا دینے کا بیان **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ
مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک نشان زرد عبدالرحمن کے کپڑے پر پوچھ فرمایا یہ کیا ہے عبدالرحمان نے عرض کیا میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے

اور کچھ زعفران کے نشان تھے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اسکا مہر مقرر کیا آپ نے دعا دی بارک اللہ لک یعنی برکت دیوے تمکو اللہ تعالی اس نکاح میں اور فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **اَلرُّخْصَةُ فِي الصُّفْرَةِ عِنْدَ التَّزْوِيجِ** شادی

میں زرد رنگ کی رخصت اور اجازت کا بیان **عن** أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ مِنْ

زَعْفَرَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَالَ وَمَا أَصْدَقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ

مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف آئے اور انکے اوپر اثر تھا زعفران کے رنگ کا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کیا ہے عبدالرحمان نے عرض کیا میں شادی کیا ہوں آپنے فرمایا کتنا مہر باندھا

عبدالرحمان نے عرض کیا ایک گٹھلی برابر سونا آپنے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **عن** أَنَسٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ كَأَنَّهُ يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ

امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے اثر زردی کا مجھ پر یعنے یہہ قول عبدالرحمان کا ہے انس کا نہیں پھر فرمایا یہہ کیا ہے یہہ عرض کیا عبدالرحمان نے

یہہ نکاح کرنیکا نشان ہے میں نے ایک انصاری سے نکاح کیا ہے آپنے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **نِحْلَةُ**

الْخَلْوَةِ خلوت کی بخشش دینے کا بیان **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنِ بِي قَالَ أَعْطِهَا شَيْئًا قُلْتُ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَأَيْنَ دِرْعُكَ

الْحُطَمِيَّةُ قُلْتُ هِيَ عِنْدِي قَالَ فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے

ہیں میں نے نکاح کیا حضرت فاطمہ سے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے پاس بھیجدیجئے میری دلہن کو آپنے فرمایا

کچھہ دے اوسکو میں نے کہا میرے پاس کچھہ نہیں آپنے فرمایا تیری زرہ حطمیہ کہاں گئی میں نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے

آپنے فرمایا دہی دیدے اوسکو یعنی دلہن کو **ف** حطمیہ منسوب ہے حطمہ بن الحارث کی طرف جو زرہ بنایا کرتے تھے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهَا شَيْئًا

قَالَ مَا عِنْدِي قَالَ فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نکاح کیا حضرت علی

رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کچھہ دے اوسکو حضرت علی نے عرض کیا

میرے پاس کچھہ نہیں آپنے فرمایا تیری حطمیہ کہاں گئی **الْبِنَاءُ فِي الشَّوَّالِ** عید کے مہینے میں دلہن کو نوشہ کے پاس

بھیجنے کا بیان **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَأُدْخِلْتُ

عَلَيْهِ فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھکو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے مہینے میں اور آئی میں ان کے پاس اسی عید کے مہینے میں پھر کون سی بیوی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی مجھسے زیادہ خوش اور محظوظ تھی سب بیویوں میں **اَلْبِنَاءُ بِابْنَةِ تِسْعٍ** نو برس کی لڑکی کو رخصت کرنا

کہ گھر مین مجھ کو بیاہ کر لائے ہیں اور باتیں نکاح کے بعد کا بیان **عن** عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت ست سنین وبنی
علی وانا بنت تسع سنین وکنت العب بالبنات **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نکاح کیا
مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت مین چھ برس کی تہی اور آئے میرے نزدیک جب مین نو برس کی تہی اور گڑیون
کہیلا کرتی تہی **عن** عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی بنت ست سنین وبنی
بہا وہی بنت تسع سنین **ترجمہ** وہی گذرا

البناء فی السفر

سفر مین عورت کے پاس جانیکا بیان **عن**

انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا خیبر فصلینا عندہا الغداۃ بغلس فرکب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ورکب ابو طلحۃ وانا ردیف ابی طلحۃ فاخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر
فلما دخل القریۃ قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین قالہا ثلاث
مرات قال وخرج القوم الی اعمالہم قال عبد العزیز فقالوا محمد قال عبد العزیز وقال بعض اصحابنا و
الخمیس واصبناہا عنوۃ فجمع السبی فجاء دحیۃ فقال یا نبی اللہ اعطنی جاریۃ من السبی قال
اذہب فخذ جاریۃ فاخذ صفیۃ بنت حیی فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ
اعطیت دحیۃ صفیۃ بنت حیی سیدۃ قریظۃ والنضیر ما تصلح الا لک قال ادعوہ بہا فجاء بہا
فلما نظر الیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خذ جاریۃ من السبی غیرہا قال وان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اعتقہا وتزوجہا فقال لہ ثابت یا ابا حمزۃ ما اصدقہا قال نفسہا اعتقہا
وتزوجہا قال حتی اذا کان بالطریق جہزتہا لہ ام سلیم فاہدتہا الیہ من اللیل فاصبح عروسا
قال من کان عندہ شیء فلیجیء بہ قال وبسط نطعا فجعل الرجل یجیء بالاقط وجعل الرجل
یجیء بالتمر وجعل الرجل یجیء بالسمن فحاسوا حیسۃ فکانت ولیمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا خیبر کے جانیکا واسطے جہاد کے تو پڑہی
ہمنے نماز صبح کی نزدیک خیبر کے غلس مین یعنی صبح صادق خوب روشن نہین ہوئی تہی پہر سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اور سوار ہوئے ابو طلحہ بہی اور مین اونکے ساتہہ بیٹہا اونکی سواری پر جب جا پہونچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیون مین
یون فرمانے لگے اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین یعنی اللہ اکبر
کہکر فرمایا برباد ہو گیا خیبر جن لوگون کے گہرون اور صحنون مین اوتار لیوینگے ہم برا دن چڑہیگا اون لوگون کے حق مین
جو ڈرائے گئے ہین تین بار ایسا ہی فرمایا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جب ہم وہان گئے اوس وقت لوگ اپنے کامون کو جا رہے تہے
عبد العزیز جو انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہین وہ فرماتے ہین خیبر کے لوگ کہتے تہے محمد یعنی ایک لشکر کے سردار محمد ہین اور بعضون کی
روایت مین والخمیس بہی آیا ہے غرض کوئی محمد اور کوئی محمد والخمیس کہتا جاتا تہا یعنی لشکر آیا کہتے ہوئے چلے

نے ہمیں بعضے لشکر ان ہو نجو پہر فتح کیا ہمنے خیبر زبردستی سے یعنی لڑکر اور اکہٹے کئے گئے قیدی (یعنے عورتین جو پکڑی گئی تہین) دحیہ کلبی (نام ہے صحابی کا) آکر کہنے لگے یا رسول اللہ ان بندیون مین سے ایک لونڈی مجہکو آپنے فرمایا جا لیلے انہین سے کوئی سی لونڈی اونہون نے لے لیا صفیہ حیی کی بیٹی کو اتنے مین ایک آدمی آکر کہنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اے نبی اللہ کے صفیہ آپنے دحیہ کو دیدی وہ عورت دحیہ کے لایق نہین کیونکہ قریظہ اور نضیر جو یہا نکے قبیلے ہین ان قبیلون کے بیٹی ہے آپنے فرمایا بلاؤ اوسکو پہر آئی وہ عورت جب آپنے نظر کی اوسپر دحیہ کو فرمایا تم دوسری لونڈی لے لو انہین سے راوی کہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور اوس سے نکاح کر لیا ثابت نے پوچہا اون سے یعنے انس سے) اور کہنے لگے اے حمزہ کے باپ کیا مہر باندہا تہا اوسکا اونہون نے جواب دیا اوسکا آزاد کر دینا اوسکا مہر تہا ابہی حضرت رستے مین ہی تہے ام سلیم اوسکو آراستہ اور پیراستہ کرکے رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور صبح تک آپ رہے اوسکے پاس اور فرمایا صبح کو جسکے پاس جو کچہہ ہو وہ لے آوے اور بچہایا گیا چمڑا اور لوگون نے لانا شروع کیا کوئی پنیر لایا اور کوئی کہجور اور کوئی گہی لایا پہر سب کو ملا دیا پس یہہ تہا ولیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

عَنْ اَنَسٍ يَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حِينَ عَرَّسَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ٹہیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رستے مین خیبر کے تین دن جب شادی کی صفیہ حیی کی بیٹی اخطب کے پوتے سے اور پہر شامل کی گئی پردہ نشینون مین یعنے بیبیون مین

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يَبْنِي بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ اِلٰى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ وَاَلْقٰى عَلَيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ اَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَاِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ طیبہ کے درمیان تین روز اور رات کو رہے صفیہ حیی کی بیٹی کے پاس اور بلایا مینے مسلمانون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کے دعوت کے لئے حکم کیا آپنے دسترخوان بچہانیکا اور روٹی اور گوشت اوسوقت وہان موجود نہ تہا پہر پڑنے لگین اوس چمڑے کے دسترخوان پر کہجورین اور پنیر اور گہی بس ہوگیا ولیمہ آپکا اوسی سے یعنے کسی نے کہجورین لا کر ڈالین اور کسی نے پنیر اور کسی نے گہی اور اوسکا ملیدہ بنا کر سب نے ملکر کہا لیا پہر لوگون نے یہہ بات کہنی شروع کی صفیہ رضی اللہ عنہا بہی ایک بیوی ہو گئی جیسے اور بیویین ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب لوگون کی مان ہو گئیں یا ابہی لونڈی رہین پہر کہنے لگے اگر پردے مین رہینگی تو سمجہو امہات المومنین مین

ہوئی یعنی بیویون مین شامل ہوئی اور نہین تو باندی رہی جب کوچ ہوا تو سمجھا گیا پردہ کیا جاوے پر جبکی سواری
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پردہ تانا گیا اور مسلمان مین ونکے اور لوگون کے **اللھو والغناء**
عند العرس کھیلنا اور گانا ایسا ہو شادی مین **عن** عامر بن سعد قال دخلت علی قرظة
بن کعب وابی مسعود الانصاری فی عرس واذا جوار یغنین فقلت انتما صاحبا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن اہل بدر یفعل ہذا عندکم فقال اجلس ان شئت فاسمع
معنا وان شئت اذہب قد رخص لنا فی اللہو عند العرس **ترجمہ** عامر بن سعد سے روایت ہے
گیا مین ایک شادی مین جہان قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری بہی تہے اتفاق سے وہان چہوکریان گارہی
تہین مین نے کہا تم دونون اصحاب ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بدری بہی ہو تمہارے روبرو یہہ کام ہورہا
ہے دونون صاحب فرمانے لگے تمہارا جی چاہے سنو ہمارے ساتھہ بیٹھکر اور نہین تو چلے جاؤ ہمارے لئے رخصت
دیگئی ہے شادی مین کھیلنے کی کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اوسمین مباح کھیل کود کی اجازت ہوگی نا اگر اوسمین حرام
چیزون سے خالی ہو تو منع نہین **جہاز الرجل ابنتہ** اپنی بیٹی کو جہیز دینے کا بیان **عن** علی
رضی اللہ عنہ قال جہز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة فی خمیل وقربة ووسادة حشوہا
اذخر **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جہیز دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو مشک اور تکیہ جسمین گہاس بہرا ہوا تہا جسکو اذخر کہتے ہین اور خمیل یعنے چادر سیاہ رنگ کی **الفراش**
فرش اور بچھانا کرنے کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فراش
للرجل وفراش لاہلہ والثالث للضیف والرابع للشیطان **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے لئے ایک بچھانا اور اوسکی جورو کے لئے دوسرا اور تیسرا مہمان کے لئے
اور چوتہا شیطان کے لئے **الانماط** حاشیہ دار چادرین رکھنے کا بیان **عن** جابر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہل تزوجت قلت نعم قال ہل اتخذتم انماطا قلت وانی لنا
انماط قال انہا ستکون **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
تو نے نکاح کیا ہے مینے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا نہالچے بہی بنائی ہے مینے کہا میرے پاس نہالچے کہان ہین
آپنے فرمایا اب ہونگی (یعنی قریب ہے وہ زمانہ جب مسلمان مالدار ہو جاوینگے اور سب آرام کی چیزین اونکو ملین گی)
الہدیة لمن عرس توشہ کو ہدیہ اور تحفہ دینا **عن** انس بن مالک قال تزوج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فدخل باہلہ قال وصنعت امی ام سلیم حیسا قال فذہبت بہ الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ان امی تقرئک السلام وتقول لک ان ہذا لک

مِنَ الْقَلِيلِ قَالَ فَجَعَلَهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ فُلاَنًا وَفُلاَنًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمَّى رِجَالاً فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ قُلْتُ لأَنَسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوا قَالَ يَعْنِي زُهَاءَ ثَلاَثِمِائَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ فَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ رَفَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ وَضَعْتُ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گئے اپنے اہل کے پاس اور بنایا میری ماں ام سلیمؓ نے حیس (ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے) پھر لے گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا میں نے میری ماں نے آپکو سلام کہا ہے اور کہا ہے یہہ تھوڑی سی چیز آپکے واسطے ہے آپ نے کہا رکھدے اور جا فلانے فلانے آدمیوں کو بلا کر لا اور جو کوئی تجھکو ملے اوسکو بھی بلا کر لا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ لوگون کا نام لیا پھر میں بلا کر لایا جنکا نام لیا تھا اور جو کوئی مجھکو ملا انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے پوچھا کتنے آدمی ہو گئے تھے انہون نے کہا تین سو آدمی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھیرا باندھکر بیٹھو دس دس آدمی اور ہر کوئی اپنے سامنے سے کھاوے انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب لوگ پیٹ بھر کر کھا گئے اور دوبارہ اور لوگ آئے (وہ بھی کھا گئے اسیطرح ایک گروہ آتا تھا اور ایک جاتا تھا جب سب کھا چکے تو آپنے مجھکو فرمایا اے انس اوٹھا میں نے اوٹھا لیا یعنی وہی کھانا جو لا کر رکھا تھا اوٹھا لیا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھکو معلوم نہوا کہ اوٹھاتے وقت بہت تھا یا رکھنے کیوقت **ف** یعنی کم ہونے کا تو کیا ذکر ہے بلکہ یہہ خیال ہوا کہ شاید پہلے سے زیادہ ہو گیا یا اوتنا ہی ہے اور یہان معجزہ بیان کرنیکے لئے اس حدیث کو نہین لائے بلکہ دولہا کو تحفہ اور ہدیہ بھیجنے کا بیان ہے اگرچہ ایک معجزے کا بیان بھی اس حدیث مین ہے

عن أَنَسٍ يَقُولُ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالأَنْصَارِ فَآخَى بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ إِنَّ لِي مَالاً فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَانِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَيَّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ فَأَنَا أُطَلِّقُهَا فَإِذَا حَلَّتْ فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي أَيْ عَلَى السُّوقِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى رَجَعَ بِسَمْنٍ وَأَقِطٍ قَدْ أَفْضَلَهُ قَالَ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا قریش اور انصار مین (یعنی قریش کے لوگ جو مکہ معظمہ سے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر کے آئے تھے اون مین سے ایک ایک شخص کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا) تو سعد بن ربیع کا بھائی عبد الرحمن بن عوف کو بنایا سعد نے اون سے کہا میرے پاس مال ہے اوسکے دو حصے کرتا ہون ایک حصہ تو لے اور ایک حصہ مین رکھونگا اور میری دو جورو ہین تو دیکھہ دونون مین جو تجھکو پسند ہو اوسکو مین طلاق دیتا ہون

جب مدت گذر جاے تو تو اوس سے نکاح کرے عبدالرحمن نے کہا اسد برکت دیگا تمہاری جورؤن اور مال مین مجھے بازار دکھلا دو پہر وہ بازار گئے اور نہ لوٹے یہانتک کہ گہی اور پنیر نفع کما کر لائے عبدالرحمن نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھپر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا یہہ زردی کیسی ہے مین نے کہا مین نے نکاح کیا ہے آپنے فرمایا تو ولیمہ کر ایکہی بکری کا ہی

آخر کتاب النکاح

تمام ہوئی کتاب نکاح کی اسکے بعد اکثر نسخون مین کتاب الطلاق ہے اور بعض نسخون مین کتاب عشرة النساء زیادہ ہے ہمنے اوسکا بہی ترجمہ کر دیا ✦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب عشرة النسآء

عورتون کے ساتہ گذارا کرنیکا بیان (یعنی کیونکر اونکے ساتھ برتاؤ کرے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ دنیا کی سب چیزون مین عورتین و خوشبوئی پسند ہے اور میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین ہے عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ وہی گذر چکا ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ ترجمہ انس بن مالک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتون کے بعد کوئی چیز زیادہ پسند نہ تہی گہوڑون سے (یعنی عورتین زیادہ مرغوب تہین پہر اونکے بعد گہوڑے

مَيْلُ الرَّجُلِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ

ایک عورت سے زیادہ محبت کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ يَمِيلُ لِإِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدُ شِقَّيْهِ مَائِلٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی دو عورتین ہون پہر وہ ایک کی طرف جہک جاوے (اور دوسری کے حق تلفی کرے) تو قیامت کے روز آویگا اور ایک طرف کا بدن جہکا ہوگا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ هٰذَا فِعْلِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ أَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باری مقرر کر کے ہر ایک عورت کے پاس رہا کرتے پہر فرماتے یا اللہ یہہ میرا کام ہے جسمین مین اختیار رکہتا ہون سو تو نہ پکڑ مجھکو اوس کام مین جسکا تو مالک ہے اور مین مالک اور مختار نہین (یعنی دل کی محبت مین میرا بس نہین چلتا مگر ظاہری انصاف کرتا ہون جسقدر میرے اختیار مین ہے)

حُبُّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

ایک عورت کو دوسرون سے زیادہ چاہنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي
فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ
أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِتَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ بُنَيَّةُ أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَنْ
أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحِبِّي هٰذِهِ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَالَّذِي قَالَ
لَهَا فَقُلْنَ لَهَا مَا نَرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ
إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ لَا وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ
عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتْقَى لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَصْدَقَ
حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ
وَتَقَرَّبُ بِهِ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْأَةَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي كَانَتْ
دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ
أَرْسَلْنَنِي يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَوَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ أَذِنَ لِي فِيهَا فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا بِشَيْءٍ حَتَّى أَثْخَنْتُ
عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو صاحبزادی تہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پاس بہیجا انہوں نے اجازت مانگی اندر آنیکی اور آپ میرے ساتہہ ایک چادر میں لیٹے ہوئے
تہے تو آپنے اجازت دی حضرت فاطمہ رضہ آئیں اور بولیں یا رسول اللہ آپ کی بی بیوں نے مجہے آپ پاس بہیجا ہے
وہ چاہتی ہیں کہ آپ انصاف کیجئے انہیں اور ابو قحافہ کی بیٹی میں (ابو قحافہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے یعنے
عائشہ اور اور بی بیوں میں) حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں خاموش تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پہر محبت
رکہہ اس سے (یعنی عائشہ سے) حضرت فاطمہ رضہ یہہ سنکر کہڑی ہوئیں اور لوٹ گئیں آپکی بیبیوں کے پاس اور بیان
کیا جو انہوں نے کہا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سب وہ بولیں تمسے تو کچہہ کام نہ نکلا اب پہر جاؤ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہو آپکی بی بیان انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی مین حضرت فاطمہ رضہ نے کہا نہین قسم
خدا کی اب مین کبھی آپسے کچھ نہ کہونگی اس باب مین حضرت عائشہ رضہ نے کہا آپکی بی بیونے زینب بنت جحش کو بھیجا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اعنہ زینب وہ عورت تھین جو میرے برابر کی تہین آپکی بیبیون مین آپکے نزدیک (یعنی درجے
اور مرتبے اور حسن و جمال مین) اور مین نے کبھی نہین دیکہی کوئی عورت زینب سے بڑھکر دینداری اور خدا ترسی اور سچائی اور
ناتے والونکے ساتھ سلوک اور صدقہ اور خیرات مین اور وہ بہت ذلیل کرتے تہین اپنے نفس کو کام کرنیکے لئے یعنی اوس کام
مین جو صدقہ اور خیرات کرنے کے لئے اون کو ضرور پڑتا (وہ کام یہ تہا کہ چمڑون کو صاف کرتین پہر اوسکی جوتی بنا کر بیچتین اور
خدا کی راہ مین صرف کرتین) فقط اونمین ایک یہی بات تہی کہ مزاج کی تیز تہین اور غصہ جلد آ جاتا تھا مگر جلد جاتا رہتا تہا
خیر انہون نے اجازت چاہی اندر آنیکی اور آپ اوسیطرح چادر مین لیٹے تہے حضرت عائشہ کے ساتھ جیسے فاطمہ رضہ کے آنیکے
وقت تہے آپنے اونکو اجازت دی وہ آئین اور بولین یا رسول اللہ آپکی بیبیون نے مجھے بہیجا ہے وہ چاہتی ہین کہ آپ انصاف
کیجئے ابو قحافہ کی بیٹی مین اور مجھکو برا بہلا کہنے لگین اور خوب زبان درازی کی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ
کو دیکھ رہی تہی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین جواب دینے کی یا نہین زینب اپنے حال مین تہین کہ مین نے پہچان لیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا نہین لگیگا میرا جواب دینا تب تو مین نے بھی اونکو کہنا شروع کیا اور اونکو بات نہ کرنی دی یہانتک
کہ مین غالب آئی وے زینب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر یہ ابو بکر کی بیٹی ہے (یعنی ایسے بڑے شخص کی بیٹی ہے
کیونکر قائل اور لاجواب ہوگی اور گفتگو مین کسطرح دب جاویگی) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ نَحْوَهُ وَقَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ نَحْوَهُ ترجمہ اوپر گذر چکا ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اجْتَمَعْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَ لَهَا إِنَّ نِسَاءَكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ فَدَخَلَتْ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ نِسَاءَكَ أَرْسَلْنَنِي وَهُنَّ
يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبِّينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَ
فَأَحِبِّيهَا قَالَتْ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ مَا قَالَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِي شَيْئًا فَارْجِعِي إِلَيْهِ
فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَتِ ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ حَقًّا فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَالَتْ
عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَكَ
أَرْسَلْنَنِي وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ تَشْتِمُنِي فَجَعَلْتُ أُرَاقِبُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ طَرْفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي مِنْ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا قَالَتْ فَشَتَمَتْنِي حَتَّى
ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا فَاسْتَقْبَلْتُهَا فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَفْحَمْتُهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمْ أَرَ امْرَأَةً خَيْرًا وَلَا أَكْثَرَ صَدَقَةً وَلَا أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَ

أَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ زَيْنَبَ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا

تُوشِكُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان اکٹھا ہوئین
بعد اونہون نے حضرت فاطمہ زہرا رضہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بہیجا اور کہلایا کہ آپ کی بی بیان انصاف چاہتی ہین
ابو قحافہ کی بیٹی مین حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئین اور آپ حضرت عایشہ کے ساتھ ایک چادر مین تھے حضرت
فاطمہ رضہ نے کہا آپکی بی بیون نے مجھے بہیجا ہے اور وہ انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اون سے فرمایا کیا تو مجھسے محبت رکھتی ہے اونہون نے کہا ہان آپنے فرمایا تو پہر محبت رکھہ عایشہ سے یہہ سنکر فاطمہ لوٹین اور
آپکی بی بیون سے بیان کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ بولنے لگین تمنے تو کچھہ نہ کیا اب پہر جاو رسول اللہ
علیہ وسلم پاس حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی اب مین نہ جاون گی اور آخر حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیٹی تہین (وہ کیونکر آپ کے فرمانیکے خلاف کرتین) تب سب بیبیون نے زینب بنت جحش کو بہیجا حضرت عائشہ نے
کہا زینب وہ بی بی تہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون مین میرے برابر کی تہین (عزت اور خاندان اور
خوبصورتی مین) تب زینب نے کہا کہ آپ کی بی بیون نے مجھے بہیجا ہے اور وہ انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی مین
پہر میری طرف منہ کیا اور لگین مجھکو برا کہنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور آپ کی نگاہ کی طرف دیکھتی
تہی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین اونکو جواب دینے کی آخر وہ مجھے برا کہتی رہین یہان تک کہ مین نے خیال کیا کہ اب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا برا نہ معلوم ہوگا اوس وقت مین ہی سامنے ہوئی اور تہوڑی دیر مین اون
بند کر دیا (یعنی خاموش کر دیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ ابو بکر رضہ کی بیٹی ہے حضرت عائشہ نے کہا
مین نے کوئی عورت نیکی اور خیرات اللہ تعالیٰ کے واسطے کرنیوالی اور اپنی نفس پر محنت اوٹہانے مین ثواب کیواسطے زینب سے بڑہ کر
نہین دیکھی فقط اون مین ایک ذرا تیزی تہی حرارت سے مگر جلد جاتی رہتی تہی۔ امام نسائی نے کہا یہہ روایت غلط ہے
اور صحیح وہ روایت ہے جو اس سے پہلے گذری عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى

النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ
کی بزرگی سب عورتون پر (یعنی اور آپکی بی بیون پر) ایسی ہے جیسی ثرید کو فضیلت ہے اور کہانون پر (ثرید ایک کہانا
ہے جو شوربا اور روٹی اور گوشت سے بنایا جاتا ہے اور عرب کے ملک مین یہہ کہانا سب کہانون سے بہتر گنا جاتا ہے)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي

فِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا أَتَانِي الْوَحْيُ فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَّا هِيَ۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے

قال ابو عبد الرحمن هذا خطأ والصواب الذي قبله

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ام سلمہ مت ستا مجھکو عائشہ کے باب مین قسم خدا کی مجھپر کبھی وحی نہین آئی جب مین لحاف مین تھا کسی عورت کے ساتھ مگر عائشہ کے لحاف مین (آپ حضرت عائشہ کے ساتھ ایک چادر مین ہوتے اور وحی اوترتے ایک بار یہہ آیت اوتری انک لا تھدی من احببت اس حدیث سے حضرت عائشہ رض کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمْنَهَا اَنْ تُكَلِّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَتَقُوْلُ لَهٗ اِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّ عَائِشَةُ فَكَلَّمَتْهُ فَلَمْ يُجِبْهَا فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ اَيْضًا فَلَمْ يُجِبْهَا وَقُلْنَ مَا رَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ لَمْ يُجِبْنِيْ قُلْنَ لَا تَدَعِيْهِ حَتّٰى يَرُدَّ عَلَيْكِ اَوْ تَنْظُرِيْنَ مَا يَقُوْلُ فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْكُنَّ اِلَّا فِيْ لِحَافِ عَائِشَةَ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے اونسے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرو (حضرت عائشہ کے باب مین) لوگونکا یہہ حال تھا کہ آپ کو تحفے بھیجتے جس دن حضرت عائشہؓ کی باری ہوتی اور کہتے کہ ہم بھلائی چاہتی ہین جیسے آپ عائشہ کو چاہتی ہین ام سلمہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (عائشہ کے مقدمہ مین) آپ نے جواب نہ دیا جب اون کی باری کا دن آیا تو پھر کہا آپ نے پھر جواب نہ دیا اور بی بیون نے ام سلمہ رض سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا انہون نے کہا آپ نے جواب ہی نہ دیا بی بیون نے کہا تم چھوڑنا مت کہی جاؤ یہان تک کہ آپ جواب دین دیکھو کیا فرماتے ہین جب ام سلمہ نے پھر کہا تو آپ نے فرمایا ای ام سلمہ مت ستا مجھکو عائشہ کے باب مین میرا اوپر وحی نہین اوترے تم مین سے کسی کے لحاف مین مگر عائشہ کے لحاف مین۔ امام نسائی نے کہا یہہ دونون حدیثین صحیح ہین عبدہ کی روایت سے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی لوگ حضرت عائشہ کی باری دیکھکر آپ کو تحفہ بھیجا کرتے اور غرض اس سے یہہ تھی کہ آپ خوش ہون (کیونکہ آپ حضرت عائشہ سے بہت محبت رکھتے تھے تو اونکی باری کے دن تحفہ بھیجنے سے آپ کو زیادہ خوشی ہوتی)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُوْحِيَ اللّٰهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَقُمْتُ فَاَجَفْتُ الْبَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ قَالَ لِيْ يَا عَائِشَةُ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ جل جلالہ نے وحی بھیجی مین نے یہہ حال دیکھکر آپ نے اور آپ کے بیچ مین دروازے کی آڑ کر لی جب وحی ہو چکی تو آپ نے فرمایا اے عائشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تمکو سلام کہتے ہین

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرَئِيْلَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تَرٰى مَا لَا نَرٰى

* قوله يتحرون بهداياهم اي يقصدون ...

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جبرئیل علیہ السلام تمکو سلام کہتے ہین انہون نے کہا اون پر بھی سلام اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی آپ دیکھتے ہین اون کو ہمکو ہم نہین دیکھتے ہین

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ھذا جبرئیل وھو یقرئ علیک السلام مثلہ سواء

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا ای عائشہ یہ جبرائیل ہین تمکو سلام کہتے ہین ویسے ہی جیسے اوپر گذرا۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی خطا ہے

باب الغيرة رشک اور جلن کا بیان

عن انس کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند احدی امہات المؤمنین فارسلت اخری بقصعۃ فیھا طعام فضربت ید الرسول فسقطت القصعۃ فانکسرت فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکسرتین فضم احدیھما الی الاخری فجعل یجمع فیھا الطعام فیقول غارت امکم کلوا فاکلوا فامسک حتی جاءت بقصعتھا التی فی بیتھا فدفع القصعۃ الصحیحۃ الی الرسول وترک المکسورۃ فی بیت التی کسرتھا

ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بی بی کے پاس تھے تو دوسری بی بی نے ایک پیالہ بھیجا کھانے کا اوس بی بی نے جلکر جو پیالہ لایا تھا اوسکے ہاتھ پر مارا وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ٹکڑے لیکر ملائے اور کھانا اوسمین اکٹھا کرنے لگے اور فرمایا تمہاری ماں جل گئی (سوکن کے کھانا بھیجنے سے) تو کھاؤ پھر سبنے کھایا اور آپ ٹھیرے رہے یہانتک کہ وہ بی بی اپنے گھر سے ثابت پیالہ لیکر آئین آپنے وہ پیالہ کھانا لانیوالے کو دیا اور ٹوٹا پیالہ اوس بی بی کے گھر مین رہنے دیا جسنے توڑا تھا

عن ام سلمۃ انھا یعنی اتت بطعام فی صحفۃ لھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فجاءت عائشۃ متزرۃ بکساء ومعھا فھر ففلقت بہ الصحفۃ فجمع صلی اللہ علیہ وسلم بین فلقتی الصحفۃ ویقول کلوا غارت امکم مرتین ثم اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحفۃ عائشۃ فبعث بھا الی ام سلمۃ واعطی صحفۃ ام سلمۃ عائشۃ

ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے وہ کھانا لیکر آئین ایک پیالے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو حضرت عائشہ رض آئین چادر اوڑھی ہوئے ایک پتھر لئے ہوئے اور توڑ ڈالا پیالے کو اوس پتھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونون ٹکڑے لیکر ملائے اور فرمانے لگے کھاؤ جل گئی تمہاری ماں دوبارہ فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کا ثابت پیالہ لیکر ام سلمہ کو بھجوا دیا اور ام سلمہ کا ٹوٹا پیالہ عائشہ کو دیدیا

عن عائشۃ قالت ما رایت صانعۃ طعام مثل صفیۃ اھدت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناء فیہ طعام فما ملکت نفسی ان کسرتہ فسالت النبی صلی اللہ علیہ عن کفارتہ

قال ابو عبد الرحمن هذا الصواب والذي قبله خطأ

فَقَالَ إِنَاءٌ كَإِنَاءٍ وَطَعَامٌ كَطَعَامٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے کوئی عورت کھانا
تیار کرنیوالی صفیہ کے مثل نہیں دیکھی ایک بار انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن بھیجا کھانا بھر کر میرا دل نہ
رہ سکا میں نے توڑ ڈالا اوسکو جل کر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا اسکا بدلہ کیا ہے آپ نے فرمایا
برتن کا بدلہ ویسا ہی برتن ہے اور کھانے کا بدل ویسا ہی کھانا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ
أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ
مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ
جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ
وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ
رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش رض کے پاس رہتے اور شہد پیتے ایکبار میں نے اور حفصہ نے صلاح کی کہ ہم
میں سے جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آویں وہ کہے یا رسول اللہ آپ میں سے مغافیر (ایک پھل ہے بدبودار)
کی بو آتی ہے شاید آپ نے مغافیر کھائے ہیں پھر آپ تشریف لے گئے دونوں میں سے کسی کے پاس اوس نے یہی کہا
آپ نے فرمایا نہیں میں نے شہد پیا ہے زینب بنت جحش رض کے پاس اور اب کبھی نہ پیوں گا (کیونکہ آپ کو نفرت تھی ہر ایسی
بو سے جو اوروں کو ناگوار ہو) اوس وقت یہ آیت اوتری یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ای نبی تو کیوں
حرام کرتا ہے اون چیزوں کو جنکو اللہ نے حلال کیا تیرے لئے (یعنی شہد کو) إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ اگر توبہ کرتیاں ہو تم دونوں
یعنی عائشہ اور حفصہ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات (یعنی یہی
بات کہ میں نے شہد پیا ہے) **ف** حضرت عائشہ اور حفصہ نے زینب سے جلکر یہہ تدبیر کی اور اسی امر کی بیان کرنیکے
لئے اس حدیث کو یہاں لائے **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا فَلَمْ
تَزَلْ بِهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ حَتّٰى حَرَّمَهَا عَلَى نَفْسِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا
أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لونڈی تھی جس
سے آپ صحبت کیا کرتے تو عائشہ اور حفصہ دونوں آپکے پیچھے لگی رہتیں یہانتک کہ آپ نے حرام کر لیا اوس لونڈی
کو اپنے اوپر تب اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری ای نبی کیوں تو حرام کرتا ہے اوسکو جو اللہ تعالی نے حلال کیا تیرے
لئے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتِ الْتَمَسْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي شَعْرِهِ فَقَالَ
قَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ فَقُلْتُ أَمَا لَكَ شَيْطَانٌ فَقَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ
ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈا تو اپنا ہاتھ اون کے بالوں میں

ڈالا آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس شیطان آیا تیرا مین نے کہا آپکے لئے شیطان نہین ہے فرمایا کیون نہین میرے لئے بھی
شیطان ہے مگر اللہ تعالی نے مدد کی میرے اوس پر سو وہ میرا تابعدار بن گیا **ف** یعنی شیطان کچھ نہین کر سکتا اُسکا زور
میرے اوپر نہین اور اور لوگون پر تو اوس کا زور چلتا ہے **عن** عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذات ليلة فظننت انه ذهب الى بعض نسائه فتجسسته فاذا هو راكع او ساجد
يقول سبحانك وبحمدك لا اله الا انت فقالت بابي انت وامي انك لفي شان واني لفي
شان آخر **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا تو
مین سمجھی آپ کسی اور بی بی کے پاس گئے مین نے ڈھونڈھا تو آپ رکوع مین تھے یا سجدے مین فرماتے تھے پاک ہے تو
تیری تعریف کرتا ہون تیرے سوا کوئی معبود نہین مین نے کہا قربان ہون آپ پر ماں باپ میرے آپ اور کام مین ہین
اور مین اور ہی خیال مین ہون یعنی مجھے تو شک اور غیرت ہوئی کہ آپ دوسری بی بی کے ہان کیون گئے اور آپ
اللہ کی عبادت مین مصروف ہین **عن** عائشة قالت افتقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات
ليلة فظننت انه ذهب الى بعض نسائه فتجسست ثم رجعت فاذا هو راكع او ساجد يقول
سبحانك وبحمدك لا اله الا انت فقلت بابي انت وامي انك لفي شان واني لفي شان آخر
ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات نہ پایا مین سمجھی آپ کسی بی بی
کے پاس گئے مین نے ڈھونڈھا پھر لوٹی تو دیکھا آپ رکوع یا سجدے مین ہین فرماتے ہین پاک ہے تو اے پروردگار
سوا تیرے سوا کوئی معبود برحق نہین مین نے کہا میرے ماں باپ فدا ہون آپ پر آپ ایک کام مین ہین اور مین ایک
کام مین ہین **عن** محمد بن قيس يقول سمعت عائشة تقول الا احدثكم عن النبي صلى الله عليه
وسلم وعني قلنا بلى قالت لما كانت ليلتي انقلب فوضع نعليه عند رجليه ووضع رداءه
وبسط ازاره على فراشه ولم يلبث الا ريثما ظن اني قد رقدت ثم انتعل رويدا واخذ
رداءه رويدا ثم فتح الباب رويدا وخرج واجافه رويدا وجعلت درعي في راسي فا
ختمرت وتقنعت ازاري وانطلقت في اثره حتى جاء البقيع فرفع يديه ثلث مرات و
اطال القيام ثم انحرف وانحرفت فاسرع فاسرعت فهرول فهرولت فاحضر فا
حضرت وسبقته فدخلت وليس الا ان اضطجعت فدخل فقال ما لك يا عائش رابية
قال سليمان حسبته قال حشيا قال لتخبرني او ليخبرني اللطيف الخبير قلت يا رسول الله
بابي انت وامي فاخبرته الخبر قال انت السواد الذي رايت امامي قلت نعم قالت
فلهزني لهزة في صدري اوجعتني قال اظننت ان يحيف الله عليك ورسوله قالت مهما

يُحَدِّثُكُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِيْ حِيْنَ
رَأَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِيْ وَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ وَأَخْفَيْتُهُ
مِنْكِ وَظَنَنْتُ أَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَأَمَرَنِيْ أَنْ
آتِيَ أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَاسْتَغْفِرَ لَهُمْ **ترجمہ** محمد بن قیس سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہؓ سے سنا انہون نے کہا کیا مین بیان
کرون تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال اور میرا حال ہمنے کہا کیون نہین بیان کیجئے انہون نے کہا ایک میری
رات مین آپ نے کروٹ لی اور جوتیان اپنے پاؤن کے پاس رکہین اور چادر اوڑہائی اور اپنا تہبند بچہونے پر پہیلایا
پہر اتنی دیر ٹہرے کہ آپنے سمجہا مین سوگئی بعد اسکے چپکے سے جوتیان پہنین اور پہرتی سے چادر لے اور دروازہ کہولا
آہستہ سے اور باہر نکلے پہر دروازہ آہستہ سے بہیڑ دیا مین نے بہی جہٹ اوڑہنی سر پر ڈالی اور ازار پہنی اور آپکے پیچہے پیچہے چلی
یہانتک کہ آپ بقیع مین آئے اور تین بار ہاتہہ اوٹہائے اور دیر تک کہڑی رہی پہر لوٹی مین بہی لوٹی آپ تیز چلے مین
بہی تیز چلی آپ لپکنے لگے مین بہی لپکی آپ دوڑنے لگے مین بہی دوڑی مین آگے نکلکر گہر کے اندر آئی اور لیٹی تہی
کہ آپ آپہونچے آپنے فرمایا اے عائشہ تجہے کیا ہوا تیرا پیٹ پہولا ہوا ہے یا سانس چڑہ رہی ہے مین نے کہا کچہ نہین فرمایا بتا نہین تو
خدا بتا دیگا جو لطیف ہے اور خبردار ہے مین نے کہا یا رسول اللہ صدقہ ہون آپ پر ماں باپ میرے پہر سب حال مین نے
کہا آپنے فرمایا تو ہی تہی مین کہتا تہا یہہ میرے سامنے کون شخص جاتا ہے مین نے کہا ہان مین تہی یہہ سنکر آپ نے
میرے سینے مین ایک گہونسا مارا کہ مجہے درد ہوا اور فرمایا تو نے خیال کیا کہ اللہ اور رسول تجہہ پر ظلم کرینگے (کہ
تیری باری مین اور بی بی پاس جاؤن گا) مین نے کہا لوگ کہان تک چہپا دینگے اللہ نے آپکو بتلا دیا آپ نے فرمایا ہان
جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور تیرے پاس نہ آسکے کیونکہ تو ننگی تہی پہر مجہے پکارا چپکے سے مین گیا اور تجہسے چہپکر
گیا کیونکہ مین سمجہا تو سوگئی ہے اور مجہے برا معلوم ہوا تیرا جگانا مین ڈرا تجہے وحشت ہو (اکیلی رہنے سے) پہر جبرئیل ع
نے مجہے حکم کیا کہ بقیع مین جاؤن اور وہان جو لوگ دفن ہین انکے لئے دعا کرون **ف** تو آپ تشریف لیگئے تہے
بقیع کے مردون کے لئے دعا کرنیکو حضرت عائشہؓ کو خیال پیدا ہوا کہ کسی سوکن کے پاس جاتے ہین اسلئے چپکے سے وہ بہی ساتہہ
ہوئین **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّيْ وَعَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلٰى قَالَتْ لَمَّا كَانَ لَيْلَتِيَ الَّتِيْ هُوَ عِنْدِيْ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا
رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّيْ قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ
وَأَجَافَهُ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِيْ فِيْ رَأْسِيْ وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِيْ فَانْطَلَقْتُ فِيْ أَثَرِهِ حَتّٰى جَاءَ
الْبَقِيْعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ

ثم ولى فهرولت فاحضر فاحضرت وسبقته فدخلت فليس الا ان اضطجعت فدخل فقال
مالك يا عائشة حشيا رابية قالت لا قال لتخبرني او ليخبرني الله اللطيف الخبير قلت يا رسول
الله بابي انت وامي فاخبرته الخبر قال فانت السواد الذي رايته امامي قالت نعم قالت
فلهزني في صدري لهزة اوجعتني ثم قال لي ظننت ان يحيف الله عليك ورسوله قالت
مهما يكتم الناس فقد علمه الله قال نعم قال فان جبريل عليه السلام اتاني حين رايت
ولم يكن يدخل عليك وقد وضعت ثيابك فناداني فاخفى منك فاجبته فاخفيته منك
وظننت ان قد رقدت وخشيت ان تستوحشي فامرني ان اتي اهل البقيع فاستغفر لهم

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ جب آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھے کیا ہوا تیرے سانس چڑہی ہوئی ہے پیٹ پھولا ہوا ہے تو میں نے کہا کچھہ نہیں آپ نے فرمایا بتاتی ہے تو بتا نہیں تو اللہ جو لطیف اور خبیر ہے مجھے بتا دیگا

عن عائشة قالت فقدته من الليل وساق الحديث ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پہر بیان کیا اسی حدیث کو آخر تک (یعنی سب وہی قصہ جو اوپر گذرا)

كتاب الطلاق کتاب طلاق کے بیان میں

باب وقت الطلاق للعدة التي امر الله عز وجل ان يطلق بها النساء

باب بیان میں طلاق دینے کے موافق اس عدت کے جس عدت میں عورتوں کو طلاق دینے کا حکم کیا اللہ عزت اور بزرگی والے نے

عن عبد الله انه طلق امراته وهي حائض فاستفتى عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان عبد الله فليراجعها ثم يدعها حتى تطهر من حيضتها هذه ثم تحيض حيضة اخرى فاذا طهرت فان شاء فليفارقها قبل ان يجامعها وان شاء فليمسكها فانها العدة التي امر الله عز وجل ان تطلق لها النساء **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا وہ حائضہ تہی یعنی [illegible] تہی حضرت عمر رض نے رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہہ تذکرہ کیا بطور استفتی کے یعنی یہہ بات دریافت کرنیکو کہ عبد اللہ کا یہہ طلاق دینا درست ہے یا نہیں آپنے حضرت عمر رض کو فرمایا عبد اللہ سے کہو کہ وہ رجوع کر لے یعنی اس طلاق کو توڑ ڈالے اور اوس عورت کو اپنی جورو بنا لے پہر چہوڑ دے اوسکو پاک ہونے تک جب وہ پاک ہو جاوے اپنے حیض سے اور پہر دوسری بار حائضہ ہو کر پاک ہو جاوے تب اگر اوسکا جی چاہے تو اوس سے جدائی کر لیوے پہلے جماع کرنیسے اور اگر چہوڑنے کو جی نہ چاہے تو رکھہ لیوے اسواسطے کہ اللہ بزرگی اور عزت والے نے عورتوں کو اسی عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے

عن ابن عمر انه طلق امراته وهي حائض في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسال عمر بن الخطاب رضي الله عنه رسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ
اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّطَلَّقَ
لَهَا النِّسَاءُ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا انہوں نے اپنی جورو کو اور وہ حائضہ تہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانی مین تو پوچہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو یعنی حیض مین
عبد اللہ نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے یہہ طلاق دینا کیسا ہے آپنے فرمایا عبد اللہ کو کہو کہ رجوع کر لے اپنی عورت کیطرف
پہر ٹہیرا رکہے اوسکو یہانتک کہ وہ عورت پاک ہو جاوے اپنے حیض سے پہر جب دوسرا حیض آوے اوسکو اور پاک ہو جاوے اس
دوسرے حیض سے تب اگر عبد اللہ کا جی چاہے اوسکو رکہے یا طلاق دیوے بشرطیکہ اس دوسرے حیض کے بعد بہی اوس کے
پاس نجاوے پہر آپنے فرمایا یہی عدت ہے اور اسی عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے اللہ عزت اور بزرگی والے نے **عن**
الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ
فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ
فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً وَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ
يَّمَسَّهَا فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحُسِبَتْ
لَهَا التَّطْلِيْقَةُ الَّتِيْ طَلَّقْتُهَا **ترجمہ** زبیدی رض سے روایت ہے پوچہا زہری سے کسی نے کیسے ہوتا ہے طلاق عدت پر یعنی اللہ
جلشانہ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ تو اسکے معنی کیا ہوئے اور عدت پر طلاق دینا کیسی ہوتا
ہے زہری نے جواب مین کہا سالم ابن عبد اللہ سے مینے سنا ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے مین نے طلاق دیا اپنی جورو کو حیات
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ عورت حایضہ تہی پہر اسبات کا ذکر کیا میرے باپ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ وسلم
پاس آنپر جب یہہ بات سنی غصے ہوئے اور فرمانے لگے عبد اللہ کو مناسب ہے رجوع کر لے اور اوسکو حیض سے پاک ہو لینے دے
پہر اگر اوسکو بہلا معلوم ہوگا طلاق دینا تو طلاق دیوے وہ اوسکو پاکی کی حالت مین بغیر صحبت کے نیکے پہر فرمایا آپنے
یہی معنی ہین لِلْعِدَّةِ کے جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے رجوع کیا اور حساب مین
لگایا اوس طلاق کو جو دیچکا تہا مین پہلے کیونکہ وہ طلاق اگرچہ سنت کی خلاف تہا اور حرام تہا پر طلاق پڑ گیا تہا
عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَيْمَنَ يَسْاَلُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ حَائِضًا فَقَالَ لَهٗ
طَلَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا عَلَيَّ قَالَ اِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ اَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ **ترجمہ** عبد الرحمن ابن ایمن نے پوچھا
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا رائے ہے آپکی ایسے آدمی کے لئے جسنے طلاق دیا ہو اپنی جورو کو حیض کے وقت مین عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ اوس سے کہنے لگے طلاق دیا مین نے حیض کی حالت مین عہد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مسئلہ دریافت کیا اور بیان کیا عبد اللہ نے اپنی عورت کو
طلاق دیا حیض کی حالت مین فرمایا آپنے عبد اللہ کو چاہیے رجوع کرلینا اور لوٹا دیا اوسکو میری طرف اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پاک ہو جاوے گی جب اوسکو طلاق دینا یا نہ دینا تیرا اختیار رہے اور عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پھر پڑھی یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ
فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ یعنی ای نبی جب تم طلاق دو اپنی عورتون کو تو اونکو طلاق دو پہلی عدت سے اونکی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فِي قُبُلِ
عِدَّتِهِنَّ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے بیچ معنی قول اللہ عزت و بزرگی والے کی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ
کہا ابن عباس نے فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ **ف** یہہ قرأت ہے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر کی اور قرآن شریف مین لِعِدَّتِهِنَّ ہے اور مراد قبل عدت سے وہی بات ہے
جو اوپر گذر چکی ہے یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جاوے اور اوس طہر مین صحبت نہ کیجاوے تب طلاق دینا چاہیے

بَابُ طَلَاقِ السُّنَّةِ

باب بیان مین طلاق سنت کے **عَنْ عَبْدِ اللهِ** أَنَّهُ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ تَطْلِيقَةٌ وَهِيَ طَاهِرٌ فِي غَيْرِ جِمَاعٍ فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ
طَلَّقَهَا أُخْرَى فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا أُخْرَى ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ ذَلِكَ بِحَيْضَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ
ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق سنت اسطرح ہے طلاق دیوے آدمی عورت کو پاکی کے وقت مین بغیر جماع کرنیکے پھر جب اسکو
حیض آوے اور پھر پاک ہو جاوے اوس وقت اوسکو ایک اور طلاق دیوے پھر جب اسکو حیض آلے اور اوس سے پاک ہو جاوے تب اوسکو اور طلاق دیوے
پھر اسکے بعد عدت گذاری عورت ایک حیض اعمش فرماتے ہین مین نے پوچھا ابراہیم سے اونہون نے بھی اسیطرح
بیان کیا **ف** یعنی ہر طہر مین ایک طلاق دینا سنت کے موافق ہے اور تینون طلاق ایک بار
دینا منع ہے

بَابُ مَا يَفْعَلُ إِذَا طَلَّقَ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ

اگر حیض کے وقت ایک طلاق دیا کسی آدمی نے اوس شخص کے لئے کیا حکم ہے **عَنْ عَبْدِ اللهِ** أَنَّهُ طَلَّقَ
امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ عَبْدَ اللهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَتْرُكْهَا حَتَّى تَحِيضَ فَإِذَا
اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْأُخْرَى فَلَا يَمَسُّهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا فَإِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا
الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
طلاق دیا اونہون نے یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو حالت حیض مین تو گئی حضرت عمر رض

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خبر دی آپکو اس ماجرے کی آپنے فرمایا عبد اللہ کو کہو کہ رجوع کرے اوسکی طرف پھر جب وہ عورت حیض سے پاک ہوجاوے اور نہا لیوے اوسکو ٹھیرے رہنے دیوے یہانتک کہ وہ دوسرے حیض سے فارغ ہوکر نہا لیوے اور نہ صحبت کرے اوس سے پھر طلاق دیوے اوسکو پھر اگر چاہے کہ اوس سے صحبت کرے تو رکھ لیوے اوسکو اور طلاق نہ دے کیونکہ اللہ تعالی نے جس عدت کے موافق طلاق دینیکا حکم کیا ہے عورتوں کو یہ وہی عدت ہے یعنی اسی طور سے طلاق دینے کا نام عدت پر طلاق دینا فرمایا ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جورو کو حیض کی حالت مین پھر ہوا اسباب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اوسکو کہو کہ رجوع کرلے پھر جب وہ پاک

بَابُ الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ

غیر عدت مین طلاق دینیکا کیا حکم ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَّقَهَا وَهِيَ طَاهِرٌ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جورو کو حیض کی حالت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا اوس عورت کو عبد اللہ ابن عمر کی طرف یہانتک کہ طلاق دیا اوسکو جب وہ پاک ہوگئی اپنی حیض سے ......

اَلطَّلَاقُ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ وَمَا يُحْتَسَبُ مِنْهُ عَلَى الْمُطَلِّقِ

اگر کوئی شخص طلاق دیوے خلاف عدت کے (یعنی طہر مین طلاق نہ دیوے بلکہ حیض مین دیوے) تو کیا حکم ہے اور آیا یہہ طلاق شمار کیا جاویگا یا نہین عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا فَقُلْتُ لَهُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ مَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ترجمہ یونس بن جبیر سے روایت ہے پوچھا مین نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ اوس آدمی کا جسنے طلاق دی اپنی جورو کو حیض مین کہنے لگے عبد اللہ بن عمر تو پہچانتا ہے عبد اللہ عمر کے بیٹے کو اوس نے طلاق دی تھی اپنی عورت کو حیض مین پھر پوچھا یہہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر رضی اللہ عنہ نے آپنے فرمایا حکم کرو اوسکو کہ رجوع کرے اپنی عورت سے پھر انتظار کرے اوسکی عدت کا مین نے کہا کیا جو طلاق دی چکا ہے وہ شمار مین آویگی انہون نے کہا کیون نہین اگر رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق محسوب نہ ہوتی عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ

وَهِيَ حَائِضٌ أَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ مَهْ وَإِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ترجمہ اوپر گذرا

اَلثَّلَاثُ الْمَجْمُوعَةُ وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ

تین طلاق اکٹھا دینے پر سختی اور غصہ کرنے کا بیان

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَقْتُلُهُ ترجمہ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خبر دی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی کہ اوسنے طلاق دی اپنی عورت کو تین طلاق ایک وقت میں یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور غصے میں تھے فرمانے لگے کیا اللہ کی کتاب سے کھیل ہوتا ہے حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں یہہ بات سنکر ایک آدمی اوٹھکھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں اوسکو قتل کر ڈالوں **ف** اللہ کی کتاب سے کھیل کرنا یہہ ہی ہوا وسمیں فرمایا اوسکی موافق عمل نہ کرنا

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

تین طلاق ایکبارگی دینے کی رخصت کے بیان میں

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ عُوَيْمِرٌ يَعْنِي قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونکے پاس بیان کیا عویمر عجلانی نے گیا میں عاصم بن عدی کے پاس اور کہا اونسے اگر کوئی آدمی اپنی جورو کے ساتھہ غیر مرد کو پاوے اور مار ڈالے اوس مرد کو تو اوس کے بدلے میں کیا اوسکو بھی مار ڈالیں گے شرع والے اگر ایسا نکرے تو کیا کرے وہ جورو والا یہہ مسئلہ تم پوچھو اے عاصم میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر پوچھا عاصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور برا

معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ پوچھنا اور عیب رکہا سائل پر ایسی بات پوچھنے کے سبب سے تو برا معلوم ہوا عاصم
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح پر فرمایا یعنی عیب دینے کے طور پر جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم کو فرمایا
تو اونکو رنج اور پشیمانی معلوم ہوئے اس سے اور پچھتائے کہ ناحق پوچھا یہہ مسئلہ جب عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس سے لوٹ کر آئے اپنے گہر کو عویمر آکر کہنے لگا کیون جی کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو اوس
بات کے جواب مین عاصم کہنے لگے تمنے مجھے خراب بات سنائی اس مسئلہ کے سوال کرنیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے برا مانا عویمر یہہ بات سنکر کہنے لگے خدا کی قسم مین اس مسئلہ کو پوچھے بغیر نچھوڑونگا یہہ کہکر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف چلا اور سب لوگون کے بیچ مین جا گہسا اور کہنے لگا یا رسول اللہ فرمائیے مجھکو کسی آدمی نے اپنی
جورو کے ساتہہ کسیکو دیکہا اگر مار ڈالے یہہ آدمی اوسکو تو کیا مار ڈالین گے اوسکو بہی اوسکے بدلے مین یا
کیا حال ہوگا اس مار ڈالنیوالیکا اوسوقت فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اوترا ہے حکم تیرے واسطے اور تیری
جورو کے واسطے جا تو اور لیکر آ اوس عورت کو سہل رضہ فرماتے ہین لعان کیا اون دونون نے یعنے عویمر اور اسکی
جورو نے اور ہم لوگ بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے نزدیک اوسوقت موجود تہے جب عویمر لعان سے فارغ ہوگئے تو
کہنے لگے اگر اب مین اوس عورت کو گہر مین رکہون یا رسول اللہ تو مین جہوٹا اور بہتانی ٹہیرا اوسیوقت تین طلاق
دیدین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بہی انتظاری نکی **ف** عورت مرد مین لعان اسطور سے
ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا کی لگاوے اور شاہد ہنہون خدا سے ڈر کر قائل بہی اپنے قصور کا کوئی ہنو آخر
کو حکم سے قاضی کے مرد پہلے چار بار گواہی دے اللہ کا نام لے کر اپنی صداقت پر پانچوین بار اپنے پر لعنت کرے بشرط
کذب ہونے اس گواہی کے اور اسی طور سے عورت بہی اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے مرد کی کذب پر یعنی اوسکو
جہوٹا کہے اور پانچوین بار اپنے پر لعنت کرے بشرط صداقت مرد کے اس حدیث سے تین طلاق ایک بار دینے کی
رخصت معلوم ہنین ہوتی کیونکہ عویمر کا فعل ہے بے جانی بوجہے آپ نے اوسکو اسبات کی اجازت ہنین دی محققین علما
کا یہہ قول ہے کہ اگر کوئی تین طلاق ایک ہی بار دیدے تو ایک ہی طلاق پڑیگا مگر اکثر لوگون کا مذہب یہہ ہے
کہ اگرچہ یہہ فعل برا ہے اور خلاف سنت مگر تینون طلاق پڑجاوینگے **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ اَتَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنَا بِنْتُ اٰلِ خَالِدٍ وَاِنَّ زَوْجِيْ فُلَانًا اَرْسَلَ اِلَيَّ بِطَلَاقٍ وَ
اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَهُ النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى فَاَبَوْا عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ اَرْسَلَ
اِلَيْهَا بِثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِلْمَرْاَةِ اِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ
ترجمہ فاطمہ قیس کی بیٹی سے روایت ہے آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا مین نے مین آل خالد کی بیٹی ہون اور فلانی کی جورو
ہون میرا دولہا نے مجھکو طلاق کہلا بہیجی ہے اور اسکے لوگون سے نفقہ اور رہنے کے لئے گہر مانگتی ہون وہ انکار کرتے ہین

مرد کی طرف کے لوگون نے کہا یا رسول اللہ اسکے خاوند نے اسکو تین طلاق دے کر کہلا بھیجا ہے آپنے فرمایا نفقہ یعنے خرچ اور رہنے کے لئے جگہہ اوس عورت کو ملتی ہے جس عورت سے مرد رجوع کر سکے اور تین طلاق کے بعد رجوع نہین ہو سکتا تو نفقہ بھی نہ ملیگا ۔ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کو تین طلاق دیئے گئے ہون اوسکے لئے نہ نفقہ اور نہ گھر دیا جاویگا مرد کیطرف سے عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنَى ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے ابو عمرو مخزومی نے فاطمہ کو تین طلاق دیئے خالد بن ولید بنی مخزوم کے لوگون مین ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ ابو عمرو بن حفص نے طلاق دی فاطمہ کو تین طلاقین پھر کیا فاطمہ کے لئے نفقہ دلایا جاویگا آپنے فرمایا نہ اوسکے لئے نفقہ ہے اور نہ رہنے کو گھر

بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُتَفَرِّقَةِ

تین طلاق متفرق اور جدا کر دینے کا بیان

عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تُرَدُّ إِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ آئے ابو صہباء طرف ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اور کہا اے ابن عباس کیا نہین جانتے تم یہہ کہ تین طلاق زمانے مبارک مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور زمانے ابو بکر اور شروع خلافت مین عمر رضی اللہ عنہما کے رد کی جاتی تہین طرف ایک طلاق کے ابن عباس نے فرمایا کہ ہان یعنی رد کی جاتی تہین **ف** رد کئے جانا ایک طلاق کی یعنی تین طلاق ایکبارا کٹہا دینے سے ایک طلاق سمجھی جاتی تہی

الطَّلَاقُ لِلَّتِي تَنْكِحُ زَوْجًا ثُمَّ لَا يَدْخُلُ بِهَا

کوئی شخص طلاق دیدے عورت کو جماع کرنے سے پہلے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُوَاقِعَهَا أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتَّى يَذُوقَ الْآخِرُ عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پوچھا کسینے یہہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی مرد نے تین طلاق دی اپنی جورو کو پھر اوسکی جورو نے کر لیا دوسرا خصم اور عورت مرد دونون ایک مکان مین بہی جمع ہوئے لیکن مرد نے اوس سے جماع نہین کیا اور اوس عورت کو طلاق دیدی کیا ایسی عورت پہلی خاوند کو حلال ہو جاتی ہے یا نہین آپنے فرمایا نہین حلال ہوتی جبتک

باب الرخصۃ فی ذلک

بچکھی یہہ دوسرا مرد اوسکی شہد کا مزا اور عورت مرد کے شہد کا مزا **ف** یعنی خلوت کا کچھ اعتبار نہیں اول خاوند کے
لئے جائز ہونیکے کو جماع کرنا اس دوسرے مرد کا شرط ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَكَحْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَاللَّهِ
مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ
تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے آئی جورو رفاعہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے نکاح کیا عبد الرحمن
بن زبیر کو اور اوسکا حال یہہ ہو کہ کپڑے کی جھالر کے سوائے اوسکی پاس کچھہ نہیں آپنے فرمایا شاید تو چاہتی ہوگی
رفاعہ کے پاس جانا یہہ بات نہیں ہوگی جبتک نہ چکھے عبد الرحمن تیرا مزا اور نہ چکھے تو عبد الرحمان کا مزا **ف**
یعنی عبد الرحمان جب تیرے سے صحبت کرے اور پھر طلاق دیوے تب تو اپنے پہلے خاوند رفاعہ سے نکاح کر سکتی ہو
بغیر جماع ہونیکے پہلے خاوند سے نکاح جائز نہیں ہدبہ کہتے ہیں کپڑے کی جھالر کو اور کہیں کے پلون کو یعنی کپڑے
کے کنارے پر تارون کو بل دیکر چھوڑ دیتے ہیں حفاظت کے لئے تاکہ تارین نہ نکلین اوس کپڑے کی جھالر کی
مثال دے عبد الرحمان کو بسبب ڈھیلی اور کم شہوت ہونیکے

طَلَاقُ الْبَتَّةِ طلاق قطعی کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ
إِنَّهُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا وَخَالِدُ بْنُ
سَعِيدٍ بِالْبَابِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هَذِهِ تَجْهَرُ بِمَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ
عُسَيْلَتَكِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی جورو رفاعہ قرظی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور ابو بکر اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہنے لگی یا رسول اللہ میں تھی جورو رفاعہ قرظی
کے وہ مجھکو طلاق دیچکا ہے ایسی طلاق جو عورت کو مرد سے بالکل بے واسطہ اور بے لگاؤ کر دیتی ہے یعنی تین طلاق
اوسکو چھوڑ کر میں نے عبد الرحمان بن زبیر کو کر لیا تہا قسم خدا کی یا رسول اللہ عبد الرحمان کے پاس اس چادر
پلے یعنے جھالر کے سوا کچھہ نہیں اور اپنی چادر کا پلہ پکڑ کر یہہ بات کہی حضرت عائشہ فرماتی ہین اوسوقت خالد بن
سعید دروازے پر تھے آپنے اونکو اندر آنیکا حکم نہ دیا اور کہا یا ابو بکر سنتی ہو یہہ رسول اللہ کے پاس ہی وہی کہتی
ہے جو کہتی پہرتی ہے پھر آپنے اوس عورت سے پوچھا کیا تو رفاعہ پاس جایا چاہتی ہے ایسا نہیں ہوسکتا جب
تک عبد الرحمن تیرے سے ہم بستر نہووے

أَمْرُكِ بِيَدِكِ

امرک بیدک کی تحقیق اور اختلاف کے

بیان مین عن حماد بن زید قال قلت لایوب هل علمت احدا قال فی امرك بیدك انها ثلاث غیر الحسن فقال لا ثم قال اللهم غفرا الا ما حدثنی قتادة عن کثیر مولی بن سمرة عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلث فلقیت کثیرا فسألته فلم یعرفه فرجعت الی قتادة فاخبرته فقال نسی قال ابو عبد الرحمن هذا حدیث منکر ترجمہ حماد بن زید سے روایت ہے کہا مین نے ایوب سے کیا جانتے ہو تم کسیکو جو کہتا ہو امرک بیدک کہنے سے تین طلاق ہوجاتے ہین سوا حسن کے وہ کہتے ہین کہ تین طلاق ہوجاتے ہین اس بات کے کہنے سے ایوب نے جواب دیا مین نے کسی کو ایسے کہتے نہین سنا پھر کہا اللھم اغفرا یعنی بخش دے اگر اون سے غلطی ہوئی ہو مگر وہ حدیث جو بیان کی مجھسے قتادہ نے کثیر کی روایت سے اور کثیر نے ابو سلمہ سے ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے اور ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح پر بیان کیا کہ وہ تین طلاق ہوتے ہین راوی کہتا ہے مین کثیر سے ملا پوچھا اس روایت کا حال اوسکو اس حدیث کا کچھہ حال معلوم نہ تھا راوی کہتا ہے پھر مین گیا قتادہ کے پاس اور اون سے یہہ حال بیان کیا قتادہ نے کہا وہ بھول گیا ابو عبد الرحمن جو مصنف ہین اس کتاب کے وہ فرماتے ہین یہہ حدیث منکر ہے **ف** اور ترمذی فرماتے ہین مین نے پوچھا محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کو اونہون نے فرمایا یہہ حدیث موقوف ہے ابو ہریرہ پر یعنے ابو ہریرہ کا قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اسکی سند نہین پہنچی اور امرک بیدک کہنے کے یہہ معنی ہین کہ عورت کو طلاق دینے کے ارادے سے مرد یون کہے تیرا کام تیرے ہاتھہ مین ہے تو اسمین علما کا خلاف ہے حسن کہتے تہے کہ امرک بیدک جب کہے تو اسبات کے کہنے سے ہی تین طلاق ہوجاتے ہین اور ایوب نے اسکا انکار کیا لیکن انکار کرکے یہہ بات بہی کہی کہ قتادہ سے مین نے یون سنا ہے کہ ابو ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ تین طلاق ہوجاتے ہین اس بات کے کہنے سے مگر قتادہ نے اس حدیث کو کثیر سے نقل کیا تہا جب ایوب خود کثیر سے ملے تو انہون نے کہا مجھے معلوم نہین پہر یہہ حدیث بے اعتبار ہوگئی اور صحیح یہہ ہے کہ امرک بیدک کہنے سے اختیار عورت کو ہوجاتا ہے پہر وہ جو چاہے ایک طلاق رجعی خواہ باین دیلیوے یا تین طلاق دے لیوے

باب احلال المطلقة ثلاثا والنكاح الذي يحلها به

باب بیان مین حلال ہونے مطلقہ کے جسکو تین طلاق دی گئی ہون اور ذکر مین اس نکاح کے جو حلال اور جایز کردیتا ہے اوسکو عن عائشة قالت جاءت امرأة رفاعة الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ان زوجی طلقنی فابت طلاقی فانی تزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبیر وما معه الا مثل هدبة الثوب فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال لعلك تریدین ان ترجعی الی رفاعة لا حتی یذوق عسیلتك وتذوقی عسیلته ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے آئی جورو رفاعہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے میرے خصم نے مجھکو تین طلاقین دین تہین
اوسکے بعد مین نے نکاح کر لیا عبد الرحمان بن زبیر سے اور عبد الرحمن بن زبیر کے پاس کچھہ نہین سواے کپڑے کی
جہالر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ بات سنکر ہنسے اور فرمانے لگے شاید تیرا ارادہ یہہ ہے رفاعہ سے پھر نکاح کرلے
یہہ بات نہین ہونیکی جبتک تیرے سے صحبت نہ کرے عبد الرحمان اور تم دونون ایک دوسرے کا مزا چکہو عن عائشۃ

ان رجلا طلق امراتہ ثلاثا فتزوجت زوجا فطلقہا قبل ان یمسہا فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اتحل للاول فقال لا حتی یذوق عسیلتہا کما ذاق الاول ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
طلاق دی کسی آدمی نے اپنی جورو کو تین طلاق اوس عورت نے دوسرا خصم کر لیا اس دوسرے خصم نے بھی اسکو چھوا بھی
نہین تہا کہ طلاق دیدی پھر پوچھا گیا یہہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جائز ہو جاتی ہے ایسی عورت پہلے
خاوند کے لئے آپنے فرمایا نہین جائز ہوتی جبتک نچکہہ لیوے مزا اس عورت کا دوسرا خصم اول خاوند کی طرح
ف یعنی نکاح کر کر چھوڑ دینے سے پہلے خاوند کے لئے درست نہین نکاح کرانا اس عورت سے کیونکہ تین طلاق
ایسی چیز ہین جن سے عورت بالکل مرد کے قبضے سے باہر ہو جاتی ہے اور بالکل قبضے سے باہر ہو جانا تب معلوم ہوگا
جب اوہ دوسرے کے قبضے اور تصرف مین پورے طور سے آجاوے اور پہلے خاوند کیطرح اس سے معاملہ کر لیوے یعنی
ایک مکان مین اکیلے ہونے یا نکاح کر لینے یا ذرا سا مساس وغیرہ کر لینے سے پورا تصرف نہین ہوتا اسواسطے
فرمایا جبتک دونو ایک دوسرے سے مزے نہ اوڑالین جبتک پہلے کو جائز نہین اوس سے نکاح کرنا اور اسمین

اور بھی اسرار ہین غور کرنے سے ظاہر ہونگے عن عبد اللہ بن عباس ان الغمیصاء او الرمیصاء اتت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشتکی زوجہا انہ لا یصل الیہا فلم یلبث ان جاء زوجہا فقال یا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کاذبۃ الیہا ولکنہا ترید ان ترجع الی زوجہا الاول

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس ذلک لہا حتی تذوق عسیلتہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے آئی غمیصاء یا رمیصاء اس مین شک ہے راوی کو یعنی غمیصاء نام لیا یا رمیصا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور شکایت کی اپنے خاوند کی صحبت کی وہ اسکے پاس نہین آیا پہر تہوڑی سی دیر کے بعد اوسکا خصم بہی آگیا
اور کہنے لگا جہوٹ بولتی ہے یہہ عورت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اسکے پاس جاتا ہون لیکن اسکا یہہ ارادہ
ہے کہ مجہسے چہوٹ کر پہر پہلے خصم کے پاس چلی جاؤن آپنے فرمایا یہہ بات اسکو مناسب نہین مگر اوس وقت جب
چکہہ لیوے تو اوسکا شہد ف یعنی عورت اور مرد مین صحبت ہو جاوے اور ایک دوسرے سے پورا پورا مزا اوٹہا
لیوین عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یکون لہ المراۃ یطلقہا ثم یتزوجہا

رجل فیطلقہا قبل ان یدخل بہا فترجع الی زوجہا الاول قال لا حتی تذوق العسیلۃ ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو حال مین ایک آدمی کے جو کہ اوس کی ایک جورو ہو اور پہر اوسکو طلاق دیدی یعنی تین طلاق پہر اوس عورت کو دوسرے شخص نے نکاح کر لیا پہر دوسرے نے بہی بغیر جماع کرنیکے طلاق دیدی اوس عورت کو پہر دوبارہ لوٹ کر جانا چاہا اس عورت نے پہلے خصم کی طرف آپنے فرمایا ایسا نہین ہو سکتا جبتک نہ کہا لیوے وہ شہد کو اس دوسرے خاوند کے یعنے اوس سے جماع نکر لیوے تب تک وہ پہلے خاوند کے حق مین جائز نہین ہو سکتی **عن** ابن عمر قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يطلق امرأته ثلاثا فيتزوجها الرجل فيغلق الباب ويرخي الستر ثم يطلقها قبل ان يدخل بها قال لا تحل للاول حتى يجامعها الآخر قال ابو عبد الرحمن هذا اولى بالصواب **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچہا کسی نے مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح پر کسی آدمی نے طلاق دی اپنی جورو کو تین طلاق پہر اوسکو نکاح کر لیا دوسرے آدمی نے اور نکاح ہونیکے بعد گئے دونون کوٹہری میں اور بند کر دیا گیا دروازہ اور پردے بہی چہوڑدئے یعنے خلوت صحیح ہو گئی لیکن اس دوسرے مرد نے جماع نہین کیا پہر طلاق دیدیا اس عورت کو اس دوسرے نے بہی کیا جائز ہے یہہ عورت پہلے خصم کے لئے آپنے فرمایا نہین جب تک جماع نکرلے اوس سے یہہ دوسرا ابو عبد الرحمان یعنی مصنف اس کتاب کے فرماتے ہین یہہ حدیث صواب سے بہت قریب ہے

باب احلال المطلقة ثلاثا وما فيه من التغليظ

تین طلاق دے گئی عورت سے حلالہ کرنے کا بیان اور جو کچہہ کہ اسکا حلالہ کرنیوالے پر سخت بات کہی گئی ہے اوسکا ذکر اسباب مین کیا گیا ہے **عن** عبد الله قال لعن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الواشمة والمتوشمة والواصلة والموصولة وآكل الربا وموكله والمحلل والمحلل له **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیلا گودنے والی پر اور گدوانی والے پر اور بالون مین ملانے والے اور ملوانے والے پر اور بیاج کہانے والے پر اور کہلانیوالے اور حلالہ کرنیوالے پر اور جسکے لئے حلالہ کیا جاتا ہے اوسپر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال مین اور بال ملا کر لمبے کرنا اور نیلا گودنا حرام ہے اور حلالہ کی لعنت پڑتی ہے جسکے بال جوڑے جاوین اوس عورت پر بہی اور جو عورت اپنے ہاتہہ سے جوڑے اوسپر بہی اور جو نیلا گدوائے اوسپر بہی اور جو اپنے ہاتہہ سے گودے اوسپر بہی اور حلالہ کرنیوالے پر یعنی جس نے نکاح کیا اس نیت سے کہ چہوڑ دونگا طلاق دیکر تا کہ حلال ہو جاوے پہلے خاوند کے لئے اور جسکے لئے حلالہ کیا گیا یعنے پہلے خاوند پر

باب مواجهة الرجل المرأة بالطلاق

باب بیان مین اسبات کے کہ مرد عورت کا منہہ دیکہتے ہی طلاق دے **عن** عائشة ان الكلابية لما دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم قالت اعوذ بالله منك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لقد عذت بعظیم الحق باھلک ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے جب داخل ہوئی کلابی (ایک عورت تھی)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہنے لگے اعوذ باللہ منک یعنی پناہ میں ہوتی ہوں میں اللہ کی تیرے سے تو آپنے
فرمایا تونے بہت بڑے کی پناہ لی تو جا اپنے گھر والون پاس **ف** یہہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جون کی بیٹی سے کہی اور اسکا نام اسما تہا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی اصل قصہ یون ہوا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی بی بیون کو رشک ہوا اور اوس سے یون کہا
کہ تجھکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تونے ایسے شخص سے نکاح کیا جس نے تیرے باپ اور بہائیون کو مارا اور بعضی روایت
مین ہے کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تجھسے
تو حضرت تجھکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس تشریف لائے اوس نے اسیطرح خدا کی پناہ
مانگی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہہ اشارہ کیا طلاق کا **باب**

ارسال الرجل الی زوجتہ بالطلاق

طلاق کہلا بھیجنا کسی آدمی زبانی اپنی جورو کو

ارسال الرجل

عن فاطمة بنت قیس تقول ارسل الی زوجی بطلاقی فشددت علی ثیابی ثم اتیت النبی صلی
اللہ علیه وسلم فقال کم طلقک فقلت ثلاثا قال لیس لک نفقة واعتدی فی بیت ابن عمک
ابن ام مکتوم فانه ضریر البصر تلقین ثیابک عنده فاذا انقضت عدتک فاذنینی مختصرا

ترجمہ فاطمہ بنت قیس رضہ سے روایت ہے طلاق کہلا بھیجی مجھکو میرے خاوند نے پھر اوڑہ لئے مین نے اپنے کپڑے اور آئی مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس پوچھا آپنے کتنی طلاقین دین اوسنے تجھکو مین نے عرض کیا تین لیجیے فرمایا تجھکو نفقہ یعنے عدت مین
کے لئے خرچہ تیرے خاوند کی طرف سے نہ ملے گا اور فرمایا آپنے عدت کے دن پورے کر اپنے چچا کے بیٹے کے گھر مین یعنے
ابن ام مکتوم پاس کیونکہ وہ اندہا آدمی ہے اوتار دے سکتی ہے تو اپنے کپڑے نزدیک اوسکے اور فرمایا جب گذر چلے
تو اپنی عدت اوسوقت مجھکو خبر کر یوہان حدیث مختصر بیان کی ہے **عن** تمیم مولی فاطمة عن فاطمة
نحوه ترجمہ تمیم جو مولا ہین فاطمہ کے اونہون نے بھی فاطمہ سے اسیطرح روایت کی ہے یعنے جیسے فاطمہ کی روایت اوپر
گذری ہے اسیطرح کے مولا نے بھی روایت کی ہے **ف** غرض یہہ ہے اگر کسی کی زبانی کوئی شخص اپنی جورو کو
طلاق کہلا بھیجے تو طلاق ہوجاتی ہے اور عورت اپنی عدت گذار کر دوسرا خصم کرسکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق
عورت کے روبرو دینا کچھ شرط نہین مرد کو اختیار ہے روبرو دے یا غیبت مین دے ہان عورت کو اطلاع کردینی چاہیے تاکہ وہ
اپنا کچھ بندوبست کرے

تاویل قولہ تعالی یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک

بیان اسبات کا کہ اس آیت کے کیا معنے ہین اور اوسکے فرمانے سے کیا غرض ہے **عن** ابن عباس
قال اتاہ رجل فقال انی جعلت امراتی علی حراما قال کذبت لیست علیک بحرام

ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ عَلَيْكَ اَغْلَظُ الْكَفَّارَةِ عِتْقُ رَقَبَةٍ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا اونکے پاس ایک آدمی اور کہنے لگا مین نے اپنی جورو کو اپنے اوپر حرام کرلیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جھوٹھا ہے تو وہ عورت تیرے حق مین حرام نہین پہر پڑھی یہہ آیت یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ اور کہا تیرے اوپر ضرور ہے ایک سخت کفارہ یعنی آزاد کرنا ایک بردے کا **ف** یعنی حرام کہہ لینے سے حلال چیز حرام نہین ہوجاتی لیکن کفارہ دینا آتا ہے اور کفارہ بہی سب کفارون مین سے سخت یعنی بردہ آزاد کرنا چاہئے ایک تاویل تو اِس آیت کی یہہ ہوئی اور دوسری تاویل آگے آتی ہے

تَاْوِيْلُ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَلٰى وَجْهٍ اٰخَرَ

تاویل اور بیان اسی آیت کا دوسرے طور پر

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ وَقَالَ لَنْ اَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتُوْبَا لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا كُلُّهُ فِيْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹہیرتے تہے زینب کے نزدیک دیر تک اور شہد پیتے وہان تو صلاح کی مین نے اور حفصہ نے اسطرح جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہان آوینگے تو مین کہونگی آپکے مونہہ سے مغافیر کی بو آتی ہے اور تمہارے یہان آوین تو تم بہی یون ہی کہنا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی یہان گئے تو اوسنے وہی بات کہی آپنے فرمایا مینے اور کچہہ نہین کہایا لیکن شہد کہایا ہے زینب کے یہان اور فرمایا آپنے پہر دوبارہ نہ پیونگا تب اوتری یہہ آیت لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ یعنی ای نبی تو کیون حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجہہ پر اور اِنْ تَتُوْبَا فرمایا عائشہ اور حفصہ کے لئے یعنی اگر تم دونو توبہ کرتیان ہو جہک پڑے ہین دل تمہارے **ف** جہک پڑے ہین دل تمہارے یعنی توبہ ضرور ہے غرض اِنْ تَتُوْبَا سے لیکر قُلُوْبُکُمَا تک حضرت عائشہ رض اور حفصہ رض کو ارشاد فرمایا ہے کہ اس بات سے توبہ کرین اور آئندہ کو ایسی بات نہ کہین جس سے نبی کا دل کو رنج اور ملال ہو وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا یعنی اور جب چہپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات وہ بات وہی جو اوپر گذر چکی یعنی بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَیْنَبَ اور عطا کی حدیث مین یہہ قصہ تمام بیان کیا گیا ہے **ف** یعنی عطا کی حدیث مین یون آیا ہے جب عورتون نے یہہ بات کہنی شروع کی کہ آپ کے مُنہہ سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر اوسکو کہتے ہین جو درخت مین سے شہد کی طرح کا ایک شیرہ نکلتا ہے اور اوسمین بدبو اور ہینگ ہوتی ہے جیسے نیم کے درخت مین سے اوسکا شیرہ ٹپکتا ہے اور بدبو کی چیز سے آپکو نفرت بہت تہی آپنے فرمایا نہین مین نے

معافیر تو نہیں پائیں لیکن زینب بنت جحش کے پاس شہد کہایا ہے پہر کبہی اوسکے شہد کو نہ کہاونگی ہم اور ہمنے عہد کیا اور قسم کہائی اوسکے کہانیسے اور بیوی کو فرمایا تو کسی کو اس بات کی خبر نہ دینا اور یہہ بات آپنے عورت کے رضامند کرنیکے لیئے فرمائی تہی اور شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو مختصر طور پر یوں بیان فرمایا **ف** حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف کر دی یا ایک بی بی کے یہان سے شہد پینا موقوف کر دیا خاطر سے اور بیبیون کے اوسپر اللہ نے یہہ فرمایا اور قسم کا کہولنا کفارہ دینا ہے اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہہ مجہہ پر حرام ہے تو قسم ہو گئی کفارہ دے تو اوسکو کام مین لاوے کہانا ہو یا کپڑا یا لونڈی موضح القرآن

بَابُ اَلْحَقِی بِاَهْلِكِ

باب بیان مین یون کہنے کے اپنے جورو کو جا تو اپنے گہروالون کے ساتھہ ملکر رہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ فِيْهِ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے سنا مین نے کعب بن مالک سے وہ ذکر کرتے تہے اپنا حال اوسوقت کا جسوقت وہ پیچہے رہ گئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ تبوک کو جانیکے وقت اور کہا اسی بیان مین کعب بن مالک نے اتفاقًا آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہے یعنی جسطرح آگے کی حدیث مین اوسکا بیان آتا ہے **ف** چونکہ اسناد مین فرق تہا اوسکو جدا بیان کیا گیا اہل حدیث کی اصطلاح مین اسکو تحویل کہتے ہین

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ قِصَّتَهُ وَقَالَ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَاَتِيْ اَلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ

ترجمہ عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے سنا مین نے کعب بن مالک سے وہ بیان کرتے تہے اپنا حال اوسوقت کا جسوقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑ کر رہگئے تہے جنگ تبوک کو (نام ہے ایک جگہہ کا) جاتے وقت راوی کہتا ہے بیان کیا وہ قصہ سب کعب بن مالک نے اور کہنے لگے مین جب اوس حالت مین تہا اوسوقت آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لئے یہہ حکم دیا ہے تو اپنی جورو سے کنارہ کر میں نے پوچہا اوس سے کنارہ کر نیسے طلاق دینا مراد ہے یا کیا غرض ہے قاصد نے کہا طلاق دینا مراد نہیں بلکہ جدا رہنے کا حکم دیا ہے

باب الحقی باہلک

اور اوسکو قریب جانے سے منع کیا ہے کعب بن مالک فرماتے ہین مین اپنی جورو کو کہا جا تو اپنے گہر والون کے پاس جاکر رہ
اور وہان رہ میرے نزدیک مت آ جب تک اللہ عزت اور بزرگی والا اس امر مین کچہ حکم نکرے ف کعب بن
مالک اون تین شخصون مین سے ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ نہین گئے تہے جنگ تبوک مین اور
اونپر عتاب ہوا تہا پچاس دن تک اون پچاس دن مین اونپر وہ حالت گذری کہ موت سے بدتر تہی اور وہ تینون
شخص سچ کہنے سے بخشے گئے نہین تو منافقون مین ملتے اون تین آدمیون کا ذکر قرآن شریف مین ہے سورۃ توبہ
کے اخیر مین بیان اس حدیث مین اس بات کا ذکر ہے کہ کعب بن مالک نے اپنی جورو کو الحقی باہلک کہا یعنے
جا تو اپنے گہر والون مین جاکر مل اس بات کے کہنے سے طلاق نہین ہوتی جب تک نیت نہ کیجاے طلاق کی

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَهُوَ
أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى
صَاحِبَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ
أُطَلِّقُ امْرَأَتِي أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي
فِيهِمْ فَلَحِقَتْ ترجمہ عبد الرحمان بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہم اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ کہتے
ہین سنا مین نے اپنے باپ کعب سے اور یہ راوی کہتا ہے کعب اون تین آدمیون مین سے ایک شخص ہین جنکی توبہ
قبول ہوئی وہ کعب اپنا حال بیان کرتے ہین اور کہتے ہین بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو میرے
اور میرے ساتہی کے پاس اور بیان کیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو حکم کیا ہے تم اپنی جورون سے
کنارہ کرو اور اونکے نزدیک نہ جاؤ کعب فرماتے ہین مین نے پوچہا قاصد کو طلاق دیدون مین اپنی عورت کو
یا کیا کرون اوس نے کہا طلاق نہ دے اوسکو بلکہ کنارا کر اوس سے اور نزدیک نجا اوسکے کعب فرماتے ہین مین
نے اپنی عورت سے کہا جا اپنے لوگون مین مل اور وہین جاکر رہ پہر جا ملی اونکی عورت اپنے لوگون مین عن

كَعْبٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَقَالَ
فِيهِ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ
أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا فَأَرْسَلَ
إِلَى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ وَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذَا الْأَمْرِ ترجمہ کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین حال اپنا جب پیچہے رہگئے تہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ تبوک کو جاتے وقت اور یہ راوی بیان کرتا ہے اسی بیان مین کعب نے یہ بہی
فرمایا اتنے مین آیا فرستادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

تمہارے لئے حکم دیا ہے تم کنارا کرو اپنی عورتون سے یعنی مجھکو اور میرے ساتھی کو یہہ حکم دیا مین نے پوچھا قاصد سے
مین طلاق دیدون اپنی عورت کو یا کسطرح کرون مین قاصد نے جواب دیا جدا رہنے کے لئے حکم ہے اور طلاق دینے کا
حکم نہین کعب کہتے ہین مین نے کہا اپنی عورت سے تو جا مل اپنے گہر والون مین اور تو وہین رہا کر جبتک خدا تعالی
اس امر کا کچہہ فیصلہ نہ کرے **خَالَفَهُمْ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ** معقل بن عبید اللہ نے خلاف
کیا ہے اون لوگون کا یعنی زہری ابن شہاب کے شاگردون مین معقل بن عبید اللہ بہی ہین انکی روایت عبید اللہ بن
کعب سے ہے جیسا کہ آگے کی حدیث مین آتا ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبًا يُحَدِّثُ قَالَ
أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى صَاحِبِي إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ
أَنْ تَعْتَزِلُوا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أُطَلِّقُ امْرَأَتِي أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا
وَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي فِيهِمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَحِقَتْ
بِهِمْ **ترجمہ** عبید اللہ بن کعب سے روایت ہے سنا مین نے اپنے باپ کعب سے وہ بیان کرتے تہے بہیجا میرے
پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اور میرے ساتہی کے پاس بہی اوس نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ
نے تمکو حکم دیا ہے تم کنارا کرو اور دور رہو اپنی عورتون سے کعب کہتے ہین مین نے پوچہا اوس آدمی سے کیا مین طلاق
دیدون مین اپنی جورو کو کیسا کرون مین اوس نے کہا طلاق مت دے بلکہ جدا کردے اوسکو اپنے پاس سے اور اسکے
نزدیک نجا کعب کہتے ہین مین نے اپنی عورت کو کہا تو جا مل اپنے لوگون مین اور رہ اونمین جبتک اللہ عزت اور
بزرگی والا حکم کرے اس امر مین پہر اونکی بیوی چلی گئی اپنے لوگون مین یعنے اپنے مان باپ کے یہان جا کر
رہنے لگی **خَالَفَهُ مَعْمَرٌ** اور معمر نے معقل کا بہی خلاف کیا ہے چنانچہ آگے کی حدیث مین آتا ہے
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِذَا رَسُولٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ اعْتَزِلِ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا تَقْرَبْهَا وَلَمْ
يَذْكُرْ فِيهِ الْحَقِي بِأَهْلِكِ **ترجمہ** عبد الرحمان بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ بیان
کیا اپنے حدیث مین اتفاقاً آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس اور کہا اوس قاصد نے
کنارے کردے تو اپنی عورت کو پہر پوچہا مین نے قاصد سے کیا طلاق دیدون مین اپنی عورت کو اوس نے کہا
طلاق مت دے لیکن اوسکے نزدیک نجا اور اس حدیث مین الْحَقِي بِأَهْلِكِ نہین ذکر کیا **ف** یعنی یہہ نہین بیان
کیا کہ کعب نے اپنی جورو سے کہا تو جا اپنے گہر والون کے ساتہہ رہ جیسے اگلی روایتون مین بیان کیا ہے **بَابُ**
طَلَاقِ الْعَبْدِ غلام کے طلاق دینے کا بیان **عَنْ** أَبِي حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ
امْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقْتُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقْنَا جَمِيعًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنْ

باب طلاق العبد

وَالْجَتَهَا كَانَتْ عِنْدَكَ عَلٰى وَاحِدَةٍ قَضٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ ابوحسن غلام بنی نوفل سے روایت ہے تہا میں اور میری عورت دونوں غلامی میں پہر طلاق دی مین نے اوس عورت کو دو طلاق اوسکے بعد ہم دونون ایکبارگی آزاد کئے گئے پوچہا مین نے ابن عباس سے تو فرمایا ابن عباس رضہ نے اگر رجوع کریگا تو اوسکی طرف یعنے اگر پہر اوسکو نکاح مین لائیگا تو رہیگی تیرے نزدیک وہ عورت ایک طلاق پر حکم کیا ہے یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خَالَفَهُ مَعْمَرٌ اور اس روایت مین خلاف کیا ہے معمر نے ف رہیگی تیرے نزدیک وہ عورت ایک طلاق پر یعنی آزاد ہونے سے تجہے تین طلاق کا اختیار ہوگیا مثل اور آزادون کے تو دو طلاق تو دے چکا تہا اب ایک طلاق کا اختیار اور رہ گیا عَنِ الْحَسَنِ مَوْلٰى بَنِيْ

نَوْفَلٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقَا يَتَزَوَّجُهَا قَالَ نَعَمْ

قِيْلَ عَنْ مَنْ قَالَ أَفْتٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

لِمَعْمَرٍ الْحَسَنُ هٰذَا مَنْ هُوَ لَقَدْ حَمَلَ صَخْرَةً عَظِيْمَةً ترجمہ حسن مولی بنی نوفل سے روایت ہے پوچہا کسی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مسئلہ اوس غلام کا جسنے طلاق دین ہون اپنی عورت کو دو طلاقین پہر وہ دونون آزاد ہوگئین ہون کیا وہ غلام آزاد اوس لونڈی آزاد سے نکاح کرسکتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کرسکتا ہے کسی نے اس مسئلہ کی سند پوچہی ابن عباس سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اوسکو جواب دیا فتوی دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ میں ایسا ہی ابن المبارک نے معمر سے کہا یہ حسن کون ہے اس نے بڑا بہاری پتہر اپنے اوپر لادا کیونکہ اگر یہہ روایت غلط ہو تو سیکڑون ناجایز نکاحون کا وبال اوسکی گردن پر پڑیگا

بَابُ مَتٰى يَقَعُ طَلَاقُ الصَّبِيِّ

لڑکیا طلاق دینا کس عمر مین معتبر ہوتا ہے اس باب مین اسکا بیان ہے

عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عُرِضُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مُحْتَلِمًا أَوْ لَمْ تَنْبُتْ عَانَتُهُ تُرِكَ ترجمہ قریظہ کے دو لڑکون سے روایت ہے اونکو سامنے لائے تہے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریظہ کے ہنگامی کے روز حکم ہوا جس لڑکے کو احتلام یعنی نیند وغیرہ میں نہانے کی حاجت ہوتی ہو یا اوسکے پیشاب کی جگہہ یعنے ناف کے نیچے بال اوگ آئے ہون اوسکو قتل کرو اور اگر ان دونشانون میں سے کچہہ نہ ہو تو چہوڑ دو عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدٍ

فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ غُلَامًا فَشَكُّوْا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُوْا فِيَّ أَنْبَتُّ فَاسْتُبْقِيْتُ فَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ

ترجمہ عطیہ قرظی سے روایت ہے تہا مین اوس وقت لڑکا جسوقت حکم کیا سعد نے بنی قریظہ کے قتل کے لئے پہر دیکہا مجہکو اور شک کیا میرے بالغ ہونے میں جب نہیں پایا مجہکو زیر ناف کے بالون والا بچا دیا مجہکو وہی میں ہون جو تمہارے روبرو موجود ہون عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ

الخندق وهو ابن اربع عشرة سنة فلم يجزه وعرضه يوم الخندق وهو ابن خمس عشرة سنة فاجازه

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بولے کہ ابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو احد کے دن جب وہ چودہ برس کے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قبول کیا اونکو پھر دوبارہ پیش کئے گئے خندق کے روز جب وہ پندرہ برس کے تھے تب قبول کیا اونکو ف یعنی مجاہدین میں شریک کیا اور شامل ہو دونکی اون کا حصہ مال غنیمت میں ٹھیرایا معلوم ہوا کہ پندرہ برس کا لڑکا جوان ہوجاتا ہے

باب من لا يقع طلاقه من الازواج

یعنی شخص ایسے ہیں اونکا طلاق دینا معتبر نہیں عن عائشة عن النبي صلى الله [illegible] وسلم قال رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصغير حتى يكبر وعن المجنون حتى يعقل او يفيق ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھا دیگئی قلم تین شخصوں سے سونیوالے سے جاگنے تک اور بچہ سے بڑے ہونے تک اور دیوانے سے سیانا ہونے تک یا اچھا ہونے تک ف یعنی ان تین شخصوں سے جو کچھہ برا یا بھلا کام ہوئے اوسکی کچھہ سند نہیں اللہ جل شانہ کے ہاں اوسکا کچھہ حساب و کتاب نہیں اسیواسطے اونکا طلاق دینا بھی صحیح نہیں

باب من طلق في نفسه

کوئی شخص اپنے جی میں طلاق دیوے اوسکا کیا حکم ہے عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالى تجاوز عن امتي كل شيء حدثت به انفسها ما لم تكلم به او تعمل ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے چھوڑ دیا میری امت کو اون باتون سے جو جی میں کہہ لیتی ہین جبتک زبان پہ نہیں لاتی یا کرتے نہیں ف یعنی باتون پر پکڑ نہو گی جن باتون کو جی میں خیال کرلیتی ہین یا اپنے آپ ویسے خیالات جی میں آجاتے ہین عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تجاوز لامتي عما وسوست به وحدثت به انفسها ما لم تعمل او تكلم ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچا دیگا میری امت کو اللہ تعالی اون خیالات اور باتون کی پکڑ سے جو کھٹکتے ہین دلون میں اونکے جبتک اونکو زبان پہ نہ لاوین یا کرین نہیں ف دل کے خطرے اور خیال کئی طور پہ ہین ایک تو وہ ہے جو آپ ہی آپ بے اختیار جی میں آجائے عربی زبان میں اوسکو ہاجس کہتے ہین وہ معاف ہے تمام امتون سے دوسرا وہ ہے جو دل میں ورباقی رہے اور جی میں پھرتا رہے اوسکو خاطر کہتے ہین اس قسم کے خطرے اس امت محمدیہ سے معاف ہین یہہ اللہ تعالی کا فضل اور اوسکی رحمت ہے اس امت پہ تیسرے حالت وہ ہے جو خیال کہ جی میں دوڑتا پھرتا تھا جی میں اوسکی محبت اور لذت پیدا ہوئی اور اسکی پیدا کرنے اور حاصل کرنیکی طرف دل راغب ہوا اوسکو ہم کہتے ہین اس امت کو اوسپر بھی پکڑ نہیں جبتک اوسکو عمل میں نہ لاوے بلکہ اگر قصد کرلیا تھا پھر اپنے جی کو اوس سے روک لیا اوسکو اوسکے بدلے نیکی دی جاویگی ایک

اور ایک ان تینوں کے سوائے چوتھی حالت یہی ہے وہ یہہ ہے کہ دل گناہ پر پکا ہوجاوے اور جی کو اوسکے کرنے
مین یہانتک مضبوط کرلے کہ اس طرف سے اوسکے کرنے مین کچھہ قصور باقی نرہے کسی دوسرے سبب سے اوسکام مین خلل
آجاوے اسمین البتہ پکڑ ہے لیکن بڑی پوری گناہ کی برابر نہین کیونکہ زنا کے سامان تیار کرنے یا اوسکا ارادہ
کرنیسے زنا نہین ہوجاتا زنا یا چوری کرنیکے بعد ہی ثابت ہوتی ہے غرض زنا کا ارادہ اور زنا دونون گناہ
مین برابر نہین ارادہ اوس سے نیچے درجے مین ہے اور یہان اس حدیث کے لانیسے یہہ غرض ہے کہ جی مین طلاق
کہدینا طلاق نہین ہوتا جبتک زبان سے نہ کہے اور اپنے ارادے کو ظاہر نہ کرے **اَلطَّلَاقُ بِالْاِشَارَةِ
الْمَفْهُوْمَةِ** طلاق دینا اوس اشارے سے جو سمجھہ مین آسکتا ہو **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارٌ فَارِسِيٌّ طَيِّبُ الْمَرَقَةِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَهٗ
عَائِشَةُ فَاَوْمَا اِلَيْهِ بِيَدِهٖ اَنْ تَعَالَ وَاَوْمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَائِشَةَ اَيْ وَهٰذِهٖ فَاَوْمٰى
اِلَيْهِ الْاٰخَرُ هٰكَذَا بِيَدِهٖ اَنْ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک فارسی ہمسایہ
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شوربا بہت عمدہ پکاتا ایک بار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپکے پاس
حضرت عائشہ تہین تو اوس نے اشارہ کیا آپ سے اپنے ہاتھہ سے کہ آئیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ
کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف یعنی انکو بہی لاؤن اوس نے ہاتھہ سے اشارہ کیا نہین دو یا تین بار **ف** تو آپ نے
اوسکے اشارے پر عمل کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بول نہ سکے اوسکا اشارہ جو سمجھہ مین آوے مثل بولنے کی ہے اگر وہ
اشارے سے طلاق دیوے اور معلوم ہوجاوے کہ طلاق دیتا ہے تو پڑجاویگا **بَابُ الْكَلَامِ اِذَا قَصَدَ بِهٖ
فِيْمَا يَعْتَمِدُ مَعْنَاهُ** باب بیان مین کلام کے جب ارادہ کئے جاوین معنی اوس کلام کے جو پائے جاتے ہین
اوس کلام مین یعنی بیان اوس کلام کا جو کئی معنی کا احتمال رکہتا ہے اگر قصد کیا جاوے اونمین سے کوئی ایک معنی تو
صحیح ہوگا وہ قصد کرنا **عَنْ** عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ
وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ
هِجْرَتُهٗ اِلَى الدُّنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل نیتون ہی کے ساتھہ معتبر ہین مرد وہی پاویگا جو نیت کرے سو جسکا
نکلنا گہر سے اللہ اور رسول کی طرف ہو تو اوسکی ہجرت اللہ اور اوسکی طرف گنی جاویگی یعنی اللہ اور رسول کی طرف
ہجرت کرنیکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہے ملیگی اوسکو دنیا یا عورت کیواسطے ہوگی تو ملیگی
اوسکو عورت انسان کی ہجرت اور گہر چہوڑنا جس ارادے اور خیال سے ہوگا اوسکو وہی چیز ملیگی **ف** شیخ نے کہا ہے
جیسے نیت ویسی ملے یعنے آدمی کو عمل کا ثواب نیت کے مطابق ملتا ہے اور اوسکے عمل کا اعتبار نیت سے ہو کہتے ہین اور یہان

اس حدیث کو سیوطی لائے ہین کہ ایک کلام جو کئی معنی کا احتمال رکہتا ہو اوسکے معنی لینے مین ارادے اور نیت پر حکم ہے جیسا ارادہ ہو گا ویسا اوسکا حکم کیا جاویگا چنانچہ ہجرت کا لفظ ہے ارادے اور نیت کے سبب سے اوسمین تین قسم کا فرق ہو گیا کسی شخص نے ہجرت کی اور اپنا گہر بار چہوڑ کر کافرون کی دیار سے نکلکر مسلمانون کے ملک مین چلا گیا اور جی مین ٹہیرالیا کہ اوس ملک مین تجارت خوب ہوتی ہے یا وہان عورتین خوب صورت ملتی ہین تو یہہ ہجرت خدا کے واسطے کی اور وہان دنیا کا بہی فایدہ ملگیا وہ الله کا انعام ہے اوس سے اوسکی ہجرت مین کچہہ خلل نہ آوے گا بلکہ سے مدینہ کیطرف جب لوگون نے ہجرت کی اوسوقت ایک عورت ام قیس نامی نے بہی ہجرت کی اوسکی محبت اور دوستی سے کسی ایک شخص نے مکے والون مین سے اوسکے واسطے ہجرت کے لوگ اوس آدمی کو مہاجر ام قیس کا کہنے لگے اوسوقت رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے یہہ حدیث فرمائی

بَابُ الْإِبَانَةِ وَالْإِفْصَاحِ بِالْكَلِمَةِ الْمَلْفُوظَةِ بِهَا لِمَا لَا يَحْتَمِلُهُ مَعْنَاهَا لَمْ تُوجِبْ شَيْئًا وَلَمْ تُثْبِتْ حُكْمًا

باب بیان اس بات کے کہ اگر کوئی ایک لفظ صاف بولے اور اوس سے وہ مطلب مراد لیوے جو اوسکے معنی سے نہین نکلتا تو وہ لغو ہو گا اور اوس سے کوئی حکم ثابت نہو گا (یعنی وہ مطلب جو مراد ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ انْظُرُوا كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ إِنَّهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے تم لوگ غور کرو اور دیکہو اس بات کو کیسی بچاؤ الله تعالی نے مجہکو قریش کی گالیون اور لعنت سے وہ لوگ مذمم کہکر نام لیتے ہین اور برا کہتے ہین مجہکو اور حال یہہ ہے کہ مین محمد ہون ف یعنی وہ محمد کو بگاڑ کر مذمم کہتے اور محمد نہین کہتے کیونکہ محمد کے معنی سراہا ہوا اور مذمم کے معنی برا تو اونکی گالیان سب مذمم پر پڑتی ہین نہ محمد پر گو وہ مراد محمد رکہین

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْخِيَارِ

خیار کی مدت معین کرنے کے بیان مین یہہ باب ہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا إِلَى قَوْلِهِ جَمِيلًا فَقُلْتُ أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ حِينَ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَرْنَهُ طَلَاقًا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُنَّ اخْتَرْنَهُ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی الله عنہا سے روایت ہے جب حکم ہوا نبی صلی الله علیہ وسلم کو اسکا کہ اختیار دیدین اپنی بیبیون کو تو وہ اختیار دینا مجہسے شروع کیا اور فرمانے لگے مین تجہسے ایک بات کا ذکر کرونگا تو اسمین جلدی نکرنا اور اپنی

ماں باپ کی صلاح اور مشورے بغیر سہ بات کا جواب دینا بیوی عائشہؓ فرماتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مشورہ دینا اسواسطے فرمایا کہ آپکو معلوم تہا کہ میرے ماں باپ مجھکو حضرتؐ سے جدا ہونیکی صلاح نہ دینگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین پہر پڑہی آپنے یہہ آیت یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا یعنی ای نبی کہدے اپنی عورتون کو اگر تم چاہتیان دنیا جینیان اور یہان کی رونق تو آؤ کچھہ فایدہ دون تمکو اور رخصت کرون بہلی طرح سے حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہین مینے یہہ آیت سنکر کہا کیا اسی بات کیواسطے مشورہ کرون اور صلاح لون مین اپنے ماں باپ سے مین نے اختیار کیا اللہ عزت اور بزرگی والے کو اور اللہ کے رسولؐ اور آخرت کے گہر کو بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین پہر سب بیبیون نبی کی ایسا ہی کہا جیسا مینے کہا تہا یعنے سب بیبیون نے بہی اللہ اور اوسکے رسول کو اختیار کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیویون کو پوچہنا اور اونکو اختیار دینا طلاق نہ تہا کیونکہ بیبیون نے نبی کو اختیار کیا اور اونکے غیر کو نہین اختیار کیا ف اس حدیث مین جو حدیث ہی اوسکا فایدہ جسمین اس آیت کے اوترنے کی وجہ بہی بیان کی گئی ہے کتاب النکاح کے شروع مین گذر چکا ہے لیکن یہان باب کی مناسبت کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی عائشہ رضہ کے اختیار کو ایک وقت تک قایم کیا یعنی ماں باپ سے مشورہ کرنے تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِیْ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اِنِّیْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ یَكُوْنَا لِیَاْمُرَانِیْ بِفِرَاقِهٖ فَقَرَاَ عَلَیَّ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَقُلْتُ اَفِیْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَیَّ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالْاَوَّلُ اَوْلٰی بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب اوتری آیت اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ آے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مجھکو فرمایا اے عائشہ مین کہتا ہون تجھکو ایک بات تو جلدی نکریو اور اپنے ماں باپ سے اسبات مین مشورہ کریو بیوی عائشہ فرماتی ہین آپنے مشورہ لینے کو فرمایا اور آپ کو یہہ معلوم تہا کہ میرے ماں باپ آپسے جدائی کرنیکی صلاح مجھکو نہ دینگے پہر پڑہی یہہ آیت یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا یعنی اے نبی کہدے اپنی عورتون کو اگر تم چاہتیان ہو دنیا کا جینا اور یہان کی رونق پورا ترجمہ اوپر گذر چکا ہے بیوی عائشہ رضہ فرماتی ہین کیا یہی بات ہے مشورہ اور صلاح لون مین اپنے ماں باپ کی یعنے اسبات مین صلاح لینے کی کیا حاجت ہے بلکہ مین بے مشورہ لیئے یہہ بات کہتی ہون مین نے اختیار کیا اللہ اور اوسکے رسول کو ابو عبد الرحمان فرماتے ہین یعنی اس کتاب کے مصنف اس

روایت مین خطا ہے اور پہلی روایت مین کچھ نقصان اور خطا نہین بلکہ بہت ٹھیک ہے **ف** یعنی یونس بن یزید اور موسی بن علی کی روایت سے پہلے گذری **بَابُ فِي الْمُخَيَّرَةِ تَخْتَارُ زَوْجَهَا** باب بیان میں اون عورتون کے جنکو اختیار دیا گیا اور اونہون نے اختیار کیا اپنے خاوند کو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویون کو اور اختیار دینے سے اونکو طلاق نہوئی کیونکہ جب اختیار دیا اونکو اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا **ف** اس سے یہہ بات معلوم ہوئی جب کسی عورت کو اوسکا خاوند اختیار دے یعنی عورت کو کہے کہ تو مختار ہے اپنے نفس کی طلاق چاہتی تو طلاق لیلے پھر وہ عورت کہے مین تجھکو چھوڑ کر نجاؤن گی تو اوس عورت کو طلاق نہین ہوتی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا **ترجمہ** اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویون کو کیا اختیار دینے سے اونپر طلاق ہوگئی **ف** یعنی طلاق نہین ہوئی کیونکہ اونہون نے اس اختیار دینے کو منظور نہین کیا تھا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے اختیار کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو نہین ٹھہرایا گیا وہ اختیار دینا ہمپر کچھہ چیز **خِيَارُ الْمَمْلُوكَيْنِ يُعْتَقَانِ** جب خاوند اور جورو دونون غلام لونڈی ہون پھر آزاد ہوجاوین تو اختیار ہوگا **عَنْ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ لِعَائِشَةَ غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ قَالَتْ فَأَرَدْتُ أَنْ أُعْتِقَهُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْدَئِي بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس غلام اور لونڈی ارادہ ہوا حضرت عائشہ رض کا کہ آزاد کرین اونکو پھر ذکر کیا اس بات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا لونڈی سے پہلے غلام کو آزاد کرنا تو اے عائشہ **ف** تاکہ لونڈی کو جدائی کا اختیار نرہے کیونکہ اگر لونڈی آزاد ہو اور اوسکا خاوند غلام تو اوسکو اختیار ہوتا ہے **بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ** لونڈی کو اختیار دینے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَدَمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَاَنْتَ لَا تَأْكُلُ

الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے تہے بریرہ مین تین سنتین ایک سنت تو یہہ ہے وہ آزاد کی گئی پہر اختیار دیا گیا اوسے خاوند کے پاس رہنے مین یعنی اوسکو کہا کیا تیری خوشی ہو تو اپنے خاوند کے پاس رہیا یا اوسکو چہوڑ کر دوسرے کو کرلے اور دوسری بات یہہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی بریرہ کے قصے مین میراث آزاد کرنیوالے کے لئے ہے اور تیسری یہہ بات ہے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گہر مین اور اوسوقت ہنڈیا مین گوشت ابل رہا تہا وہ لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس روٹی اور ایک سالن جو موجود تہا گہر مین آپنے فرمایا کیا مین نے ہنڈیا نہین دیکہی گوشت کی یعنی اس ہنڈیا مین گوشت پکتا ہے وہ کیون نہین لاتے گہر والون نے عرض کیا ہان پکتا تو ہے لیکن وہ گوشت صدقہ دیا ہے کسینی بریرہ کو اور آپ صدقے کی چیز نہین کہاتے آپنے فرمایا اوسکے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے **ف** بریرہ نامی ایک عورت انصار کی لونڈی تہی اونہون نے کہا اے بریرہ تو اتنا مال ہمکو دے تجہکو آزاد کر دینگے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدد سے اوسکے آزاد ہونیکی صورت نکلی تو وہ لوگ بریرہ سے کہنے لگے جب تو مرجاوے کی تیرے مال کے وارث ہم ہونگے اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد کیا اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ یعنے میراث آزاد کی گئی کی آزاد کرنیوالے کے لئے ہے یہان اس حدیث کے بیان کرنے سے پہلا مسئلہ بیان کرنا غرض تہا یعنے لونڈی آزاد ہو جانیسے مختار ہو جاتی ہے اپنے نکاح کے معاملے مین چاہے اپنے نکاح کو باقی رکہے یا توڑ ڈالے یہہ مسئلہ بریرہ کے آزاد ہونیسے معلوم ہوا تہا اور یہہ بہی بات بریرہ کے سبب سے معلوم ہوئی کہ صدقہ اپنی جگہہ پہونچ جاونیکے بعد صدقہ نہین رہتا اوسکا حکم بدل جاتا ہے اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو کہا لیا اور فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لئے صدقہ تہا اور ہمارے لئے وہ ہدیہ یعنی تحفے کے طور پر ہے

بَابُ خِيَارِ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ

باب بیان مین اختیار دینے اس لونڈی کے جو آزاد کی گئی ہے اور خاوند اوسکا حر یعنے آزاد

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ فَاَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا قَالَتْ لَوْ اَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا اَقَمْتُ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے خریدا مین نے بریرہ کو اور اوسکے والیون نے یہہ شرط لگائی کہ اسکی میراث کے حقدار ہم ہون گے بی بی عائشہ فرماتی ہین ذکر کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا آپنے فرمایا تو اوسکو آزاد کر دے کیونکہ ولا لونڈی یا غلام کے آزاد کرنیوالے کا حق ہوتا ہے یعنی وہ مال جو چہوڑ کر مرجاوین یہہ دونو اور بیچنے والے کا کچہ حصہ نہین اوسکے

باب الامة تعتق وزوجها عبد

مال مین بلکہ حصہ میراث مین داخل ہے جو تقدیم بیعہ وجہ نخرج کرتا ہے اور جسکے بیوی مانند ہم اوسکو آزاد کر دیا
خصم کے چھوڑ دینے مین وہ کہنے لگی اگر مجھکو وہ کتنا ہی کچھہ دیوے تو بھی اوسکے پاس نہین ٹہیرنگی اور اوسکی بعد خود
مختار ہوگئی اور اوس بریرہ کا خاوند آزاد تہا کسیکا غلام نہ تہا **ف** یہان پچھلے جملے سے غرض ہے یعنی آزاد لوگ
حر کی جورو اگر لونڈی ہو تو آزاد ہونیکے بعد اوسکو اختیار ہے اسکے گہر مین رہے یا اوسکو چھوڑ دے کیونکہ آزاد ہونا
مختار ہونا ہے جب لونڈی آزاد ہوگئی تو مختار ہوجائیگی اور بعض علما کے نزدیک لونڈی کو اوسیصورت مین اختیار
ہوگا جب اوسکا خاوند غلام ہو وہ کہتے ہین کہ بریرہ کا خاوند غلام تہا جیسے آگے آتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا

أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُتِيَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى

بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا

حُرًّا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہین کہ اونہون نے ارادہ کیا بریرہ کے مول لینے کا اوسکی
والیون نے شرط لگائی ولاء کی یعنی میراث بریرہ کی ہم لین گے بی بی عایشہ فرماتی ہین ذکر کیا مین نے اسکا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آپنے فرمایا خرید لے اوسکو اور آزاد کردے اسلئے کہ ولاء یعنی میراث غلام یا لونڈی
کی جو آزاد ہو چکی حق ہے آزاد کرنے والیکا بیچنے والیکا حق نہین ہوتا اگرچہ بیچنے والا شرط لگایا کرے بیچنے کے
وقت کیونکہ وہ شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا کرنا ضرور نہین بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین لائے
گہر کے لوگ گوشت آپکے آگے اور یہہ بہی کہدیا یہہ گوشت کسینے صدقہ دیا تہا بریرہ کو آپنے فرمایا وہ گوشت بریرہ کے
لئے صدقہ تہا ہمارے لئے ہدیہ اور تحفہ ہے اور اختیار دیا بریرہ کو اپنے اور اوسکا خصم آزاد تہا غلام نہ تہا **ف** اس
حدیث سے بہی وہی مسئلہ بیان کرنا غرض ہے جسکے باب باندہا ہے یعنی لونڈی آزاد ہونیکے بعد مختار ہوجاتی
ہے اپنے خاوند کے چھوڑ دینے مین اگرچہ اوسکا خاوند غلام نہو کیونکہ لونڈی کے مختار ہونیکے لئے اوسکے
خاوند کا غلام ہونا شرط نہین

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا مَمْلُوكٌ

باب ہے بیان مین اس مسئلہ کے کہ اختیار ہے اوس لونڈی کو جسکا خصم غلام ہے آزاد ہونیکے بعد **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ

كَاتَبَتْ بَرِيرَةُ عَلٰى نَفْسِهَا بِتِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ بِأُوقِيَّةٍ فَأَتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فَقَالَتْ

لَا إِلَّا أَنْ يَشَاؤُوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ فَكَلَّمَتْ

فِي ذٰلِكَ أَهْلَهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ إِلٰى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَهَا مَا قَالَ أَهْلُهَا فَقَالَتْ لَا هَا اللّٰهِ إِذًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ

الْوَلَاءُ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ بَرِيرَةَ

اشتري تستعينني على كتابتها فقلت لا الا ان يشاؤا ان اعدها عدة واحدة ويكون الولاء لي

فذكرت ذلك لاهلها فابوا عليها الا ان يكون الولاء لهم فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

ابتاعيها واشترطي لهم الولاء فان الولاء لمن اعتق ثم قام فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه

ثم قال ما بال اقوام يشترطون شروطا ليست في كتاب الله عز وجل يقولون اعتق فلانا والولاء لي

كتاب الله عز وجل احق وشرط الله اوثق كل شرط ليس في كتاب الله فهو باطل وان كان مائة

شرط فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم من زوجها وكان عبدا فاختارت نفسها قال عروة فلو كان

حرا ما خيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مکاتب کیا بریرہ نے اپنے تئین نو اوقیہ پر اور ہر برس مین ایک اوقیہ ادا کرنا ٹھیرا پہر آئے بریرہ رض میرے پاس یعنے حضرت عائشہ کے پاس آکر کہا اور اون سے اپنی کتابت مین مدد چاہی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مین اسطرح تو مدد نہین کرتی لیکن اگر وہ لوگ چاہین تو مین ایک ہی دفعہ سب رقم گن دون اور ولاء میرا حق ٹھیرے پہر گئی بریرہ اپنے والیون کے پاس اور گفتگو کی اون سے اس باب مین اون لوگون نے نہ مانا اور کہا ولاء ہم لیوینگی تو پہر کر آئے بریرہ بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین اور آگئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت مین بریرہ نے حضرت عائشہ رض سے آکر کہا جو اون لوگون نے کہا تہا بیوی عائشہ نے فرمایا ایسا ہی تو خدا کی قسم مین نہین مدد کرتی لیکن اگر ولاء میرا حق ٹھہریگا تو کرونگی تیری مدد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کس بات کا ذکر ہے یہہ بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ بریرہ آئی تہی میرے پاس اپنی کتابت مین مجہسے مدد چاہتے مین نے کہا اوس سے مین یون تو مدد نہین کرتی مگر ہان اگر وہ لوگ چاہین تو ایک ہی دفعہ سب دیدیتی ہون اور ولاء میرے لئے ہوگی یہہ بات بریرہ نے اون سے کہی اونہون نے انکار کیا اور کہا ولاء ہم لینگے دوسرے کو نہ دینگے آپنے فرمایا بیوی عائشہ رض کو تو خرید لے اسکو اور اون سے شرط کرلے ولاء کی اور شرط کر لینے سے اونکے ساتہہ کچہہ مضائقہ نہین کیونکہ ولاء حق آزاد کرنیوالیکا ہوتا ہے بیچ عائشہ رض کو آپنے یہہ فرمایا اور کہڑے ہوئے خطبہ سنانے کو لوگون کے لئے خدا تعالے کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کیا ہوا لوگون کو ایسی شرطین باندہتے ہین جو نہین اللہ کے کتاب مین اور کہتے ہین ولاء ہم لینگے کتاب اللہ عزت اور بزرگی والیکی بہت ٹہیک اور حق ہے اور شرطین جو اللہ نے لگائین اور ٹہیرائین وہی مضبوط اور واثق یعنے قابل وفا کے ہین اور فرمایا جو شرط اللہ کی کتاب مین نہین وہ شرط باطل اور بے اصل ہے اوسکا وفا کرنا کچہہ ضرور نہین اگرچہ وہ سو شرطین کیسے ہون پہر اختیار دیا بریرہ کو آپنے اوسکے خصم کے چہوڑنے مین پہر وہ خود مختار ہوگئی یعنے اپنے خصم کو چہوڑ دیا عروہ فرماتے ہین اگر اوس کا خصم آزاد ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو اختیار نہ دیتے **ف** ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے

اور درہم چھ دانگ کا ہوتا ہے اور دانگ دو قیراط کا اور قیراط دو طسوج کا اور طسوج دو جو کا جو میانہ ہوں بہت بڑے .... اور نہ بہت چھوٹے اور مکاتب اوسکو کہتے ہین کہ مالک آزاد کرنے پر غلام یا لونڈی کے روپیہ ٹھیرا دے اور اوس سے اقرار اور نوشتہ لیوے کہ ہر مہینے مین اسقدر پہنچایا کرے جبتک اوس لکھے مین سے ایک درہم بھی باقی رہیگا وہ آزاد نہو گا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے مالک سے کہہ کہ ایک مشت قیمت لے لیوین اور مین تجھکو آزاد کرون گی اور ولاء یعنی تیرے مرنیکے بعد تیرے مال کی بھی مین وارث ہونگی اس شرط کو بریرہ کے والیون نے نہ مانا اور کہا ولاء ہم لینگے جب اونہون نے حق بات کا انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوی عائشہ رض کو فرمایا تو شرط کرے یعنی اون سے اسبات مین زیادہ صرار نکر اور جو کام کرنیکا ہے اوسکو کر اور آپنے خطبے مین فرمایا کہ یہہ شرط بے اصل اور قابل ایفا نہین تو گویا سرے سے شرط ہی نہ ٹھیرے اس جگہہ حدیث کو اسواسطے لائے ہین کہ اس مین لفظ وکان عبدا کا ہے یعنی بریرہ کا خصم غلام تھا اور اکثر علما کا یہی قول ہے کہ جب لونڈی کا خصم غلام ہو تب اسکو اختیار ہو سکتا ہے اور اگر آزاد ہو تو نہین اختیار دیا جائیگا اوسکو چنانچہ عروہ نے اس حدیث مین فرمایا ہے اگر وہ آزاد ہوتا تو نہ اختیار دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ کو اور یہہ روایت ثبوت اور صحت مین پہلی روایت سے بڑھکر ہے یعنے حر ہونے کی روایت سے جو پہلے گذر چکی اور مصنف نے دونون روایتون کے موافق مسئلہ بیان کیا ہے دوسری روایت مین زیادہ تصریح کی ہے اول مین فقط روایت بیان کرکے چھوڑ دی ہے

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا **ترجمہ** عروہ حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہین فرمایا بی بی عائشہ رض نے بریرہ کا خصم غلام تھا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رض سے خریدا اونہون نے بریرہ کو انصار کے لوگون سے اون انصاریون نے ٹھیرایا تھا ولاء کو اپنے لئے اوسوقت فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے ولاء کا حق دار ولی نعمت ہوتا ہے یعنے جسنے روپیہ خرچ کیا اور بردے کو مول لیکر آزاد کیا اور بیچنے والا حقدار نہین ہوتا بیوی عائشہ فرماتی ہین اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اور تھا بریرہ کا خصم غلام اور ہدیہ دیا بریرہ نے بی بی عائشہ کو گوشت آپنے کہا ہم کو اس گوشت مین سے حصے دیتے تو اچھا تھا بیوی نے فرمایا یہہ گوشت بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا ہے آپنے فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لئے صدقہ تھا ہمارے لئے صدقہ نہین بلکہ ہدیہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَرِيرَةَ وَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ لِأَهْلِهَا فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ

وَ حِيْنَ رُتْ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَدْرِيْ وَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ

فَقَالُوْا هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے روایت ہے پوچھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بریرہ کے معاملہ مین اور بیان کیا مین نے میرا ارادہ ہے

بریرہ کے خریدنے کا اور اوس کے لوگون سے شرط کرتی ہون ولاء کی فرمایا آپنے خرید لے اوسکو کیونکہ ولاء

اوسیکا حق ہے جو آزاد کیا کرتا ہے راوی نے کہا اختیار دیا بریرہ کو آپنے خاوند کے چہوڑنے مین اور تھا خاوند اوسکا غلام

پھر کہا راوی نے مین نہین جانتا کہ خاوند اوسکا غلام تہا یا آزاد اور دیا گیا گوشت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا

گہر کے لوگون نے یہ صدقہ دیا تہا کسی نے بریرہ کو آپنے فرمایا صدقہ بریرہ کے حق مین تہا اور ہمارے لئے تو ہدیہ ہے

بَابُ الْاِيْلَاءِ باب ایلاء کے بیان مین **عَنْ** اَبِي الضُّحٰى قَالَ تَذَاكَرْنَا الشَّهْرَ عِنْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُنَا

ثَلَاثِيْنَ وَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ اَبُو الضُّحٰى ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ عِنْدَ كُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ اَهْلُهَا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ مَلَاٰنُ

مِنَ النَّاسِ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَعِدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ عُلِّيَّةٍ لَّهٗ

فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَرَجَعَ فَنَادٰى بِلَالًا فَدَخَلَ عَلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اٰلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ

تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ **ترجمہ** ابو الضحی سے ابو یعفور روایت کرتے ہین ہم لوگ ذکر

کرتے تہے ابو الضحی کے نزدیک اور کہتے تہے مہینے کی مدت تیس دن ہے اور بعضے کہتے تہے انتیس ۲۹ دن کا ہوتا

ہے مین کہا ابو ضحی نے بیان کیا مجھسے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اوٹہے ایک روز ہم صبح کو تو کیا دیکھتے ہین کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی بیویان رو رہی تہین اور ہر ایک کے نزدیک اونکے گہر والے موجود تہے پہر آیا مین مسجد مین تو کیا

دیکہتا ہون کہ لوگون سے مسجد بہری ہوئی ہے ابن عباس فرماتے مین پہر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اوپر گئے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ بالاخانہ مین تہی اپنے پہر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا کسی نے سلام کا

جواب نہ دیا پہر سلام کیا پہر کسی نے جواب ندیا تین بار سلام کیا کسی نے جواب ندیا پہر لوٹ آئے اور بلال کو بلایا وہ پہر

گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کیا آپنے طلاق دی ہے بیویون کو آپنے فرمایا نہین لیکن ایلا کیا ہے

مین اونسے ایک مہینے کا راوی بیان کرتے ہین ۲۹ انتیس دن ٹہیرے آپ اوس مکان مین پہر اوترے

وہان سے اور گئے گہر مین بیویون کے پاس **ف** ...... ایلاء کہتے ہین کہ قسم کہاوے مرد کہ اپنی عورت کے نزدیک

نجاوے گا اور اوس سے کنارہ کرکے علیحدہ ہی رہے لگے لیکن علماء نے کہا ہے کنارہ کرنا غصے یا ناراضی کے سبب سے

ہوا اور اگر ناراضی کے سبب سے نہوگا تو اوسکو ایلا نہ کہینگے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ اٰلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ آلَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قسم کہائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے کی اپنی بیبیون کے پاس نجانیکی یعنی عہد کیا کہ ایک مہینے تک عورتون کے نزدیک نجاوینگے اور رہے اپنے بالاخانے مین اونتیس ۲۹ راتین پہر اوترآئے آپ لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ اپنے تو ایک مہینے کا ایلا کیا تھا آپنے فرمایا اونتیس ۲۹ دن کا مہینہ ہوا کرتا ہے ف وہ مہینہ شاید اونتیس دن کا ہوگا یہہ بات ہوگی کہ آپنے فقط مہینہ کا لفظ فرمایا تھا چنانچہ بعضی روایتون مین ہے لا ادخل علیکن شہرا یعنے نہ اونگا مین تمہارے پاس ایک مہینہ تو مہینہ کا اطلاق اونتیس ۲۹ دن پر بہی آپنے شہرا کا لفظ فرمایا اور شہر فلان نہ کہا تہا تاکہ آپکو پابندی ہوتی اوس مہینہ خاص کی

بَابُ الظِّهَارِ

باب ظہار کے بیان مین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِي فَوَقَعْتُ قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ قَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا مین نے ظہار کیا تھا اپنی عورت کے ساتھہ پہر جا پڑا مین اوسکے اوپر پہلے کفارہ دینے سے آپنے پوچھا کس سبب سے کیا تونے یہہ کام اوس نے بیان کیا مین نے دیکھی پازیب اوسکی چاندنی مین آپنے اوسکو فرمایا اب اوسکے پاس نہ جائیو جب تک نکرے تو وہ کام جسکا حکم کیا اللہ عزت اور بزرگی والے نے ف ظہار جورو کو مشابہت دینا ان کے جسم کی کسی ایک چیز کے ساتھ یعنی پیٹھہ یا پیٹ وغیرہ کے ساتھہ مشابہت کر کر کہنا تو میرے حق مین ایسی ہے جیسی میری ماںکی پیٹھہ یعنی جیسی وہ مجہپر حرام ہے ویسی تو بہی مجہپر حرام ہے اسلام سے پہلے مرد اگر اپنی عورت کو کہتا تو میری ماں ہے تو ساری عمر اوسپر حرام گنتے شرع نے اس بات کو مقرر رکہا لیکن اتنا فرق ہے کہ کفارہ دینے کے بعد وہ جائز ہوجاتی ہے کفارہ جبتک نہ دے تب تک حرام رہتی ہے ہمیشہ کے حرام ہونیکا حکم موقوف کیا اگر کسی نے بغیر کفارہ دینے کے عورت سے جماع کیا تو اوسنے اچھا کام نہ کیا اوسکو توبہ کرنی چاہیے اور کفارہ دیکر اوسکو ہاتھ لگاوے اور کفارہ نہ دینے تک اوسکو اپنے حق مین حرام جانے جیسا زبان سے کہا تہا یہی اللہ تعالیٰ کا احسان مانے اور شکر کرے کہ اوسنے کفارہ دینے کے بعد حلال کردیا ورنہ تو نے تو عمر بہر اپنا گہر اوجاڑ لیا تہا عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ تَظَاهَرَ رَجُلٌ مِنِ امْرَأَتِهِ فَأَصَابَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا أَوْ سَاقَيْهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے ظہار کیا ایک آدمی نے اپنی عورت سے پہر صحبت کی اوس سے کفارہ دینے کے پہلے پہر ذکر کیا

یہہ حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا کونسی چیز تہی جسنے یہہ کام کرا دیا تجہسے وہ بولا رحم کرے خدا تعالی آپ پر
یارسول اللہ دیکہی مین نے خلخال یعنی کڑی اوسکے پاؤن کی یا کہا دیکہی مین نے پنڈلیین اوسکی چاندنی مین
یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور رہ اوس سے جبتک کہ کرے تو وہ کام جو حکم کیا تجہکو اللہ عزت اور
بزرگے والے نے عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّهُ ظَاهَرَ
مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ غَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَ مَا عَلَيْهِ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ
سَاقَيْهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتَّى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ قَالَ إِسْحَاقُ فِي
حَدِيثِهِ فَاعْتَزِلْهَا حَتَّى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُرْسَلُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنَ
الْمُسْنَدِ وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ ترجمہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
اور کہنے لگا یا نبی اللہ اس شخص نے ظہار کیا تہا اپنی جورو سے پہر اوس نے صحبت کرلی کفارہ دینے سے پہلے
آپنے فرمایا اوسکو کاہے کو کیا تونے یہہ کام اور کس نے کہا تجہکو ایسی بات کرنے کے لیے وہ کہنے لگا اے نبی خدا
کے مجہکو نظر پڑین گوری پنڈلیین اوسکی چاندنی مین آپنے فرمایا اوسکو دور رہ اوس سے جبتک ادا کرے تو
جو کچہہ تیرے ذمے پر ادا کرنا اوسکا ضرور ہے صاحب کتاب کے مصنف رح فرماتے ہین اسحاق اپنی حدیث مین فَاعْتَزِلْهَا
فرمایا ہے اور لفظ اس حدیث کے محمد کے ہین اور مصنف رح فرماتے ہین اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح اور اولی ہے
مسند ہونے سے اور اللہ سبحانہ تعالی زیادہ دانا ہے ف یعنی یہہ حدیث مسندًا ابن عباس سے اور مرسلًا عکرمہ سے مروی
ہے اور مرسلًا روایت صحیح ہے بہ نسبت مسند کے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ
الْأَصْوَاتَ لَقَدْ جَاءَتْ خَوْلَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو زَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفَى عَلَيَّ
كَلَامُهَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللهِ وَاللهُ يَسْمَعُ
تَحَاوُرَكُمَا الْآيَةَ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا بیوی عائشہ نے شکر ہے اللہ کا جو سنتا
ہے تمام آوازون کو آئی خولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور شکوہ کیا اپنے خاوند کا یعنی اوسکے ظہار کرنے سے گہر
اور بچے خراب و برباد ہوئے اور چہپاتی تہی وہ اپنی گفتگو مجہسے تب اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہہ آیت
قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللهِ وَاللهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللهَ سَمِيعٌ
بَصِيرٌ یعنی سن لی اللہ نے بات اوس عورت کی جو جہگڑتی ہے تجہسے اپنے خاوند پر اور جہینکتی ہے اللہ کے آگے
اور اللہ سنتا ہے سوال و جواب تم دونون کا بیشک اللہ سنتا ہے دیکہتا اسکے آگے اللہ جل شانہ نے ظہار کا اور اسکے
کفارے کا بیان فرمایا ہے ف یہہ عورت بہت خوبصورت تہی ایک بار نماز پڑہتی تہی جب سلام پہیرا تو اسکے خاوند
اوس بن صامت نے خواہش کی اوس نے نہ مانا خاوند نے غصہ ہوکر اوس سے ظہار کرلیا بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

باب خلع کے بیان میں عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال المنتزعات والمختلعات
ہن المنافقات ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاوندوں سے
کشیدہ رہنے والیاں اور خلع کرنیوالیاں منافق اور دغاباز انکو ہی کہنا چاہیے ف خلع کہتے ہیں عورت اپنا حق مرد کو
چھوڑ دے اور کہے کہ تو چھوڑ دے یعنے طلاق دیدے مجھکو اور وہ حق چاہے مہر ہو یا کچھ اور جہیز ہو اور حسن جو شاگرد ہیں ابو ہریرہ
کے وہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا میں نے کسی سے یہ حدیث نہیں سنی اور کتاب کے مصنف فرماتے
ہیں حسن نے ابو ہریرہ سے کچھ نہیں سنا غرض اس حدیث میں محدثین کو کلام ہے عن حبیبۃ بنت سھل انھا
کانت تحت ثابت ابن قیس ابن شماس وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی الصبح فوجد
حبیبۃ بنت سھل عند بابہ فی الغلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذہ قالت انا
حبیبۃ بنت سھل یا رسول اللہ فقال ما شانک قالت لا انا ولا ثابت ابن قیس لزوجھا فلما جاء
ثابت ابن قیس قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ حبیبۃ بنت سھل قد ذکرت ما شاء اللہ
ان تذکر فقالت حبیبۃ یا رسول اللہ کل ما اعطانی عندی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لثابت خذ منھا فاخذ منھا وجلست فی اھلھا ترجمہ حبیبہ بنت سہل سے روایت ہے تھی وہ جورو ثابت بن
قیس کی حبیبہ بنت سہل بیان کرتی ہیں نکلے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع صبح صادق میں طرف
نماز کی ملی حبیبہ انکو دروازے کے نزدیک آپنے فرمایا کون ہے تو حبیبہ نے کہا میں حبیبہ بنت سہل ہوں آپنے کہا
کیوں کیا ہوا کیا ہے تو آئی حبیبہ نے کہا میری اور میرے خصم ثابت بن قیس کی نہیں بنتی جب آئے ثابت بن
قیس آپنے فرمایا یہ حبیبہ بنت سہل کچھ کہتی تھی جو کچھ اللہ نے چاہا اسکی زبان سے نکلا تب حبیبہ کہنے لگی
یا رسول اللہ جو کچھ اس نے مجھکو دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپنے فرمایا ثابت بن قیس سے لے اسکو یعنی
تو اپنی جہیز اس سے واپس کر لے ثابت بن قیس نے آپکے فرمانے کے موجب لیا اپنا دیا ہوا مال اور بیٹھ
رہی حبیبہ اپنے گھر والوں میں یعنی ثابت بن قیس کے گھر سے چلی گئی عن ابن عباس ان امراۃ ثابت ابن قیس
اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ثابت ابن قیس اما انی ما اعیب علیہ فی خلق
ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتردین علیہ
حدیقتہ قالت نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیقۃ وطلقھا تطلیقۃ ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئی جورو ثابت بن قیس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی مجھے غصہ اور ناراضی نہیں
ثابت بن قیس کی خصلت اور دین کی طرف سے لیکن اسلام میں کفر اور ناشکری کرنا برا جانتی ہوں آپنے فرمایا تو اسکا
باغ واپس کر دیگی وہ کہنے لگی ہاں واپس کر دوں گی آپنے ثابت بن قیس کو فرمایا تو لے لے اپنا باغ اور طلاق دیدے

اوسکو ایک طلاق **ف** وہ باغ ثابت بن قیس نے اوسکو مہر مین دیا تھا اسلام مین کفر کرنا یہہ کہ عورت ناشکری اور قصور کرے مرد کی فرمانبرداری مین ثابت بن قیس بدصورت تھے اسکا جی اون سے نفرت کرتا تھا ایسا نہ ہو بیوی تہی سمجھے کہ اس نفرت مین مرد کی نافرمانی ہوجاویگی اور مرد کی نافرمانی کرنا خدا کو ناراض کرنا ہے اور خدا کی ناراضگی لینے والیکا کہان ٹھکانا

عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لا تمنع ید لامس قال غربها ان شئت قال انی اخاف ان تتبعها نفسی قال استمتع بها **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا میری عورت ایسی ہے جو ہاتھ لگاوے اوسکے ہاتھ کو روکتی نہین آپنے فرمایا تو اوسکو دور کر یعنی اوسکو طلاق دیدے مرد نے کہا مین ڈرتا ہون میری جان اوسکے پیچھے نجاوے یعنے اوسکی طرف میرا دل لگا رہیگا بسبب بے صبری کے کہین گناہ مین جا پڑونگا آپنے فرمایا ایسا نہین ہو سکتا تو تو اوسکو اپنے برتاوے مین رکھ **ف** ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو منع نہین کرتی اس بات کے کہنے سے غرض مرد کی یہہ ہے کہ عورت بے احتیاط اور بے پروا ہے زنا کی طرف اشارہ نہین اگر زناکار ہوتی تو آپ لعان کا حکم کرتے بروقت انکار کرنیکے اور بعضون کے نزدیک فاسقہ عورت کو طلاق دیدینا واجب نہین ایسی شخص کو جو صبر نکر سکے اس عورت کے بغیر اور یہہ آدمی جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی بڑا بے صبر تھا اسی واسطے آپنے فرمایا تو اپنے کام مین لا اوسکو

عن ابن عباس [illegible] رجلا قال یا رسول اللہ ان تحتی امرأة لا ترد ید لامس قال طلقها قال انی لا اصبر عنها قال فامسکها قال ابو عبد الرحمن هذا خطأ والصواب مرسل **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا یا رسول اللہ میرے نکاح مین ایک عورت ہے نہین جھٹکتی ہاتھون کو کسی کے جب کوئی اوسکو ہاتھ لگاتا ہے آپنے فرمایا طلاق دیدے اوسکو اوسنے کہا مین صبر نہین کرسکتا اوسکے سوا آپنے فرمایا روک اوسکو **ف** روک اوسکو یعنی حفاظت اور نگہبانی کر اوسکی اور منع کر اور کہہ اوسکو اسطرح سے کہ ایسا نکیا کرے اور ابو عبد الرحمن فرماتے ہین یہہ حدیث مرسل ہے متصل ہونا اسکا خطا ہے اور غلط

باب بدء اللعان

لعان کے شروع اور ابتدا ہونیکا بیان

عن عاصم بن عدی قال جاءنی عویمر رجل من بنی العجلان قال ای عاصم ارأیتم رجلا رأی مع امرأته رجلا أیقتله فتقتلونه ام کیف یفعل یا عاصم سل لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عاصم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل وکرهها فجاء عویمر فقال ما صنعت فقال صنعت انک لم تأتنی بخیر کره رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل وعابها قال عویمر واللہ لاسألن عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأله فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل اللہ فیک وفی صاحبتک فأت بها قال سهل وانا مع الناس عند رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم فجاء بها فتلاعنا فقال يا رسول الله والله لئن امسكتها لقد كذبت عليها ففارقها قبل ان يامره رسول الله صلى الله عليه وسلم بفراقها فصارت سنة المتلاعنين

ترجمہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا عویمر بنی عجلان میں سے (نام ہے قبیلے کا) کہنے لگا اے عاصم کیا کہتے ہو تم اس معاملے میں دیکھا ایک آدمی نے اپنی جورو کے ساتھ غیر آدمی کو اگر مار ڈالے اس عورت کا خصم اوسکے یار کو کیا تم بھی مار ڈالو گے اوسکے خصم کو یا کیا کرو گے اے عاصم تم پوچھو میرے لیے یہہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاصم نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو عیب کہا اور برا مانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے پوچھنے پر پھر آئے عویمر اور کہنے لگے کہا کیا تو نے اے عاصم وہ بولے مین کیا کرون تیری بات ہی خراب ہے برا مانا اوسکے پوچھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عیب کہا مجھپر عویمر کہنے لگے خدا کی قسم مین پوچھونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ مسئلہ اور گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا آپ سے آپنے فرمایا اللہ نے اوتارا ہے حکم تیرا اور تیری جورو کا بلا کر لا اوسکو سہل کہتے ہین ہم ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھی جب لایا عویمر اوس عورت کو اور لعان کیا دونون نے آپسمین اور کہنے لگا عویمر قسم کہا کر یا رسول اللہ اگر اب رکھونگا مین اسکو تو مین تہمت لگانیوالا ٹہیرونگا یہہ کہکر طلاق دیدی اور جدا کردیا اوسکو اپنے قبضے سے ابہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بہی نہیں دیا تہا اوسکو عورت کے جدا کردینے کا راوی کہتا ہے پھر یہی عادت اور طریقہ ٹہیر گیا لعان والون کیواسطے یعنی بعد لعان کے جورو خصم جدا ہوجاوین **ف** عورت مرد مین لعان اسطور پر ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا کی لگاوے اور شاہد نہون اور خدا سے ڈر کر قائل بہی اپنے قصور کا کوئی نہو آخر کو حکم قاضی سے چار بار پہلے مرد گواہی دے اللہ کا نام لیکر اپنی صداقت پر پانچوین بار اپنے پر آپ لعنت کرے بشرط کذب یعنی جھوٹہ ہونے کی صورت مین اور اسطور عورت بہی اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے مرد کے کذب پر اور پانچوین بار کہے غضب پڑے خدا کا اس عورت پر بشرط صداقت مرد کی یعنی اگر مرد اسبات مین سچا ہو تو عورت پر غضب پڑے **باب**

اللعان بالحبل

لعان کرنا حمل ہونے کیوقت مین

عن ابن عباس قال لاعن رسول الله صلى الله عليه وسلم بين العجلاني وامراته وكانت حبلى **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لعان کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان عجلانی اور اوسکی جورو کے اور تہے عویمر عجلانی کی جورو حاملہ **باب**

اللعان في قذف الرجل زوجته برجل بعينه

باب بیان مین لعان کے جس مین نام لیکر چھنالا ثابت کرلے مرد اپنی عورت کے لیے یعنی نام لیوے اس مرد کا جسکے ساتھ عورت نے بدکاری کی ہے

عن عبد الاعلى قال سئل هشام عن الرجل يقذف امراته فحدثنا هشام عن محمد قال سالت انس بن مالك عن ذلك وانا ارى ان عنده من ذلك علما فقال ان هلال بن

امية قذف امراته بشريك ابن السحماء وكان اخو البراء ابن مالك لامه وكان اول من لاعن فلاعن رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهما ثم قال ابصروه فان جاءت به ابيض سبطا قضئ العينين فهو لهلال ابن امية وان جاءت به اكحل جعدا احمش الساقين فهو لشريك ابن السحماء قال فانبئت انها جاءت اكحل جعدا احمش الساقين **ترجمہ** عبدالاعلی سے روایت ہے پوچھا کسی نے ہشام سے سُنا ایسے آدمی کے لیے جسنے بدکاری ورزنا کی تہمت لگائی اپنی جورو کو تو بیان کیا ہشام نے اسطرح پر کہ پوچھا محمد نے انس بن مالک سے کیونکہ سب لوگ سمجھتے تھے اِس مسئلہ کا علم اون کو ہے پھر بیان کیا انس رض نے کہ ہلال بن اُمیہ نے قذف کیا یعنے زانیہ ٹھیرایا اپنی جورو کو اور جس سے زنا کرتی تھی اوسکا نام شریک بن سحماء بتایا اور یہہ شریک بن سحماء بھائی تھا براء بن مالک کا مانکی طرف سے انس بن مالک رض فرماتے ہین پہلے لعان کیا اوس نے یعنی اس سے پہلے کسی نے لعان نہین کیا تھا تو لعان کا طریقہ اور مسئلہ اوسکے لعان کرنیسے معلوم ہوا پھر لعان کا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونون کے اور فرمایا دیکھتے رہو اوسکو اگر اوس نے بچہ سفید رنگ لٹکے ہوئے بال قضئ العینین یعنی بگڑی آنکھون والا جنا تو وہ ہلال بن اُمیہ کا ہے اور اگر پتلی پنڈلیان سرمئی آنکھین گھونگر والے بال ہو گئے تو شریک بن سحماء کا ہے انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجھکو خبر پہونچی اوسنے جنا بچہ سرمئی آنکھون والا اور گھونگر والے بال اور پتلے پنڈلیون کا **ف** اس حدیث اور اوپر والی حدیث سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ حاملہ عورت سے حمل کے زمانے مین لعان کرنا منع نہین بچہ پیدا ہونے تک انتظار کرنا کچھہ ضرور نہین اس حدیث اور اوپر کی حدیث کو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اسیواسطے بیان کیا ہے کہ اس مسئلہ مین علما کا اختلاف ہے

كيف اللعان

لعان کسطرح کرتے ہین عن انس بن مالك قال اول لعان كان في الاسلام ان هلال بن امية قذف شريك ابن السحماء بامراته فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره بذلك فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اربعة شهداء والا فحد في ظهرك يردد ذلك عليه مرارا فقال له هلال والله يا رسول الله ان الله عز وجل ليعلم اني صادق ولينزلن الله عز وجل عليك ما يبرئ ظهري من الجلد فبينما هم كذلك اذ هم
نزلت عليه اية اللعان والذين يرمون ازواجهم الى اخر الاية فدعا هلالا فشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين والخامسة ان لعنة الله عليه ان كان من الكاذبين ثم دعيت المراة فشهدت اربع شهادات بالله انه لمن الكاذبين فلما ان كان في الرابعة او الخامسة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقفوها فانها موجبة فتلكات حتى ما شككنا انها ستعترف ثم قالت لا افضح قومي سائر اليوم فمضت على اليمين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظروها فان جاءت به ابيض سبطا قضئ العينين فهو لهلال ابن امية ولن جاءت به آدم جعدا ربعا حمش الساقين

فهو لشريك ابن السحماء فجاءت به آدم جعدا اربعا حمش الساقين فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لولا ما سبق فيها من كتاب الله لكان لي ولها شأن قال الشيخ والقضيء العين طويل شعر العين
ليس بمفتوح العين ولا جاحظها والله سبحانه وتعالى اعلم **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب
سے پہلے لعان کی رسم اسلام مین ہلال بن امیہ کی طرف سے جاری ہوئی کیونکہ اونہون نے اپنی جورو کو شریک بن سحماء کے ساتھ
زنا کی تہمت دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر کی آپنے فرمایا اوسکو چار گواہ لا نہین تو تیرے پر حد آویگی اور تیری
پیٹھہ پر پڑیگی کئی بار فرمایا آپنے اوسکو ہلال نے قسم کھا کر کہا یا رسول اللہ اللہ جانتا ہے مین سچا ہون اور اللہ عزت اور
بزرگی والا میرے حکم اوتاریگا جسکے سبب سے میری پیٹھہ بچ جاویگی قمچیون سے پھر اسیطرح رہی یہہ بات کہ ایک اوتری
یہہ آیت لعان کی والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم
اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين والخامسة ان لعنة الله عليه ان كان من الكاذبين
ويدرء عنها العذاب ان تشهد اربع شهادات بالله انه لمن الكاذبين والخامسة ان
غضب الله عليها ان كان من الصادقين **ترجمہ** یعنی جو لوگ عیب لگادین اپنی جوروؤنکو اور شاہد ہون اونکے پاس سوائے
اپنی جان کے تو ایسے شخص کو یون گواہی دینا چاہیئے چار گواہیین اللہ کا نام لیکر اور کہے مقرر یہہ شخص سچا ہے اور پانچوین
بار کہے اللہ کی پھٹکار ہو اوس شخص پر اگر وہ ہو جھوٹا اور عورت سے ٹلتی ہے مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے
نام کی مقرر وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچوین بار یہہ کہے کہ اللہ کا غضب ہووے اس عورت پر اگر وہ سچا ہے راوی فرماتے ہین
پھر بلایا ہلال کو اوسنے گواہیین دین چار گواہیین اللہ کے نام کے ساتھہ وہ شخص یعنے ہلال سچا ہے ساتھ ہین و پانچوین بار کہا اللہ
کی پھٹکار ہو اوس شخص پر اگر وہ جھوٹھا ہے پھر بلائی گئی عورت اوسنے بھی چار گواہیین دین اللہ کے نام کے ساتھہ راوی
فرماتے ہین جب ہو چکی تھی بار یا پانچوین بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیراؤ اس عورت کو کیونکہ یہہ گواہی سبب
خرابی کا ہوگی اوسکے حقمین یعنے غضب اللہ کا خالی نجائیگا حدیث کے راوی بیان کرتے ہین توقف کیا اوس عورت نے
ہمکو شک ہوا کہ کچھہ سمجھی اپکے فرمانے کو اور آپ وہ قرار کریگی آخر یہہ کہا نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ہمیشہ کے
لئے پھر کھکر قسم پوری کرلے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے رہو اس عورت کو اگر پیدا ہوا اسکو بچہ سفید
رنگ چیٹے ہوئے بال قضی العینین یعنی بگڑی ہوئی آنکھہ والا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر جنا اوسنے بچہ گندم گون
یعنی کھلے رنگ کا پیچیدہ بالون والا میانہ قد کا اور پتلی پنڈلیون والا تو وہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے راوی بیان کرتا ہے
جنا اوسنے بچہ گندم رنگ گھونگرو بال والا میانہ قد پتلی پنڈلیون کا اوسکے جننے کے بعد آپنے فرمایا اگر نہ ہوتا وہ حکم جو
اللہ کی کتاب مین ہے تو دیکھتے تم مجھکو کہ کیا حال کرتا مین اوس عورت کا **ف** امام نسائی نے کہا قضی العین
یہہ کہ آنکھون کے بال [illegible] اور آنکھین کھلی اور بڑی ہون جب لڑکا شریک کی صورت کا ہوا تو عورت پر گمان غالب ہوا

زنا کا پر حکم شرع ظاہر ہے اسلیے سزا نہیں ہو سکتی **باب قول الامام اللهم بين** امام کے اللهم بين
کہنے کا بیان **عن** ابن عباس انه قال ذكر التلاعن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عاصم
ابن عدي في ذلك قولا ثم انصرف فاتاه رجل من قومه يشكو اليه انه وجد مع امرأته
رجلا قال عاصم ما ابتليت بهذا الا لقولي فذهب به رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره
بالذي وجد عليه امرأته وكان ذلك الرجل مصفرا قليل اللحم سبط الشعر وكان الذي ادعى
عليه انه وجده عند اهله آدم خدلا كثير اللحم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم
بين فوضعت شبيها بالرجل الذي ذكر زوجها انه وجده عندها فلاعن رسول الله صلى
الله عليه وسلم بينهما فقال رجل لابن عباس في المجلس هي التي قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لو رجمت احدا بغير بينة رجمت هذه فقال ابن عباس لا تلك امرأة كانت تظهر في
الاسلام الشر **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ذکر ہوا لعان کا نزدیک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
تو عاصم بن عدی نے ایک بات اس قدر میں یعنی کچھ حال بیان کیا اور پھر گئے پھر آیا اونکے پاس ایک آدمی اونکی قوم
کا شکایت کرتا ہوا اس بات کی کہ پایا اوس آدمی نے اپنی جورو کے ساتھ کسی آدمی کو عاصم یہہ بات سنکر کہنے لگے اس
بلا میں پڑا میں اپنی بات کی سبب سے پھر لیگئے اوسکو عاصم بن عدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ ماجرا جو گذرا تھا اوسکی عورت کے ساتھ اور اس جورو والے مرد کا حلیہ اسطرح کا تھا زرد رنگ
چھریرا بدن سیدھے بال اور جس پر دعوی کیا تھا اوسکا حلیہ ایسا تھا موٹی موٹی پنڈلیاں اور بدن گوشت بھرا ہوا
خوب تیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللهم بين یعنے اے اللہ تو ظاہر کردے اس بات کو راوی بیان کرتا
ہے جب اوس عورت سے بچہ پیدا ہوا تو اوسی آدمی کی شکل پر پیدا ہوا جسکا نام لیا تھا اوس عورت کے خصم نے پھر حکم
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں کو لعان کرنیکا اور جس مجلس میں ابن عباس نے یہہ حدیث بیان کی
اوس مجلس میں کسی آدمی نے کہا کیا یہہ وہی عورت تھی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں رجم
کرتا کسی کو بغیر گواہی کے تو رجم کرتا میں اس عورت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نہیں یہہ عورت تو وہ تھی جو اسلام
میں بدنام تھی (یعنی بدکاری سے مگر گواہی یا اقرار سوا دیگر ثبوت نہ تھا) **عن** ابن عباس انه ذكر التلاعن
عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عاصم بن عدي في ذلك قولا ثم انصرف فلقيه
رجل من قومه فذكر انه وجد مع امرأته رجلا فذهب به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاخبره بالذي وجد عليه امرأته وكان ذلك الرجل مصفرا قليل اللحم سبط الشعر وكان
الذي ادعى عليه انه وجد عند اهله آدم خدلا كثير اللحم جعدا قططا فقال رسول الله

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ اَهِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ الشَّرَّ فِي الْاِسْلَامِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لعان کرنیکا تو عاصم بن عدی اس ذکر مین کچھہ بولی اور لوٹ گئے پہر ملا اونکو اونکی قوم کا ایک آدمی اور ذکر کیا اوسنے کہ اس آدمی نے اپنی عورت کے ساتھہ کسی غیر مرد کو دیکھا ہے یہہ بات سنکر عاصم بن عدی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اور بیان کیا وہ حال جو گذرا تہا اوسکی عورت کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی بیان کرتا ہے تہا وہ مرد یعنی جورو والا زرد رنگ کا اور دبلا اور سیدہی بالون والا اور جسپر اوسنے دعوی کیا تہا گہنوان رنگ کا اور پنڈلیون گوشت بہری اور فربہ آدمی تہا اور تہے بال اوسکے چہوٹے چہوٹے گہنوکروالے چہلے دار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ اے اللہ تو بیان کر اس حال کو راوی بیان کرتا ہے جنا اوس عورت نے بچہ اوس مرد کی شکل کا جسکا ذکر کیا تہا اوس عورت کے خصم نے پہر لعان کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونون کے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جس مجلس مین یہہ بات بیان کی اوس مجلس مین سے ایک آدمی نے پوچھا کیا یہہ وہی عورت تہی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر رجم کرتا مین کسی کو بغیر گواہون کے تو رجم کرتا مین اس عورت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہین وہ عورت اور تہی جو شر پہیلاتی تہی اسلام مین **ف** یعنی مسلمان ہوکر برے کام کرتے تہے اور مسلمانون کو بدنام کرتے تہے پر اوسپر ثبوت نہ تہا گواہون سے

بَابُ الْاَمْرِ بِوَضْعِ الْيَدِ عَلٰى فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ

باب حکم کرنیکا اس بات کے لئے کہ رکہا جاوے ہاتہہ موںہہ پر لعان کرنیوالے کے پانچوین بار

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَّتَلَاعَنَا اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حکم کیا دو آدمیون کو لعان کرنیکا اوسوقت اوسکے موںہہ پر ہاتہہ رکہدینا کیونکہ پانچوین بار کی گواہی ثابت کردیتی ہے سزا کے عذاب کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کو سعی اور کوشش کرنا چاہئے اس امر مین کہ حلف یعنے قسم کہانے سے اونکو منع کرے خصوصًا پانچوین قسم مین کیونکہ اوسکے سبب سے دنیا اور آخرت کی خرابی ہے دنیا کی تو ظاہر ہے کہ گہر برباد ہوتا ہے اور آبرو نہین رہتی اور عورت کے منہہ پر ہاتہہ رکہنا اس حدیث مین صاف نہین معلوم ہوتا ہے اگرچہ ضمنًا نکلتا ہے اور حلف کیسی کرانا چاہئے وہ بعضی روایتون مین اس طرح پر ثابت ہوتا ہے مین قسم کہاتا ہون اللہ کی جسکے سوائے کوئی سچا معبود نہین بیشک مین سچا ہون اور اسیطرح عورت بہی

کہے لیکن پانچوین بار مرد اپنے پر لعنت کرے اور عورت اپنے اوپر خدا کا غضب جہوٹ کہنی کی صورت مین **باب**
عِظَةِ الْاِمَامِ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ عِنْدَ اللِّعَانِ باب بیان مین اسبات کی مرد اور عورت
کو امام نصیحت کرے لعان کرنے کے وقت **عن** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُولُ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي اِمَارَةِ ابْنِ
الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَقَامِي اِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ المتلاعنين
الرَّحْمٰنِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ وَلَمْ يَقُلْ عَمْرٌو اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَرٰى عَلٰى امْرَاَتِهِ فَاحِشَةً اِنْ تَكَلَّمَ فَاَمْرٌ
عَظِيمٌ وَقَالَ عَمْرٌو اَتٰى اَمْرًا عَظِيمًا وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ
ذٰلِكَ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ الَّذِي سَاَلْتُكَ ابْتُلِيتُ بِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي
سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ
الصَّادِقِينَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَاَخْبَرَهُ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
اِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ
اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَ
الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا **ترجمہ** سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے پوچھا مجھسے کسینی مسئلہ لعان کرنیوالون کا کیا اون دونون مین جدائی و تفریق کی جاتی ہے بعد لعان کے یا
نہین سعید بن جبیر فرماتے ہین میری سمجھہ مین کچھہ نہ آیا جو مین جواب دیتا آخر مین اوٹھا اپنی جگہہ سے اور گیا ابن عمر
کے گہر اور کہا مین نے اون سے اے عبدالرحمن کے باپ کیا تفریق کیجاتی ہے لعان کرنیوالون کے درمیان یعنی لعان
کرنیکے بعد عورت کو مرد سے جدا کردینا چاہیے یا نہین ابن عمر رض نے جواب دیا ہان تفریق کرائی جاتی ہے اون دونون
مین اور جواب دیکر کہا سبحان اللہ یہہ مسئلہ سب سے اوّل فلانے شخص کے بیٹے نے پوچھا تہا ابن عمر رض نے اوسکا نام نہ لیا او
وہ شخص عویمر عجلانی تہی ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اوس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ
فرمایے اگر دیکہے ہم مین سے کوئی آدمی کسی شخص کو اپنی جورو کے ساتھہ بدکام کرتے ہوئے اگر وہ جورو والا کچھہ بولے
تو بڑی آفت کی بات ہے اور اگر چپکا رہے تو ایسی بد بات پر چپکا رہا آپنے اوسکو کچھہ جواب نہ دیا شاید آپنے جواب سے سکوت
فرمایا ہو کہ پہلے سے مسئلہ پوچھتا ہے بلا ضرورت پہر دوبارا آیا وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا جو بات
مین نے آپ سے دریافت کی تہی اوس بلا مین خود ہی مبتلا ہوا ہون پہر اوتارین اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہہ
آیتین سورت نور کی یعنی وَالَّذِينَ يَرْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ سے لیکر اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ تک

راوی بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نصیحت فرمانے لگے اوس مرد کو فرمایا کہ عذاب اور تکلیف دنیا کی بہت آسان اور کم ہے بنسبت آخرت کی وہ آدمی آپکی نصیحت کو سنکر کہنے لگا قسم ہے اوسکی جسنے تمکو حق بات دیکر بھیجا مین یہ بات جھوٹھ نہین کہتا پھر عورت کو فرمایا اور نصیحت کی اور یاد دلایین اوسکو باتین خوف کی وہ عورت بھی یون کہنے لگی قسم ہے اوسکی جسنے آپکو حق دین دیکر بھیجا یہہ مرد جھوٹا ہے اس نصیحت کرنیکے بعد مرد نے گواہی دینا شروع کی اور دین اوس نے چار گواہیئین اللہ کے نام کے ساتھ اور پانچوین بار مین اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ یعنی اللہ کی پھٹکار ہو اس مرد پر اگر اس نے جھوٹھ کہی ہو یہہ بات پھر عورت نے بھی چار گواہیئین دین اللہ کے نام کے ساتھ اور پانچوین بار مین کہا اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ یعنی خدا کا غضب اوترے اس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر جدائی کرادی درمیان اون دونونکے **ف** اس حدیث سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ امام کو جائز ہے کہ لعان کرنیوالون کو نصیحت کرے اور اوڈراوے اونکو عذاب الٰہی سے **بَابُ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ** لعان کرنیوالون کے درمیان تفریق اور جدائی کرنیکا بیان **عَنْ** سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے مصعب نے لعان والون کے درمیان جدائی نکرائی یعنی لعان کرنیکے مرد اور عورت دونون ایک ساتھ ہی رہنے دیے اون مین جدائی نکرائے تو سعید بن جبیر نے ابن عمر رض کے روبرو یہہ ذکر کیا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بھائی بہن مین تفریق کرائی تہی یعنی تفریق کرانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے **بَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ بَعْدَ اللِّعَانِ** توبہ لینا لعان کرنیوالون سے بعد لعان کرنیکے **عَنْ** سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ قَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ قَالَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَاَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَيُّوْبُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اِنَّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْئًا لَا اَرَاكَ تُحَدِّثُهٗ بِهٖ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهِيَ اَبْعَدُ مِنْكَ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے مین نے کہا ابن عمر سے کسی آدمی نے زنا کا رکہا اپنی جورو کو ابن عمر رض نے اوسکے جواب مین کہا جدائی کرائی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون بھائی اور بہن بنی عجلان کے اور کہا تہا اللہ جانتا ہے کوئی ایک تو تم مین سے جھوٹا ہے اگر تم مین سے کوئی توبہ کرتا ہے تو اچھا ہے تین بار فرمایا مگر دونون نے انکار کیا تو جدائی کردی اون دونون مین اور کہا پوچھا اوس لعان کرنیوالی مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میرا مال ہے اس عورت کے نزدیک وہ بھی مجھکو ملیگا یا نہین آپنے فرمایا اگر تو سچا ہے تو تو پہلے ہی صحبت کا بدلہ لاچکا ہے اس عورت کو وہ مال اوسکے بدلے مین گیا اور اگر تو جھوٹھا ہے پھر وہ مال لینا اور واپس

کرنا بعید ہے تجھسے یعنی آپنے کام مین لا یا اوسکو اور تہمت لگائی پہر بہی مال کی طمع کرتا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لعان کے بعد اور تفریق سے پہلے توبہ کرنا جائز ہے **اِجْتِمَاعُ الْمُتَلَاعِنَیْنِ** لعان کرنیوالونکا ملاپ **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ یَقُوْلُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَیْنِ حِسَابُهُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُکُمَا کَاذِبٌ لَا سَبِیْلَ لَکَ عَلَیْهَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِیْ قَالَ لَا مَالَ لَکَ اِنْ کُنْتَ صَدَقْتَ عَلَیْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ کُنْتَ کَذَبْتَ عَلَیْهَا فَذَاکَ اَبْعَدُ لَکَ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے پوچھا مین نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنیوالونکا مسئلہ ابن عمر رض نے جواب دیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد لعان کرنیوالون کو حساب تمہارا خدا کے اوپر ہے یعنی وہ تمکو سمجہ لیگا کوئی ایک تو تم مین سے جہوٹا ہے دونو تو سچے نہین ہو سکتے اور فرمایا مرد کو نہین راہ تجہکو اسکی طرف کسی بات مین یعنی تیرا اسپر کچہہ نہین چلتا اوس مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال ہے اسپر آپنے کہا تیرا کچہہ نہین اس کے نزدیک یعنی تو اس سے کسی چیز کے لینے کا مستحق نہین کیونکہ اگر تو سچا ہے تو شرمگاہ کی چیز حلال ہوئی تیرے لئے وہ مال اوسکے بدلے مین گیا اور اگر جہوٹا ہے تو مال طلب کرنا تجہکو لائق نہین اور بعید ہے تیرے شان سے **ف** باب کی مناسبت لا سبیل لک علیہا کے فرمانے سے ثابت ہوتی ہے ایک معنی تو یون ہوے کہ تیرا اس پر ابد تک زور نہین چل سکتا کیونکہ یہہ تو قسم کہا کر سچی ہوگئی اس معنی کے اعتبار سے لعان کے کرنیسے تفریق ہو جانا یا تفریق کا واجب ہونا نہین نکلتا ہان اگر یون کہین تیری اسپر راہ نہین یعنی تیرے قبضے سے باہر ہوگئی اور تیرے اوپر حرام ہوگئی ہمیشہ کو تو البتہ باب کی مناسبت نہین پائی جاتی لیکن لفظ عام ہونیکے سبب سے یہہ بات نکلتی تہی اسواسطے باب مین اسکا ذکر کیا گیا **بَابُ نَفْیِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ وَاِلْحَاقِهٖ بِاُمِّهٖ** نفی اور انکار کرنا لڑکیکا بسبب لعان کے اور سپرد کر دینا لڑکے کو اوسکی مانکے پاس **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِهٖ وَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے لعان کا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد مین اور جدائی ڈالدی درمیان اون دونون کے یعنی توڑ ڈالا نکاح اونکا اور بہیجہ دیا بچے کو اوسکی مانکے ساتہہ **بَابُ اِذَا عَرَّضَ بِامْرَاَتِهٖ وَسَکَتَ فِیْ وَلَدِهٖ وَاَرَادَ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ** اگر اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی بدکاری کا اپنے لڑکے کے پیرایہ مین لیکن ظاہر مین لڑکے کا انکار نکرے اور دلمین مراد ہو انکار کرنا ایسے شخص کا حکم ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِیْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تُرٰى اَتٰى ذٰلِکَ قَالَ عَسٰى اَنْ یَّکُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا عَسٰى اَنْ یَّکُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے

آیا ایک آدمی بنی فزارہ کے قبیلے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام پاس اور کہنے لگا میری عورت نے جنا ایک لڑکا کالے رنگ کا آپنے پوچھا اوس سے تیرے پاس اونٹ بھی ہین اوس نے کہا ہان ہین آپنے فرمایا کس رنگ کے ہین کہا لال رنگ کے ہین آپنے فرمایا اونمین خاکی بھی کوئی ہے اوس نے کہا ہان البتہ خاکی رنگ کے بھی ہین پھر آپنے فرمایا وہ خاکی رنگ تیرے نزدیک اور تیری سمجھہ مین کہانسے آیا اوس نے کہا کسی رگ نے کہینچا ہوگا اسکو بھی **ف** مرد کا ارادہ یہہ تہا کہ مین تو گورا ہون یہہ کالا لڑکا پیدا ہوا اگر میرا ہوتا تو گورا ہوتا تو گویا اشارت کی کہ عورت نے بدکاری کی ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جانور کی مثال دیکر سمجہا دیا اور آپنے اسطرح پر بیان کرنیکو قذف نہ ٹھہرایا معلوم ہوا کہ قذف بی صاف صاف بیان کرنیکے ثابت نہین ہوتی اور اوس آدمی نے یہہ بات جو کہی کہ کسی رگ نے کہینچا ہوگا یعنی کوئی لونٹ اوسکی نسل مین کا جا اوپر کیطرف سے خاکی رنگ کا ہوگا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فَزَارَۃَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَهُوَ یُرِیْدُ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِیْهَا ذَوْدٌ وُرْقٌ قَالَ فِیْهَا ذَوْدٌ وُرْقٌ قَالَ فَمَا ذَالِكَ تُرٰی قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ یَّكُوْنَ نَزَعَهَا عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا یَكُوْنُ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ فَلَمْ یُرَخِّصْ لَهٗ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی بنی فزارہ کے قبیلے مین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا میری عورت نے ایک لڑکا جنا ہے اور وہ لڑکا کالی رنگ کا ہے آپنے پوچہا اوس فزاری سے تیرے اونٹ ہین (یہان) اوسنے کہا ہین آپنے کہا کیا رنگ ہین اونکے اوس نے عرض کیا سرخ رنگ ہین آپنے فرمایا اونمین کوئی خاکی رنگ کا بھی ہوگا دیکہہ اور غور کر کہانسے آیا وہ رنگ اوس مین اوس نے عرض کیا کسی رگ نے کہینچا ہوگا اوسکو آپنے فرمایا شاید اسکو بھی یعنی تیرے لڑکے کو کسی رگ نے کہینچا ہو اپنے طرف راوی بیان کرتا ہے آپنے لڑکے سے انکار کرنیکی رخصت نہ دی اوسکو **ف** یعنے جسطرح اوس نے اوسکو اس بدی اور خیال سے اوس نے یہہ بات کہی تہی آپنے اوسکو رد کر دیا اور اوسکے فہم کے موافق اوسکی تسلی بھی کر دی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رض قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنّٰی كَانَ ذٰلِكَ قَالَ مَا اَدْرِیْ قَالَ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِیْهَا جَمَلٌ اَوْرَقُ قَالَ فِیْهَا اِبِلٌ وُرْقٌ قَالَ فَاَنّٰی كَانَ ذٰلِكَ قَالَ مَا اَدْرِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ وَهٰذَا لَعَلَّهٗ نَزَعَهٗ عِرْقٌ فَمِنْ اَجْلِهٖ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَا یَجُوْزُ لِرَجُلٍ اَنْ یَّنْتَفِیَ مِنْ وَّلَدٍ وُّلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ اِلَّا اَنْ یَّزْعَمَ اَنَّهٗ رَاٰی فَاحِشَةً **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ بیٹہے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو کہڑا ہوا ایک آدمی اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرے یہان ایک بچہ پیدا ہوا ہے حبشی غلام کی صورت کا ہے یعنی کالا رنگ ہے اوسکا آپنے فرمایا کہانسے آیا یہہ کالا رنگ اوسکا اوسنے کہا نہین معلوم کہا آپنے کیا رنگ ہین اونکے اوس نے عرض کیا

لال رنگ کے ہین آپنے فرمایا کوئی خاکی رنگ کا بہی اون مین ہے .... کہا
اوس نے خاکی رنگ کے بہی اونٹ ہین اوسمین آپنے فرمایا وہ خاکی رنگ کہانسے آیا اون مین کہا اوس نے معلوم نہین کہان
سے آیا لیکن کسی رگ نے کہینچا ہوگا اوسکو راوی بیان کرتا ہے اسیواسطے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ
کہ نہین جایز ہے مرد کو انکار کرنا لڑکے سے جو پیدا ہوا اوسکی جورو سے مگر اوس وقت کہ کہے مین نے دیکہا ہے اوسکو
اور مین جانتا ہون کہ وہ فاحشہ ہے **ف** یعنی تعریض کرنے اور اشارت سے قذف کا حکم ثابت نہین ہوتا **بَابُ**

التَّغْلِيظِ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ اولاد سے انکار کرنیوالے پر تغلیظ اور سختی کرنیکا باب **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ

رض اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى

قَوْمٍ رَجُلًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَا يُدْخِلُهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ

اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُؤُسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اوتری آیت لعان کی جو عورت ملادے ایک قوم والیکو دوسری قوم کے لوگون مین وہ
عورت کے لئے اللہ کے نزدیک نہین کچہہ چیز اور نہ داخل کریگا خدا تعالی اوسکو جنت مین اور جس مرد نے انکار کیا
اپنی اولاد کا دیکہہ بہال کر رسوا کریگا اوسکو اللہ سب لوگون کے سامنے جب موجود ہونگے پہلے زمانے اور پچہلے زمانے
کے آدمی **ف** ایک قوم مین دوسرے کو ملانا یعنے زنا کرنا اور اپنے خصم کی نسب مین دوسرے کا نسب ملا دینا کیونکہ لڑکا
یا لڑکی جسکی جورو کے پیدا ہوگا اوسیکا کہلائیگا یہہ تنبیہ عورت کو فرمائی اور اسیطرح اگر مرد جان بوجھ کر کسی غرض سے
اپنی اولاد سے انکار کرے اوسکی حق مین بہی سختی کی اور بڑی رسوائی کا وعدہ دیا **بَابُ اِلْحَاقِ الْوَلَدِ بِالْفِرَاشِ**

اِذَا لَمْ يَنْفِهِ صَاحِبُ الْفِرَاشِ ملادینا بچہ کو خاوند کے ساتھ اگر انکار نکرے اوس بچے کا خاوند اوس عورت کا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے نیچے اوس لڑکیکی ماں ہے خواہ نکاح سے ہو خواہ ملکیت
سے اور اگر حرامکا دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفی سے ہے تو اوسکی قسمت مین پتہر ہے یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرامکار بیاہا ہوا ہے
تو اوسکو سنگسار کرنا چاہئے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

ترجمہ ان دونون حدیثون کا ایک ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ ابْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ

غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ عُتْبَةَ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ اِلٰى شَبَهِهِ فَرَاٰى

شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ

فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جہگڑا کیا سعد بن ابی وقاص نے اور عبد بن زمعہ نے اپنے
ایک بچے کے لئے سعد نے کہا یارسول اللہ یہہ بیٹا ہے میرے بہائی عتبہ بن ابی وقاص کا میرے بہائی نے وصیت کی تہی مجہکو اوس

جنته

يوم القيامة

[illegible]

کہا تہا زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفی سے ہو دیکہیے آپ شباہت اوسکی ایک نسخے مین اتنا زیادہ ہے **قَالَ** عَبْدُ ابْنُ
زَمْعَةَ اَخِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ وَلِيْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِبْهَهٗ یعنی عبد بن زمعہ نے
کہا یہہ میرا بہائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا پہر دیکہا آپ نے اوسکو شباہت کو تو صاف معلوم ہوئی عتبہ کی
صورت اوس سے ملتی تہی آپنے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا لڑکا ہے کیونکہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کار کو پتھر ہے
اور فرمایا اپنے بی بی سودہ کو پردہ کر اوس سے اے سودہ زمعہ کی بیٹی پہر نہین دیکہا اوس نے سودہ کو کبہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَّطَؤُهَا وَكَانَ يَظُنُّ بِاٰخَرَ يَقَعُ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ شِبْهِ الَّذِيْ كَانَ
يُظَنُّ بِهٖ فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلٰى فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ سَوْدَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَلَيْسَ لَكِ بِاَخٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن
زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زمعہ کی ایک لونڈی جسکے ساتہ ہم بستر ہوا کرتا تہا اور زمعہ کو یہہ بہی ظن تہا کہ اس لونڈی کے
ساتہ کسی دوسرے شخص نے زنا کیا ہے آخر اوسکو ایک لڑکا پیدا ہوا اوسی شخص کی صورت پر جسکا اوسکو ظن تہا اور زمعہ
اوس لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے مر گئی تہے یہہ قصہ ذکر کیا بیوی سودہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپنے فرمایا
بچہ فرش والے کا ہے اور تو پردہ کر اوس سے اے سودہ کیونکہ وہ تیرا بہائی نہین **ف** زمعہ کے بیٹے نے اوس لڑکیکو اپنا بہائی
کہا اسواسطے وہ لڑکا زانی کے والی کو نہ دیا اس حدیث سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ مالک اگر انکار نکرے اور یہہ نہ کہے کہ بچہ
میرا نہین تو اوس بچے کو اوسکی مانکی تابع کرتے ہین یعنے جسکے ملک مین اوسکی مان ہے اوسیکی ملک مین بچہ بہی رہیگا
اگرچہ اسباب خارجیہ سے معلوم بہی ہوتا ہو کہ اسکا نطفہ نہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَا اَحْسِبُ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى
اَعْلَمُ **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ فرش والے کے تابع ہے
حرام کار کو پتھر ہے اور ابو عبد الرحمن فرماتے ہین کہ میرے گمان مین عبد اللہ بن مسعود نہین ہین **بَابُ فِرَاشِ
الْاَمَةِ** لونڈی کے فراش ہونیکے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ ابْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ
فِي ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَعْدٌ اَوْصَانِيْ اَخِيْ عُتْبَةُ اِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ فَانْظُرْ اِلَى ابْنِ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَهُوَ
ابْنِيْ فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ هُوَ ابْنُ اَمَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا
سَوْدَةُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جہگڑے سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن زمعہ آپس مین سعد کہتے تہے
میرے بہائی عتبہ نے وصیت کی تہی مجہکو جب مین آیا مکے مین اور کہا مجہکو دیکہنا زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو وہ میرا بیٹا
ہے اور عبد بن زمعہ نے بیان کیا وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جنا اوس نے اوسکو میرے باپ کی ملکیت اور فرش

مین پہر دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مشابہت صاف تہی اوسمین پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ اوسکا ہے جسکے لئے فراش ہے آپنے اوسکو سودہ کا بہائی قرار دیا پر احتیاطًا سودہ کو حکم دیا پردے کا کیونکہ شبہہ تہا

اَلْقُرْعَةُ فِي الْوَلَدِ إِذَا تَنَازَعُوا فِيهِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ فِيهِ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

بیان قرعہ یعنے پانسا ڈالنے کا جب تنازع اور جہگڑا کرین لوگ کسی بچے مین اور ذکر اختلاف کا جو بیان کیا ہے شعبی کے شاگردون نے زید بن ارقم کی روایت مین

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا ثُمَّ سَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ فَذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ٭ ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی پاس تین ادمی آئے یمن مین جنہون نے ایک عورت سے جماع کیا تہا ایک ہی طہر مین آپنے دو کو الگ کرکے پوچہا کہ تم تیسرے کے لئے اس لڑکے کا اقرار کرو اونہون نے نہ مانا پہر دوسرے دو سے پوچہا اونہون نے بہی نہ مانا پہر قرعہ ڈالا اون تینون کے نام پر اور جسکے نام پر قرعہ نکلا اوسی کو لڑکا دیدیا اور ایک ایک ثلث دیت اوس سے اور دونون کو دلوائی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ ہنسے یہانتک کہ داڑہین آپ کی کہل گئین (کیونکہ قرعے کا فیصلہ ایک بے اختیاری کا فیصلہ ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَجَعَلَ يُخْبِرُهُ وَيُحَدِّثُهُ وَعَلِيٌّ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى عَلِيًّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَخْتَصِمُونَ فِي وَلَدٍ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ٭ ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹہے تہے اتنے مین آیا ایک آدمی آپکی خدمت مین یمن سے وہان کی خبرین بیان کرنے لگا اور باتین کرتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان دنون حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن مین تہے وہ کہنے لگا یارسول اللہ آئے تین شخص جہگڑتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کے لئے جماع کیا تہا اونہون نے ایک عورت سے ایک طہر مین پہر بیان کیا پوری حدیث کو یعنی جو حدیث اوپر گذر چکی ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ بِالْيَمَنِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ فِي ثَلَاثَةِ نَفَرٍ ادَّعَوْا وَلَدَ امْرَأَةٍ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَحَدِهِمْ تَدَعُهُ لِهَذَا فَأَبَى وَقَالَ لِهَذَا أَتَدَعُهُ لِهَذَا فَأَبَى وَقَالَ لِهَذَا أَتَدَعُهُ لِهَذَا فَأَبَى قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَسَأُقْرِعُ بَيْنَكُمْ فَأَيُّكُمْ أَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ٭ ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تہا مین نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دنون یمن مین تہے آیا ایک آدمی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور کہنے لگا مین حاضر تہا ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آئی تین آدمی وہ تینون دعوی کرتے تہے ایک عورت کے لڑکیکا اوسوقت فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کو اونمین سے کیا تجہہ دیتا ہے تو اس لڑکے کو اسکے لئے اوسنے انکار کیا پہر دوسرے کو فرمایا تو چہوڑ دیتا ہے اِس بچے کو اپنے ساتہی کے لئے اوسنے بہی انکار کیا پہر تیسرے سے دریافت کیا اوسنے بہی کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپسمین مختلف ہوا ور جہگڑتے ہو اوراب مین قرعہ یعنی بانٹا ڈالونگا تم مین جسکے حصے مین قرعہ آویگا اوسکو وہ لڑکا ملیگا اور اوس پر دو تہائین دیت کی پڑینگی جب یہہ قصہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسے آپ یہانتک کہ نظر آئے دانت مبارک آپکے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَأُتِيَ بِغُلَامٍ تَنَازَعَ فِيهِ ثَلَاثَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ **ترجمہ** زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو طرف یمن کی آیا اونکے پاس ایک لڑکیکا مقدمہ جسمین تین آدمی جہگڑتے تہے اور بیان کی سب حدیث جو اوپر گذر چکی ہے **خَالَفَهُمُ ابْنُ كُهَيْلٍ** مخالف ہوا اونکے ابن کہیل **عَنْ** سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَوِ ابْنِ الْخَلِيلِ أَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اشْتَرَكُوا فِي طُهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا صَوَابٌ وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ **ترجمہ** سلمہ بن کہیل سے روایت ہے سنا مین نے شعبی کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابی الخلیل کی روایت سے یا ابن الخلیل سے کہا وہ حدیث یہہ ہے تین آدمی شریک ہوئے ایک طہر مین پہر ذکر کیا حدیث کو اوسی طور پر اور نہین ذکر کیا زید بن ارقم کا اور نہ مرفوع کیا اوس حدیث کو ابو عبد الرحمن فرماتے ہین یہی صحیح ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی زیادہ دانا ہے **ف** یعنی اِس حدیث کا مرسلاً روایت کرنا ٹہیک ہے اور مسنداً ٹہیک نہین ہے جیسے سوا سلمہ کے اور راویون نے نقل کیا ہے

بَابُ الْقَافَةِ

قیافہ جاننے والون کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ إِلَى زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے سبب چمک رہے تہے خط پیشانی کے اور فرمانے لگے تجہے معلوم ہے مجزز نے (نام ہے ایک قیافہ دان کا) دیکہا زید بن حارثہ کو اور اسامہ کو پہر کہا ان دونون آدمیون کے پاؤنکی وضع ایک دوسرے کے پاؤن کی وضع سے ملتی ہے یعنی پاؤن کی اجزا ایک دوسرے کے ملتے جلتے ہین شاید دونون کملیان اوڑہے ہین دونون کی مشابہ ہونگی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزَ الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ فَرَأَى أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ هٰذِهِ أَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ **ترجمہ**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اور خوشی مین تہے فرمانے لگے اے عائشہ کیا تجہکو معلوم نہین مجزز مدلجی (جو قیافہ شناس تہا) آیا میرے پاس اور اوسوقت اسامہ بن زید میرے پاس موجود تہے اوس قیافہ شناس نے دیکہا اسامہ بن زید کو اور زید کو اور اون دونون کا مونہہ چادر سے ڈہکا ہوا تہا اور پانون کہلے ہوئے تہے اوس قیافہ شناس نے کہا یہہ پانون ایک دوسرے مین سے پیدا ہوئے ہین **ف** یعنی ایکدوسرے کے ساتہہ تعلق رکہتے ہین زید باپ تہی اور اسامہ اون کی بیٹے تو بیٹے کے پانون باپ سے ملتی تہے قیافہ شناس نے پہچان لیا **اِسْلَامُ اَحَدِ الزَّوْجَيْنِ وَتَخْيِيرُ الْوَلَدِ** خصم اور جورو دونون مین سے کوئی مسلمان ہوجاوے اس باب مین اوسکا بیان ہے اور لڑکے کو اختیار دینا اوسکا بہی بیان ہے **عَنْ** عَبْدِ الْحَمِيدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُهٗ اَنْ تُسْلِمَ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُمَا صَغِيرٌ لَمْ يَبْلُغْ فَاَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبَ هٰهُنَا وَالْاُمَّ هٰهُنَا ثُمَّ خَيَّرَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِهٖ فَذَهَبَ اِلٰى اَبِيهِ **ترجمہ** عبد الحمید انصاری اپنے باپ سے اور اونکا باپ اونکے دادا سے روایت کرتا ہے وہ مسلمان ہوے یعنے عبد الحمید کے دادا اور انکار کیا مسلمان ہونیسے اونکی جورو نے یعنے عبد الحمید کے دادے نے اون دونون کا ایک بیٹا تہا جو ابہی بالغ نہین ہوا تہا بٹہایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آواوسکی مان اور باپ بہی وہان موجود تہے پہر اختیار دیا اوس لڑکے کو آپنے اور دعا کی یا اللہ اسکو ہدایت کر وہ لڑکا اپنے باپ کے پاس چلا گیا **ف** جب کسی چہوٹے لڑکے یا لڑکی کے لئے اختلاف پڑے اوسکے مان باپ مین تو بعضی جگہہ سے قرعہ ڈالنا ثابت ہوتا ہے اور بعضی جگہہ بچے کو اختیار دیا گیا ہے اور اختیار دینا اولی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اکثر حدیثون سے یہی ثابت ہوتا ہے چنانچہ اس حدیث مین بہی خَيَّرَهٗ کا کلمہ وارد ہوا ہے یعنے اختیار دیا اوس لڑکے کو آپنے **عَنْ** هِلَالِ ابْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي اِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ اَبِي عِنَبَةَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُخَاصِمُنِي فِي ابْنِي فَقَالَ يَا غُلَامُ هٰذَا اَبُوكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ **ترجمہ** ہلال بن اسامہ ابی میمونہ سے روایت کرتے ہین کہا ابی میمونہ نے ایک دن ہم ابوہریرہ رضی کے پاس تہے تو بیان کیا ابوہریرہ رضی نے آئیے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میرے مان باپ آپکے اوپر سے تصدق کئے جاوین میری غرض یہہ ہے میرا خاوند میرے بچے کو مجہسے لینے کا ارادہ کرتا ہے اور اوس بچے سے مجہکو نفع ہے اور وہ مجہکو ابی عنبہ کے کنوئین کا پانی پلاتا ہے اتنے مین آیا خصم اوس عورت کا اور کہنے لگا کون جہگڑا کرتا ہے میرے ساتہہ میرے بیٹے کے معاملہ مین آپنے کہا اے لڑکے یہہ تیرا باپ ہے اور یہہ تیری مان ہے ان دونون مین جسکو تیرا جی چاہے اوسکا ہاتہہ پکڑلے لڑکے نے اپنی مان کا ہاتہہ پکڑ لیا اور وہ لیگئی اوسکو اپنے ساتہہ **ف** حقانیت اور سچائی اسکو کہتے ہین عورت کا غم نہ کہا یا اور پہلی حدیث مین جس مرد کا قصہ گذر چکا ہے اوسکے اسلام کی طرفداری

تہی بلکہ جو حق امر تہا اوسی پر فیصلہ کیا یعنے لڑکے کو ختیار دیا اوس نے اپنے اختیار سے جسکو چاہا اوسکو ختیار کر لیا عِدَّۃُ
الْمُخْتَلِعَۃِ خلع کرنیوالی عورت کے عدت کا بیان عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الرُّبَیِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ اَخْبَرَتْہُ
اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ضَرَبَ امْرَاَتَہٗ فَکَسَرَ یَدَہَا وَہِیَ جَمِیْلَۃُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ فَاَتٰی اَخُوْہَا
یَشْتَکِیْہِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ثَابِتٍ فَقَالَ لَہٗ
خُذِ الَّذِیْ لَہَا عَلَیْکَ وَخَلِّ سَبِیْلَہَا قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَرَبَّصَ
حَیْضَۃً وَّاحِدَۃً فَتَلْحَقَ بِاَہْلِہَا **ترجمہ** عبدالرحمان معوذ بن عفراء کے بیٹے سے سنکر بیان کرتے ہین ثابت بن شماس
نے مارا اپنی جورو جمیلہ عبداللہ بن ابی کی بیٹی کو اور توڑ ڈالا ہاتہہ اوسکا اوسکے بہائی نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین اپنی بہن کی طرف سے آپنے بلا بہیجا ثابت کے پاس جب ثابت حاضر ہوئے آپنے فرمایا اوسکو تو لیلے اس
عورت سے اپنی چیز اور چہوڑ دے اسکا رستہ ثابت نے کہا بہت اچہا پہر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو ایک
حیض کی عدت گذرنے کے لئے پہر اوس کو اپنی ماں باپ کے یہان چلے جانیکے واسطے حکم کیا **ف** جیسا کہ طلاق کی عدۃ
تین حیض ہین خلع کی عدت ایک حیض ہے اسیواسطے بعضی لوگون نے کہا ہے کہ خلع فسخ ہے نکاح کا طلاق نہین اگر
طلاق ہوتا تو تین حیض عدت مقرر ہوتی عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِیْ ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ
فَسَاَلْتُہٗ مَاذَا عَلَیَّ مِنَ الْعِدَّۃِ فَقَالَ لَا عِدَّۃَ عَلَیْکِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ حَدِیْثَۃَ عَہْدٍ بِہٖ فَتَمْکُثِیْ حَتّٰی تَحِیْضِیْ
قَالَ وَاَنَا مُتَّبِعٌ فِیْ ذٰلِکَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرْیَمَ الْمَغَالِیَۃِ کَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ
ابْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَاخْتَلَعَتْ مِنْہُ **ترجمہ** ربیع معوذ کی بیٹی سے روایت ہے خلع کیا مین نے اپنے خاوند سے پہر آئی
مین عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچہا مین نے کیا حکم ہے میری عدت کے لئے یعنی کتنی عدت گذارون حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرے اوپر نہین عدت مگر جب تو انہی روزون مین اپنی خاوند پاس رہے ہو تو ٹہر جا یہان تک کہ
آجاوے تجہکو ایک حیض اور بیان کیا کہ مین تابع ہون اس مسئلہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کا جو مریم
مغالیہ کا فیصلہ کیا تہا تہے وہ مریم مغالیہ جورو ثابت بن قیس بن شماس کی خلع کیا تہا اوس عورت نے اوس سے **ف**
ثابت بن قیس کی جورو کے نام مین اختلاف ہے اس حدیث مین اوسکا نام مریم ہے اور راوی کی حدیث مین اونکی
جورو کا نام جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی اور اسکے سوا اور نام بہی مروی ہین اور اختلاف پڑا دکھی ہونے کے سبب سے
شاید ثابت بن قیس سے دو جورؤن نے خلع کیا ہو مَا اسْتُثْنِیَ مِنْ عِدَّۃِ الْمُطَلَّقَاتِ مطلقہ عورتون کی عدت کی جو
آیت ہے اوسمین سے کون کون سی عورتین مستثنے ہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِہَا
نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْہَا اَوْ مِثْلِہَا وَقَالَ وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰیَۃً مَّکَانَ اٰیَۃٍ وَّاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یُنَزِّلُ الْاٰیَۃَ وَقَالَ
یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ فَاَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْاٰنِ الْقِبْلَۃُ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقٰتُ

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ وَ اللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ تعالیٰ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بیان ہے آیت مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا کے یعنی جو موقوف کرتے ہین ہم کوئی آیت یا بہلا دیتے ہین تو پہنچاتے ہین اوس سے بہتر یا اوسکے برابر اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْا اِنَّمَا اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی جب ہم بدلتے ہین ایک آیت کی جگہہ دوسری اور اللہ بہتر جانتا ہے جو اوتارتا ہے تو کہتے ہین تو تو بنا لاتا ہے یون نہین پر اون بہتون کو خبر نہین **ف** یہہ اعتراض یہود لوگ کرتے تہے اونکی سیکہی سکہائی مشرک بہی طعن کرتی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری ٹہراتے تہے اور کہتے تہے اگر اللہ کی طرف سے یہہ کتاب ہوتی تو منسوخ نہوا کرتی کیونکہ پہلی بات مین کیا عیب تہا جو موقوف کر دیگئی ایسی ایسی باتین طعن کی کرنے سے اللہ تعالیٰ نے اوسکا جواب دیا کہ عیب نہ پہلی مین تہا نہ پچہلی مین لیکن حاکم کو اختیار ہے جو چاہے وہ حکم کرے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان تینون آیتون کو نسخ کی ثبوت کے لئے بیان کیا ہے چنانچہ تیسری آیت اس آیت کے بعد بیان کی ہے **ف** جو کہا ہے يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ یعنی مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور ثابت کہتا ہے جو چاہے اور اوسی کے پاس ہے اصل کتاب پہر فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے پہل قرآن مین سے جو منسوخ ہوا وہ قبلہ ہے اور اوسکے بعد کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ یعنی اور طلاق والی عورتین انتظار کرین تین حیض تک اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَ اللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ یعنی اور جو عورتین ناامید ہوئین حیض سے تمہاری عورتون مین اگر تمکو شبہہ رہ گیا تو اونکی عدۃ ہے تین مہینے یہہ دونون آیتین پڑہنے کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین پہر منسوخ ہوگیا اس مین سے بہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ یعنے اگر طلاق دو اونکو ہاتہہ لگانے سے پہلے فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا سو اونپر حق نہین تمہارا عدت مین بٹہانا کہ گنتی پوری کروا اوس سے **ف** نسخ حکم کے رد کرنے کو کہتے ہین وہ کئی طور پر ہوتا ہے ایک تو یہہ ہے آیت لکہی جاوے لیکن حکم اوسکا منسوخ ہو جیسے اپنے ناطے والون کو وصیت کرنیکی آیت اور ایک برس عدۃ گذارنیکا حکم اور دوسرا طور یہہ ہے آیت لکہی نجاوے لیکن حکم اوسکا باقی رہے فقط تلاوت جاتی رہے جیسے رجم کی آیت یعنی سنگسار کرنیکی اور تیسری صورت یہہ ہے کہ نہ تلاوت مین باقی رکہی اور نہ اوسکا حکم باقی رہے اور چوتہی صورت اور ہے ایک حکم موقوف کیا دوسرا حکم اوسی قسم کا اوسکی جگہہ مقرر کیا جاوے جیسے حکم قبلے کا یعنے بیت المقدس کیطرف سے موقوف ہوا اور کعبہ کیطرف حکم دیا گیا اور اوسکے سوا اور بہی ہے اس مقام مین یہہ غرض ہے کہ پہلے ایک حکم عام تہا سب طلاق والیون کو یعنی وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ اور دوسرا وَ اللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ

مِن نِّسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ان دونون آیتون کے روسے طلاق والیون کے تین حیض یا تین مہینے تک
عدت کا حکم ہوا اوسکے بعد یون فرمایا ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا
یعنی اگر طلاق دو عورتون کو ہاتھہ لگانے سے پہلے سوا ونپر حق نہین تمہارا عدت مین بٹھانے کا تاکہ گنتی پوری کروا وانسے
ہرچند یہہ عورت بہی طلاق والیون مین داخل ہے لیکن اسکے لئے عدت نہین اوس حکم سے یہہ عورت مستثنی ہے اور علیحدہ
کی گئی ہے **بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا** جس عورت کا خصم مرگیا ہو یہہ باب اوسکی عدت کے بیان
مین ہے **عَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا **ترجمہ** ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے نہین حلال ہے کسی عورت کو جو ایمان رکہتی ہو اللہ پر اور
پچھلے دن پر یہہ بات کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ کسی میت پر مگر اپنے خاوند کے لئے کیونکہ اوسکے لئے سوگ کرنا چار
مہینے اور دس دن تک چاہئے **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ قُلْتُ عَنْ اُمِّهَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَافُوْا عَلٰى عَيْنِهَا اَتَكْتَحِلُ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ
اِحْدٰىكُنَّ تَمْكُثُ فِيْ بَيْتِهَا فِيْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا حَوْلًا ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا **ترجمہ** حمید بن نافع
زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین شاگرد نے اپنے استاد سے یعنی شعبہ نے حمید بن نافع سے پوچھا کہ زینب اپنی
مان سے روایت کرتی ہے استاد نے کہا ہان اور وہ روایت یہہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا مسئلہ اوس
عورت کے لئے جسکا خصم مرگیا تہا کیا سرمہ لگادین ہم اوس عورت کی آنکھو نمین یا رسول اللہ کیونکہ خوف ہے اوسکی آنکھین سبب
بیماری کے خراب ہوجاوین آپنے فرمایا پہلے ہر ایک عورت گہر مین بیٹھتی تہی وہ ٹاٹ اوڑہ کر جو پالان کے نیچے ڈالتے
ہین اور پورا کرتی تہی اوسی آفت مین ایک برس اب چار مہینے دس دن کیا بہاری ہین تمپر **عَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ
قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَاِنِّيْ اَخَافُ عَلٰى
عَيْنِهَا فَاَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ اِحْدٰىكُنَّ تَجْلِسُ حَوْلًا وَّاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ
اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا كَانَ الْحَوْلُ خَرَجَتْ وَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ **ترجمہ** ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا میری بیٹی کا خصم مرگیا ہے اور مین ڈرتی ہون اوسکی آنکہون کی بیماری
سے اگر آپکا حکم ہو تو سرمہ لگا یا کرون اوسکی آنکہون مین آپنے فرمایا پہلے ہر ایک عورت برس دن تک بیٹہی رہتی تہی یہہ تو
کچہہ بہت سا زمانہ نہین مگر چار مہینے اور دس دن ہین اور جب ہوجاتا ایک برس پہر نکلتی وہ عدت بیٹہنے والی باہر اور پہینکتی
اپنی پیٹہہ کے پیچہے مینگنی **ف** کہتے ہین جاہلیت مین نہایت خراب حال سے سال بہر مین عورت عدت تمام کرتی تہی سال
تمام ہوتی پہر گدہا یا بکری یا کوئی پرندہ لاتی وہ اوسکو چہوتی اکثر وہ جانور مرجاتا پہر ایک مینگنی اپنے پیچہے پہینک کر عدت سے

باہر آتی اور آراستہ ہوتی **عن** حفصۃ بنت عمر زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر تحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج فانھا تحد
علیہ اربعۃ اشھر وعشرا **ترجمہ** باب کے شروع میں بیان ہو چکا ہے **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر تحد علی میت اکثر من ثلاثۃ ایام
الا علی زوج فانھا تحد علیہ اربعۃ اشھر وعشرا **ترجمہ** اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا
لیکن اسمین لفظ اکثر کا ہے اور اوسمین فوق کا معنی دونون کے قریب قریب ہین **عن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم نحوہ **ترجمہ** بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح کی اور یہی روایت کی

باب عدۃ الحامل المتوفی عنھا زوجھا

یہ باب بیان میں ہے اوس حاملہ عورت کی عدت کے جسکا خصم
مر گیا ہو **عن** المسور بن المخرمۃ ان سبیعۃ الاسلمیۃ نفست بعد وفاۃ زوجھا بلیال فجاءت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستأذنتہ ان تنکح فاذن لھا فنکحت **ترجمہ** مسور بن مخرمہ سے روایت ہے سبیعہ اسلمی نے جب بچہ جنا
اوسکے خصم کو مر کر کئی راتین گذرین تہین پھر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نکاح کر لیا کسی سے **عن**
المسور بن المخرمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر سبیعۃ ان تنکح اذا تعلت من نفاسھا **ترجمہ**
مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیعہ کو نکاح کرنیکا بعد فراغت پانیکے نفاس سے **عن** ابی السنابل
قال وضعت سبیعۃ حملھا بعد وفاۃ زوجھا بثلاثۃ وعشرین او خمسۃ وعشرین لیلۃ فلما تعلت
تشوفت للازواج فعیب ذلک علیھا فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یمنعھا
قد انقضی اجلھا **ترجمہ** ابو السنابل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بچہ جنا سبیعہ نے اوس وقت جب اوسکے خصم کو مر کر
تئیس ۲۳ یا پچیس ۲۵ راتین گذرین تہین پھر جب پوری ہو چکی اوسکی زچگی کے دن اوسنے سامان خصم کرنیکا کیا لوگون نے
اوسپر عیب دہرا اسبات کا اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس امر کا آپنے فرمایا اب کیا چیز مانع ہے اوسکو
کیونکہ اوسکے دن پورے ہو چکے **عن** عبد ربہ ابن سعید قال سمعت ابا سلمۃ یقول اختلف ابو ھریرۃ
وابن عباس فی المتوفی عنھا زوجھا اذا وضعت حملھا قال ابو ھریرۃ تزوج وقال ابن عباس ابعد
الاجلین فبعثوا الی ام سلمۃ فقالت توفی زوج سبیعۃ فولدت بعد وفاۃ زوجھا بخمسۃ
عشر نصف شھر قالت فخطبھا رجلان فحطت بنفسھا الی احدھما فلما خشوا ان تفتات بنفسھا
قالوا انک لا تحلین قالت فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد حللت فانکحی
من شئت **ترجمہ** عبد ربہ بن سعید سے روایت ہے اور انہون نے روایت کیا ابو سلمہ سے اختلاف کیا اسمین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
اور ابن عباس رض نے اوس عورت کے مسئلہ میں جسکا خصم مر گیا ہو اور پیدا ہوئے اوسکو بچہ اوسکے مرنیکے تہوڑے دن اور

ابوہریرہ رض نے کہا نکاح کر لیوے وہ عورت بچہ پیدا ہونیکے بعد اور ابن عباس رض نے کہا ابعد الاجلین یعنی دونون مدتون مین جو زیادہ ہو اوسکو اختیار کرے آخر آدمی بہیجا بی بی ام سلمہ رض کی طرف اونہون نے فرمایا مرگیا تہا خصم سبیعہ کا اوسکو بچہ پیدا ہوا اوسکے مرنیسے پندرہ دن یعنی آدہے مہینے کے بعد پہر پیغام بہیجا اوسکے پاس دو آدمیون نے سبیعہ نے میلان کیا ایک کی طرف یعنی اوس سے نکاح کرنا چاہا اوسکے لوگ ڈرے کہ کہین اوس سے نکاح نکرلے اور کہا اونہون نے ابہی تو تیری عدت ہے نہین گذری ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین پہر گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اوسکو حلال ہے تو نکاح کرلے جسکو تیرا جی چاہے ف ابعد الاجلین کے یہہ معنی ہین جونسی مدت بڑہکر ہو اوسکو اختیار کرلے یعنی اگر چار مہینے دس دن بڑہکر ہین تو اوسکے موافق عدت گذارے اور سوگ کرلے اور وضع حمل کی مدت بڑہکر ہے تو اوسکے موافق عدت گذارے غرض چہار مہینے دس دن سے کم مین ابن عباس کے نزدیک عدت پوری نہین ہوتی اور ابوہریرہ کہتے تہے کہ ہوجاتی ہے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سبیعہ کا قصہ بیان کیا تب معلوم ہوا کہ ابوہریرہ کا قول درست ہے

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ أَبُو سَلَمَةَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْآخَرُ كَهْلٌ فَحَطَّتْ إِلَى الشَّابِّ فَقَالَ الْكَهْلُ لَمْ تَحْلِلْ وَكَانَ أَهْلُهَا غُيَّبًا فَرَجَا إِذَا جَاءَ أَهْلُهَا أَنْ يُؤْثِرُوهُ بِهَا فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِي مَنْ شِئْتِ

ترجمہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچہا کسی نے ابوہریرہ رض اور ابن عباس رض سے مسئلہ اوس عورت کا جسکا خاوند مرجاوے اور وہ حاملہ ہو ابن عباس رض نے فرمایا دونون عدتون مین جو دور ہو وہ کرے اور ابوہریرہ رض نے فرمایا جسوقت جنے اوسکی عدت اوسی وقت پوری ہوگئی پہر ابوسلمہ یہہ جہگڑا سنکر بی بی ام سلمہ کے یہان اور پوچہا اون سے یہہ مسئلہ بیوی ام سلمہ رض نے فرمایا بچہ جنا سبیعہ سلمیہ نے اوسوقت کہ اوسکے خاوند کو مرکر آدہا مہینہ گذرا تہا پہر دو شخصون کا پیغام نکاح کا آیا اون مین ایک جوان تہا اور دوسرا ادہیڑ وہ جہکی جوان کی طرف اور پسند کیا اوس جوان کو ادہیڑ نے کہا ابہی تو حلال نہین ہوا تجہکو نکاح کرنا بی بی ام سلمہ فرماتی ہین سبیعہ کے گہروالے لوگ موجود نتہے تو ادہیڑ نے یہہ خیال کیا کہ جب اوسکے لوگ آوینگے تو شاید وہ سمجہا کر سبیعہ کو مجہے دلوادین پہر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے اوسکو فرمایا تو حلال ہوگئی جسکو چاہے اوس سے نکاح کرلے

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي امْرَأَةٍ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِينَ لَيْلَةً أَيَصْلُحُ لَهَا أَنْ تَزَوَّجَ قَالَ لَا إِلَّا آخِرَ الْأَجَلَيْنِ قَالَ قُلْتُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ غُلَامَهُ كُرَيْبًا فَقَالَ ائْتِ أُمَّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا هَلْ كَانَ

هَذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَقَالَ قَالَتْ نَعَمْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ وَضَعَتْ بَعْدَ
وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ فَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ
يَخْطُبُهَا ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے مسئلہ ابن عباس رض سے کوئی عورت اگر جنی
بچہ خاوند مرنے پیچھے بیس راتین گذرنے کے بعد کیا جائز ہے اوسکو نکاح کر لینا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نہین جائز
جبتک پورا نکرے وہ دونو مدتون مین سے اوس عدت کو جو بڑی ہے ابو سلمہ فرماتے ہین مین نے کہا اللہ تبارک وتعالی
نے فرمایا ہے کہ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یعنی اور جنکی پیٹ مین بچہ ہے اونکی عدت یہہ ہے
کہ جن دین پیٹ کا بچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابو سلمہ کو جواب دیا یہہ حکم طلاق والی کا ہے یعنی جس عورت کو مرد نے
طلاق دی اور طلاق دینے کے بعد عورت کو بچہ پیدا ہوئے اوس عورت کی وہی عدت ہے اور عدت اوسکی
اور نہین پہر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مین اپنے بھتیجے کے ساتھہ ہون یعنی ابو سلمہ جو کہتے ہین وہی بات
میرے نزدیک بہتر اور صحیح ہے اس گفتگو کے بعد اپنے غلام کو جسکا نام کریب تہا ام سلمہ رض کے پاس بہیجا اور اس سے
کہا پوچھ لی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس معاملے مین کوئی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ نہین کریب
بی بی ام سلمہ رض کی خدمت مین حاضر ہوا اور ابن عباس رض اور ابو ہریرہ رض کا کہا ہوا بیان کیا بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا ہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اس معاملہ مین ہے پہر بیان کیا بی بی ام سلمہ نے سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے سے
بیس راتین گذرنے کے بعد بچہ جنا تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نکاح کر لینے کا حکم دیا تہا اور ابو سنابل
سبیعہ کے پیغام کرنے والون مین سے تہے عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ ابْنَ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ
بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابو ہریرہ اور ابن عباس رض اور ابو سلمہ رض نے آپسمین بحث
اور تذکرہ کیا عدت مین اوس عورت کی جسکا خصم مرجاوے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا وہ دونو عدتون مین جو بڑی ہو وہ
عورت اوتنی مدت گذارے اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا وضع حمل تک مدت گذارے اور ابو ہریرہ رض نے کہا مین ابو سلمہ
کے ساتھہ ہون پہر آدمی بہیجا اونہون نے حضرت ام سلمہ رض کے نزدیک بی بی ام سلمہ رض نے فرمایا بچہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے
خاوند کے مرنے سے تہوڑے دنون کے بعد تو فتوی پوچھا اس باب مین سبیعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہو
حکم دیا اوسکو خصم کر لینے کا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا سبیعہ نے بچہ جنا اپنی خاوند کے مرنیکے کئی روز بعد تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم دیا نکاح کر لینے کا عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ
وَأَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ
آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي
أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمْ
فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس رض اور ابو سلمہ
بن عبد الرحمن رض نے اختلاف کیا عدت مین اوس عورت کے جسنے جنا بچہ خاوند کے مرنے سے چند راتون کے بعد عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا دونون عدتون مین جس عدت کی مدت زیادہ ہو اوسکو اختیار کرے اور ابو سلمہ کہتے تھے جب بچہ
پیدا ہوا وہی وقت عدت پوری ہو گئی پہر آئے ابو ہریرہ انہون نے کہا مین اپنے بھتیجے کے ساتھ ہون یعنی ابو سلمہ کی رائے
کے موافق ہے میری بھی رائے ہے آخر انہون نے کریب کو بھیجا بی بی ام سلمہ کے نزدیک یہہ مسئلہ پوچھنے کو بیان کیا انکے
نزدیک بی بی ام سلمہ رض فرماتی ہین سبیعہ نے جنا تھا بچہ خاوند کے مرنے کے بعد کئی راتین پہر ذکر کیا اوس نے اس بات کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپنے فرمایا تو تو حلال ہو چکی یعنی تیری عدت پوری ہو گئی عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا
وَضَعَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَإِنَّ عِدَّتَهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ قال
يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَنَا مِنْ عِنْدِهَا أَنَّ سُبَيْعَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ
فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ **ترجمہ** سلیمان بن یسار رض سے روایت ہے ابو سلمہ بن عبد الرحمن رض
کہتے تھے تھا مین اور ابن عباس رض اور ابو ہریرہ رض ابن عباس رض نے کہا جب بچہ جنے عورت خاوند کے مر چکنے کے بعد تو البتہ عدت
اوس عورت کی وہ عدت ہے جو دونون عدتون مین دور یعنی زیادہ ہووے ابو سلمہ رض فرماتے ہین ہمنے بھیجا کریب کو
بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین یہی مسئلہ پوچھنے کے لئے کریب بی بی ام سلمہ رض کے پاس سے یہہ خبر لائے
کہ سبیعہ کا خاوند مر گیا تھا اوسکو بچہ پیدا ہوا تھا اوسکے مرنے سے کئی دن بعد تو حکم دیا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح
کر لینے کا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ إِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا زوجها
عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى
عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِينَ
تَضَعُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا

أَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ سلیمان بن یسار رضہ سے روایت ہے ابوہریرہ رضہ اور ابن عباس رضہ اور ابوسلمہ رضہ بن عبد الرحمٰن تکرار اور بحث

کرتے تہے عدۃ مین اوس عورت کے جسکا خاوند مرگیا ہو اور جنے بچہ خاوند کے مرے بعد ابن عباس رضہ فرماتے تہے

دونون عدتون مین جس عدت کی مدت زیادہ ہو اوسکے موافق عدت گذارے اور ابوسلمہ رضہ فرماتے تہے جب بچہ

پیدا ہو اوسی وقت عدت پوری ہوگئی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تہے مین اپنے بہتیجے کیطرف ہون پہر روانہ

کیا کسی آدمی کو اون سبنے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین وہ ام سلمہ جو بیوی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

بیوی ام سلمہ رضہ نے بیان کیا بچہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے خاوند کے مرنے سے کچہہ دن بعد سبیعہ نے اس امر مین مسئلہ پوچہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے حکم دیا اوسکو نکاح کر لینے کا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ اوپر گذر

چکا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ

وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَاءَ

أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ

سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ

فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ ترجمہ اس حدیث کا بہی اوپر گذر چکا ہے

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا وَضَعَتِ

الْمَرْأَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَإِنَّ عِدَّتَهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ

ذٰلِكَ فَجَاءَنَا مِنْ عِنْدِهَا أَنَّ سُبَيْعَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ اس حدیث کا بہی وہی حاصل ہے جو اوپر کی حدیثون مین بیان ہوچکا ہے یعنے

تینون صاحبون کا اختلاف اور بیوی ام سلمہ رضہ کا جواب عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ

أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ

كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ

مَا يَصْلُحُ لَكِ أَنْ تَنْكِحِي حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نُفِسَتْ فَجَاءَتْ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي ترجمہ ابوسلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے زینب بنت ابی سلمہ نے

بیان کیا اپنی مان سے سنکر اور زینب کے مان بیوی ابی سلمہ رضی اللہ عنہا تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام سلمہ بیان کرتی تہین

ایک عورت تہی اسلمی لوگ اوسکو سبیعہ کہکر پکارتے تہے اوسکا ایک خاوند تہا وہ مرگیا اوسوقت سبیعہ پیٹ سے تہی

ابو سنابل بن بعکک نامی ایک شخص تھا اوس نے سبیعہ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا سبیعہ نے انکار کیا وہ کہنے لگا تجھکو نکاح
کرنا جائز نہین جبتک تو پوری نکرے دو عدتون مین اوس عدت کو جسکے دن گنتی مین زیادہ ہون ام سلمہ رض
فرماتی ہین سبیعہ کے خاوند مرنیکو قریب بیس راتون کے گذرین نہین جب اوسکو بچہ پیدا ہوا پھر وہ آئی رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم پاس آپنے حکم دیا اوسکو نکاح کرنیکا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِأَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ مِنْ
يَوْمِ مَاتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ
فَوَلَدَتْ لِأَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَزَوَّجَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَا أَشْهَدُ
عَلَى ذٰلِكَ ترجمہ ابو سلمہ رض بن عبد الرحمان سے روایت ہے ایک روز مین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رض کے پاس تھے
اتنے مین آئی ایک عورت اور بیان کرنے لگی اپنا حال اوسکا خاوند مر گیا اور پیٹ سے تھی وہ اوس وقت اور کہنے لگی چار
مہینے دس دن نہین گذرے تھے اوس سے پہلے ہی بچہ پیدا ہو گیا ابن عباس رض نے فرمایا جو دن زیادہ ہون وہ دن تیری عدت کے ہین
ابو سلمہ نے کہا مجھے خبر دی ایک صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسطرح کہ سبیعہ سلمیہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اپنا حال بیان کرنے
لگی مر گیا خاوند میرا اوسوقت تھی مین حاملہ پھر پیدا ہوا میرے پیٹ سے بچہ اور بچے کے باپ کو مر کر چار مہینے نہین ہوئے تھے
تو اوسکو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لینے کا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے مین گواہی دیتا ہون اس بات پر
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ
الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا حَدِيثَهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ
فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ
سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ
عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ ابْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ
وَاللّٰهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي
حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ
وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي ترجمہ عبید اللہ نے بیان کیا زہری سے کہ میرے باپ عبد اللہ بن عتبہ رض نے
لکھا عمر بن عبد اللہ بن ارقم زہری کو تم جاؤ سبیعہ سلمیہ بنت حارث کے پوچھو قصہ و حال اوسکا کیا فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکو جب اوسنے پوچھا تھا مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر بن عبد اللہ نے جواب عبد اللہ بن عتبہ کو لکھا کہ

سبیعہ اسلمیہ سے جب دریافت کیا گیا تو سبیعہ نے بیان کیا تہے مین نکاح مین سعد بن خولہ کی اور وہ سعد بنی عامر بن لوی
کے قبیلے مین کا تہا اور بدر مین بہی تہا اوسکی وفات ہوئی حجۃ الوداع مین سبیعہ بیان کرتی ہے اوسوقت مین حاملہ
تہی پہر مرنے سے تہوڑے دنکے بعد بچہ جنے جب پاک ہوگئی سبیعہ نفاس سے تو سنا وگیا اوس نے پیغام والون کے لیے سینے
ارادہ کیا نکاح کا ایسے وقت مین ان پو پہنچے ابو سنابل بن بعکک ابو سنابل ایک آدمی تہا عبد الدار کے قبیلے مین سے اپنے
سبیعہ سے کہا کیا وجہ ہے تمہارے سنگار اور بناؤ کرنیکے شاید تمہارا ارادہ نکاح کرنیکا ہوگا اللہ کی قسم ہے مجھکو نہین
جائز ہے نکاح کرنا تجہکو جبتک نگذر جاوین چار مہینے اور دس دن سبیعہ کہتی ہے جب اوس نے یہہ بات کہی مینے شام
کیوقت کپڑے پہنے اور گئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہر پوچہا مینے یہہ مسئلہ آپسے آپنے فتوی دیا مجھکو اور فرمایا
تیری عدت جبہی پوری ہوگئی جب تونے بچہ جنا اور فرمایا مجھکو نکاح کرلے اگر تیراجی چاہے **عن** زفر بن اوس

ابن الحدثان النصري ان ابا السنابل ابن بعكك ابن السباق قال لسبيعة الاسلمية لا تحلين حتى تمر عليك
اربعة اشهر وعشرا اقصى الاجلين فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسالته عن ذلك فزعمت اذا
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افتاها ان تنكح اذا وضعت حملها وكانت حبلى في تسعة اشهر حين
توفي زوجها وكانت تحت سعد بن خولة فتوفي في حجة الوداع مع رسول الله صلى الله عليه فنكحت
فتى من قومها حين وضعت ما في بطنها **ترجمہ** زفر بن اوس بن حدثان نصری سے روایت ہے ابو سنابل بن بعکک بن
سباق نے سبیعہ اسلمیہ سے کہا نہین جائز ہے تیرے لیے نکاح کرنا جب تک نگذر جاوین تجہکو چار مہینے دس دن جو مدت کہ زیادہ
ہے دونون مدتون مین یہہ سنکر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچہا اوس نے یہہ مسئلہ سبیعہ کے بیان سے
معلوم ہوا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتوی دیا تہا اور فرمایا تہا جب بچہ پیدا ہوا تو نکاح کرلینا اور خاوند کے مرنیکے
وقت اوسکو نو مہینے کا حمل تہا اور اوسکے خاوند کا نام سعد بن خولہ تہا حجۃ الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ
تہا وہین اوسکی وفات بہی ہوئی راوی بیان کرتا ہے پہر سبیعہ نے نکاح کرلیا کسی ایک جوان سے جو اوسکے قوم مین کا
تہا یعنی وضع حمل کے بعد **عن** عبيد الله ابن عبد الله ان عبد الله ابن عتبة كتب الى عمر ابن عبد الله ابن
الارقم الزهري ان ادخل على سبيعة بنت الحارث الاسلمية فسلها عما افتاها به رسول الله
صلى الله عليه وسلم في حملها قال فدخل عليها عمر ابن عبد الله فسألها فاخبرته انها كانت تحت
سعد ابن خولة وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ممن شهد بدرا فتوفي عنها في حجة
الوداع فولدت قبل ان تمضي لها اربعة اشهر وعشر من وفاة زوجها فلما تعلت من نفاسها دخل
عليها ابو السنابل رجل من بني عبد الدار فراها متجملة فقال لعلك تريدين النكاح قبل ان
تمر عليك اربعة اشهر وعشرا قالت فلما سمعت ذلك من ابي السنابل جئت رسول الله صلى الله عليه

وَسَلَّمَ قَدْ حَلَلْتِ حِيْنَ وَضَعْتِ حَمْلَكِ ترجمہ عبید بن عبداللہ سے روایت ہے لکہا عتبہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو سبیعہ کے پاس جانے کے لئے اور لکہا اوسکو پوچہہ تو سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے کیا فتوی دیا تہا اوسکو اس مسئلہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے حمل مین سبیعہ کے راوی بیان کرتا ہے گیا اوسکے پاس عمر بن عبداللہ اور پوچہا اوس سے اوس نے کہا تہی مین جورو سعد بن خولہ کی اور تہا وہ سعد بن خولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے جو بدری تہے وفات پائی اوسنے حجۃ الوداع مین پہر جنا مین نے بچہ اور ابہی تک چار مہینے دس دن اوسکی وفات کو نہین ہوگئے تہے راوی بیان کرتا ہے جب پاک ہوگئی سبیعہ نفاس سے آیا اوسکے پاس ابوسنابل عبدالدار کے قبیلے مین سے ایک آدمی تہا ابوسنابل سبیعہ کو تجمل اور زینت مین دیکہکر کہنے لگا شاید تیرا ارادہ نکاح کا ہے چار مہینے دس دن گذرنے سے پہلے ہی سبیعہ کہتی ہے جب یہہ بات مین نے ابوسنابل سے سُنی تو گئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا مین نے اپنا حال آپکے روبرو آپنے سنکر فرمایا تو پوری کرچکی اپنی مدت جبہی بچہ جنا تو نے

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ نَاسٍ بِالْكُوْفَةِ فِيْ مَجْلِسٍ لِلْأَنْصَارِ عَظِيْمٍ فِيْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فَذَكَرُوْا شَانَ سُبَيْعَةَ فَذَكَرْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ مَعْنٰى قَوْلِ ابْنِ عَوْنٍ حَتّٰى تَضَعَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لٰكِنْ عَمُّهُ لَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَفَعْتُ صَوْتِيْ وَقُلْتُ اِنِّيْ لَجَرِيْءٌ اَنْ اَكْذِبَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِيْ نَاحِيَةِ الْكُوْفَةِ قَالَ فَلَقِيْتُ مَالِكًا قُلْتُ كَيْفَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ فِيْ شَانِ سُبَيْعَةَ قَالَ قَالَ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا التَّغْلِيْظَ وَلَا تَجْعَلُوْنَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَاُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّوْلٰى ترجمہ محمد سے روایت ہے مین بیٹہا تہا لوگون مین کوفے کے ایک بڑے مجلس مین جسمین انصار کے لوگ تہے (یعنی انصار کی مجلس مین) ان لوگون مین عبدالرحمان بن ابی لیلے بہی تہے اون لوگون مین سبیعہ کا ذکر آیا مین نے ذکر کیا عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کی روایت کو جو ابن عون کے قول کے موافق تہی یعنی مدت اوسکی بچہ جننے تک تہی ابن ابی لیلے نے کہا عبداللہ کے چچا اسبات کے قائل نہ تہے (کہ حاملہ عورت کی مدت وضع حمل ہے بلکہ ابعد الاجلین کے قائل تہے) تب مین نے اپنی آواز بلند کی اور کہا کیا مین جرات کرسکتا ہون جہوٹہہ بولون عبداللہ بن عتبہ پر اور وہ کوفے مین رہتے ہین پہر مین مالک (بن عامر یا بن عوف) سے ملا اور پوچہا کہ عبداللہ بن مسعود سبیعہ کے باب مین کیا کہتے تہے اونہون نے کہا عبداللہ بن مسعود کہتے تہے تم لوگ اوسپر سختی کرتے ہو (کہ ابعد الاجلین تک عدت ضرور جانتی ہو) اور اوسکو رخصت نہین دیتے حالانکہ چہوٹی سورت عورتون کی (جسمین حاملہ عورتون کی عدت وضع حمل بیان ہوتی ہے) بڑی سورت (بقرہ) کے بعد اوتری ہے (جس مین چار مہینے دس دن تک عدت کا ذکر ہے) سورۂ طلاق ۱۰

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ مَا اُنْزِلَتْ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اِلَّا بَعْدَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ وَاللَّفْظُ لِمَيْمُوْنٍ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا جسکا جی چاہے مین اوس سے مباہلہ کرتا ہون (یعنی اپنے قول کے حق ہونے پر خدا کو گواہ کرکے مخالف پر لعنت کرتا ہون پ ۲۸ ع ۱

یہہ آیت اولی حمل والیان اونکی عدت یہہ ہے کہ بچہ جنے اوس آیت کے بعد اوتری ہے جسمین خاوند کی موت کی عدت کا بیان ہے
تو حاملہ عورت جب بچہ جنے وہ نکاح کرسکتی ہے اور چار مہینے دس دن کا حکم حاملہ عورتون کے حق مین منسوخ ہے عن
عبد اللہ ان سورۃ النساء القصری نزلت بعد البقرۃ ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چھوٹی سورہ نسا نازل ہوئے
بعد سورہ بقرہ کے ف یعنی سورہ طلاق بعد نازل ہوئی ہے اور سورہ بقر پہلے اتری ہے والذین یتوفون منکم
ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا یہہ آیت سورہ بقر کی ہے یعنے اور جو لوگ مرجاوین
تم مین سے اور چھوڑ جاوین عورتین وہ عورتین انتظار کراوین اپنے تئین چار مہینے اور دس دن اور اولات الاحمال
اجلہن ان یضعن حملہن یہہ آیت سورہ طلاق کی ہے یعنی اور جنکے پیٹ مین بچہ ہے اونکی عدت یہہ ہے کہ جن دین
پیٹ کا بچہ سبیعہ کے قصے سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ چار مہینے اور دس دن انتظار کرنا کچھہ ضرور نہین اور یہی بات
اولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن سے ظاہر ہے لیکن سورہ البقرہ کی آیت سے یہہ حکم مخالف ہے کیونکہ اوس مین
تو یون فرمایا ہے والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا حاصل یہ
کہ جسکا خاوند مرجاوے اوسکی عدت چار مہینے اور دس دن ہین ان دونو آیتون مین ایک کو پہلے اور دوسرے کو پیچھے کہنے سے
یہہ غرض ہے کہ سورہ بقر کی آیت منسوخ ہے سورہ طلاق کی آیت سے عدۃ المتوفی عنہا زوجہا قبل ان یدخل
بہا اگر کسی عورت کا خاوند اوسکی ساتھہ ہم بستر ہونیسے پہلے مرجاوے تو اوسکی عدت کیا ہے عن ابن مسعود انہ سئل
عن رجل تزوج امراۃ ولم یفرض لہا صداقا ولم یدخل بہا حتی مات قال ابن مسعود لہا مثل صداق
نسائہا لا وکس ولا شطط وعلیہا العدۃ ولہا المیراث فقال معقل ابن سنان الاشجعی فقال قضی
فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بروع بنت واشق امراۃ منا مثل ما قضیت ففرح ابن مسعود
ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دریافت کیا اون سے کسی نے یہہ مسئلہ ایک آدمی نے نکاح کیا کسی عورت سے اور
نکاح کرنیکے وقت اوسکا مہر مقرر نکیا اوس مرد کو اوس عورت سے جماع کرنا بہی نصیب نہوا اور مرگیا ابن مسعود رض
نے فرمایا اوس عورت کو مہر مثل دینا چاہیے یعنی اوس عورت کے کنبے مین جو اور عورتین ہین اونکا جو مہر ہے اوسکے موافق
اسکو بہی دلا دینا چاہیے نہ کم کرنا چاہیے اور نہ زیادہ دینا چاہیے اور اوس عورت کو عدت مین بیٹھنا چاہیے اور مرد کے مال
سے اوسکو حصہ بہی دینا چاہیے معقل بن سنان اشجعی نے یہہ سنکر کہا فیصلہ کیا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہمارے قوم مین ایک عورت کا اوسکا نام بروع تہا اور اوسکے باپ کا نام واشق تہا وہ فیصلہ بہی ایسا ہی تہا جیسا تمنے کیا
عبد اللہ بن مسعود یہہ بات سنکر خوش ہوئے ف یہان عدت سے مراد عدت چار مہینے دس دن کی ہے کیونکہ آیت مین
یہی حکم ہے جن عورتون کے خاوند مرجاوین اونکی عدت چار مہینے دس دن ہین مرد کا وطی کرنا کچھہ شرط نہین فقط نکاح مین
آنا چاہیے باب الاحداد باب سوگ کرنیکے بیان مین عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال لا یحل لامرأة تحد علی میت اکثر من ثلاث الا علی زوجها ترجمه حضرت عائشه رضی الله عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے نہین حلال ہے عورت کو سوگ کرنا کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یحل لامرأة ان تؤمن بالله والیوم الآخر ان تحد فوق ثلاثة ایام الا علی زوجها ترجمه اوپر گذر چکا

باب سقوط الاحداد عن الکتابیة المتوفی عنها زوجها

جس کتابیہ کا خاوند مرجاوے اوس سے سوگ کا حکم ساقط ہے

عن ام حبیبة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول علی هذا المنبر لا یحل لامرأة تؤمن بالله ورسوله ان تحد علی میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا ترجمه ام حبیبہ رضی الله عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اس منبر پر نہین حلال کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو الله پر اور اوسکے رسول پر (یعنی مسلمان ہو تو کافرہ پر سوگ نہین ۱۲) سوگ کرنا زیادہ تین راتون سے مگر اپنے خاوند کے لئے چار مہینے اور دس دن سوگ کرے ف تین راتین مع دنکے مراد ہین فقط راتین مراد نہین

مقام المتوفی عنها زوجها فی بیتها حتی تحل

جس عورت کا خاوند مرجاوے اوس عورت کو عدت گذرے تک اپنے گہر مین رہنا چاہیے

عن الفارعة بنت مالک ان زوجها خرج فی طلب اعلاج فقتلوه قال شعبة وابن جریج وکانت فی دار قاصیة فجاءت ومعها اخوها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکروا له فرخص لها حتی اذا رجعت دعا فقال اجلسی فی بیتک حتی یبلغ الکتاب اجله ترجمه فارعہ بنت مالک سے روایت ہے گیا خاوند اوسکا ڈہونڈنے کو اپنے غلام وہ غلام عجمی تہے وہان مارا گیا اون غلامون نے مار ڈالا یا کسی اور نے شعبہ اور ابن جریج بیان کرتے ہین اوس عورت کا گہر دور تہا (آبادی سے) پہر آئے وہ عورت اپنے بہائی لیکر رسول الله صلی الله علیه وسلم پاس ذکر کیا اپنا حال رسول الله صلی الله علیه وسلم کے پاس آپنے رخصت دی اوسکو دوسرے گہر مین چلے آنیکی جب وہ لوٹکر اپنے گہر چلنے لگی آپنے بلایا اوسکو اور فرمایا بیٹہ تو اپنے گہر مین جبتک کہ لکہا پورا ہو جاوے ف اس عورت نے اگر رسول الله صلی الله علیه وسلم سے رخصت چاہی تہی اور کہا خاوند تو مر گیا ہے اوسکا کوئی گہر نہین اور نہ کہانے کو کچہہ چہوڑ گیا ہے مین اپنے گہر والون مین چلی جاؤن پہلے آپنے اوسکو رخصت دی اوسکے تہوڑی دیر بعد منع کیا اور حکم دیا وہین عدت گذار جہان تیرا خاوند رہتا تہا کہ لکہا ہوا پورا ہو جاوے یعنے تیری عدت جتنی خدا تعالے نے لکہدی ہے اوتنی عدت پوری کرلے اور پہر وہان سے اپنے گہر کو جا یہ بی بی ابو سعید خدری کی بہن تہی اور اسکا گہر بنی خدرہ مین تہا

عن الفریعة بنت مالک ان زوجها تکاری علوجا لیعملوا له فقتلوه فذکرت ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم وقالت انی لست فی مسکن له ولا یجری علی منه رزق افانتقل الی اهلی ویتامی واقوم علیهم قال افعلی ثم قال کیف قلت فاعادت علیه قولها فقال اعتدی حیث بلغک الخبر ترجمه فریعہ

بنت مالک سے روایت ہے میرے خاوند نے عجمی غلاموں کو نوکر رکھا کام کرنیکے لیے اونہون نے اوسکو مار ڈالا پہر ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاوند کے مرنیکا اور کہا فریعہ نے میرے خاوند کی ملک میں نہ تو کوئی مکان ہے اور نہ کوئی روزی کا ٹھکانا ہے میرے لیے میرے خاوند کیطرف سے میں چاہتی ہون کہ اپنے لوگون میں اٹھہ جاؤن ماں اور بہنون میں جاکر رہون اور اون کی خبرگیری کرون آپنے فرمایا اوسکو چلے جا پہر تہوڑی دیر کے بعد فرمایا کیسے بیان کیا تونے فریعہ نے پہر سے بیان کی وہ بات جو کہہ چکی تہی آپنے فرمایا پر مین عدت پوری کر جہان تجھکو خبر موت کی پہونچی ہے **ف** ایک جماعت سے یہہ بات ہی مروی ہے کہ اگر عورت کو کچھہ عذر ہو تو دن کو وقت نکل سکتی ہے اور اوس جماعت میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام ابو حنیفہ رح مین عن فُرَيْعَةَ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ فَقُتِلَ بِطَرِيقِ الْقَدُومِ قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ النُّقْلَةَ إِلَى أَهْلِي وَذَكَرْتُ لَهُ حَالًا مِنْ حَالِهَا قَالَتْ فَرَخَّصَ لِي فَلَمَّا أَقْبَلْتُ نَادَانِي فَقَالَ امْكُثِي فِي أَهْلِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ **ترجمہ** فریعہ رض بنت مالک سے روایت ہے اونکا خاوند گیا اپنے غلامون کی تلاش میں ورمارا گیا قدوم کے راہ میں (قدوم نام ہے ایک جگہہ کا مدینہ طیبہ کے رستہ میں) فریعہ کہتی ہے مین گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے میں چاہتی ہون اپنے خاوند کے گہر سے چلی جاؤن اور اپنے کنبہ کے لوگون میں جا رہون اور بیان کردیا میں نے اپنا حال آگے بعد آپنے رخصت دی مجھکو جب مین جانے لگی آپنے فرمایا مدت تک رہی ہوئے تک اپنے خاوند کے گہر میں رہ

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ

باب عدت گذارنے کی رخصت کے بیان میں اوس عورت کے لیے جسکا خاوند مرگیا ہو جہان چاہیے وہان اپنی عدت گذارے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ إِخْرَاجٍ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ آیت مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ جسمین یہہ مطلب تہا کہ عورت عدت کرے اپنی خاوند کے گہر میں منسوخ ہوگئی اب اوسکو اختیار ہی جہان چاہیے عدت کرے (پہلی عورتون کو میراث نہ تہی لیکن ایک برس تک روٹی کپڑا اور گہر رہنے کو ملتا تہا پہر جب میراث کا حکم ہوا تو پہلا حکم منسوخ ہوگیا اور عدت چار مہینے دس دن قرار پائی —

عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ

جس عورت کا خاوند مرجاوے اوسکی عدت اوس دن سے ہے جس دن سے اسکو خبر آوے

عَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ أُخْتِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجِي بِالْقَدُومِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ دَارَنَا شَاسِعَةٌ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ **ترجمہ** فریعہ بنت مالک سے روایت ہے یہہ فریعہ بہن ہے ابو سعید خدری کی فریعہ بیان کرتی ہے مرگیا خاوند میرا قدوم میں پہر آئی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اور ذکر کیا مینے ہمارا گہر بستی سے بہت دور ہے آپنے اذن دیا مجھکو پہر بلایا مجھکو اور فرمایا ٹہرو ہین اپنے گہر مین یعنی خاوند کے گہر مین چار مہینے دس دن یہانتک کہ پہونچ جاوے لکہا اپنی مدت کو یعنی مدت پوری ہوجاے **تَرْكُ الزِّيْنَةِ لِلْحَادَّةِ الْمُسْلِمَةِ دُوْنَ الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ** ترک کرنا زینت واسطے سوگ کے مسلمان عورت کے لیئے ہے نہ یہودیہ ور نصرانیہ کے لیئے **عَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا وَقَدْ دَعَتْ بِطِيْبٍ مَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا اَفَاَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ قَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا وَلَا شَيْئًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ اَوْ شَاةٍ اَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ اِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعْرَةً فَتَرْمِيْ بِهَا وَتُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيْبٍ اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ مَالِكٌ تَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهٖ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَالِكٌ الْحِفْشُ الْخُصُّ **ترجمہ** زینب بنت ابی سلمہ رضی نے بیان کیا ان تینون حدیثون کو حمید بن نافع سے کہا زینب نے گئی مین ام حبیبہ کے پاس جو بیوی تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس وقت مین جب اونکا باپ ابوسفیان بن حرب مرگیا تہا تو خوشبو منگائی بی بی ام حبیبہ نے اول لونڈی کے ملی پہر ملی وہ خوشبو اپنے چہرے پر اور یون فرمایا اللہ کی قسم مجھکو خوشبو کی کچھہ حاجت نہ تہی مگر اتنی بات کے لیئے لگائی مین نے فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عورت یقین رکہتی ہو اللہ اور آخرت کے دن پر اوسکے لئے حلال نہین کسی کے لئے سوگ کرنا زیادہ تین راتون سے پر خصم کے لئے چار مہینے اور دس دن تک سوگ کرے حدیث دوسری یہہ ہے زینب بیان کرتی ہے گئی مین زینب بنت جحش کے یہان جن دنون اونکے بہائی مرگئے تہے اونہونے خوشبو منگا کر لگائی اور کہا قسم اللہ کی مجھے خوشبو کی حاجت نہ تہی لیکن مین نے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر

فرماتے تہے جو عورت یقین لائی اللہ پر اور پچہلے دن پر اوسکے لیے درست نہیں کہ سوگ کرے سوا چار مہینے اور دس دن تک
ہے تیسری حدیث کے بیان میں بیوی زینب فرماتین ہین جیسے ام سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے اور اوسکی آنکہین دکہنے لگین اگر فرمائی تو سرمہ لگا یا کرون
اوسکی آنکہون میں آپنے فرمایا مت لگاؤ اور فرمایا یہ تو چار مہینے اور دس دن ہین جاہلیت کے زمانے مین ہر ایک عورت
مینگنی پہینکتی تہی سال تمام ہوئے پر حمید بن نافع کہتے ہین مین نے زینب سے پوچہا مینگنی پہینکنے سے کیا مطلب ہے زینب نے
بیان کیا جاہلیت کے زمانے مین جس عورت کا خاوند مرجاتا تہا وہ عورت ایک چہوٹی سی کوٹہری اور نہایت تنگ تاریک مین
جا گہستی تہی اور برے سے برے کپڑے پہن لیتی تہے اور ایک سال گذرنے تک خوشبو وغیرہ کچہہ نہ چہوتی تہی بعد ایک سال
کے کوئی جانور لاتے گدہا یا بکری یا کوئی پرندہ پہر رگڑتی اپنی جلد اور بدن کو اوس سے جس جانور کو وہ ملتی اور رگڑتی تہی وہ
جانور مرجایا کرتا تہا بعد اوسکے باہر نکلتی اوس ڈیرے سے اوسوقت اوسکو ایک اونٹ کی مینگنی دیتی اوسکو پہینک دیتی
کے بعد جسطرف اوسکا جی چاہتا میلان کرتی تہی یعنی چاہے خوشبو لگا دے یا اور کوئی کام کرے اوسکو اختیار ہوجاتا تہا
امام مالک نے کہا اس حدیث مین جو تفتض کا لفظ ہی اوسکے معنی یہہ ہین کہ ملے اپنے بدن کو اوس پر اور محمد کی روایت مین مالک
نے کہا کہ حفش خص کو کہتی ہین یعنے نرکل کا جہونپڑا ف اور باب کی مناسبت اس حدیث مین یہہ ہے کہ تؤمن باللہ والیوم الآخر
فرمایا ہے اور بعضی روایتون مین تؤمن باللہ و رسولہ بہی آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہود یا اور نصرانیہ پر اس قسم کا سوگ کرنا
واجب نہین **ما تجتنب الحادة من الثياب المصبغة** سوگ کرنیوالی عورت کو رنگین کپڑے سے پرہیز
کرنیکا بیان **عن** أم عطية قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحد امرأة على ميت فوق ثلاث إلا
على زوج فإنها تحد عليه أربعة أشهر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا ولا ثوب عصب ولا تكتحل ولا تمتشط
ولا تمس طيبا إلا عند طهرها حين تطهر نبذا من قسط أو أظفار **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ سوگ کرے کوئی عورت کسی کے لئے تین دن رات سے زیادہ مگر خاوند کے لیئے کیونکہ اوسکے واسطے سوگ کرنا چار
مہینے اور دس دن تک ہے اور نہ پہنے سوگ والی کپڑا رنگین اور نہ پہنے کپڑا عصب یعنی جسکا سوت رنگ کرنیکے بعد بنا گیا ہو
جیسے سوسی یا چہینٹ یا اور ریشمی کپڑے اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ کنگہی کرے اور نہ خوشبو لگاوے لیکن جب حیض سے
پاک ہوجایا کرے تب تہوڑا سا قسط اور اظفار لگالیا کرے تو کچہہ مضایقہ نہین **ف** کنگہی کرنے سے بناؤ سنگار کرنا خوشبو لگا کر
بالون میں کیا منع ہے اور قسط ایک چیز ہوتی ہے اس ملک میں اور عرب مین بہی ہوتی ہے اور اظفار بہی ایک خوشبو کی چیز ناخون کے
صورت پر ہوتی ہے **عن** أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال المتوفى عنها زوجها لا تلبس المعصفر
من الثياب ولا الممشقة ولا تختضب ولا تكتحل **ترجمہ** بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ عورت نہ پہنے کسم کے رنگ کا کپڑا اور سرخ پہولون سے رنگا ہوا اور خضاب نہ کرے

اور نہ سرمہ لگاوے **ف** یعنی سرخ رنگ کرنا بالون کو مہندی سے یا ہاتھون کو لگانا مہندی ان سب باتون سے منع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے **بَابُ الْخِضَابِ لِلْحَادَّةِ** باب سوگ والی کے خضاب کرنیکے بیان مین **عَنْ** أُمِّ عَطِيَّةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ
إِلَّا عَلَى زَوْجٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز ہے کسی عورت کو اگر ایمان رکہتی ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر یہہ بات کہ سوگ کرے
کسی پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر نہین درست سوگ والی کو سرمہ لگانا اور نہ خضاب کرنا اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہننا **بَابُ**
الرُّخْصَةِ لِلْحَادَّةِ أَنْ تَمْتَشِطَ بِالسِّدْرِ اس باب مین بیان ہے اسبات کا کہ سوگ والے لئے رخصت ہے
سر دہونیکی بیری کے پتون سے **عَنْ** أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أَسِيدٍ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا
فَتَكْتَحِلُ الْجِلَاءَ فَأَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ إِلَّا مِنْ
أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبِرًا
فَقَالَ مَا هٰذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ
وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ
بِهِ رَأْسَكِ **ترجمہ** ام حکیم بنت اسید اپنی ماں سے روایت کرتی ہے کہ خاوند اونکا مر گیا تہا اور اون دنون اوسکی آنکہین دکہتی تہین
تو وہ جلا کا سرمہ (یعنی اثمد جو آنکھون کو جلا دیتا ہے) لگایا کرتی آخر اوس نے اپنی آزاد کی ہوئی لونڈی کو ام المومنین ام سلمہ رضہ کے
پاس بہیجا کہ پوچہے اون سے رونقی اور بصارت کے سرمے کے لیئے بی بی ام سلمہ رضہ نے فرمایا مت لگاؤ کوئی سا سرمہ مگر جسوقت
کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آوے تو مضائقہ نہین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی تہی اون دنون جب ابو سلمہ مر گئے
تہے میرے پاس اور مین نے اپنی آنکہہ پر ایلوا لگایا تہا آپنے پوچہا کیا چیز ہے ای ام سلمہ مین نے کہا ایلوا ہے یا رسول اللہ اور اسمین
خوشبو نہین آپنے فرمایا اس سے مونہہ کو چمک ہوتی ہے اسلئے ام سلمہ پہر نہ لگا یو اسکو لگانا منظور ہو تو رات کو لگا لینا اور دن کو دہو ڈالنا اور
یہ رسول اللہ آپنے فرمایا مہندی کا نہ لگایا کرو آپنے سر کو یعنی بیری کے پتے سے سر کو دہو کر کنگہی کیا کرو **النَّهْيُ عَنِ الْكُحْلِ**
لِلْحَادَّةِ سوگ کرنیوالیکو سرمہ لگانیکے ممانعت کا بیان **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي رَمِدَتْ أَفَأَكْحُلُهَا وَكَانَتْ مُتَوَفًّى عَنْهَا قَالَ أَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ قَالَتْ
إِنِّي أَخَافُ عَلَى بَصَرِهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُحِدُّ عَلَى زَوْجِهَا
سَنَةً ثُمَّ تَرْمِي عَلَى رَأْسِ السَّنَةِ بِالْبَعْرَةِ **ترجمہ** ام سلمہ رضہ سے روایت ہے آئی ایک عورت قریش مین کی اور کہنے لگی
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کی آنکھوں میں درد ہے فرمائے تو سرمہ لگا دون اور رہتی اوس عورت کی بیٹی خاوند
کے مرنے کی مدت مین آپنے فرمایا چار مہینے دس دن پورے ہونیکے بعد لگانا پہر اوس عورت نے کہا مجہے اوسکی بینائی کر جانیکا

خوف ہے پہر آپنے فرمایا چار مہینے دس دن ہوئے بغیر نہیں جائز آپنے فرمایا تم مین کی ہر ایک عورت جاہلیت کے زمانے مین سوگ کرتی تہی خاوند کا برس روز تک پہر برس تمام ہوتی ہے مینگنی پہینکتی تہی **عن** حُمَيدِ ابنِ نافعٍ عن زَينَبَ بنتِ أبي سلمةَ عن أُمِّهَا أنَّ امرأةً أتَتِ النبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم فسألتهُ عن ابنتِهَا ماتَ زوجُهَا وهيَ تشتكي قال قد كانتْ إحداكُنَّ تُحِدُّ السَّنَةَ ثُمَّ ترمِي بالبعرةِ على رأسِ الحَولِ وإنَّما هيَ أربعةَ أشهرٍ وعشرًا **ترجمہ** حمید بن نافع نے بیان کیا اس حدیث کو زینب بنت ابی سلمہ رض سے زینب نے اپنی ماں سے اونکی ان ام سلمہ رض نے فرمایا آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا اوس نے اپنی بیٹی کے لئے جسکا خاوند مرگیا تہا اور اوسکی آنکھین دکہتی تہین آپ نے فرمایا ہر ایک عورت تم مین سے سوگ کیا کرتی تہی برس دن تک پہر برس ہوتی ہے مینگنی پہینکتی یہہ تو چار مہینے دس ہی دن ہین **عن** أُمِّ سلمةَ أنَّ امرأةً من قريشٍ جاءتْ إلى رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم فقالتْ إنَّ ابنتي تُوُفِّيَ عنها زوجُهَا وقد خِفتُ على عينِهَا وهيَ تُريدُ الكُحلَ فقالَ قد كانتْ إحداكُنَّ ترمِي بالبعرةِ على رأسِ الحولِ وإنَّما هيَ أربعةُ أشهرٍ وعشرًا فقلتُ لزينبَ ما رأسُ الحولِ قالتْ كانتِ المرأةُ في الجاهليةِ إذا هلكَ زوجُهَا عمدَتْ إلى شرِّ بيتٍ لها فجلستْ فيهِ حتَّى إذا مرَّتْ بها سنةٌ خرجتْ فرمتْ وراءَهَا ببعرةٍ **ترجمہ** ام سلمہ رض سے روایت ہے آئی ایک عورت قریش مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے اور مین ڈرتی ہون اوسکی آنکھون پر کچہہ صدمہ نہ آجائے بی بی ام سلمہ رض فرماتی ہین اوسکا ارادہ یہہ تہا کہ آنکہون مین سرمہ لگانے کی اجازت دیوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا پہلے تم مین سے ہر ایک عورت مینگنی پہینکا کرتی تہی سال تمام ہوئے پر یہہ تو چار مہینے اور دس ہی دن ہین حمید بن نافع نے زینب بنت ام سلمہ رض سے پوچہا راس الحول کا کیا قصہ ہے زینب بنت ابی سلمہ رض نے بیان کہ جاہلیت کے زمانے مین جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا تہا وہ عورت اپنے گہرون مین سب سے برے گہر مین جا رہتی تہی جب سال تمام ہو جاتا تب باہر نکلتی تہی اپنی پیٹہہ پیچہے مینگنی پہینک کر **عن** زينبَ أنَّ امرأةً سألتْ أُمَّ سلمةَ وأُمَّ حبيبةَ تكتحلُ في عدَّتِهَا من وفاةِ زوجِهَا فقالتْ أتتِ امرأةٌ إلى النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم فسألتهُ عن ذلكَ فقالَ قد كانتْ إحداكُنَّ في الجاهليةِ إذا تُوُفِّيَ عنها زوجُهَا أقامتْ سنةً ثمَّ قذفتْ خلفَهَا ببعرةٍ ثمَّ خرجتْ وإنَّما هيَ أربعةُ أشهرٍ وعشرًا حتَّى ينقضيَ الأجلُ **ترجمہ** بی بی زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے پوچہا کسی عورت نے ام سلمہ اور ام حبیبہ رض سے خاوند کے مرنے کی عدت گذارنیوالی کو سرمہ لگانا درست ہے کہ نہین انہون نے بیان کی وہ حدیث جو اوپر گذر چکی ہے

القُسطُ والأظفارُ للحادَّةِ

قسط یعنی کٹ اور اظفار کے استعمال کرنیکا بیان سوگ والی کے لیئے

عن أُمِّ عطيةَ عنِ النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم أنَّهُ رخَّصَ للمتوفَّى عنها عندَ طُهرِهَا في القُسطِ والأظفارِ **ترجمہ** ام عطیہ رض سے روایت ہے رخصت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو جسکا خاوند مرگیا ہو پاک ہونیکے وقت قسط

اور اظفار کا استعمال کرنے کے لئے **ف** یعنی جب عورت سوگ مین ہو اپنے خاوند کے ان دنون مین کسی خوشبو کا لگانا عورت کے لئے درست نہین مگر خون کی بدبو دور کرنیکے لئے حیض سے پاک ہونیکے بعد قسط یا اظفار اپنے بدن کو مل لیا کرے تو درست ہے

بَابُ نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الْمِيرَاثِ

باب ہے بیان مین اسباب کے جس عورت کا خاوند مرجاتا تہا اوسکو خرچ دلایا جاتا تہا سال بہر کا پہر وہ منسوخ ہوگیا بسبب مقرر ہونے میراث کے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ نُسِخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنُسِخَ أَجَلُ الْحَوْلِ أَنْ جُعِلَ أَجَلُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ کے بیان مین کہا ابن عباس رضہ نے منسوخ ہوگئی یہہ آیت میراث کی آیت سے جس مین بیان فرمایا ہے اللہ تعالی نے عورت کے لئے چوتہائی حصہ اور آٹہوان حصہ اور منسوخ ہوگیا حکم ایکسال تک عدت مین رہنے کا چار مہینے اور دس دن کے حکم سے **ف** آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ الخ کا ترجمہ اور جو لوگ تم مین مرجاوین اور چہوڑ جاوین عورتین وصیت کردین اپنی عورتون کے واسطے خرچ دینا ایک برس کا نہ نکال دینا پہر اگر وہ نکل جاوین تو گناہ نہین اس آیت کے فائدے مین شاہ عبدالقادر رحمت اللہ علیہ نے بیان کیا ہے یہہ حکم جب تہا کہ مردے کے اختیار پر رکہا تہا وارثون کو دلواتا اب سب کے حصے اللہ صاحب نے ٹہیرا دیئے عورت کا بہی ٹہیرا دیکا دلوانا موقوف ہوا یہی غرض ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بہی ہے **عَنْ** عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ الخ کے بیان مین کہا عکرمہ نے منسوخ کردیا اس آیت کو وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا نے **ف** اور ترجمہ دوسری آیت کا اور جو لوگ مرجاوین تم مین اور چہوڑ جاوین عورتین وہ انتظار کرا دین اپنے تئین چار مہینے اور دس دن یعنی برس روز تک عدت مین رہنا موقوف ہوا فقط چار مہینے اور دس دن کافی ہین

الرُّخْصَةُ فِي خُرُوجِ الْمَبْتُوتَةِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا لِسُكْنَاهَا

رخصت دیگئی ہے تین طلاق والی کو عدت کے دنون مین اپنے گہر سے دوسری جگہہ جانیکی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَاصِمٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي وَأَمَرَ وَكِيلَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَتَقَالَّتْهَا فَانْطَلَقَتْ إِلَى بَعْضِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا

بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهِ قَالَ صَدَقَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَقِلِي
إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ امْرَأَةٌ تَكْثُرُ عُوَّادُهَا إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ ٧ فانتقلی ٢
أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى فَانْتَقَلَتْ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَاعْتَدَّتْ عِنْدَهُ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا أَبُو الْجَهْمِ
وَمُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَأْمِرُهُ فِيهِمَا فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ
أَخَافُ عَلَيْكِ قَسْقَاسَتَهُ لِلْعَصَا وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ أَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ فَتَزَوَّجَتْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ بَعْدَ
ذَلِكَ ترجمہ عبدالرحمان بن عاصم سے روایت ہے فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا اوس سے تہی وہ فاطمہ ایک آدمی مخزومی
کے پاس اوس آدمی نے طلاق دی فاطمہ کو تین طلاقین اور آپ چلا گیا کسی جہاد مین اور اپنے وکیل سے کہہ گیا کہ اسکو
کچھہ خرچہ دیدینا اوس وکیل نے کچھہ دیا اور فاطمہ نے اوسکو تہوڑا اور کم جانکر پہیر دیا اور گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے گہر کسی بیوی کے پاس اتنے مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطمہ گہر مین موجود تہی اوس وقت اور کہنے لگے
یا رسول اللہ مین فاطمہ بنت قیس ہون طلاق دی مجھے فلانے آدمی نے اور بہیجا کسیکے ہاتہہ میرے پاس کچھہ
نفقہ مینے پہیر دیا اوسکو کم جانکر وہ آدمی کہتا ہے اتنا دینا بہی ہمارا احسان ہے آپنے فرمایا سچ کہتا ہے وہ
آدمی اب جا تو اپنی عدت پوری کر ام کلثوم کے یہان یہہ کہکر پہیر فرمایا ام کلثوم کے گہر مین لوگون کی آمد و رفت بہت
ہے تو عبداللہ بن ام کلثوم کے یہان چلی جا کیونکہ وہ اندہا آدمی ہے فاطمہ کہتی ہین چلی گئی مین عبداللہ کے پاس
وہین پوری کی مین نے اپنی عدت پہر پوری ہو چکی عدت کے دن اوسوقت پیغام بہیجا میرے پاس ابوجہم نے اور معاویہ
بن ابی سفیان نے پہر گئی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور صلاح لئی مین نے آپسے اون دونون کے باب
مین آپنے فرمایا مجھے خوف ہے ابوجہم کی لٹہہ کا اور معاویہ تو مفلس آدمی ہے فاطمہ کہتی ہے مین نے نکاح کر لیا اسامہ
بن زید سے یہہ بات سُننے کے بعد عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ
فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْهُ
فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَ فَاطِمَةَ فِي
خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ أَنْكَرَتْ عَائِشَةُ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ ترجمہ فاطمہ رض بنت قیس سے
روایت ہے تہی فاطمہ رض بنت قیس جورو ابی عمرو بن حفص کی پہر طلاق دیدی اوس نے فاطمہ کو اخیر طلاق جو باقی رہگئی
تہی تین طلاقون مین سے فاطمہ رض بیان کرتی ہے ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اجازت چاہی مین نے
اپنے گہر سے نکلنے کی پہر حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خاوند کی گہر سے چلے جانے کے لئے ابن ام مکتوم
نابینا کے گہر کو راوی کہتا ہے مروان بن حکم نے انکار کیا اس مسئلہ کا اور فاطمہ رض کو اسبات کے بیان مین سچے نہ سمجہا
اور عروہ فرماتی ہین حضرت عائشہ رض نے بہی انکار کیا فاطمہ رض کی بات کا ف یعنی مروان بن حکم کے نزدیک

اور عائشہ رضہ کے نزدیک تین طلاق والی عورت کو گھر سے نکل کر جانا درست نہین اسکی وجہ یہہ ہے کہ انہون نے
فاطمہ کے قصّے کو غلط کہا ہے اور فاطمہ کی بات کو جھوٹھہ جانا ہے **عَنْ** فَاطِمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ زَوْجِيْ
طَلَّقَنِيْ ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُّقْتَحَمَ عَلَيَّ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ **ترجمہ** فاطمہ سے روایت ہے کہا مین نے یا رسول اللہ
میرا خاوند طلاق دیچکا مجھکو تین طلاقین مین ڈرتی ہون نہ آجاوے میرے پاس کوئی چور وغیرہ آپنے حکم دیا اوسکو
وہ وہان سے چلی آئی **عَنْ** الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَأَمَرَنِيْ أَنْ أَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ
ترجمہ شعبی سے روایت ہے آئی میرے پاس فاطمہ بنت قیس پوچھا مین نے اوس سے وہ فیصلہ جو کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوسکے مقدمہ مین پھر بیان کیا اوس قصّے کو فاطمہ نے جھگڑا کیا مین نے اس مقدمہ مین اپنے خاوند کے وکیل
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور گفتگو کی مین نے مکان اور نفقے کے لئے فاطمہ نے بیان کر تین مین دلایا
مجھے مکان اور نفقہ اور حکم کیا مجھکو عدت گذارنے کے لئے ابن اُمّ مکتوم کے گھر مین **عَنْ** الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ
بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِيْ إِلٰى
بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاعْتَدِّيْ فِيْهِ فَحَصَبَهُ الْأَسْوَدُ وَقَالَ وَيْلَكِ لِمَ تُفْتِيْنَ بِمِثْلِ هٰذَا
قَالَ عُمَرُ إِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا
لقوله لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللهِ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ
مُّبَيِّنَةٍ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دی خاوند نے مجھے مین نے ارادہ کیا اوسکے گھر
سے چلے جانیکا اور آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے حکم دیا عمرو بن امّ مکتوم کے گھرمین عدت گذارنے کے
لئے یہہ سنکر اسود نے فاطمہ کو کنکر اوسنے مارا اور کہا خرابی ہو تیرے کیون ایسا مسئلہ بیان کرتی ہے اور کہا حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے اگر لائیگی تو دو گواہ ایسے کہ گواہی دیوین وہ دونو کہ ہمنے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
قبول کرونگا مین تیری بات کو نہین تو ہم نہ چھوڑینگے اللہ تعالی کی کتاب کو ایک عورت کے کہنے پر اور وہ اللہ کی
کتاب مین جو حکم ہے وہ یہہ ہے لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ **ترجمہ**
یعنے مت نکالو انکو اونکے گھرونسے اور وہ بھی نہ نکلین مگر جو کرین صریح بیحیائی **ف** یعنی نہ عورت کو گھر سے
زبردستی کرکے مرد نکالے اور نہ خود باہر نکلے ہان اگر کوئی کام بیحیائی کا کرکے اوسوقت نکال دینا مضایقہ نہین
حضرت عمر نے اس آیت کو دلیل پکڑکر اوس عورت سے کہا تو اپنے دعوی پر دو گواہ لائیگی تو ہم مانینگے ورنہ
آیت کے موافق جو ہمکو معلوم ہوتا ہی اوسپر عمل کرینگے اور محدثین کے نزدیک فاطمہ بنت قیس کی حدیث صحیح ہے

اوسمین کچھ کلام نہین حاصل یہہ ہے مطلقہ مبتوتہ یعنی جسکو تین طلاق قطعی ہوگئے ہوں اوسکے لئے نہ نفقہ ہے اور
نہ سکنی اور مطلقہ رجعیہ کے لئے نفقہ بھی ہے اور سکنی

باب خروج المتوفی عنها بالنهار

دن کو باہر نکلنا اوس عورت کا جسکا خاوند مرگیا ہو یہہ باب اسبات کے بیان مین ہے عن جابر قال طلقت خالته فارادت
ان تخرج الی نخل لها فلقیت رجلا فنهاها فجاءت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اخرجی
فجدی نخلك لعلك ان تصدقی وتفعلی معروفا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق ہوئی اونکی خالہ کو اور اونکی
خالہ نے چاہا کہ جاوے اپنے کھجوروں کے باغ کو ملا اونکو کوئی آدمی منع کیا اوسنے باغ کے جانے سے پھر آئے جابر
رضہ کے خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اوسکو جاکر توڑ میوہ اپنی کھجور کا البتہ تو صدقہ اور خیرات کریگی
اور دیگی اوسمین سے لوگوں کو بطور احسان کے

باب نفقة البائنة

بائن کے نفقے کا بیان ہے اس باب مین عن ابی بکر بن حفص قال دخلت انا وابو سلمة علی فاطمة بنت قیس قالت طلقنی
زوجی فلم یجعل لی سکنی ولا نفقة قالت فوضع لی عشرة اقفزة عند ابن عم له خمسة
شعیر وخمسة تمر فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت له ذلك فقال صدق وامرنی
ان اعتد فی بیت فلان وکان زوجها طلقها طلاقا بائنا ترجمہ ابو بکر بن حفص سے روایت ہے گیا مین اور
ابو سلمہ فاطمہ رضہ بنت قیس کے پاس بیان کیا فاطمہ نے ہمسے طلاق دی مجھے میرے خاوند نے اور نہ دیا مجھکو رہنے کا
گھر اور نہ کھانے کے لئے خرچ اور رکھدیئے دس ناپ اپنے چچا کے بیٹے کے یہاں پانچ ناپ جو کے اور پانچ کھجور کے
پھر آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا مین نے یہہ حال آپنے فرمایا وہ جو کہتا ہے وہی سچ ہے اور
حکم کیا مجھے عدت کا فلانے کے گھر مین اور اوسکے خاوند نے اوسکو طلاق بائن دی تھی عن عبید الله ابن عبد الله
ابن عتبة ان عبد الله ابن عمرو بن عثمان طلق ابنة ابن سعید ابن زید وامها حمنة بنت قیس
البتة فامرتها خالتها فاطمة بنت قیس بالانتقال من بیت عبد الله ابن عمرو وسمع بذلك مروان
فارسل الیها فامرها ان ترجع الی مسکنها حتی تنقضی عدتها فارسلت الیه تخبره ان خالتها
فاطمة افتتها بذلك واخبرتها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم افتاها بالانتقال حین طلقها
ابو عمرو ابن حفص المخزومی فارسل مروان قبیصة ابن ذؤیب الی فاطمة فسالها عن ذلك فزعمت
انها کانت تحت ابی عمرو لما امر رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابن ابی طالب علی الیمن خرج معه
فارسل الیها بتطلیقة وهی بقیة طلاقها فامر لها الحارث ابن هشام وعیاش ابن ابی ربیعة
بنفقتها فارسلت الی الحارث وعیاش تسالهما النفقة التی امر لها زوجها فقالا والله ما لها علینا
نفقة الا ان تکون حاملا وما لها ان تسکن فی مسکننا الا باذننا فزعمت فاطمة انها اتت رسول الله

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَقُلْتُ أَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ انْتَقِلِيْ
عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ الْأَعْمٰى الَّذِيْ عَاتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ فَانْتَقَلْتُ عِنْدَهُ فَكُنْتُ أَضَعُ
ثِيَابِيْ عِنْدَهُ حَتّٰى أَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَعَمَتْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ترجمہ عبیداللہ بن
عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے طلاق دی سعید بن زید کی لڑکی کو اور اوس لڑکی
کی ماں کا نام حمنہ بنت قیس تہا اور طلاق بتہ دی تہی اوسکو یعنی ایسی طلاق جس سے بالکل علاقہ ٹوٹ جاوے اور مرد کو
اوسکے ساتہہ بغیر حلالے کے نکاح ناجائز ہو اس عورت کی خالہ فاطمہ بنت قیس تہی اونہون نے اوسکو کہلا بہیجا کہ عبداللہ بن عمرو
بن عثمان کے گہر مین مت رہ وہان سے چلی آ پہر سنی یہہ بات مروان نے عبداللہ بن عمرو بن عثمان کی جورو کو کہلا بہیجا
کہ پہر اپنے گہر مین آکر رہے عدت پوری ہونے تک عبداللہ بن عمرو کی جورو نے کسی آدمی کی زبانی خبر دی مروان کو
کہ مجہے میری خالہ فاطمہ نے فتوی دیا تہا گہر سے چلے جانیکا اور بیان کیا تہا مجہسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فتوی دیا تہا اوسکو گہر سے چلے جانیکے لئے اوسوقت جب طلاق دی تہی اوسکو اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے جب یہ قصہ
سنا مروان نے اوسوقت بہیجا (قبیصہ بن ذویب کو) (نام ہے آدمی کا) فاطمہ کے پاس پہر قبیصہ پہنچے اوس فاطمہ سے یہہ قصہ اوس
نے بیان کیا کہ میرا خاوند تہا ابو عمرو وہ چلا گیا تہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتہہ یمن کو اون دنون حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا خلیفہ کیا تہا وہان جاکر میرے خاوند نے طلاق کہلا بہیجی وہ طلاق جو
باقی رہگئی تہی اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو کہدیا تہا کہ نفقہ دیدیوین مجہکو مین نے اپنا آدمی بہیجا
اونکے پاس وہ خرچ مانگنیکے لئے جو میرے واسطے خاوند نے دینے کے لئے کہا تہا اون دونون نے کہا واللہ ہمارے
پاس اوسکے لئے نفقہ نہین مگر ہان اگر وہ حاملہ ہوتی تو البتہ اوسکے لئے نفقہ تہا اور اب وہ ہمارے گہر مین بہی نہ رہے جبتک
ہم نہ کہین فاطمہ کہتی ہے مین آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا آپکے روبرو یہہ ماجرا آپنے اونہی دونون کو
سچا کہا پہر مین نے پوچہا مین کہان چلی جاؤن یا رسول اللہ آپنے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہان چلی جا اور ابن ام مکتوم
وہی اندہا آدمی ہے جسکے خاطر عتاب کیا اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے کتاب مین پہر مین چلی گئی اوسکے
پاس مین رہتی تہی اوس پاس اور اوتار دیتی تہی اپنے کپڑے یعنی بسبب گرمی وغیرہ کے بے تکلف کپڑے اوتار کر
بیٹہہ رہتی تہی پہر نکاح کرادیا میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتہہ الاقراء قروء کسی کہتے ہین اور
شارع نے کس معنے کے لئے بولا ہے عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِيْ حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ
إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِيْ إِذَا أَتَاكِ قُرْءُكِ فَلَا تُصَلِّيْ فَإِذَا
مَرَّ قُرْءُكِ فَتَطَهَّرِيْ قَالَ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے آئی وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور شکوا کیا آپکے پاس خون جاری ہونیکا آپنے فرمایا اوسکو یہہ خون کسی رگ سے آتا ہے یعنی رحم سے

نہین آتا تو نظر رکہہ جب آ وے تجھکو قرؤ یعنی حیض اوس وقت نماز مت پڑھا کر جب گذر جاوین حیض کے دن اوس وقت پاک ہو جایا کرے تو راوی بیان کرتا ہے آپنے اوسکو فرمایا ابین دونون حیضون کے نماز پڑھا کر ف یعنی جب حیض کی مدت کے دن آوین اون دنون مین نماز چھوڑ دینا چاہیے تہا اور باقی دنون مین نماز پڑہنا چاہیے اور قرء کے معنے حیض کے بیان فرمائے ہین اس حدیث مین

بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

مین طلاق کے بعد رجوع کرنیکے منسوخ ہونیکا بیان ہے اسباب مین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا وَقَالَ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ الْآيَةَ وَقَالَ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْآنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَذٰلِكَ بِأَنَّ الرَّجُلَ كَانَ وَقَالَ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تفسیر مین اس آیت کے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا یعنی جو موقوف کرتے ہین ہم کوئی آیت یا بہلا دیتے ہین تو پہنچاتے ہین اوس سے بہتر یا اوسکے برابر اور بیان کیا ابن عباس رضہ نے اسکے بعد دوسری آیت کو یعنی وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ یعنی اور جب بدلتے ہین ہم ایک آیت کی جگہہ دوسری آیت کو اللہ بہتر جانتا ہے جو اوتارتا ہے تو کہتے ہین تو تو بنا لاتا ہے یون نہین پر اون بہتون کو معلوم نہین ف شاید ابن عباس رضہ کی غرض یہ ہے کہ منسوخ ہونیکا سر خدا یتعالی کو معلوم ہے اور دوسری یہہ بات ہر کہ اوسکو اپنے حکم مین تبدل و تغیر کا اختیار ہے جیسا دوسری آیت مین فرمایا ہے ف يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ یعنی مٹاتا ہے جو چاہے اللہ لکہتا ہے ور اوسی پاس ہے اصل کتاب اوسکے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پہلے جو حکم قرآن مین سے منسوخ ہوا وہ قبلہ تہا اور کہا ابن عباس رضہ نے وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا یعنی اور طلاق والی عورتین انتظار کروا دین اپنے تئین تین حیض تک اور اونکو حلال نہین کہ چہپا رکہین جو پیدا کیا اللہ نے اونکے پیٹ مین اگر یقین رکہتی ہین اللہ پر اور پچہلے دن پر اور اونکے خاوندون کو پہنچتا ہے پہیر لینا اونکا اتنی دیر مین اگر چاہین صلح کرنی اس آیت کو بیان کرکر فرماتے ہین یہہ معاملہ یون تہا کہ جو آدمی اپنی جورو کو طلاق دیتا تہا وہی آدمی اوسکو اپنے نکاح مین لانیکا زیادہ مستحق تہا اگرچہ تین طلاقین ہی دیتا تہا پہر اللہ جل شانہ نے منسوخ کیا اس حکم کو اور فرمایا الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ یعنی طلاق ہے دو بار تک پہر رکہنا موافق دستور کے یا رخصت کرنا نیکی سے ف یعنی تین طلاق کے بعد رجوع کرنا جو رضعیں ؟؟

طلاق تک رجوع کر سکتا ہے یہاں اس حدیث کو اسی غرض کے واسطے لائے ہیں یعنی تین طلاق کے بعد رجوع پہلے تھا اب منسوخ ہوا الطلاق مرتان کے فرمانے سے **بَابُ الرَّجْعَةِ** باب رجوع کرنیکے بیان میں عورت کی طرف **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ يَعْنِي فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَاحْتَسَبْتَ مِنْهَا فَقَالَ مَا يَمْنَعُهَا أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں طلاق دی میں نے اپنی جورو کو حیض کے ایام میں یہہ بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اُس سے کہہ کہ رجوع کرلے پہر جب وہ پاک ہو جاوے گی تو اوسکو اختیار ہے چاہے کہے اوسکو یا طلاق دیدیوے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا اوس اول طلاق کا بہی حساب کیا جاویگا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کون سی چیز مانع ہی حساب کرنیسے تو سمجھہ اگر کوئی عاجز ہو جاوے یا حماقت کرے جو طلاق دیگئی ہے وہ تو حساب میں آویگی **ف** یعنی اگر رجوع کرنیسے عاجز ہو گیا اور اوس عورت کو اپنی نادانی اور حماقت سے طلاق دے بیٹھا تو طلاق رائگان نجائیگی بلکہ حساب میں آویگی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا فَإِنَّهُ الطَّلَاقُ الَّذِي أَمَرَ اللهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ تَعَالَى فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ طلاق دی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جورو کو حیض کے دنون میں یہہ بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہہ اوس سے رجوع کرلے اوسکو دوسرا حیض آئے تک پہر جب وہ پاک ہوجاوے اوسکا جی چاہے طلاق دے اوسکو یا رکہہ لیوے اسواسطے کہ یہہ طلاق اللہ کے حکم کے موافق ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ یعنی طلاق دو اونکو عدت پر **ف** طلاق دو عدت پر یعنی حیض میں حیض سے پہلے دو کہ سارا حیض گنتی میں آوے اور اوس پاکی میں نزدیکی نکی ہو (موضح القران) **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَيَقُولُ أَمَّا إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَأَمَّا إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللهَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے جب پوچھا جاتا مسئلہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کا جسنے طلاق دی اپنی جورو کو حیض میں ابن عمر فرماتے اگر اوس آدمی نے ایک طلاق دی ہے یا دو تو ایسی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یون فرمایا ہے رجوع کرلے وہ آدمی اپنی جورو کی طرف یعنی اوسکو اپنے سے جدا نکرے بلکہ روکے اوسکو دوسرے حیض آنے تک پہر جب وہ پاک ہو جاوے پہر طلاق دیدے اوسکو پہلے جماع کرنیسے اور اگر اوس آدمی نے تین طلاقین

دیدین ایکبار حیض کے ایام مین اوسنے بیشک نافرمانی کی اللہ کی اوس امر مین جسکا اوسکو حکم کیا تہا اللہ نے یعنی عورت کو طلاق دینے کا طریقہ اوسکو بتایا تہا اوس نے اوسکے موافق کام نہ کیا لیکن عورت تین طلاق دینے سے مرد کے نکاح سے بالکل باہر ہوگئی عن سالم عن ابن عمر انہ طلق امرأتہ وھی حائض فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراجعہا ترجمہ اس کا اوپر کی حدیث سے واضح ہے عن ابن طاؤس عن ابیہ انہ سمع عبد اللہ ابن عمر سئل عن رجل طلق امرأتہ وھی حائضۃ فقال اتعرف عبد اللہ ابن عمر قال نعم قال فانہ طلق امرأتہ حائضا فاتی عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ الخبر فامرہ ان یراجعہا حتی تطہر ولم اسمعہ یزید علی ھذا ترجمہ ابن طاؤس اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اونکے باپ نے سنا عبد اللہ بن عمرؓ سے اوسوقت جب پوچہا گیا مسئلہ اوس آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچہنیوالے کو کہا تو عبد اللہ بن عمر کو پہچانتا ہے کہ نہین اوس نے کہا ہان پہچانتا ہون ابن عمرؓ نے بیان کیا اوس پوچہنے والے سے اسطرح کہ عبد اللہ بن عمرؓ یعنی مین نے طلاق دی تہی اپنی عورت کو حیض مین اسبات کی خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے فرمایا کہہ عبد اللہ بن عمرؓ سے رجوع کرلے پاک ہوتے تک اس عورت کو راوی بیان کرتا ہے اس سے زیادہ نہین بیان کیا اوس نے ف جیسے پہلی روایتون مین اور باتین زیادہ ہین وہ اس روایت مین نہین تو یہہ مختصر ہے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال عمرو رضی اللہ عنہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان طلق حفصۃ ثم راجعہا واللہ اعلم ترجمہ ابن عمر رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دی حفصہؓ کو پہر رجوع کرلیا تہا ف ابن قیم رح نے بیان کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام مین رجعت کا لفظ تین معنی پر آیا ہے ایک تو نکاح کے معنے کے لیے جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نے فان طلقہا فلا جناح علیہما ان یتراجعا یعنی اگر وہ شخص اوسکو یعنی عورت کو طلاق دے تب گناہ نہین ان دونون پر کہ پہر ملجاوین یعنے اگر عورت کو دوسرے خاوند نے طلاق دی تو پہلا خاوند اس سے نکاح کرلے تو گناہ نہین یہہ یہان رجعت کے معنے نکاح کرنیکے ہوے اور دوسرے معنے یہہ ہین لوٹانا چیز کو طرف اوس حال کے جس حال پر پہلے تہی جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو نعمان بن بشیر کو فرمایا تہا رجوع کر یعنے پہیر لے تو غلام جو دیا ہے تو نے اپنے ایک بیٹے کو اور دوسرے بیٹون کا اوسمین تو نے حق نہین رکہا ابن قیم فرماتے ہین یہہ رد کرنا ایسی چیز کا ہے جسمین ہبہ یعنی بخشش کرنی جائز نہین اور تیسرے معنے رجعت کے وہ ہین جو بعد طلاق کے ہوا کرتی ہے جیساکہ اوپر کی حدیثون مین بیان ہوا

آخر کتاب الطلاق تمام ہوئی کتاب طلاق کی

کتاب الخیل

کتاب گہوڑون کے بیان مین عن سلمۃ ابن نفیل الکندی قال کنت جالسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل یا رسول اللہ اذال الناس الخیل

وَوَضَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِوَجْهِهٖ وَقَالَ كَذَبُوا الْآنَ الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ وَيُزِيغُ اللّٰهُ
لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَحَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُوحَى إِلَيَّ أَنِّي مَقْبُوضٌ غَيْرُ مُلَبَّثٍ وَأَنْتُمْ تَتَّبِعُونِي أَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ
رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ **ترجمہ** سلمہ بن نفیل کندی سے روایت ہے ایکروز مین بیٹھا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوس وقت کہا ایک آدمی نے یارسول اللہ ذلیل کردیا لوگون نے گھوڑون کو اور رکھدے ہتھیار
اور کہتے ہین جہاد نہین رہا اب اور موقوف ہوگئی لڑائی آپنے یہہ سنکر اُسکی طرف منہہ پھیرا اور فرمایا جھوٹے ہین وہ
ابھی ابھی آیا ہے حکم قتال کا اور ہمیشہ لڑتے رہین گے میرے اُمت کے لوگ حق بات یعنی دین کیواسطے اور پھیر دیگا
اللہ تعالی لوگون کے دلون کو اونکے واسطے اور روزی دیگا خدا تعالی اونکو اونہین سے قیامت تک اور
اللہ کے وعدے کے آنے تک اور خیر کو باندہ دیا ہے گھوڑون کی پیشانی مین قیامت تک اور یہہ بات مجھکو وحی سے
جتائی گئی ہے اور میری روح قبض کی جاویگی جلدی اور تم لوگ پیروی کروگے میری متفرق جماعتین ہوکر
اور کشکر مرد گی آپسمین اور مقرر ہوگا گھر ایمان والون کا شام مین **ف** گھوڑون کی پیشانی مین خیر ایک تو اجر یعنی
ثواب جو جہاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے دوسرے غنیمت جو جہاد کرنے سے ملتی ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ
فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَحْتَبِسُهَا فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَتَّخِذُهَا لَهُ وَلَا تُغَيِّبُ فِي بُطُونِهَا شَيْئًا إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ غَيَّبَتْ فِي بُطُونِهَا
أَجْرٌ وَلَوْ عَرَضَتْ لَهُ مَرْجٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے رکھی ہے اللہ تعالی نے گھورون کی پیشانی مین خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہین
ایک گھوڑے تو ایسے ہوتے ہین جنکے باعث آدمی کو اجر اور ثواب حاصل ہوتا ہے ایک بچاؤ ہوتے ہین مفلسی کی
تکلیف سے اور ایک وبال ہوتے ہین ثواب وہ تو ہین جو خدا کے راہ مین روکے جاوین اور جہاد کے لیے تیار
کئے جاوین اونکے پیٹ مین جو چیز جاوے وہ ایک ثواب ہے اونکے مالک کے لئے اور اگر وہ منی مین چھوڑے
جاوین چرنے کے لئے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ
اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ
حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذٰلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَفِي حَدِيثٍ

الْمُرُوْثِ وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٌ لَهُ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ فَهِيَ لَهُ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمِيْرِ فَقَالَ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کسی آدمی کے لئے باعث اجر ہین اور کسی کے لئے ستر اور کسی کے لئے گناہ اور وبال گھوڑون سے اجر اور ثواب ہوتا ہے ایسی آدمی کو جسنے باندہا گھوڑون کو اللہ کی راہ مین اور دراز کی رسی اونکی چراگاہ یا باغ مین اور جسقدر اس رسی کے سبب سے دور تک چریگا اوسکے واسطے نیکیان لکہین جاوینگی اگر وہ رسی تڑ کر ایک یا دو ٹیلہ چڑہین اونکے قدم اور لید پر نیکیان لکہی جائین گی اگر وہ کسی نہر پر جا نکلے اور پانی پیئے اور مالک کا ارادہ پانی پلانیکا نہ تہا تب بہی مالک کیواسطے نیکیان لکہی جاوینگی تو ایسے گھوڑے باندہنا اجر ہے اور درست اوسکے واسطے ہین جو تجارت کیواسطے باندہے اور زکوۃ اونکی ادا کرے اور گناہ اوسکے واسطے ہین جو فخر اور ریا اور مسلمانون کی دشمنی کے لئے باندہے اور پوچہا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گدہونکے باب مین اپنے فرمایا کہ اسمقدمی مین مجہہ پر کچہہ اوترا نہین مگر یہہ آیت جو اکیلی تمام نیکیون کو شامل ہے فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ **ف** یعنی جو کوئی شخص ذرہ کے برابر نیکی کریگا وہ اوسکو پاویگا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کریگا پاویگا اوس آیت سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ تہوڑی سی نیکی بہی تلف نہین کیجاویگی تو خدا کے راہ مین گدہون کا باندہنا اور اون سے کام لینا بیکار نہین ہو سکتا

بَابُ حُبِّ الْخَيْلِ گھوڑون کے شوق و محبت کے بیان مین یہہ باب ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے عورت کے بعد گھوڑے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ شِيَةِ الْخَيْلِ کون سے رنگ کا گھوڑا بہتر ہے

عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ وَاَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَاَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ[عہ] وَعَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْهَمَ[عہ] اَغَرَّ مُحَجَّلٍ **ترجمہ** ابو وہب کہ حاصل تہی اونکو صحبت رسول اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکہو تم نبیونکے نامون پر اور اللہ تعالے کے نزدیک محبوب ہے نام عبد اللہ اور عبد الرحمن اور باندہو گھوڑے اور ملو ہاتہہ ماتہے پر اونکے اور پٹہے پر اور ڈالو گلون مین اونکے تسمہ اور نہ پہناؤ گلے مین اونکے تانت اور

عہ ای لا تطلبوا علیہا الذحول التی وترتم بہا فی الجاہلیۃ ۱۲ عہ ما بین سواد ۱۲

التزام کرو کمیت گھوڑا لینے کا جسکے پیشانی اور اگلے پچھلے پاؤن سفید ہون یا کالی رنگ کا لو جسکی پیشانی سفید اور اگلے پچھلے پاؤن بھی سفید ہون

الشکال فی الخیل

گھوڑون مین سے شکال گھوڑیکا کہنا کیسا ہے

عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال من الخیل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے سے کراہیت کرتے تہے ف شکال اوس گھوڑے کو کہتے ہین جسکے تین پاؤن سفید ہون اور چوتہا پاؤن اور رنگ کا ہو عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الشکال من الخیل قال ابو عبد الرحمن الشکال من الخیل ان یکون ثلاث قوائم محجلۃ وواحدۃ مطلقۃ او یکون الثلاثۃ مطلقۃ ورجل محجلۃ ولیس یکون الشکال الا فی رجل ولا یکون فی الید ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ناپسند کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو اور ابو عبد الرحمان فرماتے ہین شکال اوس گھوڑے کو کہتے ہین جسکے تین پاؤن سفید ہون اور چوتہا پاؤن کسی اور رنگ کا ہو یا تین پاؤن اور رنگ کے ہون اور ایک پاؤن سفید ہو جسے ارجل بھی کہتے ہین بشرطیکہ پیشانی پر سفیدی نہ ہو اس قسم کا گھوڑا منحوس ہوتا ہے اسمین کوئی عیب ہوتا ہے جس سے ضرر پہونچیگا اور شکال ہمیشہ پاؤن مین ہوتا ہے ہاتہہ مین نہین ہوتا

باب شوم الخیل

گھوڑے کے شوم اور نحس ہونیکا بیان ہے اس باب مین

عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشوم فی ثلاثۃ المرأۃ والفرس والدار ترجمہ سالم اپنے باپ ابن عمر رض سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شومی اور نحوست تین چیزون مین ہوتی ہے عورت مین اور گھوڑے مین اور گھر مین ف گھوڑے کی شومی اور نحوست یہہ کہ عیب دار ہو یعنی کاٹے یا لات مارے اور عورت کی شومی یہہ کہ زبان دراز یا بد خلق ہو اور گھر کی شومی یہہ کہ اچھی پڑوس مین نہ ہو یا دھوپ اور جاڑے اور برسات وغیرہ کا آرام نہو عن عبد اللہ ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشوم فی الدار والمرأۃ والفرس ترجمہ دونون حدیثون کا قریب قریب مضمون گویا ایک ہی ہے عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان یک فی شیئ ففی الربعۃ والمرأۃ والفرس ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کچھہ ہو تو مکان اور عورت اور گھوڑے مین ہوگی (اور جو نہو تو کسی چیز مین نہین ہے)

باب برکۃ الخیل

گھوڑے کی برکت کا بیان ہے اس باب مین

عن انس ابن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ فی نواصی الخیل ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑون کی پیشانی مین برکت ہے

باب فتل ناصیۃ الفرس

گھوڑون کی پیشانی کو گوندہنے کا بیان

عن جریر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتل ناصیۃ فرس باصبعیہ ویقول الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ الاجر والغنیمۃ

ترجمہ جریر رض سے روایت ہے دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بل دیتے تہے گہوڑے کی پیشانی کے بالون کو اپنی انگلیون سے اور فرماتے تہے باندہی گئی ہے خیر گہوڑون کے ماتہے مین قیامت تک وہ خیر اجر اور غنیمت ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ اوپر گذر چکا عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ترجمہ اوپر گذر چکا عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ ترجمہ اوپر گذر چکا عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ ترجمہ ان دونوں کا بہی گذر چکا ہے

تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ

ادب دینا آدمی اپنے گہوڑے کو اس بات کا بیان ہے

عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيدَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ يَمُرُّ بِي فَيَقُولُ يَا خَالِدُ اخْرُجْ بِنَا نَرْمِي فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَبْطَأْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِدُ تَعَالَ أُخْبِرْكَ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صُنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنَبِّلَهُ وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَلَيْسَ اللَّهْوُ إِلَّا فِي ثَلَاثَةٍ تَأْدِيبِ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتِهِ امْرَأَتَهُ وَرَمْيِهِ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ كَفَرَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَ بِهَا

ترجمہ خالد بن یزید جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عقبہ بن عامر رض گذرتے تہے میرے نزدیک سے اور کہتے اے خالد چل ہمارے ساتہہ تیر اندازی کرینگے ایک روز دیر کی مین نے کہا مجہسے اے خالد آ مین سناؤن تجہکو وہ بات جو فرمائی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ داخل کریگا ایک تیر کے سبب سے تین آدمیون کو جنت مین بنانیوالے کو اگر اوسنے اوسکے بنانے مین نیکی کی نیت کی ہوگی اور پہینکنے والے کو اوس تیر کے اور ہاتہہ لگانیوالے کو اور فرمایا تیر اندازی کرو اور سواری کرو اور میرے نزدیک تیر اندازی محبوب ہے سواری کرنیسے اور تین کہیلون کے سوائے کوئی کہیل نہ کہیلنا چاہیئے اول یہہ کہ ادب دے آدمی اپنے گہوڑے کو اور دوسرے کہیلنا اپنی جورو سے اور تیسرے کہیل تیر و کمان کا اور جس نے چہوڑ دی تیر اندازی سیکہنے کے بعد نفرت سے اوسنے ناشکری کی ایک نعمت کی یا یون فرمایا اوس نے ناشکری کی اوسکی

باب دَعْوَةِ الْخَيْلِ

گہوڑے کی دعا کا بیان (یعنی وہ کیا دعا کرتا ہے)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤْذَنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ

سخر بدعوتين اللهم خولتني من خولتني من بني آدم وجعلتني له فاجعلني احب اهله

وماله اليه او من احب اهله وماله اليه **ترجمہ** ابوذر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو گھوڑا عربی ہے (یا اور کسی ملک کا گھوڑا جو عمدہ ہوا ور جہاد کی نیت سے رکھا جاوے) اوسکو ہر صبح دو

دعائین کرنیکی اجازت ہوتی ہے یا اللہ تو آدمیون مین سے جسے مجھکو سپرد کرے اور عطا فرما دے تو مجھے عزیز

کردے اوسکے نزدیک اوسکے گہروالون اور اوسکے مال مین سب سے زیادہ مجھسے محبت کرے) **التشدید**

فی حمل الحمیر علی الخیل گھوڑیون کو گدہون سے جفتی کرانا بری بات ہے خچر پیدا کرنے کے لئے

عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال اهديت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بغلة

فركبها فقال علي لو حملنا الحمير على الخيل لكانت لنا مثل هذه قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم انما يفعل ذلك الذين لا يعلمون **ترجمہ** علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہدیہ بہیجا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی نے ایک خچر پہر سوار ہوئے آپ اوسپر اور کہنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ اگر چہڑا دین ہم گدہون

کو گھوڑیون پر تو ہوجاوینگی ہمارے پاس ایسی خچر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات سنکر ایسا کام وہ کرتے ہین

جو بے علم ہوتے ہین **ف** گھوڑے کی خوبی نہین جانتی گھوڑے سے وہ کام نکل سکتے ہین جو ہرگز خچر سے نکل نہین

سکتے **عن** عبد الله ابن عبيد الله ابن عباس قال كنت عند ابن عباس فسأله رجل اكان رسول

الله صلى الله عليه وسلم يقرء في الظهر والعصر قال لا قال فلعله كان يقرء في نفسه خمشا

هذه شر من الاولى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد امره الله بامره فبلغه والله ما

اختصنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيء دون الناس الا بثلاثة امرنا ان نسبغ الوضوء

وان لا ناكل الصدقة ولا ننزي الحمر على الخيل **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس

سے تہا مین نزدیک ابن عباس رضہ کے اوسوقت پوچھا کسی آدمی نے اون سے کیا پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز مین کچہہ ابن عباس رضی اللہ عنہا نے اوسکے جواب مین کہا نہین پڑہتے تہے وہ شخص بولا شاید مین

پڑہ لیتے ہونگے اونہون نے کہا تیرا بدن یا تیرا منہ چہلے (یہہ بددعا ہے) تو نے پہلے سے بہی برا کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے ایک بندے تہے جیسا خدا تعالی نے اونکو حکم کیا اہنون نے لوگون کو پہونچا دیا قسم اللہ کی

آپنے ہم اہلبیت سے کوئی خاص بات نہین کہی مگر تین باتون کا ہمکو حکم دیا ایک تو یہہ کہ وضو کو پورا کرین دوسرے

یہہ کہ صدقے کا مال نہ کہاوین تیسرے یہہ کہ گدہون کو گھوڑیون پر نہ چہوڑین (اسبات سے یہی اخیر حکم مقصود ہے) **علف**

الخیل گھوڑون کو دانہ اور گہاس دینے کی خوبی اور اجر کے بیان مین **عن** ابي هريرة عن رسول الله صلى

الله عليه وسلم من احتبس فرسا في سبيل الله ايمانا بالله وتصديقا لوعد الله كان شبعه

دَرِیُّهٗ وَبَوْلُهٗ وَرَوْثُهٗ حَسَنَاتٌ فِی مِیْزَانِهٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے باندہا گہوڑا اللہ کی راہ میں اللہ پر ایمان رکہکر اور اوسکے وعدون کو سچا جانکر کہانا اور پانی پینا اور پیشاب اور لید کرنا اوس گہوڑے کا نیکیین ہوکر داخل ہونگے ترازو مین اوسکے ف یعنی قیامت کے دن جب لوگون کے اعمال تولے جاوینگے اوسوقت ان چیزون کے وزن کے برابر نیکیین اس آدمی کو دی جاوین گی اوسجگہہ نیکیون ہی کا کام ہے جسکی نیکیین زیادہ ہوئین وہی بڑا آدمی ہے غَایَةُ السَّبَقِ لِلَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ جس گہوڑے کو ضمار نہین کیا گیا اوسکے دوڑانے کے انتہا کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ یُرْسِلُهَا مِنَ الْحَفْیَاءِ وَکَانَ اَمَدُهَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ وَکَانَ اَمَدُهَا مِنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گہوڑدوڑ کرائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہوڑا گہوڑون کو حفیا سے نام ایک موضع کا ہے اور تہی نہایت اور مقام ٹہیرنے کا اون گہوڑون کیواسطے ثنیة الوداع کہ نام ہے ایک محلے یا پہاڑ کا قریب مدینہ طیبہ کے ف حفیا سے ثنیہ تک پانچ یا چہہ میل کا فاصلہ ہے ت اور گہوڑدوڑ کرائی اون گہوڑون کی جو ضمار نہین کیے گئے تہے ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک ف ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد ایک میل ہے

بَابُ اِضْمَارِ الْخَیْلِ اضمار کرنیکی عادت ڈالنا گہوڑون کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَکَانَ اَمَدُهَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ کَانَ فِیْمَنْ سَابَقَ بِهَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے گہوڑدوڑ کرائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون گہوڑون کی جنکو اضمار کرکے لاغر اور دبلا کر رکہا تہا اور تہی حد گہوڑدوڑ کی حفیا سے لیکر ثنیة الوداع تک ایسے گہوڑون کیلئے اور گہوڑدوڑ اون گہوڑون کی جنکو اضمار نہین کیا تہا ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک کرائی تہی اور عبد اللہ اوس گہوڑدوڑ مین شامل تہے

بَابُ السَّبَقِ گہوڑدوڑ کے بیان مین ہے یہ باب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین شرط مگر تیر یا اونٹ یا گہوڑے مین ف نصل پہال کو کہتی ہین یعنی تیر اندازی کرنیسے غرض ہی اور خف پاؤن اونٹ کا لیکن یہان مراد اونٹ سی ہے اور حافر گہوڑے کے سم کو کہتے ہین یہان گہوڑا مراد ہے غرض یہہ ہے اس حدیث سی یہہ بات معلوم ہوئی گہوڑدوڑ کرانا اوسمین شرط لگانا بطور جواز کے جائز ہے اور شرط بطور جواز حقیقت مین شرط نہین بلکہ انعام ہوتا ہے جیسے خلیفہ حکم دے دو شخصون کو تم مین جو کوئی بڑہجاویگا اوسکو اتنے روپئے انعام ملینگے یا اور کوئی شخص کہے یا دونون شخصون مین ایک آدمی اپنے ذمے پر کچہہ مقرر کرلے اور ہار جاوے تو دوسرے کو اتنے روپئے دیدیوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَا یَحِلُّ سَبَقٌ اِلَّا عَلٰی خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ ترجمہ

اوپر بیان ہو چکا ہے **الجلب** جلب کا بیان **عن** عمران ابن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ومن انتھب نھبۃ فلیس منا **ترجمہ** عمران بن حصین رض روایت

ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلب اور جنب اور شغار نہیں اسلام میں اور جس آدمی نے لوٹ کی وہ آدمی نہیں

ہمارے بیچ میں **ف** جلب یہ کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے گھوڑدوڑ میں کسی آدمی کو جو اسکو ڈانٹتا رہے اور وہ جلدی

دوڑے اور جنب یہ کہ اپنے پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھے جب سوار کا گھوڑا ذرا تھکے تو دوسرے پر چڑھ لے اور شغار کا بیان

نکاح میں گذرا **الجنب** جنب کا بیان **عن** عمران ابن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب

ولا جنب ولا شغار فی الاسلام **ترجمہ** اوپر بیان ہو چکا ہے **عن** انس بن مالک قال سابق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی فسبقہ فکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجدوا فی انفسہم

من ذلک فقیل لہ فی ذلک فقال حق علی اللہ ان لا یرفع شیء نفسہ فی الدنیا الا وضعہ اللہ **ترجمہ**

اس حدیث کا بھی بیان اوپر گذر چکا ہے مگر اس میں اونٹنی کا ذکر نہیں اتنا ہی کہ آپ نے شرط کی ایک گنوار سے وہ جیت گیا

صحابہ رنجیدہ ہوئے تو آپ نے فرمایا جو کوئی بڑھ جاوے تو خدا اسکو ضرور گھٹاتا ہے **باب سھمان الخیل** گھوڑوں کا

دوہرا حصہ ہے اسباب میں اسکا بیان ہے **عن** عباد ابن عبد اللہ ابن الزبیر عن جدہ انہ کان یقول ضرب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر للزبیر ابن العوام اربعۃ اسھم سھم للزبیر وسھم

لذی القربی لصفیۃ بنت عبد المطلب ام الزبیر وسھمین للفرس **ترجمہ** عباد بن عبد اللہ ابن الزبیر رض

اپنے دادے سے روایت کرتے ہیں اونکا دادا بیان کرتا تھا تقسیم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال میں چار

حصے دیے زبیر بن عوام کو ایک حصہ ونکا اور ایک حصہ ناتے والوں کا واسطے صفیہ بنت عبد المطلب کے وہ صفیہ جو ماں

تھیں زبیر بن عوام کی اور دو حصے گھوڑے کے **کتاب الاحباس** کتاب بیان میں وقف کرنے کے

لیے مال کو اللہ کی راہ میں **عن** عمرو بن الحارث قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا

ولا درھما ولا عبدا ولا امۃ الا بغلتہ الشھباء التی کان یرکبھا وسلاحہ وارضا جعلھا

فی سبیل اللہ وقال قتیبۃ مرۃ اخری صدقۃ **ترجمہ** عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نہیں چھوڑا آل

صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی مگر ایک سفید خچر جس پر سوار کرتے تھے اور ہتھیار اور زمین

لگا دی تھی اللہ کے راہ میں مصنف فرماتے ہیں دوسری بار میرے استاد قتیبہ نے بیان کیا کہ ان چیزوں کو صدقہ

کر دیا تھا **عن** عمرو ابن الحارث یقول ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا بغلتہ البیضاء

وسلاحہ وارضا ترکھا صدقۃ **ترجمہ** عمرو بن حارث رض سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے سوا خچر سفید کے اور ہتھیار اور زمین کے جسکو صدقہ کر گئے تھے **عن** عمرو ابن الحارث یقول رأیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترک الا بغلتہ الشہباء وسلاحہ وارضا ترکہا صدقۃ ترجمہ عمرو بن
حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مال نہین چھوڑا تھا اپنے کچھہ سوا ایک
خچر شہبا کے اور ہتھیارون اور زمین کو چھوڑ گئے تھے صدقہ کرکے ف شہبا اوس رنگ کے اونٹ یا گھوڑے
وغیرہ کو کہتے جسکے رنگ مین سفیدی غالب ہو سیاہی سے

الاحباس کیف یکتب الحبس

فیہ وذکر الاختلاف علی ابن عون فی خبر ابن عمر وقف کس طرح تحریر کرنا چاہئے
۴ ابن عون پر اس باب مین اسکا بیان ہے اور ذکر ہے راویون کے اختلاف کا ابن عمر کی حدیث مین عن ابن عمر عن عمر

قال اصبت ارضا من ارض خیبر فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت اصبت ارضا لم
اصب مالا احب الی ولا انفس عندی منہا قال ان شئت تصدقت بہا فتصدق بہا علی ان
لا تباع ولا توہب فی الفقراء وذوی القربی والرقاب والضیف وابن السبیل لا جناح علی من
ولیہا ان یاکل بالمعروف غیر متمول مالا ویطعم ترجمہ ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہین کہا حضرت عمر رض نے ہاتھ لگی مجھکو ایک زمین خیبر مین آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا
ملی ہے مجھکو ایک زمین بہت نفیس نہین ملا تھا مجھکو کوئی مال اوس سے بہتر اور محبوب زیادہ میرے نزدیک
آپنے فرمایا اگر تیرا جی چاہے اوسکو صدقہ کرنے کے لیے تو صدقہ کر اوسکو اسطور پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ ہبہ بخشش
کیجاوے وہ زمین اور صرف ہووے صدقہ فقیرون اور ناطے والون کو اور گردن کی چھوڑانے مین اور مہمان اور
مسافر کو اور کچھہ مضایقہ نہین اگر کہاوے اوسمین سے وہ شخص جو متولی ہووے اوسپر لیکن بطور مشروع اور انصاف
کے کہاوے نہ بطور مالدار بننے کے اور کہلاوے دوسرون کو ف یعنی کہانے کے مقدار لے لیوے اور زیادہ
۵ عن عمر نہ لیوے تاکہ اوس سے جاگیر وغیرہ خرید لے اور اسطرح کرکے مالدار ہو جاوے عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عمر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح پر روایت
کرتے ہین عن ابن عمر عن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
اصبت ارضا ولم اصب مالا قط انفس عندی فکیف تامر بہ قال ان شئت حبست اصلہا و
صدق بقلت تصدقت بہا فتصدق بہا ان لا تباع ولا توہب ولا تورث فی الفقراء والقربی والرقاب وفی
سبیل اللہ والضیف وابن السبیل لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف ویطعم صدیقہ
غیر متمول فیہ ترجمہ ابن عمر رض حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین بیان کیا عبد اللہ بن عمر رض نے ملی ایک
زمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر مین تو آئے حضرت عمر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہنچی ہے ایک زمین مجھکو نہین ملا تھا ویسا مال کبھی اور بہت نفیس چیز ہے میرے نزدیک آپ کیا فرماتے ہین

اوس زمین کے واسطے آپنے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو اوس زمین کو تو روک رکہہ اصل کو اور جو کچھہ اوس مین سے
حاصل ہو اوسکو خیرات کردے تو صدقہ کردیا حضرت عمر رضہ نے اوس زمین کی آمدنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
فرمانے کے بموجب اور فرمایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صدقہ کرا وسکو اسطور پر کہ نہ بیچی جاوے نہ بخشش مین
دیجاوے اور نہ ورثہ مین دیجاوے اور وہ خیرات دیجاوے فقیرون کو اور ناطے والون کو اور آزاد کرنے مین
بردون کے اور اللہ تعالی کے راہ مین اور مہمان کی تواضع مین اور مسافرون کے خرچ مین اور مضائقہ نہین
اگر کہا وے اوسمین سے متولی اوس زمین کا دستور اور انصاف کے طور پر اور کہلاوے تیرے دوست کو لیکن مالدار نہ بنے اوس
آمدنی سے عن ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخيبر فاتى النبي صلى الله عليه وسلم ليستامره فيها
فقال انى اصبت ارضا كثيرا لم اصب مالا قط انفس عندي منه فما تامرني فيها قال ان شئت لیستامره
حبست اصلها وتصدقت بها فتصدق بها على ان لا تباع ولا توهب فتصدق بها في الفقراء
والقربى وفي الرقاب وفي سبيل الله وابن السبيل والضيف لا جناح يعني على من وليها ان ياكل
او يطعم صديقا ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے ملی تہی ایک زمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر مین تو آئے حضرت عمر رضہ
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مشورہ اور صلاح لینے کو اوس زمین کے معاملے مین کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مجہے ہاتہہ
لگی ایک زمین بہت بڑی مین نے نہین پایا تہا اتنا عمدہ مال کبہی آپ کیا فرماتے ہین اوس زمین کے باب مین آپنے فرمایا
اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو روک رکہہ اصل کو زمین کے اور تصدق کر آمدنی کو اوسکی ابن عمر فرماتے ہین صدقہ کردیا اوس
زمین کو حضرت عمر رضہ نے جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا یعنی حکم کیا تہا اونکو کہ وقف کر اوس زمین کو اس
طور پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ بخشش کیجاوے اور خیرات کر تو اوسکی آمدنی کو فقیرون مین اور ناطے والون مین اور
بردون کے آزاد کرانے مین اور اللہ تعالی کی راہ مین اور مسافر اور مہمان کے خرچ مین اور گناہ نہین متولی
کو اوسمین سے کہانا یا کہلانا دوست کو لیکن متمول نہ بنے اوس مال سے عن ابن عمر ان عمر اصاب ارضا
بخيبر فاتى النبي صلى الله عليه وسلم يستامره في ذلك فقال ان شئت حبست اصلها وتصدقت
بها فحبس اصلها ان لا تباع ولا توهب ولا تورث فتصدق بها على الفقراء والقربى والرقاب
وفي المساكين وابن السبيل والضيف لا جناح على من وليها ان ياكل منها بالمعروف او يطعم
صديقه غير متمول فيه ترجمہ اس حدیث کا بہی وہی ہے جو اوپر گذر چکا لیکن اسمین ایک لفظ مسکین کا زیادہ ہے اور
مسکین کے معنے غریب اور عاجز عن انس قال لما نزلت هذه الآية لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون
قال ابو طلحة ان ربنا ليسالنا في اموالنا فاشهدك يا رسول الله اني قد جعلت ارضي لله
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلها في قرابتك في حسان ابن ثابت وابي ابن كعب ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب اوتری یہ آیت لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ یعنے ہرگز نیکی کی حد کو
نہ پہنچو گے تم جبتک نہ خرچ کرو کچھہ ایک جس سے محبت رکھتے ہو ف یعنی جس چیز سے دل بہت لگا ہوا اوسکا خرچ کرنا بڑا
درجہ ہے اور ثواب ہر چیز مین ہے شاید یہود کے نوکر ہین یہہ آیت اسواسطے فرمائی کہ انکو اپنی ریاست بہت عزیز تہی
جسکے تہامنے کو نبی کے تابع ہوتے تہے سو جبتک وہی نہ چہوڑین اللہ کے راہ مین درجہ ایمان کا نہ پاوین موضح القرآن
ف کہا ابوطلحہ رضہ نے یعنے آیت اوترنے کے بعد ہمارا رب چاہتا ہے کہ لیوے ہمارے مال مین سے آپ گواہ رہیو یا رسول اللہ
مینے کردی اپنی زمین اللہ کے راہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوطلحہ کردے اوس زمین کو اپنی قرابت کے
صرف مین یعنے حسان بن ثابت اور ابی بن کعب کی صرف مین مقرر کردی اوسکو ف وقف کرنیکا رواج جاہلیت کے
زمانے مین نہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے فائدے اور بہلائی کے واسطے یہہ طریقہ جاری کیا امام شافعیؒ
فرماتے ہین اسی آدمیون سے بہی زیادہ تہے وہ انصار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنہون نے وقف کیئے
صدقات ابوطلحہ نے بہی بیرحا کو وقف کیا تہا **بَابُ حَبْسِ الْمُشَاعِ** جو جائداد مشترک اور تقسیم نہ ہوئی ہو اوسکے
وقف کا باب عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِي لِي بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا
قَطُّ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْبِسْ أَصْلَهَا
وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے سو حصے ہین خیبر
مین اور نہین ملا ہے ویسا مال مجہکو کبہی اور وہ مال مجہکو بہت پسند ہے مین چاہتا ہون کہ صدقہ کرون اوسکو آپنے فرمایا
روک رکہہ اصل اوسکے اور بخشش کر پہل اوسکے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عُمَرُ رض إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مَالًا مِثْلَهُ
قَطُّ كَانَ لِي مِائَةُ رَأْسٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ مِنْ أَهْلِهَا وَإِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ
بِهَا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاحْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے آئے عمر رضی اللہ عنہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ مجہکو ایسا مال ہاتہہ لگا ہے نہ ہاتہہ لگا تہا مجہکو کبہی ویسا مال تہے میرے پاس سو راس
(اونٹ یا اور کچہہ) تو مین نے وہ دیگر سو حصے خرید کرلئے خیبر کی زمین مین وہان کے لوگون سے جو مالک تہے
اوس ملک کے اور مین چاہتا ہون اللہ عزت اور بزرگی والے کا تقرب یعنی نزدیکی بسبب اوس مال کے آپنے فرمایا روک رکہہ
تو اصل کو اس مال کے اور خیرات کر تو اوسکے فائدے کو ف اللہ کا تقرب ہونا یہہ کہ مقبول ہوجاوے بندہ خدا کے
نزدیک تا کہ اللہ تعالے عنایت کرے اصل کا روک رکہنا یعنی اوس مین وغیرہ کو کسی کی ملک مین نکرے بلکہ جو اوسمین سے
حاصل اور آمدنی ہو اوسکو خیرات کردیا کرے **بَابُ وَقْفِ الْمَسَاجِدِ** باب مسجد کے واسطے وقف کرنیکے
بیان مین عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ

رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَذَاكَ أَنِّي قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ اعْتِزَالَ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ مَا كَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَحْنَفَ
يَقُولُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَى آتٍ فَقَالَ اجْتَمَعَ النَّاسُ
فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعْتُ فَإِذَا يَعْنِي النَّاسَ مُجْتَمِعُونَ وَإِذَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ نَفَرٌ قُعُودٌ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَحِمَهُمَا اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا قُمْتُ عَلَيْهِمْ قِيلَ هَذَا
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَدْ جَاءَ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ مُلَيَّةٌ صَفْرَاءُ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ
فَقَالَ عُثْمَانُ أَهَاهُنَا عَلِيٌّ أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ أَهَاهُنَا طَلْحَةُ أَهَاهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ
بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ
غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي ابْتَعْتُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ
فَاجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُومَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُ بِئْرَ رُومَةَ قَالَ فَاجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ
فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُجَهِّزُ
جَيْشَ الْعُسْرَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ
اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ **ترجمہ** معتمر بن سلیمان اپنے باپ سے سنکر روایت کرتے ہین اور اونکے باپ نے سنا حصین بن
عبدالرحمان سے اور حصین بن عبدالرحمان نے عمرو بن جاوان تمیمی سے راوی کہتا ہے وہ بات یون ہی
تہی کہا مین نے اوسکو یعنی حصین بن عبدالرحمان کو بیان کر تو اعتزال احنف بن قیس کا کسطرح ہوا کہا عمرو بن جاوان
نے سنا مین نے احنف سے یون کہتے تہے ایا مین مدینہ طیبہ کو حج کو جاتے وقت ہم تہے ڈیرون مین رکہتے تہے اسباب
اوتار کر اتنی مین کوئی آکر کہنے لگا لوگ جمع ہو رہے ہین مسجد مین وہان جا کر مین نے دیکہا کہ لوگون کا جمع ہے کچہہ
لوگ اونمین بیٹھے ہین دیکہا تو اونمین حضرت علی رضی اللہ عنہ بہی تہے اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رحمت
کرے اللہ اونپر وہان حاضر تہے میرے کہڑے ہونیکے بعد یہہ آواز آئی کہ یہہ لو عثمان بن عفان بہی آگئے جب آئے
اونکے اوپر ایک چادر زرد تہی مین نے اپنے ساتہہ والے کو کہا جیسا کہ تو ہے اسیطرح رہ یعنی اپنے حال پر مین دیکہون
عثمان کیا کہتے ہین پہر کہا حضرت عثمان رضہ نے کیا یہان علی ہین اور زبیر بہی ہین اور طلحہ بہی ہین اور سعد بن ابی وقاص
بہی ہین سب نے کہا ہان ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مین پوچہتا ہون تمسے اوس اللہ کو درمیان دیکر جسکے
سوا کوئی معبود برحق نہین کیا تم کو معلوم نہین یہہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا جو کوئی خرید لے
مربد فلانے لوگون کا اللہ مغفرت کرے اوسکی مین نے مول لیا اوسکو پہر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس

اور کہا کہ مین نے خرید لیا مربد فلانے لوگون کا آپنے فرمایا کر دے تو اوسکو وقف ہمارے مسجد کے واسطے تجھکو اوسکا اجر اور
ثواب ملیگا سب نے کہا ہان بیشک پہر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون اوس اللہ کے جسکے سوا کوئی سچا معبود
نہین تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خرید کرے بیر رومہ (ایک کنوان ہے مدینہ مین جسکا پانی شیرین
تہا) خدا اوسکو بخشے پہر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے خرید لیا ہے بیر رومہ کو آپنے فرمایا وقف
کر دے اوسکو مسلمانون کے پانی پینے کے لیے تجھکو اوسکا اجر ملیگا سب لوگون نے گواہی دے اور کہا کہ ہان
پہر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مین سوال کرتا ہون تمسے بحق اوس اللہ کے جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین کیا تم نہین
جانتے یہہ بات جو فرمائی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تیاری کرا دے جیش عسرت کی یعنی جنگ تبوک کے لشکر
کی اللہ تعالی مغفرت کرے اوسکے پہر مین نے طیاری کرا دی اوسکی یہان تک کہ نہ باقی رکہی اوس لشکر کے لوگون کو
حاجت ایک رسی کی جو کام آتی ہے پاؤن باندہنے کے اور مہار بنانے کے یہہ بات سنکر اون صاحبون نے کہا ہان
سچ ہے ایسا ہی کیا تمنے حضرت عثمان اون لوگون کی گواہی کے بعد کہنے لگے اے اللہ تو گواہ رہ اے اللہ تو گواہ رہ ف
بنی فلان سے مراد ایک انصار کی جماعت ہے کہ قریب مسجد نبوی کے رہتے تہے اونکی ایک زمین تہی مسجد کے قریب
مسجد کو بڑہانیکے واسطے اوس زمین کا لینا ضرور تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوس
زمین کو خرید لیا تہا اور بیر رومہ نام ایک کوئیکا ہے کہ لاکہہ درہم کو حضرت عثمان رض نے خریدا تہا جیش العسرت تبوک کی
لڑائی پر جو لشکر گیا تہا اوس لشکر کو تنگی کا لشکر کہتے تہے اسواسطے کہ اون دنون مسلمانون پر بہت عسرت اور تنگی تہی
یہان غرض یہہ ہے کہ مسجد کے واسطے وقف کرنا کسی چیز کا جائز ہے

عن الاحنف بن قیس قال خرجنا حجاجا فقدمنا المدينة ونحن نريد الحج فبينا نحن في منازلنا نضع رحالنا اذ اتانا آت فقال ان الناس قد اجتمعوا في المسجد وفزعوا فانطلقنا فاذا الناس مجتمعون على نفر في وسط المسجد واذا علي والزبير وطلحة وسعد بن ابي وقاص فانا لكذلك اذ جاء عثمان بن عفان عليه ملاءة صفراء قد قنع بها راسه فقال اههنا علي اههنا طلحة اههنا الزبير اههنا سعد قالوا نعم قال فانشدكم بالله الذي لا اله الا هو اتعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يبتاع مربد بني فلان غفر الله له فابتعته بعشرين الفا فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال اجعلها في مسجدنا واجره لك قالوا اللهم نعم قال فانشدكم بالله الذي لا اله الا هو اتعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع بئر رومة غفر الله له فابتعتها بكذا وكذا فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت قد ابتعتها بكذا وكذا قال اجعلها سقاية للمسلمين واجرها لك قالوا اللهم نعم قال فانشدكم بالله الذي لا اله الا هو اتعلمون ان رسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ **ترجمہ** احنف بن قیس سے روایت ہے نکلے ہم گھر سے حج کرنے کے ارادے سے اور پہونچے ہم مدینہ طیبہ کو ہم لوگ اپنے ٹھکانون مین اپنا اسباب اوتار رہے تھے اتفاق ایک آدمی آکر کہنے لگا لوگ مسجد مین جمع ہو رہے ہین اور گھبراگئے ہین پھر گئے ہم تو کیا دیکھتے ہین چند لوگ بیچ مین ہین اور اونکے پاس آدمی جمع ہین علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص بھی اونہی مین تھے ہم کو کچھ دیر نہین ہوئی تھی استنے مین حضرت عثمان بن عفان آئے اونکے اوپر ایک زرد چادر تھی اوس سے ڈھانکے ہوئے تھے سر اپنا آکر کہنے لگے کیا یہان علی ہین کیا یہان طلحہ ہین اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص کو بھی ایسے ہی پوچھا اونہون نے کہا ہان ہم موجود ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اون سے کہا مین قسم دیتا ہون تم کو اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود برحق نہین تم نہین جانتے کیا اس بات کو جو فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون خریدتا ہے مربد فلانے لوگونکا اللہ مغفرت کرے اوس کے خریدا مین نے اوس جگہہ کو بیس ہزار مین پھر آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور خبر دی آپ کو اُس کے خریدنے کی آپ نے فرمایا وقف کردے تو اوسکو ہماری مسجد کیواسطے تجھکو اوسکا اجر ہوگا اون صاحبون نے کہا اللہ کا نام لیکر ہان پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مین قسم دیتا ہون تم کو اوس اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود نہین کیا تم کو معلوم نہین یہہ بات کہ فرمایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کون خریدتا ہے بیر رومہ کو اللہ مغفرت کرے اوس کی پھر خریدا مین نے اوس کو اتنے مال سے پھر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور کہا مین نے آپ کے روبرو آکر مین نے

خرید لیا ہے اوس کو اتنے داموں سے آپنے فرمایا وقف کر دے
اوسکو مسلمانون کے پانی پینے کے لیے اوس کا اجر تجھکو ہوگا
اون سب صاحبون نے کہا ہاں ہم نے کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے
عنہ نے مین قسم دیتا ہون تم کو اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود برحق
نہین کیا تم کو معلوم نہین وہ وقت جس وقت لوگون کا منھہ دیکھکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کون تیاری کرتا ہے
ان لوگون کی یعنے لشکر عسرت کی پھر تیاری کرادی مین نے اون
کی اور باقی نہ رکھے اون کے لیے حاجت ایک رسی کی جس سے پاؤن
باندھتے ہین جانور کا اور مہار بناتے ہین اونٹون کے اوہنون نے کہا
ہان بیشک تب حضرت عثمان رضے اللہ عنہ نے کہا اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْ اَللّٰهُمَّ
اَشْهَدْ یعنے ای اللہ تو گواہ رہ اسیر ای اللہ تو گواہ رہ اِسیر عَنْ ثُمَامَةَ
بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ
عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ
بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ
بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ فِيْهَا دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ
لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَجَعَلْتُ
دَلْوِيْ فِيْهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ مِنَ الشُّرْبِ
مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ
فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ
الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِيْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَ
الْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُ
هَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ
صُلْبِ مَالِيْ فَزِدْتُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْتُمْ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ

فِيهِ رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ ثَبِيرِ
مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ فَرَكَضَهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيرُ
فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ
قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي شَهِدُوا لِي يَعْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ
أَنِّي شَهِيدٌ ۝ **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے مین حاضر تہا گہر مین حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ کے اوس وقت پر جب اوپر سے جہانکا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے لوگون کو اور کہا مین پوچھتا ہون تم کو بحق اللہ کے اور اسلام کے کیا تم نہین جانتے یہہ بات جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کو وہان میٹھا پانی نہ تہا کسی کنوئین مین سواے بیر رومہ کے آپنے فرمایا تہا کون خریدتا ہے بیر رومہ کو اس طرح پر کہ ڈالے ڈول اپنا مسلمانون کے ڈول کے ساتھ **ف** یعنے مول لیوے اور مسلمانون کے لیے وقف کردے **ت** جو کوئی ایسا کریگا ملے گا اوسکو جنت مین اس سے بہتر اوس وقت خریدا مین نے اوس کو اپنے ذاتی مال سے پھر کردیا مین نے اپنا ڈول سب مسلمانون کے ڈول کی برابر یعنے اپنا دعوے اوسپر کچھہ نہ رکہا آج تم منع کرتے ہو اوس مین کا پانی پینے سے مجھے اور میرا یہہ حال ہے مین پیتا ہون پانی سمندر کا سا کہارا سب لوگون نے کہا اللّٰهم نعم یعنے ہان جیسا تم کہتے ہو اوسیطرح ہی پھر کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے مین سوال کرتا ہون تم سے خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر کیا تم کو معلوم نہین کہ مین نے تیاری کرائی تھی تنگی کے زمانے مین لشکر کی اپنے مال سے جب کہا کہ ہان کرائی تھی پھر کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے مین دریافت کرتا ہون تم سے اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر کیا تم کو معلوم نہین جب مسجد مین لوگون کی کثرت سے گنجائش

نہین رہی تھی اوس وقت فرمایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی مول لیوے جگہ خلاصے لوگون کی اور ملا دیوے اوس جگہ کو مسجد مین۔ اس نیکی کے بدلے جگہ ملے گے خریدنے والے کو بہشت مین مین نے مول لی وہ زمین اپنے ذاتی مال سے اور ملا دیا۔ اوس زمین کو مسجد مین اب تم منع کرتے ہو مجھکو دو رکعت نماز پڑہنے سے اوس مین سب نے کہا ہان پھر کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالی عنہ نے مین پوچھتا ہون تم سے اللہ اور اسلام کو درمیان دیکر اوس روز کی بات جس روز کھڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے پہاڑ پر جسکا نام ثبیر ہے اور آپ کے ساتھ ابوبکر رضے اللہ تعالی عنہ اور عمر رضے اللہ تعالے عنہ اور مین اوس پہاڑ پر کھڑے تہے اوس وقت وہ پہاڑ ہلنے لگا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کھکر اوسکو لات ماری تھی کہ ٹھہر اے ثبیر تیرے پر ہاین نبی اور صدیق اور دو شہید سب نے کہا ہان پھر حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے اللہ اکبر کھکر کہا ان لوگون نے گواہی دی میرے باب مین گواہی دی۔ کعبے کے رب کی قسم مین شہید ہون

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمَانَ اَشْرَفَ عَلَیْهِمْ حِیْنَ حَصَرُوْهُ فَقَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْجَبَلِ حِیْنَ اهْتَزَّ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اسْكُنْ فَاِنَّهٗ لَیْسَ عَلَیْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَهِیْدَانِ وَاَنَا مَعَهٗ فَانْتَشَدَ لَهٗ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَیْعَةِ الرِّضْوَانِ یَقُوْلُ هٰذِهٖ یَدُ اللّٰهِ وَهٰذِهٖ یَدُ عُثْمَانَ فَانْتَشَدَ لَهٗ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جَیْشِ الْعُسْرَةِ یَقُوْلُ مَنْ یُّنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَیْشِ مِنْ مَالِیْ فَانْتَشَدَ لَهٗ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ

أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَزِيدُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا شَهِدَ رُومَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيلِ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ

ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے جہانکا مکان پر سے لوگون کیطرف جسدن کہ گہیر لیا تہا۔ لوگون نے اونکا گہر اور کہا مین سوال کرتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے جبل کے روز کا کلام وہ کلام جو فرمایا تہا پہاڑ کے ہلنے کے وقت اور فرمایا تہا اوسپر لات مارکرٹھہر اے پہاڑ کیونکہ تیرے پر نہین ہے کوئی سوائے نبی یا صدیق یا دو شہیدون کے اور مین بہی اوس وقت ساتھ تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے لوگون نے اونکی بات کی تصدیق کے پہر کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے مین دریافت کرتا ہون اوس آدمی سے جو حاضر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس بیعت رضوان کے دن فرماتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہاتھ اللہ کا ہے اور یہ ہاتھ عثمان کا ہے سب لوگون نے اسبات کی تصدیق کی پھر کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے مین پوچھتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے جیش عسرت کے دن فرماتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کون ہے ایسا جو خرچ کرے مال مقبول کو مین نے یہ بات لشکر تیاری کرادی ہتی آدہے لشکر کے اپنے مال سے سب لوگون نے حضرت عثمان کی بات کا اقرار کیا پہر کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے مین کہتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے کہ کون آدمی ہے ایسا جو بڑہا دے اس

مسجد کو جنت کے گہر کے بدلے مین پہر مول لے لیا مین نے اوس زمین کو اپنے
مال سے پہر لوگون نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے بات کی تصدیق کی
پہر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے مین دریافت کرتا ہون اوس
آدمی سے جو حاضر تہا بیر رومہ کے مول لینے کے وقت مین نے خریدا
تھا اوسکو اپنے مال سے اور مباح کر دیا تہا مسافرون کے لیے
لوگون نے اسبات کی بھی تصدیق کی عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ
قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي دَارِهٖ اِجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهٖ قَالَ فَاَشْرَفَ
عَلَيْهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ترجمہ ابو عبدالرحمان سلمی سے روایت ہے
جب بند کیے گئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ اپنے گھر مین جمع
ہو گئے لوگ گھر پر اون کے چارو نطرف اوس وقت جہانک کر دیکہا
حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے لوگون کو اور بیان کیا ابو عبدالرحمان
نے ساری حدیث کو جو اوپر گزر چکی ہے **ف** حضرت عثمان
پر جو بلوہ ہوا وہ مشہور ہے اوس کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت
نہین ہے بیان اس حدیث کو وقف کے بیان کرنے کے لئے لائے ہین

كِتَابُ الْوَصَايَا

اَلْكَرَاهِيَةُ فِيْ تَاْخِيْرِ الْوَصِيَّةِ کتاب وصیتون

کے بیان مین اور اسبات کے بیان مین کہ دیر
کرنا وصیت مین مکروہ ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ
صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى
اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور پوچہا کون سے

خیرات مین اجر اور ثواب بڑھ کر ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا
صدقہ تو کرے تو ایسی وقت پر کہ حاصل ہو تجھکو صحت اور حرص ہو
تجھکو مال کی اور ڈر ہو محتاجی کا اور امید ہو زندگی اور بقا کے
اور دیر نہ کرے تو اس وقت تک جب جان حلق مین آجاوے تو
کہنے لگی اتنا فلانے کو دینا وہ تو فلانے ہی کا تھا یعنے مرتے وقت صدقہ
دینا اتنا ثواب نہین ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ
مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ
اِعْلَمُوْا اَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ
مِنْ مَالِهِ مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا اَخَّرْتَ ترجمہ
عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کونسا آدمی تم مین ایسا ہی جسکو وارث کا مال
زیادہ دوست اور پیارا ہے اپنے مال سے لوگون نے عرض کیا ہم مین
سے تو ایسا کوئی نہین یارسول اللہ جسکو وارث کا مال دوست اور
پیارا زیادہ ہو اپنے مال سے آپنے فرمایا تم سمجھو اس بات کو بلکہ تم
مین سے ہر ایک آدمی ایسا ہے کہ اوس کو پیارا ہے وارث کا مال اوس
کے مال سے جاننے کی بات یہ ہے انسان کا مال وہ ہے جس کو اپنے
روبرو بھیج دیا اور وارث کا مال وہ ہے جسکو چھوڑ گیا اپنے پیچھے
ف اس سے معلوم ہوا جس کو دولت منظور ہو اپنے روبرو
بھیجوا دیوے دوسرے کے بھروسے نہ چھوڑ جاوے اسی واسطے
وصیت مین تاخیر کرنا اچھا نہین۔ آدمی کو اس حدیث کے نکتہ
کی طرف غور کرنا چاہیے عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ يَعْنِيْ حَتّٰى زُرْتُمُ
الْمَقَابِرَ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا مَالُكَ مَا

آكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ ترجمہ مطرف نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یعنے غفلت مین رکھا تم کو بہتایت کی حرص نے جبتک جا دیکھین قبرین پھر فرمایا انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال تیرا مال تو اے انسان وہ ہے جو تو نے کھاکر فنا کر دیا یا پہنکر پرانا کر دیا یا خیرات مین دے دیا اور جو سینت کر رکھ چھوڑا وہ تیرا مال نہین ہے عَنْ اَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ اَوْصٰى رَجُلٌ بِدَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَسُئِلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ اَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الَّذِي يُهْدِي بَعْدَ مَا يَشْبَعُ ترجمہ ابو حبیبہ طائی سے روایت ہے کسی شخص نے وصیت کی کچھ اللہ کی راہ مین دینے کی ابو درداء صحابی سے پوچھا اس مسئلہ کو اونہون نے بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے یہہ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے جو آدمی کہ بردہ آزاد کرتا ہے یا صدقہ دیتا ہے موت کے وقت اوس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ہدیہ دیوے پیٹ بھرکر کھا لینے کے بعد ف یعنے جب پیٹ بھر گیا اوس وقت کسی کو دیا تو کیا دیا خوبی اور بڑائی کی تو وہ بات ہے کہ اپنے حاجت کے وقت دوسرے کو دے اس سے معلوم ہوا کہ مرنے سے پہلے ہی وصیت کرنا چاہیے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ اَنْ يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے

[illegible]

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد مسلمان کو نہین پہنچتا یہ امر کہ دو راتین گذارے اور وصیت نامہ لکھکر نرکھے اون چیزون کے لیے جن چیزون مین اوسکو وصیت کرنا ضرور تہا **ف** جمہور کے نزدیک وصیت پہلے سے لکھکر رکھنا مستحب ہے اور بعضی علمانے کہا ہے کہ جس آدمی پر حقوق اور دیون وغیرہ زیادہ ہون اوسکو وجب ہے کہ وصیت لکھکر رکھے کہ بعد اوس کے جھگڑا نہ پڑے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ

ترجمہ دونون حدیثون کا ایک ہے

عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ

ترجمہ ابن عون نے نافع سے اور نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا ابن عمر کے قول کو **ف** ایک قول تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کا آگے کی حدیث مین مذکور ہے اور دوسرا قول ابن منذر کی روایت مین آیا ہے وہ قول یہ ہے جب مرض الموت مین پوچھا گیا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ آپ کچھہ وصیت نہین کرتے اونہون نے فرمایا اپنے مال مین جو کچھہ مین نے کیا ہے وہ خدا کو خوب معلوم ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ اِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّتُهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِيْ وَصِيَّتِيْ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین لائق ہے مسلمان آدمی کو کہ گذر جاوین اوسکے تین راتین اور وصیت اوس کی پاس ہو عبد اللہ بن عمر رضہ فرماتے ہین مین نے جبدن سی یہہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہی اوس دن سے میری وصیت میری پاس موجود رہتے ہے

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوْبَةٌ

ترجمہ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سی روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین لائق کسی مسلمان کو جس کے پاس ایسی چیز ہو جس مین وصیت کرنے کی حاجت ہو وہ مسلمان تین راتین گذار دی اور اوس چیز کے لیے وصیت نامہ لکہا ہوا اوس کے پاس نہ ہو **ف** بعضی روایتون مین دو راتین اور بعضی مین تین ہین غرض اس سے یہہ ہی کہ زمانہ قلیل گزر جاوے

تو معاف ہی لیکن قلیل کی بھی حد ہے تین رات تک

هَلْ أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کی تھی یا نہین

عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ **ترجمہ** طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی پوچھا مین نے ابن ابی اوفے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کی تھی یا نہین اونھون نے جواب دیا نہین طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے کہا ابن ابی اوفی سی پھر وصیت کیسی فرض ہوئی مسلمانون کے لیے اوسوقت ابن ابی اوفے نے کہا وصیت کی ہتی آپنے اللہ کی کتاب کی **ف** طلحہ بن مصرف کی غرض یہہ ہتی کہ قرآن شریف مین اللہ جل شانہ نے فرمایا ہی كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ الخ یعنی حکم ہوا تمپر جب حاضر ہو کسی کو تم مین سے موت اگر کچھہ مال چھوڑے کہ دلوا مرے ماں باپ کو اور ناتے والون کو دستور سے یہہ ضرور ہی پرہیزگارون کو **ف** کفر کی رسم مین مرے کے وارث اولاد کے سوا کوئی نہ تھے اور اولاد مین بھی فقط بیٹا سو اللہ صاحب نے اولاد ہی وارث رکھی پر مردے کو ضرور ہوا کہ مان باپ اور ناتے والون کو موافق حاجت اپنے روبرو دلوا جاوے یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پھر اللہ نے سب ناتے والون اور ماں باپ کا حصہ مقرر کر دیا اور وصیت فرض نہ رہی - (موضح القرآن) عبداللہ بن ابی اوفے نے یہ بات سنکر اونکو جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کی ہتی کیونکہ آپکے پاس کچھہ مال نہ تہا جس کے لیے وصیت کرتے اس سے معلوم ہوا کہ وصیت کرنے کے لیے کچھہ مال ضرور نہین بلکہ جس امر مین خیر اور بہلائی دیکھے اوس کی ہی وصیت کر جاوے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دینار اور درہم اور بکری اور اونٹ کچھہ نہین چھوڑا اور نہ کسی چیز کی وصیت کر کے گئے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَمَا أَوْصَى **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى لَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرٌ دِينَارًا وَلَا

دِرْهَمًا ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا۔ مگر اس حدیث مین ایک استاد سے دینار اور درہم کا لفظ ذکر کیا اور دوسری اوستاد نی نہین ذکر کیا اللہ تعالیٰ جزا دی بہت بڑی جزا۔ ان محدثون کو کیا محنت اور محبت سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لفظ مبارک کو یاد رکہتی تہی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُوْلَ فِيْهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَشْعُرُ فَاِلٰى مَنْ اَوْصٰى ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی لوگ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا وصی کیا علی رضہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت اوسوقت ایسی تہی کہ منگوایا گیا آپ کے پیشاب کرنے کے لیے طشت اوس کے بعد آپ کی روح مبارک پرواز ہوگئی اور مین تو نہین جانتی کہ آپنی کسی کو وصیت کی ہو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَفِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهٗ اَحَدٌ غَيْرِيْ قَالَتْ وَدَعَا بِالطَّسْتِ ترجمہ حضرت عائشہ سی روایت ہی وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہین تہا آپ کے پاس کوئی اور بیان کیا ہی بی بی عائشہ نے منگوایا گیا تہا طشت اوس وقت

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ باب تہائی مال کی وصیت کرنیکے بیان مین

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ ترجمہ عامر بن سعد اپنی باپ سے روایت کرتے ہین کہ بیمار ہوا مین سخت بیمار قریب المرگ ہوگیا تہا تو آئے میری عیادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس مال بہت ہی اور میری ایک لڑکی کے سوا اوسکا کوئی وارث نہین آپ فرمادین تو دو تہائی مال اوس مین سی خیرات کردون آپنے فرمایا دو تہائیں مت خیرات کرمین نے کہا آدہا مال آپنے فرمایا آدہا بھی نہین پھر مینی کہا ایک تہائی خیرات کردن آپنے فرمایا ہان ایک تہائی اور ایک تہائی بھی بہت ہی اس لیے کہ اگر تو اپنی وارثون کو مالدار چھوڑ جاے تو بہتر ہے اس سی کہ تو اونکو محتاج چھوڑ جاوے اور وہ لوگون کی سامنے ہاتھ پھیلاتے پھرین یعنی بھیک مانگین اور سوال کرین

عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی آئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو لیے

اون دنون مین مکے مین تہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ فرماوین تو مین سارا مال اپنا خیرات کر جاؤن آپنے فرمایا سارا مال مت خیرات کر مین نے کہا تہائی خیرات دیتا ہون آپنے فرمایا تہائی خیرات کر دے اور تہائی بہی بہت ہے تو اپنے وارثون کو غنی اور بے پرواہ چہوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ وہ جاوین تیرے بعد محتاج لوگون کے ہاتہ دیکہتے رہین عن عامر بن سعد عن ابیه قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یعودہ وھو بمکة وھو یکرہ ان یموت بالارض التی ھاجر منھا قال النبی صلی اللہ علیه وسلم رحم اللہ سعد بن عفراء ویرحم اللہ سعد بن عفراء ولم یکن له الا ابنة واحدة قال یا رسول اللہ اوصی بمالی کله قال لا قلت النصف قال لا قلت الثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تدع ورثتک اغنیاء خیر من ان تدعھم عالة یتکففون الناس ما فی ایدیھم ترجمہ عامر بن سعد اپنی باپ سے روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کی عیادت کو آتے تہے جب وہ مکے مین تہے اور بری جانتے تہے اسبات کو جس جگہ سے ہجرت کرین پہر وہین مرنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو دعا دی اسطرح رحم کرے اللہ سعد بن عفراء پر اللہ رحم کرے سعد بن عفراء پر اور نہین تہے اونکو کچہہ اولاد سوائے ایک بیٹی کے کہا اونہون نے یا رسول اللہ مین وصیت کر جاتا ہون اپنی ساری مال مین آپنے فرمایا نہ ساری مال مین وصیت مت کر مین نے کہا آدہی مین کہا نہ یا رسول اللہ آپنے فرمایا تہائی مین کیونکہ تہائی بہی بہت ہی پہر آپ نے اونکو نصیحت فرمائی اور بیان کیا تو اپنے وارثون کو غنی اور مالدار چہوڑ جاوے تو اچہا ہی اس سے کہ اونکو محتاج اور دوسرون کا دست نگر چہوڑ جاوے عن سعد بن ابراھیم قال حدثنی بعض آل سعد قال مرض سعد فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم فقال یا رسول اللہ اوصی بمالی کله قال لا وساق الحدیث ترجمہ سعد بن ابراہیم کہتے ہین بیان کے مجہہ سے یہ حدیث سعد کی آل مین کے شخص نے اسطرح پر کہ بیمار ہوئے سعد اور تشریف لائے اونکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ مین سارا مال خیرات کر جاتا ہون آپنے فرمایا مت کر ساری مال کو خیرات اور بیان کی راوی نے تمام حدیث عن عامر بن سعد عن ابیه انه اشتکی بمکة فجاءہ رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم فلما رآہ سعد بکی وقال یا رسول اللہ اموت بالارض التی ھاجرت منھا قال لا ان شاء اللہ وقال یا رسول اللہ اوصی بمالی کله فی سبیل اللہ قال لا قال یعنی بثلثیه قال لا قال فنصفه قال لا قال فثلثه قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم الثلث والثلث کثیر انک ان تترک ورثتک اغنیاء

خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ ترجمہ عامر بن سعد اپنی باپ سے روایت
کرتے ہین بیمار ہوئے وہ مکے مین پھر آئے اون کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب دیکھا سعد نے آپکو رو دیئے اور کہا یا رسول اللہ مین مرتا ہون ایسی جگہ جہان سے ہجرت کر چکا
تہا آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالی ایسا نہین ہوگا اور کہا سعد نے یا رسول اللہ مین وصیت کرتا
ہون میرا سارا مال اللہ کی راہ مین دیا جاوے آپنے فرمایا سارے مال کی وصیت نہ کر پھر عرض کیا
دو تہائی مین اس مال کی پھر آپنے فرمایا نہ دو تہائی مین بھی نہین پھر پوچھا آدھا اوس مال
مین کا آپنے فرمایا آدھا بھی نہین پھر اوس نے کہا تہائی مال آپنے فرمایا تہائی مال مین وصیت
کر کیونکہ تہائی بھی بہت ہے پھر آپ نے اونکو فرمایا تیرے وارث تیرے پیچھے غنی اور آسودہ رہین
یہ بات اچھی ہے یا کہ محتاج اور لوگون کے دست نگر رہین یہہ بات بھلی ہے عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِي فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ مَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ أَغْنِيَاءُ قَالَ
أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُولُ وَأَقُولُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ
ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مجھکو پوچھنے کو آئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بیماری مین میرے آپنے فرمایا کچھہ وصیت کی ہے تونے مین نے کہا ہان کی ہے
آپنے پوچھا کس قدر مین نے کہا سارا مال میرا اللہ کی راہ مین صرف کیا جاوے آپنے فرمایا تونے
اپنی اولاد کے واسطے نہ رکھا وہ مال مین نے کہا میری اولاد غنی ہے محتاج نہین آپنے فرمایا
دسوین حصہ مین وصیت کر اسی طرح قیل و قال رہی یہانتک کہ فرمایا وصیت کر تہائی
مال مین اور تہائی بہت ہی یا بڑا حصہ ہے شک ہے راوی کو یعنی کثیر فرمایا یا کبیر فرمایا
عَنْ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أُوصِي
بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ
كَبِيرٌ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سَعْدًا يَعُودُهُ
فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ أُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأُوصِي بِالنِّصْفِ قَالَ لَا قَالَ
فَأُوصِي بِالثُّلُثِ قَالَ نَعَمْ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ
أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ فُقَرَاءَ يَتَكَفَّفُونَ ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر گزر چکا ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

الثلث والثلث كثير او كبير ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے اگر کم کرین لوگ وصیت
مین چوتھائی تک تو مناسب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وصیت کرو ثلث مین
اور ثلث بہت ہے ف آپنے ثلث یعنی تہائی کو بہت فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اگر چوتھائے
مال مین وصیت کرین تب بھی جائز ہے عن سعد بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم ۲ بلکہ بہتر ہے
جاءه وهو مريض فقال انه ليس لي ولد الا ابنة واحدة فاوصي بمالي كله
قال النبي صلى الله عليه واله وسلم لا قال فاوصي بنصفه قال النبي صلى الله عليه
وسلم لا قال فاوصي بثلثه قال الثلث والثلث كثير ترجمہ سعد بن مالکؓ سے
روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس جب وہ بیمار تھے کہا سعد بن مالکؓ نے مجھے اولاد
نہین مگر ایک لڑکی ہے مین چاہتا ہون وصیت کرون اپنے سارے مال مین آپنے فرمایا سارے مال مین
وصیت کر ۲ اونہون نے کہا آدھے مال مین وصیت کرون آپ نے فرمایا تہائی مال مین کر اور تہائی بہت
ہے عن جابر بن عبد الله ان اباه استشهد يوم احد وترك ست بنات وترك
عليه دينا فلما حضر جداد النخل اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت قد علمت
ان والدي استشهد يوم احد وترك دينا كثيرا واني احب ان يراك الغرماء
قال اذهب فبيدر كل تمر على ناحية ففعلت ثم دعوته فلما نظروا اليه كانما اغروا
بي تلك الساعة فلما رأى ما يصنعون اطاف حول اعظمها بيدرا ثلاث مرات ثم
جلس عليه ثم قال ادع اصحابك فما زال يكيل لهم حتى ادى الله امانة والدي
وانا راض ان يؤدي الله امانة والدي ولم تنقص تمرة واحدة ترجمہ جابر بن عبد اللہؓ سے
روایت ہے شہید ہوئے اونکے باپ احد کے دن (احد ایک جگہ کا نام ہے جہان جنگ ہوا تہا) اور چہوڑین چہہ لڑکیان
اور چہوڑ گئے اون پر قرض اپنا جب کہجور کاٹنے کا وقت ہوا تو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے
آپ کو معلوم ہے میرا باپ شہید ہوا احد کے دن اور رہ گیا اوسپر قرض بہت مین چاہتا ہون کہ دیکھین آپ کو قرضخواہ
ف یعنے قرضخواہ جسوقت آپکو میرے گہر مین دیکھینگے شاید مجھپر رعایت کچھ کرین گے ت آپنے فرمایا
جابرؓ کو جا تو اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کہجور کا علحدہ علحدہ پھر مین نے آپکے فرمانے کے موافق کیا اوس
کے بعد بلا لایا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب دیکھا اون لوگون نے آپ کو اوسوقت وہ لوگ
اور زیادہ شیر ہوئے میرے پر یعنی تشدد کرنے لگے مطالبے مین جب آپنے اونکی یہہ حالت دیکھی تو آپ
سب سے بڑے ڈہیر کے گرد پہرے تین بار پھر بیٹھ گئے اوسپر اور فرمایا مجھکو بلا لا میرے پاس اپنے قرضخواہون کو

۲ یعنے فرمایا آدھے مال کی بھی وصیت مت کر [illegible] انہون نے کہا تہائی مال مین ۲

جب وہ لوگ آگئے آپ ناپ ناپ کر اون لوگون کو دینے لگے یہانتک کہ ادا کر دیا اللہ تعالی نے امانت
یعنی قرضکو جو میری باپ پر تہا اور مین اپنی جی مین راضی تہا اس بات پر کہ کسی طرح میرے باپ کا قرض ادا ہو جاوے
تو اچہا ہے اوسمین ایسی برکت ہوئی گویا کہ ایک کہجور بہی اس مین سے نہ گہٹی **ف** اس حدیث کے بیان
کرنے سے یہ غرض ہے کہ وصیت اور میراث قرض ادا کرنے کے بعد ہی **باب** قَضَاءِ الدَّيْنِ قَبْلَ
الْمِيرَاثِ قرض ادا کرنا مقدم ہی میراث پر اس باب مین اسکا بیان **وَذِكْرُ اخْتِلَافِ**
أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِيهِ اور جابر رض کی خبر نقل کرنیوالون نے جو اس خبر کے لفظون مین اختلاف کیا
ہے اس باب مین اسکا بہی ذکر کیا گیا ہے **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ
نَخْلُهُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ دُونَ سِنِينَ فَانْطَلِقْ مَعِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَأَتَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ بَيْدَرًا بَيْدَرًا فَسَلَّمَ حَوْلَهُ وَدَعَا لَهُ ثُمَّ جَلَسَ
عَلَيْهِ وَدَعَا الْغُرَمَاءَ فَأَوْفَاهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَخَذُوا **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی وفات پائی
اونکے باپ نے اور اونپر قرض تہا لوگونکا جابر کہتے ہین آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے
میرا باپ مر گیا اور اسپر لوگونکا قرض ہے اور کہجورون کے باغ کی آمدنی کے سوا کچہہ چہوڑ کر نہین گیا اور آمدنی بہی
اتنی نہین کہ کئی برس کے وہ سے ادا کرے اوسکی قرض کو آپ چلیے یا رسول اللہ میری ساتہہ تا کچہہ زبان
درازی نکرین قرضخواہ میرے پر یہہ بات سنکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دورہ کرنے لگے ہر ہر ڈہیر پر
اور سلام کیا ہر ایک کے گرد پہر بیٹہہ گئے اوسکے اوپر اور قرضوالون کو بلا کر دینا شروع کیا پس پورا کر دیا انکا
قرض اور باقی رہ گیا اوتنا ہی جتنا وہ لے گئے **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک
کی برکت سے اوس مین کچہہ کمی نہ ہوئی بلکہ جتنا تہا اوتنا ہی رہا آپ کے معجزے سے **عَنْ** جَابِرٍ تُوُفِّيَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ قَالَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَاسْتَشْفَعْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ
أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ شَيْئًا فَطَلَبَ إِلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ وَصَنِّفْ
تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ وَأَصْنَافَهُ ثُمَّ ابْعَثْ إِلَيَّ قَالَ فَفَعَلْتُ
فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فِي أَعْلَاهُ أَوْ فِي أَوْسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ
قَالَ فَكِلْتُ لَهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمْ ثُمَّ بَقِيَ تَمْرِي كَأَنْ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ **ترجمہ** جابر رض
سے روایت ہی وفات پائی عبد اللہ بن عمرو بن حرام نے اور باقی رہا اونپر دین لوگونکا مین گیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ لوگونکو کہکر کچہہ قرض تخفیف کرا دین جب آپ نے اونکو کہا کہ اس بات کی

طرف اور یعنی کچھ کم کرو اون لوگون نے انکار کیا اوسوقت آپ نے فرمایا جا تو ای جابر اور جدا کر ہر قسم کے
کہجورون کو یعنی عجوہ کو جدا رکھ (قسم ہے کہجور کی) اور عذق بن زید کو علحدہ کر اسی طرح سب قسمونکو جدا رکھ
اتنا کام کر کے میرے پاس آدمی بہیج جابر رض کہتے ہین مین نے آپ کے فرمانے کے موافق کیا پھر آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھ گئے سب سے اعلا ڈہیر پر یا بیچکے ڈہیر پر راوی کا شک ہے یعنی اعلا کہا یا اوسط اور بیٹھ
جانے کے بعد آپ نے فرمایا ناپ کر دے لوگونکو جابر رض کہتے ہین مین ناپ ناپ کر دینے لگا اونکو یہانتک کہ
پورا کر دیا اونکا قرض جو کچھ تہا اور باقی رہگئین گویا کہ کچھ اون مین گہٹا ہی نہین عن جابر بن عبد اللہ
قال کان لیھودی علی ابی تمر فقتل یوم احد و ترک حدیقتین و تمر الیھودی یستوعب
ما فی الحدیقتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک ان تاخذ العام نصفہ و
تؤخر نصفہ فابی الیھودی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک ان تاخذ الجداد
فاذنی فاذنتہ فجاء ھو و ابو بکر فجعل یجد و یکال من اسفل النخل و رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بالبرکۃ حتی وفینا جمیع حقہ من اصغر الحدیقتین
فیما یحسب عمار ثم اتیتھم برطب و ماء فاکلوا و شربوا ثم قال ھذا من النعیم
الذی تسئلون عنہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے میرے باپ نے ایک یہودی سے
کہجورین قرض لی تہین اور قرض ادا نہین ہوا تہا وہ احد کی لڑائی مین مارے گئے جب وہ مر گئے اونکے باغ باقی
رہ گئے اور دونو باغونکی آمدنی جو کچھ کہ تہے وہ یہودی کی کہجورون سے زیادہ نہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہودیکو فرمایا کیا اتنی مہلت دیسکتا ہے تو کہ آدہا اس سال مین لے آدہا قرض دوسرے سال مین یہودی نے
انکار کیا آپنے فرمایا جابر رض کو کاٹنے کے وقت مجھے خبر کرسکتا ہے مینے آپ کو خبر دی پھر آپ اور ابو بکر رض
آئے اور ناپ کر دینا شروع کیا کہجور کے نیچے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکت ہونے کے لیے
دعا کر رہے تہے یہانتک کہ پورا کر دیا گیا سارا حق اوسکا ہماری طرف سے سب سے چہوٹے باغ مین سے (اور
بڑا باغ سالم بچ رہا یہہ برکت تھی) جابر رض کہتے ہین پھر لایا مین اون کے پاس کہجورین تازی اور پانی پینے
کے لیے جب سب کہا پی چکے آپنے فرمایا یہہ وہ نعمت ہے جسکا تم سے سوال ہوگا عن جابر بن عبد اللہ قال
توفی ابی و علیہ دین فعرضت علی غرمائہ ان یاخذوا الثمرۃ بما علیہ فابوا و لم یروا فیہ
وفاء فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال اذا جددتہ فوضعتہ
فی المربد فاذنی فلما جددتہ و وضعتہ فی المربد اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء
و معہ ابو بکر و عمر فجلس علیہ و دعا بالبرکۃ ثم قال ادع غرماءک فاوفھم قال

فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ لِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ وَقَالَ ائْتِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا ذَلِكَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَا قَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنَّهُ سَيَكُونُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وفات پائی میرے باپ نے اور اوسپر قرض تہا لوگونکا مین نے اپنے باپ کے قرض خواہونکو بلا کر کہجورین دکہائین اور اون سے کہا اوس قرض کے بدلے یہہ کہجورین لے لو اونہون نے انکار کیا اس لیے کہ اونکو وہ مقدار تہوڑی نظر آئی جابر کہتے ہین مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا مین نے یہہ ماجرا آپکے روبرو آپنے فرمایا جب تم کہجورین توڑ لے اور جمع کرے اونکو مربد مین یعنی کہریان مین اوسوقت خبر کریو مجکو جابر رض کہتے ہین جب مین نے کہجورین جہاڑین اور جمع کیا اون کو مربد یعنی زمین مین تو آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض اور عمر رض آپ کے ساتھ تھے اگر بیٹھ گئے اوسپر اور دعا کی برکت ہونے کے لیے پھر فرمایا بلا اپنے قرضخواہونکو اور دے اس مین سے اونکو جابر رض کہتے ہین جس جس کا قرض میرے باپ پر تہا سب کا مین نے ادا کر دیا کسی کو باقی نہ رکہا اور بچ رہی میرے لیے تیرہ وسق وسق نام ہے ایک مقدار کا جس کے ساٹھ صاع ہوتے ہین ان اسبات کا ذکر کیا مین نے آپکے روبرو یہہ بات سنکر آپ ہنسے اور فرمایا جا ابو بکر رض اور عمر رض کو بھی اسبات کی خبر دے جابر کہتے ہین مین آیا ابو بکر رض اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور خبر دی اونکو اوسکی اون دونون نے فرمایا ہم کو معلوم ہو گیا تہا جو کچھ کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوس کا نتیجہ یہہ ہی ہونے والا تہا **ف** جابر کی خبر مین جو کچھ اختلاف ہوا وہ لفظی اختلاف ہے

بَابُ إِبْطَالِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

وارث کے لیے وصیت کرنا باطل اور ناجائز ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ ترجمہ عمرو بن خارجہ رض سے روایت ہے خطبہ پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اللہ تعالی نے دیا ہے حق ہر حق دار کا نہین جائز وصیت واسطے وارث کے **ف** یعنی وارث کا حصہ اوس مال مین اللہ نے مقرر کر دیا پھر وصیت کر کے اور دلوانا اچہا نہین کیونکہ دوسرون کی حق تلفی ہوتی ہے عَنِ ابْنِ خَارِجَةَ أَنَّهُ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَإِنَّ لُغَامَهَا لَيَسِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ قِسْمَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ ترجمہ ابن خارجہ رض سے روایت ہے حاضر ہوا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آپ لوگونکو خطبہ سنا رہے تہے اپنی سواری کے اوپر اور وہ جگالی کر رہی تہی اور رعاب منہ سے بہہ رہا تہا پھر فرمایا آپنے اپنے خطبہ مین اللہ تعالی نے تقسیم کیا

حق ہر ایک انسان کا جو کچھ حصہ تھا اوسکا میراث مین بس اب جائز نہین کہ کوئی اپنے وارث کو وصیت کرے عن عمرو بن
خارجة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل قد اعطى كل ذي حق حقه ولا
وصية لوارث ترجمہ اوپر گزر چکا ہے

باب اذا اوصى لعشيرته الاقربين جب وصیت کرے کوئی اپنے ناتے والونکو جو قریب ہون اوس کے ناتے مین تو کسطرح وصیت کرے

اونکو اسباب مین اسکا بیان ہے عن ابي هريرة قال لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين دعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم قريشا فاجتمعوا فعم وخص فقال يا بني كعب بن لؤي
يا بني مرة بن كعب يا بني عبد شمس ويا بني عبد مناف ويا بني هاشم ويا بني عبد المطلب
انقذوا انفسكم من النار ويا فاطمة انقذي نفسك من النار اني لا املك لكم من الله شيئا
غير ان لكم رحما سابلها ببلالها ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے جب اوتری یہ آیت انذر عشیرتک
الاقربین یعنے ڈرا تو اے محمد اپنے ناتیوالونکو اوسوقت بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو آپکے
بلانے سے سب لوگ جمع ہوگئے پہلے عام سب کو ڈرایا پھر اپنے خاص ناتے والون کو ڈرایا اور فرمایا اے کعب
بن لوی کے اولاد کے لوگو اور اے مرہ بن کعب کے اولاد والو اور اے عبد شمس کے ناتے والو اور عبد مناف کے
قبیلے والو اور اے ہاشمی لوگو اور اے عبد المطلب کے بیٹو بچالو تم سب اپنی جانون کو آگ مین سے پھر خاص اپنی صاحبزادی
کو فرمایا اے فاطمہ بچا اپنے تئین آگ سے مین مالک نہین تمہارے بچانے کا اللہ کے عذاب سے مگر البتہ تمہارا
حق ہے برادری اور ناتے کے سبب سے مین ملاؤنگا اوسکو تر و تازہ کرکے عن موسى بن طلحة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بني عبد مناف اشتروا انفسكم من ربكم اني لا املك
لكم من الله شيئا ولكن بيني وبينكم رحم انا بالها ببلالها ترجمہ موسے بن طلحہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد مناف کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو اپنے رب سے مین
مالک نہین تمہارے چھڑانے کا اللہ سے کسی طرح اے عبد المطلب کے بیٹو بچالو تم اپنی جانونکو اپنے رب سے مین
مالک اور قابض نہین تمہارے بچانے پر اللہ کی پکڑ سے ایک تل برابر لیکن مجھ مین اور تم مین ایک رحم یعنے
ناتے داری کا واسطہ ہے البتہ مین ملاؤنگا اوسکو تر و تازگی سے عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم حين نزلت عليه وانذر عشيرتك الاقربين فقال يا معشر قريش
اشتروا انفسكم من الله لا اغني عنكم من الله شيئا يا بني عبد المطلب لا اغني عنكم
من الله شيئا يا عباس بن عبد المطلب لا اغني عنك من الله شيئا يا صفية عمة رسول
الله لا اغني عنك من الله شيئا يا فاطمة بنت محمد سليني ما شئت

لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
اوتری آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ یعنی ڈراتو ای محمد اپنے قرابت والون کو اللہ کے عذاب سے
اپنے موافق حکم کے تعمیل کیے اور فرمایا لوگون کو ای قریش کی جماعت والو تم بچاؤ یعنی جانون کو اللہ سے یعنی اللہ
کے عذاب سے مین کام نہ آؤنگا تمھارے خدا کی پکڑ کے سامنے رتی بھر ای عبد المطلب کے اولاد کے لوگو مین کام
نہ آؤنگا تمھارے اللہ کے عذاب کی روبرو ذرہ بھر ای عباس عبد المطلب کے بیٹے مین کام مین نہ آؤنگا تیرے
اللہ کی گرفت کیوقت ای صفیہ تو پھوپھی ہے رسول اللہ کی جب وقت پڑے پیغمبر اللہ کے روبرو مین کام مین
نہ آؤنگا تیرے اوسوقت مین کچھ ای فاطمہ تو بیٹی ہے محمد کی مانگ جو تیرا جی چاہے لیکن کام نہ آؤنگا تیرے
اللہ کے آگے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُنْزِلَ عَلَیْهِ
وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ
مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا
اُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ
مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا فَاطِمَةُ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا
ہے عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ یَا صَفِیَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ
مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا سَلُوْنِیْ مِنْ مَالِیْ مَا شِئْتُمْ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے لیکن اس روایت مین من مالی کا لفظ
زیادہ ہے اوسکا مطلب یہہ ہے یعنی میرے مال مین سے جو کچھ تم چاہو وہ مانگو مین دے سکتا ہون اور میری
حکومت چلتی ہو لیکن اللہ پر میرا زور نہین چلتا **ف** تمام ہوا بیان ڈرانے والون کیواسطے وصیت کر گیا
اس سے معلوم ہوا نبی والون عزیزون کے لیے وصیت یہی ہی کہ اون کو اللہ تعالے کے عذاب سے ڈراوے

اِذَا مَاتَ الْفُجَاءَةُ هَلْ یُسْتَحَبُّ لِاَهْلِهِ اَنْ یَتَصَدَّقُوْا عَنْهُ

اگر کوئی شخص یکایک مرجاوے اوسکی وارثون کو اوس کی طرف سی صدقہ کرنا مستحب ہے یا نہین اس باب مین
اسکا بیان ہی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ افْتُلِتَتْ
نَفْسُهَا وَاِنَّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ نَعَمْ فَتَصَدَّقْ عَنْهَا ترجمہ حضرت عائشہؓ سی روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے میری ماں کا یکایک دم نکل گیا مین جانتا ہون اگر وہ بات کرسکتی تو البتہ خیرات کرتی اب کیا مین
تو مین خیرات کرون اوس کی طرف سی آپ نے فرمایا ہان پھر صدقہ دیا اوس نے اوس کی طرف سے عوضہ

سعيد بن عمرو بن شرحبيل بن سعيد بن سعد بن عبادة عن أبيه عن جده قال خرج سعد بن
عبادة مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض مغازيه وحضرت أمه الوفاة بالمدينة فقيل
لها أوصي فقالت فيم أوصي المال مال سعد فتوفيت قبل أن يقدم سعد فلما قدم سعد
ذكر ذلك له فقال يا رسول الله هل ينفعها أن أتصدق عنها فقال النبي صلى الله عليه وسلم
نعم فقال سعد حائط كذا وكذا صدقة عنها لحائط سماه ترجمہ سعید بن عمرو سے روایت ہے
انہون نے سنا اپنے باپ عمرو سے انہون نے اپنے دادا سعید سے کہ سعد بن عبادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ جہاد کو نکلے اون کی ماں مدینہ طیبہ مین تھی وہ مرنے لگین کسی نے کہا کچھ وصیت کرو انہون نے کہا سعد
کے مال مین کیا وصیت کرون وہ وفات پا چکین تہین جب سعد آئے لوگون نے سعد رض کے روبرو یہ ذکر
کیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر مین کچھ صدقہ کرون اپنی ماں کیطرف سے تو
اوس کو نفع پہونچیگا یا نہین آپنے فرمایا ہان نفع پہونچے گا اوس وقت سعد نے کہا فلانہ باغ نام لیکر کہا
اون باغ کو کہ خیرات کیا مین نے اونکو اپنی ماں کیطرف سے **فضل الصدقة عن الميت** میت کی
صدقہ کرنے کی میت کیطرف سے عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا مات
الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة صدقة جارية وعلم ينتفع به وولد صالح
يدعو له ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انسان مرجاتا ہے
موقوف ہوجاتا ہے عمل اوسکا یعنی کوئی کام نہین کر سکتا جسکا فائدہ اوسکو ملے مگر تین چیز کا فائدہ جاری
رہتا ہے اول تو صدقہ جاریہ دوسرے وہ علم جسکے سبب سے فائدہ پہونچا ہو لوگون کو تیسرے اولاد نیک جو
دعا کرے اپنے باپ کے لیے **ف** صدقہ جاریہ جیسا مسجد اور تالاب اور مسافرخانہ وغیرہ اسکا ثواب آدمی
کو ہمیشہ پہونچا رہتا ہے عن أبي هريرة أن رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم إن أبي مات و
ترك مالا ولم يوص فهل يكفر عنه أن أتصدق عنه قال نعم ترجمہ ابوہریرہ رض سے ایک
ہی کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا باپ مرگیا ہے اور مال بھی چھوڑ گیا ہے لیکن وصیت
نہین کر گیا اگر مین اوس کیطرف سے صدقہ دون تو اوس کے لیے صدقہ کفارہ اور موجب نجاۃ کا ہوسکتا ہے آپنے
فرمایا ہان ہوسکتا ہے عن الشريد بن سويد الثقفي قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت
إن أمي أوصت أن تعتق عنها رقبة وإن عندي جارية نوبية أفيجزي عني أن أعتقها
عنها قال ائتني بها فأتيته بها فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم من ربك قالت الله
قال من أنا قالت أنت رسول الله قال فأعتقها فإنها مؤمنة ترجمہ شرید بن سوید ثقفی سے

سے روایت ہے آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے میری ماں نے وصیت کی تھی ایک
بردہ آزاد کرنے کی اور میرے پاس ایک لونڈی ہے حبش کے ملک کی کیا جائز ہے اگر مین آزاد کرون اوس لونڈی
کو اوسکی طرف سے آپنے فرمایا اوسکو میرے پاس لیکر آ پھر لے گیا مین آپکے پاس اوسکو آپ نے اوس سے
کہا تیرا رب کون ہے اوس نے کہا میرا رب اللہ ہے پھر پوچھا اوس سے مین کون ہون اوس نے کہا آپ اللہ
کے رسول مین آپ نے فرمایا آزاد کر دے اوسکو کیونکہ یہہ ایمان والی ہے ف اس سے معلوم ہوا کہ جو
کوئی اللہ تعالی کو اپنا رب اور پیدا کرنے والا جانے اور رسول کی رسالت پر گواہی دے وہ شخص مومن ہے
بشرطے کہ اور ارکان اسلام کا انکار نہ کرے اور مومن کے ساتھہ رعایت کرنا چاہیے جہانتک بن آوے

عن ابن عباس ان سعدا سأل النبي صلى الله عليه وسلم ان امي ماتت ولم توص
افأتصدق عنها قال نعم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے سعد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ میری ماں مر گئی اور کچھہ وصیت نہین کر گئی مین اوسکیطرف سے خیرات کرون آپنے فرمایا ہان کر عن
ابن عباس ان رجلا قال يا رسول الله ان امه توفيت افينفعها ان تصدقت عنها
قال نعم قال فان لي مخرفا فاشهدك اني قد تصدقت عنها ترجمہ ابن عباس رض سے
روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مر گئی ہے اگر اوس کیواسطے کچھہ
صدقہ دیا جاوے تو فائدہ ہوگا اوسکو اس خیرات کا آپنے فرمایا ہان ہوگا اوس آدمی نے کہا میرا ایک باغ ہے
وہ باغ مین نے صدقہ کیا اوسکی طرف سے اور اسپر آپ گواہ رہیے یا رسول اللہ عن ابن عباس
عن سعد بن عبادة انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان امي ماتت و
عليها نذر افيجزئ عنها ان اعتق عنها قال اعتق عن امك
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ آئے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میری ماں مر گئی اوسنے پر ایک نذر تھے کیا مجھہ کو جائز ہے اس
کیطرف سے آزاد کرنا آپنے فرمایا آزاد کر اوس کیطرف سے ف یعنی اون کی ماں نے ایک
بردہ آزاد کرنے کی نذر مانی تھی اس واسطے آپنے فرمایا کہ آزاد کر اوسکی طرف سے بردہ عن
ابن عباس عن سعد بن عبادة انه استفتى النبي صلى الله عليه وسلم في نذر
كان على امه فتوفيت قبل ان تقضيه فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اقضه عنها ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے نذر کا جو تھی اونکی ماں کے ذمے پر اور وہ مر گئے تھے ادا کرنے سے

پہلے آپنے فرمایا اداکر تو اس سعد اپنی ان کی طرف سے اوس نذر کو عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ
اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ دونو حدیثونکا ایک ہی ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر کی حدیثون سے ظاہر ہے

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى سُفْيَانَ

ذکر اختلاف کا جو واقع ہوا ہے سفیان پر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ
اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ
قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فتوے پوچھا سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کے باب مین
ہتی وہ نذر سعد بن عبادہ کی والدہ پر اور وہ مرگئین تہین اوس نذر کے
اداکرنے سے پہلے جب سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا
ذکر کیا آپنے فرمایا تو اداکر دے نذر کو اپنی ماں کی طرف سے ف اس
حدیث کے لفظون مین اور اوپر کی حدیثون کے لفظون مین ذرا سا فرق ہے
چنانچہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ
مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي
أَنْ أَقْضِيَهُ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد
بن عبادہ کہتے تہے مرگئی ہتی میری ماں اوس پر نذر تہی مین نے پوچھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے حکم کیا مجھکو کہ اداکر تو اوس کی طرف
سے وہ نذر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ
قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا
ترجمہ اوپر گزر چکا ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ وَلَمْ تَقْضِهِ

قَالَ أُقْضِيهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ میری ماں مرگئی ہے اوسپر اوس کے اوپر نذر رہ گئی ہے ادا کرنے کے نہیں گئی آپنے فرمایا کہ تو ادا کر دے اوسکیطرف سے عن

سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ

نَعَمْ قُلْتُ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ ترجمہ سعد بن عبادہ رضے اللہ عنہ کہتے ہین مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مرگئی ہے کیا مین کچھ خیرات کرون اوس کی طرف سے آپنے فرمایا پانی پلانے کا ثواب

بڑہ کر ہے عن سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ ترجمہ سعد بن عبادہ سے روایت ہے مین نے کہا یارسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا (یعنی جہان پانی کی احتیاج ہو وہان تالاب بنوانا یا نہر لانا یا کنوان کہودنا اور صدقون سے ثواب

مین بڑہ کر ہے کیونکہ پانی سے زندگی ہے سب کے عن سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ

أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ

نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ

بِالْمَدِينَةِ ترجمہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سعد بن عبادہ رضے اللہ عنہ نے یارسول اللہ میری ماں مرگئی ہے مین کچھ خیرات کرون اوس کی طرف سے آپنے فرمایا ہان کر سعد بن عبادہ رضے اللہ عنہ نے پوچھا کونسا صدقہ ثواب مین بڑہ کر ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا تو سعد ہی کی سبیل ہے اب تک مدینہ مین

النَّهْيُ عَنِ الْوِلَايَةِ عَلَى مَالِ الْيَتِيمِ
یتیم کے مال کا والی ہونے کے ممانعت کے بیان مین

عن أَبِي ذَرٍّ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ

ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا

تَوَلَّيَنَّ عَلَى مَالِ يَتِيمٍ ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای ابوذر مین دیکھتا ہون تجھکو ضعیف اور مین چاہتا ہون تیرے لیے وہ چیز جو چاہتا ہون اپنے نفس کے لیے سرداری کریو

[illegible]

جو وارثیون کی اور والی نہو جیو مال پر یتیم کے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ سر دری اور ولایت
سے مال یتیم کی پرہیز کرنا چاہیے خصوصا جو شخص طاقت نہ رکھے اوس کام کے نباہنے کے

مَا لِلْوَصِيِّ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا قَامَ عَلَيْهِ

کیا وصی کو بھی کچھ ہو پہنچ سکتا ہے یتیم کے مال مین سے جب کہ وہ مقرر ہو وے اوس مال پر **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَاذِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا مین فقیر ہون نہین میرے پاس کچھ چیز اور میرے پاس یتیم بھی ہے آپ نے فرمایا اوسکو کہا لیا کر مال مین سے یتیم کے لیکن اسراف نہ کرنا اور بے جا کھانا اور لینے کیلیے مال نہ جوڑنا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْيَتِيمِ وَطَعَامَهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ إِلَى قَوْلِهِ لَأَعْنَتَكُمْ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس وقت یہ آیت اوتری وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا اور پاس نجاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہو **ف** مگر جسطرح بہتر ہو یعنے اوس کے مال کو سنوارے تو مضائقہ نہین **ت** اور جو لوگ کہاتے ہین مال یتیمون کے ناحق وہ نہین کہاتے ہین اپنے پیٹ مین مگر آگ ان آیتون کو سنکر لوگ ڈر گئے اور کنارہ اور پرہیز کرنے لگے مال سے یتیم کے اور کہانے سے یتیم کے لیکن یہ پرہیز شکل اور کٹھن ہوگیا مسلمانون پر آخر شکایت بیان کی لوگون نے اس تکلیف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیر اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ لَأَعْنَتَكُمْ یعنے اور پوچھتے ہین تجھ سے یتیمونکا حکم تو کہہ سنوارنا اونکا بہتر ہے اور اگر خرچ ملا رکھو اونکا تو تمہارے بھائی ہین اور اللہ کو معلوم ہے خرابی کرنے والا اور سنوارنے

والا اگر چاہتا اللہ تم پر مشکل ڈالتا اللہ زبردست ہے تدبیر والا **ف** یتیمون کے حق مین پہلے تقید اوترا کہ جو کوئی اونکا مال کہاوے اوس نے اپنے پیٹ مین آگ بھر لے پھر جو کوئی یتیمون کے رکھنے والے تھے اونکے مال اور خرچ کہانے پینے کا جدا رکھنے لگے کہ ہمارے خرچ مین کوئی چیز نہ آوے پھر سخت مشکل پڑی کہ ایک چیز یتیم کے واسطے طیار کی اوس کے کام مین نہ آئے تو ضائع ہوئے یہ حکم اوترا کہ خرچ اپنا اونکا ملا رکھو تو مضائقہ نہین۔ کہ ایک وقت اون کی چیز آپ خرچ کی تو دوسرے وقت اپنی چیز اون کے کام لگائے لیکن نیت چاہیئے سنوارنے کی اللہ نیت دیکھتا ہے (موضح القرآن) اس فائدے سے حدیث کا مطلب بخوبی واضح ہوگیا ہے اور کچھ لکھنے کی حاجت نہین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا قَالَ كَانَ يَكُونُ فِي حِجْرِ الرَّجُلِ الْيَتِيمُ فَيَعْزِلُ لَهُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَآنِيَتَهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ فَأَحَلَّ لَهُمْ خُلْطَتَهُمْ **ترجمہ** ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے بیان مین اور شان نزول مین اس آیت کے إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا یعنے جو لوگ کہ کہاتے ہین مال یتیمون کے ظلم سے ابن عباس فرماتے ہین اس آیت شریف کے اوترنے کے بعد جس آدمی کی پرورش مین یتیم تہا اوس نے اوس یتیم کا کھانا اور پینا اور برتن سب جدے کردیے آخر یہ بات مشکل ہوگئی مسلمانون پر اوس وقت یہ آیت اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ یعنے اگر خرچ ملا رکھو اونکا تو تمہارے بہائی ہین دین کے ابن عباس رضے اللہ عنہ فرماتے ہین پھر اللہ تعالے نے اجازت دی اون کو کہ یتیمون کو شامل کرین اپنے کہانے پینے مین

اِجْتِنَابُ أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کا مال کہانے سے پرہیز کرنا چاہیے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مَا هِيَ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ آخِرُ الْوَصِيَّةِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزین آدمی کو ہلاک کرتے ہین اون سے بچتے رہو کسی نے پوچھا وہ کون سے چیزین ہین۔ یا رسول اللہ آپنے فرمایا کسی کو اللہ کا شریک بنانا اور دوسرے جادو کرنا اور تیسرے [illegible] جان کا وہ جان جسکا مارنا اللہ تعالے نے حرام کیا ہے مگر کسی حق کے سبب مارڈالی جاوے تو مضائقہ نہین۔ اور چوتھا سود کہانا۔ اور پانچوان یتیم کا مال کہانا اور چھٹوین پیٹھ دینی لڑائی کے وقت اور ساتوین زنا کی تہمت لگانا پاک دامن عورتون کو جو بے خبر ہین بری باتون سے اور ایمان والیان ہین

تمام ہوا وصیت کا بیان

كِتَابُ النُّحْلِ

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي النُّحْلِ

کتاب عطیہ اور بخشش کے بیان مین۔ اور ناقلین نے نعمان بن بشیر کی خبر کی لفظون مین جو اختلاف کیا ہے اوسکا بھی ذکر کیا گیا ہے اس کتاب مین

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ

ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ اون کے باپ نے عطیہ اور بخشش کے طور پر دیا اونکو ایک غلام سے پھر آئے نعمان بن بشیر کے باپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ گواہ کرین آپ کو اس عطیہ پر آپ نے فرمایا کیا تو نے سب بیٹون کو بخشش کی ہے اوس نے جواب دیا کہ نہین سب کے لیے تو بخشش مین نے نہین کی آپنے ہو دکرا دیا اوس بخشش کو اور بعضے اس حدیث مین دو اوستاد مین اسی واسطے بیان کرتے ہین کہ اس حدیث مین لفظ محمد کے ہین قتیبہ کے نہین

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم فقال انی نحلت ابنی غلاما کان لی فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اکل ولدک نحلتہ قال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فارجعہ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے لے گیا اون کا باپ
اون کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا آپ کے روبرو مین نے اپنا غلام اپنے
اس بیٹے کو بخشدیا۔ آپ نے فرمایا کیا سب بیٹون کو بخشش کے ہے تو نے یا فقط
ایک ہی کو اوس نے عرض کیا سبکو تو مین نے کچھ نہین دیا آپنے فرمایا پھیر لے
اوس اپنے بیٹے ہوئے کو عن النعمان بن بشیر ان اباہ بشیر
بن سعد جاء بابنہ النعمان فقال یا رسول اللہ انی نحلت ابنی
ھذا غلاما کان لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اکل بنیک نحلت قال لا قال فارجعہ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے لایا باپ اون کا اپنے لڑکے نعمان کو اور کہا یا رسول
اللہ مین نے بخش دیا اپنا ایک غلام اس بیٹے کو آپنے فرمایا اور دوسرے
بیٹون کو بھی کچھ دیا اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا پھیر لے اوسکو عن
بشیر بن سعد انہ جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنعمان بن بشیر فقال
انی نحلت ابنی ھذا غلاما فان رایت ان تنفذہ انفذتہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل بنیک نحلتہ قال لا قال فارددہ
ترجمہ بشیر بن سعد رض سے روایت ہے لائے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس نعمان
بن بشیر کو اور کہا مین نے بخشدیا ایک غلام اپنے اس بیٹے کو اگر آپ فرمایئے
تو مین اس بخشش کو جاری کر دون آپنے فرمایا کیا سب بیٹون کو بخشش کے ہے
تو نے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا پھیر لے اوس غلام کو اوس سے۔
عن النعمان بن بشیر ان اباہ نحلہ نحلا فقالت لہ امہ اشہد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی ما نحلت ابنی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فکرہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشہد لہ ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ اونکے
باپ نے دیا اونکو کچھ بخشش کے طور پر نعمان بن بشیر کی مان نے نعمان کے باپ کو کہا اس نے عطیہ
پر جو عطا کیا ہے تو نے یعنی دیا ہے میرے بیٹے کو اوسپر گواہ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو وے آئے نبی صلی

علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے مکروہ سمجھا اوسپر گواہ ہونے کو عن بشیر انہ نحل ابنہ غلاما فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاراد ان یشہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اکل ولدک نحلتہ مثل ذلک قال لا قال فارددہ ترجمہ بشیر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے اونہون نے دیا اپنے بیٹے کو ایک غلام بخشش مین پھر آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اس ارادے سے کہ گواہ کرین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس پر آپ نے فرمایا کیا سب بیٹون کو اسے طرح دیا ہے تو نے اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا رد کر لے اوس کو یعنے مت دے وہ غلام اوس کو عن عروۃ عن ابیہ ان بشیرا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ انی نحلت النعمان نحلۃ قال اعطیت لاخوتہ قال لا قال فارددہ ترجمہ عروہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہین آئے بشیر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا نبی اللہ مین نے دیا ہے نعمان کو کچھہ بخشش کے طور پر آپ نے فرمایا اوس کے بھائیون کو بھی کچھہ دیا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا پھیر لے اوس کو عن النعمان قال انطلق بہ ابوہ یحملہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشہد انی نحلت النعمان من مالی کذا وکذا قال کل بنیک نحلت مثل الذی نحلت النعمان ترجمہ نعمان سے روایت ہے لیگئے باپ اونکے اونکو اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا اونکے باپ نے مین بخشش دیتا ہون نعمان کو اپنے مال مین سے فلان فلان چیز اور آپ کو اوس پر گواہ کرتا ہون آپنے فرمایا کیا سب بیٹون کو اسی قدر دیا ہر جیسا کہ نعمان کو دیا ہے تو نے عن النعمان ان اباہ اتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشہد علی نحل نحلہ ایاہ فقال اکل ولدک نحلت مثل الذی نحلتہ قال لا قال فلا اشہد علی شیء الیس یسرک ان یکونوا الیک فی البر سواء قال بلی قال فلا اذا ترجمہ نعمان سے روایت ہے لایا باپ اونکا اونکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ گواہ کرلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اوس دینے ہوئے پر جو نعمان کو دیا تھا آپنے فرمایا کیا تو نے اپنے اور لڑکونکو

اسیقدر دیا ہے اونھون نے کہا نہین آپنے فرمایا مین نہین گواہ ہوتا اسپر آپ نی نعمان
کے باپ کو کہا تجھکو خوش نہین آتا کہ سب تیرے ساتھ احسان برابر کرین اونہون نے کہا کیون نہین
آپنے فرمایا تو پھر مت کر ایسا کام عن نعمان ان امہ ابنۃ رواحۃ سألت اباہ بعض الموھبۃ
من مالہ لابنھا فالتوی بھا سنۃ ثم بدا لہ فوھبھا لہ فقالت لا ارضی حتی تشھد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ام ھذا ابنۃ رواحۃ قاتلتنی
علی الذی وھبت لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بشیر الک ولد
سوی ھذا قال نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افکلھم وھبت لھم
مثل الذی وھبت لابنک ھذا قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا
تشھدنی اذا لا اشھد علی جور ترجمہ نعمان رض سے روایت ہے نعمان کی ماں رواحہ کی بیٹی
نے سوال کیا نعمان کے باپ سے کہ کچھہ دیوے بیٹے مال مین سے اوس کے بیٹے نعمان کو نعمان
کے باپ نے ملتوی اور ڈھیل مین رکھا برس روز اسکو پھر کچھہ جی مین آیا اوس کے تو دینے
لگا نعمان کو وہ بخشش کی شے ، نعمان کی ماں نے کہا مین نہین مانتی جبتک کہ اسپر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کرے تو نعمان کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آکر کہا یا رسول اللہ اس لڑکے کی ماں یعنی رواحہ کی بیٹی لڑتی ہے مجھہ سے اس بات پر اور کچھہ بخشش
کرانا چاہتی ہے مجھہ سے اس لڑکے کے لیے آپنے فرمایا ای بشیر تیری اور لڑکا بھی ہے کیا اس کے
سوا اونہون نے کہا ہان ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے اوس کو بھی اسیطرح دیا ہے جیسا اس اپنے
بیٹے کو ہبہ کرتا ہے اونہون نے کہا نہین آپنے یہہ سنکر فرمایا تو مجکو گواہ نہ کر اسپر کیونکہ مین ظلم پہ
گواہ نہین ہوتا عن النعمان قال سألت امی ابی بعض الموھبۃ فوھبھا لی فقالت لا
ارضی حتی اشھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فاخذ ابی
بیدی و انا غلام فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ ان ام ھذا ابنۃ رواحۃ طلبت بعض الموھبۃ
وقد اعجبھا ان اشھدک علی ذلک قال یا بشیر الک
ابن غیر ھذا قال نعم قال فوھبت لہ مثل ھذا قال لا قال
فلا تشھدنی اذا فانی لا اشھد علی جور ترجمہ نعمان رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے مانگا میری ماں نے میری باپ سے کچھہ بخشش اور ہبہ کے طور پر اوس نے ہبہ کیا

اور دینا چاہا مجھکو اوس وقت میری ماں نے کہا میں راضی نہ ہونگی جبتک گواہ نہ ہون اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمان
کہتے ہین میرا باپ ہاتھ پکڑ کر لایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور مین اون دنون لڑکا تھا اور اگر کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لڑکے کی ماں رواحہ کی بیٹی کچھ ہبہ اور بخشش کے طور پر مانگتی ہے اور اوسکی خوشی اس مین
ہے کہ میرے بیٹے پر آپ گواہ ہو جاوین آپنے فرمایا ای بشیر کیا تجھکو اور بیٹا ہے اسکے سوا بشیر نے کہا ہان ہے آپنے
فرمایا تو نے اوسکو بھی اسیطرح دیا ہے کہ نہین بشیر رض نے کہا نہین آپ نے فرمایا ایسا ہے تو میری گواہی مت لے
کیونکہ مین گواہ نہین ہوتا ظلم کی بات پر **عن** عَامِرٍ قَالَ اِنَّ بَشِيْرَ بْنَ سَعْدٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَأَتِيْ عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ اَمَرَتْنِيْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰى ابْنِهَا نُعْمَانَ بِصَدَقَةٍ وَاَمَرَتْنِيْ اَنْ
اُشْهِدَكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَعْطَيْتَهُمْ
مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَ لِهٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ **ترجمہ** عامر رض سے روایت ہے بشیر بن سعد نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میری جورو عمرہ نامی رواحہ کی بیٹی کہتی ہے کچھ صدقہ
کر اور میری بیٹے نعمان کو دے اور کہتی ہے اوسے دیتے ہوئے پر گواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر آپنے
بشیر سے پوچھا کہ تیری اور بیٹے ہین اس کے سوا یا نہین اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا اوس کو مجھکو گواہ مت بنا ظلم پر
عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ اَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلَى ابْنِيْ بِصَدَقَةٍ فَاشْهَدْ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ
قَالَ اَعْطَيْتَهُمْ كَمَا اَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے
آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور محمد جو استاد ہین مصنف کے اونکی روایت مین جاء کا لفظ نہین بلکہ
اتی کا لفظ ہے اور معنی دونون کے ایک ہین اور اوس آدمی نے آکر کہا۔ مین نے دیا ہے اپنے بیٹے کو کچھہ آپ گواہ رہو
اسپر آپنے فرمایا تجھکو اور اولاد بھی ہے اس کے سوا اوس نے کہا ہان ہے آپ نے فرمایا اوس کو تو نے اون کو بھی اسی
طرح دیا ہے یا نہین اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا مجھکو گواہ کرتا ہے ظلم پر **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ ذَهَبَ بِيْ اَبِيْ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ عَلٰى شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ فَقَالَ اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ وَصَفَّ بِيَدِهِ
بِكَفِّهِ اَجْمَعَ كَذَا اَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے لے گیا میرا باپ مجھکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پاس تاکہ گواہ کرے آپ کو اوس چیز پر جو مجھکو دیا تھا آپنے پوچھا اس کے سوا اور کوئی لڑکا ہے تیرا اوس نے کہا ہان ہے
آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا کہ سب لڑکون کو برابر رکھنا چاہیے اور ایک کو دینا ایک کو نہ دینا ظلم ہے **عن**
النُّعْمَانِ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ انْطَلَقَ بِيْ اَبِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلٰى عَطِيَّةٍ اَعْطَانِيْهَا
فَقَالَ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَوِّ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے اور وہ خطبہ

وَلَدٌ

[illegible]

بشیر سے شعبی بیان کی اونہون نے یہ حدیث کہ لیگیا تہا میرا باپ مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ گواہ
کرے آپکو اپنے دیئے ہوئے پر اور وہ بخشش مجہپر کی تہی جسپر آپ کی گواہی چاہتا تہا آپنے فرمایا اوس کو تیرے اور بیٹے
بہی ہین سوا اسکے کہا نہین اوس نے کہا ان ہین اپنے بیٹون سب کے ساتھ برابر کر جو کچھ کہ کری تو عن حاجب بن
المفضل بن المهلب عن ابيه قال سمعت النعمان بن بشير يخطب قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اعدلوا بين ابنائكم اعدلوا بين ابنائكم ترجمہ جابر بن مفضل اپنے باپ سے روایت
کرتی ہین سنا مینے نعمان بن بشیر سے رض خطبہ مین وہ کہتے تہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برابری اور
عدل کو کام مین لاؤ تم ای لوگو اپنی اولاد کے معاملہ مین دو بار کہا اسی طرح

كتاب الهبة

هبة المشاع کے ہبہ کا بیان

کتاب بیان مین ہبہ کے

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذ اتته وفد هوازن فقالوا يا محمد انا اصل وعشيرة وقد نزل بنا من البلاء ما لا يخفى عليك
فامنن علينا من الله عليك فقال اختاروا من اموالكم او نسائكم فقالوا اخيرتنا بين احسابنا
واموالنا بل نختار نساءنا وابناءنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ما كان لي ولبني عبد المطلب
فهو لكم فاذا صليت الظهر فقوموا فقولوا انا نستعين برسول الله على المؤمنين او المسلمين
في نسائنا واموالنا فلما صلوا الظهر قاموا فقالوا ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لكم فقال المهاجرون وما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله
عليه وسلم وقالت الانصار ما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الاقرع
بن حابس اما انا وبنو تميم فلا وقال عيينة بن حصين اما انا وبنو فزارة فلا وقال حصن
العباس بن مرداس اما انا وبنو سليم فلا فقامت بنو سليم فقالوا كذبت ما كان
لنا فهو لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس
ردوا عليهم نساءهم وابناءهم فمن تمسك من هذا الفيء بشيء فله ست فرائض من
اول شيء يفيئه الله عليه وركب راحلته وركبه الناس اقسم علينا فيئنا فالجؤوه
الى شجرة فخطفت رداءه فقال يا ايها الناس ردوا علي ردائي فوالله لو ان لكم شجر
تهامة نعما قسمته عليكم ثم لم تلقوني بخيلا ولا جبانا ولا كذوبا ثم اتى بعيرا فاخذ
من سنامه وبرة بين اصبعيه ثم يقول ها انه ليس لي من الفيء شيء ولا هذه الا الخمس
والخمس مردود فيكم فقام اليه رجل بكبة من شعر فقال يا رسول الله اخذت هذه
لاصلح بها برذعة بعير لي فقال اما ما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لك فقال او بلغت

هٰذِهِ فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا الْمُبْدَعَا وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيطَ فَإِنَّ الْغُلُولَ يَكُونُ عَلَى أَهْلِهِ عَارًا وَشَنَارًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی انہون نے سنا باپ سی اونہون نے دادا سے کہا دادی نے اون کہ ہم تھے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب آئی تہے ایلچی ہوازن کے (نام ہی ایک قبیلے کا) اور کہنے لگے ای محمد ہم لوگ سب ایک اصل اور ایک قبیلے کے ہین اور جو کچھہ بلا ہمپر نازل ہوئی ہے وہ آپپر ظاہر ہے آپ احسان کرو ہم پر اللہ تعالی احسان کری آپپر آپ نے فرمایا دو چیزون مین سے ایک چیز کوئی سی اختیار کر لو یا مال لے لو یا اپنی عورتین چہڑالو اونہون نے کہا اختیار دیا آپنی ہم کو ہماری حسب یعنی عورتون مین اور مال مین ہم دونون مین سے اختیار کرتے ہین اپنی عورتون اور بچون کو (یعنی خیر مال نہ ملے تو نہ ملے ہماری عورتین بچے مل جاوین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسقدر میرا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہی (غنیمت کے مال مین سے جو مشاع تہا) وہ مین تم کو دی چکا لیکن جب مین ظہر کی نماز پڑہ ہون تو تم سب کہڑے ہو اور یون کہو ہم لوگ مدد چاہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سب مومنون سی یا مسلمانون سے اپنی عورتون اور مالون مین راوی بیان کرتا ہے جب لوگ نماز سی فارغ ہوئے کہڑے ہوئے وہ ایلچی اور کہی اونہون نے وہی بات پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھہ میرا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے لیے ہے یہ بات سنکر مہاجرون نے بہی کہا جو کچھہ ہمارا حصہ ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے پہر انصار نے بہی یہی کہا اقرع بن حابس نے کہا ہم اور بنی تمیم دونون اس بات مین نہین شامل ہوتے اور عیینہ بن حصین نے کہا ہم اور بنو فزارہ دونو نہین اس بات مین اقرار کرتے اور عباس بن مرداس نے یون ہی کہا اور شامل کیا اپنے ساتھ بنی سلیم کے قبیلے کو جب اوس نے جدائی کی بات کہی بنی سلیم نے اوس کی بات پر انکار کیا اور کہا کہ جہوٹھہ بولا تو ہمارا جو کچھہ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای لوگو پہیر دو ان کی عورتون اور بچون کو اور جو کوئی نہ دینا چاہے مفت تو اوس کے لیے مین وعدہ کرتا ہون کہ اوسکو چہہ اونٹ دیئے جاوینگے اوس مال مین سے جو پہلے اللہ جل جلالہ عطا فرماوے (یعنی ان عورتون اور بچون مین جو اوسکا حصہ تہا اوس کے بدلے) یہہ فرما کر آپ سوار ہوگئے اونٹ پر لیکن لوگ آپ کے پیچہے لگے اور کہنے لگے واہ واہ ہمارا غنیمت کا مال ہم کو بانٹ دیجیے اور آپ کو گہیر کر ایک درخت کی طرف لے گئے وہان چادر آپ کی درخت سی اٹک کر جدا ہوگئی آپنے فرمایا ای لوگو میری چادر مجہے اوہتا دو قسم خدا کی اگر تہامہ کے درختون کے برابر بہی جانور ہون تو بانٹ دون مین کو تمہارے اوپر پہر نہ ہوگے مجہہ کو بخیل نہ بزدل اور نہ خلاف گو پہر آئے آپ اونٹ کے نزدیک اور لے لیے اوس کی پیٹہہ پر کچہہ بال اپنی چٹکی مین پہر فرمانے لگے سنو تم نہین لیتا مین اس غنیمت مین سے کچہہ اور نہ یہہ مگر خمس یعنی پانچوان حصہ

اور وہ خمس بھی پھر کر تمہارے ہی خرچ میں آتا ہے یہ بات سنکر ایک آدمی آپکے نزدیک آکھڑا ہوا اور اس کے پاس ایک گچھا تھا بالونکا اور کہا اوس نے یا رسول اللہ مین نے لی ہے یہ چیز اس لیے کہ درست کرون اس سے کملے اپنے اونٹ کی آپنے فرمایا اوسکو جو چیز کہ میری ہے اور عبد المطلب کی اولاد کے لیے ہے بس وہ تیرا ہے اوس شخص نے کہا جب یہ معاملہ اس حد کو پہونچا اب مجھے حاجت نہین اس کی اور پھینک دیا وہ بالون کا گچھا۔ راوی بیان کرتا ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے داخل کرو سوئی اور تاگا بھی اگر کسی نے لیا ہو وے کیونکہ مال غنیمت کی چوری شرم اور ننگ اور عیب ہوگا چوری کرنے والے کے لیے دن قیامت کے **ف** ہبہ مشاع اوسکو کہتے ہین کہ ایک چیز مشترک ہو کئی آدمیون مین اور کوئی آدمی تقسیم ہونے سے پہلے اپنا حصہ کسی کو بخش دیوے تو یہان آپنے اپنا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہوازن کے لوگون کو بخشدیا یہی ہبہ مشاع ہی

رجوع الوالد فیما یعطی ولدہ باپ اپنے بیٹے کو دیکر پھر پھیر لیوے تو کیسا ہے

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرجع احد فی ہبتہ الا الوالد من ولدہ والعائد فی ہبتہ کالعائد فی قیئہ **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص کسیکو کوئی چیز دیکر پھیر لیوے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر دیکر پھیر لیوے تو مضائقہ نہین کیونکہ دیے ہوئے چیز پھر لینے والا قے کرکے چاٹ لینے والے کی مانند ہے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لرجل یعطی عطیۃ ثم یرجع فیہا الا الوالد فیما یعطی ولدہ ومثل الذی یعطی عطیۃ ثم یرجع فیہا کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فی قیئہ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز کسی آدمی کو جو بخش دیوے کسی کو کوئی چیز یہ کہ پھر لے لیوے اوس سے وہ دی ہوئی چیز کو مگر باپ اپنے بیٹے کو کوئی چیز دیکر پھیر لیوے اوس سے تو جائز ہے اوس کے لیے یہ بات اور فرمایا آپنے دیکر پھیر لینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کتا کھاتا چلا جاتا ہے جب اوسکا پیٹ بھر جاتا ہے تو قے کر دیتا ہی پھر کھا لیتا ہے وہ اپنی قے کو

عن طاؤس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لاحد ان یہب ہبۃ ثم یرجع فیہا الا من ولدہ قال طاؤس کنت اسمع وانا صغیر عائد فی قیئہ فلم ندر انہ ضرب لہ مثلا قال فمن فعل ذلک فمثلہ کمثل الکلب یاکل ثم یقیء ثم یعود فی قیئہ **ترجمہ** طاؤس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز ہے کسی کو یہ بات کہ بخشش کرے اور پھیر لیوے اوس کو سوائے باپ کے کہ وہ اپنے بیٹے سے پھیر سکتا ہے اور طاؤس بیان کرتے ہین مین نے سنا تھا اور مین اون دنون چھوٹا تھا اور وہ لفظ جو مین نے سنا تھا عائد فی قیئہ تھا نہین معلوم آپ نے یہ مثل بیان فرمائی تھی اوس شخص کے لیے یا نہین اور وہ یہ ہے

پھر جو کوئی کرے یہ کام پس مثل اوس کے مثال کتے کی ہے کہ کھاتا ہی پھر قے کر دیتا ہے پھر کھا لیتا ہے اوس قے کو

ذِكْرُ الاختلاف لخبر عبد الله بن عباس

عبد اللہ بن عباس کی روایت جو اس باب مین ہے اوس کے اختلاف کا بیان ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر پھیر لینے والا کتے کی مانند ہے کیونکہ کتا اوگل دیتا ہے اپنے کہائے ہوئے کو پھر کہا لیتا ہے اوس کو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ فَأَكَلَهُ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر جو پھیرتا ہے اوس کی مثل ایسی جیسی کتے کی مثل ہے قے کرتا ہی اور آپ اپنی قے کو کہا لیتا ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ ترجمہ عبد اللہ عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر پھیر لینے والا کتے کی مانند ہے کتے کا کام ہے قے کرنا اور اوس کو کہا لینا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ہی سونپی چیز کو لوٹا لینے والا قے چاٹنے والے کی مانند ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بری مثال ہمارے لیے نہین دیکر لینے والا اپنی چیز کو اپنی قے کو کہا لینے والے کی مانند ہے ف یعنی مسلمان کو چاہیے کہ بری شی سے اپنی مشابہت نہ پیدا کرے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الرَّاجِعُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ فِي قَيْئِهِ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین چاہئے ہمارے لیے بری مشابہت پھیر لینے والا دیکر اپنی چیز کو کتے کی مانند ہے قے کے کہانے مین یعنی جیسا کتا اوگلی ہوئی چیز کو کہا جاتا ہے ایسی ہی دیکے پھیر لینے والا بھی ہوا

ذِكْرُ الاختلاف عَلَى طَاوُسٍ فِي الرَّاجِعِ فِي هِبَتِهِ

ذکر اوس اختلاف کا جو راویوں نے طاوس کی روایت مین کیا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

م عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس لنا مثل السوء الذي يعود في هبته كالكلب يرجع في قيئه

علیہ وسلم نے لوٹا نے والا اپنی بخشے ہوئے مال کو کتے کی خصلت کا ہے جیسے کتا قے کرتا ہے اور پھر کھا لیتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّعْطِيَ الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ يَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهٖ ترجمہ ابن عمر اور ابن عباس رض دونوں سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال کسی کے لیے دیکر پھیر لینا مگر باپ اپنی بیٹی کو کوئی چیز دیکر پھیر لیوے تو مضائقہ نہین بلکہ درست ہی اوس کے لیے اور مثل اوس شخص کی جو دیکر پھیر لیتا ہے کتے کی سی ہے کتے کی خصلت ہی کہ کہاتا جاتا ہے جب پیٹ بھر جاتا ہی تو اولٹ دیتا ہے اوس کہائی ہوئی کو اور پھر کھا لیتا ہے اوس قے کو

عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَّهَبُ هِبَةً ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ اَسْمَعُ الصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ يَا عَائِدًا فِيْ قَيْئِهٖ وَلَمْ اَشْعُرْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذٰلِكَ مَثَلًا حَتّٰى بَلَغَنَا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ ترجمہ طاوس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہین کسی کے لیے یہہ بات کہ بخشش دی کسی کو کوئی چیز اور پھیر لیوے اوس کو مگر باپ کو جائز ہے کہ پھیر لیوے اپنے بیٹے سے وہ چیز جو دی تھی اوسکو طاوس بیان کرتے ہین مین سنتا تھا لڑکون سے یہہ بات یا عائدا فی قیئہ یعنے اپنی قے چاٹنے والے لیکن مجھکو معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال مین بیان فرمایا تھا اس مثل کو آخر مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے دیکر پھیر لینے والے کے لیے ایک مثال ہے جسکے معنے ایسے تھے یعنے وہ دیکر پھیر لینے والا کتے کی مانند ہی کہاتا ہی اپنی قے کو

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ایک ضرب المثل ہوگیا تہا یہانتک کہ لڑکے کسی کو برا کہتے وقت یون کہکر پکارتے تھے طاوس کو اس کلمے کی حقیقت معلوم نہ تھی آخر معلوم ہوا کہ قول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا لفظ ہی یعنی حریص اور لالچی کی اور کتے کی ایک خصلت ہی اپنی چیز ملے تب بھی صبر نہین اور نہ ملے تب بھی صبر نہین پہلے کڑا جی کر کے بخش دیتا ہے پھر پچھتاتا ہے اور حرص و تنگیہ ہوتی ہے پھر کر مانگتا ہے اللہ تعالی مسلمان کو ایسی خسیس خصلتون سی بچاوے

عَنْ حَنْظَلَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا بَعْضُ مَنْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَرْجِعُ فِيْ هِبَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ فَيَقِيْءُ ثُمَّ يَاْكُلُ قَيْئَهٗ ترجمہ حنظلہ سے روایت ہی اوس نے یہہ حدیث طاوس سی سنی اور طاوس کہتے ہین مین نے خبر پائی ایسے آدمی سی جسکو نصیب ہوئی تھی صحبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ خبر اور حدیث یہہ ہے فرمایا نبی صلی اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ ترجمہ اوپر گذر چکا ہے

علیہ وسلم نے مثل اوس کی جو دیکر پھر لوٹا لیوے اپنی بخشی ہوئی چیز کو ایسی ہی جیسے کتا کہ کتا کہاتا ہے اور قے کرتا ہے اور پھر اوسی قے کو دوبارہ کہا لیتا ہے

کتاب الرقبی

کتاب رقبے کے بیان میں

عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرقبی جائزۃ ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے جائز ہے ف رقبی یعنے زمین یا گھر دیدیوے کوئی آدمی کسی کو اس شرط پر اور یہہ کہکر کہ اگر پہلے مین مرجاؤن تو یہہ میرا مکان مثلا تو لے لینا اور اگر تو مرگیا تو پھر مین مکان اپنا واپس لے لونگا عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل الرقبی للذی ارقبها ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے کا مالک اوسی کو کیا جسکو دی تہی وہ چیز مالک نے ف کیونکہ یہہ ہبہ تہا اور ہبہ مین رجوع کرنا البتہ منع ہے عن ابن عباس قال لا رقبی فمن ارقب شیئا فهو سبیل المیراث ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی کہا اونہون نے رقبے کرنا نہین چاہیے پھر جس کسی نے رقبے کیا اوس کا رستہ میراث کا ہے ف یعنی رقبی لینے والے کے وارثون کو میراث مین دیا جائیگا

ذکر الاختلاف علی ابی الزبیر

اس حدیث مین جو ابی الزبیر پر اختلاف بیان کیا گیا ہے اوسکا ذکر ہے عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترقبوا اموالکم فمن ارقب شیئا فهو لمن ارقبه ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مالونکا رقبے نہ کیا کرو پھر جو کوئی رقبے کرے کسی شے کا تو وہ شے جسکے لیے رقبے کیا گیا اوسی کے ہوگئے عن ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری جائزۃ لمن اعمرها والرقبی جائزۃ لمن ارقبها والعائد فی هبته کالعائد فی قیئه ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری جائز ہی اور ہو جاتا ہی اوسکے لیے جسکو دیا جاتا ہے اور رقبے ہو جاتا ہے اوسکا جسکیو اسطے رقبے کیا گیا لوٹا لینے والا دی ہوئی چیز کو ایسا ہی جیسی قے کرکر کہا لینے والا ف عمری اسکو کہتی ہین کسیکو گھر وغیرہ کچھہ دینا یہہ کہکر کہ تمام عمر کے لیے دیا تجہکو یہہ گھر یا زمین عن ابن عباس قال العمری والرقبی سواء ترجمہ ابن عباس رض کا قول ہے کہ عمرے اور رقبے دونو برابر ہین ف اور بعض لوگون کے نزدیک عمری مین اور رقبے مین فرق ہے اور وہ فرق یہہ ہے عمرے کردینا کسی گہر یا زمین کا مالک کر دینا ہے اور رقبے کرنا ایسا ہے جیسا کسی کو کوئی چیز مانگی ہوئی دیدینا وہ مانگ کر لیجانے والا اوس سے اپنا کام کر لیتا ہے اور وہ چیز دینے والے کی ہوتی ہے ابن عباس رض کے نزدیک دونون برابر ہین فرق کچھہ نہین عن ابن عباس قال لا تحل الرقبی ولا العمری فمن اعمر شیئا فهو له ومن ارقب شیئا فهو له ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی اونہون نے کہا رقبے درست نہین ہی یعنی کسیکو گھر یا زمین دینا اس شرط سے کہ اگر دینے والا پہلے مرجاوے

تو وہ اس دوسرے کے ملک ہو جاویگا اور جو لینے والا پہلے مرجاوے تو دینے والا اوسکو پہر لیگا رقبے اس کو
اسلیے کہتے ہین کہ اس مین ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر رہتا ہے) اسی طرح جائز نہین عمری بہی **ف**
عمرے اس کو کہتے ہین کوئی شخص دوسرے سے کہے مین نے تجہکو اپنا گھر عمر بھر کے واسطے دیا **ت** پہر
فرمایا جو کوئی کسی شی کو عمرے کے طور پر دیوے پس وہ اوس کی ہی جسکو عمری دیا گیا اور جس شخص
نے رقبے مین دی کوئی شئے تو وہ رقبے لینے والی کی ہو گئی **ف** اس حدیث سی مراد یہ ہی رقبے
اور عمرے کرنا مخالف مصلحت کے ہے لیکن جب کر دیا پہر واپس لینا جائز نہین کیونکہ دینے کے بعد اوس کا ہو گیا
جسکو دیدیا **عن** ابن عباس قال لا تصلح العمرى ولا الرقبى فمن اعمر شيئا او ارقبه فانه لمن
اعمره وارقبه حياته وموته ارسله حنظلة **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہی مصلحت کی بات
نہین عمرے کرنا اور رقبے کرنا پہر جسکو دی گئی کوئی چیز عمرے یا رقبے مین وہ چیز اوسی کی ہو گئی حیات
مین اور موت مین حنظلہ نے اسکو مرسل کیا ہی **ف** آخر سند مین سے حدیث کے بعد تابعی کے اگر کوئی
راوی گم ہو جاوے اوس حدیث کو مرسل کہتے ہین **عن** حنظلة انه سمع طاوسا يقول قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يحل الرقبى فمن ارقب رقبى فهو سبيل الميراث **ترجمہ** حنظلہ سے
روایت ہی کہ طاوس رضی اللہ عنہ فرماتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین رقبے
کرنا پہر جس کسی کو رقبے کے طور پر کوئی چیز دی گئی اوسکا راستہ ہی میراث کا **ف** یعنے دینے والے کا
اوس مین کچھ حق نہین بلکہ لینے والے کے وارثون کو دیا جاوے گا **عن** زيد بن ثابت قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرى ميراث **ترجمہ** زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے یعنے زمین یا گھر لینے والے کے وارثون کی میراث ہو جاتا ہے
عن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرى للوارث **ترجمہ** زید رض سے روایت
ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری میراث ہے وارثون کی **عن** زيد بن ثابت عن النبي
صلى الله عليه وسلم العمرى جائزة **ترجمہ** زید بن ثابت رض سی روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے عمرے کرنا جائز ہے **عن** زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى
للوارث **ترجمہ** اوپر گزر چکا ہے **عن** زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
العمرى للوارث **ترجمہ** اوپر گزرا

باب العمرى

باب عمری کرنیکے بیان مین **عن** زيد
بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى هي للوارث **ترجمہ** زید بن ثابت رض سے
روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے حق وارث کا ہے **عن** زيد بن ثابت ان رسول

کتاب

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرى للوارث ترجمہ زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عمری وارث کی ملک ہے

عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالعمرى للوارث ترجمہ زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا وارث کے لیے

عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعمر شيئا فهو لمعمره محياه ومماته ولا ترقبوا فمن ارقب شيئا فهو سبيله ترجمہ زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کیا کسی شئے کو عمرے تو وہ شئے اوسی کی ہوگئی جسکے واسطے عمرے کیا جیتے ور مرے پر اوس کے اور فرمایا رقبے مت کیا کرو اور جس آدمی نے رقبے کیا کسی چیز مین تو وہ اپنے راستے مین جاوے گی یعنے رقبے کا جو حکم ہے اوسکے موافق عمل ہوگا وہ جسکو رقبے دیا ہے اوسی کی ہو جاوے گی اور شرط پر عمل نہ ہوگا

عن عبد اللہ بن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرى جائزة ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے جائز ہے ف یعنی اگر کسی نے عمرے کیا تو جائز ہوجاوے گا اور دی ہوئی چیز دوسرے کے ملک مین چلی جاوے گے

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العمرى جائزة ترجمہ اوپر گزرا

عن مكحول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرى والرقبى ترجمہ مکحول سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت رکھا عمرے اور رقبے کو ف یعنے بخشش کرنے کے بعد اوسکے لوٹانے کا حکم نہ کیا بلکہ اوس بخشش کو قائم رکھا

ذکر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر جابر في العمرى

جابر رضہ نے جو خبر اور حدیث کہ عمرے کے باب مین ذکر کی ہے اور ناقلین نے اس خبر کے جو اوس مین اختلاف کیا ہے اوس کا بیان کیا جاتا ہے

عن عطاء عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبهم فقال العمرى جائزة ترجمہ عطا نے جابر رضہ سے روایت کی ہے کہ خطبے کے وقت فرمایا لوگون کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عمرے جائز ہے یعنے نافذ ہوجاتا ہے کرنے کے بعد

عن عطاء قال نهى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العمرى والرقبى قلت وما الرقبى قال يقول الرجل للرجل هي لك حياتك فان فعلتم فهي جائزة ترجمہ عطا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اور رقبے کرنے سے راوی نے اپنے استاد یعنی جابر رضہ سے پوچھا رقبے کیا چیز اور کیا بات ہے اوہنون نے فرمایا کوئی آدمی دوسرے شخص کو کہے یہ چیز

تیری زندگی تک تیرے واسطے ہے اور تو ہی مالک ہے اسکا اسطرح دینے کو منع فرمایا پھر اگر کسی نے کسی کو اسطرح
کہکر دیدیا تو وہ چیز اوسکی ہو جاتی ہے جسکو اسطرح کہا عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ ترجمہ اوپر ہو چکا ہے عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَعْطٰى شَيْئًا حَيَاتَهٗ فَهُوَ لَهٗ حَيٰوتَهٗ وَمَوْتَهٗ ترجمہ عطا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس آدمی نے دی کوئی چیز کسی کو زندہ رہنے تک برت لینے کو وہ چیز اوسی کی ہوگی زندگی مین اور مرنے
کے بعد بھی ف یعنے مرنے کے بعد لینے والے کے وارثون کی ہو جاوے گی وہ شئے لوٹا کر دینے
والے کو نہ پہونچائی جاوے گی عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا
وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ اَوْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ ترجمہ عطار نے جابر رض سے روایت کی ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے مت کیا کرو اور عمرے کرنا اچھا نہین پھر جس کو رقبے دیا
جاوے گا یا عمرے کسی چیز مین تو وہ چیز اوس کے وارثون کی ہو جاوے گی ف یعنی پہلے اوس
چیز کا مالک وہ شخص ہو جاتا ہے جسکو دیجاتی ہے اور اوس کے مرنے کے بعد اوس چیز کے مالک اوس کے
وارث ہین الغرض وہ عمرے یا رقبے مین دی ہوئی چیز پلٹ نہین سکتی سدا کو لینے والے کی ملک ہو جاتی ہے
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا اَوْ
اُرْقِبَهٗ فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَمَاتَهٗ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ عمرے کرنا چاہیے اور نہ رقبے کرنا اچھا ہے پھر جس کسی نے عمرے یا رقبے کیا تو پھر وہ شئے اوس کی ہو گئی ہمیشہ
کو مرے وہ آدمی جس کو دی ہے وہ چیز یا جیتا رہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا اَوْ اُرْقِبَهٗ فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَمَاتَهٗ ترجمہ ابن عمر رض سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رقبے ہے اور نہ عمرے پھر جس نے کیا عمرے کسی چیز مین یا
رقبے پھر وہ اوسی کا ہو گیا جیتے اور موئے جسکے لیے کیا گیا وہ عمرے اور رقبے عَنِ ابْنِ عُمَرَ
يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقْبٰى وَقَالَ مَنْ اُرْقِبَ رُقْبٰى فَهُوَ لَهٗ ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے کرنے سے اور فرمایا جو کوئی رقبے مین دے
کسی کو کوئی چیز وہ چیز اوسی کی ہو جاتی ہے جسکو دی عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَمَاتَهٗ ترجمہ کئی بار اوپر گزر چکا ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ لَا تُعْمِرُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ
اُعْمِرَ شَيْئًا فَاِنَّهٗ لِمَنْ اُعْمِرَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَمَاتَهٗ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ای انصاری لوگو رکہو اپنے مال کو اپنے پاس عمرے نہ کرو اپنے مال مین پہر جو عمرے کریگا کسی چیز مین وہ
چیز دوسرے کی ہو جاوے گی جیسے زندگی مین ویسے مرنے کے بعد عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَمْسِکُوْا عَلَیْکُمْ اَمْوَالَکُمْ وَلَا تُعْمِرُوْہَا فَمَنْ اَعْمَرَ شَیْئًا حَیٰوتَہٗ فَھُوَ لَہٗ حَیٰوتَہٗ وَبَعْدَ
مَمَاتِہٖ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگو سنبہال رکہو اپنے مالون کو اور مت
عمرے کیا کرو اون مالون مین پہر جو کوئی عمرے کریگا کسی چیز مین دوسرے کے لیے اوسکی زندگی بہر کیواسطے
وہ چیز اوسی کی ہو جائیگی جبتک جیتا رہے وہ اور مرنے کے بعد بہی وہ چیز اوس کی ہے ف اس کے فرمانے
سے یہہ غرض ہے کہ لوگ آگاہ ہو جاوین کہ عمرے ایک ہبہ اور بخشش ہے جو صحیح اور کامل طور پر زمانے ماضی مین
ہو چکی اور جسکو بخشش کی وہ اوس چیز کا مالک بہی پوری طور پر ہو گیا ہے بخشش کرنے والے کو وہ چیز پہر نہین آسکتی
جب یہہ بات لوگون کو معلوم کرا دے اب اوس کے بعد جسکا جی چاہے وہ عمرے کرے جسکا جی چاہے نہ کرے یہہ
بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو اسواسطے جتا دے کہ لوگ اسکو عاریت نہ سمجہین عَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرُّقْبٰی لِمَنْ اُرْقِبَہَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے اوسی کا ہی جس کے لیے رقبے کیا گیا عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ لِاَھْلِہَا وَالرُّقْبٰی جَائِزَۃٌ لِاَھْلِہَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے ہو جاتا ہے اوس کے لوگون کا جسکو دیا گیا اور رقبے کے مالک بہی
اوسی کے لوگ ہوتے ہین ف یعنی دینے والا اور اوس کے وارث اوس شخص سے نہین لے سکتے جیتے جی
تو اوس کے قبضے مین رہیگی وہ چیز جسکو بخشش دی تہی اور اوس کے مرنے کے بعد اوس کے وارث لینگے
پہر دینے والا کیونکر لے سکتا ہے اوسکو اور یہہ بات بہی یاد رکہنا چاہیے عمرے تین قسم ہوتا ہے۔ ایک
تو یہہ ہے کہ دینے والا کہے مین نے یہ چیز تجہکو دی تیری زندگی تک اور تیرے مرنے کے بعد وارثون
کو دی اسمین کسی کا بہی خلاف نہین سب کے نزدیک وہ شخص اور اوس کے وارث مالک ہو جاتے ہین
اس چیز کے اگر اوسکا کوئی وارث نہ ہوگا تو وہ مال بیت المال مین داخل ہو جاویگا اور اگر دینے والے نے یہہ کہکر
دیا کہ تیری زندگی تک دیتا ہون یہ گہر تجہکو اکثر علما کے نزدیک اسکا حکم بہی اول کی مانند ہے اور بعضون کے
نزدیک اول کی مانند نہین بلکہ دینے والا پہر اس گہر کو واپس لے سکتا ہے لیکن یہ قول زیادہ معتبر نہین اور تیسری
قسم یہ ہے کہ دینے والا کہے دوسرے شخص کو یعنے جسکو دیتا ہے اور بخشش کرتا ہے اوسکو یون کہکر دیوے
کہ تیری زندگی بہر کے واسطے یہ گہر مین نے تجہکو دیا اور تیرے مرنے کے بعد پہر یہہ گہر میرا ہو جاوے گا
اور اگر مین مر گیا تو میرے وارثون کا ہو جاوے گا صحیح قول یون ہے کہ یہہ بہی اول کے مانند ہے یعنے دینے والے

کیطرف نہین پہر سکتا وہ گہر بلکہ لینے والے کا ہوگیا یا اوس کے وارثون کا ہو جاوے گا اوس کے مرنے کے بعد اور دینے والے نے زندگی کی جو شرط لگائی وہ فاسد ہی قابل اعتبار کے نہین

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيهِ

ذکر اوس اختلاف کا جو زہری پر بیان کیا گیا ہے اس خبر مین عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ عَقِبِهِ ترجمہ زہری نے عروہ سے اور عروہ نے جابر رض سے روایت کی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے عمرے کیا کسی کے لیے وہ چیز اوسکی ہوگئی اور اوس کے بعد اوس کے وارثون کی ہے جو اوس کے پیچھے رہ گئے ہین عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى لِمَنْ أُعْمِرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اوس کے لیے ہے جسکے لیے عمرے کیا گیا اور اوس کے پچھلون کے لیے وارث اوس عمرے کا وہ ہے جو وارث ہوگا اوس کے مال کا اوس کے پیچھے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى لِمَنْ أُعْمِرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اوس کے لیے ہے جس کے لیے عمرے کیا گیا ہے اور عمرے مین جو چیز اوس کو ملی ہے اوس کی ہے اور اوس کے بعد اوس کی ہے جو وارث پیچھے رہجاویگا اوس کے اور جو کوئی اوس کے مال کا وارث ہوگا وہی اوس عمرے کا بھی وارث ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهُوَ لَهُ وَلِمَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ مَوْرُوثَةً ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر رض سی روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی کسی آدمی کو عمرے مین سے کوئی چیز دیکو اور اوسے پیچھے رہجانے والے کو تو وہ بخشش مین آئی ہوئی چیز اوس کے ملک ہے جسکو وہی مالک بنے اور پہر اوس کی ہے جو کوئی وارث ہوگا اس بخشش لینے والے کا عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ وَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے عمرے مین دی اپنی چیز دوسری آدمی کو اور اوس کے وارثون کو اوس نے اپنے بات سی اپنی حق کو مٹا یا اوس کے کہنے سے وہ چیز اوس کی ہوگئی اور اوس کے پچھلون کی عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی عمرے کرے کسی کے لیے اور اوس کے پیچھے رہنے والون کے لیے یعنے اوس کے وارثون کے لیے البتہ اوس چیز دی ہوئی کا مالک

ہوجاتا ہے وہ لینے والا شخص نہین لوٹ سکتی وہ چیز دینے والے کی طرف اس واسطے کہ اوس نے ایسی بخشش کی ہے
کہ اوس مین میراث ہوگئی ہے لینے والے کے وارثون کے **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی انہ من اعمر رجلا عمری لہ ولعقبہ فانھا للذی اعمرھا یرثھا من صاحبھا الذی
اعطاھا ما وقع من مواریث اللہ وحقہ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس شخص نے دیا کسی کو کچھہ عمرے کے طور پر اور مالک کردیا اوسکو اور پچھلے وارثون کو اوس عمرے
کا تو مالک ہوگیا وہ آدمی اوس چیز کا اب اوس کے وارث بموجب اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصون کے اوس
عمرے کو لیلین گے اور دینے والے کو کچھہ نہ ملے گا **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی
فی من اعمر عمری لہ ولعقبہ فہی لہ بتلۃ لا یجوز للمعطی منھا شرط ولا ثنیا قال ابو سلمۃ
لانہ اعطاھا عطاء وقعت فیہ المواریث فقطعت المواریث شرطہ ترجمہ جابر رض سے روایت
ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آدمی کے مقدمے مین جس نے عمرے مین دی اپنی چیز
دوسرے آدمی کو اور اوس آدمی کے وارثون کو جو پیچھے رہ جاوین اوس کے مرنے کے اور وہ حکم یہ ہے
آپ نے فرمایا وہ بتلہ ہے یعنے وہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے جو دینے والے کو نہین مل سکتی اور دینے
والے کو جائز نہین کوئی شرط لگانا اوس مین اور نہ استثنا کرنا ابو سلمہ فرماتے ہین وہ عطیہ اس واسطے
نہین پھر سکتا کہ اس دینے والے نے ایسی طرح بخشا اور دیا ہے کہ اوس مین لینے والے کے وارثون کی میراث
ثابت ہوگئی ہے پھر قطع کردیا وارثون نے اوسکی شرط کو **ف** یعنے اگرچہ وہ شرط لگاوے کہ پھر یہ چیز مین
لے سکتا ہون مگر وہ شرط لغو ہے کیونکہ اوس نے خود کہدیا کہ یہ عمرے ہے تیرے لیے اور تیرے وارثون کے
لیے **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اعمر رجلا لہ ولعقبہ قال قد اعطیتکھا
وعقبک ما بقی منکم احد فانھا لمن اعطیھا وانھا لا ترجع الی صاحبھا من انہ اعطاھا
عطاء وقعت فیہ المواریث ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی
نے عمرے کیا کسی کے لیے اور اوس کے وارثون کے لیے اور کہا اوس دینے والے نے دوسرے کو بخشا
مین نے تجھکو وہ گھر یا اور کچھہ چیز اور بخشا تیرے پچھلون کے لیے جبتک اون مین سے کوئی باقی رہی تو اب
وہ گھر اوس کے لیے ہوگیا جسکو دیا اوس دینے والے نے اب وہ نہین پلٹ سکتا ہے دینے والے
کیطرف اسواسطے کہ اوس دینے والے نے اسطور پر بخشش کی کہ واقع ہوگئین اوس مین میراثین **ف**
یعنے ترکے مین وارثون کو آگیا اب اوسکا پھرنا دینے والے کی طرف ممکن نہین **عن** جابر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالعمری ان یھب الرجل للرجل الھبۃ ولعقبہ ویستثنی ان

حدث بك حدث وبعقبك فهو الي والى عقبي انها لمن اعطيها ولعقبه ترجمہ جابر رض سے روایت
ہی حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کے باب مین اگر بخشدے کوئی شخص کسیکو کچھ چیز اور مالک
کرے اوس چیز کا اوس آدمی کو اور اوس کے پیچھے رہ گیون کو اور استثنا کرے یون کہکر اگر آوے تیرے
اوپر کوئی حادثہ یا پیچھلون پر تیرے اوسوقت وہ چیز میری ہے اور میرے پیچھے رہ جانے والون کی
اس طرح کہکر دینے اور شرط لگا لینے پر ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بخشش مین دی گئی چیز
کا مالک ہوگیا وہ دوسرا آدمی جسکو وہ چیز بخشدی اور مالک ہوگئے اوس چیز کے اوس دوسرے آدمی
کے جو وارث ہین ف یعنی باوجود استثنا کرنے اور شرط لگانے کے بھی آپنے فرمایا کہ مالک کو وہ چیز
پھر پلٹ نہین سکتی عن جابر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرى لمن وهبت له ترجمہ
جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اوس آدمی کا ہو جاتا ہے جسکو بخشش کیا گیا عن
جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى لمن وهبت له ترجمہ اوپر گزرا عن
ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا عمرى فمن اعمر شيئا فهو له ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کرنا اچھا نہین لیکن جس کسی نے عمرے مین
دے دی کوئی چیز پس وہ چیز اوسی کی ہوگئی جسکو دی عن ابي هريرة عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال من اعمر شيئا فهو له ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس آدمی نے عمرے کیا کسی چیز مین وہ چیز اوسی کی ہوگئی جسکو دی مالک نے عن ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى جائزة ترجمہ اوپر گزرا عن شريح قال قضى نبي الله
صلى الله عليه وسلم العمرى جائزة ترجمہ اوپر گزرا عن ابي هريرة ان نبي الله صلى الله عليه و
سلم قال العمرى جائزة ترجمہ اوپر گزرا عن قتادة عن الحسن يقول العمرى جائزة ترجمہ
قتادہ سے روایت ہی کہ حسن کہتے تھے کہ عمرے جائز ہی یعنی جس کے لیے عمرے کیا جاتا ہے وہ چیز اوسی کی ہو
جاتی ہے عن قتادة فقال الزهري انما العمرى اذا اعمر وعقبه من بعده فاذا لم يجعل
عقبه من بعده كان للذي يجعل شرطه ترجمہ قتادہ سے روایت ہی کہا زہری نے عمرے جب دیا
جاوے کسی کو اوسکی زندگی بھر اور بعد اوس کے اوس کے وارثون کو تو پھر وہ دینے والے کیطرف نہ پلٹیگا اور
جو اوسکی وارثون کے لیے نہ کہے تو شرط کے موافق عمل ہوگا یعنے دینے والے کو مل سکتا ہی عن
قتادة سئل عطاء بن ابي رباح فقال حدثني جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال العمرى جائزة قال قتادة فقال الزهري كان الخلفاء لا يقضون بها قال

عَطَاءٌ فَقَضٰى بِهَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے عطاء بن ابی رباح سے اونہون نے بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ نے حدیث سنائی مجھکو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے جائز ہے ف یعنے جیسا عمرے دینے والا شرط کرے اوسی کے موافق عمل ہوگا ت قتادہ زہری سے سنکر بیان کرتے ہین کہ خلفا نے اس کے موافق حکم نہین کیا یعنے ابو بکر اور عمر نے عمرے کے جواز کا حکم نہین دیا۔ مگر عطا کہتے ہین کہ عبد الملک بن مروان نے اسکے موافق حکم دیا ف عبد الملک بن مروان بنی امیہ مین سے ایک خلیفہ تہا اوس نے عمرے کے جائز ہونے کا فتوے دیا مگر خلفاے راشدین نے عمرے کو نا جائز رکہا اور وہی صحیح ہے

عَطِيَّةُ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

عورت اپنے خاوند کے بے پوچھے کسی کو کچھ دیوے اوسکا بیان ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ هِبَةٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص یہ روایت بیان کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز عورت کو ہبہ اور بخشش کرنا اپنے مال مین سے اوس وقت کہ جسوقت مالک ہوگیا مرد اوسکی عصمت کا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے جب فتح کیا مکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہوئے آپ خطبہ پڑہنے کو اور بیان کیا آپنے خطبے مین نہین جائز کسی عورت کو کہ بخشے کسی کو کچھ بے حکم اپنے خاوند کے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ ثَقِيفٍ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُمْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ كَانَتْ هَدِيَّةً فَإِنَّمَا يُبْتَغٰى بِهَا وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ وَإِنْ كَانَ صَدَقَةً فَإِنَّمَا يُبْتَغٰى بِهَا وَجْهُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا لَا بَلْ هَدِيَّةٌ فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ وَقَعَدَ مَعَهُمْ يُسَائِلُهُمْ وَيَسْأَلُونَهُ حَتّٰى صَلَّى الظُّهْرَ مَعَ الْعَصْرِ ترجمہ عبد الرحمن بن علقمہ سے روایت ہے آئے ایلچی ثقیف کے (نام ایک قبیلے کا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اونکے ساتھ کچھ تحفہ بھی تہا آپنے فرمایا اون سے یہ تحفہ ہے یا صدقہ یعنے خیرات ہی اگر یہ تحفہ ہے تو اوس مین خوشنودی ہی اللہ کے رسول کی اور حاجت روائی کی چیز ہے اور اگر صدقہ یعنے خیرات ہے تو اوس مین خوشنودی ہی اللہ عزت اور بزرگی والے کی اون ایلچیون نے یہ سنکر عرض کیا نہین یہ صدقہ نہین بلکہ ہدیا اور تحفہ ہے آپ نے اوسوقت اوسکو قبول فرمایا اور بیٹہے آپ اون کے پاس پوچھتے

کرنے لگے اون سے اور وہ لوگ سوال کرنے لگے آپ سے یہانتک کہ پڑہی ظہر اور عصر کی نماز ملا کر **ف** اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ ہدیہ اور صدقہ مین یہہ فرق ہے جو کچہہ آپنے فرمایا یعنی ہدیہ اور تحفہ انسان کی خوشی اور اپنی
کار روائی کے لیے ہوتا ہے اور صدقہ اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے دیا جاتا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ
ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین چاہتا ہون
کسی کا ہدیہ اور تحفہ قبول نکرون مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا **ف** کیونکہ یہہ لوگ عالی ہمت
ہوتے ہین ایک گنوار نے آپکو ایک اونٹ تحفہ دیا آپنے اوسکو چہہ اونٹ دیے جب بہی وہ ناخوش رہا تب آپنے
یہہ حدیث فرمائی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَحْمٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِيْلَ تُصُدِّقَ
بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ - **اٰخِرُ كِتَابِ الرُّقْبٰى وَالْعُمْرٰى**
ترجمہ انس رض سے روایت ہے دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک روز گوشت آپنے فرمایا کیسا ہے یہہ
گوشت لوگون نے یعنے گھر والون نے عرض کیا کہ بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا تہا یہہ سنکر آپنے فرمایا صدقہ
بریرہ کیواسطے تہا ہمارے لیے ہدیہ ہے - تمام ہوئی کتاب جو رقبی اور عمرے کے بیان مین تہی +

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

کتاب قسمون اور نذرون کے بیان مین **عَنْ** اِبْنِ
عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنٌ يَحْلِفُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ
الْقُلُوْبِ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ کہکر قسم کہایا
کرتے تہے یعنے قسم ہے مجہکو اوس کی جو دلون کا پہیرنے والا ہے

اَلْحَلْفُ بِمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ

مصرف القلوب کے لفظ کی قسم کہانے کا بیان **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَا لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ ترجمہ سالم اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین تہی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ کے کلمے کے ساتہ یعنی نہ
نہین قسم ہے دلون کے پہیر دینے والے کی **ف** دلون کا پہیرنے والا اللہ ہے

اَلْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالی کی عزت کی قسم کہانے کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ
اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ
اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ
لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ

اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَى النَّارِ وَاِلَى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ فَاَمَرَ بِهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ وَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیدا کیا اللہ تعالی نے جنت کو اور آگ کو بھیجا جبرئیل علیہ السلام کو بہشت کیطرف اور فرمایا کہ دیکھ اوسکو اور دیکھ کیا کیا تیار کیا ہے ہمنے جنت والون کے لیے اوس مین جبرئیل علیہ السلام نے آکر دیکھا اوسکو پھر جاکر جناب باری مین عرض کیا کہ قسم ہے تیری عزت کی وہ ایسی چیز ہے جو کوئی سنیگا اوسکا حال داخل ہونے بغیر نہ رہیگا یعنی ہر کوئی اوسی مین داخل ہوگا پھر حکم ہوا اوس کیواسطے وہ ڈھانپ دی گئی مشکل اور ناپسند باتون سے پھر حکم کیا جبرئیل علیہ السلام کو اب پھر جاکر دیکھ جنت کو اور اوس چیز کو جو جنت مین تیار کی گئی ہے جنتیون کے لیے اوس مین پھر جاکر دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے بہشت کو تو ڈھانپی ہوئے پایا اوسکو مکروہ اور ناپسند چیزون سے **ف** مکروہ اور ناپسند چیزون سے مراد وہ نیک کام ہین جنکا کرنا نفس کو نہایت ناگوار اور مشکل ہوتا ہے جبتک نفس کو نہ مارے جنت ملنا دشوار ہے دنیادارون کو جنتیون کے کام بُرے معلوم ہوتے ہین اور بہشتی لوگون کی وضع اور معیشت سے یہ لوگ چڑتے ہین خصوصًا اس تیرہوین صدی مین کہ مسلمانون پر فاسقون اور کافرون کا زور ہے خدا پناہ مین رکھے ہزارون علم والے کافرون کی چال پسند کرتے ہین اور دوسرون کو بھی اپنے ساتھ پلیٹ لیے جاتے ہین **ت** پھر آکر جناب باری مین عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی اب تو اسکا یہ حال ہے کہ مجھے خوف ہوا اس بات کا شاید کوئی بھی نہ جاوے گا اوس مین اور اوسکے بعد حکم ہوا جا دیکھ آگ یعنی دوزخ کو اور اوس تیاری کو جو دوزخیون کے لیے کی گئی ہے وہان آکر دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے چڑہی جاتی ہے ایک پر ایک **ف** یعنی اوسمین نہایت شدت اور حدت ہے یاری زور اور حدت کے ایک پر ایک غالب ہوتی جاتی ہے اوسمین جانا مشکل ہے **ت** جبرئیل علیہ السلام نے آکر عرض کی قسم ہے تیری عزت کی اوس مین کوئی نہ جاوے گا پھر جناب باری کا حکم ہوا تو فورًا ڈھانپ دی گئی دل لگی چیزون سے پھر جاکر جبرئیل علیہ السلام نے اوسکو دیکھا اور عرض کیا جناب باری مین قسم ہے تیری عزت کی اب اوسکے حال کو دیکھکر یہ خوف ہوا مجھکو اوس مین جانے بغیر ایک بھی باقی نہ رہیگا **ف** کیونکہ دوزخ مین جانے کے کام نفس کو نہایت بھلے اور لذت دار معلوم ہوتے ہین پھر ہر شخص اون کامون مین پھنس جاتا ہے مگر وہی شخص جسکو اللہ بچاوے اس حدیث کے یہان لانے سے مقصود یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے قسم کھائی اللہ جل جلالہ کے عزت کی تو معلوم ہوا کہ یہ قسم جائز ہے

اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ

اللہ کے نام کے سوا کی قسم کہانے پر شدت کرنیکا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلَا یَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰہِ وَکَانَتْ قُرَیْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِھَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہایا کرے تو اللہ کے نام کے سوا کی قسم نہ کہایا کرے اور قریش کی عادت تھی اپنے باپون کے نام پر قسم کہانے کی آپ نے منع کیا کہ باپون کی قسم مت کہایا کرو عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْھَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کرتا ہے تم کو اللہ تعالے باپون کی قسم کہانے سے **ف** یعنی قسم کہانے مین غیر کے نام کی بندگی ہے خدا کے برابر اور غیر کے نام کی اتنی بزرگی کرنا کفر ہے اسی واسطے علمانے کہا ہے غیر کی قسم کہانا کفر ہے

اَلْحَلْفُ بِالْآبَاءِ

باپون کی قسم کہانے کا بیان عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مَرَّۃً وَّھُوَ یَقُوْلُ وَاَبِیْ وَاَبِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْھَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ فَوَاللّٰہِ مَا حَلَفْتُ بِھَا بَعْدُ ذَاکِرًا وَّلَا اٰثِرًا ترجمہ سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ حضرت عمر سے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے ایک بار وابی وابی کا کلمہ یعنی باپ کی قسم مجہکو باپ کی قسم مجہکو آپ نے اون کو فرمایا اللہ منع کرتا ہے تم کو باپ کی قسم کہانے سے حضرت عمر کہتے ہین اللہ کی قسم یہ مسئلہ سننے کے بعد مین نے پھر کبھی باپ کی قسم نہین کہائی نہ آپ نہ کسی اور سے نقل کر کے عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْھَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَا حَلَفْتُ بِھَا بَعْدُ ذَاکِرًا وَّلَا اٰثِرًا ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ منع کرتا ہے تم کو اپنے باپون کی قسم کہانے سے حضرت عمر نے کہا قسم خدا کی جب سے مین نے یہ سنا تو پھر مین نے قسم نہین کہائی باپون کی نہ اپنی طرف سے نہ اور کسی کی بابت نقل کر کے عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْھَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَا حَلَفْتُ بِھَا بَعْدُ ذَاکِرًا وَّلَا اٰثِرًا ترجمہ اوپر گزرا

اَلْحَلْفُ بِالْاُمَّھَاتِ

ماؤن کی قسم کہانے کا بیان عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ وَلَا بِاُمَّھَاتِکُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم نہ کہایا کرو باپون کی اور ماؤن کی اور شریکون کی یعنے بتون کی اور اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کہایا کرو اور اللہ کی قسم بہی کہاؤ تو سچی کہایا کرو

الحلف

بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ اسلام کے سوا اور کسی ملت اور دین کی قسم کہانے کے بیان مین

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيْثِهِ مُتَعَمِّدًا وَقَالَ يَزِيْدُ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ترجمہ ثابت بن ضحاک رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اسد علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے کسی ملت اور دین کی سوائے دین اسلام کے جہوٹی قسم وہ آدمی ویسا ہی ہوگا جیسے قسم کہائی اوس نے **ف** مثلا کسی نے کہا اگر مین یہہ کام نہ کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سے یا پیغمبر سے یا قرآن سے نعوذ باسد اور جہوٹہا ہوگیا اپنے قسم مین یعنے جس کام پر اوس نے قسم کہائی تہی وہ کام بہی نہ کیا تو وہ اپنے کہے کے موافق ہوگیا وہی جو اوس نے کہا تہا **ف** اور جسنے مار ڈالی اپنی جان کسی چیز سے عذاب کریگا اسد تعالے اوسکو اوسی چیز سے جسے اوس نے اپنے تئین مار ڈالا تہا دوزخ مین ڈالکر **ف** جیسا کسی نے اپنے تئین ہلاک کیا چہرے سے تو عذاب کیا جاویگا اوسکو قیامت کے دن وسی چہری سے اسطورپہ کہ وہی جاوے گی اوس کے ہاتھ مین وہ چہرے اور کاٹے گا اپنے تئین ہمیشہ جبتک خدائے تعالے چاہے **ف** اور بیان کیا قتیبہ نے جو استاد ہین مصنف کے اپنے حدیث مین لفظ متعمدا کا یعنے کاذبا کی جگہہ اور معنے متعمدا کے قصدا اور جان کر خلاف کیا اپنے قسم کا اور یزید جو دوسری اوستاد ہین مصنف کے اسی حدیث کی سند مین اونکی روایت مین کاذبا کا لفظ ہے یعنے اسلام کے سوا کی قسم کہائی اور پہر جہوٹا ہوگیا اپنی قسم مین تو وہی ہو جائے گا جو جو اس نے اپنے کو ٹہرایا تہا علما نے کہا ہے کہ یہہ بر طریق تہدید کے ہے کافر نہ ہوگا بلکہ جہوٹ بولنے کا کفارہ دیوے

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ ترجمہ ثابت بن ضحاک رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے کسی دین اور ملت کے سوائے اسلام کے اور جہوٹہا ہو اوس قسم مین پہر وہ وہی ہے جو اوس نے اپنے تئین ٹہرایا

اَلْحَلِفُ بِالْبَرَاءَةِ مِنَ الْإِسْلَامِ قسم کہانا اسلام سے بیزار ہونے کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّي بَرِيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا لَمْ يَعُدْ اِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا ترجمہ عبد اسد بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے جو کوئی کہے مین بری ہون اسلام سے اگر وہ جہوٹہا ہے تو ویسا ہی ہے جیسا اوس نے اپنے تئین ٹہرایا اور اگر وہ سچا ہے تب بہی نہ پہریگا اسلام کیطرف سلامت **ف** یعنی گناہ سے تب بہی خالی نہین کیونکہ

بیزار ہونا اسلام سے اپنے زبان سے قبول کیا **اَلْحَلْفُ بِالْكَعْبَةِ** کعبے کے قسم کہانے کا بیان **عَنْ** امْرَأَةٍ مِنْ جُهَيْنَةَ أَنَّ يَهُودِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تُنَدِّدُونَ وَإِنَّكُمْ تُشْرِكُونَ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتَ وَتَقُولُونَ وَالْكَعْبَةِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَحْلِفُوا أَنْ يَقُولُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُولُ أَحَدُهُمْ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ شِئْتَ ترجمہ ایک عورت جہینہ کے قبیلے کی روایت کرتی ہے آیا ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا تم اللہ کے لیے شریک ٹہراتے ہو اور تم شرک کرتے ہو اور کہتے ہو تم ماشاء اللہ وشئت یعنی چاہے اللہ اور چاہو تم اور کہتے ہو تم لوگ والکعبۃ یعنے قسم ہے کعبے کی پھر حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو جسوقت تم ارادہ کرو قسم کہانے کا تو ورب الکعبۃ کہا کرو یعنی قسم ہے کعبے کے رب کی اور اگر کوئی کہنا چاہے ماشاء اللہ تو اوس کے بعد ثم شئت کہا کرے وشئت نکہا کرے **ف** کوئی شخص ہو اچھی بات کہے تو قبول کرنا چاہیے اوس یہودی کا کہا سنا آپنے اور لوگون کو حکم کر دیا والکعبۃ کے جگہ ورب الکعبۃ کہا کرین اسکے معنے یون ہوتے یعنے قسم ہے کعبے کے خدا کی اب وہ لفظ درست ہو گیا اور ماشاء اللہ وشئت کہا کرتے تھے اسکے معنے وہ بات کہ اللہ چاہے اور تم چاہو اس کلمے مین ذرا سوء ادب تہا آپنے اتنا سوء ادب بھی گوارا نہ کیا اور فرمایا کہ ماشاء اللہ ثم شئت کہا کرو وہ بات جو چاہے اللہ تعالیٰ اور اوس کے بعد تیرا چاہنا بھی ہو **اَلْحَلْفُ بِالطَّوَاغِيتِ** ہڑنگون چپے جھوٹے معبودون کے قسم کہانے کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ ترجمہ عبد الرحمان بن سمرہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت قسمین کہایا کرو باپون کی اپنے اور جھوٹے معبودون کی **اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ** لات کی قسم کہانے کا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے لات کی (نام تہا ایک بت کا) اوسکو چاہیے کہے لا الٰہ الا اللہ اور جو کوئی کہے اپنے ساتہہ والے کو آؤ جوا کہیلین گے اوسکو چاہیے کہ کچھ صدقہ کرے **اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى** لات اور عزےٰ کی قسم کہانے کا بیان **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ بَعْضَ الْأَمْرِ وَأَنَا حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِي أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتَ ائْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ فَإِنَّا لَا نَرَاكَ إِلَّا قَدْ كَفَرْتَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاتْفُلْ عَنْ شِمَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تَعُدْ لَهٗ
ترجمہ مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے بیان کیا اون کے باپ نے ہم باتین کررہے تہے لوگون مین اور اون دنون مین نیا نیا مسلمان ہوا تہا میرے منہہ سے نکلگیا باللات والعزی یعنے قسم ہے لات اور عزی کی مجھکو ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے کہا بری بات کہی تو نے اچل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر کہہ یہہ بات اور کہا اوس نے ہماری نزدیک تو تو نے کفر کی بات کہی مصعب کے باپ کہتے ہین ہم گئے آپکے پاس اور بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ حال آپ نے فرمایا تو لا الہ الا اللہ وحدہ تین بار کہہ لے اور اعوذ باللہ پڑہ **ف** یعنی اس گناہ کا یہی کفارہ ہے اور یہ ہوئے کہ منہہ سے نکلجاوے تو اوس سے آدمی کافر نہین ہوتا لیکن برا کلمہ ہے **ف** اور فرمایا کہ تین بار اعوذ باللہ من الشیطان جب پڑہ چکے تو تین بار بائین طرف تہوک دی اور پہر کبھی ایسے قسم نکہائیو عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِيْ اَصْحَابِيْ بِئْسَ مَا قُلْتَ قُلْتَ هُجْرًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَانْفُثْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ لَا تَعُدْ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے اون کے باپ نے بیان کیا کہ مین نے قسم کہائی لات اور عزی کی میرے ساتہ والے نے سنکر کہا بری بات کہی تو نے اور فحش کلام ہے پہر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا مین نے یہ حال آپ کے روبرو آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر پڑہ کر تہوکدے بائین طرف تین بار اور اعوذ باللہ من الشیطان پڑہ اور پہر ایسا نکرو یعنے ایسے قسم نکہانا اور لا الہ الا اللہ کے معنے یہہ ہین یعنی نہین کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے جو یکتا ہے اور اوسکی جوڑ کا کوئی نہین اوسی کی بادشاہت ہے سب جگہہ اور اوسی کو تعریف اور خوبی ہے ہمیشہ اور وہ ہر چیز پر قدرت اور حکومت رکہتا ہے

ابرار القسم

قسمون کے پورا کرنے کے بیان مین

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون کا۔ اول تو اون مین سے پیچہے جانا جنازون کے اور بیمار کو پوچہنے کو جانا۔ اور چہینک کا جواب دینا یعنے جب چہینکنے والا الحمد للہ کہے اوسوقت یرحمک اللہ کہنا یعنی رحم کرے اللہ تعالے تیرے پر اور دعوت اگر کوئی کرے قبول کرنا اور جسپر ظلم ہوا یا ہوتا ہے اوسکی مدد کرنا جسطرح سے بن آوے اور

قسمون کو سچا کرنا اور سلام کا جواب دینا **مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَاٰی خَيْرًا مِّنْهَا**
کسی نے قسم کہائی کسی چیز کے کرنے پر یا نہ کرنے پر بعد قسم کے اوسی کو خوب اور بہتر پایا تو کیا کرے وہ آدمی **عَنْ**
اَبِيْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَی الْاَرْضِ يَمِيْنٌ اَحْلِفُ عَلَيْهَا فَاَرٰی غَيْرَهَا خَيْرًا
مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُهُ ترجمہ ابو موسے رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی قسم روئی
زمین پر ایسی نہین ہے اگر مین قسم کہاؤن اوسپر پھر بہتر جانون مین اس کے سوا کو تو وہی کام کرون مین جو
بہتر ہے **ف** یعنی قسم کا کفارہ دیکر وہ کام کرون تاکہ اچھی بات سے انکار کرنا لازم نہ آوے **اَلْكَفَّارَةُ**
قَبْلَ الْحِنْثِ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان **عَنْ** اَبِيْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَتَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَعْنِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ لِنَسْتَحْمِلَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا
اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاُتِيَ بِاِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ
فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ
فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ
فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَحْلِفُ عَلٰی يَمِيْنٍ فَاَرٰی غَيْرَهَا
خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ترجمہ ابو موسے اشعری سے
روایت ہی آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یعنے اکیلا نہین بلکہ اپنی قوم کی جماعت مین ملکر
آیا تہا اور آئے تہے ہم سب اس غرض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگین آپ نے
ہم لوگون کو فرمایا واللہ مین تم کو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری کی چیز تمہارے لیے نہین
ابو موسے فرماتے ہین ہم ٹھرے رہے جتنی دیر اللہ نے چاہا اتنی مین آئے کچھ اونٹ پھر حکم ہوا ہمارے
لیے تین اونٹ دینے کا جب ہم وہان سے روانہ ہوئے تو لوگ آپس مین تذکرہ کرنے لگے کہ یہہ سواری مین ہم
کو مبارک نہ ہون گے کیونکہ جب ہم نے آپ کے پاس آکر سواری مین مانگی آپنے قسم کہائی اور فرمایا کہ تم کو سواری
نہ دونیگے ابو موسے رضہ فرماتے ہین ہم آئے آپ کے پاس اور تذکرہ کیا آپ سے اوس بات کا جو ہم نے آپس
مین کہی تہی آپنے فرمایا مینے تم کو سواری نہین دی بلکہ اللہ تعالے نے دی ہے اور فرمایا یہہ بات اللہ کی
قسم مین جو قسم کہاتا ہون اور پہر بہتر دیکھتا ہون اوس کے غیر کو اوس سے تو کفارہ دیدیتا ہون اپنی قسم کا اور
کرتا ہون وہ کام جو بہتر ہوتا ہے اوس قسم سے **ف** پہلے کفارہ دینا اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے فرمایا مین
کفارہ دیتا ہون اور پھر اوس کام کیطرف آتا ہون جسکو بہتر جانتا ہون **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَاٰی غَيْرَهَا خَيْرًا

مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے دادا سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے کسی چیز پر پہر سمجھے اوس کے غیر مین بہتری اول کفارہ دیکر لیوے اپنی قسم کا پہر رجوع کرے اوسکام کیطرف جو بہتر نظر آیا ہے اوسکو اوس چیز سے جسپر قسم کہائی تہی

ف یعنی اپنے قسم پر نہ اڑا رہے بلکہ قسم کو توڑ ڈالے اور اوسکا کفارہ دے کر وہ کام کرے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَنْظُرِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ فَلْيَأْتِهٖ ترجمہ عبد الرحمان بن سمرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے تم مین سے کسی بات پر پہر سمجھے اوس کے خلاف مین بہلائی تو چاہیے کہ کفارہ دیوے اپنے قسم کا اور نظر کرے اوس کو جو بہتر ہے اوس سے اور آوے اوس کام کی طرف جو بہتر ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِيْنٍ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ترجمہ عبد الرحمان بن سمرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو جب تو قسم کہاوے کسی چیز پر پہلے کفارہ دے اپنی قسم کا پہر کر اوس کام کو جو بہتر ہو اوس چیز سے جسپر تو نے قسم کہائی تہی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَائْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ترجمہ اوپر گزرا

الْكَفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْثِ قسم ٹوٹنے کے بعد کفارہ دینے کا بیان

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ترجمہ عدی بن حاتم رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کرے کسی چیز پر پہر سمجھے اوس کے غیر مین بہلائی اول کرے اوس کام کو جو بہتر ہے اور پہر کفارہ دیوے اپنے قسم کا عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدَعْ يَمِيْنَهٗ وَلْيَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْهَا ترجمہ اوپر گزرا عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرُكْ يَمِيْنَهٗ ترجمہ عدی بن حاتم رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کرے کسی بات پر پہر دیکہے اوس کے سوائے بہتری تو کرے اوسی کام کو جو بہلا ہے اور چہوڑے اپنی قسم کو عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهٖ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِيْ أَتَيْتُهٗ أَسْأَلُهٗ فَلَا يُعْطِيْنِيْ وَلَا يَصِلُنِيْ

ثم يحتاج الي فياتيني فيسالني و قد حلفت ان لا اعطيه ولا اصله فامرني ان اتي الذي
هو خير و اكفر عن يميني ترجمہ ابی زعرا اپنے چچا سے ابی الاحوص سے اور وہ اپنے باپ سے روایت
کرتے ہیں کہا اونہون نے مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا آپ سے یا رسول اللہ میرے
چچا کے بیٹے کی بات دیکھی آپنے مین اوس کے پاس اگر کچھہ مانگتا ہون تو نہیں دیتا مجھکو اور رشتہ داری
کا بھی برتاو نہیں برتتا ف یعنی جیسا بھائیون کو بھائیون سے سلوک کرنا چاہیے میرے ساتھ نہیں کرتا
ت اور اوسکو کچھہ کام پڑتا ہے تو میرے پاس آکر مانگتا ہے اس سبب سے مین نے بھی قسم کہائی کہ مین بھی
اوسکو کچھہ نہ دونگا اور قرابت کا بھی لحاظ نہ کرونگا آپنے حکم کیا مجھکو کہ تو وہ کام کر جس مین بھلائی ہو اور
اپنی قسم کا کفارہ دیدے **عن** عبد الرحمان بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله عليه و
سلم اذا اليت علی يمين فرايت غيرها خيرا منها فايت الذي هو خير و كفر عن
يمينك ترجمہ عبد الرحمان بن سمرہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
قسم اور سعد کرے تو کسی چیز پر پھیر دیکھے تو اوس کے غیر مین بھلائی تو آجا اوس کام کیطرف جس مین
بھلائی ہے اور کفارہ دیدے اپنی قسم کا **عن** عبد الرحمان بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله
عليه وسلم اذا حلفت علی يمين فرايت غيرها خيرا منها فايت الذي هو خير منها
وكفر عن يمينك ترجمہ اوپر گزرا **عن** عبد الرحمان بن سمرة قال لي رسول الله صلی الله
عليه وسلم اذا حلفت علی يمين فرايت غيرها خيرا منها فايت الذي هو خير و كفر
عن يمينك ترجمہ اوپر گزرا **اليمين فيما لا يملك** جس چیز کا آدمی مالک نہیں اوس کی
قسم کہانے کے بیان مین **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلی
الله عليه وسلم لا نذر و لا يمين فيما لا يملك و لا في معصية و لا قطيعة رحم ترجمہ
عمرو بن شعیب سے روایت ہی اونہون نے سنا اپنے باپ سے اونہون نے دادا سے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور قسم اوس چیز کی نہیں ہو سکتی جسکا آدمی مالک نہیں اور گناہ کی بات
اور قطع رحمی مین بھی قسم نہیں ہو سکتی ف غیر ملک مین نذر کرنا۔ مثلا کوئی کہے اگر اچھی ہو جاوے
میری بیماری تو فلانے کا جو غلام ہے اوسکو آزاد کرونگا قطع رحم یعنے کسی نے قسم کہائی کہ مین اپنے
بہائی یا بہتیجے سے سلوک نہ کرونگا تو اس قسم کو توڑ دینا چاہیے اور اوسکا کفارہ بھی دلکرنا چاہیے **من**
حلف فاستثنی جو کوئی قسم کہانیکے بعد انشاء اللہ کہے لیوی اوسکا بیان **عن** ابن عمر عن
النبي صلی الله عليه وسلم قال من حلف فاستثنی فان شاء مضی و ان شاء ترك غير حنث

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھا کر انشاء اللہ کہہ لیوے اگر پورا کرے یا نہ کرے کفارہ نہ ہوگا ف لیکن انشاء اللہ کہنا اسطرح ہے کہ قسم کے ساتھ ملا ہوا ہووے اور اگر بہت دیر ہوگئی تو معتبر نہیں

النیة فی الیمین قسم میں نیت کرنے کا اعتبار ہے **عن عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الاعمال بالنیات وانما لامرئ ما نوی فمن کان هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة يتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه ترجمہ عمر بن خطاب رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام ہو اوس میں نیت کا اعتبار ہے اور آدمی کو وہی چیز ملے گی جو اوس نے نیت کی ہوگی، جب یہ بات معلوم ہوئی تو جو کوئی ہجرت کرے اللہ اور اوس کے رسول کیطرف تو وہ ہجرت یعنی گھر اور تعلق کو چھوڑنا اللہ کیواسطے ہوگا اور جو کوئی ہجرت کرے دنیا کے لیے یعنی اس خیال سے کہ ہجرت کرونگا تو مال ہاتھ آوے گا یا عورت کے لیے کہ اوس سے نکاح کرونگا تو اوس کی ہجرت انہی چیزوں کیطرف ہوگی یعنی عورت اور دنیا کے ثواب اسکو کچھ ملنے والا نہیں ہر کار خیر میں خالص نیت کا ہونا ضرور ہے ایسا ہی قسم میں بھی نیت معتبر ہے کیونکہ قسم بھی ایک عمل ہے

تحریم ما احل اللہ عز وجل حرام کر لینا اپنے اوپر اوس چیز کو جسکو اللہ تعالے نے حلال کیا ہے **عن عائشة** ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يمكث عند زينب بنت جحش فيشرب عندها عسلا فتواصيت انا وحفصة ان ايتنا دخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم فلتقل اني اجد منك ريح مغافير اكلت مغافير فدخل على احدهما فقالت ذلك له فقال لا بل شربت عسلا عند زينب بنت جحش ولن اعود له فنزلت يا ايها النبي لم تحرم ما احل الله لك الى ان تتوبا الى الله عائشة وحفصة واذ اسر النبي الى بعض ازواجه حديثا لقوله بل شربت عسلا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس اور اون کے گھر ٹھہرا کرتے تھے کچھ دیر ایک روز آپنے اون کے پاس شہد پیا میں نے اور حفصہ نے آپس میں صلاح کی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں میں سے کسی کے پاس آویں تو یوں کہنا چاہیے کہ آپسے مغافیر یعنی گوند کی بو آتی ہے کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے اس صلاح کرنے کے بعد آئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں بی بیوں میں سے کسی کے پاس وہی بات کہی اوس بی بی نے آپ کے روبرو آپ نے اونکو جواب دیا میں نے مغافیر تو نہیں کھایا البتہ شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور فرمایا پھر دوبارہ نہ پیئونگا اوس شہد کو پھر اتری یہ آیت یا ایها النبی لم تحرم ما احل الله لك الى ان تتوبا تک یعنی اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال

کیا اللہ نے تجھ پر چاہتا ہے رضامندی اپنی عورتون کی اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ٹھہرا دیا اللہ نے تمکو کھول ڈالنا اپنی قسمونکا اور اللہ صاحب ہی تمہارا وہی ہے سب جانتا حکمت والا اور جب چھپا کر کہے نبی نے اپنی کسی عورت سے ایکبات پھر جب اوسنے خبر کردی اوسکی اور اللہ نے جتا دیا نبی کو جتائی نبی نے اوسمین سے کچھہ اور ٹلا دے کچھہ پھر جب وہ جتایا عورت کو بولے تجھکو کس نے بتایا کہا مجھکو بتایا اوس خبر والے واقف نے اگر تم دونو توبہ کرتیان تو جھک پڑے ہین دل تمہارے **ف** حضرت نے ایک حرام اپنی موقوف کردی یا ایک بی بی کے ہان سی شہد پینا موقوف کردیا خاطر سے اور بیبیونکی اوسپر اللہ تعالی نے یہہ فرمایا (یعنی اے نبی کیون حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھہ پر آخر تک آیت کے) اور قسم کا کھولنا کفارہ دیوے) یعنی یہہ جو اللہ تعالے نے فرمایا تم کو ٹھہرا دیا اللہ نے کھولنا اپنی قسمونکا (تو کھولنا قسم کا یہہ کہ کفارہ دی اپنی قسم کا۔ اور اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہہ مجھہ پر حرام ہے تو قسم ہو گئی کفارہ دیوے تو اوسکو کام مین لاوے کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی) یعنے کفارہ مین کھانا یا کپڑا یا لونڈی کوئی سے چیز دیوے تو جائز ہی رہے فایدہ شاہ عبدالقادر کا ہے لیکن اس مین کچھہ زیادتی بھی کی گئی ہے اور جہان جہان زیادتی کی ہے وہان یہہ () نشان کردیا ہے اور جس فایدے سی آگے کی آیت کا مطلب کھلتا ہے وہ یہہ ہی **ف** بعضی کہتی ہین اوس حرام کا موقوف کرنا حضرت حفصہ کو کہا اور خبر کرنے سے منع کیا اور اوس کے ساتھ کچھہ اور بھی تھا پھر اونہون نے حضرت عائشہ کو خبر کردی کہ دونون باتون مین مطلب تھا دونونکا) یعنے چھپاکر جو بات کہی تھی نبی نے اپنی کسی عورت کو وہی بات تھی جو فائدے مین بیان ہوئی اور جب حضرت حفصہ نے اس کی خبر دی حضرت عائشہ کے پاس پھر وحی سے معلوم کر کر حضرت نے بی بی حفصہ کو الزام دیا حرام کی بات کا ہو دوسری بات ذکر مین نہ لائے) جب اوس نے یعنے حضرت حفصہ نے باوجود منع کرنے کے اسبات کی خبر عائشہ رض تک پہونچادی اللہ نے جتادیا نبی کو کہ حفصہ نے ذکر کر دیا اوس بات کا جس سے اوسکو منع کیا تھا تم نی اِن دونون فائدون سے آیت کا مطلب ظاہر ہوتا ہے اسواسطے اتنی طوالت کی ہے **ت** راوی بیان کرتا ہی آیت مین دونون کے توبہ کرنے کا جو ذکر آیا ہے اون سے مراد عائشہ رض اور حفصہ رض ہین اور آیت مین یہہ جو فرمایا کہ جب چھپا کر کہے نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات اوس سے یہی بات سے بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا کہا مراد ہے یعنے مین نے اور کچھہ نہین پیا سوائے شہد کے **ف** یہان حدیث مین ایک چیز کا ذکر کیا ہے اور فائدے مین دونون باتین بیان کے گئے ہین یعنی شہد اور حرم کا حرام کرنا دونون مین سے ایک بات بیوی سی فرمائی تھی آپنے

اذا حلف لا یأتدم فاکل خبزا بخل

اگر کسی نے قسم کھائی کہ مین سالن کے ساتھہ روٹی نہ کھاونگا اور کھائی روٹی سرکے کے ساتھہ تو کیا حکم ہی اسکا عن

جابر قال دخلت مع النبی صلی اللہ علیه وسلم بیته فاذا فلق وخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم کل فنعم الادام الخل ترجمہ جابر رض سے روایت ہے داخل ہوا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر
مین آپکے وہان دیکھا تو فلق یعنے روٹی کا ٹکڑا اور سرکہ موجود تھا آپنے فرمایا کھا تو کیونکہ سرکہ اچھا سالن ہے
ف سرکے کو سالن فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی شخص سالن کے ساتھ کھانا کھانے کی قسم کھالیوے اور
پھر سرکے کے ساتھ کھاوے اوسکی قسم ٹوٹ جاوے گے **فی الحلف والکذب لمن لم یعتقد
الیمین بقلبه** جو شخص دل سے قسم نہ کھاوے بلکہ زبان سے کہے تو اوسکا کیا کفارہ ہے **عن** قیس
بن ابی غرزة قال کنا نسمی السماسرة فاتانا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ونحن نبیع فسمانا
باسم هو خیر من اسمنا فقال یا معشر التجار ان هذا البیع یحضره الحلف والکذب فشوبوا بیعکم
بالصدقة ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے ہم کو لوگ سمسار یعنے دلال کہا کرتے تھے ایکبار ہم کچھ بیچ رہے تھے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ہمارا نام اس نام سے بہتر لیکر اے سوداگرو بیچنے مین قسم بھی
کھانے کا اتفاق ہوتا ہے اور جھوٹھ بولنے کا (گو دل سے نہ بولو) تو ملا دیا کرو اپنی خرید و فروخت مین صدقہ کو
(یعنی کچھ صدقہ دیا کرو تو یہ گناہ مٹ جاویگا) **عن** قیس بن ابی غرزة قال کنا نبیع بالبقیع فاتانا
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وکنا نسمی السماسرة فقال یا معشر التجار فسمانا باسم هو خیر
من اسمنا ثم قال ان هذا البیع یحضره الحلف والکذب فشوبوه بالصدقة ترجمہ قیس بن ابی غرزہ
سے روایت ہے بیچتے تھے ہم بقیع مین (نام ہے جگہہ کا مدینہ طیبہ مین) باقی ترجمہ اوپر گزرا **فی اللغو و
الکذب** بیہودہ اور جھوٹھ بیار کے وقت اگر زبان سے نکلے تو کیا کفارہ ہے **عن** قیس بن ابی
غرزة قال اتانا النبی صلی اللہ علیه وسلم ونحن فی السوق فقال ان هذه السوق یخالطها
اللغو والکذب فشوبوها بالصدقة ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے آئے ہمارے پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بازار مین تھے آپنے فرمایا ہم کو یہ بازار ہے اسمین بیہودہ اور جھوٹھ باتین بھی ہوتے
مین ملاؤ تم اوس مین صدقے کو **عن** قیس بن ابی غرزة قال کنا بالمدینة نبیع الاوساق و
نبتاعها وکنا نسمی السماسرة ویسمینا الناس فخرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ذات
یوم فسمانا باسم هو خیر من الذی سمینا انفسنا وسمانا الناس فقال یا معشر التجار
انه یشهد بیعکم الحلف والکذب فشوبوه بالصدقة ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے
تھے ہم مدینہ طیبہ مین اور خرید و فروخت کرتے تھے ہم اوساق یعنے وسقون کھجور وغیرہ کے اور ہم اپنے تئین سماسرہ
کہتے تھے اور لوگ بھی ہم کو سماسرہ (یعنے دلال) کہا کرتے تھے گھر سے روانہ ہوئے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ایک روز اور نام لیا ہمارا ایسے نام کے ساتھ جو بہتر تہا اوس نام سی جو ہم نے اپنے لیے کہا تہا اور بہتر تہا اوس سے جو لوگ ہم کو کہا کرتے تہے اور فرمایا یا معشر التجار کہہ کر یعنی ای سوداگری کرنیوالے لوگو تمہارے سوداگری اور تجارت مین جہوٹھ اور قسمین بہی ہوتی ہین تمہاری لیی ضرور ہے صدقے کا ملانا کہنا اوس تجارت مین **ف** یعنی جو نفع حاصل ہوا اوس مین سی صدقہ دیتی رہنا تاکہ جہوٹ اور لغو کا کفارہ ہو جاوے **النہی**

عن النذر نذر اور منت ماننے کی ممانعت کا بیان **عن عبد اللہ بن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن النذر و قال انہ لا یاتی بخیر و انما یستخرج بہ من البخیل ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور منت ماننے سے اور فرمایا نذر سے انسان کی کچھ بہلائی اور بہتری نہین ہوتی۔ بلکہ نذر اس لیے ہے کہ بخیل کے ہاتھ سے کچھ نکلے **عن عبد اللہ بن عمر** قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النذر و قال انہ لا یرد شیئا انما یستخرج بہ من الشحیح ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منت ماننی سے اور فرمایا وہ نذر نہین رد کرتی کسی چیز کو نذر فقط اس لیے ہے کہ بخیل کے مال مین سی کچھ خرچ کرایا جاوے **ف** نذر ماننی سی شاید اس واسطے منع کیا ہے کہ منت ماننے والا خدا سی گویا ایک شرط کرتا ہی اور کہتا ہی اگر خدای تعالے میری بیماری اچھی کر دیگا تو مین اتنا صدقہ کرونگا اس کے نام سے اور اگر ایسا نکرے گا تو نہین اور ایسا عقیدہ بخیل کا بہی ہو سکتا ہی تو گویا نذر بخیل کے حق مین اوس کے مال کے خرچ کرانے کے لیے ہوئے ہے اور سخی صدقہ دینے والے کو نذر ماننے کی کیا حاجت ہی وہ تو بے نذر کے ہی خرچ کرتا ہی نذر ماننا گویا اپنے بخیل کہلانا ہے بعض کے حق مین نذر کرنا مکروہ ہے اور بخیل کے لیے خدا کی طرف سے جرمانے کے طور پر ہی منت ماننی والے کو چاہیے جس چیز کے دینے کا خدا سے اقرار کیا ہے اوس چیز کو اپنی اوپر واجب جاننے کا کام ہو یا نہو تاکہ بخیل کے صفت سی پاک ہو جاوے اور صدقہ اللہ تعالے کی رضا کے لیے ہو جاوے بعضون نے کہا کہ اس حدیث سی نذر کی ممانعت منظور نہین ہے بلکہ غرض یہ ہے کہ لوگ نذر خالص خدا کے لیے کرین نہ اپنی غرض کے واسطے جیسے بخیل لوگون کی عادت ہوتی ہی **النذر لا یقدم شیئا و لا یؤخر** نذر آگی کی چیز کو پیچہے نہین کرتی اور پیچہے کی چیز کو آگے نہین کرتی **عن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النذر لا یقدم شیئا و لا یؤخر انما یستخرج بہ من الشحیح ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کسی چیز کو آگے اور پیچہے نہین کر سکتی نذر بخیل کا مال خرچ کرانے کے لیے ہی ہے **عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاتی النذر علی ابن آدم شیئا لم یقدر علیہ و لکنہ شیء استخرج بہ من البخیل ترجمہ ابو ہریرہ رض سی روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہین لاتی انسان کے

لیے کوئی چیز اور نہین مالک کرتی آدمی کو کسی شے کا جو اوس کے تقدیر مین نہین لیکن نذر ایک چیز ہے جو خرچ کرانی
ہی مال بخیل کا **النذر یستخرج بہ من البخیل** نذر اس لیے ہے کہ خرچ کرایا جاوے اس سے
مال بخیل کا عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنذروا فان النذر لا یغنی
من القدر شیئا و انما یستخرج بہ من البخیل ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے مت منت مانا کرو کیونکہ نذر اور منت تقدیر کے لکھے مین کچھ کام نہین آتی جو ہونے والی بات
ہی اوسکو نہین روکتی وہ تو اس لیے ہے کہ بخیل سے کچھ خرچ کرا دے **النذر فی الطاعۃ** کسی عبادت
کے لیے نذر ماننے کا بیان عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع
اللہ فلیطعہ و من نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر مانے کہ فرمانبرداری کرونگا اللہ تعالے کی تو چاہیے کہ وہ فرمانبرداری
کرے اوسکی اور جو کوئی نذر مانے کہ مین نافرمانی کرونگا اللہ تعالے کی تو چاہیے اوسکو کہ نافرمانی
نہ کرے اوسکی ف اللہ کی فرمانبرداری کرے یعنے پورا کرے نذر کو اور نافرمانی اور بے حکمی نہ کرے یعنے
نافرمانی کا کام نہ کرے اور قسم کو توڑ ڈالے اوسکا کفارہ دیدیوے **النذر فی المعصیۃ**
گناہ کے کام مین نذر کرنیکا بیان عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ و من نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر کرے اللہ تعالی کی فرمانبرداری اور اطاعت کی
تو چاہیے اوسکو اطاعت کرے خدا تعالے کی اور جو شخص نذر مانے اس بات کی کہ گناہ کرے اللہ تعالے کا
اور نافرمانی کرے اوسکی وسکو یہ بات ضرور ہی کہ باز آوے نافرمانی کے کام سے اور نہ کرے نذر مانی ہوئی کو۔
عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ
و من نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ ترجمہ اوپر گزرا **الوفاء بالنذر** نذر کے پورا کرنے کا بیان
عن عمران بن حصین یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیرکم قرنی
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم فلا ادری اذکر مرتین
بعدہ او ثلاثا ثم ذکر فیہم قوما یخونون ولا یؤتمنون و یشہدون ولا یستشہدون
و ینذرون ولا یوفون و یظہر فیہم السمن ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہی فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون سے بہتر وہ لوگ ہین جو میرے زمانے مین ہین پھر اوس کے بعد وہ لوگ
ہین جو قریب ہین میرے زمانے کے اور پھر جو قریب ہونگے اوس زمانے کے یعنے تیسری زمانے کے لوگ جو

قریب ہین اوس دوسرے زمانے کے ف یعنی یہی زمانے بہتر ہین ایک زمانہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور دوسرا زمانہ اوس کے بعد کا اور تیسرا زمانہ اوس دوسرے کے بعد کا ف پھر راوی بیان کرتا ہے کہ مجھے
یاد نہین ہے دو بار فرمایا آپنے یا تین بار یعنی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ کا کلمہ دو بار فرمایا تھا یا تین بار پھر ذکر کیا اون لوگونکا
جو خیانت کیا کرتے ہین اور امانت داری نہین کرتے اور گواہی دیتے ہین اور گواہی کو بلائے نہین جاتے اور
نذر کرتے ہین لیکن نذر کو پوری نہین کرتے اور ظاہر ہوگا اون مین سِمَن یعنی موٹا پا در خوب کہا کہا کر
ف اس سے معلوم ہوا کہ نذر ماننے کے بعد اوسکا پورا کرنا واجب ہے **اَلنَّذْرُ فِیْمَا لَا یُرَادُ بِہٖ**
وَجْهُ اللّٰهِ بیان اوس نذر کا جس مین اللہ تعالے کی رضامندی کا ارادہ نہ کیا جاوے **عَنْ** ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ یَقُوْدُ رَجُلًا فِیْ قَرَنٍ فَتَنَاوَلَهٗ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهٗ قَالَ اِنَّهٗ نَذْرٌ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے نکلے
ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے نزدیک سے کہ کھینچتا تھا وہ شخص دوسرے آدمی کو رسی مین
باندہ کر گئے اوس کے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور کاٹ ڈالا اوسکو یعنے اوس چیز کو جس سے اوسکو کھینچتا
تھا عرض کیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اوس نے نذر مانی تھی اسی طرح **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ یَعْنِیْ بِرَجُلٍ وَهُوَ یَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ یَقُوْدُهٗ اِنْسَانٌ
بِخِزَامَةٍ فِیْ اَنْفِهٖ فَقَطَعَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ یَقُوْدَهٗ بِیَدِهٖ
قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ وَاَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ یَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ وَاِنْسَانٌ قَدْ رَبَطَ یَدَهٗ بِاِنْسَانٍ اٰخَرَ
بِسَیْرٍ اَوْ خَیْطٍ اَوْ بِشَیْءٍ غَیْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ ثُمَّ
قَالَ قُدْهُ بِیَدِكَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کعبے
کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اسی طرح پر کھینچ رہا تھا اوسکو دوسرا آدمی اونٹ کی نکیل سے باندہ کر تو
کاٹ ڈالا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنے ہاتھ مبارک سے اور حکم کیا اوس کو کہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ اور
ابن جریج کی دوسری روایت مین یون ہے کہ روایت کیا ابن عباس رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اوس
شخص کے نزدیک سے اور وہ طواف کر رہا تھا کعبے کا اور ایک آدمی نے باندہ دیئے تھے ہاتھ اوس کے دوسرے
آدمی کے ساتھ اور جس چیز سے ہاتھ باندہے ہوئے تھے وہ تسمہ تھا یا ڈورا تھا یا کوئی اور چیز تھی پھر کاٹ
ڈالی وہ چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اور فرمایا اوس کھینچنے والے کو کہ اوسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ
اَلنَّذْرُ فِیْ مَا لَا یَمْلِكُ نذر کرنا اوس چیز کی جو اپنی ملک اور قبضے مین نہو **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ

حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ
آدَمَ ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین
جائز نذر کرنا اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے چیز مین اور نہین جائز اوس چیز مین جسکا مالک نہین آدمی

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى
مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ترجمہ ثابت بن ضحاک رضہ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے کسی ملت کی سواے ملت اسلام کے اور جہوٹہا ہووے
اپنی قسم مین تو ہو جاوے گا وہ آدمی ویسا ہے جیسا اوس نے اپنے تئین کہا اور جس نے قتل کیا اپنے
تئین دنیا مین کسے چیز سے عذاب کیا جاوے گا وہ آدمی اوسی چیز کے ساتہہ جس چیز سے اوس نے
اپنے تئین ہلاک کیا تہا قیامت کے روز اور نہین ہوتی نذر اوس چیز مین جسکا مالک نہین آدمی **ف**
سواے ملت اسلام کے قسم کہایا اسطرح پر کہ اگر مین فلانا کام نہ کرون تو مین نصرانی ہون یا یہودی وغیرہ
نعوذ باللہ منہ اور جس چیز کا آدمی مالک نہین اوسکی نذر کرنا جائز نہین جیسے کوئی کہے اگر میری بیماری
اچہی ہو جاوے تو فلانا غلام آزاد کرون گا اور حالانکہ وہ غلام اوسکی ملک مین نہین **مَنْ نَذَرَ**
أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ جو کوئی نذر کرے کہ مین بیت اللہ کو پیدل چلکر جاؤن گا
تو اوس کے لیے کیا حکم ہے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ فَأَمَرَتْنِي
أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ ترجمہ عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہے نذر کی میری بہن نے کہ پیدل چلکر جاؤن گے
بیت اللہ کو اور حکم کیا مجہکو کہ پوچہ اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر مین نے پوچہا اوس
کے لیے یہہ مسئلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا پیدل چلے اور سوار ہو جایا کرے **ف** یعنی فقط پیدل
چلنے کی نذر ماننا اپنی جان پر تکلیف بے فایدہ اوٹہانا ہے **إِذَا حَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لِتَمْشِيَ**
حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ اگر قسم کہاوے کوئی عورت ننگے پانؤن اور ننگے سر چلکر جانے
کے کعبے حج کرنے کے لیے تو کیا حکم ہے اوس کے لیے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ترجمہ عقبہ بن عامر
رضہ سے روایت ہے اونہون نے پوچہا اپنی بہن کے لیے مسئلہ کہ اوس نے نذر مانی ہے ننگے پاؤن اور ننگے

سر چلا جانے کی آپنے فرمایا کہ کہدا اپنی بہن کو اوڑھے اپنی اوڑھنی اور سوار ہوکر جاوے اور رکھے تین روزے
تین دن تک **مَنْ نَذَرَ اَنْ تَصُوْمَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَصُوْمَ** بیان مین
اوس آدمی کے کہ نذر مانی اوس نے روزے رکھنے کی پھر وہ مرگیا شخص اور روزے رکھنے نہ پایا **عَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَكِبَتِ امْرَأَةٌ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَصُوْمَ فَاَتَتْ
اُخْتُهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَمَرَهَا اَنْ تَصُوْمَ عَنْهَا
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک عورت سوار ہوئی تہی دریا مین اور نذر مانی تہی اوس نے ایک مہینے کے
روزے رکھنے کی پھر مرگئی وہ عورت روزے رکھنے سے پہلے آئے اوسکی بہن نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور ذکر کیا آپکے روبرو یہہ حال اوسکا آپنے حکم کیا اوسکو روزے رکہنے کا اوسکیطرف سی **مَنْ**
مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ بیان اوس شخص کا جو مرجاوے اور اوس کے ذمے پر نذر ہو **عَنِ** ابْنِ
عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ
عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی
سعد بن عبادہ نے پوچھا مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اوس نذر کے باب مین جو تہی اوس کے
ماں کی ذمہ اور وہ مرگئی پہلے ادا کرنے سے فرمایا آپنے سعد بن عبادہ کو ادا کر تو اوس نذر کو اپنی ماں
کیطرف سی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا ترجمہ اوپر گزرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَلَمْ تَقْضِهٖ قَالَ
اقْضِهٖ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی آئے سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
بیان کیا کہ میری ماں مرگئی اور اوس نے ایک نذر مانی تہی اور وہ نذر ادا نہین ہوئی اوسکی ذمے ہے
آپنے فرمایا اون کو ادا کر تو اوسکو اپنی ماں کیطرف سی **ف** معلوم ہوا۔ ان حدیثوں سے جو نذر
کہ موجب قربت اور ثواب کی ہو اوس نذر کو اگر وارث ادا کرے تو ادا ہو جاتی ہے جیسے روزے رکہنا اور
بردہ آزاد کرنا وغیرہ اور جو نذر بے فایدہ ہو جیسے ننگے پاؤن اور ننگے سر پیدل چلنے کی نذر ماننا اس نذر
کو پورا کرنا واجب نہین کرے کرے اور نہ کرے تو خیر کیونکہ مکے کو پہونچنا شرط ہے کسی طرح بھی ہو جیسا اوپر
کی حدیث مین عقبہ بن عامر کی بہن کو حکم کیا پیدل بھی چل اور سوار بھی ہو جایا کر **اِذَا نَذَرَ ثُمَّ اَسْلَمَ**
قَبْلَ اَنْ يَفِيَ بیان اوس شخص کا جس نے نذر مانی تہی اور پہلے پورا کرنے نذر کے مسلمان ہو گیا وہ

ابنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ لَيْلَةٌ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَعْتَكِفُهَا فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَعْتَكِفَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رض نے نذر مانی تھی جاہلیت کے زمانے مین بیت اللہ شریف مین اعتکاف کرنے کے فرمایا آپنے اونکو کہ اعتکاف کرین تاکہ نذر پوری ہو جاوے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَلٰى عُمَرَ نَذْرٌ فِي اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَعْتَكِفَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے نذر مانی تھی حضرت عمر رض نے رات بھر اعتکاف کرنے کے مسجد الحرام مین تو پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ آپنے حکم دیا اونکو اعتکاف کرنیکا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَعْتَكِفَهُ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے حضرت عمر رض نے نیت کی تھی جاہلیت کے زمانے مین ایکدن کے اعتکاف کی پھر پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ حکم کیا آپنے اونکو اعتکاف کرنے کا اوس جگہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَنْخَلِعُ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ترجمہ عبد اللہ بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہین جب توبہ قبول ہوئے اونکی کہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ مین الگ ہو جاتا ہون اپنے مال سے اور کر دیتا ہون اوسکو صدقہ دیتا ہون اوسکو اللہ اور اوس کے رسول کیطرف آپنے فرمایا اوسکو کچھ رکھ لے اپنے مال مین سے تاکہ اوس سے تیرا کام چلے اور آرام ہو تجھکو

اِذَا اَهْدٰی مَالَهٗ عَلٰی وَجْهِ النَّذْرِ اگر ہدیہ کرے کوئی اپنے مال کو نذر کے طور پر تو کیا حکم ہے اوسکا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَدِيْثِهِ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ مُخْتَصَرٌ ترجمہ عبد اللہ بن کعب روایت کرتے ہین سنا مین نے کعب بن مالک سے جب اونہون نے بیان کیا اپنے پیچھے رہ جانے کا حال یعنے اوس زمانے کا جس زمانے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبوک کی لڑائی کو تشریف لیگئے تھے کعب بن مالک بیان کرتے ہین کہ جب مین اونکے سامنے

آپکے کہا مینے یارسول اللہ میری توبہ مین سے یہہ بات بہی ہے کہ جدا ہوجاؤن اپنے مال سے اور کردون اوس کو صدقہ اور ہدیہ اوسکو اللہ اور اوسکے رسول کیواسطے آپنے فرمایا اوسکو رکہہ لے اپنے نزدیک تہوڑا سا مال یہہ بات اچھی ہے تیرے لیے وہ کہتے ہین مین نے کہا رکھ لیا ہے مین نے اپنے لیے وہ حصہ جو خیبر مین ہے یہہ روایت مختصر بیان کی گئی ہے **ف** یہہ صدقہ تہا اور ہدیہ نذر نہین تہی لیکن کعب بن مالک رضہ نے اوسکو نذر کے طور پر اپنے دل مین ٹہان لیا تہا یہہ کہ ضرور بالضرور اپنے مال کو اللہ اور اوس کے رسول ص کی رضامندی مین صرف کرونگا اسی واسطے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوس مین سے کچہہ مال رکہہ لے اگر نذر ہوتی تو سب مال کا دینا واجب ہوتا اور دوسری اس سے یہی معلوم ہوا ہدیہ تہا نذر نہ تھی کہ اونہون نے کہا مین کردون اوسکو صدقہ اللہ اور اوس کے رسول کیواسطے کیونکہ نذر سوائے اللہ تعالی کے اور کسی کے لیے جائز نہین بلکہ حرام ہے چنانچہ دوسری حدیثون سے صاف ظاہر ہے اور اسی واسطے امام نسائی ابوعبدالرحمن نے فرمایا ہے ہدیہ دینا بطور نذر کے اور اوس کا باب باندہا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّيْ أُمْسِكُ عَلَى سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ ترجمہ بیان ہوچکا ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَنْجَانِيْ بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّيْ أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ ترجمہ عبیداللہ بن کعب سے روایت ہے سنا مین نے اپنے باپ کعب بن مالک رضی اللہ سے وہ بیان کیا کرتے تہے کہ کہا مین نے یارسول اللہ اللہ عزت اور بزرگی والے نے نجات دی مجہکو سچ کے سبب سے اور میری توبہ مین سے یہہ بھی ہے کہ جدا کردون مین اپنے مال مین سے صدقہ اللہ اور اوسکے رسول کے لیے آپنے فرمایا رکہہ لے اوس مین سے کچہہ مال اپنے لیے یہہ بات بہتر ہے تیرے حق مین وہ کہتے تہے مین نے عرض کیا رکہہ لیا ہے اپنے لیے وہ حصہ مین نے جو خیبر مین ہے

هَلْ تَدْخُلُ الْأَرَضُوْنَ فِي الْمَالِ إِذَا نَذَرَ مال کو نذر کرنے سے زمینین بھی اوس مین داخل ہوجاتی ہین یا نہین

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ وَالثِّيَابَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ

يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى وَادِي الْقُرٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرٰى بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَكَ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ ذٰلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ ترجمہ ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ خیبر کے سال مین نہ ملے ہم کو وہان لوٹ مگر مال اور متاع یعنے اسباب اور کپڑے تو دیا ایک آدمی نے کہ کہا کرتے تھے اوسکو رفاعہ بن زید اور تہا وہ بنی ضبیب کے قبیلے سے ایک غلام حبشی ہدیہ کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اوسکو مدعم کہکر پکارا کرتے تھے پھر توجہ ہوئے وہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القرے کیطرف جب ہم لوگ وادی القرے پہونچے تو یکایک ایک تیر بے خبر آکر لگا مدعم کو اور مار ڈالا اوس تیر نے اوسکو اور وہ تیر اوسوقت مین لگا اوسوقت وہ مدعم اسباب اوتار رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگ کہنے لگے مبارک ہو تجھکو جنت یہ سنکر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہین ہونے کی یہ بات یعنی جنت ملنا خیریت ہے قسم ہے اوس مالک کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے وہ کملی جو لی تھی اوس نے خیبر کے دن لوٹ کے مال مین سے جو مال تقسیم نہین ہوا تہا اوسکے سبب شعلہ مارے گی اور دہکیگی اوسپر آگ جب سنی یہ بات لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لایا ایک آدمی ایک یا دو دو الہین چمڑے کی اوسوقت فرمایا آپنے یہ ایک دوالی یا دو دوالہین چمڑے کے جو ہین وہ آگ ہین ف ابو ہریرہ رضؓ نے مال اور متاع یعنی ضروری چیزین جنکی خانہ داری مین حاجت پڑتی ہے اور کپڑے ان ہی کا نام لیا سو لے لئے تین چیزین اور جنس کا ذکر نہین کیا حالانکہ زمین اور باغات بہی لوٹ مین آئے تھے معلوم ہوا کہ زمین بھی مال مین داخل ہے اگر کوئی اپنے مال کو نذر کرے تو اوس مین زمین بہی داخل ہوگی

الاستثناء انشاء اللہ کہنے کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہا کہ انشاء اللہ کہا اوسنے استثناء کر لیا یعنی تین بعد نکال لیا قسم مین سے گویا اوسنے پوری کی اپنی قسم یا نہ کرے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى ترجمہ اوپر بیان ہو چکا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَمْضٰى وَ
اِنْ شَاءَ تَرَكَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوی
کسی چیز پر اور بعدہ انشاء اللہ کہہ لیوے تو اوسکو اختیار ہی چاہے وفا کرے چاہے نہ پورا کرے اوس
بات کو اِذَا حَلَفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ هَلْ لَهُ اِسْتِثْنَاءٌ اگر کوئی آدمی
قسم کہاوے اور دوسرا آدمی اوس کے لیے انشاء اللہ کہے تو دوسرے کا انشاء اللہ کہنا اوس کے لیے
معتبر ہے یا نہین عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ
تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَيْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعِيْنَ ترجمہ عبد الرحمن
بن اعرج ابوہریرہ رض سے سنکر روایت کرتے ہین کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہا تہا ایک روز سلیمان بن داود علیہما السلام نے جاؤنگا مین ایک رات مین اپنے نوے بیبیون پاس
ہر ایک جنے گی ایک سوار کو جو جہاد کرے گا اللہ تعالی کی راہ مین اونکے ساتھ والے نے کہا
اونکے لیے انشاء اللہ کا جملہ اور سلیمان علیہ السلام نے نہ کہا پھر گئے سلیمان علیہ السلام اپنی بیبیون
کے پاس اور جماع کیا سب سے کوئی عورت بہی حاملہ نہوئی سوائے ایک کے اور وہ ایک بھی ایسی حاملہ
ہوئی کہ ادہورا بچہ پیدا ہوا اوسکو پہینکدیا فرمایا اپنے قسم ہے اوس مالک کی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے
اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو البتہ جہاد کرتے اونکے سب بیٹے اللہ تعالی کی راہ مین ف اس سے
معلوم ہوا کہ غیر کے انشاء اللہ کہنے سے استثناء نہین ہو سکتا كَفَّارَةُ النَّذْرِ نذر کے کفارہ
کا بیان عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ
الْيَمِيْنِ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کا کفارہ وہی
کفارہ ہے قسم کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ
ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کی بات مین نذر نہین
ہوا کرتی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ
كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین
ہوا کرتی نذر گناہ کے کام مین اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ الیمین ترجمہ اوپر بیان ہو چکا ہے
عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ ال
یمین ترجمہ اوپر بیان ہو چکا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر فی معصیۃ
وکفارتہا کفارۃ الیمین عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر
فی معصیۃ وکفارتہا کفارۃ الیمین ترجمہ دونون حدیثونکا اوپر بیان ہو چکا ہے

خالفہ غیر واحد من اصحاب یحیی بن ابی کثیر فی ہذا الحدیث

یحیی بن کثیر کے بہت سے اصحابون نے اس حدیث کو مختلف طور پر روایت کیا ہے چنانچہ آگے
بیان ہوتا ہے عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر
فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ یمین عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہا کفارۃ یمین ترجمہ
دونو حدیثون کا اوپر بیان ہوا عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا نذر فی غضب وکفارتہ کفارۃ الیمین ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہی فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نذر غضب مین خدا کے اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے عن
عمران قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی غضب وکفارتہ کفارۃ
الیمین عن عمران قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی غضب و
کفارتہ کفارۃ الیمین ترجمہ ان دو حدیثون کا اور اوپر کی حدیث کا ایک ہے عن
عمران قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النذر نذران فما کان من
نذر فی طاعۃ اللہ فذلک للہ وفیہ الوفاء وما کان من نذر فی معصیۃ اللہ فذلک
للشیطان ولا وفاء فیہ ویکفرہ ما یکفر الیمین ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت
ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذرین دو طرح کی ہوتے ہین جو نذر کہ ہووے اللہ تعالی کے
کی طاعت اور فرمانبرداری کے لیے بس وہی نذر اللہ کیواسطے ہے اور اوسی کے پورا کرنے کا حکم ہی
اور جو نذر ایسی ہو جس مین گناہ ہے وہ نذر شیطان کے لیے ہے اور پورا کرنا اوسکا کچھ ضرور نہین اور
نذر کا کفارہ دیا جاتا ہے جیسا کفارہ قسم کا عن عمران بن حصین عن رجل نذر ان لا یشہد
الصلوۃ فی مسجد قومہ فقال عمران سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
نذر فی غضب وکفارتہ کفارۃ یمین ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہے کسی آدمی نے

نذر کی کہ اپنی قوم کی مسجد میں نانگو نہ جایا کرونگا عمران بن حصین رض نے کہا میں نے سنا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں جائز نذر اللہ کے غضب کے کام

میں کفارہ نذر کا وہ ہی جو کفارہ یمین کا ہی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ

وَلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں نذر گناہ کے کام میں

اور غضب کے کام میں اور کفارہ اسکا وہی ہی جو کفارہ قسم کا ہی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ

وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ

اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صحیح ہی نذر آدمی کی اس چیز میں جسکا وہ مالک نہیں اور نہیں صحیح ہی نذر اللہ کے کام کی جو حرام

رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمُرَةَ منصور کے خلاف علی بن زید نے

روایت کی ہی حسن سے اور حسن نے عبد الرحمن بن سمرہ سے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا

يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ ترجمہ ظاہر ہے اوپر کے ترجمہ سی

مَا الْوَاجِبُ عَلَى مَنْ أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ نَذْرًا فَعَجَزَ عَنْهُ

کیا چیز واجب ہی اوس آدمی پر جسنے نذر مانے ہو ایک کام کرنے کی پھر اوس سے

عاجز ہو جاوے یعنی نہ کر سکے عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ

رَجُلَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا

نَفْسَهُ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ ترجمہ انس بن مالک رض سے روایت ہی دیکھا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہ چلتا ہے دو آدمیوں کے کندھے پر ہاتھ رکھکر آپنے پوچھا کیا سبب ہے اسکا

لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی بیت اللہ کو جانے کے لیے آپنے فرمایا اللہ بے

پرواہ ہے اوسکی جان کو اسطرح کی ایذا دینے سے اس سے کہو کہ سوار ہو جاوے پھر حکم کیا اوسکو سوار ہونے

کا عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ يُهَادَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ

مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ

ترجمہ اوپر گزرا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ

يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذَا فَقِيلَ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ

لَا يَصْنَعُ بِتَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ شَيْئًا فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ ترجمہ انس بن مالک رض سے روایت ہے

آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس جو چلتا تھا اپنے دو بیٹوں کے درمیان یعنی اوسکو دونوں

طرف سے اوسکے بیٹے پکڑے ہوئے لیے جاتے تھے آپنے فرمایا اسکا کیا حال ہی اسے کیوں پکڑا ہی کسی نے

کہا اس نذر ماننے سے کہ جسے شریف پیدل جانے کے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسطرح کے عذاب اور ایذا اوٹہانے سے کچھ نہین کرتا پھر حکم کیا اوسکو سوار ہونے کا ف یعنے اتنا عذاب اوٹہانے سے اسکو کچھ تقرب اور ثواب کی زیادتی نہ ہوگی۔ کیونکہ ثواب حج کا پیادہ پا پر موقوف نہین اور ان حدیثون مین کچھ نہین بیان کیا کہ جو شخص اپنے نذر پوری کرنے سے عاجز ہو وے تو اسکا کیا حکم ہے لیکن ابن عباس رضہ سے مروی ہی جو شخص نذر کرے بیت اللہ جانے کی پیدل تو چلنا ضرور نہین امام ابو حنیفہ رح کا بھی یہی قول ہے اور بعض علما کا قول ہے کہ عاجز ہونے کے وقت کچھ دینا نہین آتا اور نذر کا کفارہ اور قسم کا کفارہ ایک ہی اور قسم کا کفارہ یہہ ہے کہ دس محتاج کو کہلانا یعنے ہر ایک کو اناج دینا دو سیر گیہون یا چار سیر اناج جو یا اونکو پہنانا دینا جس مین بدن کم کہلا رہی یا بردہ آزاد کرے اور ان تین چیزون مین سے کسی کا مقدور نہو تو تین روزے رکہے تمام ہوئی کتاب جو تہی قسمون اور نذرون کے بیان مین ✱

كِتَابُ الشُّرُوطِ فِيهِ الْمُزَارَعَةُ وَالْوَثَائِقُ

کتاب شرطون کے بیان مین اور اس مین بیان ہے زمین کو مزارعت یعنی بٹائی پر دینے کا اور عہد اور میثاق باندھنے کا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ إِذَا اسْتَأْجَرْتَ أَجِيرًا فَأَعْلِمْهُ أَجْرَهُ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہی جسوقت تو مزدوری کرانا چاہے کسی مزدور سے تو چاہئے مزدوری اوسکی اوسکو عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الرَّجُلَ حَتَّى يُعْلِمَهُ أَجْرَهُ ترجمہ حسن سے روایت ہی کہ مکروہ جانتے وہ اسبات کو کہ مزدوری کرادین کسی آدمی سے بے معلوم کرانے مزدوری کے ف یعنی مزدوری کہتے تہے کہ تجہکو اتنی مزدوری دونگا جب وہ قبول کرلیتا تب اوس سے کام لیتے عَنْ حَمَّادٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَى طَعَامِهِ قَالَ لَا حَتَّى تُعْلِمَهُ ترجمہ حماد بن ابی سلیمان سے روایت ہی اون سے پوچہا کسی نے مسئلہ کسی آدمی نے مزدور رکہا اس شرط پر کہ کہانا کہایا کریگا تو کیا حکم ہے اوسکا اونہون نے جواب دیا اوسکو کہ بے مزدوری معلوم کرانے کے نہ رکہنا چاہیے ف کیونکہ بغیر اجرت معلوم ہوئے اجارہ فاسد ہے اور آخر کو جہگڑے اور فساد کا باعث ہوتا ہی عَنْ حَمَّادٍ وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ أَسْتَكْرِي مِنْكَ إِلَى مَكَّةَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ سِرْتُ شَهْرًا أَوْ كَذَا وَكَذَا شَيْئًا سَمَّاهُ فَلَكَ زِيَادَةُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا وَكَرِهَا أَنْ يَقُولَ أَسْتَكْرِي مِنْكَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ سِرْتُ أَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ نَقَصْتُ مِنْ كِرَائِكَ كَذَا وَكَذَا ترجمہ حماد اور قتادہ سے روایت ہی بیان مین اون دو آدمیون کے کہا ایک نے دوسری کو کرایہ کرتا ہون تیری سے مکے تلک کا اتنے کچھہ دام پر اگر چلا مین مہینے بہر یا اس سے

[illegible]

اتنے دن یا اتنے مہینے غرض معین کیا دونون کو اور کہا اوس سے کہ تجھکو اتنا کرایہ زیادہ دینگے حماد اور قتادہ کہتے تھے اسمین کچھ مضائقہ نہین اور مکروہ جانتے تھے یہہ بات اگر کہے کوئی شخص کسیکو مین کرایہ کرتا ہون تیرے سے اتنے داموں پہ اگر مین نے مہینے سے زیادہ مدت لگائی چلنے مین تو اسقدر کمی کیا جاویگا تیرے کرائے مین سے **ف** یعنی کرایہ اور مدت دونوکو معین کرنے مین کچھ مضائقہ نہین اور اگر دونون چیز ونمین سے ایک بھی معین نہین کیا اور عرف اور رضا پر چھوڑ دیا تو اس بات کو حماد اور قتادہ دونو صاحب مکروہ جانتے تھے

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ عَبْدٌ أُوَاجِرُهُ سَنَةً بِطَعَامِهِ وَسَنَةً أُخْرَى بِكَذَا وَكَذَا قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَيُجْزِئُهُ اشْتِرَاطُكَ حِيْنَ تُؤَاجِرُهُ أَيَّامًا أَوْ أَجَرْتَهُ وَقَدْ مَضَى بَعْضُ السَّنَةِ قَالَ إِنَّكَ لَا تُحَاسِبُنِي لِمَا مَضَى **ترجمہ** ابن جریج نے عطا سے پوچھا اگر ایک غلام مین نوکر رکھون ایک سال تک کہانے کے بدلے اور پھر ایک اور سال تک اتنے اتنے مال کے بدلے انہون نے کہا کچھ مضایقہ نہین اور کافی ہے تیرا شرط کر لینا کہ اتنے دنون تک نوکر رکھونگا اگر سال مین سے کچھ دن گذر گئے ہین یا یون کہدیوے کہ جو دن گذر گئے انکا حساب نہین ذِكْرُ الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَلِفَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ كِرَى الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِلْخَبَرِ ذکر حدیثون مختلف کا جو وارد ہوئی زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کرایہ دینے کی ممانعت مین عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى قَوْمِهِ إِلَى بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ يَا بَنِي حَارِثَةَ لَقَدْ دَخَلَتْ عَلَيْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا مَا هِيَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَى الْأَرْضِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا نُكْرِيهَا بِشَيْءٍ مِنَ الْحَبِّ قَالَ لَا قَالَ وَكُنَّا نُكْرِيهَا بِالتِّبْنِ فَقَالَ لَا وَكُنَّا نُكْرِيهَا بِمَا عَلَى الرَّبِيعِ السَّاقِي قَالَ لَا ازْرَعْهَا أَوِ امْنَحْهَا أَخَاكَ **ترجمہ** اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ آئے اپنی قوم والون کیطرف اور آکر کہا ای بنی حارثہ کے لوگو تمہارے اوپر مصیبت پڑگئی لوگون نے کہا کیا ہے وہ مصیبت بیان کیا اسید بن ظہیر نے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ اگر کرایہ پر دیوین ہم زمین دانون کے بدلے آپنے فرمایا نہین پھر کہا ہم دیتے تھے اسکو بھوسون کے بدلے آپنے فرمایا نہین پھر کہا کہ ہم دیتے تھے اسکو کرایہ مین اوس پیداوار کے جو مینڈون پر ہو آپنے فرمایا نہین اور فرمایا کہیتی کرلے تو اوس مین یا مفت دیدے اپنے بہائی کو **ف** بعضے کہتے ہین مزارعت سے منع فرمایا تہا ابتدائی اسلام مین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کو تشریف لیگئے تھے وہان انصاری لوگون کے پاس زمین وسیع تھی کرایہ پر دیتے تھے لوگون کو اسکو تہائی کی بٹائی پر اور کسیکو چوتہائی کی بٹائی پر اوسوقت آپنے فرمایا تہا لوگون کو یا تو خود زراعت کیا کرو یا بہائی

مسلمان کو بخشش کردو تاکہ وہ اپنا گزارا کر لیا کرے اوسمین عَنْ اُسَیْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ جَاءَ نَا
رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَ
الْحَقْلُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ شِرَى مَا فِي رُؤُسِ النَّخْلِ بِكَذَا وَكَذَا
وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ ترجمہ اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے آئے ہمارے پاس رافع بن خدیج
رضی اللہ عنہ اور یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تمکو حقل سے اور حقل کہتے ہین
تہائی یا چوتھائی پیدا وار پر بٹائی کرنے کو اور منع کیا ہے مزابنت سی اور مزابنت کہتے ہین خریدنے
کو اوس میوے کی جو درخت پر موجود ہے وسق معین کے ساتھہ **ف** حقل کے تفسیر کئی طور پر آئی ہے
ایک اوسمین یہی ہے جو مذکور ہوئے یعنی کرایہ دینا زمین کو کہ جو کچھہ پیدا ہوگا اوس مین سے تہائی یا
چوتھائی لیلیوینگے اور مزابنہ کے معنی یہ ہین کسی آدمی کے کھیتی یا باغ ہے تھا کھجور وغیرہ کا دوسرا
اگر اُسکو تخمینہ کرکے اوسکی مالک سی جا کر کہے کہ اسمین اتنا اناج یا خرما ہوگا اُسکو مجھے دیدے مین تجھکو
اس کے بدلے اسقدر اناج یا خرما خشک دونگا وہ دونو اسپر راضی ہوجاتی ہین اس طرح
کرنیکو حرام فرمایا ہے کیونکہ درخت کا میوہ شائید زیادہ یا کم ہو تو ربو ہوجاوے گا عَنْ اُسَیْدِ بْنِ
ظُهَيْرٍ قَالَ اَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ
كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ لَكُمْ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ
وَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا اَوْ لِيَدَعْهَا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ
يَكُوْنُ لَهُ الْمَالُ الْعَظِيْمُ مِنَ النَّخْلِ فَيَجِيْئُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُهَا بِكَذَا وَكَذَا وَسْقًا مِنْ
تَمْرٍ ترجمہ اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سی روایت ہی آئے ہماری پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور
کہنے لگے منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی امر سے کہ تھا وہ امر ہماری نفع کا اور فرمانبرداری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے تمہارے لیے منع کیا تمکو حقل سے اور فرمایا جس کسی کے پاس
زمین ہے چاہیے کہ بخشے اُسکو یا چھوڑ دی اور منع کیا مزابنت سی راوی بیان کرتا ہے مزابنت
اُسکو کہتے ہین کسے آدمی کے پاس مال ہو بڑا مال کھجوروں کے باغ کے قسم سے آدمی اُسکے نزدیک
کوئی شخص اور لیلیوے اُوس باغ کو یہہ کہکر کہ اتنے وسق کھجور ون خشک کی دونگا مین تجھکو
ف یعنی مالک سی کہتا ہے کھجورین تراس درخت پر اتنی ہین مین تجھکو خشک کھجورین اتنے من یا اتنی
صاع دونگا اکثر باغون والے راضی ہوجاتے ہین محنت سی بچنے کو اور نقصان سے ڈر کر یعنی اگر
ہوا وغیرہ آفات سی نقصان ہوگا تو لینے والیکا ہوگا انکو کچھہ واسطہ نہین اوس سی چونکہ اسمین

ضرر تہا اس لیے شرع نے اسکو جائز نہیں کہا اور دوسری ایک ناپ ہی سا تہ صاع کا اور صاع نو رطل بصری کا ہے
اور رطل آدہ سیر کا ہوتا ہے عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ أَتَى عَلَيْنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ وَلَمْ أَفْهَمْ
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ يَنْفَعُكُمْ وَطَاعَةُ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ مِمَّا يَنْفَعُكُمْ نَهَاكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الْمُزَارَعَةُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَمَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَاسْتَغْنَى عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا
أَخَاهُ أَوْ لِيَدَعْ وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ يَجِيءُ إِلَى النَّخْلِ الْكَثِيرِ
بِالْمَالِ الْعَظِيمِ فَيَقُولُ خُذْهُ بِكَذَا وَكَذَا وَسْقًا مِنْ تَمْرِ ذَلِكَ الْعَامَ ترجمہ اسید
بن ظہیر رض سے روایت ہی آئے ہماری پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور کہنے لگے کچھ میرے فہم مین نہین
آیا پہر کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تم کو ایک امر سے تہا وہ امر تمہارے نفع کا۔
لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے تمہاری حق مین اوس نفع سے اور منع کیا تم کو حقل
سے اور حقل کہتے ہین کہ کہیتی یا باغ کو تہائی یا چوتہائی حصہ اکر دوسری کو دیدینا راوی بیان کرتا ہے
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی پاس اتنی زمین ہو کہ اوسکو کچھ پرواہ نہین ایسی مین کو مسلمان
بہائی کو بخشدینا چاہیے یا چہوڑ دینا بہتر ہے بٹائی پر دینے سے اور کہا راوی نے منع کیا تم کو مزابنت
سے اور راوی بیان کرتا ہی مزابنت وہ ہے کسی مالدار آدمی کے پاس بہت سے درخت کہجور کے ہون
وہ کہے دوسری آدمی کو لیلے اس باغ کو اتنی کہجورین دیدینا مجہکو اس برس مین عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ عَجَزَ عَنْهَا
فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہی منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایسے امر سے تہا وہ امر فائدے کا ہمارے واسطے لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ فائدہ مند ہے
ہمارے لیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو زراعت کی وہ آپ زراعت کرے اور اوس
مین اگر اوس سے نہو سکے تو اپنے بہائی مسلمان کو دیدیوے تاکہ وہ زراعت کر لے اوسمین عَنْ رَافِعِ
بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَأَبَى طَاوُسٌ
فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا ترجمہ رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے طاؤس نے انکار کیا اور کہا مین نے سنا ابن عباس
سے وہ اس مین کچھ مضائقہ نہ جانتے تہے ف مجاہد کہتے ہین مین طاؤس کا ہاتھ پکڑ کر رافع بن

جب تک بیچ کے پاس نہ لایا اونہوں نے اپنے باپ سے سنی ہوئی حدیث بیان کی لیکن طاؤس نے اوسکی
روایت کا اعتبار نہ کیا اور کہا کہ ابن عباس باوجود اتنے فقیہ ہونے کے اس میں کچھ مضائقہ نہیں جانتے
تھے اور اس اوپر کی حدیث کو ابی عوانہ نے ابی حصین سے اونہوں نے مجاہد سے اونہوں نے رافع بن خدیج سے
بطور ارسال کے بیان کیا ہے عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ نَهَانَا
أَنْ نَتَقَبَّلَ الْأَرْضَ بِبَعْضِ خَرَاجِهَا ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہا رافع بن خدیج نے منع کیا ہمکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر سے جو فائدہ مند تھا ہمارے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمانا ہمارے سر اور آنکھوں پر ہے منع کیا ہمکو کہ قبول کریں ہم زمین اسکی تہائی
یا چوتھائی پیداوار پر (یعنے بٹائی پر) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى أَرْضِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَرَفَ أَنَّهُ مُحْتَاجٌ فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ الْأَرْضُ
قَالَ لِغُلَامٍ أَعْطَانِيهَا بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَوْ مَنَحَهَا أَخَاهُ فَأَتَى رَافِعٌ الْأَنْصَارَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ لَكُمْ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گذری نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک آدمی کی زمین پر سے اور وہ آدمی انصاری تھا آپ کو معلوم ہوا کہ یہ شخص محتاج ہے
آپنے فرمایا کسکی ہے یہ زمین عرض کیا ایک لڑکے کی ہے اوس نے مجھے اجرت پر دی ہے یہ سنکر
آپنے فرمایا اگر بھائی مسلمان کو یوں ہی دیدیتا تو اچھا تھا یہ حکم سنکر رافع آئے انصار کے پاس اور
کہا اون سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تمکو ایک امر سے کہ تھا وہ امر تمھارے نفع کا
اور طاعت اور فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت فائدہ مند ہے تمہارے لیے عَنْ
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَقْلِ ترجمہ اوپر بیان ہو چکا عَنْ
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَانَا عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا
فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ يَمْنَحْهَا أَوْ يَذَرْهَا ترجمہ اوپر کے بیان سے ظاہر ہے عَنْ
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَانَا عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا
وَأَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا
ترجمہ اس کا بھی اوپر گذرا ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ يَكْرَهُ أَنْ يُؤَاجِرَ أَرْضَهُ
بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا يَرَى بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَأْسًا فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ اذْهَبْ إِلَى ابْنِ رَافِعٍ

بْنِ خَدِيْجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ حَدِيْثَهُ فَقَالَ اِنِّيْ وَاللهِ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهٰى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْهُمْ يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَ لِاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا
مَعْلُوْمًا ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہی طاؤس برا جانتے تہے اس بات کو کہ دیوین اپنی زمین کرایہ پر سونے
یا چاندی کے بدلے لیکن تہائی یا چوتہائی اناج کی بٹائی پر دینے کو مضایقہ نہین سمجہتے تہے مجاہد نے
کہا طاؤس کو چل رافع بن خدیج کے بیٹے پاس اور سن اوس سے حدیث طاؤس نے کہا قسم اللہ کی اگر مین جانتا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس بات سی تو نہ کرتا مین اس کام کو اور سنی ہے مینے حدیث
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اور وہ بڑی عالم تہے اونہون نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون
فرمایا تہا یون ہی بے اُجرت دیدیا کرو تم زمین اپنی اپنے مسلمان بہائی کو زراعت کرنے کے لیے کیونکہ یہ
بات تمہارے حق مین اچہی ہے اُجرت معین کر کے دینی سی **ف** یعنی جسکو اللہ تعالی نے مقدور دیا ہے
وہ اپنے بہائی مسلمان کے ساتھ احسان کرے تو اچہا ہے اس بات کی معنی یہ نہین کہ اُجرت پر دینا حرام ہی تو اب
مطلب یہ ہوا منحہ یعنی بخشش کرنا اولی ہے اور اجرت پر دینا جائز ہے طاؤس اسیواسطے اُجرت پر یعنی بٹائی پر
دینے کو جائز رکہتے تہے اور عبد اللہ عباس رضی اللہ عنہ کے قول سند پکڑتے تہے اور جنکی نزدیک نہی ثابت ہی اور زمین
کرایہ پر دینا بہی جائز رکہتے ہین وہ یون جواب دیتے ہین کہ نہی ابتدا اسلام مین بسبب تنگی کے کی گئی تہی
جب تنگی رفع ہو گئی یہ حکم بہی مرتفع ہو گیا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ كَانَ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ عَجَزَ اَنْ يَّزْرَعَهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا اِيَّاهُ
ترجمہ اوپر کے بیان سے ظاہر ہے **عَنْ** عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ وَلَا يُكْرِيْهَا ترجمہ عطا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتی ہین جابر کہتے تہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو وہ آپ زراعت کرے اوس
مین یا اپنے بہائی کو دیدیوے اور کرایہ پر نہ دیوے کسیکو **عَنْ** عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّاسِ فُضُوْلُ
اَرَضِيْنَ يُكْرُوْنَهَا بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ فَلْيُمْسِكْهَا ترجمہ عطا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہین کہ تہے لوگون کے
پاس زمین فضول یعنی زیادہ حاجت سے اوسکو کرایہ دیا کرتے تہے آدہی یا تہائی یا چوتہائی کے بٹائی پر
آپنے فرمایا جسکے پاس زمین ہو وہ آپ زراعت کرے یا رکہ لیوے بے زراعت کے پر نہ کسی کو کرایہ پر دیوے
عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ

فَضْلٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا تَبِيعُوهَا ترجمہ مطر جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین
خطبہ پڑھا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا جسکو پاس زمین ہے زیادہ حاجت سے اوسکو زمین
مین دیسی شخص کو چاہیے زراعت کرنا جسکی وہ زمین ہے یا دوسرے سے زراعت کرانا راوی کہتا ہے اتنا لفظ
فرمایا اوسکے ساتھ وَلَا يُؤَاجِرُهَا کا کلمہ بھی زیادہ کیا وَلَا يُؤَاجِرُهَا کا ترجمہ یعنے اجرت پر نہ دیا کرے عَنْ
مَطَرٍ عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ ترجمہ مطر نے جابر رضہ سے روایت کی منع کیا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے وَافَقَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَلَى النَّهْيِ عَنْ
كِرَاءِ الْأَرْضِ ترجمہ موافقت کی مطر کی عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج نے نہی کیحدیث مین ف
یعنی عبد الملک بن عبد العزیز نے بھی یون ہی روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا زمین کو
کرایہ پر دینے سے عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ
وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يُطْعَمَ إِلَّا الْعَرَايَا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین
کو بٹائی پر دینے سی اور مزابنہ اور محاقلہ کرنیسے اور اون پہلون کے بیچنے سے جو کہانے کی قابل نہین ہوئی
مگر عرایا کے لیے اجازت ہی بیع مزابنہ کی ف عرایا کے معنے کہجورون کے درخت جو عاریت کے طور پر دیے
جاوین کسی مسکین کو تاکہ وہ اوسکا میوہ اپنے تصرف مین لاوے اور مخابرہ یہ کہ زمین ایک کی اور تخم دوسرے
کا جب کہیتی کٹے تو زمین والا اوس سے کچھ حصہ لے عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی
منع کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ کرنیسے اور مزابنہ کرنیسے اور مخابرہ کرنیسے اور ثُنیا کرنیسے ف
ثُنیا کے معنے یہ کہ بیچی چیز مین سے بلا تعین کچھ نکال لینے کی شرط کرنا جیسے کہے مین تیرے ہاتھ یہ سب غلہ
بیچتا ہون مگر کچھ اس مین سے نکال لونگا تو جائز نہین جبتک تعین نہ کرے کیونکہ بغیر تعین کے جھگڑا
ہوگا وَقَدْ رَوَى النَّهْيَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ترجمہ
اور یزید بن نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے بیع محاقلہ کے منع ہونے کے روایت ہی ف یعنی جیسا عطا نے
جابر سے روایت کی ہے ویسا ہی یزید بن نعیم نے بھی جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے لیکن عطار
کی روایت مین اتنا قصور ہے کہ عطار نے جابر بن عبد اللہ سی حدیث مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا کے
نہین سنی اور دلیل نہ سننے کے یہ ہی جو ہمام بن یحیی نے روایت کی ہی عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى قَالَ سَأَلَ
عَطَاءٌ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى قَالَ حَدَّثَ جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ
لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِيهَا أَخَاهُ ترجمہ ہمام بن یحیی سے روایت ہے

پوچھا عطاء نے سلیمان بن موسیٰ سے اونہون نے حدیث بیان کی جابر رض نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو آدمی کہ اوسکے پاس زمین ہو اوسکو چاہیے کہ خود زراعت کرے اوس مین یا یون فرمایا چاہیے کہ خود
زراعت کرے اوسمین یا زراعت کرے بہائی اوسکا اور کرایہ پر نہ دیوے اپنے بہائی کو عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَقْلِ وَهِيَ الْمُزَابَنَةُ ترجمہ یزید بن
نعیم جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ سے اور محاقلہ
اوسی کو مزابنہ بھی کہتے ہین ف حقل اور مزابنت کے ایک معنی ہین کیونکہ حقل کے معنے جابر رض نے یون
بیان کیے ہین کہ کھڑے کہیت کو بیچ ڈالنا خشک گیہون کے بدلے اور مزابنہ کے معنے پہلون کو درخت پر
بیچ ڈالنا اس شرط پر کہ ہم اتنے انگور یا کھجورین خشک اس کے بدلے لے لینگے تو حقیقت مین دونو ایک ہی ہوے
لیکن حقل کا لفظ کہیت کے بیع مین مستعمل ہے اور مزابنہ کا پہلون مین مستعمل ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ قَالَ الْمُخَاضَرَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ
يَزْهُوَ وَالْمُخَابَرَةُ بَيْعُ الْكَرْمِ بِكَذَا وَكَذَا صَاعٍ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے
منع کیا نبی صلے اللہ علیہ سلم نے بیع مزابنہ سے اور مخاضرہ سے اور مخاضرہ بیچنا پہلون یا اناج کا پختگی سے
پہلے اور مخابرہ کے معنے بیچنا انگور کا خشک انگور کے بدلے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ترجمہ دونو حدیثون کا اوپر گزرا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى ترجمہ
رافع بن خدیج رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ و مزابنہ سے عَنْ عُثْمَانَ
بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ ترجمہ عثمان بن مرہ سے روایت ہے پوچھا مین نے
قاسم سے زمین کو کرایہ پر دینے کا مسئلہ اونہون نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ وَاسْمُهُ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ
قَالَ أَرْسَلَنِي عَمِّي وَغُلَامًا إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ
عُمَرَ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا حَتَّى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ فَلَقِيَهُ فَقَالَ رَافِعٌ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ فَرَأَى زَرْعًا فَقَالَ مَا أَحْسَنَ زَرْعَ ظُهَيْرٍ فَقَالُوا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ فَقَالَ

أَلَيْسَ أَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّهُ أَزْرَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا زَرْعَكُمْ
وَرُدُّوا إِلَيْهِ نَفَقَتَهُ قَالَ فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ نَفَقَتَهُ ترجمہ یحیی سے روایت ہی کہ ابوجعفر
خطمی کہ نام اوسکا عمیر بن یزید ہی وہ کہتے تہے بہیجا مجکو میرے چچا نے اور ایک غلام یعنی لڑکے کو میرے
ساتہہ کیا تاکہ سعید بن مسیب سے مزارعت کا مسئلہ پوچہکر آوین ہم گئے سعید بن مسیب نے فرمایا ابن عمر مزارعت
کرنے مین کچہہ مضائقہ نہین سمجہتے تھے پہر پہونچے اونکو حدیث رافع بن خدیج کی اوس کے بعد ملاقات کے
اونہون نے رافع بن خدیج سے رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کیطرف اور
دیکہا ایک کہیت کو اور فرمایا کہ کیا اچہا کھیت ہی ظہیر کا لوگون نے عرض کیا یہہ کہیت ظہیر کا نہین آپنے
فرمایا کیا ظہیر کا نہین یہہ کہیت لوگون نے پہر عرض کیا ہان ظہیر کا نہین لیکن اوس نے مزارعت کی ہے
کسی سے آپنے فرمایا لیلو اپنی کہیتی کو اور دیدو اوسکا جو کچہہ خرچ ہوا ہے راوی کہتا ہے لیلیا ہم نے اپنی
زرعت کو اور دیدیا اوسکا جو کچہہ کہ صرف ہوا تہا عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ
لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا أَوْ رَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ أَوْ رَجُلٌ اسْتَكْرَى أَرْضًا
بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ مَيَّزَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ طَارِقٍ فَأَرْسَلَ الْكَلَامَ الْأَوَّلَ وَجَعَلَ الْأَخِيرَ
مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ ترجمہ طارق نے سعید بن مسیب سے اونہون نے رافع بن خدیج سے روایت کی ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور کہا کہ کہیتی تین آدمی کر سکتے ہین اول
تو وہ آدمی جسکی زمین ہو اور دوسرا وہ آدمی جسکو کہیتی کرنے کو احسان کے طور پر دیجاوے زمین اور تیسرے
وہ آدمی جس نے کرایہ پر لیا ہو زمین کو سونے یا چاندی کے بدلے مصنف فرماتے ہین جدا کیا اسرائیل
نے اس روایت کو طارق سے سنکر مرسل کہا پہلی کلام کو اور اخیر والی کلام کو کہا کہ قول سعید بن مسیب کا
ہی حدیث نہین عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ
قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ اسرائیل نے طارق سے اور طارق نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے
کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے کہا سعید نے ذکر کیا اوس نے یعنی سعید نے اسی طرح ف
محاقلہ کے معنے اوپر گزری اور بعضون نے کہا محاقلہ زمین کو کرایہ پر دینا گیہون کے بدلے یا بیچنا کہڑی
کہیت کا اناج کے بدلے عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَا يَصْلُحُ
الزَّرْعُ غَيْرُ ثَلَاثٍ أَرْضٍ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا أَوْ مِنْحَةٍ أَوْ أَرْضٍ بَيْضَاءَ يَسْتَأْجِرُهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ
ترجمہ سفیان ثوری طارق سے روایت کرتے ہین کہ طارق کہتے تہے مینے سنا سعید بن مسیب سے وہ فرماتے

تھے مناسب نہین زراعت کرنا سوا تین آدمیون کے اول مالک کو دوسرے اوس آدمی کو جسکو زراعت کرنے کو دی گئی ہو وہ زمین منفعت مین احسان اور ثواب کی نظر سے اور تیسری اوس شخص کو جس نے لیا میدان اجارہ پر نقد کے بدلے **ف** زہری نے کلام اول کو سعید بن مسیب سے روایت کیا اور مرسل کیا اوس روایت کو اور حارث کہتے ہین مینے سنا قاسم سے اور انہون نے مالک سے اور مالک نے ابن شہاب سے اور ابن شہاب نے سعید سے سعید بن مسیب کہتے ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ سے اور بیع مزابنہ سے اور روایت کیا اسکو محمد بن عبد الرحمن ابن لبیبہ نے سعید بن المسیب سے اور سعید بن المسیب نے کہا سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے یہہ روایت چونکہ یہ عبارت حدیث کی نہ تھی بلکہ حدیث کی تحقیق تھی اسواسطے اصل عبارت کو نہین لکھا فقط ترجمہ لکھدیا حاصل اس ترجمہ کا یہہ ہے کہ زہری نے اس روایت کو مرسل کہا ہے اور محمد بن عبد الرحمن نے صحابی کا نام بتادیا ہے تو اب مرسل نہ رہی یہہ روایت چنانچہ آگے آتی ہے

عن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الْمَزَارِعِ يُكْرُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَزَارِعَهُمْ بِمَا يَكُونُ عَلَى السَّاقِي مِنَ الزَّرْعِ فَجَاؤُا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَصَمُوا فِي بَعْضِ ذَلِكَ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكْرُوا بِذَلِكَ وَقَالَ أَكْرُوا بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُلَيْمَانُ عَنْ رَافِعٍ فَقَالَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عُمُومَتِهِ

ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہا سعد بن ابی وقاص نے کھیتی کرنے والے لوگ کرایہ پر دیا کرتے تھے اپنی کھیتونکو زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس اناج کے بدلے جو مینڈون اور نالیون کے کنارے پر نکلتا پھر آئے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جھگڑا کر لیا تہا انہون نے اوس مین کے بعض مقدمات مین پھر منع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کرایہ پر دینے سے زراعت کے اور فرمایا کرایہ کیا کرو نقدی کے بدلے **ف** روایت کیا اس حدیث کو سلیمان نے رافع بن خدیج سے اور انہون نے کسی شخص سے جو تہا اوس کے چچاؤن مین

عن رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْأَرْضِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُومَتِي فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نُحَاقِلَ بِالْأَرْضِ أَوْ نُكْرِيَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبَّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا أَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوَى ذَلِكَ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے

کھیتی کو بیچا کرتے تھے ہم زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کرایہ پر دیا کرتے تھے تہائی یا چوتھائی کے بدلے یا کھانے معین پر آیا ایک روز ایک آدمی میرے چچاؤن مین سے اور کہنے لگا کہ منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امر سے کہ تھا وہ امر ہمارے فایدہ کا اور فرمانبرداری اللہ کی اور اوس کے رسول کی زیادہ نافع ہے ہمارے لیے منع کیا حقل کرنے سے ہم کو اور تہائی یا چوتھائی بٹائی پر کرایہ دینے کو بھی منع کیا اور کھانے معین پر کرایہ کرنے سے باز رکھا ہم کو اور زمین والے کو حکم کیا کہ خود زراعت کیا کرے یا دوسرے سے کرا دے اور بٹائی کرنے کو برا جانا اور جو اس کے سوا صورتین ہون عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ نُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى ترجمہ اوپر گزرا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَمَ أَنَّ بَعْضَ عُمُومَتِهِ أَتَاهُمْ فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكَارِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا رُبُعٍ وَلَا طَعَامٍ مُسَمًّى ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہا رافع بن خدیج نے بیچا کرتے تھے ہم کھیتی کو اناج کے بدلے زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو آیا ہمارے چچاؤن مین سے ایک چچا اور کہنے لگا منع کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر نافع سے اور اطاعت اللہ کی اور اوس کے رسول کی بہت نافع ہے ہمارے لیے رافع بن خدیج کہتے ہین ہم نے کہا کونسی چیز ہے وہ اوس نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو وہ خود زراعت کیا کرے اپنی زمین مین یا زراعت کرے بھائی اوسکا اور تہائی اور چوتھائی کے کرایہ پر نہ دیا کرے اور منع کیا اناج لیکر کرایہ پر دینے سے **ف** تہائی یا چوتھائی کی قید سے یہ غرض نہین کہ اتنی مقدار پر کرایہ کرنا منع ہے اسکے سوا مین جائز ہے بلکہ اکثر لوگ اسی قدر پر معاملہ کیا کرتے ہین اسواسطے اتنا کا نام لیا اور مقرر کر لینا یہہ کہ پہلے اوس سے گیہون یا اور کوئی اناج سو من یا پچاس من لے لینا اور اوسکو وہ کھڑا کھیت حوالے کر دینا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبِعَاءِ وَشَيْءٍ مِنَ الزَّرْعِ يَسْتَثْنِي صَاحِبُ الْأَرْضِ فَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ كِرَاهَا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے

حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا نے اور کہا کہ ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے زمین کو زمانے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس پیداوار کے بدلے جو نالیون پر ہو اور کچھ اناج کے بدلے جو زمین بالی کا ہوتا پھر
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج سے اون کے شاگرد نے نقدی
پر کرایہ کرنا کیسا ہے اونہون نے جواب دیا کچھ مضائقہ نہین دینار اور درہمون سے کرایہ کرنے مین عَنْ
حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالدِّينَارِ
وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُؤَاجِرُونَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ فَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا
وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ
مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ ترجمہ حنظلہ بن قیس انصاری سے روایت ہے پوچھا مین نے رافع بن خدیج سے
زمین کو کرایہ پر دینے کا مسئلہ دینارون یا چاندی کے ساتھ یعنے نقدی کے بدلے کرایہ پر دینا زراعت کے
زمین کا جائز ہے یا نہین رافع بن خدیج رض نے فرمایا جائز ہے کچھ مضائقہ نہین اور کہا کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو لوگ زمین کو اوس پیداوار کے بدلے دیا کرتے جو پانی بہنی کے جگہون
پر اور مینڈون کے سرون پر ہوتی پھر کبھی وہان پیداوار ہوتی اور جگہ نہ ہوتی اور کبھی اور جگہ ہوتے
وہان نہ ہوتی لیکن لوگونکا یہی حصہ تھا اس لیے اسکی ممانعت ہوئی اور اگر کرایہ کے بدلے کوئی
شے معین اور مقرر ہو جسکا کوئی ضامن ہو تو قباحت نہین عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قُلْتُ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا
بِمَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَا بَأْسَ ترجمہ رافع بن خدیج رض سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج کے شاگرد نے پوچھا اون
سے سونے یا چاندی کے ساتھ کیا حکم ہی۔ رافع بن خدیج نے کہا کرایہ پر دینا اون چیزون کے بدلے جو پیدا
ہوتی ہین زمین سے منع ہے اور سونے اور چاندی کے ساتھ دینا کچھ مضائقہ نہین عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ
قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ حَلَالٌ لَا
بَأْسَ بِهِ ذَلِكَ فَرْضُ الْأَرْضِ ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہی پوچھا مین نے رافع بن خدیج سے
سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کو دینا زمین جو صاف میدان ہو کیسا ہے اونہون نی کہا حلال ہے
سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کرنا یہ حصہ اور حق ہے زمین کا عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ أَرْضِنَا وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ذَهَبٌ

وَالْاَرْضُ فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْرِىْ اَرْضَهٗ بِمَا عَلَى الرَّبِيْعِ وَالْاَقْبَالِ وَاَشْيَاءَ مَعْلُوْمَةٍ
وَسَاقَهٗ ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہے کہا رافع بن خدیج نے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے اور نہیں تھا اون دنون سونا اور چاندی لوگون کے پاس اس زمانے مین
کرایہ پر دیتا تھا آدمی اپنی زمین کو جس مین کھیتی بوئی جاتی تھی بھرون اور نالیون پر جو اناج پیدا ہو اوس
کے بدلے اور اوس کے سوا اور چیزین بھی تھین پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک (یعنی جیسی اوپر گذری) عن

سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِىْ اَرْضَهٗ حَتّٰى بَلَغَهٗ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ
كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا
شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ اَهْلَ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ
تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثَ فِيْ ذٰلِكَ
شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهٗ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْاَرْضِ ترجمہ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے عبداللہ بن
عمر کرایہ پر دیا کرتے تھے اپنی زمین تو پہونچی اونکو یہ خبر کہ رافع بن خدیج منع کرتے ہین کرایہ پر دینے سے
زمین کو عبداللہ بن عمر ملے رافع بن خدیج کو اور کہا اونکو اے رافع بن خدیج کون سے حدیث ہے جس
کو تم روایت کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے کرایہ کرنے کے باب مین رافع بن خدیج نے کہا
عبداللہ بن عمر سے سنا مین نے اپنے چچاؤن سے اور وہ دونو صاحب بدری ہین وہ بیان کرتے تھے
حدیث گھر والون کے روبرو کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے عبداللہ بن
عمر یہ سنکر کہنے لگے مین خوب جانتا ہون کہ کرائے پر دی جاتی تھی زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت مین پھر ڈر ہی عبداللہ بن عمر اس سے کہ فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب مین
کچھ اور نہ معلوم ہوا ہو اونکو اس خیال سے ترک کیا زمین کو کرایہ پر دینا **ف** یعنی عبداللہ بن عمر زیادہ
تر کوشش کرتے تھے سنت کی پیروی مین اسواسطے اوہنون نے احتیاطاً ترک کیا اس کام کو عن

الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا يَزْعُمُ شَهِدَا بَدْرًا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ پہونچی ہے
ہم کو رافع بن خدیج سے روایت جسکو بیان کیا اوہنون نے اپنے چچاؤن سے اور اونہین کا قول ہے
کہ وہ دونو چچا اون کے بدری تھے اون دونون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کرایہ پر

منع کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیتوں کو کرایہ پر دینی سی تب سے چہوڑ دیا عبد اللہ بن عمر رضہ نے کرایہ دینا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَأْثُرُ فِيْ كِرَى الْاَرْضِ حَدِيْثًا فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ اَنَا وَالرَّجُلُ الَّذِيْ اَخْبَرَهُ حَتّٰى اَتٰى رَافِعًا فَاَخْبَرَهُ رَافِعٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَى الْاَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللّٰهِ كِرَى الْاَرْضِ ترجمہ نافع سی روایت ہی ایک آدمی نے خبر دی ابن عمر رضہ کو رافع بن خدیج ایک حدیث بیان کرتی ہین زمین کے کرایہ کرنے کے باب مین نافع کہتے ہین چلا مین اور وہ آدمی جسنی یہہ خبر دی تہی عبد اللہ کو ابن عمر رضہ کے ہمراہ یہانتک کہ آئی رافع بن خدیج کے پاس رافع بن خدیج نے یہہ خبر سنائی عبد اللہ بن عمر رضہ کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تہا زمین کو کرایہ پر دینی سی اوسدن سی عبد اللہ بن عمر رضہ نے چہوڑ دیا کرایہ پر دینا زمین کا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ حَدَّثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَى الْمَزَارِعِ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے اس تکرار کیا عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكْرِيْ اَرْضَهُ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَبَلَغَهُ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَزْجُرُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ قَبْلَ اَنْ نَعْرِفَ رَافِعًا ثُمَّ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى مَنْكِبِيْ حَتّٰى دُفِعْنَا اِلٰى رَافِعٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَى الْاَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُكْرُوا الْاَرْضَ بِشَيْءٍ ترجمہ نافع سے روایت ہی ابن عمر رضہ کرایہ پر دیا کرتی اپنی زمین اُس اناج کے بدلے جو کچہہ اوس زمین سے پیدا ہُوتی پہونچی عبد اللہ بن عمر کو یہہ خبر کہ رافع بن خدیج منع کرتے ہین کرایہ پر دینے سے اور کہتی ہین کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینی سے زمین کو کہنے لگے ابن عمر ہم کرایہ پر دیا کرتے تہے جتبک رافع بن خدیج کو نہین پہچانتے تہے پھر کچہہ جی مین آیا رکہا ہاتہہ اپنا میرے کندہی پر مین نے پہونچا دیا رافع بن خدیج تک عبد اللہ بن عمر رضہ نے پوچہا رافع بن خدیج سے کیا تم نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہہ بات کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینی سی زمین کو رافع بن خدیج نے جواب دیا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہی مت کرایہ دیا کرو تم زمین کو کسی شی کے بدلے عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَنَافِعٍ اَخْبَرَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَى الْاَرْضِ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ ترجمہ عمرو بن دینار سی روایت ہے سنا مینے ابن عمر سے وہ کہتے تہے کہ ہم مخابرہ کیا کرتے تہے اور اوس مین کچہہ قباحت نہین سمجہتے تہے یہانتک کہ رافع

بن خدیج نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرے سے منع کیا ہے **ف** یہ اختلاف روایت ابن عمرو بن دینار کی طرف سے ہے اور مخابرہ یہہ کہ زمین کو چوتہائی یا تہائی وغیرہ پر دینا اور مخابرت اور مزارعت مین اتناہی فرق ہے کہ مخابرت مین تخم عامل کیطرف سے ہوتا ہے اور مزارعت مین مالک کیطرف سے **عن** مجاہد قال قال ابن خدیج سمعت عمرو بن دینار یقول اشھد لسمعت ابن عمر وھو یسئل عن الخبر فیقول ما کنا نری بذلک باسا حتی اخبرنا عام الاول ابن خدیج انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن الخبر **ترجمہ** حجاج سے روایت ہی ابن خدیج کہتے تہے سنا مین نے عمرو بن دینار سے وہ کہتے تہے مین گواہ ہون البتہ مین نے سنا ابن عمر سے جب ان سے پوچہتا تہا کوئی مسئلہ مخابرے کا وہ کہتے تہے میرے نزدیک تو مخابرہ کرنے مین کچہہ قباحت نہین لیکن خبر پائی ہم نے اول سال مین رافع ابن خدیج سے وہ کہتے تہے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تہے مخابرہ کرنے سے یعنے بٹائی پر دینے سے زمین کو **ف** اس حدیث مین بجائے مخابرہ کے خبر ہی اور معنی اوسکے وہی ہین جو مخابرے کے ہین **عن** عمرو بن دینار قال سمعت ابن عمر یقول کنا لا نری بالخبر باسا حتی کان عام الاول فزعم رافع ابن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنہ **ترجمہ** اوپر گزرا **عن** عمرو بن دینار عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن کری الارض **ترجمہ** اس حدیث کا ہی اوپر گزرچکا ہے **عن** عمرو بن دینار عن جابر قال نھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المخابرۃ والمحاقلۃ والمزابنۃ **ترجمہ** ان کلمونکا اوپر گزرچکا ہے **عن** عمرو بن دینار عن ابن عمر وجابر نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمر حتی یبدو صلاحہ ونھی عن المخابرۃ وکری الارض بالثلث والربع **ترجمہ** عمرو بن دینار ابن عمر رض اور جابر رض سے روایت کرتی ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سے پہلونکے جبتک کہ وہ اپنی مراد کو نہ پہونچ جاوین اور کہانے کے قابل نہو جاوین اور منع کیا بٹائی پر دینے سے اور کرایہ کرنے سے زمین کا تہائی یا چوتہائی پر **عن** النجاشی قال حدثنی رافع ابن خدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرافع اتواجرون محاقلکم قلت نعم یا رسول اللہ نواجرھا علی الربع وعلی الاوساق من الشعیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفعلوا ازرعوھا او اعیروھا او امسکوھا **ترجمہ** ابو نجاشی سے روایت ہی بیان کی مجھ سے رافع بن خدیج نے حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای رافع تم اجرت پر دیا کرتے ہو اپنی کہیتون کو رافع بن خدیج نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ چوتہائی پر دیتے ہین یا کئی وسق جو لے

لیا کرتے ہین ہم آپنے فرمایا مت کرو ایسا کام خود زراعت کیا کرو یا کسی کو عاریت اور مانگی دیدیا کرو یا ساکن رہ
دو رکھ لو اپنی زمین کو ویسا ہی بی زرعت کے عَنْ رَافِعٍ قَالَ أَتَانَا ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ فَقَالَ نَهَانَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ أَمْرُ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَقٌّ سَأَلَنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي مَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ
نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَالْأَوْسَاقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا ازْرَعُوهَا أَوْ
أَزْرِعُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا ترجمہ رافع رض سے روایت ہی آئے ہمارے یہان ظہیر بن رافع اور
کہنے لگے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر فائدہ مند سے ہمنے پوچھا کیا بات
ہے وہ جسے منع کیا کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اور آپ کا فرمانا حق ہے
پوچھا میرے سے کیسی کرتے ہو تم اپنی کہیتون کے معاملے مین ظہیر بن رافع کہتے ہین مین نے
عرض کیا جو تہائی کے حصہ پر دیدیتے ہین اور کبہی کئی وسق کہجورون اور جوؤن پر بھی اُجرت ٹھہرا
کر معاملہ کیا کرتے ہین ہم آپنے فرمایا ایسا مت کیا کرو خود زراعت کرو یا دوسری کو کرنے دو۔ یا
خالی رکھ چھوڑو عَنْ أُسَيْدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ أَخَا رَافِعٍ قَالَ لِقَوْمِهِ قَدْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَأَمْرُهُ طَاعَةٌ وَخَيْرٌ
نَهَى عَنِ الْحَقْلِ ترجمہ اسید بن رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ رافع کے بہائی نے کہا اپنی قوم
سے آج منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شئے سے کہ تہی وہ چیز تمہارے فائدہ کی اور حکم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طاعت اور بہتر ہے سب فائدون سے اور جس سے منع کیا وہ حقل ہی
ف حقل کے معنے لغت مین کہیتی کے ہین اور کبہی محاقلہ زراعت کے لیے خاص کر بولتے ہین
اور مزابنہ کا پہلون کے لیے استعمال کرتے ہین اور یہان حقل سے مراد کہیت کو بیچنا گیہون کے ساتھ
یا بٹائی پر دینے سے مراد ہی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَيْدَ بْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
الْأَنْصَارِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُمْ مُنِعُوا الْمُحَاقَلَةَ وَهِيَ أَرْضٌ تُزْرَعُ عَلَى بَعْضِ مَا فِيهَا ترجمہ
عبدالرحمن بن ہرمز سے روایت ہے مین نے سنا اسید بن رافع بن خدیج انصاری سے وہ بیان کرتی تھے
کہ ان لوگون کو ممانعت ہوئی محاقلہ سے اور محاقلہ اوسکو کہتے ہین کہ زمین یون کہیتی کرنے کے لیے
اور اوسکی پیداوار مین سی ایک حصہ ٹھرالیوین زمین کے بدلے عَنْ عِيسَى بْنِ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ
خَدِيجٍ قَالَ إِنِّي لَيَتِيمٌ فِي حِجْرِ جَدِّي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَبَلَغْتُ رَجُلًا وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَجَاءَ أَخِي
عِمْرَانُ بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ....

سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَقَالَ يَا أَبَتَاهُ إِنَّهُ قَدْ أَكْرَيْنَا أَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ يَا بُنَيَّ دَعْ ذَاكَ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ لَكُمْ رِزْقًا غَيْرَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ ترجمہ عیسے بن سہل بن رافع بن خدیج سے روایت ہے میں یتیم تھا اور پرورش پاتا تھا اپنے دادا رافع بن خدیج کی گود میں جب میں جوان ہوا اور ان کے ساتھ حج کیا تو میرا بھائی عمران بن سہل بن رافع آیا اور کہنے لگا ای باپ (یعنے دادا کو) ہم نے اپنی فلانی زمین دو سو درم کو کرائے پر دی ہے اونہوں نے کہا بیٹا چھوڑ دے اس معاملے کو اللہ تعالی دوسری طرح سے روزی دیگا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے زمین کو کرائے پر دینے سے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا كَانَا رَجُلَيْنِ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنُكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ فَسَمِعَ قَوْلَهُ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے زید بن ثابت نے کہا اللہ بخشے رافع بن خدیج کو میں ان سے زیادہ اس حدیث کو جانتا ہوں اصل قصہ یہ ہے کہ دو شخص لڑتے آپس میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا یہی حال ہے تو مت کرائے پر دیا کرو کھیتوں کو رافع بن خدیج نے اتنا ہی سنا کہ مت کرایہ دیا کرو کھیتوں کو (اور یہ نہ خیال کیا کہ ممانعت کا سبب کیا تھا تو زید بن ثابت بات ہی کو درست جانتے تھے) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِتَابَةُ مُزَارَعَةٍ عَلَى أَنَّ الْبَذْرَ وَالنَّفَقَةَ عَلَى صَاحِبِ الْأَرْضِ وَلِلْمُزَارِعِ رُبُعُ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهَا امام نسائی نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا اس شرط پر کہ تخم اور خرچ زمین کے مالک کا ہے اور جوتنے بونے والے کا پیداوار زمین سے چوتھائی حصہ ہے هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرٍ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ إِنَّكَ دَفَعْتَ إِلَيَّ جَمِيعَ أَرْضِكَ الَّتِي بِمَوْضِعِ كَذَا فِي مَدِينَةِ كَذَا مُزَارَعَةً وَهِيَ الْأَرْضُ الَّتِي تُعْرَفُ بِكَذَا وَتَجْمَعُهَا حُدُودٌ أَرْبَعَةٌ يُحِيطُ بِهَا كُلِّهَا وَأَحَدُ تِلْكَ الْحُدُودِ بِأَسْرِهِ لَزِيقُ كَذَا وَالثَّانِي وَالثَّالِثُ وَالرَّابِعُ دَفَعْتَ إِلَيَّ جَمِيعَ أَرْضِكَ هَذِهِ الْمَحْدُودَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِحُدُودِهَا الْمُحِيطَةِ بِهَا وَجَمِيعِ حُقُوقِهَا وَشِرْبِهَا وَأَنْهَارِهَا وَسَوَاقِيهَا أَرْضًا بَيْضَاءَ فَارِغَةً لَا شَيْءَ فِيهَا مِنْ غَرْسٍ وَلَا زَرْعٍ سَنَةً تَامَّةً أَوَّلُهَا مُسْتَهَلَّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا وَآخِرُهَا انْسِلَاخُ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلَى أَنْ أَزْرَعَ جَمِيعَ هَذِهِ الْأَرْضِ الْمَحْدُودَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ الْمَوْصُوفِ مَوْضِعُهَا فِيهِ هَذِهِ السَّنَةَ الْمُؤَقَّتَةَ فِيهَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا كُلَّ مَا أَرَدْتُ وَبَدَا لِي أَنْ أَزْرَعَ فِيهَا مِنْ حِنْطَةٍ وَشَعِيرٍ وَسَمَاسِمَ وَأُرْزٍ وَأَقْطَانٍ وَرِطَابٍ وَبَاقِلَّى وَحِمَّصٍ

ولوبيا وعدس ومقاثي ومباطخ وجزر وشلجم وفجل وبصل وثوم وبقول و
رياحين وغير ذلك من جميع الغلات شتاء وصيفا ببذورك وبذرك وجميعه عليك
دوني على ان اتولى ذلك بيدي وبمن اردت من اعواني واجرائي وبقري واداتي وان
زراعة ذلك وعمارته والعمل بما فيه نماؤه ومصلحته وكراب ارضه وتنقية حشيشها
وسقي ما يحتاج الى سقيه مما زرع وتسميد ما يحتاج الى تسميده وحفر سواقيه وانهاره
واجتناء ما يجتنى منه والقيام بحصاد ما يحصد منه وجمعه ودياسة ما يداس
منه وتذريته بنفقتك على ذلك كله دوني واعمل فيه كله بيدي واعواني دونك على ان
لك من جميع ما يخرج الله عز وجل من ذلك كله في هذه المدة الموصوفة في هذا الكتاب
من اولها الى اخرها فلك ثلثة ارباعه بحظ ارضك وشربك وبذرك ونفقاتك ولي
الربع الباقي من جميع ذلك بزراعتي وعملي وقيامي على ذلك بيدي واعواني ودفعت
الي جميع ارضك هذه المحدودة في هذا الكتاب بجميع حقوقها ومرافقها وقبضت
ذلك كله منك يوم كذا من شهر كذا من سنة كذا فصار جميع ذلك في يدي لك
لا ملك لي في شيء منه ولا دعوى ولا طلبة الا هذه المزارعة الموصوفة في هذا الكتاب
في هذه السنة المسماة فيه فاذا انقضت فذلك كله مردود عليك والى يدك ولك اليك
ان تخرجني بعد انقضائها منها وتخرجها من يدي ويد كل من صارت له فيها يد
بسببي اقر فلان وفلان وكتب هذه الكتاب نسختين ترجمہ یہ کتاب ہی جسکو لکھا فلان شخص نے
جو فلان کا بیٹا اور فلان کا پوتا ہے اپنی تندرستی کی حالت مین اور اوس حالت مین جب اوسکی سب کاروبار چلنے
کے قابل ہین (یعنی دیوانہ یا بیمار نہین ہی) اس کتاب مین یہہ مضمون ہی کہ تونے (یعنی زمین کے مالک نے
یہان اوسکا نام اور اوس کے باپ دادا کا نام لکھنا چاہیے) اپنی ساری زمین جو فلان موضع مین فلان پرگنہ
مین واقع ہے مزارعت کی طور پر مجھے دی اوس زمین کا نام ونشان جس سے اوسکی شناخت ہو یہہ ہی اور اوسکی
چارون حدین یہہ ہین ایک حد فلان مقام سے ملی ہوئی ہے اور دوسری اور تیسری اور چوتھی اسیطرح فلان
فلان مقامون سے (یعنی چارون حدونکا حال لکھنا چاہیے جیسے دستور ہوتا ہے) تونے یہہ ساری زمین جس کے
حدین اس کتاب مین بیان ہوئین جو اوس مین گھیری ہوئے ہین مع اوسکی سارے حقوق کے یعنی پانی کا حصہ
اور نہرین اور نالیین مجھکو دی اور وہ زمین بالفعل صاف چٹیل میدان ہی نہ اوس مین درخت ہین نہ کھیت ایک سال
کامل کے لیے جسکا شروع فلانے مہینے کے چاند دیکھتے ہی فلان سنہ سے ہوگا اور اوسکا تمام فلان مہینے کے فلان

سنہ کے تمام ہوتی ہے ہوگا اس شرط پر کہ مین مذکورہ بالا زمین مین جسکی حدود اور مقام اوپر بیان ہوئی
اس تمام سال مین جب چاہون جو زراعت کرون گیہون یا جو یا تل یا دھان یا کپاس یا باغات یا باقلا یا
چنا یا لوبیا یا مسور یا کھیرے یا ککڑی یا خربوزہ یا گاجر یا شلجم یا مولی یا پیاز یا لہسن یا ساگ بیل پھول وغیرہ
کی جو غلہ ہو جاڑے یا گرمی مین مگر تیرے ہی تخم سے ترکاری کا ہو یا غلے کا۔ سب تخم وغیرہ تیرے اوپر ہی میرا
کام صرف محنت ہی اپنے ہاتھ سے یا جس سے مین چاہون اپنے دوستون یا مزدورون سے اور بیل اور ہل میرے
طرف ہی مین زراعت کرونگا اور آباد کرونگا جسطرح سے نشو ونما ہو اور درست کرونگا زمین کو اور ہل جوتونگا
اور گھانس صاف کرونگا اور جو کھیتی سینچنے کی محتاج ہو اوسکو سینچونگا اور جو کہاد کی محتاج ہی اوسکو کہاد دونگا
اور نہرین اور نالیین جو ضرور ہین اونکو کھودونگا اور جو میوہ چننے کا ہی اوسکو چنونگا اور جو کاٹنے کا ہی
اوسکو کاٹونگا اور اوڑا کر صاف کرونگا مگر ان سب باتون پر جو خرچ ہو وہ تیرا ہی البتہ کام اور محنت میری طرف ہے اور
میری لوگون کیطرف تیری طرف نہین ہے اس شرط پر کہ جو اللہ جل جلالہ ان سب کامون کے بعد اس مدت مین جسکا ذکر
اوپر ہوا شروع سے لیکر اخیر تک دلواوے اوس مین سے تین چوتھائی زمین اور پانی اور بیج اور خرچی کے بدلے
تیری ہی۔ اور ایک چوتھائی میری ہی میری زراعت اور کام اور محنت کی بدلے جو مین اپنی ہاتھ سے کرونگا اور میرے
لوگ کرینگے یہ سب زمین جسکی حدین اس کتاب مین موجود ہین معہ تمام حقوق اور منافع کے تو نے مجھے دی اور
مین نے اوس سب پر قبضہ کیا فلان دن فلان مہینے فلان سال سے اب یہ سب زمین معہ منافع اور حقوق میرے
قبضے مین آ گئے مگر میری ملک نہین ہی اوس زمین سے کوئی چیز اور نہ مجھے اوس زمین سے کسیکا دعوے یا مطالبہ ہی
مگر صرف کھیتی کرنیکا جسکا بیان اس کتاب مین ہی ایک ہی معین سال تک جسکا ذکر ہوا پھر اوس مدت گزرنے
کے بعد تیری زمین سب تجھکو ملے گی اور تیری قبضے مین جا دے گی اور تجھے اختیار ہی کہ مدت گزرنے کے
بعد مجھے اوس زمین سے بیدخل کر دے یا اوس شخص کو جو میری وجہ سے دخل رکھتا ہو اقرار کیا اس سب مضمون کا فلان
اور فلان نے (یہان پر دونو کے دستخط یا مہر چاہیے) اور اس کی دو نقلین لکھی جاوین گی (ایک تو زمین کے
مالک پاس رہیگی اور دوسری زمین لینے والیکے پاس

ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ الْمَأْثُورَةِ فِي الْمُزَارَعَةِ

بیان اون مختلف عبارتون کا جو مزارعت کے باب مین منقول ہین

عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ الْأَرْضُ عِنْدِي مِثْلُ مَالِ الْمُضَارَبَةِ فَمَا صَلَحَ فِي مَالِ الْمُضَارَبَةِ صَلَحَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَمْ يَصْلُحْ فِي مَالِ الْمُضَارَبَةِ لَمْ يَصْلُحْ فِي الْأَرْضِ قَالَ وَكَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَدْفَعَ أَرْضَهُ كُلَّهَا إِلَى الْأَكَّارِ عَلَى أَنْ يَعْمَلَ فِيهَا بِنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَأَعْوَانِهِ وَبَقَرِهِ وَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا وَتَكُونُ النَّفَقَةُ كُلُّهَا مِنْ رَبِّ الْأَرْضِ ترجمہ ابن عون سے

روایت ہی محمد کہتے تہے زمین کا حال ایسا ہی جیسی مضاربت کا مال تو جو مضاربت کے مال مین جائز ہی وہ زمین
مین بھی جائز ہے اور جو مضاربت کے مال مین درست نہین وہ زمین مین بہی درست نہین اور کہتے تھی میرے
نزدیک کوئی قباحت نہین اگر کوئی شخص اپنی سب زمین کاشتکار کے حوالے کری اس شرط پر کہ وہ خود اور اوس کے
بچے یا بلے اور لوگ محنت کرین بیل بھی اوسی کی لیکن خرچہ اوسپر نہین وہ سب زمین والے کا ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلَى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلَى اَنْ يَعْمَلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ
وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیون کو وہان کے درخت سپرد کردیے اور زمین بہی دیدی کہ تم محنت کرو اپنے
خرچ سے اور جو کچھہ پیدا ہو اوس مین سی آدہا ہمارا ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلَى يَهُوْدِ
خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلَى اَنْ يَعْمَلُوْهَا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ شَطْرَ ثَمَرَتِهَا
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَتِ الْمَزَارِعُ تُكْرٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنَّ لِرَبِّ الْاَرْضِ مَا عَلٰى رَبِيْعِ السَّاقِيْ مِنَ الزَّرْعِ وَطَائِفَةً مِنَ التِّبْنِ لَا
اَدْرِيْ كَمْ هُوَ ترجمہ نافع سی روایت ہی عبد اللہ بن عمر کہتے تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کہیت
بٹائی پر دیے جاتے تھے اس شرط پر کہ جو پیدا وار مینڈون پر ہوا ور کچھہ گہانس جسکی مقدار مجہی معلوم نہین زمین کے
مالک کو ملے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَمَّايَ يَزْرَعَانِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاَبِيْ شَرِيْكُهُمَا
وَعَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ يَعْلَمَانِ فَلَا يُغَيِّرَانِ ترجمہ عبد الرحمن بن اسود سے روایت ہی میری دونون چچا مزارعت
کرتی تہے تہائی اور چوتہائی پر اور مین اون دونونکا شریک تہا اور علقمہ اور اسود کو یہ بات معلوم تھی مگر وہ کچھہ نہ کہتے
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ خَيْرَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ يُوَاجِرَ اَحَدُكُمْ اَرْضَهُ
بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی ابن عباس نے کہا بہتر ہے جو تم کرتی ہو اپنی زمین کو
سونے یا چاندی کے بدلے کرائے دیتے ہو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرَيَانِ
بَاْسًا بِاسْتِئْجَارِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ ترجمہ ابراہیم اور سعید بن جبیر بنجر زمین کو کرایہ پر دینا برا نہین سمجہتے
تہے عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمْ اَعْلَمْ شُرَيْحًا كَانَ يَقْضِيْ فِي الْمُضَارِبِ اِلَّا بِقَضَائَيْنِ كَانَ رُبَّمَا قَالَ
لِلْمُضَارِبِ بَيِّنَتُكَ عَلٰى مُصِيْبَةٍ تُعْذَرُ بِهَا وَرُبَّمَا قَالَ لِصَاحِبِ الْمَالِ بَيِّنَتُكَ اَنَّ اَمِيْنَكَ خَائِنٌ
وَاِلَّا فَيَمِيْنُهُ بِاللّٰهِ مَا خَانَكَ ترجمہ محمد نے شریح (جو قاضی تہی کوفے مین) مضاربت کے باب مین دو
طرح سی حکم دیتے تہے کبہی تو مضارب کو کہتے تو گواہ لا اوس مصیبت پر جسکی وجہ سی تو معذور رہی (اور تاوان نہ
دینا پڑے) اور کبھی صاحب مال سی کہتے تو گواہ لا اس بات پر کہ مضارب نے خیانت کی نہین تو اوس سے حلف لے اللہ تعالے

کی کہ اوس نے خیانت نہین کی عن سعید بن المسیب قال لا بأس بإجارة الأرض البيضاء بالذهب
والفضة وقال وإذا دفع رجل إلى رجل مالا قراضا فأراد أن يكتب عليه بذلك كتابا كتب
هذا كتاب كتبه فلان بن فلان طوعا منه في صحة منه وجواز أمره لفلان
ابن فلان إنك دفعت إلي مستهل شهر كذا من سنة كذا عشرة آلاف درهم وضحا جيادا
وزن سبعة قراضا على تقوى الله في السر والعلانية وأداء الأمانة على أن أشتري
بها ما شئت منها كل ما أرى أن أشتريه وأن أصرفها وما شئت منها فيما أرى أن
أصرفها فيه من صنوف التجارات وأخرج بما شئت منها حيث شئت وأبيع ما أرى أن
أبيعه مما أشتريه بنقد رأيت أم بنسيئة وبعين رأيت لم يعرض على أن أعمل في جميع
ذلك كله برأيي وأوكل في ذلك من رأيت وكل ما رزق الله في ذلك من فضل وربح
بعد رأس المال الذي دفعته المذكور إلى المسمى مبلغه في هذا الكتاب فهو بيني وبينك
نصفين لك منه النصف بحظ رأس مالك ولي منه النصف تاما بعملي فيه وما كان
فيه من وضيعة فعلى رأس المال فقبضت منك هذه العشرة آلاف درهم الوضح الجياد
مستهل شهر كذا في سنة كذا وصارت لك في يدي قراضا على الشروط المشترطة في
هذا الكتاب أقر فلان وفلان وإذا أراد أن لا يطلق أن يشتري ويبيع بالنسيئة
كتب وقد نهيتني أن أشتري وأبيع بالنسيئة ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا خالی زمین کو کرائے
پر دینا کچھ برا نہین سونے یا چاندی کے بدلے اور جو کوئی شخص کسی کو کچھ مال مضاربت کے طور پر دیوے
ف جسکو قراض بھی کہتے ہین وہ یہ کہ روپیہ ایک کا ہو اور محنت دوسرے کی اور نفع مین دونون شریک
ہون ف پھر چاہے کہ نوشتہ کرا لے اوسپر تو اس طور سے لکھے یہ وہ کتاب ہے جسکو فلان نے جو فلان
کا بیٹا ہے لکھا ہے اپنی خوشی سے صحت اور جواز امر کی حالت مین فلان کے لیے جو فلان کا بیٹا ہے تو نے
مجھکو دیے فلان مہینے فلان سنہ کے شروع ہوتے ہی دس ہزار درم جو کھرے اور چوکھے تھے ہر درم سات
مثقال وزن کے بطور مضاربت کے اس شرط پر کہ مین اللہ تعالی سے ڈرتا رہونگا ظاہر اور باطن اور امانت ادا کرونگا
اور اس شرط پر کہ جو مال مین چاہونگا ان روپون سے خرید کرونگا اور صرف کرونگا یعنی اور روپیون یا دینارون
سے بدلونگا اور خرچ کرونگا جہان مناسب دیکھونگا جس تجارت مین چاہونگا اور جہان مناسب ہوگا وہان لیجاؤن گا
اور جو مال مین خرید کرونگا اوسکو نقد یا ادھار جیسا مجھے مناسب معلوم ہوگا بیچونگا اور مال کے قیمت مین نقد روپیہ لونگا یا
دوسرا مال لونگا ان سب باتون مین مین اپنے رائے کے مطابق عمل کرونگا اور جسکو چاہون گا اپنی طرف سے وکیل

کرونگا پھر جو اللہ تعالے نفع دی وہ اصل مال کے بعد جو تو نے مجھکو دیا ہی اور جسکا ذکر اس کتاب مین ہوچکا آدہون آدہ مجھے اور تجھہ مین تقسیم ہوگا تجھے آدہا نفع تیرے مال کے بدلے ملیگا اور مجھے آدہا نفع میرے محنت کے بدلے ملے گا اگر تجارت مین کچھہ نقصان ہو تو وہ تیری مال کا ہوگا اس شرط پر یہہ دسہزار درم کھری جو کہے مین نے اپنے قبضے مین کیی فلان مہینے کے شروع سے فلان سنہ مین اور یہہ مال بطور قراض (مضاربت) کے ان شرطون پر جو اس کتاب مین مذکور ہوئین میری ہاتھ مین آیا اسبات کا اقرار کیا فلان اور فلان نے ۔ اگر صاحب مال کا یہہ ارادہ ہو کہ مضارب اودہار کا سودا نہ کری تو کتاب مین یون لکھے تو نے مجھکو منع کیا ہی اودہار خرید و فروخت سی **شَرِكَةُ عِنَانٍ بَيْنَ ثَلٰثَةٍ** تین آدمیون مین شرکت عنان ہو تو اوسکا کاغذ کیونکر لکھا جاوے **ف** شرکت چار قسم پر ہے ایک شرکت مفاوضہ جب دو شخص مال شرکت اور تصرف اور دین مین برابر ہون اور اس شرکت مین ہر شخص دوسری کا وکیل اور کفیل ہوتا ہی اور دوسری شرکت عنان جس مین صرف وکالت ہوتی ہی اور کفالت نہین ہوتی اور اس مین اگر بعض مال مین شرکت ہو اور بعض مال مین نہ ہو یا ایک کا مال زیادہ ہو اور دوسری کا کم لیکن نفع برابر ہو یا مال دونون کے برابر ہون اور نفع برابر نہ ہو یا خلاف جنس ہو ایک نے روپیہ دیا ہو دوسری نے اشرفیان ہر طرح درست ہی تیسری شرکت صنائع اور تقبل کہ دو کاریگر مثلاً دو درزی خواہ ایک درزی اور ایک رنگریز اس شرط پر شریک ہون کہ دونون مشترک کام کیا کرین اور مزدوری جو کچھہ ملے اوسکو دونون بانٹ لیا کرین برابر یا جس طرح چاہی مقرر کرین چوتھی شرکت وجوہ اوسکی صورت یہہ ہی کہ دو شخص بدون مال کے شریک ہون اسطرح کہ اپنی اپنی اعتبار سے مال لاوین اور بیچین اور اصل قیمت مالک کے حوالے کر کے جو کچھہ نفع ہو وہ بانٹ لین **هٰذَا** مَا اشْتَرَكَ

عَلَيْهِ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ فِي صِحَّةٍ عُقُولِهِمْ وَجَوَازِ اُمُوْرِهِمْ اشْتَرَكُوْا شَرِكَةَ عِنَانٍ لَا شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَهُمْ فِي ثَلَاثِيْنَ اَلْفِ دِرْهَمٍ خَلَطُوْهَا جَمِيْعًا فَصَارَتْ هٰذِهِ الثَّلٰثِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ فِي اَيْدِيْهِمْ مَخْلُوْطَةً بِشَرِكَةٍ بَيْنَهُمْ اَثْلَاثًا عَلٰى اَنْ يَّعْمَلُوْا فِيْهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَيَشْتَرُوْنَ جَمِيْعًا بِذٰلِكَ وَبِمَا اَرَادُوْا مِنْهُ اشْتِرَاءَهُ بِالنَّقْدِ وَيَشْتَرُوْنَ بِالنَّسِيْئَةِ عَلَيْهِ مَا اَرَادُوْا اَنْ يَّشْتَرُوْا مِنْ اَنْوَاعِ التِّجَارَاتِ وَاَنْ يَّشْتَرِيَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلٰى حِدَتِهِ دُوْنَ صَاحِبِهِ بِذٰلِكَ وَبِمَا رَاٰى مِنْهُ مِمَّا رَاٰى اشْتِرَاءَهُ مِنْهُ بِالنَّقْدِ وَبِمَا رَاٰى اشْتِرَاءَهُ عَلَيْهِ بِالنَّسِيْئَةِ يَعْمَلُوْنَ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ مُجْتَمِعِيْنَ بِمَا رَاَوْا وَيَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُنْفَرِدًا بِهِ دُوْنَ صَاحِبِهِ بِمَا رَاٰى جَائِزًا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ عَلٰى نَفْسِهِ وَعَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ صَاحِبَيْهِ فِيْمَا اجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ وَفِيْمَا انْفَرَدُوْا بِهِ مِنْ ذٰلِكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ دُوْنَ الْاٰخَرَيْنِ فَمَا لَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِي ذٰلِكَ مِنْ قَلِيْلٍ اَوْ مِنْ كَثِيْرٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ صَاحِبَيْهِ وَهُوَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا

وَمَا رَزَقَ اللهُ فِي ذٰلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَرِبْحٍ عَلٰى رَأْسِ مَالِهِمُ الْمُسَمّٰى مَبْلَغُهٗ فِي هٰذَا الْكِتَابِ فَهُوَ بَيْنَهُمْ أَثْلَاثًا وَمَا كَانَ فِي ذٰلِكَ مِنْ وَضِيْعَةٍ وَتَبِعَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ أَثْلَاثًا عَلٰى قَدْرِ رَأْسِ مَالِهِمْ وَقَدْ كُتِبَ هٰذَا الْكِتَابُ ثَلٰثَ نُسَخٍ مُتَسَاوِيَاتٍ بِالْأَلْفَاظِ وَاحِدَةٍ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَاحِدَةٌ كَيْ تَبْقٰى لَهٗ أَقَرُّوْا أَنَّ فُلَانًا وَفُلَانًا ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جس مین بیان ہے فلان اور فلان اور فلان کے شرکت کا اونکی حالت صحت اور درستی حواس اور جواز امر مین یہ تینون شخص شریک ہوئے ہین عنان کے طور پر نہ مفاوضہ کے طور پر تیس ہزار درم مین جو سب کے سب عمدہ اور کھرے ہین ہر دس درم سات مثقال وزن کے ہین اور ہر ایک شخص کے دس ہزار درم ہین ان سب کو تینون کے ہاتھ مین یہ سب درم ملے جلے ہین ہر ایک کے ہاتھ مین ایک تہائی حصہ اس شرط پر کہ سب محنت کرین اسد سے ڈر کر اور ہر ایک دوسری کی امانت ادا کرنے کے نیت سے اور سب ملکر خرید کرین مال کو اور جس مال کو چاہین نقد خریدین اور جس کو چاہین قرض خریدین اور جس قسم کی چاہین تجارت کرین اور ہر ایک شخص ان تینون مین سے بے دوسری کے شرکت کے جو چاہے خرید سے نقد یا اودہار اس سب رقم مین تینون شریک ملکر ایک ساتھ معاملہ کرین یا ہر ایک تنہا ہو کر معاملہ کرے جو معاملہ سب ملکر کرین وہ سب پر لازم اور نافذ ہوگا کرنے والے پر بھی اور اوس کے دونو ساتھیون پر بھی اور جو کوئی اکیلا کرے وہ بھی اوس کے اوپر اور اوس کے دونو ساتھیون پر لازم ہوگا غرض ہر معاملہ تہوڑا ہو یا بہت وہ سب پر نافذ ہوگا خواہ ایک کا کیا ہوا ہو یا سب کا کیا ہوا ہو پھر جو اسد تعالی نفع دیوے وہ بموجب راس المال کے تین حصے کر کے سب شریکون پر تقسیم ہوگا اور جو اوس مین نقصان ہو وہ سب پر ہوگا تہائی تہائی بموجب راس المال کے اس کتاب کے تین نسخے لکہی گئی اور ایک ایک نسخہ ایک ہی عبارت اور لفظون کا ہر ایک شریک کو دیا گیا کہ بطور سند کے اپنے پاس رکہی اس بات پر اقرار کیا فلانے اور فلانے اور فلانے نے یعنے تینون شریکون نے

شِرْكَةُ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ عَلٰى مَذْهَبِ مَنْ يُجِيْزُهَا قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ شرکت مفاوضہ چار آدمیون مین جو اوسکو جائز رکہتا ہے قرار دے تو اوسکی کتاب کیونکر لکہی جاوے فرمایا اسد تعالی نے اے ایمان والو پورا کرو عقدون کو

هٰذَا مَا اشْتَرَكَ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بَيْنَهُمْ شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ فِي رَأْسِ مَالٍ جَمَعُوْهُ بَيْنَهُمْ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ وَنَقْدٍ وَاحِدٍ وَخَلَطُوْهُ وَصَارَ فِي أَيْدِيْهِمْ مُمْتَزِجًا لَا يُعْرَفُ بَعْضُهٗ مِنْ بَعْضٍ وَمَالُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ وَحِصَّتُهٗ سَوَاءٌ عَلٰى أَنْ يَعْمَلُوْا فِي ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَفِي كُلِّ قَلِيْلٍ وَكَثِيْرٍ سِوَاهُ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ وَالْمُتَاجَرَاتِ نَقْدًا وَنَسِيْئَةً بَيْعًا وَشِرَاءً فِي جَمِيْعِ الْمُعَامَلَاتِ وَفِي كُلِّ مَا يَتَعَاطَاهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ مُجْتَمِعِيْنَ بِمَا رَأَوْا وَيَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى انْفِرَادِهٖ بِكُلِّ مَا رَأٰى وَ

كُلُّ مَا بَدَا لَهُ جَائِزٌ أَمْرُهُ فِي ذَلِكَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَلَى أَنَّهُ كُلُّ مَا لَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى هَذِهِ الشَّرِكَةِ الْمَوْصُوفَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ مِنْ دَيْنٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ مَعَهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَعَلَى أَنَّ جَمِيعَ مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ فِي هَذِهِ الشَّرِكَةِ الْمُسَمَّاةِ فِيهِ وَمَا رَزَقَ اللَّهُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيهَا عَلَى حِدَتِهِ مِنْ فَضْلٍ وَرِبْحٍ فَهُوَ بَيْنَهُمْ جَمِيعًا بِالسَّوِيَّةِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ نَقِيصَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَهُمْ وَقَدْ جَعَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ فِي هَذَا الْكِتَابِ مَعَهُ وَكِيلَهُ فِي الْمُطَالَبَةِ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَهُ وَالْمُخَاصَمَةِ فِيهِ وَقَبْضِهِ وَفِي خُصُومَةِ كُلِّ مَنِ اعْتَرَضَهُ بِخُصُومَةٍ وَكُلِّ مَنْ يُطَالِبُهُ بِحَقٍّ وَجَعَلَهُ وَصِيَّهُ فِي تَرِكَتِهِ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهِ وَفِي قَضَاءِ دُيُونِهِ وَإِنْفَاذِ وَصَايَاهُ وَقَبِلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مَا جَعَلَ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ أَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جس کے رو سے فلان اور فلان اور فلان اور فلان بطور مفاوضہ کے شریک ہوے اوس اس المال مین جسکو سب نے جمع کیا تہا ایک ہی قسم کا ایک ہی سکے کا اور اوسکو ملا دیا اور سب کے قبضے مین ملکر آگیا اب کسی کا حصہ پہچانا نہین جاتا اور سب کا مال اور حصہ برابر ہے اس شرط پر کہ سب ملکر محنت کرین اوسمین اور اوس کے سوا مین قلیل ہو یا کثیر ہر طرح کے معاملے نقد ہون یا اودہار خرید و فروخت کے جو لوگ کیا کرتے ہین سب ملکر یا الگ الگ مگر ہر ایک کا معاملہ اوس کے سب شریکون پر جائز اور نافذ ہے اور جو اس شرکت کے رو سے کسی شریک پر حق یا دین لازم ہو تو وہ ہر ایک پر لازم ہے جنکا نام اس کتاب مین ہے اور جو اللہ دیوے سب کو یا ایک کو نفع یا بچوت وہ سب مین برابر تقسیم ہوگی اور جو نقصان ہوگا وہ بہی سب پر ہوگا برابر برابر اور ان چارون شخصون مین سے ہر ایک نے دوسرے کو اپنے ساتہیون مین سے جنکے نام اس کتاب مین لکہے ہین اپنا وکیل کیا ہر ایک حق کے مطالبے کے لیے اور خصومت کرنے کے لیے اور قبض اور وصول کرنے کے لیے اور جو کوئی اوس سے خصومت کرے اوس کے جوابدہی کرنے کے لیے یا کچہہ مطالبہ کرے اوسکا جواب دینے کے لیے اور اوسکو وصی کیا اپنا اس شرکت مین اپنے مرنے کے بعد اپنے قرضون کے ادا کرنے کے لیے اور وصیتین پوری کرنے کے لیے اور ہر ایک نے ان چارون مین سے دوسرے کی سب کام قبول کیے جو اوسکو دیے گئے اقرار کیا ان سب باتون پر فلان اور فلان اور فلان اور فلان نے

بَابُ شَرِكَةِ الْأَبْدَانِ

شرکت الابدان (یعنی شرکۃ الصنائع جسکے معنی اوپر گزرے) کے بیان مین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَلَا عَمَّارٌ بِشَيْءٍ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے بدر کی لڑائی کے روز مین اور عمار اور سعد شریک ہوئے (کہ جو کچہہ کماوین گے کافرونکا مال یا قیدی وہ سب ملکر بانٹ لین گے) تو سعد دو بندی پکڑ کر لائے اور مجہکو اور عمار کو کچہہ نہ ملا

عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي عَبْدَيْنِ مُتَفَاوِضَيْنِ

كاتب احدهما … حمائن اذا كانا متفاوضين يقضي احدهما عن الآخر ترجمہ زہری نے کہا دو
غلام شریک ہون … وضہ کے طور پر پھر ایک کتابت کرے اونہون نے کہا جائز ہے ادا کریگا ایکدوسرے
کیطرف سے

تفرق الشركاء عن شركتهم حصہ دارون کی شرکت چھوٹنے کا بیان

هذا ما كتاب كتبه فلان … و فلان و فلان و فلان بينهم واقر كل واحد منهم لكل واحد
من اصحابه المس… معه في هذا الكتاب بجميع ما فيه في صحة منه وجواز امر انه جرت
بيننا معاملا… ومتاجرات واشرية وبيوع وخلطة وشركة في اموال وفي انواع
من المعاملة … وقروض ومصارفات وودائع وامانات وسفاتج ومضاربات وعواري
وديون … واجارات ومزارعات ومواكرات وانا نقضنا على التراضي منا جميعا بما
فمن انا… ما كان بيننا من كل شركة ومن كل مخالطة كانت جرت بيننا في نوع من
الاموا… والمعاملات وفسخنا ذلك كله في جميع الانواع والاصناف وبينا ذلك كله
نوعا … نوعا وعلمنا مبلغه ومنتهاه وعرفناه على حقه وصدقه فاستوفى كل واحد منا
حقه من ذلك اجمع وصار في يده فلم يبق لكل واحد منا قبل كل واحد من اصحابه
…ين في هذا الكتاب ولا قبل احد بسببه ولا باسمه حق ولا دعوى ولا طلبة معه لان
كل واحد منا قد استوفى جميع حقه وجميع ما كان له من جميع ذلك كله وصار في يده
موفرا اقر فلان و فلان و فلان و فلان ترجمہ یہہ تحریر کہا ہے فلان اور فلان اور فلان اور فلان نے اور ہر ایک نے اقرار کیا ہے اون مین سے اپنے دوسرے ساتہیون کے لیے جنکا نام لیا گیا اس کتاب مین اس ساری نوشتے کا اپنی صحت اور تندرستی اور جواز امر کیحالت مین کہ ہم چارون مین معاملات اور تجارتین اور خرید و فروخت اور ملاپ اور شرکتین ہر طرح کے اموال اور ہر طرح کی معاملات اور قرضون اور صرفون اور امانتون اور ہنڈویون اور مضاربتون اور عاریتون اور قرضون اور اجارون اور مزارعتون اور کرایون مین جاری تہین اب ہم نے اپنی رضامندی سے سب نے اس کو توڑ دیا ہر ایک شرکت اور ملاپ کو جو ہر ایک مال اور معاملے مین ابتک جاری تہی سب کو ہم نے فسخ کیا ہر ایک قسم کو اور ہر ایک قسم کو ہم نے بیان کر دیا الگ الگ اوسکی حد اور مقدار کو اور جو سچ اور صحیح تہا اوسکو دریافت کر لیا اور ہر ایک نے اپنا حق پورا بھر پایا اپنی قبضے مین کر لیا اب ہم مین کسی کو کسی ساتہی کیطرف جنکا نام اس کتاب مین ہین یا اوسکی وجہ سے یا اوس کے نام سے دوسری کیطرف کوئی دعوی اور مطالبہ نہین ہے کیونکہ ہر ایک نے اپنا حق جو کچہ تہا پورا پا لیا اور اپنی ہاتہ مین کر لیا اقرار کیا اسکا فلان اور فلان اور فلان اور فلان نے

تفرق الزوجين عن مزاوجتهما خصم اور جورو نکاح سے جدا ہون تو کیا نوشتہ کر دین ھذا ما

اللہ تبارک وتعالی ولا یحل لکم ان تاخذوا مما اتیتموھن شیئا الا ان یخافا الا یقیما
حدود اللہ فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیھما فیما افتدت بہ فرمایا اللہ نے
تم کو درست نہیں عورتوں سے پھیر لینا اپنا دیا ہوا مگر جب دونوں ڈریں کہ اللہ کے قاعدے ٹھیک نہ رکھ سکیں گے
پھر جب ایسا ڈر ہو تو عورت پر گناہ نہیں کہ کچھ دیکر اپنی کو چھڑا لیوے ۔ **ھذا** الکتاب کتبتہ فلانة
بنت فلان بن فلان فی صحة منھا وجواز امر لفلان بن فلان بن فلان انی کنت
زوجة لک وکنت دخلت بی فافضیت الی ثم انی کرھت صحبتک واحببت مفارقتک
عن غیر اضرار منک بی ولا منعتنی لحق واجب لی علیک وانی سألتک عند ما خفنا ان منعنی
لا نقیم حدود اللہ ان تخلعنی فتبتنی منک بتطلیقة بجمیع ما لی علیک من صداق وھو فتبینی
کذا وکذا دینارا جیادا مثاقیل وبکذا وکذا دینارا جیادا مثاقیل اعطیتکھا علی ذلک
سوی ما فی صداقی ففعلت الذی سألتک منہ فطلقتنی تطلیقة بائنة بجمیع ما کان
بقی لی علیک من صداقی المسمی مبلغہ فی ھذا الکتاب وبالدنانیر المسماة فیہ سوی ذلک
فقبلت ذلک منک مشافھة لک عند مخاطبتک ایای بہ واجبتک الی قولک من
قبل تصادرنا عن منطقنا ذلک ودفعت الیک جمیع ھذہ الدنانیر المسمی مبلغھا فی
ھذا الکتاب الذی خالعتنی علیھا وافیة سوی ما فی صداقی فصرت بائنة منک
مالکة لامری بھذا الخلع الموصوف امرہ فی ھذا الکتاب فلا سبیل لک علی ولا مطالبة
ولا رجعة وقد قبضت منک جمیع ما یجب لمثلی ما دمت فی عدة منک وجمیع ما احتاج الیہ بتمام
ما یجب للمطلقة التی تکون فی مثل حالی علی زوجھا الذی یکون فی مثل حالک فلم یبق لکل واحد
منا قبل صاحبہ حق ولا دعوی ولا طلبة فکل ما ادعی واحد منا قبل صاحبہ من حق ومن
دعوی ومن طلبة بوجہ من الوجوہ فھو فی جمیع دعواہ مبطل وصاحبہ من ذلک اجمع
بریء وقد قبل کل واحد منا کل ما اقر لہ بہ صاحبہ وکل ما ابرأہ منہ مما وصف فی
ھذا الکتاب مشافھة عند مخاطبتہ ایاہ قبل تصادرنا عن منطقنا وافتراقنا عن مجلسنا
الذی جری بیننا فیہ اقرت فلانة وفلان ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جسکو لکھا فلانی عورت نے جو بیٹی ہے
فلان شخص کی اور وہ بیٹا ہے فلان شخص کا اپنی حالت صحت اور جواز تصرف میں فلان شخص کے لیے جو فلانی
کا بیٹا ہے کہ میں تیری بی بی تھی اور تو نے مجھ سے صحبت کی تھی اور دخول کیا تھا پھر مجھے تیری صحبت بری معلوم
ہوئی اور میں نے تجھ سے جدا ہونا پسند کیا تو نے مجھے کسی طرح کا نقصان نہیں پہونچایا نہ میرے حق کو جو تجھ پر لازم تھا

تو نے روکا اور مین نے تجھہ سی درخواست کی جب ہم کو ڈر ہوا کہ ہم اللہ کے دستور ٹھیک نہ رکھہ سکین گے کہ مجھ سی
خلع کر لے اور مجھے ایک طلاق بائن دیدے اوس سب مہر کے بدلے مین جو میرا تیری ذمہ پر ہی اور وہ اتنی اتنی
دینار مین کھرا اتنے مثقال کے اور اتنی دینار کھرا اتنے مثقال کے اور جو مین نے تجھکو ہلکا کیا ہی سوا میری مہر کے
پہر تو نے میری درخواست قبول کی اور مجھے ایک طلاق بائن دیا اوس سب مہر کے بدلے جو میرا تجھہ پر باقی تہا
اور جسکی تعداد اس کتاب مین لکھی ہی اور اون دیناروں کے بدلے جنکی تعداد اوپر بیان ہوئی سوا مہر کے پھر
مین نے یہ قبول کیا تیرے سامنے جب تو میری طرف مخاطب تہا اور مین تیری بات کا جواب دیتی تہی قبل اسبات
کے کہ ہم اس گفتگو سے فارغ ہوں اور مین نے دیدی تجھے وہ سب دینار جنکی تعداد اوپر مذکور ہوئی ہی کتاب میں
جنکے بدلے تو نے خلع کیا پوری پوری مہر کے سوا اب مین تجھہ سے بائن (جدا) ہوگئی اور اپنی مرضی کی آپ
مالک ہوئی بوجہ اس خلع کے جسکا ذکر اوپر ہوا اب تیرا مجھ پر کچھہ اختیار نہین نہ کچھہ مطالبہ ہی نہ تجھے رجوع کا اختیار ہی
(یعنی طلاق رجعی نہین ہے کہ پھر اگر چاہی تو مجھے بی بی بنا لے بلکہ بائن ہی) اور مین نے تجھہ سی لی لیے سب وہ
حقوق جو میری مثل عورت کے ہوتی ہین جبتک مین تیری عدت مین ہوں (یعنی نفقہ عدت وغیرہ) اور ساری
وہ چیزین مین نے بھر پائین جو مانند میری طلاق والی عورت کے لیے درکار ہوتین ہین اور دنیا ہوتین ہین خاوند
کو مانند تیرے اب کسی کو ہم مین سے دوسری کیطرف کوئی حق یا دعوی یا مطالبہ باقی نہین اگر کوئی ہم مین سے
دوسری پر کسیطرح کا حق یا دعوی یا مطالبہ کسی طور کا ہو پیش کرے تو اوسکا سب دعوی باطل ہی اور جسپر دعوی کیا
وہ بالکل بری ہے ہم مین سی ہر ایک نے اپنی ساتھی کا اقرار اور اوسکا ابرا (یعنی بری کرنا) قبول کیا جسکا ذکر اوس
کتاب مین ہوا وہ بعد سوال جواب کیوقت قبل اسبات کے کہ ہم اس گفتگو سی فارغ ہون یا اس مجلس سے اوٹھ کھڑے ہون
جہان یہہ اقرار ہوئے ہین خاوند اور جورو کے طرفسی یعنی ہمارے دونون کی بیچ مین **الکتابۃ**

غلام یا لونڈی کو مکاتب کرنا (جسکی تفسیر آگے آتی ہی) فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا یعنی جو غلام یا لونڈیان مکاتب ہونا چاہتی ہین تو
مکاتب کرو اونکو اگر تم جانو کہ وہ اس لائق ہین۔ جب مکاتب کرے تو یہ اقرارنامہ لکھے **هٰذَا كِتَابٌ**

كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فِيْ صِحَّةٍ مِّنْهُ وَجَوَازِ اَمْرِهِ لِفَتَاهُ النُّوْبِيِّ الَّذِيْ يُسَمّٰى فُلَانًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ
فُلَانٌ
فِيْ مِلْكِهِ وَيَدِهِ اِنِّيْ كَاتَبْتُكَ عَلٰى ثَلٰثَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وُضْحٍ جِيَادٍ وَزْنُ سَبْعَةٍ مُنَجَّمَةٍ عَلَيْكَ فِيْ
سِنِيْنَ مُتَوَالِيَاتٍ اَوَّلُهَا مُسْتَهَلَّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلٰى اَنْ تَدْفَعَ اِلَيَّ هٰذَا الْمَالَ الْمُسَمّٰى
مَبْلَغُهُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ نُجُوْمِهَا فَاَنْتَ حُرٌّ بِهَا لَكَ مَا لِلّٰهِ اَحْرَارٍ وَعَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ فَاِنْ اَخْلَلْتَ
شَيْئًا مِّنْهُ عَنْ مَحِلِّهِ بَطَلَتِ الْكِتَابَةُ وَكُنْتَ رَقِيْقًا لَا كِتَابَةَ لَكَ وَقَدْ قَبِلْتُ مُكَاتَبَتَكَ

عَلَيْهِ عَلَى الشُّرُوطِ الْمَوْصُوفَةِ فِي هٰذَا الْكِتَابِ قَبْلَ تَصَادُرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ مَجْلِسِنَا الَّذِي جَرٰى بَيْنَنَا ذٰلِكَ فِيهِ اَقَرَّ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ ترجمہ یہ وہ کتاب ہی جسکو لکھا فلان شخص نے جو فلان کا بیٹا ہی اپنی حالت صحت اور جواز تصرف مین اپنی غلام کے لیے جو نوبہ (ایک ملک ہی) کا رہنی والا ہے اور جسکا نام یہ ہی اور وہ آجتک میری ملک اور تصرف مین ہی کیا یہ بات مین نی تجھکو مکاتب کیا تین ہزار درم پر جو پوری ہون اوسکھری وزن سبعہ کے (یعنی ہر درم سات مثقال کے ہون) اور ادا کیی جاوین قسط قسط کرکے چہ سال مین لگاتار پہلی قسط فلانے مہینے کے فلانے سال مین چاند دیکھتی ہی یجاوے اگر یہ روپیہ جسکی تعداد اوپر مذکور ہوئی تو مجھکو برابر قسطون مین پہونچا وے تو تو آزاد ہی اور تیری لیی وہ سب باتین ہونگی جو آزادون کے لیی ہین اور تجھپر وہ باتین سب لازم ہونگی جو آزادون پر ہین اگر تو نے اسمین خلل کیا اور وقت پہ نہ پہونچایا تو کتابت باطل ہو گی اور تو پھر غلام ہو جاوے گا اور مین نے تیری کتابت قبول کی ان شرطون پر جنکا ذکر اس کتاب مین ہو اقبل اسبات کی کہ ہم اپنی گفتگو سے فارغ ہون یا اپنی مجلس سے جدا ہون جس مین یہ اقرار ہوا فلان اور فلان کیطرف سے

تدبیر غلام یا لونڈی کو مدبر کرنا (جسکی تفسیر آگے آتی ہی جب مدبر کرے تو یہ اقرار لکھے

هٰذَا الْكِتَابُ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ لِفَتَاهُ الصَّقْلِيِّ الْخَبَّازِ الطَّبَّاخِ الَّذِي يُسَمّٰى فُلَانًا وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ فِي مِلْكِهِ وَ يَدِهِ اِنِّي دَبَّرْتُكَ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَجَاءَ ثَوَابِهِ فَاَنْتَ حُرٌّ بَعْدَ مَوْتِي لَا سَبِيلَ لِاَحَدٍ عَلَيْكَ بَعْدَ وَفَاتِي اِلَّا سَبِيلَ الْوَلَاءِ فَاِنَّهُ لِي وَ لِعَقِبِي مِنْ بَعْدِي اَقَرَّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِجَمِيعِ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ طَوْعًا فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَ جَوَازِ اَمْرٍ مِنْهُ بَعْدَ اَنْ قُرِئَ ذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَيْهِ بِمَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ الْمُسَمَّيْنَ فِيهِ فَاَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ وَ فَهِمَهُ وَ عَرَفَهُ وَ اَشْهَدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ثُمَّ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الشُّهُودِ عَلَيْهِ اَقَرَّ فُلَانُ بْنُ الصَّقْلِيِّ الطَّبَّاخِ فِي صِحَّةٍ مِنْ عَقْلِهِ وَ بَدَنِهِ اَنَّ جَمِيعَ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ حَقٌّ عَلٰى مَا سُمِّيَ وَ وُصِفَ فِيهِ ترجمہ یہ کتاب ہی جسکو لکھا فلان شخص نے جو بیٹا ہی فلانی کا اپنی غلام کے لیی جو صیقل گر ہی یا نان بائی یا باورچی اور جسکا نام یہ ہی اور وہ آجتک اوس کی ملک اور تصرف مین ہے کیا یہ مینی تجھکو مدبر کیا خاص اللہ کے واسطے اور ثواب کی امید سے تو تو آزاد ہے میرے مرنے کے بعد کسی کا اختیار نہین تجھپر میری مرنے کے بعد مگر ولاء کے لیے وہ میری ہی اور میری وارثون کے اقرار کیا فلان بن فلان نے اوسکا جو کچھہ اس کتاب مین لکھا ہی اپنی خوشی سی صحت اور جواز تصرف کی حالتمین جب یہ کتاب پڑہی گئی گواہون کے سامنے جنکا نام اس کتاب مین ہی تو اوس نے اقرار کیا کہ مین نے اس کتاب کو سنا اور سمجھا اور پہچانا اور مین گواہ کرتا ہون اللہ کو اسپر اور اللہ کافی ہی گواہی کے لیے پھر وہ گواہ جو حاضر ہین اقرار کیا فلانے صیقل گر

یا باوجمی نے اپنی صحت عقل اور بدن کی حالت مین کہ جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہے وہ سب حق ہے جیسا لکھا ہے

اور بیان کیا گیا **عتق** آزاد کرنا۔ جب غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو یون لکھدیوے **هٰذا** کِتَابٌ

كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ طَوْعًا فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرٍ وَذٰلِكَ فِي شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا

لِفَتَاهُ الرُّومِيِّ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِي مِلْكِهِ وَيَدِهِ إِنِّي أَعْتَقْتُكَ تَقَرُّبًا إِلَى

اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَابْتِغَاءَ جَزِيلِ ثَوَابِهِ عِتْقًا بَتًّا لَا مَثْنَوِيَّةَ فِيهِ وَلَا رَجْعَةَ لِي عَلَيْكَ فَأَنْتَ حُرٌّ

لِوَجْهِ اللهِ وَالدَّارِ الْآخِرَةِ لَا سَبِيلَ لِي وَلَا لِأَحَدٍ عَلَيْكَ إِلَّا الْوَلَاءَ فَإِنَّهُ لِي وَلِعَصَبَتِي مِنْ بَعْدِي

ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جسکو لکھا فلان ولد فلان نے اپنے خوشی سی حالت صحت اور جواز تصرف مین فلان مہینے اور فلانی سال مین اپنی رومی غلام کے لیے جسکا نام یہہ ہے اور وہ آج تک اوس کے ملک اور تصرف مین ہے کہ مین نے تجھکو آزاد کیا اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور اوسکا بڑا ثواب چاہنے کی لیے آزادی قطعی جس مین کوئی شرط نہین نہ رجوع کا حق ہے اب تو آزاد ہے اللہ کیواسطے اور آخرت کی ثواب کی لیے میرا تجھپر کچھ اختیار نہین اور نہ اور کسی کا مگر ولا کے لیے وہ میری ہے اور میری وارثون کی میرے بعد۔ تمام ہوئی وہ روایت جو شیخ کی پاس تھی۔

کتاب المحاربۃ کتاب لڑائی کی **تحریم الدم** خون کرنیکی حرمت

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَشْهَدُوا

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا

رَسُولُ اللهِ وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبَائِحَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ

وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھی حکم ہوا مشرکون سی لڑنیکا جبتک وہ گواہی دین اسبات کی کہ کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمد رسول اللہ اوسکی بندی ہین اور اوس کے بھیجے ہوئے ہین اور نماز پڑہین ہماری نماز کیطرح اور ہمارے قبلے کیطرف منہ کرین نماز مین اور ہماری ذبح کئی ہوے جانور کہاوین جب یہہ سب باتین کرنے لگین تو حرام ہوگئی اون کے خون و مال مگر کسی حقکی بدلے (یعنی حد یا قصاص مین۔ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جبتک کافر کسی ملک کے ایمان قبول نہ کرین اوسوقت تک اون کی جان اور مال محفوظ نہین ہر ایک مسلمان اون کو قتل کرسکتا ہے اون کا مال لوٹ کرلاسکتا ہے)

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ

أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ

إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبِيحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ

حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ ترجمہ یہی ہے

گزرا اتنا زیادہ ہی کہ اون کے لیی ہی جو مسلمانون کی لیی اور اون پر ہی جو مسلمانون پر ہے عن میمون بن سیاہ انہ سال انس بن مالک قال یا ابا حمزۃ ما یحرم دم المسلم وماله فقال من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واستقبل قبلتنا وصلی صلوتنا واکل ذبیحتنا فہو مسلم له ما للمسلمین وعلیہ ما علی المسلمین ترجمہ میمون بن سیاہ نے انس بن مالک سی پوچھا اے ابا حمزہ مسلمان کی خون اور مال کو کیا چیز حرام کرتی ہی اونہون نے کہا جو شخص گواہی دیوے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی لائق عبادت کے نہین اور حضرت محمد اللہ کی بھیجی ہوئے ہین اور ہماری قبلہ کیطرف منہ کری اور ہماری طرح نماز پڑہے اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کہاوے تو وہ مسلمان ہی اوس کے لیے ہین وہ سب حق جو مسلمانون کے لیی ہین اور اوسپر ہین وہ سب حق جو مسلمانون پر ہین عن انس بن مالک قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب فقال عمر یا ابا بکر کیف تقاتل العرب فقال ابو بکر انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ واللہ لو منعونی عناقا مما کانوا یعطون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علیہ قال عمر فلما رایت رای ابی بکر قد شرح علمت انہ الحق ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو بعضی عرب اسلام سی پھر گئی حضرت عمر رضہ نے کہا اے ابو بکر تم عربون سے کیونکر لڑوگے (حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہین) ابو بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مجھی حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا جبتک وہ گواہی دین اس بات کی کوئی عبادت کے لائق نہین سوا اللہ کے اور مین اللہ کا بھیجا ہوا ہون اور نماز پڑہین اور زکوۃ دیوین قسم خدا کی اگر وہ ایک بکری کا بچہ نہ دینگے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو مین اون سی لڑونگا حضرت عمر رضہ نے کہا جب مین نی ابو بکر کی رائے کھلی کھلی دیکھی تو مینی جانا یہی حق ہے ف اس حدیث سی باطل ہوگیا خیال اون جاہلون کا جو کہتی ہین فقط لا الہ الا اللہ پر یقین کرنا اسلام کے لیی کافی ہے اگرچہ وہ پیغمبر دن کو نہ مانے قرآن کو نہ مانے قیامت کو نہ مانے فرشتون کو نہ مانے جس حدیث مین یہ بات آئی ہی کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہے وہ جنت مین جاویگا اوس سی مراد بھی یہی ہے کہ اور عقاید اور اصول اسلام کو مان کر صدق دل سے توحید پر عقیدہ رکہی عن ابی ہریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر وکفر من کفر من العرب قال عمر لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی ماله ونفسه الا بحقه وحسابه علی اللہ قال

ابُو بَکرٍ وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰہِ لَوْمَنَعُوْنِیْ عِقَالًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِہٖ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ رَأَیْتُ اللّٰہَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سی روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر ہوگئے تو حضرت عمر نی ابوبکر سے کہا تم کیونکر لڑوگے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سی لڑنیکا جبتک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہین پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے بچا لیا مجھ سے اپنے مال اور جان کو مگر کسی حق کی وجہ سے (جیسی حد یا قصاص مین) اور حساب اوسکا اللہ پر ہے (کہ وہ سچی دل سے کہتا ہے یا صرف زبان سی) ابوبکر نے کہا قسم خدا کی مین تو لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کری نماز اور زکوۃ مین (مثلاً نماز پڑھی زکوۃ نہ دیوے یعنی ایک فرض کا بھی انکار کرے تو وہ کافر ہی) اس لیے کہ زکوۃ مال کا حق ہی قسم خدا کی اگر رسی (جس سی اونٹ باندھتی ہین) نہ دین گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھی تو مین اون سے لڑونگا اوس کے نہ دینی پر حضرت عمر نی کہا قسم خدا کی کچھ نہ تھا مگر اللہ نے ابوبکر کے سینہ کو کھول دیا لڑائی کیلیے اوسوقت مجھے معلوم ہوا کہ یہی حق ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاِذَا قَالُوْھَا فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ فَلَمَّا کَانَتِ الرِّدَّۃُ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَتُقَاتِلُھُمْ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اُفَرِّقُ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ وَلَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَھُمَا وَقَاتَلْنَا مَعَہٗ فَرَاَیْنَا ذٰلِکَ رُشْدًا **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سی لڑنیکا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین پھر جب اونہون نی یہ کہا تو بچا لیا مجھ سے اپنی جانون اور مالون کو مگر کسی حق کی وجہ سے اور حساب اونکا اللہ کے پاس ہوگا جب عرب کے لوگ مرتد ہوگئے تو حضرت عمر نے ابوبکر سے کہا کیا تم اون سے لڑتے ہو اور مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی ایسا سنا وہ کہنی لگی قسم خدا کی مین نماز اور زکوۃ مین فرق نہ کرونگا اور لڑونگا اون لوگون سے جو فرق کرین اندونون مین پھر ہم لڑے ابوبکر کے ساتھ اور یہی امر ٹھیک پایا تو گویا صحابہ کا اجماع ہوگیا اسپر امام نسائی نے کہا یہ روایت قوی نہین کیونکہ اسکو روایت کیا سفیان بن حسین نی زہری سی اور وہ قوی نہین ہے

سفیان بن حسین

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے اپنی مال اور جان کو بچا لیا

اگر کسی حق کے بدلے اور اوسکا حساب اللہ پر ہے عن ابی ہریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وکان ابو بکر بعدہ وکفر من کفر من العرب قال عمر یا ابا بکر کیف تقاتل الناس وقد
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال
لا الہ الا اللہ فقد عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ عزوجل قال ابو بکر لاقاتلن
من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال فواللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا قال عمر فواللہ ما ہو الا ان رایت اللہ
شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اسمین عقالا کے بدلے عناقا ہے
یعنی ایک بکری کا بچہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس
حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قالہا فقد عصم منی نفسہ ومالہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ
ترجمہ اوپر گزرا عن ابی ہریرۃ قال فاجمع ابو بکر لقتالہم فقال عمر یا ابا بکر کیف تقاتل
الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ
فاذا قالوہا عصموا منی دماءہم واموالہم الا بحقہا قال ابو بکر لاقاتلن من فرق بین
الصلوۃ والزکوۃ واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لقاتلتہم علی منعہا قال عمر فواللہ ما ہو الا ان رایت اللہ قد شرح صدر ابی بکر لقتالہم
فعرفت انہ الحق ترجمہ ابوہریرہ رض نے کہا ابو بکر نے اکٹھا کیا لوگون کو یا مستعد ہوئے اون سے لڑنے کے
لیے تو عمر نے کہا اے ابو بکر تم کیونکر لڑتے ہو لوگون سے اخیر تک عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوہا منعوا
منی دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ عزوجل عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوہا منعوا
منی دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال نقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوا لا الہ الا اللہ حرمت
علینا دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ ترجمہ ان روایات کا اوپر گزر چکا اخیر کی روایت
مین بھی یہی کہ آپنے فرمایا ہم لڑین گی لوگون سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین اخیر تک عن النعمان بن بشیر
قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فسارہ فقال اقتلوہ ثم قال ایشہد ان لا الہ الا
اللہ قال نعم ولکنہا یقولہا تعوذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلوہ فانی

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھے
اتنے مین ایک شخص آیا چپکے سے آپ سے کچھہ کہا آپنے فرمایا قتل کرو اوسکو پھر آپ نے فرمایا کیا وہ گواہی دیتا ہی اس
بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی عبادت کی لائق نہین وہ شخص بولا ہان مگر اپنے بچانے کے لیے کہتا ہی دور دل
مین اوسکو یقین نہین آپنے فرمایا مت قتل کرو اوسکو کیونکہ مجھے حکم ہوا ہے لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ
کہین پھر جب وہ یہ کہین تو اونھون نے بچا لیا اپنی جانون اور مالون کو مجھہ سے مگر کسی حق کی وجہ سے اور حساب
اونکا اللہ پر ہی عَنْ رَجُلٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ فِي
مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَقَالَ فِيهِ إِنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَحْوَهُ ترجمہ
ایک شخص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم مدینے کی مسجد مین ایک قبے کی اندر
تھے آپنے فرمایا مجھے وحی ہوئی کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین اوسی طرح جیسے اوپر گزرا عَنْ
أَوْسٍ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ
اوس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم ایک قبے کے اندر تھے پھر بیان کیا اوسی
حدیث کو عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسًا يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
وَفْدِ ثَقِيفٍ فَكُنْتُ مَعَهُ فِي قُبَّةٍ فَنَامَ مَنْ كَانَ فِي الْقُبَّةِ غَيْرِي وَغَيْرُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَّهُ
فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ قَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ يَشْهَدُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرْهُ ثُمَّ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا حَرُمَتْ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ أَلَيْسَ فِي
الْحَدِيثِ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَظُنُّهَا مَعَهَا وَلَا أَدْرِي ترجمہ نعمان
بن سالم سے روایت ہی مین نے اوس سے سنا وہ کہتے تھی مین رسول اللہ صلعم پاس آیا ثقیف کے لوگون کے ساتھہ
پھر مین آپکے ساتھہ تھا ایک قبے مین سب لوگ سو گئے فقط مین اور آپ جاگتے تھے اتنے مین ایک شخص آیا اور چپکے
سے کچھہ باتین کین آپ سے آپنے فرمایا جا قتل کر اوسکو پھر آپنے فرمایا کیا وہ گواہی نہین دیتا اس بات کی کہ
کوئی برحق معبود نہین سوا اللہ کے اور مین اوسکا رسول ہون وہ بولا کیون نہین گواہی دیتا ہی اس بات کے
آپنے فرمایا چھوڑ دے اوسکو پھر فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین جب اونہون
نے یہہ کہا تو اونکی جانین اور مال محفوظ ہو گئے مگر کسی حق کی بدلے ۔ محمد نے کہا مینے شعبہ سے پوچھا کیا یہہ حدیث
مین نہین ہی الیس یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ اونہون نے کہا مین سمجھتا ہون کہ ہی اور مین نہین جانتا

عَنْ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ ثُمَّ تَحْرُمُ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا ترجمہ اوس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
مجھی حکم ہوا لوگون سی لڑنیکا یہانتک کہ وہ گواہی دین اس بات کی کوئی پوجنے کے لائق نہین سوا اللہ کے پھر
حرام ہو جاوین گے اون کی خون اور مال مگر کسی حق کے بدلے عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ یَخْطُبُ وَ
كَانَ قَلِیْلَ الْحَدِیْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّغْفِرَهٗ اِلَّا الرَّجُلُ
یَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ مُتَعَمِّدًا اَوِ الرَّجُلُ یَمُوْتُ كَافِرًا ترجمہ ابو ادریس سی روایت ہی مین نے معاویہ سی سنا وہ خطبہ پڑھتے
تھی اور اونہون نے بہت کم حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کین ہین وہ کہتی تھی مین نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی آپ خطبہ مین فرماتی تھی ہر ایک گناہ اللہ بخشدیگا (یعنی امید ہی بخشی جانے کی) اگر جو مسلمان
کو قصدًا قتل کرے یا جو شخص کافر ہو کر مری (نعوذ باللہ) اوسکی مغفرت کی امید نہین ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ اَنَّهٗ
اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ترجمہ عبد اللہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی خون نہین ہوتا ظلم سے
مگر آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اوس خون کے گناہ کا ایک حصہ ڈالا جاتا ہی کیونکہ اوسی نے پہلے خون کرنا نکالا۔
اور اپنے بھائی (ہابیل) کو ظلم سے مارا۔ اسیطرح جو شخص بری بات نکالی تو قیامت تک اوسکا وبال اوسپر ہوتا رہی گا)

تَعْظِیْمُ الدَّمِ خون کرنا کتنا بڑا گناہ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکی ہاتھ مین میری جان ہے
مسلمان کا قتل کرنا اللہ کے نزدیک ساری دنیا کے تباہ ہونیسی زیادہ ہی امام نسائی نے کہا اس حدیث کی اسناد مین
ابراہیم بن مہاجر ہی جو قوی نہین ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْیَا
اَهْوَنُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا البتہ دنیا کا تباہ ہو جانا اللہ کے نزدیک حقیر ہی مسلمان کو قتل کرنیسی ناحق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ
اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا ترجمہ دونون روایتونکا عبد اللہ بن عمرو نے کہا مسلمان کا قتل کرنا
اللہ کے نزدیک بڑا ہی دنیا کی تباہ ہونی سے عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا ترجمہ بریدہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا مومن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک بڑا ہی دنیا کی تباہ ہونے سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

فقال سمعت معاویۃ یخطب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلٰوةُ وَاَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب ہوگا اور سب سے پہلے لوگوں کے خون کا فیصلہ کیا جاوے گا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو لوگوں کا فیصلہ کیا جاویگا تو خون کے مقدمونکا (قیامت کی روز) **عَنْ** اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ ترجمہ عبد اللہ نے ایسا ہی کہا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى فِيْهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ ترجمہ عبد اللہ نے ایسا ہی کہا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الرَّجُلُ اٰخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ هٰذَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ لِمَ قَتَلْتَهٗ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لَكَ فَيَقُوْلُ فَاِنَّهَا لِيْ وَيَجِيْءُ الرَّجُلُ اٰخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَ قَتَلْتَهٗ فَيَقُوْلُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لِفُلَانٍ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا لَيْسَتْ لِفُلَانٍ فَيَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی روز ایک شخص دوسری کا ہاتھ پکڑے لاویگا اور کہیگا اے پروردگار اس نے مجھے قتل کیا تھا تیرے لیے تاکہ تجھے عزت ہو (یعنی کافر تھا اور تیرے سوا اور بتوں اور جھوٹے معبودوں کی عزت کرتا تھا تو میں نے تیرا نام بلند کرنیکے لیے اسکو قتل کیا یعنی جہاد میں) تب اللہ تعالی فرماویگا بیشک عزت میرے لیے ہے اور ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑ کر لاویگا اور کہیگا اس نے مجھے قتل کیا تھا پروردگار فرماویگا تو نے اسکو کیوں قتل کیا وہ بولیگا فلان شخص کو عزت دینے کے لیے (یعنی کسی بادشاہ یا امیر کی حکومت جمانے کے لیے) تب پروردگار فرماویگا فلان شخص کو عزت نہیں ہے پھر وہ اوسکا گناہ سمیٹ لیگا **ف** یعنی قاتل پر مقتول کے سب گناہ ڈالے جاوینگے مقصود یہ ہے کہ سب قاتل پکڑے جاوینگے مگر وہ جنہوں نے محض خدا کا نام بڑا کرنے کے لیے اور اوسکا دین پھیلانے کے لیے قتل کیا **عَنْ** جُنْدُبٍ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا ترجمہ جندب سے روایت ہے مجھسے فلان شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول قیامت کے روز اپنے قاتل کو لیکر آویگا اور کہیگا اے پروردگار پوچھ اس سے مجھے کیوں قتل کیا تھا وہ کہیگا میں نے اسکو قتل کیا فلان شخص کے

[illegible] اللہ تعالی فرماوے گا [illegible] قتل کیا تھا وہ بولیگا [illegible]

سلطنت مین یعنی فلان بادشاہ یا حاکم کی مدد کے لیے۱ جندب نے کہا پھر بچ اس سے کیونکہ یہ خون معاف نہین ہوگا

عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَجِيْءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ اَوْدَاجُهُ دَمًا فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا ترجمہ سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے ابن عباس سے پوچھا گیا کہ جس شخص نے مومن کو قصدًا قتل کیا پھر توبہ کیا اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے اور ہدایت پر آیا تو اوسکی توبہ قبول ہے یا نہین اونہون نے کہا مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ کہان قبول ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مقتول قاتل کو پکڑے ہوئے آویگا قیامت کی روز اور اوس کی رگون سے خون بہتا ہوگا وہ کہیگا اے رب پوچھ اس سے اسنے مجھے کس گناہ مین قتل کیا پھر کہا ابن عباس نے اللہ تعالی نے اس آیت کو اوتارا ومن یقتل مومنًا متعمدًا پھر اوسکو منسوخ نہین کیا **ف** اس باب مین دو آیتین ہین۔ ایک پہلی اوتری سورہ فرقان مین جو مکی ہے والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق یعنی نہین قتل کرتے ہین کسی نفس کو جسکو حرام کیا اللہ نے مگر حق کے بدلے اور جو ایسا کرے گنہ گار ہوگا قیامت مین اوسکو دونا عذاب ہے اور ہمیشہ رہیگا اوس مین ذلیل مگر جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک عمل کرے تو اللہ اوسکی برائیان نیکیون سے بدلدیگا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہے۔ پھر ایک دوسری آیت سورہ مائدہ مین جو مدنی ہے بعد کو اوتری ومن یقتل مومنًا متعمدًا فجزاؤہ جہنم خالدًا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما یعنی جو کوئی مسلمان کو قصدًا قتل کرے تو اوسکا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ اوس مین رہیگا اور اللہ نے اوسپر غصہ کیا اور لعنت کی اور اوسکے لیے بڑا عذاب تیار کیا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول نہین ہے اب اختلاف کیا ہے علما نے بعضون نے کہا کہ پہلی آیت منسوخ ہے دوسری آیت سے اور بعضون نے کہا کہ پہلی آیت اون لوگون کی شان مین ہے جنھون نے کفر کی حالت مین مسلمانون کو قتل کیا پھر ایمان لائے اور مسلمان ہوگئے تو اون کی توبہ قبول ہے اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ اوس آیت مین الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحًا ہے اور دوسری آیت اوس شخص کے باب مین ہے جو مسلمان ہوکر مسلمان کو قتل کرے اوسکی توبہ قبول نہین اور بعضون نے کہا کہ دوسری آیت مین ہمیشہ جہنم مین رہنے سے یہہ مراد ہے کہ مدتون رہیگا یعنی بہت دنون تک اور توبہ مسلمان کے قاتل کی قبول ہے اور یہی قول ہے جمہور علما کا واللہ اعلم

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ فِيْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ ترجمہ سعید

بن جبیر نے کہا کوفہ والوں نے اختلاف کیا ہے اس آیت مین ومن یقتل مؤمنا متعمدا اخیر تک کہ یہ منسوخ ہی یا نہین تو مین ابن عباس پاس گیا اور اون سے پوچھا اونہون نے کہا یہ آیت اخیر مین اوتری اسکو کسی نے منسوخ نہین کیا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هٰذِهِ الْآيَةُ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مینے ابن عباس سے کہا جو شخص مسلمان کو قتل کرے قصدًا اوسکی توبہ قبول ہی یا نہین اونہون نے کہا نہین مینے وہ آیت پڑہی جو سورۂ فرقان مین ہی والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق اخیر تک اونہون نے کہا یہ آیت مکی ہے (یعنی مکہ مین اوتری) اور اسکو منسوخ کر دیا ایک آیت نے جو مدنی ہے (یعنی مدینہ مین اوتری) ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم اخیر تک عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مجہی حکم کیا عبد الرحمٰن بن ابی لیلی نے ابن عباس سے پوچہون ان دونوں آیتون کو ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم مین نے پوچہا تو اونہون نے کہا اسکو کسی آیت نے منسوخ نہین کیا پہر اس آیت کو والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق اونہون نے کہا یہ آیت مشرکین کے حق مین اوتری ف تو یہ پہلی آیت کے خلاف نہوگی کیونکہ وہ مومنین کے حق مین ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا كَانُوا قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا وَزَنَوْا فَأَكْثَرُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ إِلَى فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ قَالَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ شِرْكَهُمْ إِيمَانًا وَزِنَاهُمْ إِحْصَانًا وَنَزَلَتْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک قوم تہی عرب کی جنہون نے بہت خون کیے تہے اور بہت زنا کی تہی اور خوب حرام کام کیے تہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد تم جو کہتے ہو اور جس طرف بلاتے ہو وہ اچہا ہے مگر یہہ کہو کہ ہم نے جو کام کیے ہین اونکا کچہہ کفارہ بہی ہی (یعنی معاف ہو سکتے ہین) تب اللہ تعالی نے یہہ آیت اوتاری والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر فاولٰئک یبدل اللہ سیاٰتہم حسنات تک یعنی اللہ بدل دیگا اگر وہ ایمان لا دین اور توبہ کرین اون کی شرک

کو ایمان سے اور اون کی زنا کو پاکی ہے اور یہ آیت اوتری یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم اخیر تک یعنی اے
میری بندو جنہون نے اپنی جانون پر ظلم کیا ہے (یعنی گناہ کیے ہین) مت ناامید ہو اللہ کی رحمت سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الشِّرْكِ اَتَوْا مُحَمَّدًا فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْا اِلَیْهِ
لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَتْ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَنَزَلَ قُلْ
یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کچھ لوگ مشرکین مین سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ جو فرماتے ہین اور جسطرف دعوت کرتے ہین وہ اچھا ہے اخیر تک
جیسے اوپر گزرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ
نَاصِیَتُهٗ وَرَاْسُهٗ فِیْ یَدِهٖ وَاَوْدَاجُهٗ تَشْخَبُ دَمًا یَقُوْلُ یَا رَبِّ قَتَلَنِیْ حَتّٰی یُدْنِیَهٗ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ
فَذَكَرُوْا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا قَالَ مَا نُسِخَتْ مُنْذُ
نَزَلَتْ وَاَنّٰی لَهُ التَّوْبَةُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے
دن مقتول قاتل کو لاویگا اوسکی پیشانی اور اوسکا سر اوسکے ہاتھ مین ہوگا (یعنی مقتول کے) اور اوس کی رگون
سے خون بہتا ہوگا وہ کہیگا یا رب اس نے مجھکو قتل کیا یہانتک کہ عرش کے پاس لیجاویگا (جسکے اوپر پروردگار ہے)
راوی نے کہا پھر لوگون نے ابن عباس سے توبہ کا ذکر کیا اونہون نے یہ آیت پڑھی ومن یقتل مومنا متعمدا اور کہا جب سے
یہ آیت اوتری منسوخ نہین ہوئی اور اوسکی توبہ کہان قبول ہے عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ
وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا الْاٰیَةَ كُلَّهَا بَعْدَ الْاٰیَةِ الَّتِیْ نَزَلَتْ فِی الْفُرْقَانِ
بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ ترجمہ زید بن ثابت نے کہا یہ آیت ومن یقتل مومنا متعمدا اخیر تک چھ مہینے بعد اوتری ہے اوس آیت
کے جو سورہ فرقان مین اوتری عَنْ زَیْدٍ فِیْ قَوْلِهٖ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ قَالَ نَزَلَتْ
هٰذِهِ الْاٰیَةُ بَعْدَ الَّتِیْ فِیْ تَبَارَكَ الْفُرْقَانِ بِثَمَانِیَةِ اَشْهُرٍ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا
یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس مین چھ مہینے کے بدلے آٹھ مہینے ہین رحیم اعظمیہ
عَنْ زَیْدٍ اَنَّهٗ قَالَ نَزَلَتْ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا اَشْفَقْنَا مِنْهَا
فَنَزَلَتِ الْاٰیَةُ الَّتِیْ فِی الْفُرْقَانِ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ
حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے یہ آیت اوتری ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا
فیہا تو ہم ڈر گئے (کہ مسلمان کے قاتل کے لیے ہمیشہ جہنم ہے) پھر یہ آیت اوتری والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا
یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق (یعنی سورہ فرقان کی آیت) تو ہمارا ڈر کم ہوا کیونکہ اس آیت سے قاتل کی توبہ قبول
ہونا معلوم ہوتا ہے مگر یہ روایت مخالف ہے اگلی دو روایتون کے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ومن یقتل مومنا متعمدا

ذکر الکبائر بعد اوتری سلیمی ابن عباس کی روایت سالم رہی معارض کسی اور دوسی پر اعتماد دینے سے
کبیرہ گناہونکا بیان **ف** جن کا ذکر پروردگار نے اس آیت مین کیا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم
وندخلکم مدخلا کریما یعنے اگر تم کبیرہ گناہون سی بچو گے تو باقی برائیان ہم معاف کردین گے اور تم کو عزت کیجگہ
لیجاوینگے **عن** ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جاء یعبد اللہ
ولا یشرک بہ شیئا ویقیم الصلوٰۃ ویؤتی الزکوٰۃ ویجتنب الکبائر کان لہ الجنۃ فسالوہ
عن الکبائر فقال الاشراک باللہ وقتل النفس المسلمۃ والفرار یوم الزحف **ترجمہ** ابو ایوب
انصاری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کو پوجتا ہی اوس کے ساتھ شریک نہین
کرتا اور نماز پڑھتا ہے اور زکوۃ دیتا ہی اور کبیرہ گناہون سی بچتا ہے اوس کے لیے جنت ہی لوگون نے پوچھا
کبیرہ گناہ کیا ہین آپنے فرمایا شرک کرنا اللہ کے ساتھ اور قتل کرنا مسلمان مرد یا عورت کو اور بھاگنا کافرون کے
مقابلے سے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الشرک باللہ وعقوق
الوالدین وقتل النفس وقول الزور **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کبیرہ گناہ یہ ہین شرک کرنا اللہ سبحانہ کے ساتھ ریہ تو بغاوت ہی شہنشاہ کی ساتھہ اور ایسا قصور ہی
کہ معاف نہین ہوسکتا) دوسری نافرمانی کرنا والدین کی (جائز کامون مین) تیسری مسلمان کو ناحق قتل کرنا
چوتھی جھوٹ بولنا **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر الاشراک
باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہین شرک کرنا نافرمانی کرنا مان باپ کی ناحق خون کرنا جھوٹی
قسم کہانا **عن** عبید بن عمیر انہ حدثہ ابوہ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان
رجلا قال یا رسول اللہ ما الکبائر قال ہن سبع اعظمہن اشراک باللہ وقتل النفس بغیر
حق وفرار یوم الزحف مختصر **ترجمہ** عبید بن عمیر سی بیان کیا اون کے باپ نے اور وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سی تہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کبائر کیا ہین آپنے فرمایا سات گناہ سب مین
بڑے یہ ہین شرک کرنا اللہ کے ساتھہ اور ناحق خون کرنا اور مقابلے کے دن کافرون کے سامنے سی بھاگنا یہ حدیث
مختصر ہے **ذکر اعظم الذنب** بڑا گناہ کونسا ہے **عن** عبد اللہ قال قلت یا رسول
اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وھو خلقک قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولدک
خشیۃ ان یطعم معک قلت ثم ماذا قال ان تزانی بحلیلۃ جارک **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سی روایت
ہی مینی کہا یا رسول اللہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپنے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو برابر کری (اللہ کے

طرح اوسکی تعظیم کرے اوسکی عبادت کیطرح اوسکو زور آور علم والا سمجھے اوسکو مشکل کے وقت پکارے اوس سے مدد چاہے
ان کاموں میں جو خاص اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں) میں نے کہا پھر کونسا گناہ آپنے فرمایا تو اپنی اولاد کو مار ڈالے اس
ڈر سے کہ وہ تیری کہانے میں شریک ہوں گے میں نے کہا پھر کونسا گناہ آپنے فرمایا تو اپنی پڑوسی کے عورت سے زنا
کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ
قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ
بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ الشِّرْكُ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّاَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ
مَخَافَةَ الْفَقْرِ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ترجمہ
عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا گناہ بڑا ہے آپنے فرمایا شرک یعنی اللہ
کے برابر کسیکو کرنا اور زنا کرنا اپنی پڑوسی کی عورت سے اور قتل کرنا اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے کہ وہ ساتھ کہانے
لگی پھر پڑہا عبد اللہ نے اس آیت کو والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر اخیر تک۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت
غلط ہے اور صحیح پہلی روایت ہے اور یزید نے اس میں بجائے واصل کے عاصم کا نام غلطی سے لیا ہے ذِكْرُ
مَا يَحِلُّ بِهٖ دَمُ الْمُسْلِمِ کن باتوں کیوجہ سے مسلمان کا خون درست ہو جاتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ التَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ مُفَارِقُ الْجَمَاعَةِ وَالثَّيِّبُ
الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوسکی
جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں مسلمان کا خون کرنا درست نہیں جو گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ
سوا اللہ کے کوئی برحق معبود نہیں اور میں اوسکا رسول ہوں مگر تین شخصوں کا ایک تو جو مسلمان اسلام کو چھوڑ
کر مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہو جاوے (جسکو مرتد کہتے ہیں یعنی اسلام سے پھر جانیوالا اب خواہ کوئی اور
دوسرا دین اختیار کرے جیسے یہودی یا نصرانی یا بت پرست ہو جاوے یا سب دینوں کو چھوڑ کر ملحد بے دین بنجاوے)
دوسرے نکاح ہو جانے کے بعد زنا کرنے والا (اسکو پتھروں سے مار ڈالنا چاہیے) تیسرے
جان کے بدلے جان (یعنے قصاص میں) اعمش نے کہا جب اس حدیث کا راوی ہے کہ میں نے
یہ حدیث ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے اسود سے اونہوں نے عائشہ سے روایت سے ایسا ہی بیان کیا عَنْ عَمْرِو بْنِ
غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا

رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ اِحْصَانِهٖ اَوْ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ اَوِ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ترجمہ عمرو بن غالب سی روایت ہی حضرت عائشہ نے کہا کیا تجھکو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال ہے خون کسی مسلمان آدمی کا مگر اوس شخص کا جو محصن ہوکر زنا کرے یا مسلمان ہوکر پھر کافر ہو جاوے یا دوسری کی جان لیوے

عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا عَمَّارُ اَمَا اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ اِلَّا ثَلٰثَةً النَّفْسُ بِالنَّفْسِ اَوْ رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ مَا اَحْصَنَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ترجمہ حضرت عائشہ نی عمار سی کہا ای عمار تو جانتا ہی کہ کسی آدمی کا خون کرنا درست نہین مگر تین شخصونکا یا جان کے بدلی جان یا جو شخص زنا کری محصن ہوکر اور بیان کیا حدیث کو

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَا كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ وَكُنَّا اِذَا دَخَلْنَا مَدْخَلًا نَسْمَعُ كَلَامَ مَنْ بِالْبَلَاطِ فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُوْنِّيْ بِالْقَتْلِ قُلْنَا يَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَلِمَ يَقْتُلُوْنَنِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ اَوْ زَنٰى بَعْدَ اِحْصَانِهٖ اَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ وَّلَا تَمَنَّيْتُ اَنَّ لِيْ بِدِيْنِيْ بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِيَ اللّٰهُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَلِمَ يَقْتُلُوْنَنِيْ ترجمہ ابو امامہ بن سہل اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہی ہم حضرت عثمان کے ساتھ تھے جب وہ گھڑی ہوئے تھے (باغیون نے اونکو گھیرا تھا) اور ہم جب کسی جگہہ اندر گھستی تو بلاط والون کی باتین سنتی (بلاط ایک جگہہ کا نام ہی مدینہ منورہ مین وہان مفسد جمع تھے) ایک روز حضرت عثمان اندر گئی پھر باہر نکلے اور کہا وہ لوگ مجھی قتل کرنیکو کہتی ہین ہم نے کہا اللہ اون کے لیی کافی ہی (یعنی اونکو سزا دینی کی لیی) حضرت عثمان نی کہا وہ مجھی کیون قتل کرتے ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی تھی مسلمان مرد کا خون کرنا درست نہین مگر تین سبب سے ایک تو جو اسلام لاکر پھر کافر ہو جاوے یا احصان کی بعد زنا کری (احصان کہتی ہین نکاح ہوکر وطی کرنے کو) یا کسی کی جان ناحق لیوے تو قسم اللہ کی مینی زنا نہین کی نہ جاہلیت کی زمانہ مین نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ مین نے آرزو کی کہ مین دین کو بدلون جب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی اور نہ مین نے کسیکو ناحق قتل کیا پھر وہ مجھی کیون قتل کرتے ہین

قَتْلُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ

جو مسلمانون کی جماعت سی جدا ہو جاوی اوسکو قتل کرنا

عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ اَوْ يُرِيْدُ تَفْرِيْقَ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَائِنًا مَنْ كَانَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ ترجمہ عرفجہ بن شریح سی روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر خطبہ پڑھ رہی تھی آپنے فرمایا میری بعد نئی نئی باتین ہون گی (یا شر اور فساد ہونگے) تو جسکو تم دیکھو اوسنے جماعت کو چھوڑ دیا (یعنی مسلمانون کی گروہ سے الگ ہوگیا) یا اوس نے محمد کی امت مین پھوٹ ڈالنا چاہی تو جو کوئی ہو اوسکو قتل کرو اسلیے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہی (یعنی جو جماعت اتفاق پر ہی وہ اللہ کی حفاظت مین ہی اور اوسکی بچاؤ مین) اور شیطان اوسکی ساتھ ہی جو جماعت سی جدا ہوا اوسکو لات مارکر ہنکاتا ہی **ف** جماعت کو توڑنا اور ایک امت کی اتفاق کو تفریق کے ساتھ بدلنا یعنی پھوٹ ڈالنا اس سی بڑھکر کوئی گناہ اور کوئی بری بات نہین ہی اسی پھوٹ کی بدولت مسلمان تباہ ہوگئی اونکی حکومت جاتی رہی کافرون کے محکوم ہوگئے مگر اب تک غور نہین کرتے اور اپنی حالت کی درست کرنی مین اور اتفاق پھیلانے مین کوشش نہین کرتی اور کافر مسلمانون کی نا اتفاقی دیکھکر ہنستی ہین اور خوش ہوتے ہین بلکہ اسلام کے دین کو ذلیل سمجھتی ہین اور کہتی ہین جس دین کا اثر اوس دین والون پر ایسا پڑتا ہی کہ آپس مین رات دن لڑتی جھگڑتے ہین دو شخص ملکر نہین رہتی وہ دین کیا ہوگا حالانکہ اسلام ایسا دین تھا جس نے بڑی پھوٹی پھوٹی قوم کو جو ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھی اور ایک دوسری کا دشمن تھا ملا کر ایک کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا یعنی یاد کرو اللہ کی احسان کو جب تم ایک دوسری کے دشمن تھے پھر تم سبھون کی دل مین الفت ڈالی اور ایک دوسری کی بھائی ہوگئی اگر کوئی یہ کہے کہ مسلمانون مین فریق بہت سے ہین جیسے شیعہ سنی خارجی وہابی عرشی فرشی وغیرہ اس وجہ سے نا اتفاقی ہی تو ہم یہ کہینگے کہ نصاری مین بھی بہت سی فرقی ہین مگر وہ غیر قوم کی مقابلے کیوقت یکدل رہتے ہین اور اپنی دین کے فرقے کو گو وہ کتنا ہی مخالف ہو غیر قوم کی نسبت ہمیشہ پسند کرتی ہین ایسا ہی مسلمانون کو بھی چاہیے کہ جو کوئی ہماری پیغمبر کا قائل ہی اور قرآن کو اللہ کا کلام برحق سمجھتا ہے وہ کتنا ہی مخالف ہو اوسکو مسلمان سمجھین اور جب کسی غیر قوم سے جھگڑا پڑے یا اپنا کوئی عام کام ہو جس مین سب مسلمانون کا فائدہ ہو جیسی مسجد کا بنانا مدرسہ تیار کرنا یا اور کوئی قومی کام تو سب ملکر متفقانہ کوشش کرین اگر ایسا کرینگے تو اور چند روز تک اونکا دین اور اونکا مذہب قائم رہیگا ورنہ کافر اون کا نام تک میٹ دینے کو مستعد اور تیار مین اور رات دن اوس کے لیے کوشش کر رہے ہین یا اللہ تو مسلمانون کو سمجھ دے کہ وہ اپنی عقل سے کام لیوین

عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ يُرِيْدُ تَفْرِيْقَ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جَمِيْعٌ فَاقْتُلُوْهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ ترجمہ عرفجہ بن شریح سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بعد فساد ہونگے اور اپنی ہاتھونکو اوٹھایا تو جس کو تم دیکھو وہ محمد کی امت مین پھوٹ ڈالنا چاہے جب وہ متفق ہون تو قتل کرو اوسکو چاہی کوئی ہو لوگون مین سی

عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ ہَنَاتٌ وَہَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ اُمَّتِیْ وَہُمْ
جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ ترجمہ وُہی اسمین یہہ ہے کہ تلوارسی اوسکی گردن مارو **عن** اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ یُفَرِّقُ بَیْنَ اُمَّتِیْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَہٗ
ترجمہ اُسامہ بن شریک سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری اُمت مین پہوٹ ڈالنی
کو نکلے اوسکی گردن مارو **تاویل** قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْا اَوْ یُصَلَّبُوْا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْہِمْ وَاَرْجُلُہُمْ مِّنْ خِلَافٍ
اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ وَفِیْمَنْ نَزَلَتْ ترجمہ اس آیت کی تفسیر انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک،
یعنی اون لوگون کی سزا جو اللہ اور اوسکی رسول سے لڑتے ہین اور چاہتے ہین کہ ملک مین فساد پہیلاوین یہہ ہے
کہ وہ قتل کیے جاوین یا اونکو سولی دیجاوے یا اون کے ہاتہہ اور پاؤن اولٹی کاٹے جاوین (یعنی داہنا ہاتہہ تو بایان
پاؤن) یا دور کیے جاوین ملک سے اور کن لوگون کی شان مین یہہ آیت اوتری اونکا بیان **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُکْلٍ ثَمَانِیَۃً قَدِمُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِیْنَۃَ وَسَقِمَتْ
اَجْسَامُہُمْ فَشَکَوْا ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِیْنَا فِیْ اِبِلِہٖ
فَتُصِیْبُوْا مِنْ اَلْبَانِہَا وَاَبْوَالِہَا قَالُوْا بَلٰی فَخَرَجُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِہَا وَاَبْوَالِہَا فَصَحُّوْا فَقَتَلُوْا
رَاعِیَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فَاَخَذُوْہُمْ فَاُتِیَ بِہِمْ فَقَطَّعَ اَیْدِیَہُمْ وَاَرْجُلَہُمْ
وَسَمَرَ اَعْیُنَہُمْ وَنَبَذَہُمْ فِی الشَّمْسِ حَتّٰی مَاتُوْا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کچہہ لوگ عکل کے
(جو ایک قبیلہ ہی عرب مین) آٹہہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اونکو مدینہ کی ہوا نا موافق ہوئی اور بیمار
ہو گئے اونہونے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتہہ جاؤ گے
اونٹون مین (باہر کی ہوا کہانے کو) اور اونکا دودہ اور موت پیوگے (جو تمہاری بیماری کی دوا ہے) وہ بولے ہان
پہر وہ گئے اور دودہ اور موت اونٹونکا پیا اور تندرست ہو گئے جب اچہے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
چرواہے کو قتل کیا (اور اونٹ لے بہاگے) آپنے اون کے پیچہے لوگونکو روانہ کیا وہ اون کو گرفتار کر لائے آپنے اون کے
ہاتہہ اور پاؤن اولٹ کر کٹوائے اور اون کی آنکہون کو گرم سلائی سے اندہا کیا پہر اون کو دہوپ مین ڈلوادیا یہانتک
کہ وہ مر گئے (یہی سزا ہے لوٹیرے ڈاکو کی جو خون کرے اور احسان کے بدلے برائی کرے اور پہر دین سے پہر جاوے) **عن**
اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُکْلٍ قَدِمُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَاَمَرَہُمُ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَۃِ فَیَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِہَا وَاَلْبَانِہَا فَفَعَلُوْا فَقَتَلُوْا رَاعِیَہَا
وَاسْتَاقُوْہَا فَبَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَلَبِہِمْ قَالَ فَاُتِیَ بِہِمْ فَقَطَّعَ اَیْدِیَہُمْ وَاَرْجُلَہُمْ

وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ وَتَرَكُوهُمْ حَتّٰى مَاتُوا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ الْاٰيَةَ ترجمہ انس سے روایت ہی کچھ لوگ عکل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو اونہوں
نی بُرا جانا مدینے میں رہنی کو (بوجہ ناموافقت آب و ہوا کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا صدقی کے
اونٹوں میں جانیکا اور اون کا دودھ اور موت پینے کا اونہوں نے ایسا ہی کیا پھر چرواہے کو قتل کیا اور اونٹوں کو
ہانک لے گئے آپنے اون کی پکڑنیکے لیے لوگوں کو بھیجا وہ لائے گئے اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹی پھر اون
کی آنکھیں گرم سلائی سے اندھی کیں اور اونکے زخم کو تلا نہیں (خون بند کرنے کے لیے) بلکہ چھوڑ دیا یہاں تک
کہ وہ مر گئے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ لَمْ يَحْسِمْهُمْ وَ
قَالَ قَتَلُوا الرَّاعِيَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ
اَوْ عُرَيْنَةَ فَاَمَرَ لَهُمْ وَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ بِذَوْدٍ اَوْ لِقَاحٍ يَشْرَبُوْنَ اَلْبَانَهَا وَاَبْوَالَهَا فَقَتَلُوا
الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ترجمہ
انس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس عکل یا عرینہ کے چند لوگ آئے اون کو مدینہ کی آب و ہوا ناموافق
ہوئی آپنے اون کے لیے حکم کیا کئی اونٹوں کا یا دودھ والی اونٹنی کا تاکہ پئیں دودھ اور موت اوسکا پھر اونہوں
نی قتل کیا چرواہی کو اور ہانک لے گئے اونٹونکو آپنے اون کے لانے کے لیے لوگوں کو بھیجا پھر اون کی ہاتھ
پاؤں کٹوائے اور اونکی آنکھیں اندھی کیں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذَوْدٍ
لَهٗ فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰثَارِهِمْ
فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَصَلَبَهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اسمین
یہ ہی کہ وہ عرینہ کے لوگ تھے جب اچھی ہوئے تو اسلام سی پھر گئے اور چرواہی کو جو مسلمان تھا مار ڈالا۔ اتنا
زیادہ ہی کہ آپنے ہاتھ پاؤں کاٹکر آنکھیں پھوڑکر اونکو سولی دی عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى
ذَوْدِنَا فَكُنْتُمْ فِيْهَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَامُوْا اِلٰى رَاعِيْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُ وَرَجَعُوْا كُفَّارًا وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَرْسَلَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

مگر اسمیں سولی کا ذکر نہین عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا
الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدِنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا قَالَ وَقَالَ
قَتَادَةُ وَاَبْوَالِهَا فَخَرَجُوْا اِلٰى ذَوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَحُّوْا كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ
وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَانْطَلَقُوْا مُحَارِبِيْنَ فَاَرْسَلَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ ترجمہ وہی جو
اوپر گزرا۔ اسمین اتنا زیادہ ہی کہ گئے لڑتے ہوئے عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَسْلَمَ يَعْنِيْ نَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا
الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدٍ لَّنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا
قَالَ حُمَيْدٌ وَقَالَ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ وَاَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا
رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَرَبُوْا
مُحَارِبِيْنَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى بِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ
وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَتُرِكُوْا فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ پھر اونکو چھوڑ دیا حرہ
(جو ایک زمین پتھریلی ہے مدینہ کے پاس) مین یہانتک کہ وہ مرگئے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَاسًا اَوْ
رِجَالًا مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ
ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَّ
رَاعٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا فِيْهَا فَيَشْرَبُوْا مِنْ لَبَنِهَا وَاَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوْا وَكَانُوْا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ
كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ
فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلٰى حَالِهِمْ
حَتّٰى مَاتُوْا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس مین یہ ہی کہ کچھ لوگ عکل یا عرینہ کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور بولے یا رسول اللہ ہم تہن والی تھے (یعنی جانور رکھتی تھی اور اونکا دودہ پیتے تھے) اور زمین والی
(یعنی کھیتی والے) نہ تھے تو اونکو ناموافق ہوئی ہوا مدینہ کی اخیر تک عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُرَيْنَةَ نَزَلُوْا بِا
الْحَرَّةِ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يَّكُوْنُوْا فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَاَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَارْتَدُّوْا
عَنِ الْاِسْلَامِ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَجِيْئَ بِهِمْ فَقَطَعَ
اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ فِي الْحَرَّةِ قَالَ اَنَسٌ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمْ يَكُدُمُ
الْاَرْضَ بِفِيْهِ عَطَشًا حَتّٰى مَاتُوْا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا مین نے اون

میں سے ایک کو دیکھا جو اپنی زمین سے رگڑ رہا تہا پیاس کے مارے یہانتک کہ مر گیا عن انس بن مالک قال
قدم اعراب من عرینة الی نبی الله صلی الله علیه وسلم فاسلموا فاجتووا المدینة حتی اصفرت الوانهم
وعظمت بطونهم فبعث بهم نبی الله صلی الله علیه وسلم الی لقاح له فامرهم ان یشربوا من
البانها وابوالها حتی صحوا فقتلوا رعاتها واستاقوا الابل فبعث نبی الله صلی الله علیه وسلم
فی طلبهم فاتی بهم فقطع ایدیهم وارجلهم وسمر اعینهم قال امیر المؤمنین عبد الملک
لانس وهو یحدثه بهذا الحدیث بکفر او بذنب قال بکفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں
یہ ہے کہ عرینہ کے چند گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور مسلمان ہو گئے پھر مدینہ کی ہوا اون کو
ناموافق ہوئی یہانتک کہ اون کی رنگ زرد ہو گئی اور پیٹ پہول گئے آپنے دودہ والی اونٹنی کے پاس اونکو بہیجا
اخیر تک۔ عبد الملک نے انس سے یہ حدیث بیان کرتے وقت پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سزا اونکو
قصور کے بدلے میں دی یا کفر کے اوہنوں نی کہا کفر کے بدلے عن سعید بن المسیب قال قدم ناس
من العرب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسلموا ثم مرضوا فبعث بهم رسول الله صلی
الله علیه وسلم الی لقاح لیشربوا من البانها فکانوا فیها ثم عمدوا الی الراعی غلام رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقتلوه واستاقوا اللقاح فزعموا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اللهم
عطش من عطش آل محمد اللیلة فبعث رسول الله صلی الله علیه وسلم فی طلبهم فاخذوا فقطع
ایدیهم وارجلهم وسمل اعینهم وبعضهم یزید علی بعض الا ان معاویة قال یعنی فی هذا الحدیث
استاقوا الی ارض الشرک ترجمہ سعید بن المسیب سے مرسلاً روایت ہے کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم پاس آئے اور مسلمان ہو گئے پھر بیمار ہوئے تو آپنے اونکو بہیجا دودہ والی اونٹنیوں میں اسلیے کہ اون کا
دودہ پئیں وہ وہیں رہی یہانتک کہ اون کی نیت چرواہی پر آئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تہا اسکو
قتل کیا اور اونٹنیوں کو ہانک لے گئے لوگوں نی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنکر فرمایا یا اللہ
پیاسا رکھ اوس شخص کو جسنی محمد صلعم کی آل کو (غلام بہی آل میں داخل ہے) رات بہر پیاسا رکھا پھر آپنے اونکے
ڈہونڈہنے کے لیے لوگوں کو بہیجا وہ پکڑے گئے آپنے اون کے ہاتہ اور پاؤں کاٹے اور اون کی آنکہوں کو گرم
سلائی سے اندہا کیا (اس لیے کہ اوہنوں نی بہی چرواہے کو اسیطرح مارا تہا) بعضے راوی دوسروں سے کچھہ
زیادہ بیان کرتے ہیں مگر معاویہ نے اس حدیث میں یہ کہا ہے کہ وہ لوگ اونٹنیوں کو مشرکوں کے ملک میں ہانک
لیگئے عن عائشة قالت اغار قوم علی لقاح رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخذهم فقطع ایدیهم
وارجلهم وسمل اعینهم ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کچھ لوگوں نے لوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

اونٹنیوں کو توڑا پنے اون کو پکڑا اور اون کے ہاتھہ اور پاؤن کاٹے اور اونکی آنکھین اندہی کین عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ
قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ هِشَامٍ
عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰى اِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ
وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ترجمہ ہشام سے روایت ہی اوس نے سنا اپنی باپ عروہ سے کہ ایک قوم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لیے آپنے اون کے ہاتھہ اور پاؤن کاٹے اور اون کی آنکھین اندہی کین عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ اَغَارَ نَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْهَا
وَقَتَلُوْا غُلَامًا لَّهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ
وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی عرینہ کے کچہ لوگون نے لوٹا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دودہ والی اونٹنیونکو اور اون کو ہانک لے گئے اور آپ کے غلام کو مار ڈالا آپنے لوگونکو
اون کے پیچھے بہیجا وہ پکڑی گئی اون کے ہاتہہ اور پاؤن کاٹے گئے اور اونکی آنکھ مین سلائی پہیری گئی۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَتْ فِيْهِمْ اٰيَةُ الْمُحَارَبَةِ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا اور کہا انہی لوگون کے حقمین محاربہ کی آیت اوتری
(یعنی انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا قَطَعَ الَّذِيْنَ سَرَقُوْا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ الْاٰيَةَ كُلَّهَا ترجمہ ابو الزناد سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہاتہہ پاؤن کاٹے اون لوگون کے جنہونے آپ کی اونٹنیان چرائین تہین اور اونکی
آنکہین اندہی کین انگار سے تو اللہ جل جلالہ نے عتاب کیا آپ پر (کہ اتنی سخت تکلیف دینا ضرور نہ تہی) اور یہ آیت
اوتاری (انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک) عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَعْيُنَ اُولٰٓئِكَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرِّعَاءِ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ان لوگون کی آنکہین اندہی کین اسلیے کہ انہون نے بہی چرواہون کی آنکہین اندہی کین تہین تو
قصاصًا انہی ایسا کیا) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ
لَهَا وَاَلْقَاهَا فِيْ قَلِيْبٍ وَّرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُخِذَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک یہودی نے انصار کی ایک لڑکی کو قتل کیا زیور
کے طمع سے اور اوسکو کنوئیں مین ڈالدیا اوپر سے اوسکا سر کچلا پتہر سے پہر وہ پکڑا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے حکم کیا اوسکو پتھرون سی مارنیکا یہانتک کہ مرجاوے عن انس ان رجلا قتل جارية من الانصار
على حلي لها ثم القاها في قليب ورضخ رأسها بالحجارة فامر النبي صلى الله عليه وسلم ان
يرجم حتى يموت ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابن عباس في قوله تعالى انما جزاؤا الذين يحاربون
الله ورسوله الاية قال نزلت هذه الاية في المشركين فمن تاب منهم قبل ان يقدر عليه
لم يكن عليه سبيل وليست هذه الاية للرجل المسلم فمن قتل وافسد في الارض وحارب الله
ورسوله ثم لحق بالكفار قبل ان يقدر عليه لم يمنعه ذلك ان يقام فيه الحد الذي اصاب
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی اللہ جل جلالہ کے اس قول مین انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک یہ
آیت مشرکین کے حق مین اوتری تو جو اون مین سی توبہ کرے پکڑی جانیسے پہلے تو اوسکو سزا نہ ہوگی اور یہ آیت
مسلمان کیواسطے نہین یعنی مسلمان اگر قتل کری یا فساد پہیلادے ملک مین اللہ اور اوسکی رسول سی لڑے
پہر کافرون سی جاکر ملجاوے پکڑی جانے سی پہلے تو اوسپر سے یہ حد ساقط نہ ہوگی (اور جب مسلمانون کے ہاتھ
آویگا اوسکو سزا ملیگی) **النهي عن المثلة** مثلہ کی ممانعت (مثلہ کہتے ہین ناک اور کان یا اور عضا کاٹنے کو-
عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحث في خطبته على الصدقة وينهى عن
المثلة ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے مین صدقہ دینے کی رغبت دلاتے اور مثلے
سی منع کرتے **الصلب** سولی دینے کا بیان عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى ثلث خصال زان محصن يرجم او رجل قتل رجلا
متعمدا فيقتل او رجل يخرج من الاسلام يحارب الله عز وجل ورسوله فيقتل او يصلب او ينفى من
الارض ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مسلمان کا خون
درست نہین مگر تین صورتون مین ایک تو جو محصن ہوکر زنا کرے وہ سنگسار کیا جاوی (یعنی پتھرون سی مارا جاوی)
دوسری وہ شخص جو کسی شخص کو قصداً مار ڈالی تو وہ قتل کیا جاویگا (اوسکی قصاص مین) تیسری وہ شخص جو اسلام سے
پہر جاوے اور اللہ اور اوسکی رسول سی لڑی وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوی یا قید کیا جاوی (یہانتک کہ توبہ
کری) **العبد يأبق الى ارض الشرك** مسلمان کا غلام مشرکون کی ملک مین بہاگ جاوے عن
جرير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ابق العبد لم تقبل له صلوة حتى يرجع
الى مواليه ترجمہ جریر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام بہاگ جاوی تو اوسکی نماز
قبول نہ ہوگی جبتک اپنی مالکون کے پاس لوٹ کر نہ آوی عن الشعبي قال كان جرير يحدث عن النبي
صلى الله عليه وسلم اذا ابق العبد لم تقبل له صلوة وان مات مات كافرا وابق غلام لجرير

فَاَخَذُوْهُ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ ترجمہ شعبی سے روایت ہی جریر روایت کرتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سی جب غلام بھاگ جاوی تو اوسکی نماز قبول نہوگی اور اگر مر جاویگا تو کافر مرے گا۔ ایک غلام جریر کا بھاگ گیا تھا
اونہون نے اوسکو گرفتار کیا اور اوسکی گردن ماری (اسلیے کہ وہ اسلام سے پھر کر کافرون مین ملگیا ہوگا) عَنْ
جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ فَلَا ذِمَّةَ لَهٗ ترجمہ جریر بن عبد اللہ نے کہا جب
غلام مشرکون کی ملک مین بھاگ جاوے تو پھر اوسکا ذمہ نہین ہی (یعنی اب اگر کوئی مسلمان اوسکو پاوی اور مار ڈالے
تو کچھ مواخذہ نہین ہی) عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰى اَرْضِ
الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ ترجمہ جریر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام مشرکون کی ملک میں
بھاگ جاوے تو اوسکا خون حلال ہوگا عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰى
اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ
دَمُهٗ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ ترجمہ جریر سی موقوفاً ایسی ہی روایت ہی
عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ وَلَحِقَ بِالْعَدُوِّ فَقَدْ اَحَلَّ بِنَفْسِهٖ ترجمہ جریر نے کہا جو غلام اپنے
مالکون کے پاس سی بھاگیگا اور دشمن کی ملک مین (یعنی دار الکفر) چلا گیا اوس نے اپنا خون آپ حلال کر دیا اَلْحُكْمُ
فِي الْمُرْتَدِّ (مرتد کا بیان یعنی جو اسلام سی پھر جاوے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ اِحْصَانِهٖ
فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ اَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ اَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہی حضرت عثمان نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی تھے مسلمان آدمی کا خون درست
نہین مگر تین وجہون سے ایک تو جو زنا کری احصان کے بعد اوسپر رجم ہی۔ دوسری جو قتل کری قصداً اوسپر
قصاص ہے تیسری جو اسلام سی پھر جاوی وہ قتل کیا جاوی عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَنْ يَّزْنِيَ بَعْدَ مَا اُحْصِنَ اَوْ يَقْتُلَ
اِنْسَانًا فَيُقْتَلَ اَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَيُقْتَلَ ترجمہ عثمان بن عفان سی روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سی سنا آپ فرماتے تھے مسلمان کا خون درست نہین مگر تین وجہون سی یا تو زنا کری احصان کی بعد یا قتل کرے
کسی آدمی کو یا کافر ہو جاوے اسلام کی بعد تو قتل کیا جاوے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص اپنا دین بدلے (یعنی اسلام کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کری) اوسکو قتل کرو عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَاسًا
ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَحَرَّقَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّارِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ قَالَ رَسُوْلُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ احداً ولو کنت انا لقتلتہم لقول رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کچھ لوگ اسلام سے پھر گئے تو حضرت علی رضہ نے
اونکو آگ مین جلوا دیا ابن عباس نے کہا اگر مین انکی جگہہ ہوتا تو کبھی اونکو نہ جلاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
عذاب کرو اللہ کی عذاب (یعنی آگ سے) کسیکو البتہ مین اونکو قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا
دین بدل ڈالے اوسکو قتل کرو عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ
فاقتلوہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ عن
الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ عن ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ ترجمہ ان سب روایتونکا یہی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدلے اوسکو قتل کرو عن انس ان علیا اتی بناس من الزط یعبدون
وثنا فاحرقہم قال ابن عباس انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ
ترجمہ انس سے روایت ہے حضرت علی رضہ پاس کچھ لوگ زط (جو ایک پہاڑ ہے) کے لائے گئے جو بت پوجتے تھے اپنے
اونکو آگ مین جلا دیا ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے جو شخص اپنا دین بدلی اوسکو قتل کرو (تو
آگ مین جلانا نادرست ٹھہرا) عن ابی موسی الاشعری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن ثم
ارسل معاذ بن جبل بعد ذلک فلما قدم قال ایہا الناس انی رسول رسول اللہ الیکم فالقی لہ
ابو موسی وسادۃ لیجلس علیہا فاتی برجل کان یہودیا فاسلم ثم کفر فقال معاذ لا اجلس
حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ ثلث مرات فلما قتل قعد ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یمن کیطرف بھیجا (صوبہ کرکے) پھر معاذ بن جبل کو بھیجا بعد اوسکے جب وہ یمن مین پہونچے
تو اونہوں نے کہا اے لوگو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہون تمہاری طرف ابو موسی نے اون کو ایک تکیہ
رکھا (اوسپر تکیا لگا کے بیٹھنے کے لیے) اتنے مین ایک شخص لایا گیا جو پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہوگیا تھا پھر کافر ہوگیا
معاذ نے کہا مین نہ بیٹھونگا جبتک یہ قتل نہ کیا جاوے اللہ اور اوسکے رسول کے حکم کیموافق تین بار یہ کہا جب وہ قتل کیا گیا
تو بیٹھے عن سعد قال لما کان یوم فتح مکۃ امن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس الا
اربعۃ نفر وامراتین وقال اقتلوہم وان وجدتموہم متعلقین باستار الکعبۃ عکرمۃ بن
ابی جہل وعبد اللہ بن خطل ومقیس بن صبابۃ وعبد اللہ بن سعد بن ابی السرح فاما عبد اللہ
بن خطل فادرک وہو متعلق باستار الکعبۃ فاستبق الیہ سعید بن حریث وعمار بن یاسر
فسبق سعید عمارا وکان اشب الرجلین فقتلہ واما مقیس بن صبابۃ فادرکہ الناس فی السوق

فَقَتَلُوهُ وَاَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَاَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ فَقَالَ اَصْحَابُ السَّفِينَةِ اَخْلِصُوا فَاِنَّ اٰلِهَتَكُمْ
لَا تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا هٰهُنَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِي مِنَ الْبَحْرِ اِلَّا الْاِخْلَاصُ لَا يُنَجِّينِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا اِنْ اَنْتَ عَافَيْتَنِي مِمَّا اَنَا فِيهِ اَنْ اٰتِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَضَعَ يَدِي فِي
يَدِهِ فَلَاَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيمًا فَجَاءَ فَاَسْلَمَ وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي سَرْحٍ فَاِنَّهُ اخْتَبَاَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتّٰى اَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَاْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ
ثَلَاثٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ اِلَى هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِي كَفَفْتُ
يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا وَمَا يُدْرِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا فِي نَفْسِكَ هَلَّا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ
قَالَ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ اَعْيُنٍ ترجمہ سعد سے روایت ہے جسدن مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب لوگون کو امن دیا مگر چار مردون اور دو عورتون کو فرمایا وہ جہان ملین انکو قتل کرو اگرچہ کعبہ کے پردون
سے لٹکی ہون (اپنی جان بچانے کے لیے) وہ چار مرد یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ
اور عبداللہ بن سعد بن ابی السرح ف عکرمہ بن ابی جہل اوسکا باپ ابوجہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہت تکلیف پہونچائی تھی تو ابوجہل مارا گیا بدر کے دن اور عکرمہ زندہ تہا اور عبداللہ بن خطل اسلام لاکر مرتد ہو گیا
تہا اور دو لونڈیان رکہی تہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیان گایا کرتین اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ
بن ابی السرح یہ دونون اسلام لاکر پھر گئے تہے ف تو عبداللہ بن خطل ملا کعبہ کے پردون سے لٹکا ہوا اوسکے مارنے
کو دو شخص لپکے ایک سعید بن حریث دوسرے عمار بن یاسر لیکن سعید جوان تھے عمار سے اونہون نے اوسکو قتل کیا آگے
بڑہ کر اور مقیس بن صبابہ بازار مین ملا وہین لوگون نے اوسکو مار ڈالا اور عکرمہ بن ابی جہل سمندر مین سوار ہو گیا اون
طوفان مین پہنسا کشتی والون نے کہا اب سب خالص خدا کو پکارو کیونکہ اور تمہارے معبود (بت وغیرہ) یہان کچھ
نہین کر سکتے عکرمہ نے کہا قسم اللہ کی اگر دریا مین سوا اوسکے کوئی مجھکو نہین بچا سکتا تو خشکی مین بھی کوئی سوا اوسکے
نہین بچا سکتا اے پروردگار مین تجھسے اقرار کرتا ہون کہ اگر اس بلا سے جسمین مین پہنسا ہون تو مجھے بچا دیگا تو مین حضرت
محمد کے پاس جاؤنگا اور اپنا ہاتھ اون کے ہاتھ مین رکھ دونگا (یعنی بیعت کرونگا) اور مین ضرور اونکو اپنے اوپر بخشنے والا مہربان
پاؤنگا پھر وہ آیا اور مسلمان ہو گیا اور عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان کے پاس چھپا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونکو
بلایا بیعت کے لیے تو حضرت عثمان نے اوسکو لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کیا اور کہا یا رسول اللہ بیعت لیجیے
عبداللہ سے آپنے اپنا سر اوپر اوٹھایا اور تین بار عبداللہ کیطرف دیکھا گویا ہر بار بیعت سے انکار کیا پھر تین بار کے بعد آخر
اوس سے بیعت کر لی بعد اوسکے صحابہ کیطرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کیا تم مین کوئی ایک بھی سمجھدار نہ تہا جو اوٹھ کھڑا

ہوتا اسکیطرف جب مجھی دیکھتا بیعت سی ہاتھ روکتی ہوئی اور قتل کرتا اوسکو اونہون نی عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو
آپ کی دل کی بات کیونکر معلوم ہوتی آپنے آنکھہ سی اشارہ کیون نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کی یہ شان
نہین کہ وہ چور آنکھہ رکھے (یعنی ظاہر مین چپ رہی اور آنکھہ سی اوسکی خلاف اشارہ کری)

توبۃ المرتد

اگر مرتد توبہ کرے اور پھر مسلمان ہوجاوے عن ابن عباس قال کان رجل من الانصار اسلم ثم ارتد و لحق
بالشرک ثم تندم فارسل الی قومہ سلوا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لی من توبۃ فجاء قومہ
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان فلانا قد ندم و انہ امرنا ان نسألک ھل لہ من توبۃ
فنزلت کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم الی قولہ غفور رحیم فارسل الیہ فاسلم ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہی انصار مین سی ایکشخص (جسکا نام حارث بن سوید تھا) مسلمان ہوگیا پھر اسلام سی پھر گیا اور مشرکون
مین جا ملا بعد اوسکی شرمندہ ہوا تو اپنی قوم کو کہلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کیا میری توبہ قبول ہے
اوسکی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہا کہ فلان شخص اب شرمندہ ہوا ہے اور اوس نی ہم کو حکم کیا ہی
آپسے پوچھنے کا کیا اوسکی توبہ قبول ہی اوسوقت یہ آیت اوتری کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم غفور رحیم
تک پوری آیت کا ترجمہ یہ ہی کیونکر اللہ ہدایت کریگا اوس قوم کو جو کافر ہوئے ایمان لانی کی بعد اور گواہی دی چکی کہ پیغمبر
سچا ہے اور پہونچ گئین انکو دلیلین اور اللہ نہین راہ بتلاتا ظالمون کو ان لوگون کا بدلہ لعنت ہی اللہ اور فرشتون اور لوگون
کی سب کی اون پر ہمیشہ رہین گے اوسمین کبھی اونکا عذاب ہلکا نہ ہوگا اور نہ کبھی مہلت ملیگی مگر جن لوگون نے توبہ کی اسکے
بعد اور نیک ہوگئی تو اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہی پھر اوس شخص کو کہلا بھیجا وہ مسلمان ہوگیا عن ابن عباس قال
فی سورۃ النحل من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ الی قولہ لھم عذاب عظیم فنسخ واستثنی
من ذلک فقال ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاھدوا وصبروا ان ربک من
بعدھا لغفور رحیم وھو عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح الذی کان علی مصر کان یکتب لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فازلہ الشیطان فلحق بالکفار فامر بہ ان یقتل یوم الفتح فاستجار لہ
عثمان بن عفان فاجارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس سی روایت ہی سورہ نحل مین جو
یہ آیت ہی من کفر باللہ من بعد ایمانہ اخیر تک یعنی جسنی کفر اختیار کیا ایمان کے بعد اوس پر غصہ اللہ کا ہی اور اوس کے لیے
بڑا عذاب ہی منسوخ ہوگئی اور اسمین سے کچھہ لوگ نکال لیے گئے جنکو بیان کیا بعد کی آیت مین ثم ان ربک للذین ھاجروا من
بعد ما فتنوا اخیر تک (یعنی پھر جو لوگ ہجرت کرکے آئے بچل جانے کے بعد اور جہاد کیا اور صبر کیا تو تیرا رب بخشنی والا
مہربان ہی یہ آیت عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کی حق مین اوتری جو مصر مین تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
منشی پھر شیطان نی اوسکو بہکا دیا وہ کافرون مین ملگیا جب مکہ فتح ہوا تو آپ نے حکم کیا اوسکی قتل کا پھر عثمان رضہ نے

اوسکو لیی پناہ مانگی اپنے پناہ دی **الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم** جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اوسکی سزا ہے

عن ابن عباس ان اعمی کان علی عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت له ام ولد وكان له منها ابنان وكانت تكثر الوقيعة برسول الله صلى الله عليه وسلم وتسبه فيزجرها فلا تنزجر وينهاها فلا تنتهي فلما كان ذات ليلة ذكرت النبي صلى الله عليه وسلم فوقعت فيه فلم اصبر ان قمت الى المغول فوضعته في بطنها فاتكات عليه فقتلتها فاصبحت قتيلا فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فجمع الناس وقال انشد الله رجلا لي عليه حق فعل ما فعل الا قام فاقبل الاعمى يتدلدل فقال يا رسول الله انا صاحبها كانت ام ولدي وكانت بي لطيفة رفيقة ولي منها ابنان مثل اللؤلؤتين ولكنها كانت تكثر الوقيعة فيك وتشتمك فانهاها فلا تنتهي فازجرها فلا تنزجر فلما كانت البارحة ذكرتك فوقعت فيك فقمت الى المغول فوضعته في بطنها فاتكات عليها حتى قتلتها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اشهدوا ان دمها هدر

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک اندہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اوسکی ایک لونڈی تھی جسکی پیٹ سے اوسکی دو بچے تھی وہ اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتی اور آپ کو برا بہلا کہتی اندہا اوسکو ڈانٹتا وہ نہ مانتی منع کرتا تو باز نہ آتی ایک رات کو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکالا اور لگی آپ کو برا کہنے اندہا کہتا ہے مجھ سی صبر نہو سکا مین نے ہنچہ (ریا تکلہ) اوٹھایا اور اوسکی پیٹ پر رکھکر زور دیا یہانتک کہ وہ مرگئی صبح کو جب وہ مری ہوی نکلی تو لوگون نے اوسکا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے سب لوگون کو جمع کیا اور فرمایا مین خدا کی قسم دیتا ہون اوسکو جسپر میرا حق ہی (کہ وہ میری اطاعت کرے) جسنے یہہ کام کیا ہی وہ اوٹھ کھڑا ہو یہہ سنکر وہ اندہا گرتا پڑتا ڈر کے مارے آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہہ میرا کام ہی وہ عورت میری لونڈی تھی اور مجھپر بہت مہربان اور میری رفیق تھی اوسکی پیٹ سی میری دو لڑکے ہین مثال موتی کی لیکن وہ آپکو اکثر برا کہا کرتی گالیان دیتی مین منع کرتا تو نہ مانتی جھڑکتا تو بھی نہ سنتی آخر گذشتہ رات کو اوس نے آپکا ذکر نکالا اور لگی برا کہنے مینے ہنچہ (ریا تکلہ) اوٹھایا اور اوسکی پیٹ پر رکھکر زور دیا یہانتک کہ وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگ گواہ رہو اوس لونڈی کا خون ہدر ہے (یعنی اوسکا بدلہ نہ لیا جائیگا کیونکہ اوس نے قصور ہی ایسا کیا جس سے اوسکا قتل ضرور ہوگیا - ایک تو خاوند کی اطاعت نہ کرنا لونڈی ہوکر دوسری پیغمبر کو برا کہنا سبحان اللہ صحابہ کرام مین دین کی حمیت اور غیرت اِس درجہ پر تھی خدا اور رسول خدا سی کیسی محبت رکھتی تھی اوس کے سامنے اپنی بی بی بچون کی کچھہ قدر نہ تھی ایمان ایسیکو کہتی ہین نہ یہ ایمان جو ہمارے زمانے مین رائج ہی کہ برائی نام خدا اور رسول خدا کا نام لیتی ہین اگر مولود شریف کہو تو سیکڑون روپیہ دیتی ہین مگر خدا کے دشمنون سی رسول کے دشمنون سی دنیا کی فائدے کی لیی دوستی رکھتی ہین اونکا لحاظ کرتی ہین لعنت خدا کی ایسی

جہوٹی چہری تون پر **عن** ابی برزة الاسلمی قال اغلظ رجل لابی بکر الصدیق فقلت اقتله فانتهرنی
وقال لیس هذا لاحد بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے ایک شخص نے
ابو بکر صدیق رض کو سخت کہا مین نے کہا اوسکو قتل کرون اونہون نے مجہی جہڑکا اور فرمایا یہہ درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد کسی کا نہین ہے **ف** کہ اوسکی برا کہنی سے قتل واجب ہو نہ کسی صحابی کا نہ کسی ولی کا نہ کسی امام کا **عن** ابی برزة قال تغیظ
ابو بکر علی رجل فقلت من هو یا خلیفة رسول الله قال لم قلت لاضرب عنقه ان امرتنی بذلك قال
افکنت فاعلا قلت نعم قال فوالله لاذهب عظم کلمتی التی قلت غضبه ثم قال ما کان لاحد بعد
محمد صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے ابو بکر صدیق ایک شخص پر غصے ہوے مینے کہا وہ کون ہے اے خلیفہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا کیون مینے کہا مین اوسکی گردن ماردون اگر آپ کہین ابو بکر نے کہا سچ تو ایسا کریگا مینے کہا
ہان یہہ بات میری قسم خدا کی اونکو اتنی بڑی معلوم ہوئی کہ اونکا غصہ جاتا رہا اور اونہون نے کہا ایسا نہین ہو سکتا کسی
کی لیے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے **عن** ابی برزة قال مررت علی ابی بکر وهو تغیظ علی رجل من اصحابه
فقلت یا خلیفة رسول الله من هذا الذی تغیظ علیه قال ولم تسأل عنه قلت اضرب عنقه قال
فوالله لاذهب عظم کلمتی غضبه ثم قال ما کانت لاحد بعد محمد صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابو برزہ سے
روایت ہے مین ابو بکر رض پر سے گزرا وہ اپنی لوگون مین سے کسی پر غصے ہو رہے تہے اخیر تک جیسے اوپر گزرا **عن** ابی برزة قال
تغیظ ابو بکر علی رجل فقال لو امرتنی لفعلت قال اما والله ما کانت لبشر بعد محمد صلی الله علیه
وسلم ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے ابو بکر ایک شخص پر غصے ہوے مینے کہا تم حکم کرو تو مین کچہہ کرون (یعنی اسکو قتل کرون
ابو بکر نے کہا قسم خدا کی یہہ کسی کو جائز نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد **عن** ابی برزة قال غضب ابو بکر
علی رجل غضبا شدیدا حتی تغیر لونه قلت یا خلیفة رسول الله والله لئن امرتنی لاضربن عنقه
فکانما صبت علیه ماء بارد فذهب غضبه عن الرجل قال ثکلتك امك ابا برزة وانها لم تکن
لاحد بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے ابو بکر صدیق رض ایک شخص پر غصے ہوے
بہت سخت یہانتک کہ اونکا رنگ بدل گیا مینے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم خدا کی اگر تم مجہکو حکم کرو تو مین
اوسکی گردن ماردون میرا یہہ کہنا تہا اور اون پر جیسے ٹہنڈا پانی ڈالدیا اونکا غصہ اوس شخص پر سے جاتا رہا اور کہنی لگی اے
ابا برزہ تیری مان تجہہ پر روئے (یہہ محاورہ ہے عرب مین کچہہ بد دعا مقصود نہین ہے جیسے تربت یداك رغم انفك اچہہ جب
کسی کو لیے نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد مین غلطی ہوئی ہے بجاے
ابو نضرہ کے ابو نصر ٹہیک ہے اور اوسکا نام حمید بن ہلال ہے شعبہ نے ایسا ہی روایت کیا اور وہ یہہ ہے **عن** ابی برزة
قال اتیت علی ابی بکر وقد اغلظ لرجل فرد علیه فقلت الا اضرب عنقه فانتهرنی فقال انها

لَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پاس آیا اونہون نے
سخت کہا کسی کو تو اوس نے بھی ویسا ہی جواب دیا مین نے کہا مین اوسکی گردن مارون اونہون نے مجھے جھڑکا اور کہا یہ کسی کو درست
نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ امام نسائی نے کہا ابو نصر کا نام حمید بن ہلال ہے اور روایت کیا اوس کو یونس
بن عبید نے مسنداً وہ روایت یہ ہے عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَغَضِبَ
عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَيْهِ جِدًّا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ أَضْرِبُ
عُنُقَهُ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الْقَتْلَ أَضْرَبَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ أَجْمَعَ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ النَّحْوِ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا أَرْسَلَ إِلَيَّ
فَقَالَ يَا أَبَا بَرْزَةَ مَا قُلْتَ وَنَسِيتُ الَّذِي قُلْتُ قُلْتُ ذَكِّرْنِيهِ قَالَ أَمَا تَذْكُرُ مَا قُلْتَ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ قَالَ
أَرَأَيْتَ حِينَ رَأَيْتَنِي غَضِبْتُ عَلَى رَجُلٍ فَقُلْتَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ أَمَا تَذْكُرُ ذَلِكَ أَوَكُنْتَ
فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَاللّٰهِ وَالْآنَ إِنْ أَمَرْتَنِي فَعَلْتُ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هِيَ لِأَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے ہم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے مین وہ غصے ہوئے ایک مسلمان پر بہت
سخت غصے ہوئے جب مین نے یہ دیکھا تو کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہو تو مین اوسکی گردن مارون
جب مینے قتل کا نام لیا تو اونہون نے یہ ذکر چھوڑ دیا اور باتین کرنے لگے جب ہم وہان سے چلے اور جدا ہوگئے تو مجھکو بلا بھیجا
اور کہا اے ابا برزہ تو نے کیا کہا تھا مین بھول گیا تھا مینے کہا مجھے یاد دلائیے اونہون نے کہا تجھے یاد نہین جو تو نے
کہا تھا مینے کہا نہین قسم خدا کی اونہون نے کہا جب تو نے مجھے ایک شخص پر غصہ ہوتے دیکھا تھا تو کہا تھا مین اوسکی
گردن مارون اے خلیفہ رسول اللہ کے کیا تو ایسا کرتا مین نے کہا بیشک اور اگر اب حکم دو تو کرتا ہون اونہون نے کہا قسم
خدا کی یہ درجہ کسیکو حاصل نہین بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت سب روایتون سے بہتر
اور عمدہ ہے

السَّحَرَةُ جادو کا بیان

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى
هَذَا النَّبِيِّ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا
تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ وَلَا تُوَلُّوا يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً يَهُودُ أَنْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ فَقَبَّلُوا يَدَيْهِ
وَرِجْلَيْهِ وَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالُوا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا بِأَنْ لَا يَزَالَ مِنْ
ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ إِنِ اتَّبَعْنَاكَ أَنْ تَقْتُلَنَا يَهُودُ ترجمہ صفوان بن عسال سے روایت ہے ایک یہودی نے اپنے
ساتھی سے کہا چلو اس نبی پاس (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) چلین دوسرے نے کہا یون نبی مت کہہ اگر
سن لیگا تو اوسکی آنکھین ہو جاوینگی چار (یعنی خوشی کے اوسی پھول جاویگا کہ یہودی بھی مجھکو نبی کہتے ہین) اور صفوان نے

فقتل فهو شهيد ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا مال ناحق کوئی لینا
چاہے اور وہ لڑے اور مارا جاوے تو شہید ہوگا امام نسائی نے کہا اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور ٹھیک پہلی روایت ہے ف
اور بعض نسخوں میں یہ ہے کہ پہلی روایت غلط ہے اور یہ صحیح ہے عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من قتل دون ماله فهو شهيد ترجمہ اوپر گزر چکا عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال من قتل دون ماله فهو شهيد ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا
مال بچانے میں مارا جاوے وہ شہید ہے۔ یہ حدیث مختصر ہے) عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
من قاتل دون ماله فهو شهيد ترجمہ جو شخص لڑے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے عن بريدة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من قتل دون ماله فهو شهيد ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لیے مارا جاوے وہ شہید ہے عن ابي جعفر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قتل دون مظلمته فهو شهيد ترجمہ ابو جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم سے مارا
جاوے وہ شہید ہے (یہ روایت مرسل ہے اور شہید کی یہی تعریف ہے کہ جو ناحق مارا جاوے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک
ہے اور اس سے پہلی کے جسکو مومل نے روایت کیا خطا ہے) من قاتل دون اهله جو شخص اپنے بال بچوں کے بچانے میں
مارا جاوے وہ بھی شہید ہے عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قاتل دون ماله فقتل
فهو شهيد ومن قاتل دون دمه فهو شهيد ومن قاتل دون اهله فهو شهيد ترجمہ سعید بن زید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لڑے اپنے مال کے لیے پھر وہ مارا جاوے وہ شہید ہے اسی طرح جو لڑے اپنی جان
بچانے کے لیے وہ بھی شہید ہے اور جو لڑے اپنے بال بچوں کے لیے وہ بھی شہید ہے من قاتل دون دينه جو شخص لڑے اپنا دین
بچانے کے لیے عن سعيد بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل دون ماله فهو شهيد
ومن قتل دون اهله فهو شهيد ومن قتل دون دينه فهو شهيد ومن قتل دون دمه فهو
شهيد ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے
اور جو مارا جاوے اپنے بال بچوں کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے دین کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنی جان کے لیے وہ
شہید ہے من قاتل دون مظلمته جو شخص ظلم دور کرنے کے لیے لڑے عن ابي جعفر قال كنت جالسا
عند سويد بن مقرن فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل دون مظلمته فهو شهيد
ترجمہ ابو جعفر سے روایت ہے میں سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا تھا انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
مارا جاوے ظلم سے وہ شہید ہے (یعنی اوس پر ظلم ہوتا ہو اور وہ لڑے ظلم کو دفع کرنے کے لیے پھر مارا جاوے) من شهر سيفه
ثم وضعه في الناس جو شخص تلوار نکال کر چلانا شروع کرے عن ابن الزبير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

قَالَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تلوار سیدھی
نکالی پھر اوسکو چلاوے لوگون پر تو اوسکا خون ہدر ہے (یعنی ضائع ہے اب اگر کوئی اوسکو مار ڈالے تو قصاص یا دیت کچھ نہین) عَنِ
ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ ترجمہ ابن زبیر نے کہا جو شخص ہتہیار اوٹہاوے پھر چلاوے تو اوسکا
خون ہدر ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمپر ہتہیار اوٹہاوے وہ ہم مین سے نہین ہے (یعنی جو مسلمان پر
ہتہیار چلانا چاہے وہ کافر ہوگیا اسلام سے باہر ہوگیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان کافرونکی فوج مین نوکری کرتے ہین
پھر مسلمانون سے لڑتے ہین تو وہ کافر ہین ہرگز مسلمان نہین ہو سکتے) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ
وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ
الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا
فَقَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْوَجْنَتَيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ
اللّٰهَ قَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ
فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَخْرُجُونَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ
مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ
عَادٍ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے حضرت علی رض نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سونا بھیجا جو مٹی کے اندر تہا
(یعنی ابھی صاف نہین ہوا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو تقسیم کر دیا اقرع بن حابس حنظلی اور بنی مجاشع مین سے ایک
شخص کو اور عیینہ بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری اور بنی کلاب کے ایک شخص کو اور زید خیل طائی اور بنی نبہان کی
ایک شخص کو (یہہ سب قبیلون کے نام ہین) یہہ دیکھکر قریش اور انصار کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے آپ دیتے ہین نجد والون
کو اور ہم کو نہین دیتے آپنے فرمایا مین اونکے دلونکو ملاتا ہون (کیونکہ وہ نو مسلم ہین اور تم تو پرانے مسلمان ہو) اتنے مین ایک شخص آیا
آنکھین بیٹھی ہوئین اور کلے پھولے ہوئے گہنی داڑہی والا سر منڈا اور بولا اے محمد صلعم اللہ سے ڈر آپنے فرمایا اللہ کی تابعداری
کون کریگا اگر مین اوسکی نافرمانی کرونگا اللہ تعالی نے مجھے زمین والون پر امین بنایا اور تم میرا اعتبار نہین کرتے اتنے مین ایک
شخص نے درخواست کی لوگون مین سے (وہ حضرت عمر رض تھے) اوسکے قتل کے آپنے منع فرمایا جب وہ پیٹھہ موڑ کر چلا تو آپنے
فرمایا اسکی نسل مین سے کچھ لوگ پیدا ہونگے جو قرآن کو پڑہینگے مگر اونکی حلق کے نیچے نہ جاویگا (یعنی دل مین کچھ اثر نہوگا)
وہ دین سے اسطرح نکلجاوینگے جیسے تیر جانور مین سے صاف نکلجاتا ہے (آر پار اوس مین کچھ نہین بھرتا اسیطرح ان مین
بھی دین کا کچھ نشان نہ ہوگا) مسلمانونکو قتل کرینگے اور بت پرستون کو چھوڑ دینگے اگر مین اون لوگون کو پاؤن تو اسطرح

قتل کیے ان جیسے عاد کی لوگ قتل ہوئی یعنی ایک کو نہ چھوڑوں مراد ان لوگوں سے خارجی ہیں جو حضرت علی کے وقت میں ظاہر
ہوئی بڑے دینداری جتلاتی قرآن کی ایک ایک لفظ پڑھتی نماز خوب پڑھتے سر گھٹا کر صاف کہتی مگر مسلمانوں کی جماعت
سے علیحدہ ہو گئے مسلمانوں کو کافر بنا کر اونہی سے لڑنے کو مستعد ہوئی ﴿عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول سیخرج قوم فی آخر الزمان احداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ لا یجاوز
ایمانھم حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ فاذا لقیتموھم فاقتلوھم فان قتلھم
اجر لمن قتلھم یوم القیامۃ ترجمہ امیر المومنین علی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے
آخر زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے کمسن بیوقوف ظاہر میں تو ان کی باتیں ہیں جیسی بڑا لوگوں کی خیر خواہی اور بہتری کی
باتیں کہینگے مگر ایمان ان کے حلق کے نیچے نہ اتریگا وہ دین سے اس طرح نکل جاوینگے جیسے تیر نشانہ میں سے آر پار نکل جاتا ہے
جب تم انکو دیکھو تو قتل کر ڈالیو کہ ان کے قتل میں ثواب ہوگا قیامت کے روز ﴿عن شریک بن شہاب قال کنت اتمنی
ان القی رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسألہ عن الخوارج فلقیت ابا برزۃ فی یوم عید فی نفر
من اصحابہ فقلت لہ ھل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر الخوارج فقال نعم سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذنی ورأیتہ بعینی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمال فقسمہ فاعطی
من عن یمینہ ومن عن شمالہ ولم یعط من وراءہ شیئا فقام رجل من ورائہ فقال یا محمد ما
عدلت فی القسمۃ رجل اسود مطموم الشعر علیہ ثوبان ابیضان فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غضبا شدیدا وقال واللہ لا تجدون بعدی رجلا ھو اعدل منی ثم قال یخرج فی آخر الزمان قوم کان
ھذا منھم یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ سیماھم
التحلیق لا یزالون یخرجون حتی یخرج آخرھم مع المسیح الدجال فاذا لقیتموھم فاقتلوھم ھم شر الخلق
والخلیقۃ ترجمہ شریک بن شہاب سے روایت ہے مجھے آرزو تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے ملوں اور اوس
سے خارجیوں کا حال پوچھوں اتفاقاً عید کے دن میں نے ابو برزہ کو پایا کئی اونکے یاروں میں میں نے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے خارجیوں کے باب میں اونہوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے کان سے اور دیکھا
اپنی آنکھ سے رسول اللہ صلعم پاس کچھ مال آیا آپ نے تقسیم کر دیا اون لوگوں کو جو داہنی طرف بیٹھے تھے اور جو بائیں طرف بیٹھے تھے
اور جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے اونکو کچھ نہ دیا اون میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا اے محمد تم نے انصاف سے تقسیم نہیں کیا
وہ ایک سانولا شخص تھا سر منڈا دو سفید کپڑے پہنے ہوئے یہ سنکر آپ بہت سخت غصے ہوئے اور فرمایا قسم خدا کی تم میرے بعد
مجھ سے بڑھ کر کسی کو نہ دیکھو گے انصاف کرتے ہوئے پھر فرمایا اخیر زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہونگے گویا یہ شخص بھی اونہی میں سے
ہے قرآن پڑھینگے مگر اون کی ہنسلی کے نیچے نہ اتریگا اسلام سے اس طرح نکل جاوینگے جیسے تیر شکار میں سے پار ہو جاتا ہے اونکی

نشانی یہ ہی کہ وہ سر منڈے ہونگے ہمیشہ نکلتے رہینگے یہانتک کہ پچھلے انکے دجال کے ساتھ نکلینگے جب تم انسے ملو تو انکو قتل کرو وہ بدترین سب مخلوقات سے اور بد نفس ہین (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط مسلمانی نام سے انسان مسلمان نہین ہو سکتا جب تک مسلمانو کی سی عمدہ اخلاق اختیار نہ کرے نیکنفسی اور خوش اخلاقی اور ایمانداری راستبازی مسلمانون کیلیے سب سے زیادہ ضروری ہی اگر یہ ہو تو صرف قرآن پڑھنے سے یا نماز ادا کرنے سے اسلام پورا نہین ہوتا) امام نسائی نے کہا شریک بن شہاب کچھہ مشہور نہین ہے

قتال المسلم مسلمان سے لڑنا

عن سعد بن ابی وقاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قتال المسلم کفر وسبابہ فسوق ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سے لڑنا کفر ہی اور اوسکو گالی دینا گناہ ہی

عن عبد اللہ قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر ترجمہ عبد اللہ نے بھی ایسا ہی کہا ہی

عن عبد اللہ قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر

عن عبد اللہ قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانکو برا کہنا تو فسوق ہی یعنی اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہی اور اوس سے لڑنا کفر ہی

عن شعبۃ قال قلت لحماد سمعت منصورا وسلیمان وزبیدا یحدثون عن ابی وائل عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر من تتہم اتتہم منصورا اتتہم زبیدا اتتہم سلیمان قال لا ولکنی اتہم ابا وائل ترجمہ شعبہ سے روایت ہی مینے حماد سے کہا مینے سنا منصور اور سلیمان اور زبید سے وہ سب نقل کرتے ہین ابو وائل سے اونسے عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مسلمان کو برا کہنا فسق گناہ ہی اور اس سے لڑنا کفر ہی تم کسپر تہمت کرتے ہو منصور پر یا زبید پر یا سلیمان پر؟ انہونے کہا نہین مگر مین تہمت کرتا ہون ابو وائل پر کہ اوس نے یہہ روایت عبد اللہ سے سنی یا نہین

عن زبید عن ابی وائل عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر قلت لابی وائل سمعتہ من عبد اللہ قال نعم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ زبید نے کہا مینے ابو وائل سے پوچھا تمنے یہہ عبد اللہ سے سنا اونہونے کہا ہان

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر

عن ابی وائل قال قال عبد اللہ سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر

عن عبد اللہ قال قتال المؤمن کفر وسبابہ فسوق ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

التغلیظ فیمن قاتل تحت رایۃ عمیۃ جو شخص گمراہی کے جھنڈے تلے لڑے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاہلیۃ ومن خرج علی امتی یضرب برہا وفاجرہا ولا یتحاشی من مؤمنہا ولا یفی لذی عہدہا فلیس منی ومن قاتل تحت رایۃ عمیۃ یدعو الی عصبیۃ او یغضب لعصبیۃ فقتل فقتلتہ جاہلیۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکلجاوے اور جماعت سے الگ ہو جاوے

پھر وہ مرے تو جاہلیت کی موت (یعنی کفر کی حالت) مرگیا اور جو شخص میری امت پر نکلے نیک اور بد سب کو قتل کرے اور مومن کو بھی نہ
چھوڑے اور جس سے اقرار ہوا ہو اقرار پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا اور جو شخص اندا دندہ (یعنی گمراہی اور بغاوت کا)
جھنڈے کے تلے لڑے اور تعصب کی طرف لوگوں کو بلاوے یا اوسکا غصہ تعصب کی وجہ سے ہو (نہ خدا کے لیے) پھر وہ قتل کیا جاوے تو
اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ
رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يُقَاتِلُ عَصَبِيَّةً وَيَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ ترجمہ جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بے راہ جھنڈے کی تلے لڑے (یعنی شریعت سے وہ لڑائی صحیح اور لازم نہ ہو) اپنی قوم کی تعصب سے
اور غصہ کرے تعصب سے (تعصب کہتے ہیں ظلم پر مدد کرنیکو اور مطلب یہ ہے کہ خدا کی لیے لڑائی نہ ہو بلکہ اپنی عزت اور ناموری کے
لیے ہو) تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی) - امام نسائی نے کہا اس روایت کے اسناد میں عمران القطان ہے جو قوی نہیں ہے،

تحریم القتل

مسلمان کا قتل حرام ہے عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشَارَ
الْمُسْلِمُ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِالسِّلَاحِ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَهُ خَرَّا جَمِيعًا فِيهَا ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اوٹھاوے (اور وہ بھی سامنے ہتھیار اوٹھاوے) تو دونوں جہنم
کی کنارے پر ہیں پھر جب قتل کیا تو دونوں جہنم میں گر پڑیں گے (یہ جب ہے کہ دونوں نے ساتھ ہی ہتھیار اوٹھایا ہو اور دونوں
کی نیت ایکدوسرے کو مارنیکی ہو اور جو ایک نے ہتھیار اوٹھایا اور دوسرے نے اپنے تئیں بچایا چاہا تو ہتھیار اوٹھانیوالا جہنم میں
جاویگا) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ إِذَا حَمَلَ الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ السِّلَاحَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا
قَتَلَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَهُمَا فِي النَّارِ ترجمہ ابو بکرہ نے کہا جب دو مسلمانوں نے ایکدوسرے پر ہتھیار اوٹھایا تو دونوں جہنم
کے کنارے پر ہیں پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کیا تو دونوں جہنم میں جاوینگے (قاتل تو مسلمان کی قتل کی وجہ سے اور مقتول اسلیے
کہ اوسکی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنیکی تھی) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ
فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ ترجمہ
ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دو مسلمان بھڑ جاویں تلواریں لیکر پھر ایک دوسرے کو قتل کرے تو دونوں جہنم میں جاوینگے
کسی نے کہا یا رسول اللہ قاتل تو جاویگا مگر مقتول کیوں جاویگا آپنے فرمایا اوسکی نیت تھی اپنے ساتھی کو قتل کرنیکی (آگے کی روایت
میں ہے وہ حریص تھا اپنی صاحب کے قتل پر) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ
الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ مِثْلَهُ سَوَاءً ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي بَكْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يُرِيدُ قَتْلَ صَاحِبِهِ فَهُمَا فِي
النَّارِ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ ترجمہ ابو بکرہ
سے بھی ایسی ہی روایت ہے اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ دونوں ایکدوسرے کے قتل کا ارادہ رکھتے ہوں عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ

عمران القطان

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِی
النَّارِ عَنْ أَبِی بَکْرَةَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَقَتَلَ
أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِی النَّارِ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ
صَاحِبِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِی بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ
بِسَیْفَیْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِی النَّارِ عَنْ أَبِی مُوسَی الْأَشْعَرِیِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِی
النَّارِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنِ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِی کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ
عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہوجانا کافر میری بعد ایک تم میں سے دوسرے کی گردن
مارو ف نووی نے کہا اس حدیث کا مطلب سات طرح سے ہوسکتا ہے ایک یہ مراد وہ لوگ ہین جو ناحق خون کو حلال سمجھین وہ
تو کافر ہین بلاشک دوسرے یہہ کہ مراد کفر سے ناشکری ہی نعمت کی اور اسلام کی حق کی تیسرے یہ کہ مراد قریب ہوجانا ہی کفر
کے چوتھی یہہ کہ یہہ فعل کافرون کا سا ہے پانچوین یہہ کہ درحقیقت کفر مراد ہی یعنی کافر مت ہوجانا بلکہ ہمیشہ مسلمان
رہنا چھٹی یہہ کہ مراد کفر سے تکفر ہے یعنی ہتھیار پہننا ساتوین یہہ ایکدوسری کو کافر مت بناؤ پھر گردن مارو ایکدوسرے
کی اور سب سے بہتر چوتھا قول ہی اور اوسی کو اختیار کیا ہی قاضی عیاض نے (زہر الربی) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِی کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ لَا یُؤْخَذُ الرَّجُلُ
بِجِنَایَةِ أَبِیهِ وَلَا بِجِنَایَةِ أَخِیهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہوجانا میرے
بعد کافر ایکدوسری کی گردن مارو اور کوئی نہین پکڑا جاویگا اپنے باپ یا بھائی کے قصور کے بدلے (بلکہ ہر ایک کے قصور کا مواخذا
اوسی سے ہوگا) امام نسائی نے کہا یہہ روایت خطا ہی اور صحیح مرسل ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِی کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا یُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِیرَةِ أَبِیهِ وَلَا
بِجَرِیرَةِ أَخِیهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا أُلْفِیَنَّکُمْ
تَرْجِعُونَ بَعْدِی کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا یُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِیرَةِ أَبِیهِ وَلَا بِجَرِیرَةِ أَخِیهِ ترجمہ
مسروق سے مرسلاً روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو نہ پاؤں اس طرح کہ تم میری بعد کافر ہوجاؤ اخیر تک
امام نسائی نے کہا یہہ روایت ٹھیک ہے عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِی
کُفَّارًا مُرْسَلٌ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ أَبِی بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِی ضُلَّالًا یَضْرِبُ
بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت گمراہ ہوجانا پھر بعد ایکدوسری کے

گردن مارو عَنْ جَرِيْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ
كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں لوگون کو خاموش
(چپ کیا) پھر فرمایا مت ہو جانا میرے بعد کافر ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّكُمْ بَعْدَ مَا أَرَى تَرْجِعُوْنَ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ
رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے چپ کر لوگون کو پھر فرمایا دیکھو مین
تم کو نہ پاؤن بعد اسکے (یعنی قیامت کی روز) تم میری بعد کافر ہو جاؤ اور ایک دوسری کے گردن مارو

آخر کتاب المحاربۃ

کتاب لڑائی کی ختم ہوئی

أَوَّلُ كِتَابِ قَسْمِ الْفَيْءِ

کتاب فئے کے تقسیم کرنیکی **ف** فئی اس مال کو کہتے ہین جو کافرون کا ہو اور
مسلمانون کے ہاتھ آجاوے بغیر لڑائی کے اور غنیمت وہ مال جو لڑائی کے بعد حاصل ہو عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ
حِيْنَ خَرَجَ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ هُوَ لَنَا لِقُرْبٰى مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا شَيْئًا
رَأَيْنَاهُ دُوْنَ حَقِّنَا فَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ وَكَانَ الَّذِيْ عَرَضَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُعِيْنَ نَاكِحَهُمْ وَيَقْضِيَ عَنْ غَارِمِهِمْ
وَيُعْطِيَ فَقِيْرَهُمْ وَأَبٰى أَنْ يَزِيْدَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ حروری (جو خارجیون کا سردار
تہا) جب عبد اللہ بن الزبیر کے فتنے مین نکلا تو ابن عباس پاس کہلا بھیجا کہ ذوی القربے کا حصہ کن کو ملنا چاہیے **ف**
جسکا ذکر اللہ جل جلالہ نے اس آیت مین کیا فرمایا ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القرے فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی
والمساکین وابن السبیل یعنے جو غنایت فرمایا اللہ نے اپنے رسول کو گانون والون سے (یعنی بنی نضیر کے یہودیون سے) تو وہ اللہ
رسول کا ہے اور ناتے والونکا (یعنی ذوی القربے کا) اور یتیمون کا اور مسکینون کا اور مسافرون کا ۔ اس مین یعنے فئی مین اللہ تعالے
نے پانچ حصے کیے ایک تو خاص اللہ اور اوسکے رسول کا دوسری رسول کے ناتے والونکا تیسری یتیمون کا چوتھی مسکینونکا پانچوین مسافرون
کا تو فئی کو اسطرح تقسیم کرنا چاہیے اب رہا مال غنیمت اوسکے لیے فرمایا ۔ واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی
القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنے جو مال تم غنیمت مین حاصل کرو اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول اور ناتے والون
اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرونکا ہے اور باقی ہے چار حصے وہ لڑنیوالون مین تقسیم ہونگے تو اس مین بھی ناتے والونکا پانچوین
حصے مین ایک حصہ یعنے خمس خمس ہوا **ف** ابن عباس نے کہا وہ ہمارا ہے جو ناتا رکہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہی لوگون مین اوسکو تقسیم کیا (یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب مین) اور حضرت عمر نے ہم کو دینا
چاہا تہا مگر وہ ہمارے حق سے کم دیتے تہے تو ہم نے نہین لیا اونہون نے یہہ کہا تہا کہ ہم ناتے والون کی نکاح کرنیوالیکو مدد دینگے
اور اون مین جو قرضدار ہو جاویگا اوسکا قرضہ ادا کرینگے اور جو مفلس ہوگا اوسکو دینگے اور اس سے زیادہ دینے سے اونہون نے انکار کیا
عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ

لِهُمْ مَنْ وَاَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى نَجْدَةَ كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ وَهُوَ
لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ دَعَانَا اِلٰى اَنْ يُنْكِحَ مِنْهُ اَيِّمَنَا وَيُحْذِيَ مِنْهُ عَائِلَنَا وَيَقْضِيَ مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا
فَاَبَيْنَا اِلَّا اَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا وَاَبٰى ذٰلِكَ فَتَرَكْنَاهُ عَلَيْهِ ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکھا ذوی
القربی کا حصہ (فئی اور غنیمت میں سے) کسکو ملنا چاہیے میں نے ابن عباس کیطرف سے جواب لکھا وہ حصہ ہمکو ملنا چاہیے جو اہل
بیت میں سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عمرؓ نے ہم سے کہا تھا کہ میں اس حصے میں سے نکاح کردونگا جسکا
نکاح نہیں ہوا اور جو قرضدار ہو اوسکا قرضہ ادا کردونگا ہم نے کہا نہیں ہمارا حصہ ہمکو دیدو اونھوں نے نہ مانا تو ہم نے اونھی پر
چھوڑ دیا عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ كِتَابًا فِيهِ وَقَسْمُ اَبِيكَ لَكَ الْخُمُسَ كُلَّهُ
وَاِنَّمَا سَهْمُ اَبِيكَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَفِيهِ حَقُّ اللّٰهِ وَحَقُّ الرَّسُولِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ
وَابْنِ السَّبِيلِ فَمَا اَكْثَرَ خُصَمَاءَ اَبِيكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَكَيْفَ يَنْجُو مَنْ كَثُرَتْ خُصَمَاؤُهُ وَاِظْهَارُكَ الْمَعَازِفَ
وَالْمِزْمَارَ بِدْعَةٌ فِي الْاِسْلَامِ وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبْعَثَ اِلَيْكَ مَنْ يَجُزُّ جُمَّتَكَ جُمَّةَ السُّوءِ ترجمہ امام اوزاعی سے روایت
ہے عمر بن عبد العزیز نے (جو خلیفہ عادل تھے بنی امیہ میں سے) عمر بن ولید کو لکھا کہ تیرے باپ (ولید بن عبد الملک) نے ان
کی تقسیم کیموافق تو کل پانچواں حصہ تیرا ہی مگر درحقیقت تیرے باپ کا حصہ ایک مسلمان کی برابر تھا اور پانچویں حصے میں اللہ
اور رسول کا اور ذوی القربی اور یتامی اور مساکین اور مسافر کا حق تھا تو کتنے دعویدار ہونگے تیرے باپ پر قیامت کی دن
اوسطرح نجات ہوگی اوس شخص کو جسکے اتنے بہت دعویدار ہوں اور تو نے جو باجے اور ستار نکالے ہیں یہ سب بدعت ہیں اسلام
میں اور ہر ایک بدعت شرعی گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجاوے گی اور میں نے قصد کیا تھا کہ تیرے پاس ایک ایسے شخص کو
بھیجوں جو تیری بڑی بڑی لٹکو کھینچے تاکہ تو ذلیل ہو اور باز رہے گمراہی سے عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ
بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمَانِهِ فِيمَا قَسَمَ مِنْ خُمُسِ حُنَيْنٍ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ
فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَسَمْتَ لِاِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا مِثْلُ قَرَابَتِهِمْ فَقَالَ
لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرٰى هَاشِمًا وَالْمُطَّلِبَ شَيْئًا وَاحِدًا قَالَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ وَلَمْ يَقْسِمْ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنْ ذٰلِكَ الْخُمُسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ترجمہ
جبیر بن مطعم سے روایت ہے وہ اور حضرت عثمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا اوس اسباب میں جو حنین کی لڑائی
کا مال ہے کا مال آپنے تقسیم کیا تھا بنی ہاشم اور بنی مطلب کو اونھوں نے کہا یا رسول اللہ آپنے بنی مطلب کو دیا جو ہمارے بھائی ہیں اور
ہمکو کچھ نہ دیا حالانکہ ہم بھی آپ سے وہی قرابت رکھتے ہیں جو بنی مطلب رکھتے ہیں ف ایسا ہے کہ عبد مناف کے چار بیٹے تھے
ایک ہاشم جنکی اولاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس جنکی اولاد میں حضرت عثمان ہیں
چوتھے نوفل جنکے اولاد میں جبیر بن مطعم ہیں ف آپنے فرمایا میں تو ہاشم اور مطلب کو ایک سمجھتا ہوں (کس لیے کہ یہ

دونون جدا نہین ہوئی اور ملے رہے جاہلیت اور اسلام مین اجبیر بن مطعم نے کہا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی
نوفل کو خمس مین سے کچھ نہین دیا جیسے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا عن جبیر بن مطعم قال لما قسم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سہم ذی القربی بین بنی ہاشم وبنی المطلب اتیتہ انا وعثمان بن عفان فقلنا یا رسول اللہ ہؤلاء
بنو ہاشم لا ننکر فضلہم لمکانک الذی جعلک اللہ بہ منہم ارأیت بنی المطلب اعطیتہم ومنعتنا وانما نحن
وہم منک بمنزلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم لم یفارقونی فی جاہلیۃ ولا اسلام انما بنو ہاشم
وبنو المطلب شیء واحد وشبک بین اصابعہ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربی
کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو تقسیم کیا تو مین اور عثمان آپ پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ بنی ہاشم کی فضیلت کا تو ہم انکار نہین
کرتے کیونکہ اللہ تعالی نے آپکو اون مین سے کیا لیکن بنی مطلب کو آپنے فرمایا کہ بنی مطلب مجھہ سے جدا نہین ہوئے نہ جاہلیت مین
نہ اسلام مین اور بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہین اور اپنی اونگلیان ایک ہاتھہ کی دوسری ہاتھہ کی اونگلیون کے اندر کین یعنی اسطرح ملے
ہوئے ہین جیسے یہ اونگلیان ایکدوسری سے) عن عبادۃ بن الصامت قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم
حنین وبرۃ من جنب بعیر فقال یا ایہا الناس انہ لا یحل لی مما افاء اللہ علیکم قدر ہذہ الا
الخمس والخمس مردود علیکم ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن
اونٹ کا ایک بال لیا اور فرمایا اے لوگو مجھے درست نہین اوس مال مین سے جو اللہ تعالی نے تم کو عنایت کیا اس بال کے برابر مگر پانچوان
حصہ اور وہ پانچوان حصہ بھی تم ہی لوگون کو دیا جاتا ہے (کیونکہ اسمین یتامی اور مساکین اور مسافرون کی پرورش ہوتی ہے اور جو کام
تمام مسلمانون کی فائدے کی ہین اونمین صرف ہوتا ہے) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اتی بعیرا فاخذ من سنامہ وبرۃ بین اصبعیہ ثم قال انہ لیس لی من الفیء شیء ولا ہذہ الا الخمس
والخمس مردود فیکم ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ایک اونٹ کے پاس آئے اور اوسکی کوہان
مین سے ایک بال لیا اپنی دو انگلیون کے بیچ مین پھر فرمایا میرے لیے فیء مین سے اتنا بھی نہین ہے نہ یہ مگر پانچوان حصہ وہ بھی پھر تم ہی کو
دیا جاتا ہے عن عمر قال کانت اموال بنی النضیر مما افاء اللہ علی رسولہ مما لم یوجف المسلمون علیہ
بخیل ولا رکاب فکان ینفق علی اہلہ منہا قوت سنۃ وما بقی جعلہ فی الکراع والسلاح عدۃ فی سبیل اللہ
ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے بنی نضیر کے مال اللہ نے اپنے رسول کو فیء کی طور پر دیے یعنی مسلمانون نے اوسپر گھوڑے نہین دوڑائے
نہ اونٹ (یعنی بغیر لڑائی کے) تو رسول اللہ صلعم اوسمین سے اپنی ایکسال کا خرچ لے لیتے اور باقی گھوڑون اور ہتھیارون مین صرف
کرتے جہاد کے سامان مین عن عائشۃ ان فاطمۃ ارسلت الی ابی بکر تسألہ میراثہا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من صدقتہ ومما ترک من خمس خیبر قال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ترجمہ
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رض نے ابو بکر صدیق کے پاس بھیجا تہا کہ مانگنے کو رسول اللہ صلعم سے صدقہ کا اور خیبر کے مال

کا پانچواں حصہ ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے ہماری کسی کا کوئی وارث نہیں بلکہ ہم جو چھوڑ جاوین
وہ صدقہ ہے اور اسی حدیث کے بموجب ابوبکر نے اپنی بیٹی حضرت عائشہ کا ترکہ بھی نہیں دیا بلکہ جسطرح رسول اللہ صلعم بیبیون
اور کھانے والونکو دیا کرتے اوسیطرح دیتے ہیں عن عطاء قوله عز وجل واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه
وللرسول ولذي القربى قال خمس الله وخمس رسوله واحد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحمل منه
ويعطي منه ويضعه حيث يشاء ويصنع به ما شاء ترجمہ عطا سے روایت ہے جو اللہ نے فرمایا جو تم غنیمت حاصل
کرو اوسکا پانچواں حصہ اللہ رسول اور ذوی القربی سب کا ہے تو اللہ رسول کا ایک ہی حصہ تھا (یعنی اللہ کے لیے جداگانہ کوئی حصہ
نہ تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس حصے میں سے لوگونکو سواریاں دیتے نقد دیتے جہاں چاہتے صرف کرتے جو کچھ چاہتے صرف
کرتے، عن قيس بن مسلم قال سألت الحسن بن محمد عن قوله عز وجل واعلموا انما غنمتم من شيء فان
لله خمسه قال هذا مفاتح كلام الله الدنيا والآخرة لله قال اختلفوا في هذين السهمين بعد وفاة رسول
الله صلى الله عليه وسلم سهم الرسول وسهم ذي القربى فقال قائل سهم الرسول صلى الله عليه وسلم للخليفة
من بعده وقال قائل سهم ذي القربى لقرابة الرسول وقال قائل سهم ذوي القربى لقرابة الخليفة فاجتمع
رأيهم على ان جعلوا هذين السهمين في الخيل والعدة في سبيل الله فكانا في ذلك في خلافة ابي بكر وعمر
ترجمہ قیس بن مسلم سے روایت ہے میں نے حسن بن محمد سے پوچھا اس آیت کو واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه انہوں نے کہا
یہ تو شروع ہے اللہ کے کلام کا جیسے کہتے ہیں دنیا اور آخرت اللہ کے لیے ہے (حالانکہ دنیا سے ہم لوگ فائدہ اوٹھاتے ہیں اسیطرح
غنیمت میں بھی اللہ کا نام ہے مگر اوسکا کوئی علحدہ حصہ نہیں ہے) مگر اختلاف کیا لوگوں نے دو حصوں میں ایک تو رسول کے
حصے میں دوسرے ذوی القربی کے حصے میں بعضوں نے کہا رسول کا حصہ رسول کے خلیفہ کو ملنا چاہیے اور بعضوں نے کہا ذوی القربی
کا حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناتے والونکو ملنا چاہیے (جیسے پہلے ملتا تھا) اور بعضوں نے کہا نہیں اب خلیفہ کے
ناتے والونکو ملنا چاہیے پھر آخر سب کی رائے اس بات پر آئی کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور جہاد کے سامان میں صرف کرنا
چاہیے اور اوسی میں صرف ہوتا رہا ابوبکر اور عمر کی خلافت میں ف اور ابوبکر اور عمر نے ہرگز وہ حصہ لیا جو رسول کا
تھا حالانکہ اوسکے مستحق تھے اس سے زیادہ اور کیا بات ہوگی جو ابوبکر اور عمر کے بے طمعی اور حقانیت کا ثبوت ہے عن موسى
بن ابي عائشة قال سألت يحيى بن الجزار عن هذه الآية واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه وللرسول قال
قلت كم كان للنبي صلى الله عليه وسلم من الخمس قال خمس الخمس ترجمہ موسی بن ابی عائشہ سے روایت ہے میں نے یحیی
جزار سے پوچھا اس آیت کو واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه وللرسول میں نے کہا رسول اللہ صلعم کا حصہ کتنا تھا انہوں نے کہا
پانچواں حصہ پانچویں حصے کا یعنی کل مال کا بیسواں حصہ عن مطرف قال سئل الشعبي عن سهم النبي صلى الله عليه وسلم
وصفيه فقال اما سهم النبي صلى الله عليه وسلم فكسهم رجل من المسلمين واما سهم الصفي فغرة تختار م

مِنْ أَيِّ شَيْءٍ شَاءَ ترجمہ مطرف سے روایت ہے شعبی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کا اور صفی کا (صفی اوسکو کہتے ہیں جو غنیمت
کی تقسیم ہونے سے پہلے کوئی چیز امام اپنے لیے چن لیوے جیسے غلام لونڈی یا گھوڑا وغیرہ) اونہوں نے کہا حصہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا مثل ایک مسلمان کے حصے کے تھا اور صفی کے لیے آپ کو اختیار تھا کہ جو چیز عمدہ پسند ہو سو آپ لے لیں مگر یہ مخصوص تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کوئی امام یہ اختیار نہیں رکھتا آپ کے بعد عَنْ يَزِيدَ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ
بِالْمِرْبَدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مَعَهُ قِطْعَةُ أَدَمٍ قَالَ كَتَبَ لِي هَذِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ
يَقْرَأُ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَقْرَأُ فَإِذَا فِيهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ إِنَّهُمْ إِنْ
شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَفَارَقُوا الْمُشْرِكِينَ وَأَقَرُّوا بِالْخُمُسِ فِي غَنَائِمِهِمْ وَسَهْمِ
النَّبِيِّ وَصَفِيِّهِ فَإِنَّهُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ترجمہ یزید بن الشخیر سے روایت ہے میں مطرف کے ساتھ تھا مربد ایک
مقام کا نام ہے اتنے میں ایک شخص آیا چمڑے کا ٹکڑا لیکر اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے لکھدیا ہے تو تم میں
سے کوئی شخص پڑھ سکتا ہے میں نے کہا میں پڑھ سکتا ہوں اوسمیں لکھا تھا حضرت محمد پیغمبر کیطرف سے بنی زہیر بن اقیش کے لوگوں
کو معلوم ہو اگر وہ گواہی دینگے اس بات کی کوئی عبادت کے لائق نہیں سوا اللہ کے اور محمد اوسکے بھیجے ہوئے ہیں اور اقرار کرینگے
غنیمت کے مالوں میں سے پانچواں حصہ اور پیغمبر کا حصہ اور صفی دینے کا تو وہ اللہ اور اوسکے رسول کی امان میں ہیں گے عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ
الْخُمُسُ الَّذِي لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَابَتِهِ لَا يَأْكُلُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا فَكَانَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِذِي قَرَابَتِهِ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِلْيَتَامَى مِثْلُ ذَلِكَ وَلِلْمَسَاكِينِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلِابْنِ
السَّبِيلِ مِثْلُ ذَلِكَ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے اونہوں نے کہا جو خمس قرآن میں اللہ اور رسول دونوں کے لیے آیا ہے وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا اور آپ کے ناتے والوں کے لیے کیونکہ اونکو صدقہ میں سے کچھ لینا درست نہ تھا (آپ نے فرمایا کہ صدقہ میل ہے لوگوں کا
تو وہ لائق نہیں بنی ہاشم کے جو اشرف الناس ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانچویں حصے میں سے پانچواں حصہ لیتے اور
آپ کے ناتے والے پانچواں حصہ لیتے اور یتیم اسی قدر لیتے اور مسکین بھی اسیقدر اور مسافر بھی اسیقدر (جنکے پاس سے نہ ہوتی
یا راہ خرچ نہ ہوتا) امام نسائی نے کہا یہ جو اللہ نے شروع کیا اپنے نام سے فان لله خمسه یہ ابتداء کلام ہے اسلیے کہ سب چیزیں اللہ
ہی کے لیے ہیں اور فئی اور خمس میں اللہ نے پہلے اپنے نام سے شروع کیا کیونکہ یہ دونوں عمدہ کمائی ہیں اور صدقے میں اپنے نام سے
شروع نہیں کیا بلکہ یوں کہا انما الصدقات للفقراء اخیر تک اسلیے کہ صدقہ میل ہے لوگوں کا اور بعضوں نے کہا غنیمت میں سے
کچھ لیکر کعبے میں رکھ دیتے ہیں اور وہی حصہ اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ امام کو ملیگا وہ اوس میں سے گھوڑے اور
ہتھیار خریدیگا اور جسکو مناسب سمجھے گا دیگا جس سے فائدہ ہو مسلمانوں کو اور اہل حدیث اور اہل علم اور فقہا اور قرآن کے قاریوں
کو دیگا اور ناتے والوں کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ملیگا خواہ مالدار ہوں خواہ محتاج اور بعضوں نے کہا جو اون میں محتاج ہوں
اونکو ملیگا نہ مالدار کو اور یتیم اور مسافروں میں جو محتاج ہوں اونھی کو ملیگا اور یہ قول بھی زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن جو حصے

اور غیر ہیں اور مرد اور عورت سب برابر ہیں جیسے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مال انکو دلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تقسیم کیا اور حدیث
میں یہ نہیں ہے کہ حضرت نے بعضوں کو زیادہ دلایا ہو بعضوں کو کم اور ہم اس مسئلے میں علما کا اختلاف نہیں سمجھتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی تہائی
مال کی وصیت کی ہو کسی کی اولاد کے لیے تو وہ سب اولاد کو برابر برابر ملیگا خواہ مرد ہوں خواہ عورت جب اونکا شمار ہو سکے اسی طرح جو چیز
کسی کے اولاد کو دلایا جاوے تو اوس میں سب برابر ہونگے مگر جس صورت میں دلانیوالا تصریح کر دے کہ فلانے کو اتنا ملے اور فلانے
کو اتنا تو اوسکی کہنے کے موافق دلایا جاویگا اور یتیموں کا حصہ اون یتیموں کو دیا جاویگا جو مسلمان ہیں اسیطرح جو مسکین اور مسافر مسلمان
ہیں اور کسی کو دو حصے نہ دیے جاوینگے یعنے مسکین اور مسافر دونوں کے بلکہ اختیار دیا جاویگا کہ وہ مسکین کا حصہ لیوے یا مسافر کا یا باقی
چار خمس مال غنیمت میں سے تو وہ امام تقسیم کریگا اون مسلمانوں کو جو بالغ ہیں اور لڑائی میں شریک تھے عن مالک بن اوس
بن الحدثان قال جاء العباس وعلی الی عمر یختصمان فقال العباس اقض بینی وبین ہذا فقال الناس افصل
بینہما فقال عمر لا افصل بینہما قد علمتما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ
قال فقال الزہری ولیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ منہا قوت اہلہ وجعل سائرہ سبیلہ
سبیل المال ثم ولیہا ابو بکر بعدہ ثم ولیتہا بعد ابی بکر فصنعت فیہا الذی کان یصنع ثم اتیانی
فسالانی ان ادفعہا الیہما علی ان یلیاہا بالذی ولیہا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی ولیہا
بہ ابو بکر والذی ولیتہا بہ فدفعتہا الیہما واخذت علی ذلک عہودہما ثم اتیانی یقول ہذا اقسم
لی بنصیبی من ابن اخی ویقول ہذا اقسم لی بنصیبی من امراتی وان شاءا ان ادفعہا الیہما علی ان یلیاہا
بالذی ولیہا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی ولیہا بہ ابو بکر والذی ولیتہا بہ
دفعتہا الیہما وان ابیا کفیا ذلک ثم قال واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول و
لذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل ہذا لہؤلاء انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین
علیہا والمؤلفۃ قلوبہم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ ہذہ لہؤلاء وما افاء اللہ علی
رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب قال الزہری ہذہ لرسول اللہ خاصۃ قری عرینۃ
فدک کذا وکذا فما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین
وابن السبیل وللفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم والذین تبوؤا الدار والایمان من
قبلہم والذین جاؤا من بعدہم فاستوعبت ہذہ الایۃ الناس فلم یبق احد من المسلمین الا لہ فی
ہذا المال حق او قال حظ الا بعض من تملکون من ارقائکم ولئن عشت ان شاء اللہ لیاتین علی کل
مسلم حقہ او قال حظہ ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عباس اور حضرت علی دونوں جھگڑتے ہوئے
آئے اوس مال کے لیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جیسے فدک اور بنی نضیر اور خیبر کا خمس وغیرہ جسکو حضرت عمر نے

خلافت مین اون دونونکی سپرد کردیا تھا) عباس نے کہا میرا اور انکا فیصلہ کر دیجیے (یعنی اس مال کو تقسیم کر دیجیے) لوگون نے کہا فیصلہ
کر دیجیے اندونونکا حضرت عمرؓ نے کہا مین کبھی فیصلہ نہ کرونگا (یعنی اس مال کو تقسیم نہ کرونگا) کیونکہ دونون کو معلوم ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا ترکہ کسیکو نہین ملتا اور جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مال کے
متولی رہے اور اوس مین سے اپنے گھر کے خرچ کیموافق لے لیتے اور باقی خدا کی راہ مین خرچ کرتے پھر بعد آپکے ابوبکر اوسکے متولی ہوئے پھر ابوبکر کے
بعد مین متولی ہوا مین بھی ویسا ہی کیا جیسے ابوبکر کرتے تھے (کہ آنحضرت م کی گھر والون کو خرچ کیموافق دیتی اور باقی بیت المال مین جمع
کرتے) پھر یہ دونون (یعنی عباسؓ اور علیؓ) میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے کر دو ہم اوسی طرح اوسمین عمل کرینگے
جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اور ابوبکر کرتے تھے اور تم کرتے ہو مین نے وہ مال اندونون کے سپرد کر دیا اور دونون سے
اقرار لے لیا اب یہ دونون پھر آئے ہین ایک کہتا ہے کہ میرا حصہ میرے بھتیجے سے دلاؤ (یعنی عباس کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا
تھے) اور دوسرا کہتا ہے کہ میرا حصہ میری بی بی کیطرف سے دلاؤ (یعنی حضرت علی کیونکہ وہ خاوند تھے حضرت فاطمہ کی جو صاحبزادی
تھین رسول اللہ صلعم کی) اگر ان کو منظور ہو تو وہ مال مین انکے سپرد کرتا ہون اس شرط پر کہ اوسی طرح عمل کرین جیسے رسول اللہ صلعم
کرتے تھے اور اون کے بعد ابوبکر نے کیا ہے اور اون کی بعد مین نے کیا ہے اور جو یہ ان کو منظور نہو تو اپنے گھر بیٹھین یہ مال مین اپنے قبضے
مین رکھونگا) **ف** کیونکہ وہ مال مثل ترکہ کے نہین ہے کہ سب وارثون مین تقسیم ہووے تو ایک وقف کیطرح ہے جسکا انتظام ہمیشہ کے
لیے اوسیطرح کرنا چاہیے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے **ت** پھر حضرت عمرؓ نے کہا قرآن سے دیکھو اللہ تعالی نے مال غنیمت کے
لیے فرماتا ہے اوسمین سے پانچوان حصہ اللہ و رسول اور ناتیوالون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کا ہے اور صدقات کے
لیے فرماتا ہے کہ وہ فقیرون اور مسکینون اور عاملون اور مؤلفۃ قلوبھم اور غلامون اور قرضدارون اور مجاہدون کے لیے ہین (اور اس مال
کو بھی حضرتؐ نے صدقہ کہا تو اس مین بھی فقیرون اور مسکینون اور سب مسلمانونکا حق ہوگا اور کچھ اس مین مال غنیمت ہے اوس
مین بھی سبکا حصہ ہے) اب فرماتا ہے کہ جو مال اللہ نے اپنے رسول کو عنایت فرمایا اور تم نے اوسپر اپنے گھوڑے اور سواریان
نہین دوڑائین (یعنی بغیر جنگ کے ہاتھ آیا) زہری نے کہا البتہ یہ مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہ چند گانون مین
عربیہ یا عرینہ کے اور فدک اور فلان فلان مگر اس مال کے حقمین بھی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو اللہ نے اپنے رسول کو عنایت فرمایا گانون
والون سے وہ اللہ کا ہے اور رسول کا ہے اور ناتیوالون کا اور یتیمون کا اور مسکینونکا اور مسافرونکا پھر فرماتا ہے کہ اون فقیرونکا بھی
حق ہے جو اپنا گھربار چھوڑ کر آئے اور نکالے گئے اپنی گھرون سے اور مالون سے پھر فرماتا ہے اونکا بھی حق ہے جو اون سے پہلے دار الاسلام
مین آچکے تھے اور ایمان لاچکے تھے پھر فرماتا ہے اونکا بھی حق ہے جو ان لوگون کے بعد مسلمان ہوکر آئے تو اس آیت نے تمام مسلمانون
کو گھیر لیا اب کوئی مسلمان باقی نہین رہا جسکا حق اس مال مین نہو یا اوسکا کچھ حصہ نہو (پھر ایسا مال جسکے حقدار سارے مسلمان ہون اور علاوہ
اوسکے پیغمبر فرما چکے ہین کہ وہ صدقہ ہے اور ہمارا ترکہ کسیکو نہین ملتا کیونکر تقسیم ہو سکتا ہے البتہ بعضے تمھارے غلام لونڈی لگے اونکا حق
اس مال مین نہین ہے اور اگر مین جیونگا تو انشاءاللہ چاہیے تو ہر مسلمان کو اوس مین سے کچھ نہ کچھ حق اوسکا حصہ ملیگا **ف** یہ جو نہین

نہیں جو ابوبکر اور عمر نے یہ مال حضرت ؐ کی وارثون مین تقسیم نہیں کیا اور حضرت فاطمہ ؓ کی درخواست کو قبول نہین
کیا۔ اب شیعون کا طعن ان دونون بزرگون پر محض لغو ہی کیونکہ یہ خلاف اللہ اور اوسکے رسول کے فرمودہ کے نہین کرسکتی
تھی۔ انتہی کتاب قسم الفئ فئ کی تقسیم کی کتاب تمام ہوئی **كتاب البيعة** کتاب بیعت کے
بیان مین ف بیعت کہتے ہین ہاتھ سے ہاتھ ملاکر اقرار کرنے کو عرب کے لوگ بیعت کے بڑے پابند تھے جب ہاتھ سے
ہاتھ ملاکر کچھ اقرار کردیتے تو پھر اوس کے خلاف کبھی نہ کرتے **البيعة** على السمع والطاعة حکم ماننے اور تابعداری
کرنے پر بیعت کرنا **عن** عبادة بن الصامت قال بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة
في اليسر والعسر والمنشط والمكره وان لا ننازع الامر اهله وان نقوم بالحق حيث كنا لا نخاف
لومة لائم ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر (یعنے
جو حکم آپ دینگے اوسکو سنینگے اور اوسکے موافق عمل کرینگے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر حال مین اور جو کوئی
ہمپر سردار بنایا جاویگا اوس سے نہ جھگڑنے پر (یعنی آپ جسکو ہمپر حاکم کردین گے اوسکی ہی اطاعت کرینگے) اور ہمیشہ
سچ کہنے پر جہان ہون ہم نہ ڈرین گے کسی برے کہنے والے کی برائی سے **عن** عبادة بن الصامت قال
بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة في العسر واليسر وذكر مثله ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
باب البيعة على ان لا ننازع الامر اهله اسبات پر بیعت کرنا کہ جو سردار بنے اوسکی مخالفت نہ کرینگے **عن**
عبادة قال بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة في اليسر والعسر والمنشط والمكره
وان لا ننازع الامر اهله وان نقول او نقوم بالحق حيث ما كنا لا نخاف لومة لائم ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا **باب** البيعة على القول بالحق سچ کہنے پر بیعت کرنا **عن** عبادة بن الصامت قال بايعنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة في العسر واليسر والمنشط والمكره واثرة علينا وان
لا ننازع الامر اهله وعلى ان نقول بالحق حيث كنا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس مین اتنا زیادہ ہی کہ ہم نے
بیعت کی اثرہ پر (یعنی اگر آپ کسیکو ہمسے زیادہ دینگے تو ہم جھگڑا نہ کرینگے) اور سچ کہینگے جہان ہم ہونگے **البيعة**
على القول بالعدل انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنا **عن** عبادة بن الصامت قال بايعنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم على السمع والطاعة في عسرنا ويسرنا ومنشطنا ومكارهنا وعلى ان لا ننازع الامر اهله و
على ان نقول بالعدل اين كنا لا نخاف في الله لومة لائم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اسمین یہ ہی کہ ہم نے
بیعت کی انصاف کی بات کہنے پر جہان ہون اور نہین ڈرینگے ہم اللہ کے کام مین کسی برا کہنے والے کے برا کہنے سے **البيعة**
على الاثرة اثرہ پر (جسکی معنی اوپر گزرچکے) بیعت کرنا **عن** عبادة بن الصامت قال بايعنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم على السمع والطاعة في عسرنا ويسرنا ومنشطنا ومكرهنا واثرة علينا وان لا ننازع الامر

نقول بالحق حيث ما كنا لا نخاف في الله لومة لائم ترجمہ سی جاہیے ہر گن کرنا عن أبي هريرة أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال عليك بالطاعة في منشطك ومكرهك وعسرك ويسرك وأثرة عليك ترجمہ
ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم ہے تجھ پر اطاعت کرنا (مسلمان حاکم کی) خواہ تو خوش ہو خواہ رنجیدہ
سختی ہو یا آسانی اگرچہ تیری اوپر دوسری کو بڑہایا جاوے (اور وہ تجھ سی زیادہ مستحق نہ ہو جب بھی اطاعت کرنا ضرور ہے جہان
تک شرع کے خلاف نہ ہو اور جو شرع کے خلاف ہو تو اُس مین کسی کی اطاعت ضرور نہین نووی) **البیعة على النصح**
لكل مسلم بیعت کرنا اس بات پر کہ ہر مسلمان کی بہلائی چاہینگے عن جرير قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
على النصح لكل مسلم ترجمہ جریر نے کہا مین نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کے بہلائی چاہنے پر (یعنی ہر مسلمان
کی ساتھ خلوص کہینگے صاف دل رہینگے یہہ نہین کہ منہہ پر تعریف اور پیٹہہ پیچھے برائی جو منافقون کی خصلت ہے) عن جرير قال بايعت
النبي صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة وأن أنصح لكل مسلم ترجمہ جریر نے کہا مین نے بیعت کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم ماننے اور اطاعت کرنے پر اور ہر مسلمان کے خیرخواہ رہنے پر **البيعة على أن لا نفر** لڑائی سے
نہ بہاگنے پر بیعت کرنا عن جابر يقول لم نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الموت إنما بايعناه على أن لا نفر
ترجمہ جابر نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہین کی مرنے پر لیکن بیعت کی اس بات پر کہ لڑائی سے نہ بہاگینگے
البيعة على الموت مرنے پر بیعت کرنا عن يزيد بن أبي عبيد قال قلت لسلمة بن الأكوع على أي شيء
بايعتم النبي صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية قال على الموت ترجمہ یزید بن ابی عبید سے روایت ہے مین نے
سلمہ بن الاکوع سے کہا تم نے کس بات پر بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے روز انہون نے کہا مرنے پر (یعنی لڑینگے
یہانتک کہ مر جاوینگے یا فتح کرینگے) **البيعة على الجهاد** جہاد پر بیعت کرنا عن يعلى بن أمية قال جئت
رسول الله صلى الله عليه وسلم بأبي أمية يوم الفتح فقلت يا رسول الله بايع أبي على الهجرة فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم أبايعه على الجهاد وقد انقطعت الهجرة ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے مین اپنے باپ امیہ
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا جب مکہ فتح ہو گیا اور مین نے کہا یا رسول اللہ بیعت کیجیے میرے باپ سے ہجرت پر آپ نے
فرمایا اب ہجرت کہان ہے لیکن مین بیعت کرتا ہون اس سے جہاد پر **ف** مراد وہ ہجرت ہے جو مکے سے مدینہ کی طرف تہی وہ
تو جب مکے مین اسلام پہیل گیا تو جاتی رہی لیکن وہ ہجرت جو کافرون کے ملک سے مسلمانون کی طرف ہوتی ہے وہ قیامت تک
باقی ہے کرمانی نے کہا جب کسی ملک مین کافرون کے زور سے دین کے کام ادا نہ ہو سکین تو وہان سے ہجرت واجب ہے اتفاقاً
عن عبادة بن الصامت قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وحوله عصابة من أصحابه تبايعوني
على أن لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا أولادكم ولا تأتوا ببهتان تفترونه
بين أيديكم وأرجلكم ولا تعصوني في معروف فمن وفى فأجره على الله ومن أصاب منكم

شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهٖ فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ ترجمہ عبادہ بن صامت سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپکے گرد ایک جماعت تھی صحابہ مین سی تم مجھہ سی بیعت کرتی ہو اس بات پر کہ اللہ کے ساتھہ کسی کو شریک نہ کروگی چوری نہ کروگے زنا نہ کروگے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالوگے کوئی بہتان نہ اوٹھاؤگے اپنی ہاتھہ اور پاؤن کے بیچ سی **ف** یہہ قرآن مین عورتونکی بیعت مین آیا ہی اور اسکا مطلب یہہ ہی کہ عورت کی اولاد نہ ہو اور وہ اس خیال سے کہ خاوند کا ترکہ باہر جاوی اور کسی کا بچہ لیکر اپنا بچہ ظاہر کری جیسا جاہلیت کے زمانے مین عورتین کرتی تہین تو یہہ بہتان ہی کیونکہ جو بچہ اوٹھاتی ہین دونون ہاتھہ کے بیچ سی یعنی پیٹ سی کہ اون کی پیٹ سی نہین ورکہتی ہین ہماری پیٹ سے ہے اور دونون پاؤن کے بیچ سی یعنی شرمگاہ سی کہ اون کی شرمگاہ سی نہین پیدا ہوا اور کہتی ہین پیدا ہوا اب یہ عبارت مردون کی لئی مشکل ہے بعضونے کہا یہ اوس طرح سی ہی جو ایک فعل ایک کرتا ہی اور منسوب ہوتا ہی جماعت کیطرف جیسی وتستخرجون حلیۃ تلبسونہا (یعنی زیور نکالتی ہو اور اوسکو پہنتی ہو حالانکہ زیور صرف عورتین پہنتی ہین مگر نسبت مردون کیطرف کی) اور بعضون نی کہا مراد بین ایدیکم وارجلکم سی ذات اور نفس ہی کیونکہ اکثر افعال ہاتھہ اور پاؤن ہی سی سرزد ہوتی ہین **ف** میری نافرمانی نہ کروگی شرع کے کام مین پہر جو کوئی پورا کرے اپنی بیعت کو (یعنی یہہ کام نہ کری) اوسکا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان مین سی کوئی کام کری پھر دنیا مین اسکی سزا اوسکو ملجاوی جیسی زنا کی حد پڑی یا چوری مین ہاتھہ کاٹا جاوے) تو وہ اوسکی گناہ کا کفارہ ہی (اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حد اور قصاص سے گناہ معاف ہوجاتا ہی اور بعضون کی نزدیک نہین ہوتا جبتک توبہ نہ کری) اور جو کوئی ان کامون مین سی کچہ کری اور دنیا مین سزا نہ پاوی بلکہ اللہ اوس کے قصور کو چھپاوی تو اوسکا کام اللہ پر ہی چاہی معاف کری چاہی عذاب دیوی (قیامت کے روز) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ النِّسَاءُ اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَصَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا فَنَالَتْهُ عُقُوْبَةٌ فَهُوَ كَفَّارَةٌ وَمَنْ لَمْ تَنَلْهُ عُقُوْبَةٌ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھسے بیعت نہین کرتی اون باتون پر جنپر عورتون نی بیعت کی ہی یعنی شریک نہ کرو اللہ کے ساتھہ کسی چیز کو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور اپنی اولاد کو مت قتل کرو اور بہتان نہ اوٹھاؤ اپنی ہاتھہ اور پاؤن کی بیچمین سے اور میری نافرمانی نہ کرو شرع کی کام مین ہم نی کہا کیون نہین یا رسول اللہ پھر ہم نی بیعت کی آپ سی ان باتون پر آپنی فرمایا جو کوئی ان باتون مین سی کوئی بات اب کری پھر دنیا مین اوسکی سزا پاوی تو اوسکا کفارہ ہوگیا اور جو نہ پاوی تو وہ اللہ پر ہی چاہی بخشدی اوسکو چاہی عذاب کری **اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْهِجْرَةِ** ہجرت پر بیعت کرنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ جِئْتُكَ اُبَايِعُكَ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَقَدْ تَرَكْتُ اَبَوَیَّ يَبْكِيَانِ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا
كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا میں آپ سے
بیعت کرتا ہوں ہجرت پر اور میں اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں آپنے فرمایا جا اور اونکو خوش کر جیسے تو نے اونکو رولایا ہے
(ماں باپ کی خوشی ہجرت پر بھی مقدم ہے) شَانُ الْهِجْرَةِ ہجرت بہت مشکل ہے عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا
سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَانَ الْهِجْرَةِ شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّیْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا
ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ایک گنوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کے لیے آپنے فرمایا ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی
اپنا گھر بار عزیز اقربا دوست آشنا سب چھوڑنے کی لیے چھوڑ دینا پھر اوسپر جمے رہنا یہ نہیں کہ چند روز کے بعد ہجرت کو فسخ کرے)
تیرے پاس اونٹ ہیں وہ بولا ہاں آپنے فرمایا اونکی زکوۃ دیتا ہے وہ بولا ہاں آپنے فرمایا جا اور عمل کر بستیوں کے پیچھے (یعنی جہاں تو ہے
کتنی ہی فاصلے پر ہے) اسلیے کہ اللہ تیرے کسی عمل کو ضائع نہ کریگا (یعنی اسکا ثواب نہ چھوڑیگا آپنے خیال کیا کہ اس گنوار
کا ہجرت پر ثابت قدم رہنا دشوار ہے تو یہ حدیث فرمائی) هِجْرَةُ الْبَادِیْ گانوں والے کی ہجرت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِیْ فَاَمَّا الْبَادِیْ فَيُجِيْبُ اِذَا دُعِیَ وَيُطِيْعُ اِذَا اُمِرَ وَاَمَّا
الْحَاضِرُ فَهُوَ اَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَاَعْظَمُهُمَا اَجْرًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
ہجرت کونسی بڑھ کر ہے آپنے فرمایا یہ کہ تو چھوڑ دے جو اللہ تعالی کے نزدیک برا ہے اور فرمایا ہجرت دو ہیں ایک ہجرت اوسکی جو
حاضر رہے (اوس مقام میں جہاں ہجرت کی ہے) دوسری ہجرت گانوں والے کی (جو اپنے گانوں میں ہے) مگر ضرورت کے وقت جب
بلایا جاوے تو چلا آوے اور جب کوئی حکم ہو تو اوسکو مانے حاضر پر بہت سختی ہے اور اوسی کو بڑھ کر ثواب ہے) تَفْسِيْرُ الْهِجْرَةِ
ہجرت کی معنی عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا
مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لِاَنَّهُمْ هَجَرُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ مِنَ الْاَنْصَارِ مُهَاجِرُوْنَ لِاَنَّ الْمَدِيْنَةَ كَانَتْ دَارَ شِرْكٍ فَجَاؤُا
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ ترجمہ جابر بن زید سے روایت ہے ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور ابو بکر اور عمر مہاجرین میں سے تھے کیونکہ اونہوں نے چھوڑ دیا تہا مشرکین کو اور بعضے انصار بھی مہاجرین میں سے تھے
کس لیے کہ مدینہ مشرکوں کا ملک تہا پھر وہ رسول اللہ صلعم پاس چلے آئے تھے لیلۃ العقبہ کو (جب آپنے بیعت لی ہے عقبہ کے پاس جو منا میں
ہے) اَلْحَثُّ عَلَی الْهِجْرَةِ ہجرت کی ترغیب عَنْ اَبِیْ فَاطِمَةَ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِیْ بِعَمَلٍ اَسْتَقِيْمُ عَلَيْهِ وَاَعْمَلُهُ
قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَاِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا ترجمہ ابو فاطمہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے
کوئی ایسا کام بتلائیے جسپر میں جما رہوں اور اوسکو کرتا رہوں آپنے فرمایا جا رہ ہجرت پر اسکی برابر کوئی کام نہیں ہے ذِكْرُ

الاختلاف فی انقطاع الهجرة ہجرت کی ختم ہوجانے مین اختلاف ف جب سے کہ فتح ہوا اوس کے بعد ہجرت مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین پھر ہجرت نہین رہی کیونکہ حدیث مین ہے نہین ہجرت بعد فتح ہوجانے مکے کے اور بعضے کہتے ہین کہ ہجرت دار الکفر سے دار الاسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور حدیث سے یہہ غرض ہے کہ مکے سے ہجرت ختم ہوگئی (زہر الربی) عن یعلی قال جئت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بابی یوم الفتح فقلت یا رسول الله بایع ابی علی الهجرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابایعه علی الجهاد وقد انقطعت الهجرة ترجمہ یعلی سے روایت ہے مین اپنے باپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا جسدن مکہ فتح ہوا اور مین نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ سے بیعت لیجیے ہجرت پر آپنے فرمایا مین اوس سے بیعت کرتا ہون جہاد پر کیونکہ ہجرت ختم ہوگئی عن صفوان ابن امیة قال قلت یا رسول الله انهم یقولون ان الجنة لا یدخلها الا مهاجر قال لا هجرة بعد فتح مکة ولکن جهاد ونیة فاذا استنفرتم فانفروا ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہین جنت مین نہین جاویگا مگر جسنے ہجرت کی ہو آپنے فرمایا جب سے مکہ فتح ہوا تو ہجرت نہین ہے لیکن جہاد باقی ہے اور نیک نیتی باقی ہے تو جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو ف اور جہاد بھی ایکطرح کی ہجرت ہے کیونکہ اوس مین گھر بار لڑکے بالے چھوڑنا پڑتا ہے پس جو کوئی جہاد کریگا وہ بھی جنت مین جاویگا عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الفتح لا هجرة ولکن جهاد ونیة فاذا استنفرتم فانفروا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہین ہے لیکن جہاد اور نیک نیت باقی ہے عن عمر بن الخطاب یقول لا هجرة بعد وفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہجرت نہین رہی عن عبد الله بن وقدان السعدی قال وفدنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم کلنا یطلب حاجة وکنت آخرهم دخولا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انی ترکت من خلفی وهم یزعمون ان الهجرة قد انقطعت قال لا تنقطع الهجرة ما قوتل الکفار ترجمہ عبد اللہ بن وقدان سعدی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہم مین سے ہر ایک کچھ مطلب کہتا تھا مین سب کے آخر مین آپ پاس گیا مین نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہین اب ہجرت نہین ہے آپ نے فرمایا ہجرت ختم نہوگی جبتک کافرون سے لڑائی رہیگی (کیونکہ جبتک کافر رہینگے تو دار الکفر بھی رہیگا اور جو دار الکفر سے دار الاسلام کو آوے اوسنے ہجرت کی) عن عبد الله السعدی قال وفدنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فدخل اصحابی فقضی حاجتهم وکنت آخرهم دخولا فقال حاجتك فقلت یا رسول الله متی تنقطع الهجرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تنقطع الهجرة ما قوتل الکفار ترجمہ عبد اللہ سعدی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے تو میرے ساتھی پہلے آپ پاس گئے اور اپنے مطلب کہے پھر مین سب سے اخیر مین گیا آپنے فرمایا تیرا کیا مطلب ہے مین نے کہا یا رسول اللہ ہجرت کب ختم ہوگی آپنے فرمایا ہجرت کبھی ختم نہین ہوگی جبتک کافرون سے لڑائی ہوگی البیعة فیما

فِيمَا أَحْبَبْتُ وَكَرِهْتُ بیعت کرنا ہر ایک حکم پر خواہ وہ پسند ہو یا ناپسند ہو عَنْ جَرِيرٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
أُبَايِعُكَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا أَحْبَبْتُ وَفِيمَا كَرِهْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَا جَرِيرُ
أَوَ تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ قُلْ فِيمَا اسْتَطَعْتُ فَبَايَعَنِي وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ترجمہ جریر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آیا اور میں نے کہا میں آپ سے بیعت کرتا ہوں سننے اور اطاعت کرنے پر ہر ایک حکم کے خواہ وہ مجھکو پسند ہو یا ناپسند
آپنے فرمایا اے جریر تو اسکی طاقت رکھتا ہے یوں کہہ کہ جہاں تک مجھسے ہو سکیگا پھر بیعت کر او بیعت کر اس بات پر کہ میں ہر ایک مسلمان کا
خیر خواہ رہونگا اَلْبَيْعَةُ عَلَى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ مشرک سے جدا ہونے پر بیعت کرنا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَعَلَى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ ترجمہ جریر سے روایت ہے میں نے
بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے پر اور زکوۃ دینے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر اور مشرک سے جدا ہونے
پر اگرچہ عزیز یا دوست ہو عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ جریر سے دوسری
روایت بھی ایسی ہی ہے عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبَايِعُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْسُطْ
يَدَكَ حَتَّى أُبَايِعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ فَأَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ
الزَّكَاةَ وَتُنَاصِحَ الْمُسْلِمِينَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ جریر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ
بیعت لے رہے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ ہاتھ بڑھائیے میں بھی آپ سے بیعت کروں اور آپ خوب جانتے ہیں تو شرط کر لیجیے جو آپ چاہیں
آپنے فرمایا میں تجھسے بیعت کرتا ہوں ان شرطوں پر کہ تو اللہ کو پوجیگا نماز پڑھیگا زکوۃ دیگا مسلمانوں کا خیر خواہ رہیگا مشرکوں
سے جدا ہو جاویگا عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ
عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ
أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا
فَعُوقِبَ فِيهِ فَهُوَ طَهُورُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَاكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ ترجمہ عبادہ بن
صامت سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کئی آدمیوں میں آپنے فرمایا میں تم سے بیعت کرتا ہوں اس بات
پر کہ تم اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کروگے چوری نہ کروگے زنا نہ کروگے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالوگے بہتان نہ اوٹھاؤگے ہاتھ
اور پاؤں کے بیچ سے میری نافرمانی نہ کروگے شرع کے کام میں پھر جو کوئی تم میں سے اپنی بیعت کو پورا کرے اسکا ثواب
اللہ پر ہے اور جو ان میں سے کوئی کام کر بیٹھے پھر دنیا میں اسکو سزا مل جاوے تو وہ پاک ہو گیا اور جو اللہ چھپا دے اوسکے قصور کو تو وہ
اللہ کی مرضی پر ہے چاہے اوسکو عذاب دے چاہے معاف کرے بَيْعَةُ النِّسَاءِ عورتوں سے بیعت کرنا عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ
قَالَتْ لَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أُبَايِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَةً أَسْعَدَتْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَأَذْهَبُ فَأُسْعِدُهَا ثُمَّ أَجِيئُكَ فَأُبَايِعُكَ قَالَ اذْهَبِي فَأَسْعِدِيهَا قَالَتْ فَذَهَبْتُ فَسَاعَدْتُهَا ثُمَّ

جئت فبايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے مین جب بیعت کرنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو مین نے کہا یا رسول اللہ جاہلیت کے زمانے مین ایک عورت نے میری مدد کی تہی نوحہ مین (یعنی میت پر رونے پیٹنے اور چلا کر اوسکے اوصاف بیان کرنے مین جیسے جاہلیت کا دستور تہا) اس لیے مجہے بہی (بدلا ادا کرنے کے لیے) اوسکی نوحہ مین شریک ہونا ہے مین جاتی ہون اور شریک ہوتی ہون پہر آپ سے آنکر بیعت کرتی ہون (کیونکہ بیعت کے بعد پہر گناہ کرنا اچہا نہین ہے) آپنے فرمایا جا اور شریک ہو ام عطیہ نے کہا مین گئی اور نوحہ مین اوسکی شریک ہوئی پہر لوٹ کر آئی اور آپ سے بیعت کی عن أم عطية قالت أخذ علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعة على أن لا ننوح ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ہم سے بیعت لی تہی اسبات کی کہ ہم نوحہ نہ کرینگی عن أميمة بنت رقيقة أنها قالت أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في نسوة من الأنصار نبايعه فقلنا يا رسول الله نبايعك على أن لا نشرك بالله شيئا ولا نسرق ولا نزني ولا نأتي ببهتان نفتريه بين أيدينا وأرجلنا ولا نعصيك في معروف قال فيما استطعتن وأطقتن قالت قلنا الله ورسوله أرحم بنا هلم نبايعك يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لا أصافح النساء إنما قولي لمائة امرأة كقولي لامرأة واحدة أو مثل قولي لامرأة واحدة ترجمہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور کئی انصاری عورتون کے ساتہ بیعت کرنیکو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہین اسبات پر کہ اللہ کے ساتہ کسیکو شریک نہ کرینگے اور چوری نہ کرینگے اور زنا نہ کرینگے اور بہتان نہ اوٹہا دینگے دونون ہاتہ اور پاؤن مین سے اور نافرمانی نہ کرینگے آپکی شرع کے کام مین آپ نے فرمایا یہہ بہی کہو کہ جہانتک ہم سے ہو سکیگا امیمہ نے کہا ہم نے کہا اللہ اور رسول کو ہم پر بہت رحم ہے کہ ہماری طاقت کے موافق ہم سے بیعت چاہتے ہین ہم نے کہا یا رسول اللہ بہلا آئیے ہم آپ سے ہاتہ ملاوین آپنے فرمایا مین عورتون سے ہاتہ نہین ملاتا میرا کہہ دینا ایک عورت سے ایسا ہے جیسے سو عورتون سے کہا بيعة من به عاهة کسی کو بیماری ہو تو اوس سے بیعت کیونکر کرے عن رجل من آل الشريد يقال له عمرو عن أبيه قال كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فأرسل إليه النبي صلى الله عليه وسلم ارجع فقد بايعتك ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو شرید کی اولاد مین سے تہا اور اوسکا نام عمرو تہا اوس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کی لوگون مین ایک شخص جذامی تہا آپنے اوس سے کہلا بہیجا جا مین نے تجہ سے بیعت کر لی (اور اوس سے ہاتہ نہ ملایا کیونکہ جذامی سے ہاتہ ملانے مین کراہت معلوم ہوتی ہے) بيعة الغلام نابالغ لڑکے سے کیونکر بیعت کرے عن الهرماس بن زياد قال مددت يدي إلى النبي صلى الله عليه وسلم وأنا غلام ليبايعني فلم يبايعني ترجمہ ہرماس بن زیاد سے روایت ہے مین نے اپنا ہاتہ بڑہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بیعت کرنیکو اور مین نابالغ لڑکا تہا آپ نے مجہ سے ہاتہ نہین ملایا بيعة المماليك غلامون سے بیعت کرنا عن جابر قال جاء عبد فبايع النبي صلى الله عليه وسلم على الهجرة

وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَا
شْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے ایک غلام آیا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اوسکا مالک اوسے لینے آیا آپ نے فرمایا اسکو میری
ہاتھ بیچڈال آپنے دو کالے غلام دیکر اوسکو خرید کیا بعد اوس کے کسی سے آپ بیعت نہ کرتے جبتک پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں
ہے **اِسْتِقَالَةُ** الْبَيْعَةِ بیعت توڑ ڈالنا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِيبَهَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک گنوار نے بیعت کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر پھر اوسکو بخار آیا مدینہ میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
میری بیعت توڑ دیجیے پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجیے آپ نے انکار کیا آخر وہ نکلکر چلا گیا تب آپنے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح
ہے میل کو نکال دیتا ہے اور صاف کندن کو رکھ لیتا ہے (یعنی بری آدمی کو مدینہ رہنے نہیں دیتا اور اچھے کو نکلنے نہیں دیتا)
الْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ ہجرت کی بعد پھر اپنے گانون مین جاکر رہنا **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى
الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا وَبَدَوْتَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبُدُوِّ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے وہ حجاج پاس گئے تو حجاج بولا اے اکوع کے
بیٹے تو مرتد ہو گیا (یعنی دین اسلام سے پھر گیا جب تو مدینہ کا رہنا چھوڑ دیا) اور کچھ کہا جسکا مطلب یہ تھا کہ تو جنگل مین رہتا ہے
سلمہ نے کہا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی جنگل مین رہنے کی **الْبَيْعَةُ** فِيمَا يَسْتَطِيعُ الْإِنْسَانُ
بیعت کرنا اپنی طاقت کے موافق **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ
ثُمَّ يَقُولُ فِيمَا اسْتَطَعْتَ وَقَالَ عَلِيٌّ فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم بیعت کرتے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر آپ فرما دیتے جہانتک تم کو طاقت ہے (یہ آپ کی کمال شفقت اور مہربانی تھی)
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا حِينَ نُبَايِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ
فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتَ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہر حکم کے سننے اور ماننے پر آپنے سکھلا دیا اتنا اور کہہ کہ جہانتک مجھکو طاقت ہے اور خیر خواہ رہونگا ہر مسلمان کا **عَنْ** أُمَيْمَةَ بِنْتِ
رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ ترجمہ امیمہ بنت
رقیقہ سے روایت ہے ہمنے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند عورتون کے ساتھ آپنے ہم سے فرمایا جہانتک تم سے ہو سکتا ہے اور تم کو طاقت ہے

ذكر ما على من بايع الامام واعطاه صفقة يده وثمرة قلبه جو شخص کسی امام کی بیعت کرلے اور اپنا ہاتھ
اوسکے ہاتھ میں دیدے اور دل سے اقرار کرلے تو اوسپر کیا لازم ہے عن عبد الرحمن بن عبد رب الكعبة قال انتهيت الى
عبد الله بن عمرو وهو جالس في ظل الكعبة والناس عليه مجتمعون قال فسمعته يقول بينا نحن مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم في سفر اذ نزلنا منزلا فمنا من يضرب خباءه ومنا من ينتضل ومنا من هو
في جشرة اذ نادى منادي النبي صلى الله عليه وسلم الصلوة جامعة فاجتمعنا فقام النبي صلى الله
عليه وسلم فخطبنا فقال انه لم يكن نبي قبلي الا كان حقا عليه ان يدل امته على ما يعلمه خيرا
لهم وينذرهم ما يعلمه شرا لهم وان امتكم هذه جعلت عافيتها في اولها وان آخرها سيصيبهم
بلاء وامور ينكرونها تجيء فتن فيدقق بعضها لبعض فتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه
مهلكتي ثم تنكشف ثم تجيء فيقول هذه مهلكتي ثم تنكشف فمن احب منكم ان يزحزح عن
النار ويدخل الجنة فلتدركه موتته وهو مؤمن بالله واليوم الآخر وليأت الى الناس ما يحب ان
يؤتى اليه ومن بايع اماما فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه ما استطاع فان جاء احد
ينازعه فاضربوا رقبة الآخر فدنوت منه فقلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا
قال نعم ترجمہ عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمرو پاس پہونچا دیکھا تو وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے
ہیں اور لوگ اون کے پاس جمع ہوئے ہیں میں بیٹھی اون سے سنا وہ کہتے تھے ایکبار ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے سفر میں تو
ایک منزل میں اترے کوئی اپنا خیمہ کھڑا کرتا تھا کوئی تیر چلاتا تھا کوئی جانوروں کو چراتا تھا اتنے میں رسول اللہ صلعم
کی منادی نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھا ہو ہم سب اکٹھا ہوئے آپ کھڑے ہو گئے اور ہمکو خطبہ سنایا فرمایا مجھ سے پہلے جتنے نبی
گذرے ہیں اوسپر یہ بات ضرور تھی کہ جس امر میں وہ اپنی امت کی بھلائی دیکھے اوسکو بتلا دے اور جس میں برائی دیکھے اوس سے
ڈراوے اور تمہاری یہ امت اوسکی بھلائی شروع میں ہے اور اوسکے آخر میں بلا ہے اور طرح طرح کی باتیں جو بری ہیں ایک
فساد ہوگا پھر وہ مٹنے نہ پاویگا کہ دوسرا اوٹھ کھڑا ہوگا جب ایک فساد ہوگا تو مومن کہیگا اب میں ہلاک ہوتا ہوں پھر وہ
مٹجاویگا سو تم میں سے جو چاہے جہنم سے بچنا اور جنت میں جانا وہ مرے اللہ پر اور قیامت پر یقین کر کے اور لوگوں سے
اوس طرح پیش آوے جیسے وہ چاہتا ہے کہ مجھ سے لوگ پیش آویں اور جو کوئی بیعت کرے کسی امام سے اور اپنا ہاتھ اوس کے ہاتھ
میں دیوے اور دل سے اوسکو سچا اقرار کرے تو پھر اوسکی اطاعت کرے جہاں تک ہو سکے اب اگر کوئی اور شخص اوٹھ کھڑا
ہو جو اس امام سے جھگڑا کرے تو اوسکی گردن مارو عبد الرحمن نے کہا میں نزدیک گیا عبد اللہ بن عمرو کے اور اون سے
پوچھا تم نے یہ رسول اللہ صلعم سے سنا ہے اونہوں نے کہا ہاں **الحض على طاعة الامام** امام کی اطاعت کا
حکم عن يحيى بن حصين قال سمعت جدتي تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا ترجمہ یحییٰ بن حصین سے روایت ہے میں نے اپنی دادی سے سنا وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حجۃ الوداع میں آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک حبشی غلام حاکم ہو لیکن اللہ کی کتاب کے موافق حکومت کرے تو تم اوسکا حکم سنو اور اطاعت کرو **اَلتَّرْغِيْبُ** فِیْ طَاعَةِ الْاِمَامِ امام کے اطاعت کرنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اطاعت کی میری اوسنے اطاعت کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری اوسنے نافرمانی کی اللہ کی اور جسنے اطاعت کی میرے حاکم کی اوسنے اطاعت کی میری اور جسنے نافرمانی کی میرے کیے ہوئے حاکم کی اوسنے نافرمانی کی میری **قَوْلُهٗ تَعَالٰی** وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ اس آیت میں یہ ہے اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور اولو الامر کی تو اولو الامر سے کیا مراد ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِیٍّ بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِيَّةٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور اولو الامر کی یہ آیت عبد اللہ بن حذافہ کے حق میں اوتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ایک ٹکڑی کا سردار بنا کر روانہ کیا **ف** مجتہدین کے حق میں کیونکہ جسوقت قرآن اوترتا تھا اوسوقت حضرات مجتہدین کا وجود نہ تھا اور مجتہدین کے زمانہ میں بھی تقلید کا رواج نہ تھا بلکہ چار سو برس بعد ہجرت کے یہ تقلید جو اس زمانے میں اب ہے یعنی سب باتوں میں ایک ہی مجتہد کی پیروی کرنا ایجاد ہوئی اولو الامر منکم سے مراد حکام اہل اسلام اور بادشاہ اسلام اور امام ہیں اونکی بھی اطاعت دین تک ضرور ہے جبتک وہ قرآن و حدیث کے خلاف نہ کہیں جیسے کہ اوپر کے حدیثوں میں گزرا پھر بھلا مجتہد کی اطاعت جو صرف ایک عالم ہے قرآن یا حدیث کے خلاف کیونکر جائز ہوگی **اَلتَّشْدِيْدُ** فِیْ عِصْيَانِ الْاِمَامِ امام کی نافرمانی کی برائی **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَنُبْهَتَهٗ اَجْرٌ كُلُّهٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح کی ہیں ایک تو وہ شخص جو خالص اللہ کے رضامندی کے لیے لڑے اور امام کی اطاعت کرے اور مال کو خدا کے راہ میں خرچ کرے اوسکا تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور دوسرے وہ شخص جو لڑے لوگوں کو دکھلانے اور نام پیدا کرنے کے لیے اور نافرمانی کرے امام کی اور فساد پھیلاوے ملک میں (یعنی خلاف شرع لوگوں پر ظلم کرے عورتوں بچوں کو مارے غریبوں کی مال ناحق لوٹے اونکو ستاوے) تو برابر بھی نہ لوٹے گا (یعنی نہ ثواب نہ عذاب بلکہ اوسکو عذاب ہوگا) **ذِكْرُ** مَا يَجِبُ لِلْاِمَامِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ امام کے لیے کیا باتیں ضرور ہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الامام جنة یقاتل من ورائه ویتقی به فان امر بتقوی اللہ وعدل فان له بذلك اجرا وان امر بغیره فان علیه وزرا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام مثل ڈھال کے ہے جسکی آڑ مین (یعنی اوسکی انتظام اور حمایت مین) لوگ لڑتے ہین اوسکے سبب سے بچتے ہین آفتون سے پھر اگر امام حکم کرے اللہ سے ڈرکر انصاف کیموافق تو اوسکو ثواب ہوگا اور جو اوسکے خلاف حکم کرے تو اوسی پر وبال ہوگا

النصیحة للامام امام سے خلوص کہنا (یعنی ظاہر اور باطن اوسکے شریک رہنا) **عن** تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انما الدین النصیحة قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابه ولرسوله ولائمة المسلمین وعامتهم ترجمہ تمیم داری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کیا ہے خلوص (یعنی سچائی) لوگون نے کہا کسکی ساتھہ یا رسول اللہ آپنے فرمایا اللہ کے ساتھہ (یہ اوسکی عبادت کرے سچے دلسے اوس سے ڈرے سچے دلسے نہ دکھلانیکو) اوسکی کتاب کے ساتھہ (یہ کہ اوسپر عمل کرے) اوسکے رسول کے ساتھ مسلمانون کے امام کی ساتھہ سب مسلمانون کے ساتھہ **عن** تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انما الدین النصیحة قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابه ولرسوله ولائمة المسلمین وعامتهم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ان الدین النصیحة ان الدین النصیحة ان الدین النصیحة قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابه ولرسوله ولائمة المسلمین ولعامتهم ترجمہ ابوہریرہ سے ایسی ہی روایت ہے مگر اس مین تین بار آپنے فرمایا دین کیا ہے خلوص **عن** ابی رقیة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال الدین النصیحة قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابه ولرسوله ولائمة المسلمین ولعامتهم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

بطانة الامام امام کی خصلت کا بیان **ف** بطانہ کی معنی اصل مین یہان وہ قوت ہے جو انسان مین رکھی گئی ہے ہر ایک انسان مین دو قوتین ہین ایک وہ جو نیکی کیطرف لیجاتی ہے برائی سے روکتی ہے دوسرے وہ جو برائی کیطرف لیجاتی ہے اور بعضون نے کہا مراد بطانہ سے فرشتہ اور شیطان ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما من وال الا وله بطانتان بطانة تامره بالمعروف وتنهاه عن المنکر وبطانة لا تالوه خبالا فمن وقی شرها فقد وقی وهو من التی تغلب علیه منهما ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حاکم نہین ہے مگر اوس مین دو بطانے ہین (یعنی دو قوتین ہین) ایک تو وہ قوت جو نیک بات کا حکم کرتی ہے اور بری بات سے منع کرتی ہے دوسری وہ قوت جو کمی نہین کرتی بگاڑنے مین (یعنی برے کام کرانے مین) پھر جو کوئی اوسکی شر سے بچا وہ بچ گیا اور یہی قوت اگر غالب ہوجاتی ہے (یعنی بری کامون کیطرف بلانیوالی

عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف من خلیفة الا کانت له بطانتان بطانة تامره بالخیر وبطانة تامره بالشر وتحضه علیه والمعصوم من

عصم اللہ عز وجل ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کسی نبی کو نہین بھیجا نہ کسی خلیفہ (یعنی حاکم کو) مگر اوسمین دو قوتین رکھین ایک وہ جو نیکی کیطرف بلاتی ہے اور دوسری وہ جو برائی کیطرف بلاتی ہے اور اوسکی رغبت دیتی ہے پھر بچتا وہ ہے جسکو اللہ بچاوے **ف** پیغمبرون مین بھی یہہ قوت ہوتی ہے جو برائی کیطرف بلاتی ہے مگر خدا اونکی قوت کو مغلوب کردیتا ہے اور وہ نیک قوت کی تابع رہتی ہین جیسی دوسری حدیث مین ہے کہ ہر شخص کیواسطے ایک شیطان ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپکے لیے بھی آپنے فرمایا ہان مگر اللہ نے اوسکو میرا تابعدار کردیا ہے

عن ابی ایوب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بعث من نبی ولا کان بعده من خلیفة الا وله بطانتان بطانة تامره بالمعروف وتنهاه عن المنكر وبطانة لا تالوه خبالا فمن وقي بطانة السوء فقد وقي ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے اونہون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دنیا مین کوئی پیغمبر نہین بھیجا گیا نہ کوئی خلیفہ اوسکا ایسا ہوا جسمین دو خصلتین نہون ایک تو وہ جو اچھی بات کا حکم کرتی ہے بری بات سے منع کرتی ہے دوسری جو بگاڑنے مین کوتاہی نہین کرتی پھر جو کوئی بری خصلت کے شر سے بچا وہ بالکل بچ گیا

وزیر الامام

وزیر کیسا ہونا چاہیے

عن القاسم بن محمد قال سمعت عمتي تقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولي منكم عملا فاراد الله به خيرا جعل له وزيرا صالحا ان نسي ذكره وان ذكر اعانه ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے انہون نے سنا اپنی پھوپھی یعنی حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے حاکم ہو پھر خدا اوسکی بھلائی چاہے تو اوسکو نیک وزیر دیگا (یعنی عقلمند نیک طینت منصف) اگر حاکم کوئی بات بھولجاویگا تو وہ اوسکو یاد دلاویگا اور جو یاد رکھیگا تو اوسکی مدد کریگا (غرض کہ جس بادشاہ کے وزیر عاقل اور ذی علم ہوتے ہین اوسکی حکومت بھی قائم رہتی ہے اور ترقی ہوتی ہے اور جس بادشاہ کی وزیر اور مصاحب جاہل اور بیوقوف ہوتی ہین اوسکی حکومت بہت جلد مٹجاتی ہے

جزاء من امر بمعصية فاطاع

اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کرنیکا اور وہ گناہ کرے تو اوسکی سزا

عن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث جيشا وامر عليهم رجلا فاوقد نارا فقال ادخلوها فاراد ناس ان يدخلوها وقال الآخرون انما فررنا منها فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال للذين ارادوا ان يدخلوها لو دخلتموها لم تزالوا فيها الى يوم القيامة وقال للآخرين خيرا وقال ابو موسى في حديثه قولا حسنا وقال لا طاعة في معصية الله انما الطاعة في المعروف ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ایک شخص کو سردار کیا (عبد اللہ بن حذافہ کو) اونہون نے آگ سلگائی اور حکم کیا لوگون کو اوسکے اندر گھسجانے کا (امتحان کیواسطے کہ یہ میری طاعت کرتے ہین یا نہین) تو بعضون نے قصد کیا اوس مین گھسنے کا اور بعضے بھاگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے پھر آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا اون لوگون سے جو گھسنا چاہتے تھے کہ اگر تم گھسجاتے تو قیامت تک اوسی مین رہتے (یعنی آگ کے عذاب مین) اور جو نہین گھسے اونکو اچھا کہا اور فرمایا اللہ کی نافرمانی

واسطے کسی کی اطاعت نہیں چاہیے اطاعت نیک کام مین کرنا چاہیے **ف** پھر اگر کوئی بادشاہ یا حاکم خلاف شرع
امر کا حکم دیوے تو پہلے اوسکو سمجھانا چاہیے اگر وہ باز آگیا تو بہتر نہیں تو سب مسلمان ملکر ایسی بادشاہ یا حاکم کو سلطنت
اور حکومت سے معزول کرین اور دوسری شخص کو حاکم یا بادشاہ بناوین جو شرع پر چلے کیسلیے کہ مسلمانون کی قوم مین اصل
بادشاہت اور حکومت اسد اور اوسکی رسول کی ہے اور جو قاعدی اسد اور رسول نے قرار دیے ہین اوسپر سب کو چلنا
ضرور ہے بادشاہ ہو یا وزیر حاکم ہو یا امام سب ان قاعدون کے محکوم ہین **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم على المرء المسلم السمع والطاعة فيما احب وكره الا ان يؤمر بمعصية فاذا امر بمعصية
فلا سمع ولا طاعة ترجمہ عبداسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر بادشاہ یا حاکم
کے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے خواہ اوسکو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب گناہ کا حکم ہو تو نہ سنے نہ اطاعت کرے ذکر
الوعيد لمن كان اميرا على الظلم جو شخص کسے حاکم کی مدد کرے ظلم کرنے مین **عن** كعب بن عجرة قال خرج علينا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن تسعة فقال انه ستكون بعدي امراء من صدقهم بكذبهم
واعانهم على ظلمهم فليس مني ولست منه وليس بوارد على الحوض ومن لم يصدقهم بكذبهم
ولم يعنهم على ظلمهم فهو مني وانا منه وهو وارد على الحوض ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم نو آدمی تھے تو آپنے فرمایا دیکھو میری بعد حاکم ہونگے جو کوئی اون کی جھوٹی
بات کو سچ کہے (خوشامد سے اور حق کو ناحق کہے) اور ظلم کرنے مین انکی مدد کرے وہ مجھسے کچھ علاقہ نہیں رکھتا نہ مین اوس سے
کچھ غرض رکھتا ہون وہ قیامت کے روز میری حوض پر بھی نہ آویگا اور جو کوئی اون کے جھوٹھ کو سچ نہ کہے (بلکہ جھوٹھ کہے
یا خاموش ہو رہے) اور ظلم کرنے مین اونکی مدد نہ کرے تو وہ میرا ہے اور مین اوسکا ہون اور وہ میری حوض پر آویگا **من** لم يعن
اميرا على الظلم جو شخص حاکم کی مدد نہ کرے ظلم کرنے مین اوسکا ثواب **عن** كعب بن عجرة قال خرج الينا رسول الله صلى
الله عليه وسلم ونحن تسعة خمسة واربعة احد العددين من العرب والآخر من العجم فقال اسمعوا هل
سمعتم انه ستكون بعدي امراء من دخل عليهم فصدقهم بكذبهم واعانهم على ظلمهم فليس مني ولست
منه وليس يرد على الحوض ومن لم يدخل عليهم ولم يصدقهم بكذبهم ولم يعنهم على ظلمهم فهو مني
وانا منه وسيرد على الحوض ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم ہمارے سامنے نکلے اور ہم
نو آدمی تھے پانچ ایک قسم کے اور چار ایک قسم کے یعنی عرب اور عجم (یعنی سوا عرب کے اور ملک کے رہنیوالے اب معلوم نہیں کہ پانچ کون
سے تھے اور چار کونسے تھے) آپنے فرمایا سنو سنا تم نے میری بعد حاکم ہونگے جو کوئی اون کے پاس جاوے پھر اونکے جھوٹھ کو سچ کہے
اور ظلم پر اون کی مدد کرے وہ میرا نہیں مین اوسکا نہیں وہ میری حوض پر آویگا اور جو اون کے پاس نہ جاوے نہ اونکے
جھوٹھ کو سچ کہے نہ ظلم پر اون کی مدد کرے وہ میرا ہے مین اوسکا ہون وہ میری حوض پر آویگا **فضل** من تكلم بالحق

عند امام جائر جو کوئی ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہے اسکی فضیلت عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ اپنا پاؤں رکاب میں رکھ چکے تھے کونسا جہاد افضل ہے آپ نے فرمایا حق بات کہنا ظالم حاکم کے سامنے (یہ جہاد سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ جہاد میں موت کا یقین نہیں اور اسمیں یقین ہے موت کا)

ثواب مَنْ وَفَى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ جو شخص اپنی بیعت کو پورا کرے اسکا ثواب عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُونِي عَلَى اَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلاَ تَسْرِقُوا وَلاَ تَزْنُوا وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ایک مجلس میں آپ نے فرمایا بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اخیر تک (جو اوپر گذر چکی) پھر جو کوئی تم میں سے پورا کرے اپنی بیعت کو اسکا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان کاموں سے کچھ کر بیٹھے پھر اللہ اسکو ڈھانپ دے تو اللہ اسکو عذاب دیوے چاہے بخشدیوے

مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْاِمَارَةِ حکومت کی خواہش بری ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حرص کرتے ہو حکومت کی حالانکہ انجام اسکا ندامت اور حسرت ہے کیونکہ حکومت ملتی وقت اچھا معلوم ہوتا ہے اور جاتی وقت رنج ہوتا ہے (جس لذت کا انجام رنج ہو تو اسکی خواہش کرنا عقلمندی کے خلاف ہے)

آخِرُ كِتَابِ الْبَيْعَةِ بیعت کی کتاب تمام ہوئی

كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کی کتاب **ف** عقیقہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو بچے کے سر پر ہوتے ہیں جب پیدا ہوتا ہے پھر اس جانور کو کہنے لگے جو ساتویں دن پیدائش کے کاٹا جاتا ہے کیونکہ وہ ان بالوں کے مونڈتے وقت کاٹا جاتا ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لاَ يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعُقُوقَ وَكَاَنَّهُ كَرِهَ الْاِسْمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَسْاَلُكَ عَنْ اَحَدِنَا يُولَدُ لَهُ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَنْسُكْ عَنْهُ عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ دَاوُدُ سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ عَنِ الْمُكَافَاَتَانِ قَالَ الشَّاتَانِ الْمُشْتَبِهَتَانِ تُذْبَحَانِ جَمِيعًا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کو آپ نے فرمایا اللہ عقوق کو پسند نہیں کرتا (عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے عقوق کہتے ہیں ماں باپ کی نافرمانی کو) گویا آپ نے اس نام کو برا جانا وہ بولا یا رسول اللہ ہم آپ سے پوچھتے ہیں اس عقیقہ کو جو بچے کی طرف سے کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص چاہے قربانی کرنا اپنے بچے کی طرف سے تو کرے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں برابر والی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری داؤد نے کہا میں نے زید بن اسلم سے پوچھا برابر والی سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا ملتی جلتی صورت میں وغیرہ

ساتھ ہی کہ آتی جاوین یعنی سنون ہے کہا یہ ہیرین سیرین نے) عن علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عق
عن الحسن والحسين ترجمہ ہے کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا امام حسن و امام حسین علیہما السلام
کیطرفسے) العقيقة عن الغلام لڑکے کیطرفسے عقیقہ کرنا عن سلمان بن عامر الضبي أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال في الغلام عقيقة فأهريقوا عنه دما وأميطوا عنه الأذى ترجمہ سلمان بن عامر ضبی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے تو قربانی کرو اوسکیطرفسے اور دور کرو اوس سے
بالوں کو عن أم كرز أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الغلام شاتان مكافئتان وفي الجارية شاة
ترجمہ ام کرز سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کے عقیقے کے لیے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے
لیے ایک بکری العقيقة عن الجارية لڑکی کیطرفسے عقیقہ کرنا عن أم كرز أن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا كم يعق عن الجارية
لڑکی کیطرفسے کتنی بکریاں چاہییں عن أم كرز قالت أتيت النبي صلى الله عليه وسلم بالحديبية أسأله عن
لحوم الهدي فسمعته يقول على الغلام شاتان وعلى الجارية شاة لا يضركم ذكرانا كن أو إناثا ترجمہ
ام کرز سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی حدیبیہ میں ہدی کے گوشت پوچھنے کو میں نے سنا آپ فرماتے تھے
لڑکے پر دو بکریاں ہیں (یعنی عقیقہ کی) اور لڑکی پر ایک بکری نر ہوں یا مادہ کچھ قباحت نہیں عن أم كرز أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة لا يضركم ذكرانا كن أو إناثا ترجمہ وہی جو
اوپر گزرا عن ابن عباس قال عق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسن والحسين بكبشين ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا امام حسن اور حسین کا دو دو دنبے یعنی متى يعق عقیقہ کس
دن کرنا چاہیے عن سمرة بن جندب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل غلام رهين بعقيقته يذبح
عنه يوم سابعه ويحلق رأسه ويسمى ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر لڑکا گروی اپنے عقیقے کے بدلے (یعنی گروی چیز کا چھڑانا ضرور ہے اسیطرح لڑکے کو بھی عقیقہ کر کے چھڑانا چاہیے خطابی
نے کہا اس حدیث میں لوگوں نے بہت گفتگو کی ہے اور سب سے بہتر امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ یہ شفاعت کے باب میں ہے یعنی
اگر کوئی اپنے بچے کا عقیقہ نہ کرے اور وہ بچپنے میں مر جاوے تو اپنے ماں باپ کی شفاعت نہ کریگا انتہی کلام الطیبی) قربانی کیجاوے
اوسکیطرفسے ساتویں دن اور سر مونڈا جاوے اور نام رکھا جاوے) عن حبيب بن الشهيد قال لي محمد بن سيرين
سل الحسن ممن سمع حديثه في العقيقة فسألته عن ذلك فقال سمعته من سمرة ترجمہ حبیب بن شہید نے کہا مجھ
سے ابن سیرین نے کہا تم حسن سے پوچھو عقیقے کی حدیث اونہوں نے کس سے سنی ہے پوچھا اونہوں نے کہا میں نے سمرہ سے سنی ہے (تو معلوم
ہوا کہ حسن نے سمرہ کو دیکھا ہے اور اون سے سنا ہے) كتاب الفرع والعتيرة کتاب فرع اور عتیرہ کی ف

فرع اور عتیرہ کو کہتے ہیں جو پہلے پہل اونٹنی جنے جاہلیت کے زمانہ میں اسکو بتون کے لیے کاٹتے اور بعضون نے کہا جب کسی کے سو اونٹ پوری ہو جاتی تو وہ ایک اونٹ اپنے بت کے لیے کاٹتا اسکو فرع کہتے اور عتیرہ وہ بکری جو رجب کے مہینے میں کاٹتے بتون کے لیے ابتدائے اسلام میں مسلمان بھی فرع اور عتیرہ کرتے مگر خدا کے لیے پھر ممانعت ہوئی تاکہ جاہلیت کی مشابہت نہو) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرع اور عتیرہ کچھ نہیں ہے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَحَدُهُمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ وَقَالَ الْآخَرُ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا فرع اور عتیرہ سے عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ وُقُوفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحَاةً وَعَتِيرَةً قَالَ مُعَاذٌ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَعْتِرُ أَبْصَرَتْهُ عَيْنِي فِي رَجَبٍ ترجمہ مخنف بن سلیم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفات میں آپ نے فرمایا اے لوگو ہر ایک گھر والون پر سال میں ایک قربانی ہے (دسوین ذی الحجہ کو) اور ایک عتیرہ ہے (یعنی رجب میں ایک بکری) معاذ نے کہا ابن عون عتیرہ کرتے تھے رجب میں میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے عَنْ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفَرَعُ قَالَ حَقٌّ فَإِنْ تَرَكْتَهُ حَتَّى يَكُونَ بَكْرًا فَتَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ تُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْصَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ فَتُكْفِئَ إِنَاءَكَ وَتُولِهُ نَاقَتَكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْعَتِيرَةُ قَالَ الْعَتِيرَةُ حَقٌّ ترجمہ شعیب بن محمد اور زید بن اسلم سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ فرع کیا ہے آپنے فرمایا حق ہے (اگر خدا کے لیے کیجاوے) پھر اگر تو فرع کے جانور کو چھوڑ دے یہانتک کہ وہ جوان ہو جاوے اور تو خدا کی راہ میں اسکو دیوے (یعنی جہاد میں) یا مسکین بیوہ کو تو بہتر ہے اسکے کاٹنے سے کیونکہ اسکے کاٹنے سے ان کا گوشت پوست سے لگ جاویگا (یعنی دبلی ہو جاویگی) پھر تو اوندھا کر رکھدیگا دودھ کے برتن کو (اسلیے کہ دودھ دینا موقوف ہو جاویگا) اور ماں دیوانی ہو جاویگی (رنج سے) لوگون نے کہا یا رسول اللہ عتیرہ کیا ہے آپنے فرمایا وہ بھی حق ہے عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ فَأَتَيْتُهُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ أَرْجُو أَنْ يَخُصَّنِي دُونَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ بِيَدِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَتَائِرُ وَالْفَرَائِعُ قَالَ مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ وَمَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ فِي الْغَنَمِ أُضْحِيَّتُهَا وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ إِلَّا وَاحِدَةً ترجمہ حارث بن عمرو سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجۃ الوداع میں آپ اونٹنی پر سوار تھے جو عضبا تھی (یعنی کان چری ہوئی یا چھوٹے ہاتھ والی) میں ایک طرف سے گیا اور کہا یا رسول اللہ قربان ہون آپ پر ماں باپ میرے میرے لیے دعا کیجیے مغفرت کی آپنے فرمایا اللہ تم سب کو بخشے پھر میں دوسری طرف سے گیا اس خیال سے کہ شاید آپ خاص میرے لیے دعا کرین میں نے کہا یا رسول اللہ میرے لیے دعا کیجیے آپنے دونون ہاتھون سے اشارہ کیا اور فرمایا خدا تم سب کو بخشے پھر ایک شخص بولا یا رسول اللہ عتیرہ اور فرع میں آپ کیا فرماتے

ہین انہون نے فرمایا جیسا ہی حاجی ہے ویسا ہی ہو مگر بے بکھیرون مین صرف قربانی رہ دین ذی الحجہ کو ضرور ہی ہو اور سب اپنے عملیات بند کرین مین سوا ایک اوسی عمل کے عن جدہ الحارث بن عمرو انہ لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع

فقلت بابی انت یا رسول اللہ استغفر لی فقال غفر اللہ لکم وھو علی ناقتہ العضباء

ثم استدرت من الشق الاخر وساق الحدیث ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

تفسیر العتیرۃ عتیرہ کا بیان

عن نبیشۃ قال ذکر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا نعتر فی الجاھلیۃ قال اذبحوا للہ عز وجل فی ای شھر ما کان وبروا اللہ عز وجل واطعموا ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانہ مین عتیرہ کرتے تھے آپنے فرمایا جس مہینے مین چاہو ذبح کرو اللہ کے لیے اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کھلاؤ مسکینون کو اللہ کے لیے عن نبیشۃ قال نادی رجل وھو بمنی فقال یا رسول اللہ انا کنا نعتر عتیرۃ فی الجاھلیۃ فی رجب فما تامرنا یا رسول اللہ فقال اذبحوا فی ای شھر ما کان وبروا اللہ عز وجل واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا قال فی کل سائمۃ فرع تغذوہ ماشیتک حتی اذا استحمل ذبحتہ وتصدقت بلحمہ ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص نے آواز دی منا مین کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانہ مین عتیرہ کرتے تھے رجب مین پھر آپ کیا حکم کرتے ہین ہمکو آپنے فرمایا ذبح کرو جس مہینے مین چاہو اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کھانا کھلاؤ وہ بولا ہم فرع کیا کرتے تھے اب آپ کیا حکم دیتے ہین ہمکو آپنے فرمایا ہر چرنے والے جانورون مین فرع ہے لیکن تو اوسکو کھلانے دے اوسکی ماں کو یعنی دودھ پلانے اور چرنے دے اوسکی ماں کے ساتھ جب بڑا ہو جاوے لادنے کے موافق تو ذبح کر اور اوسکا گوشت بانٹ دے عن نبیشۃ رجل من ھذیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی کنت نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث کیما تسعکم فقد جاء اللہ عز وجل بالخیر فکلوا وتصدقوا وادخروا وان ھذہ الایام ایام اکل وشرب وذکر اللہ عز وجل فقال رجل انا کنا نعتر عتیرۃ فی الجاھلیۃ فی رجب فما تامرنا قال اذبحوا للہ عز وجل فی ای شھر ما کان وبروا اللہ عز وجل واطعموا فقال رجل یا رسول اللہ انا کنا نفرع فرعا فی الجاھلیۃ فما تامرنا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کل سائمۃ من الغنم فرع تغذوہ غنمک حتی اذا استحمل ذبحتہ وتصدقت بلحمہ علی ابن السبیل فان ذلک ھو خیر ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص تھا ہذیل مین سے (ہذیل ایک قبیلہ کا نام ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت رکھنے تین دن سے زیادہ اس لیے کہ تم کو پورا ہو (یعنی اوس وقت لوگ محتاج تھے تو مینے منع کر دیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو بلکہ کھا لو یا خیرات کر دو تاکہ سب محتاجون کو ملے اور کوئی بھوکا نہ رہے) لیکن اب اللہ تعالی نے مالدار کر دیا (لوگون کو) تو کھاؤ اور خیرات دو اور رکھ چھوڑو اور یہ دن (یعنی ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ) کھانے اور پینے اور اللہ کو یاد کرنے کے ہین ایک شخص بولا ہم جاہلیت کے زمانے مین عتیرہ کیا کرتے رجب مین اب آپ کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا ذبح کرو اللہ کے لیے جس مہینے مین چاہو اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کھانا کھلاؤ مسکینون کو

ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانے میں عتیرہ کیا کرتے تھے اب آپ کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا بکریوں میں فرع ہے
لیکن کھلاتی رہو اسکو ان کو جب تیار ہو جاوے تو کاٹ اور خیرات دے گوشت مسافر کو یہ بہتر ہے **تفسیر الفرع** فرع کا
بیان **عن** نبیشة قال نادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال انا کنا نعتر عتیرة یعنی فی الجاهلیة
فی رجب فما تامرنا قال اذبحوها فی ای شهر کان وبروا اللہ عز وجل واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا فی
الجاهلیة قال فی کل سائمة فرع حتی اذا استحمل ذبحته وتصدقت بلحمه فان ذلک هو خیر ترجمہ نبیشہ سے
روایت ہے وہی جو اوپر گزری **عن** نبیشة الهذلی قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا نعتر عتیرة فی الجاهلیة فما تامرنا
قال اذبحوا للہ عز وجل فی ای شهر ما کان وبروا للہ عز وجل واطعموا ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ ہم عتیرہ کیا کرتے تھے جاہلیت میں اب آپ کیا حکم کرتے ہیں ہمکو آپ نے فرمایا ذبح کرو اللہ کے لیے جس مہینے میں ہو سکے اور نیکی کرو
اسکے لیے اور کھلاؤ **عن** ابی رزین لقیط بن عامر العقیلی قال قلت یا رسول اللہ انا کنا نذبح ذبائح فی
الجاهلیة فی رجب فناکل ونطعم من جاءنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باس به قال وکیع بن
عدس فلا ادعه ترجمہ ابو رزین سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانے میں جانور ذبح کرتے تھے رجب میں پھر ہم کھاتے
تھے جو آتا تھا اسکو کھلاتے تھے آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں وکیع نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے میں اسکو نہیں چھوڑتا یعنی رجب کے
قربانی کو **جلود** المیتة مردار کی کھال کا بیان **عن** میمونة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی شاة میتة ملقاة
فقال لمن هذه فقالوا لمیمونة فقال ما علیها لو انتفعت باهابها قالوا انها میتة فقال انما حرم اللہ اکلها
ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی جو پڑی تھی آپ نے فرمایا یہ کسکی ہے لوگوں نے کہا
میمونہ کی آپ نے فرمایا اوسپر کچھ گناہ نہ تھا کاش وہ اسکی کھال سے فایدہ اوٹھاتی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مردار ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے صرف
مردار کا کھانا حرام کیا ہے نہ اوسکی کھال بال سینگوں سے فایدہ اوٹھانا **عن** ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بشاة میتة کان اعطاها مولاة لمیمونة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال هلا انتفعتم بجلدها قالوا یا
رسول اللہ انها میتة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما حرم اکلها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک مری ہوئی بکری پر جو آپ نے دی تھی میمونہ کی آزاد کی ہوئی لونڈی کو آپ نے فرمایا تم نے کیوں نہیں فایدہ اٹھایا
اسکی کھال سے لوگوں نے کہا یا رسول وہ مردار ہو گئی آپ نے فرمایا فقط مردار کا کھانا حرام ہے **عن** ابن عباس قال ابصر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شاة میتة لمولاة لمیمونة وکانت من الصدقة فقال لو نزعوا جلدها فانتفعوا به
قالوا انها میتة قال انما حرم اکلها ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ بکری صدقے کی تھی آپ نے فرمایا کاش کہ
کھال اتار لیتے اسے فایدہ ہوتا **عن** میمونة ان شاة ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا دبغتم اهابها
فاستمتعتم به ترجمہ میمونہ سے روایت ہے ایک بکری مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسکی کھال پر دباغت کیوں

نہیں کھے اور فائدہ حاصل نہیں اوٹھایا **عن** ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ لمیمونۃ میتۃ فقال الا اخذتم
اھابھا فدبغتم فانتفعتم بہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزری ایک مردار بکری پر ام المومنین میمونہ
کی تھی آپنے فرمایا تمنے اسکی کھال کیون نہ لی دباغت کرکے کام مین لاتے **عن** ابن عباس مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شاۃ
میتۃ فقال الا انتفعتم باھابھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی گزری ہی ہوئی بکری پر آپنے فرمایا تمنے اسکی کھال سے فائدہ
کیون نہیں لیا **عن** سودۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ماتت شاۃ لنا فدبغنا مسکھا فما زلنا ننبذ
فیھا حتی صارت شنا ترجمہ ام المومنین سودہ سے روایت ہی ہماری ایک بکری مر گئی تو ہم نے اسکی کھال کو دباغت کیا پھر ہمیشہ اوس مین
نبیذ بناتی تھی یہانتک کہ وہ پرانی مشک ہو گئی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما اھاب دبغ
فقد طھر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کھال پر دباغت کیجاوے وہ پاک ہو گئی **عن**
ابن وعلۃ انہ سال ابن عباس فقال انا نغزو ھذا المغرب ولھم اھل وثن ولھم قرب یکون فیھا اللبن والماء
فقال ابن عباس الدباغ طھور قال ابن وعلۃ عن رایک او شیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن وعلہ نے ابن عباس سے پوچھا کہ ہم جہاد کو جاتی ہین مغرب کے ملک مین اور
وہان کے لوگ بت پرست ہین اونکی مشکین ہوتی ہین پانی کی اور دودہ کی تو اوس پانی یا دودہ کا استعمال درست ہی یا نہین
اونہون نے کہا جس چمڑی پر دباغت ہو وہی وہ پاک ہے مین نے کہا یہ تم اپنی عقل سے کہتے ہو یا رسول اللہ صلعم سے سنا ہی اونہون
نے کہا نہین رسول اللہ صلعم سے سنا ہی اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ مشرکون سے پانی یا دودہ یا اور پتلی چیزین لینا درست مین
بشرطیکہ اون مین کوئی نجاست نہ ہو **عن** سلمۃ بن المحبق ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک دعا بماء
من عند امراۃ قالت ما عندی الا فی قربۃ لی میتۃ قال الیس قد دبغتھا قالت بلی قال فان دباغھا ذکاتھا
ترجمہ سلمہ بن محبق سے روایت ہی تبوک کی لڑائی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا ایک عورت کے پاس سے وہ بولی میرے
پاس تو مردہ جانور کی مشک مین ہی آپنے فرمایا تونے دباغت کی تھی وہ بولی ہان آپنے فرمایا تو پھر دباغت سے پاک ہو گئی **عن**
عائشۃ قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جلود المیتۃ فقال دباغھا طھورھا ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا مردار کی کھال کو آپنے فرمایا دباغت کرنے سے پاک ہو جاتی ہی **عن** عائشۃ
قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جلود المیتۃ فقال دباغھا ذکاتھا **عن** عائشۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکاۃ المیتۃ دباغھا **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکاۃ
المیتۃ دباغھا ترجمہ ان سب روایتون کا یہہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کی پاکی اوسکو دباغت کرنا ہی **ما یدبغ بہ جلود
المیتۃ** مردار کی کھال کس چیز سے دباغت کیجاوے **عن** میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رجال من قریش یجرون شاۃ لھم مثل الحمار فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو

لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ ترجمہ ام المومنین میمونہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریش کے کچھ لوگ نکلے ایک بکری کو گدھے کی طرح کھینچتے ہوئے آپ نے فرمایا کاش تم اسکی کھال
نکال لیتے انہوں نے کہا یہ مردار ہے آپ نے فرمایا پاک کر دیتا ہے اوسکو پانی اور قرظ (جو ایک گھانس ہے) یا جہاں جس سے چمڑا صاف کرتی ہیں
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ
الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ ترجمہ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لکھا تھا وہ ہمیں پڑھکر سنایا گیا
میں جوان لڑکا تھا مت نفع اٹھاؤ مُردے کی کھال یا پٹھے سے یعنی دباغت سے پہلے تاکہ موافق ہو اون حدیثوں کے جو اوپر گذریں عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ ترجمہ
عبد اللہ بن عکیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو لکھا مت فائدہ اٹھاؤ مُردے کی کھال یا پٹھے سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ
قَالَ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جُهَيْنَةَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ ترجمہ عبد اللہ
بن عکیم نے کہا رسول اللہ صلعم نے جہینہ کے لوگوں کو لکھا مت فائدہ اٹھاؤ مُردے کی کھال یا پٹھے سے امام نسائی نے کہا مردار کی کھال
میں جب اوسپر دباغت ہو جاوے سب حدیثوں سے زیادہ تر صحیح زہری کی روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اونہوں نے ابن عباس سے انہوں نے
میمونہ سے جو سب سے پہلے گذری اور اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے جمہور
علما کا لیکن بعض اہل حدیث کے نزدیک پاک نہیں ہوتی عبد اللہ بن عکیم کے روایت کے موافق مگر عبد اللہ بن عکیم کے روایت
ضعیف ہے اوسکی سند اور متن دونوں میں اضطراب ہے اور اوسکی صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے اَلرُّخْصَةُ فِي
الْاِسْتِمْتَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ مردار کی کھال پر جب دباغت ہو جاوے تو اوس سے فائدہ اٹھانیکی اجازت عَنْ
عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانیکا جب اوسپر دباغت ہو جاوے اَلنَّهْيُ
عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ السِّبَاعِ درندوں کے کھالوں سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا درندوں کی کھالوں سے ف یعنی اون کے پہننے اور بچھانے سے عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ وَمَيَاثِرِ النُّمُوْرِ ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے اور چیتوں کی کھالوں کے چار جاموں سے عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ عَلٰى
مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبُوْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ
وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ خالد سے روایت ہے مقدام بن معدیکرب معاویہ کے پاس گئے اور کہا میں قسم دیتا ہوں تمکو اللہ
کی تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے درندوں کے کھالیں پہننے سے اور اوپر سواری کرنے سے انہوں نے کہا ہاں

النهي عن الانتفاع بشحوم الميتة مردار کی چربی سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت عن جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلى
الله عليه وسلم عام الفتح وهو بمكة يقول ان الله عز وجل حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام فقيل يا
رسول الله ارأيت شحوم الميتة فانه يطلى بها السفن ويدهن بها الجلود ويستصبح بها الناس فقال لا هو
حرام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك قاتل الله اليهود ان الله عز وجل لما حرم عليهم الشحوم
جملوه ثم باعوه فاكلوا ثمنه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے سنا جس سال
مکہ فتح ہوا اور آپ مکے میں تھے فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے حرام کیا ہے شراب اور مردار اور سؤر اور بتوں کے بیچنے کو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
مردار کی چربی تو کام میں آتی ہے کشتیوں پر لگاتے ہیں کھالوں پر ملتے ہیں اس کو روشنی کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر فرمایا
تباہ کرے اللہ یہودیوں کو جب اللہ نے چربی ان پر حرام کی تو اس کو گلایا پھر بیچا اور اس کی قیمت کھائی النهي عن الانتفاع
بما حرم الله عز وجل حرام چیز سے نفع اٹھانے کی ممانعت عن ابن عباس قال بلغ عمر ان سمرة باع خمرا قال قاتل الله
سمرة الم يعلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قاتل الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فجملوها
قال سفيان يعني اذابوها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمر کو خبر پہنچی کہ سمرہ نے شراب بیچا انہوں نے کہا تباہ کرے
اللہ سمرہ کو اس نے نہیں جانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ کرے اللہ یہودیوں کو جب ان پر چربی حرام ہوئی تو اس کو گلا
ڈالا (اور تیل اس کا بیچا) باب الفارة تقع في السمن چوہا گھی میں گر جاوے تو کیا کریں عن ميمونة ان فارة
وقعت في سمن فماتت فسئل النبي صلى الله عليه وسلم فقال القوها وما حولها وكلوه ترجمہ میمونہ سے روایت ہے
ایک چوہا گر پڑا گھی میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا نکال ڈالو چوہے کو اور جس قدر گھی اس کے آس پاس ہے اور کھاؤ
باقی گھی کو کیونکہ گھی جب جما ہوا ہے تو چوہے کی تاثیر ساری گھی میں نہ پہنچے گی عن ميمونة ان النبي صلى الله عليه وسلم
سئل عن فارة وقعت في سمن جامد فقال خذوها وما حولها فالقوه ترجمہ اس روایت میں یہ ہے کہ گھی جما ہوا
تھا آپ نے فرمایا چوہا اور جو اس کے پاس گھی ہے نکال کر پھینک دو عن ميمونة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سئل عن الفارة
تقع في السمن فقال ان كان جامدا فالقوها وما حولها وان كان مائعا فلا تقربوه ترجمہ اس روایت میں یہ ہے
کہ آپ نے فرمایا اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہا اور جو اس کے آس پاس کا گھی ہے نکال کر پھینک دو اور جو پتلا گھی ہے تو اس کے نزدیک نہ جاؤ (یعنی سب گھی
خراب ہو گیا کھانے کے قابل نہ رہا اس کو چراغ میں جلا دیں) عن ابن عباس يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بشاة ميتة
فقال ما كان على اهل هذه الشاة لو انتفعوا باهابها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
مردار بکری پر گزرے تو فرمایا کیا ہوتا اگر اس بکری کے مالک اس کی کھال نکال لیتے یعنی اس سے فائدہ اٹھاتے باب الذباب
يقع في الاناء مکھی اگر برتن میں گر جاوے عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا وقع الذباب
في اناء احدكم فليمقله ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں

لگی کر جاوے تو اوسکو جیسی طرح ہو دیوے (اسلیے کہ اوسکی ایک بات مین بہاری ہے اور دوسری بات مین فیصلا ہے (بخاری) اٰخِرُ کِتَابِ الْعَقِیْقَۃِ وَالْفَرَعِ وَالْعَتِیْرَۃِ تمام ہوئی کتاب عقیقہ فرع اور عتیرہ کی

کِتَابُ الصَّیْدِ وَالذَّبَائِحِ

کتاب شکار اور ذبیحون کی ذبیحہ وہ جانور جو ذبح کیا جاوے

اَلْاَمْرُ بِالتَّسْمِیَۃِ عِنْدَ الصَّیْدِ

شکار کیوقت بسم اللہ کہنا عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَاِنْ اَدْرَکْتَہٗ لَمْ یَقْتُلْ فَاذْبَحْ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنْ اَدْرَکْتَہٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ یَاْکُلْ فَکُلْ فَقَدْ اَمْسَکَہٗ عَلَیْکَ فَاِنْ وَجَدْتَّہٗ قَدْ اَکَلَ مِنْہُ فَلَا تَطْعَمْ مِنْہُ شَیْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ وَاِنْ خَالَطَ کَلْبَکَ کِلَابٌ فَقَتَلْنَ فَلَمْ یَاْکُلْنَ فَلَا تَاْکُلْ مِنْہُ شَیْئًا فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَیُّہَا قَتَلَ ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنے کتے کو شکار پر چھوڑے تو بسم اللہ کہہ پھر اگر تو شکار کو زندہ پاوے تو اوسکو ذبح کر بسم اللہ کہکے اور جو کتا مار ڈالے اوسکو لیکن اوسمین سے کہاوے نہین تو کہا اوسکو کیونکہ اس نے پکڑا تیرے لیے اور جو کہا لیوے اوسمین سے تو مت کہا اوسکو کیونکہ اوس نے پکڑا اپنے لیے (جب تو اوسمین سے کہا گیا اور دوسرے یہ کہ وہ کتا معلوم ہوا تعلیم یافتہ نہین ہے پھر اوسکا شکار کیونکر درست ہوگا) اور اگر تیرے کتے کے ساتھ اور کتے بھی شریک ہوگئے (جنکے مالکون نے بسم اللہ کہکر نہین چھوڑا مثلاً کافرون کے کتے تھے) تو مت کہا شکار مین سے اسلیے کہ معلوم نہین کس کتے نے اسکو مارا

اَلنَّہْیُ عَنْ اَکْلِ مَا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جاوے اوسکے کہانیکی ممانعت عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّہٖ فَکُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِعَرْضِہٖ فَہُوَ وَقِیْذٌ وَسَاَلْتُہٗ عَنِ الْکَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَاَخَذَ وَلَمْ یَاْکُلْ فَکُلْ فَاِنَّ اَخْذَہٗ ذَکَاتُہٗ وَاِنْ کَانَ مَعَ کَلْبِکَ کَلْبٌ اٰخَرُ فَخَشِیْتَ اَنْ یَّکُوْنَ اَخَذَ مَعَہٗ فَقَتَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ اِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو (معراض وہ تیر ہے جسمین لوہے کی پیکان نہ ہو صرف ایک لکڑی نوکدار چھلی ہوئی اور بعضون نے کہا معراض وہ لکڑی ہے بہاری جسمین دونون طرف نوک یا ایک طرف لوہا لگا ہوا ہو اوسکو پہینک کر مارتے ہین کبھی نوک پڑتے ہی جانور پر اور کبھی آڑی لکڑی پڑتی ہے جسکی مارسے جانور مرجاتا ہے) آپنے فرمایا اگر نوک لگی (جانور پر) تو کہا اور جو آڑی لکڑی پڑی تو وہ موقوذہ ہے (جو قرآن مین حرام کیا گیا یعنی وہ جانور جو بوجہل چیزسے مارا جاوے جیسے پتھر یا لاٹھی سے) پھر مین نے کتے کے شکار کو پوچھا آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اور وہ شکار کو پکڑ لیوے لیکن اوسمین سے کہاوے نہین تو کہا اوسکو کیونکہ اوسکا پکڑ لینا ہی گویا شکار کا ذبح کرنا ہے اور جو تیرے کتے کے ساتھ اور کتے ہون پھر تجھے ڈر ہو کہ شاید دوسرے کتے نے بھی پکڑا ہو تو مت کہا اوسکو اسلیے کہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ اور کتون پر

صَیْدُ الْکَلْبِ الْمُعَلَّمِ

سدہے ہوئے (یعنی تعلیم یافتہ) کتے کا شکار عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلُ الْکَلْبَ الْمُعَلَّمَ فَیَاْخُذُ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ الْکَلْبَ الْمُعَلَّمَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَاَخَذَ فَکُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّہٖ فَکُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِہٖ فَلَا تَاْکُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مین سکہلائے ہوئے کتا چھوڑتا ہون

پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے آپنے فرمایا جب تو شکاری کتا (سدھا ہوا) اسکا نام لیکر چھوڑے پھر وہ جانور پکڑ لے تو کھا اوسکو میں نے کہا میں
معراض پھینکتا ہوں آپنے فرمایا اگر نوک لگے تو کھا اور جو آڑا پڑے تو مت کھا صَیْدُ الْکَلْبِ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ جو کتا شکاری
نہیں ہے اوسکا شکار عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ یَقُوْلُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا بِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَاَصِیْدُ بِکَلْبِیَ
الْمُعَلَّمِ وَبِکَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِقَوْسِکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَکُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِکَلْبِکَ الْمُعَلَّمِ فَاذْکُرِ
اسْمَ اللّٰہِ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَکْتَ ذَکَاتَہٗ فَکُلْ ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی نے کہا یا رسول اللہ میں ایسے ملک میں ہوں جہاں شکار
بہت ملتا ہے تو میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور شکاری کتے سے اور اوس کتے سے بھی جو شکاری نہیں ہے آپنے فرمایا جو تیر سے مارے اسد کا
نام لیکر اوسکو کھا اور جو شکاری کتے مارے اسد کا نام لیکر وہ بھی کھا اور جو اوس کتے سے پکڑے جو شکاری نہیں ہے پھر زندہ
ہاتھ آوے اور ذبح کر لے تو کھا اور جو مرا ہوا ہاتھ آوے تو وہ حرام ہے اِذَا قَتَلَ الْکَلْبُ اگر کتا شکار کو مار ڈالے عَنْ عَدِیِّ
بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُرْسِلُ کِلَابِیَ الْمُعَلَّمَۃَ فَیُمْسِکْنَ عَلَیَّ فَاٰکُلُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کِلَابَکَ الْمُعَلَّمَۃَ فَاَ
مْسَکْنَ عَلَیْکَ فَکُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ یَشْرَکْھُنَّ کَلْبٌ مِنْ سِوَاھُنَّ قُلْتُ اَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ
فَیَخْرِقُ قَالَ اِنْ خَزَقَ فَکُلْ وَاِنْ اَصَابَ بِعَرْضِہٖ فَلَا تَاْکُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ میں سکھلائے ہوئے یعنی
شکاری کتونکو ایسے چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑ لیتے ہیں تو کھاتا ہوں اوسکو آپنے فرمایا جب تو شکاری کتونکو چھوڑے پھر وہ شکار
پکڑیں تو کھا میں نے کہا اگر وہ مار ڈالیں جانور کو آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں مگر یہ ضرور ہے کہ اور کوئی کتا اونکے ساتھ شریک نہ
ہو گیا ہو میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں پھر وہ گھس جاتا ہے (نوک سے) آپنے فرمایا اگر گھس جاوے تو کھا اور جو آڑا پڑے
تو مت کھا اِذَا وَجَدَ مَعَ کَلْبِہٖ کَلْبًا لَمْ یُسَمِّ عَلَیْہِ اگر اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتا ملجاوے جو بسم اللہ کہکر نہ چھوڑا گیا ہو عَنْ
عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کِلَابَکَ فَخَالَطَتْہُ اَکْلُبٌ
لَمْ یُسَمَّ عَلَیْھَا فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَیُّھَا قَتَلَہٗ ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے
فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اوسکے ساتھ اور کتے ملجاویں جو بسم اللہ کہکے نہیں چھوڑے گئے تھے تو مت کھا شکار کو کسلیے کہ معلوم
نہیں کس کتے نے مارا اوسکو اِذَا وَجَدَ مَعَ کَلْبِہٖ کَلْبًا غَیْرَہٗ جب اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاوے عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ
قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْکَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَسَمَّیْتَ فَکُلْ وَاِنْ وَجَدْتَ کَلْبًا
اٰخَرَ مَعَ کَلْبِکَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کتے کے شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے بسم اللہ کہکر تو کھا اور جو تو دوسرا کتا اپنے کتے کے ساتھ پاوے
تو مت کھا اسلیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ وَکَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِیْلًا وَ
رَبِیْطًا بِالنَّھْرَیْنِ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرْسِلُ کَلْبِیْ فَاَجِدُ مَعَ کَلْبِیْ کَلْبًا قَدْ اَخَذَ لَا اَدْرِیْ
اَیُّھُمَا اَخَذَ قَالَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے شعبی نے

کہا وہ ہمارا ہمسایہ تھا اور ہمارے پاس آتا تھا اور دنیا کو چھوڑے ہوئے تھا نخیرین میں جو ایک شہر کا نام ہے اونسے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں شکار پر پھر اوسکے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے پکڑا شکار کو آپنے فرمایا مت کہا اوسکو اسلیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر عن عدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک ترجمہ عدی سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے عن عدی بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ارسل کلبی قال اذا ارسلت کلبک فسمیت فکل وان اکل منہ فلا تاکل فانما امسک علی نفسہ واذا ارسلت کلبک فوجدت معہ غیرہ فلا تاکل فانک انما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے بسم اللہ کہکر تو کہا اوسکے شکار کو اور جو کتا شکار میں سے کچھ کہا لیوے تو مت کہا اوسکو کیونکہ اوس نے پکڑا اپنے لیے نہ تیرے لیے ورنہ کیوں کہاتا) اور جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے تو مت کہا اسلیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر) عن عدی بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ارسل کلبی فاجد مع کلبی کلبا آخر لا ادری ایہما اخذ قال لا تاکل فانما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر اوسکے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اور معلوم نہیں ہوتا کس نے شکار پکڑا آپنے فرمایا مت کہا اوسکو اسلیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر

الکلب یاکل من الصید کتا شکار میں سے کچھ کہا لیوے

عن عدی بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صید المعراض فقال ما اصاب بحدہ فکل وما اصاب بعرضہ فہو وقیذ قال وسالتہ عن الکلب الصید فقال اذا ارسلت کلبک وذکرت اسم اللہ علیہ فکل قلت وان قتل قال وان قتل فان اکل منہ فلا تاکل وان وجدت معہ کلبا غیر کلبک وقد قتلہ فلا تاکل فانک انما ذکرت اسم اللہ عز وجل علی کلبک ولم تذکر علی غیرہ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپنے فرمایا اگر نوک سے مارے تو کہا اور جو آڑا پڑے تو وہ موقوذہ ہے (یعنی حرام ہے) پھر میں نے پوچھا شکاری کتے کو آپنے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لیکر تو کہا میں نے کہا اگرچہ وہ مار ڈالے شکار کو آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالے البتہ اگر اوس میں سے کہا لے تو مت کہا اوسکو اور جو تو اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور اوس نے مار ڈالا ہو شکار کو تو مت کہا اوسکو (اور جو زندہ ہو تو ذبح کرکے کہا سکتے ہیں) اسلیے کہ تو نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا تہا نہ دوسرے کتے پر عن عدی بن حاتم الطائی انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید قال اذا ارسلت کلبک فذکرت اسم اللہ علیہ فقتل ولم یاکل فکل وان اکل منہ فلا تاکل فانما امسکہ علیہ ولم یمسک علیک ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لیکر پھر وہ شکار کو مار ڈالے لیکن اوس میں سے کہاوے نہیں تو کہا اوسکو اور جو کہا لی تو مت کہا اوسکو کیونکہ اوسنے پکڑا اپنے لیے نہ تیرے واسطے)

الامر بقتل الکلاب کتوں کے مارنیکا حکم

عن میمونۃ ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ جبرئیل ع انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ فامر بقتل الکلاب حتی انہ لیامر بقتل الکلب الصغیر ترجمہ ام المومنین میمونہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل ع نے کہا ہم یعنی فرشتہ رحمت کے نہیں گھستے اوس کوٹھری میں جہاں کتا یا مورت ہو پھر صبح کو انہی حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا یہاں تک کہ حکم کیا چھوٹے پلے کے بھی مارنیکا

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا ما استثنی منہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے مارنیکا مگر وہ کہ جنکو نکال لیا اس حکم سے وہ شکار کے کتے اور کھیت کے کتے اور جانوروں کے رکھوالے کے کتے اور حفاظت اور گھر کے کتے

عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رافعا صوتہ یامر بقتل الکلاب فکانت الکلاب تقتل الا کلب صید او ماشیۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بلند آواز سے حکم دیتے تھے کتوں کے مارنیکا پھر وہ مارے جاتے مگر شکاری کتا یا جانوروں کی رکھوالی کا کتا

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب ماشیۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

صفۃ الکلاب التی امر بقتلہا کس قسم کے کتے کے مارنیکا انہی حکم دیا

عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلہا فاقتلوا منہا الاسود البہیم وایما قوم اتخذوا کلبا لیس بکلب حرث او صید او ماشیۃ فانہ ینقص من اجرہ کل یوم قیراط ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے ایک قسم کے نہ ہوتے جانوروں کے جیسے اور قسمیں ہیں تو میں حکم کرتا اونکے قتل کا تو قتل کرو اون میں سے ایک تمام کالے کو جسمیں سفیدی کا نشان نہ ہو وہ بڑا شریر اور موذی ہوتا ہے اور جن لوگوں نے کتا پالا نہ وہ کھیت کی حفاظت کے لیے ہو نہ شکار کے لیے نہ جانوروں کے حفاظت کے لیے تو اونکے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا **ف** اور دوسری روایت میں ہے کہ دو قیراط روز کم ہونگے یعنی ایک دن کے اعمال میں سے اور ایک رات کے اعمال میں سے اس قیراط کا وزن اللہ ہی کو معلوم ہے اور مطلب یہ ہے کہ اوسکے عمل کا ثواب گھٹایا جاویگا اسلیے مسلمان کو نہیں چاہیے کہ وہ بے ضرورت کتا پالے

امتناع الملائکۃ من دخول بیت فیہ کلب جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتوں کا نہ جانا

عن علی بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا مورت یا جنب (جسکو نہانے کی حاجت ہو اور وہ نہ نہاوے)

عن ابی طلحۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا مورت

عن میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبح یوما واجما فقالت لہ میمونۃ ای رسول اللہ لقد استنکرت ہیئتک منذ الیوم فقال ان جبرئیل علیہ السلام کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی اما واللہ ما اخلفنی قال فظل یومہ ذلک

ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ نَضَدٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ بِهِ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلْ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ
بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ قَالَ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ترجمہ ام المومنین
میمونہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز فجر کو وقت غمگین اور اداس مین تہی کہا یا رسول اللہ مین آج فجر سی آپکی صورت
اوتری ہوئی پاتی ہون آپنی فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تہا آج رات کو ملنی کا مگر نہین ملے اور قسم خدا کی کبھی اونہون نے وعدہ
خلاف نہین کیا پھر دن بھر اسی طرح رہی بعد اوسکی آپکو خیال آیا ایک کتے کا بچہ ہماری تخت کی تلی تہا آپنے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا پھر آپنی پانی
لیکر اوس جگہ چھڑکا شام کو جبرئیل آئی آپنی فرمایا تم نے وعدہ کیا تہا گئی رات کو ملنی کا انہون نے کہا ہان مگر ہم لوگ اوس گھر مین نہین
جاتی جہان کتا ہو یا مورت اوسکی صبح کو آپنی حکم دیا کتون کی قتل کا **الرُّخْصَةُ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْمَاشِيَةِ** جانورون کی ریوڑ
کی حفاظت کے لیے کتے پالنی کی اجازت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ
أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ إِلَّا ضَارِيًا أَوْ صَاحِبَ مَاشِيَةٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کتا پالی تو ہر روز اوسکی ثواب مین سی دو قیراط گھٹینگے مگر شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو بکریون کی گلے کی حفاظت کرتا ہی بھیڑیون سے
عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَائِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى
كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قُلْتُ يَا سُفْيَانُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ ترجمہ سفیان بن ابی الزہیر شنائی سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کتا رکھی نہ کہیت کی حفاظت کو نہ جانورون کی حفاظت کو (بلکہ بیکار اپنی گھر مین کتا پالے) تو اوسکی اعمال مین سے ہر روز
ایک قیراط کم ہوگا سائب بن یزید نے کہا سفیان سی تو نی یہ سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اونہون نی کہا ہان قسم ہی اس مسجد کے
رب کے **باب الرُّخْصَةُ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ** شکار کے لیے کتا رکہنے کی اجازت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِي أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا **الرُّخْصَةُ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ** کہیت کی حفاظت کے لیے کتا رکہنے کی اجازت **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ أَوْ زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ
ترجمہ ابو ہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہی اسمین یہ ہی کہ اوسکی عمل مین سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ
قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اسمین یہ ہی کہ ہر روز دو قیراط اوسکی ثواب مین سی کم ہو جائینگے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نی فرمایا جو شخص کتا پالی مگر ریوڑ کا کتا

یا شکاری کتا تو اوسکے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔ عبد اللہ نے کہا ابوہریرہ نے کہا یا کھیت کا کتا یعنی وہ بھی ف ہر ایک سے
کی گئی ہے **النہی عن ثمن الکلب** کتے کی قیمت لینے سے ممانعت **عن** ابی مسعود عقبۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن ترجمہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے کتے
کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور نجومی کی مزدوری سے **ف** یعنی یہ سب مال حرام ہیں تو ان سے فائدہ اوٹھانا درست نہیں اور بعض علما
کے نزدیک شکاری کتا بیچنا درست ہے **عن** ابی ہریرۃ یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل ثمن الکلب ولا حلوان الکاہن
ولا مہر البغی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا حلال نہیں ہے قیمت کتے کی اور مزدوری نجومی اور پنڈت کی جو فال
کھولتا ہے اور آئندہ کی بات بتلاتا ہے اور خرچی رنڈی کی (کیونکہ وہ اجرت ہے زنا کی جو حرام ہے) **عن** رافع بن خدیج قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الکسب مہر البغی وثمن الکلب وکسب الحجام ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری کمائی ہے خرچی رنڈی کی اور قیمت کتے کی اور مزدوری پچھنے لگانیوالے کی **ف** بعضوں نے
اس حدیث کے ظاہر پر عمل کیا ہے اور پچھنے لگانیکی مزدوری لینا حرام کہا ہے لیکن جمہور علما کے نزدیک یہ نہی تنزیہی ہے **الرخصۃ**
فی ثمن کلب الصید شکاری کتے کی قیمت لینا درست ہے **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن السنور و
الکلب الا کلب صید ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بلی اور کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی۔ امام نسائی نے
کہا یہ روایت صحیح نہیں ہے حجاج کی حماد بن سلمہ سے (تو ان لوگوں کی دلیل ضعیف ہوئی جو کہتے ہیں شکاری کتے کی قیمت لینا درست ہے) **عن**
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی کلابا مکلبۃ فافتنی
فیہا قال ما امسک علیک کلابک فکل قلت وان قتلن قال وان قتلن قال افتنی فی قوسی قال ما رد علیک سہمک فکل قال
وان تغیب علی قال وان تغیب علیک ما لم تجد فیہ اثر سہم غیر سہمک او تجدہ قد صل یعنی قد انتن ترجمہ عبد اللہ
بن عمرو بن عاص سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میرے پاس شکاری کتے ہیں تو فرمایئے اونکا حکم آپنے
فرمایا جو شکار تیرے کتے پکڑیں پھر اوس میں سے کھاوین تو کہا اوسکو وہ بولا اگرچہ وہ مار ڈالیں آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں پھر اوس نے
کہا اب تیر کمان کا مسئلہ بتلایئے آپنے فرمایا جو شکار تیرا تیر مارے اوسکو کہا وہ بولا اگر شکار تیر کہا کر غائب ہو جاوے آپنے فرمایا اگرچہ غائب ہو جاوے
بشرطیکہ اوسمیں اور کسی تیر کا نشان نہ ہو اور اوسمیں بدبو نہ پیدا ہو یعنی وہ جانور اتنے دنوں بعد ملے کہ سڑ گیا ہو اور اوس میں سے بدبو آوے
ہو تو اوسکا کھانا درست نہیں کیونکہ سڑا ہوا گوشت بیماری پیدا کرتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ نہی تنزیہی ہے **الانسیۃ تستوحش**
اگر پلا ہوا جانور وحشی ہو جاوے (یعنی ہاتھ نہ آوے جیسے بعضی وقت اونٹ یا بیل بگڑ جاتے ہیں) **عن** رافع بن خدیج قال بینما
نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی الحلیفۃ من تہامۃ فاصابوا ابلا وغنما ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی اخریات القوم فعجل اولہم فذبحوا ونصبوا القدور فدفع الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بالقدور
فاکفئت ثم قسم بینہم فعدل عشرا من الشاء ببعیر فبینا ہم کذلک اذ ند بعیر ولیس فی القوم الا خیل یسیرۃ

فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ
كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (ذات عرق کے پاس) لوگوں نے اونٹ اور بکریاں حاصل کیں (یعنی غنیمت میں کافروں کی) اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے پیچھے تھے (آپکا قاعدہ تھا کہ آپ پیچھے اخیر میں رہتے تا کہ سب کی خبر رکھیں اور جو تھک جاوے اوسکو سوار کر
لیں) تو جو لوگ آگے تھے اونہوں نے جلدی کی (اور غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے) جانوروں کو کاٹا اور ہنڈیاں چڑھا دیں جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پہونچے تو حکم دیا دیگیں اولٹ دی گئیں پھر تقسیم کیا جانوروں کو تو دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر مقرر کیں اتنے میں ایک اونٹ
بھاگ نکلا (یعنی بگڑ گیا) اور لوگوں پاس گھوڑے بھی کم تھے (نہیں تو اوسکو جلدی پکڑ لیتے) لوگ پکڑنے دوڑے مگر وہ ہاتھ نہ آیا یہانتک کہ تھکا
دیا سب کو آخر ایک شخص نے ایک تیر مارا اوسکو تو اللہ نے روک دیا اوسکو (یعنی وہ گر پڑا مارا گیا تیر کھا کر) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ جانور (جو پلے ہوئے ہیں جیسے اونٹ گائے بیل بکری) بھی وحشی ہو جاتے ہیں جیسے جنگلی جانور تو جو تمہارے ہاتھ نہ آوے اوسکے ساتھ
ایسا ہی کرو (یعنی تیر سے مارو پھر اگر مر جاوے تو اوسکو کھا لو کیونکہ ذکاۃ اختیاری جب نہو سکے تو ذکاۃ اضطراری کافی ہے) فِی الَّذِیْ

یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَقَعُ فِی الْمَاءِ ایک شخص شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں گر پڑے عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ
قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِیْ مَاءٍ فَلَا تَدْرِی الْمَاءُ قَتَلَهُ اَوْ سَهْمُكَ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ جانور مر گیا ہو تو کھا اوسکو مگر جب پانی
میں گر پڑے اور معلوم نہ ہو کہ پانی میں گرنے سے مرا یا تیر کے صدمے سے تو مت کھا اوسکو عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ سَهْمَكَ وَكَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ فَاِنْ
بَاتَ عَنِّیْ لَيْلَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اَثَرَ شَیْءٍ غَيْرِهٖ فَكُلْ وَاِنْ وَقَعَ فِی الْمَاءِ فَلَا
تَاْكُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو تیر مارے یا کتا چھوڑے اللہ کا نام لیکر
پھر شکار تیرے تیر سے مر جاوے تو کھا اوسکو عدی نے کہا اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آوے آپنے فرمایا اگر سوا تیرے تیر کے اور کسی صدمے کا اوس
میں نشان نہ پاوے تو کھا اوسکو اور جو پانی میں گرا ہو تو مت کھا اوسکو فِی الَّذِیْ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَغِیْبُ عَنْهُ شکار تیر کھا
کر غائب ہو جاوے عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ الصَّيْدِ وَاِنَّ اَحَدَنَا يَرْمِی الصَّيْدَ فَيَغِيْبُ
عَنْهُ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ فَيَبْتَغِی الْاَثَرَ فَيَجِدُهٗ مَيِّتًا وَسَهْمُهٗ فِيْهِ قَالَ اِذَا وَجَدْتَ السَّهْمَ فِيْهِ وَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ
اَثَرَ سَبُعٍ وَعَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهٗ فَكُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ ہم شکاری لوگ ہیں اور ہم میں سے کوئی
تیر مارتا ہے پھر شکار غائب رہتا ہے ایک رات دو رات وہ پتہ لگاتا ہے یہانتک کہ اوسکو مرا ہوا پاتا ہے اور تیر اوسکے اندر ہوتا ہے آپنے فرمایا
اگر تیر اوسکے اندر ہو اور کسی اور درندے کا (جیسے شیر بھیڑیے چیتے وغیرہ کا) نشان اوس میں نہ ہو اور تجھے یقین ہو جاوے کہ تیرے تیر سے

مرا ہی تو کہا اوسکو عن عدی بن حاتم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایت سہمک فیہ ولم تر فیہ اثرا غیرہ
وعلمت انہ قتلہ فکل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنا تیر جانور میں پاوے اور سوا اوسکے
اور کوئی نشان نہ پاوے اور تجھے یقین ہو کہ تیرے ہی تیر سے مرا ہی تو کہا اوسکو عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ ارمی الصید
فاطلب اثرہ بعد لیلۃ قال اذا وجدت فیہ سہمک ولم یاکل منہ سبع فکل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول
اللہ میں شکار کو تیر مارتا ہوں پھر میں اوسکا نشان ڈھونڈھتا ہوں ایک رات بعد آپنے فرمایا جب تو اپنا تیر اوس کے اندر پاوے اور اوس
میں سے کسی درندے نے نہ کہایا ہو تو کہا اوسکو **الصید اذا انتن** جب شکار کے جانور میں سے بدبو آنے لگے عن ابی ثعلبۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یدرک صیدہ بعد ثلث فلیأکلہ الا ان ینتن ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے تو اوسکو کہا وے مگر جب اوس میں بدبو ہو گئی ہو عن
عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ ارسل کلبی فیاخذ الصید ولا اجد ما اذکیہ بہ فاذکیہ بالمروۃ و
العصا قال اھرق الدم بما شئت واذکر اسم اللہ عزوجل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی میں نے کہا یا رسول اللہ میں کتا چھوڑتا
ہوں پھر وہ شکار پکڑتا ہے لیکن میرے پاس ذبح کرنے کو کچھہ نہیں ہوتا تو میں پتھر یا لکڑی سے (جو دہار دار ہوتی ہیں) ذبح کر دیتا
ہوں آپنے فرمایا خون بہادے جس چیز سے تو چاہے اور اللہ کا نام لے (یہہ دو باتیں جانور کے حلال ہونیکے لیے ضرور ہیں) **صید
المعراض** معراض کا شکار (اوسکے معنی اوپر گزر چکے) عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ انی ارسل الکلاب المعلمۃ
فتمسک علی فاکل منہ قال اذا ارسلت الکلاب یعنی المعلمۃ وذکرت اسم اللہ فامسکن علیک فکل قلت وان
قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکہا کلب لیس منہا قلت وانی ارمی الصید بالمعراض فاصیب فاکل قال اذا رمیت
بالمعراض وسمیت فخزق فکل واذا اصاب بعرضہ فلا تاکل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ میں سکھلائے ہوئے
کتے چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑتے ہیں تو میں اوس کو کہاتا ہوں آپنے فرمایا جب تو سکھلائے ہوئے کتے چھوڑے اللہ کا نام لیکر پھر وہ شکار
پکڑیں تو کہا اوسکو میں نے کہا اگر وہ مار ڈالیں شکار کو آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں جبتک اون کے ساتھہ کوئی غیر کتا شریک ہو جاوے
میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں پھر مارتا ہوں اوس سے شکار اور کہاتا ہوں آپنے فرمایا جب تو معراض پھینکے اللہ کا نام لیکر اور وہ
گہس جاوے (یعنی نوک کیطرف سے لگی) تو کہا اور جو آڑا پڑے تو مت کہا اوسکو **ما اصاب بعرض المعراض** جس جانور پر
معراض آڑا پڑے عن عدی بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحدہ
فکل واذا اصاب بعرضہ فقتل فانہ وقیذ فلا تاکل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا معراض کو آپنے فرمایا جب دہار کیطرف سے لگی تو کہا اوسکو اور جب آڑی لگی تو مت کہا کیونکہ وہ موقوذہ ہی **ما اصاب
بحد من صید المعراض** معراض کی نوک سے جو شکار مارا جاوے عن عدی بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن صید المعراض فقال ما اصاب بحدہ فکل وما اصاب بعرضہ فلا تاکل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے

ہین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپنے فرمایا جب نوک سے لگے تو کہا اور جب آڑا لگے تو مت کہا عن
عدی بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيد المعراض فقال ما أصبت بحده فكل وما أصاب
بعرضه فهو وقيذ ترجمہ وہی جو گزرا۔ اسمین یہ ہے کہ جب آڑا پڑے تو وہ موقوذہ ہے **اتباع الصيد** شکار کے پیچھے جانا عن ابن
عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سكن البادية جفا ومن اتبع الصيد غفل ومن اتبع السلطان افتتن ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنگل میں رہیگا وہ سخت ہو جاویگا یعنی اوسمین نرمی اور خوش خلقی نہو گی
اسلیے کہ یہ باتین لوگون مین ملنے سے پیدا ہوتی ہین) اور جو شخص شکار کی دھن مین ہوگا وہ اور باتون سے غافل ہوجائیگا (نہ دین کی کامون
کا خیال رہیگا نہ دنیا کے) اور جو شخص بادشاہ کے ساتھ رہیگا اوسکے دین پر آفت آویگی **الارنب** خرگوش کا بیان عن ابی ہریرة
قال جاء أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم بأرنب قد شواها فوضعها بين يديه فأمسك رسول الله صلى الله
عليه وسلم فلم يأكل وأمر القوم أن يأكلوا وأمسك الأعرابي فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يمنعك أن
تأكل قال إني أصوم ثلاثة أيام من كل شهر قال إن كنت صائما فصم الغر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش بھونکر لایا اور رکھا آپ نے ہاتھ روک لیا اور نہ کھایا اور لوگون کو حکم دیا کھانیکا اوس گنوار نے بھی نہ کھایا
آپنے فرمایا تو کیون نہین کھاتا وہ بولا مین ہر مہینے مین تین روزے رکھتا ہون آپنے فرمایا اگر تو ہر مہینے مین روزے رکھتا ہے تو چاندنی راتون
مین رکھا کر یعنی ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ کو **ف** اس حدیث سے خرگوش کی حلت ثابت ہوئی اور آپنے نہ کھایا اسوجہ سے کہ آپ کو بھاتا
نہوگا جیسے گوہ کا گوشت آپنے نہین کھایا مگر جب اوروں کو اجازت دی کھانے کی تو معلوم ہوا کہ حلال ہے عن ابن الحوتكية قال
قال عمر رض من حاضرنا يوم القاحة قال قال أبو ذر أنا أتي النبي صلى الله عليه وسلم بأرنب فقال الرجل الذي
جاء بها إني رأيتها تدمى فكأن النبي صلى الله عليه وسلم لم يأكل ثم إنه قال كلوا فقال رجل إني صائم
قال وما صومك قال من كل شهر ثلاثة أيام قال فأين أنت من البيض الغر ثلث عشرة وأربع عشرة وخمس عشرة
ترجمہ ابن حوتکیہ سے روایت ہے حضرت عمر نے پوچھا کون شخص ہمارے ساتھ تھا قاحہ کے روز (جو ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے)
ابو ذر نے کہا مین تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خرگوش آیا وہ جو لیکر آیا تھا بولا مینے دیکھا اسکو حیض آتا تھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نہین کھایا اور لوگون سے کہا کھاو ایک شخص بولا مین روزے سے ہون آپنے فرمایا تیرہوین چودھوین پندرھوین
تاریخ سفید روشن راتون مین کیون نہین رکھتا عن أنس يقول أنفجنا أرنبا بمر الظهران فأخذتها فجئت بها إلى
أبي طلحة فذبحها فبعث بوركيها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقبله ترجمہ انس سے روایت ہے
مرالظہران مین (جو مکہ سے ایک منزل پر ایک مقام ہے) مینے ایک خرگوش کو چھیڑا اوسکو پکڑا اور ابو طلحہ کے پاس لیکر آیا اونہون نے اوسکو
ذبح کیا اور اوسکی رانین یا گھٹنی میرے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجی آپنے قبول کیا عن ابن صفوان قال أصبت
أرنبين فلم أجد ما أذكيهما به فذكيتهما بمروة فسألت النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأمرني بأكلهما

ترجمہ ابن مغفل نے کہا میں نے دو خرگوش پکڑے پھر اونکے ذبح کرنے کے لیے کچھ نہ پایا تو پتھر سے ذبح کیا بعد اوسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
آپنے فرمایا کہا اونکو

الضب گوہ کا بیان

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر سئل عن الضب فقال لا آکلہ ولا احرمہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گوہ کو اور آپ منبر پر تھے آپنے فرمایا نہ میں اوسکو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں

عن ابن عمر ان رجلا قال یا رسول اللہ ما تری فی الضب قال لست باکلہ ولا محرمہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ گوہ کے باب میں کیا فرماتے ہیں آپنے فرمایا نہ میں اوسکو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں

عن خالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بضب مشوی فقرب الیہ فاھوی الیہ بیدہ لیاکل منہ قال لہ من حضر یا رسول اللہ انہ لحم ضب فرفع یدہ منہ فقال لہ خالد بن الولید یا رسول اللہ احرام الضب قال لا ولکن لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافہ فاھوی خالد الی الضب فاکل منہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر ترجمہ خالد بن الولید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوہ بھونا ہوا آپکے نزدیک لایا گیا آپنے ہاتھ بڑھایا اوسکی طرف جو لوگ موجود تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہہ گوہ کا گوشت ہے آپنے ہاتھ کھینچ لیا خالد بن الولید نے کہا یا رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے آپنے فرمایا نہیں لیکن میری قوم کی بستی میں نہیں ہوتا تو مجکو اوس سے نفرت معلوم ہوتی ہے پھر خالد نے ہاتھ بڑھایا اور کھایا اور رسول اللہ صلعم دیکھ رہے تھے

عن خالد بن الولید انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی میمونۃ بنت الحارث وھی خالتہ فقدم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم ضب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکل شیئا حتی یعلم ما ھو فقال بعض النسوۃ الا تخبرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یاکل فاخبرتہ انہ لحم ضب فترکہ قال خالد سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام ھو قال لا ولکنہ طعام لیس فی ارض قومی فاجدنی اعافہ قال خالد فاجتررتہ الی فاکلتہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر ترجمہ خالد بن الولید سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونکی خالہ میمونہ بنت حارث پاس گئے وہاں گوہ کا گوشت آپکے سامنے رکھا گیا آپ کوئی چیز نہ کھاتے جبتک معلوم نہ کر لیتے کہ کیا ہے بعضی عورتوں نے کہا آپکو خبر کر دو جو آپ کھانے لگے پھر اونہوں نے کہدیا یہ گوشت گوہ کا ہے آپنے چھوڑ دیا اور نہ کھایا اوسکو خالد نے کہا میں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے آپنے فرمایا نہیں لیکن یہہ گوشت میرے ملک میں نہیں ہوتا تو مجھے اس سے کراہت معلوم ہوتی ہے خالد نے کہا میں یہ سنکر میں وہ گوشت اپنی طرف کھینچ لیا اور کھایا اور آپ دیکھ رہے تھے

عن ابن عباس قال اھدت خالتی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقطا وسمنا واضبا فاکل من الاقط والسمن وترک الاضب تقذرا واکل علی مائدتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو کان حراما ما اکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس نے کہا میری خالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا پنیر اور گھی اور گوہ آپنے پنیر اور گھی کھایا اور گوہ نہ کھائی کراہت سے لیکن آپکے دسترخوان پر اوسکو کھایا اگر گوہ حرام ہوتا تو آپکے دسترخوان پر کیسے کھایا جاتا اور نہ آپ حکم کرتے کھانیکا عن

ابن عباس رضی اللہ عنہ سُئل عن اکل الضباب فقال اھدت ام حفید الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمنا و اقطا و
اضبا فاکل من السمن و الاقط و ترک الضباب تقذرا لھن فلو کان حراما ما اکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم و لا امر باکلھن ترجمہ ابن عباس سے پوچھا گیا گوہ کھانا کیسا ہے اونہوں نے کہا ام حفید نے رسول اللہ صلعم کو
گھی اور پنیر اور گوہ بھیجا آپنے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ کو چھوڑ دیا نفرت سے اگر حرام ہوتا تو آپکے دسترخوان پر کیسے کھایا جاتا اور آپ
حکم کیوں کرتے اوروں کو کھانیکا عن ثابت بن یزید الانصاری قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
سفر فنزلنا منزلا فاصاب الناس ضبابا فاخذت ضبا فشویتہ ثم اتیت بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ
عودا فعد بہ اصابعہ ثم قال ان امۃ من بنی اسرائیل مسخت دوابا فی الارض وانی لا ادری ای الدواب
ھی قلت یا رسول اللہ ان الناس قد اکلوا منھا قال فما امر باکلھا و لا نھی ترجمہ ثابت بن یزید انصاری سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے سفر میں ایک منزل میں اترے وہاں لوگوں نے گوہ پکڑے میں نے ایک گوہ لیکر بھونا اور رسول اللہ
پاس لایا آپنے ایک لکڑی سے اوسکی انگلیاں گننا شروع کیں اور فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگوں کی صورت اللہ نے مسخ کر دی (
یعنی انسان سے حیوان بنا دیا) زمین کے جانور ہو گئے مگر میں نہیں جانتا وہ کون سے جانور ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ تو کھا
گئے اسکو آپنے نہ حکم دیا اوسکے کھانے کا اور نہ منع کیا اوس سے عن ثابت بن ودیعۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بضب فجعل ینظر الیہ و یقلبہ و قال ان امۃ مسخت لا یدری ما فعلت وانی لا ادری لعل ھذا
منھا ترجمہ ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوہ لیکر آیا آپ اوسکو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے اور فرمایا
ایک امت مسخ ہو گئی تھی معلوم نہیں اونکے کیا کیا تھا میں نہیں جانتا شاید یہ اوسی امت میں سے ہو عن ثابت بن ودیعۃ
ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بضب فقال ان امۃ مسخت واللہ اعلم ترجمہ ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے
ایک شخص رسول اللہ صلعم پاس گوہ لایا آپنے فرمایا ایک امت ہے جو مسخ ہو گئی اور اللہ خوب جانتا ہے (کہ وہ گوہ ہو گئی یا اور کوئی جانور)
(چرا
الضبع بجو کا بیان جسکو فارسی میں کفتار کہتے ہیں عن ابن ابی عمار قال سالت جابر بن عبد اللہ عن
الضبع فامرنی باکلھا قلت اصید ھی قال نعم قلت اسمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم
ترجمہ ابن ابی عمار سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا بجو کو انہوں نے حکم دیا اوسکے کھانے کا میں نے کہا وہ شکار ہے انہوں
نے کہا ہاں میں نے کہا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں (شافعی اور احمد کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے
نزدیک حرام ہے) باب تحریم اکل السباع درندوں کی حرمت کا بیان عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اکل ذی ناب من السباع فاکلہ حرام ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے (جو دانت سے شکار کرتا ہے جیسے شیر بھیڑیا چیتا بلی وغیرہ) عن ابی ثعلبۃ الخشنی ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل کل ذی ناب من السباع ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے

منع کیا ہر دانت والی درندی کو کھانے سی عن ابی ثعلبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل النھبی
ولا یحل من السباع کل ذی ناب ولا تحل المجثمۃ ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا درست
نہین کسیکا مال لوٹنا اور نہ دانت والے درندیکا کہانا اور نہ مجثمہ (یعنی وہ جانور جسکو نشانہ بناوین تیرون یا گولیونکا اور اسکو
مارین یہانتک کہ مرجاوے **الاذن فی اکل لحوم الخیل** گھوڑیکا گوشت کہانی کی اجازت عن جابر قال نھی وذکر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر واذن فی الخیل ترجمہ جابر رضہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن منع کیا گدہون کی گوشت سی اور اجازت دی گھوڑون کی گوشت کی عن جابر قال اطعمنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الخیل ونھانا عن لحوم الحمر ترجمہ جابر رضہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم کو کھلایا گھوڑون کا گوشت اور منع کیا گدہون کی گوشت سی خیبر کے روز جیسی دوسری روایت مین ہی عن
جابر قال اطعمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لحوم الخیل ونھانا عن لحوم الحمر ترجمہ جابر رض
سی وہی روایت ہی جو اوپر گذری عن جابر قال کنا ناکل لحوم الخیل علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ جابر رضہ نے کہا ہم گھوڑون کی گوشت کہاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین **تحریم اکل لحوم
الخیل** گھوڑی کا گوشت حرام ہی عن خالد بن الولید انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل اکل لحوم الخیل
والبغال والحمیر ترجمہ خالد بن الولید نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی آپ فرماتی تھی حلال نہین ہی گھوڑیکا اور خچرون اور
گدہونکا گوشت کہانا عن خالد بن الولید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل لحوم الخیل والبغال والحمیر
وکل ذی ناب من السباع ترجمہ خالد بن ولید سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا گھوڑون و خچرون اور گدہون
اور دانت والی درندونکا گوشت کہانیسی عن جابر قال کنا ناکل لحوم الخیل قلت البغال قال لا ترجمہ جابر رض سے
روایت ہی ہم گھوڑون کی گوشت کہاتی تھی عطار نے کہا خچرون کی اونہون نی کہا نہین اکثر علما کی تحقیق مین گھوڑیکا
گوشت کہانا درست ہی **تحریم اکل لحوم الحمر الاھلیۃ** بستی کے گدہون کا گوشت حرام ہی اور جنگل کا گدہا جیسی گورخر
کہتی ہین درست ہی عن محمد قال قال علی لابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن نکاح المتعۃ و
عن لحوم الحمر الاھلیۃ یوم خیبر ترجمہ امام محمد باقر رضہ سی روایت ہی حضرت علی رض نے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلعم نے
منع کیا متعہ کے نکاح سی اور بستی کی گدہونکی گوشت سی خیبر کے روز عن علی بن ابی طالب قال نھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الانسیۃ ترجمہ حضرت علی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے روز عورتون کے ساتھ متعہ کرنیسی اور بستی کے گدہون کے گوشت سی عن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحمر الاھلیۃ یوم خیبر ترجمہ ابن عمر رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا بستی کے گدہونکے گوشت سی خیبر کے دن عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ولم یقل خیبر ترجمہ

عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مجثمہ کے کھانے سے یعنی جو جانور باندھ کر تیر سے شکار کریں) اور ذبح کرنے والے
زندہ ہے رسی (اور مرغی تو شکار نہیں کرتی بچہ سے تو درست ٹھہری) باب اباحۃ اکل العصافیر چڑیوں کے گوشت کھانے کی اجازت عن
عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من انسان قتل عصفورا فما فوقہا بغیر حقہا الا سالہ
اللہ عز وجل عنہا قیل یا رسول اللہ وما حقہا قال ان یذبحہا فیاکلہا ولا یقطع راسہا فیرمی بہا ترجمہ عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی ایک چڑیا یا اوس سے بڑا جانور ناحق مارے قیامت کے روز اللہ اوس سے پرسش کریگا
کہ تو نے ناحق جان کیوں لی) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اوسکا حق کیا ہے آپنے فرمایا حق یہ ہے کہ اللہ کے نام پر اوسکو ذبح کرے اور کھا دے اور
اوسکا سر کاٹکر نہ پھینکے **باب میتۃ البحر** دریا کے جانوروں کا بیان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ماء
البحر ہو الطہور ماؤہ والحل میتتہ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک
ہے اور اوسکا مردہ حلال ہے ف یعنی جو جانور سمندر سے پکڑا جاوے مردہ اوسکو بھی کھانا بغیر ذبح کے درست ہے عن جابر بن عبد اللہ قال
بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن ثلث مائۃ نحمل زادنا علی رقابنا ففنی زادنا حتی کان یکون للرجل منا کل
یوم تمرۃ فقیل لہ یا ابا عبد اللہ واین تقع التمرۃ من الرجل قال لقد وجدنا فقدہا حین فقدناہا فاتینا البحر
فاذا ہو بحوت قد قذفہ البحر فاکلنا منہ ثمانیۃ عشر یوما ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم تین سو آدمیوں کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بھیجا (جہاد کے لیے) اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا (یعنی بالکل کم تھا) پھر وہ بھی ختم ہو گیا یہانتک کہ ہم میں سے
ہر ایک شخص کو ہر روز ایک کھجور ملتی لوگوں نے کہا اے ابا عبد اللہ (جابر کی کنیت ہے) ایک کھجور میں آدمی کا کیا ہوتا ہوگا جابر نے کہا جب وہ
بھی نہ ملی تو ہم کو معلوم ہوا (کہ ایک کھجور سے اتنی طاقت رہتی تھی) پھر ہم سمندر کے پاس آئے وہاں ایک مچھلی پائی جسکو دریا نے پھینک دیا تھا
(کنارے پر) اوس میں سے ہم اٹھارہ روز تک کھاتے رہے عن عمرو قال سمعت جابرا یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثلث مائۃ راکب امیرنا ابو عبیدۃ بن الجراح نرصد عیر قریش فاقمنا بالساحل فاصابنا جوع شدید حتی اکلنا
الخبط قال فالقی البحر دابۃ یقال لہا العنبر فاکلنا منہ نصف شہر وادہنا من ودکہ فثابت اجسامنا و
اخذ ابو عبیدۃ ضلعا من اضلاعہ فنظر الی اطول جمل واطول رجل فی الجیش فمر تحتہ ثم جاعوا فنحر رجل
ثلث جزائر ثم جاعوا فنحر رجل ثلث جزائر ثم جاعوا فنحر رجل ثلث جزائر ثم نہاہ ابو عبیدۃ ترجمہ
جابرؓ سے روایت ہے ہم تین سو سوار ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابو عبیدہ کو سردار بنا کر قریش کا قافلہ لوٹنے کو تو ہم سمندر کے
کنارے ٹھہرے رہے (قافلہ کی انتظار میں) اور بھوک ایسی ہوئی کہ آخر پتے جھاڑ کر کھانے لگے اتنے میں دریا نے ایک جانور کنارے پر پھینکا جسکو
عنبر کہتے ہیں اوسکو ہم آدھے مہینے تک کھایا کیے اور اوسکی چربی بجائے تیل کے لگایا کیے یہانتک کہ ہمارے بدن پھر ویسے تازے ہو گئے
(جو بھوک سے اترے ہوئے تھے) ابو عبیدہ نے اوسکی ایک پسلی لی اور سب سے لنبا اونٹ لیا اور سب سے لنبے شخص کو اوسپر سوار کیا وہ
اوسکی تلے سے نکل گیا پھر لوگوں کو بھوک ہوئی تو ایک شخص نے تین اونٹ کاٹ ڈالے پھر بھوک ہوئی تو تین اور کاٹے پھر بھوک ہوئی

تو تین اونٹ کاٹے پھر ابو عبیدہ نے منع کیا اس خیال سے کہ سواریاں نہ بچیں گی قال سفیان قال ابو الزبیر عن جابر فسألنا النبي صلى الله عليه وسلم فقال هل معكم منه شيء قال فأخرجنا من عينيه كذا وكذا قلة من ودك ونزل في حجاج عينه أربعة نفر وكان مع أبي عبيدة جراب فيه تمر فكان يعطينا القبضة ثم صار إلى التمرة فلما فقدناها وجدنا فقدها

سفیان نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے ابو الزبیر نے جابر سے سنا ہے اوس کی آنکھوں سے چربی کا ایک ڈھیر نکالا اور اوس کی آنکھ کے حلقوں میں چار آدمی اوتر گئے۔ ابو عبیدہ پاس ایک تھیلا تھا کھجور کا وہ ہم کو ایک ایک مٹھی دیتے پھر ایک ایک کھجور دینے لگے جب وہ بھی نہ ملے تو ہم کو معلوم ہوا اوس کا نہ ملنا (یعنی نہ ملنے سے جو تکلیف ہوئی اوس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی کھجور روز غنیمت تھی کچھ تو تسکین ہوتی تھی) عن

جابر قال بعثنا النبي صلى الله عليه وسلم مع أبي عبيدة في سرية فنفد زادنا فمررنا بحوت قد قذف به البحر فأردنا أن نأكل منه فنهانا أبو عبيدة ثم قال نحن رسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي سبيل الله كلوا فأكلنا منه أياما فلما قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبرناه فقال إن كان بقي معكم شيء فابعثوا به إلينا

ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ہم کو ابو عبیدہ کے ساتھ ایک لشکر میں بھیجا ہمارا توشہ ختم ہو گیا تو ہم کو ایک مچھلی ملی جسکو دریا نے کنارے پر ڈال دیا تھا ہم نے قصد کیا اوس میں سے کھانے کا ابو عبیدہ نے منع کیا پھر کہا ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور اوس کی راہ میں نکلے ہیں کھاؤ تو ہم کتنی دنوں تک اوس میں سے کھاتے رہے جب رسول اللہ صلعم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اگر اوس میں سے کچھ بچا ہو تو ہمارے پاس بھیجو

عن جابر قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم مع أبي عبيدة ونحن ثلاثمائة وبضعة عشر وزودنا جرابا من تمر فأعطانا قبضة قبضة فلما أن جزناه أعطانا تمرة تمرة حتى إن كنا لنمصها كما يمص الصبي ونشرب عليها الماء فلما فقدناها وجدنا فقدها حتى إن كنا لنخبط الخبط بقسينا ونسفه ثم نشرب عليه من الماء حتى سمينا جيش الخبط ثم أجزنا الساحل فإذا دابة مثل الكثيب يقال له العنبر فقال أبو عبيدة ميتة لا تأكلوه ثم قال جيش رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي سبيل الله عز وجل ونحن مضطرون كلوا باسم الله فأكلنا منه وجعلنا منه وشيقة ولقد جلس في موضع عينه ثلاثة عشر رجلا قال فأخذ أبو عبيدة ضلعا من أضلاعه فرحل به أجسم بعير من أباعر القوم فأجاز تحته فلما قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما حبسكم قلنا كنا نتبع عيرات قريش وذكرنا له من أمر الدابة فقال ذاك رزق رزقكموه الله عز وجل أمعكم منه شيء قال قلنا نعم

ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ہم کو ابو عبیدہ کے ساتھ بھیجا اور ہم تین سو دس کئی آدمی تھے اور ایک تھیلا کھجور کا ساتھ کر دیا (کیونکہ آپ کو خیال تھا کہ جلد لوٹ آئیں گے) ابو عبیدہ نے اوس میں سے ایک ایک مٹھی ہم کو دی جب تمام ہونے لگا تو ایک ایک کھجور دی ہم اوس کو اس طرح چوستے جیسے لڑکا چوستا ہے اور اوپر سے پانی پی لیتے جب وہ بھی نہ ملی تو ہم کو قدر معلوم ہوئی اوس کی آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اپنی کمانوں سے پتے جھاڑتے درخت کی اور اوس کو پھانک کر اوپر سے پانی پی لیتے یہاں تک کہ اوس لشکر کا نام جیش الخبط (یعنی پتوں کا لشکر) ہو گیا جب ہم سمندر کے کنارے پہنچے تو وہاں ایک جانور پایا جو ایک ٹیلے کی طرح پڑا تھا جسکو عنبر کہتے ہیں

ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہے پھر سکوت کیا اور پھر کہا نہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور ہم بھوکے
بیقرار ہیں (یعنی ایسے وقت میں تو مردار بھی درست ہے) کہا اوسکا نام عنبر ہے پھر ہمنے کہا یا اوس میں سے اور کچھ گوشت اوسکا نکال کر رکھ لیا اور
مین بھنا ہے لیے اور اوسکی آنکھوں کے حلقے میں تیرہ آدمی سما گئے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آئے تو آپ نے پوچھا تم نے دیر کیوں لگائی
ہم نے کہا ہم قریش کے قافلوں کو ڈھونڈھتے تھے اور ہمنے ذکر کیا آپ سے اوس جانور کا آپ نے فرمایا وہ رزق تھا اللہ کا جو اوس نے تم کو دیا کیا
تمھارے پاس کچھ باقی ہے ہم نے کہا ہاں

الضفدع مینڈک کا بیان

عن عبد الرحمن بن عثمان ان طبيبا ذكر ضفدعا في دواء عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قتله ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہے ایک حکیم نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا مینڈک کو دوا میں ڈالوں آپ نے منع کیا اوسکے مارنے سے

الجراد ٹڈی کا بیان

عن عبد الله بن ابي اوفى قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع غزوات فكنا ناكل الجراد ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلعم کے ساتھ سات بار ہم ٹڈیاں کھاتے تھے

عن ابي يعفور قال سالت عبد الله بن ابي اوفى عن قتل الجراد فقال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ست غزوات ناكل الجراد ترجمہ ابو یعفور سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا ٹڈی کو انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ جہاد کیے ہم ٹڈیاں کھاتے تھے

قتل النمل چیونٹی کے مارنے کا بیان

عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نملة قرصت نبيا من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقت فاوحى الله عز وجل اليه ان قد قرصتك نملة اهلكت امة من الامم تسبح ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے ایک پیغمبر کو کاٹا انہوں نے حکم دیا سارا بل چیونٹیوں کا جلا دیا گیا تو اللہ نے وحی بھیجی اون کیطرف تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا اور تو نے ایک امت کو مار ڈالا جو پاکی کرتے تھے اپنے رب کی

عن الحسن ان نبيا من الانبياء تحت شجرة فلدغته نملة فامر ببيتهن فحرق على ما فيها فاوحى الله اليه فهلا نملة واحدة ترجمہ حسن سے روایت ہے ایک پیغمبر درخت کے تلے اوترے اونکو ایک چیونٹی نے کاٹا انہوں نے حکم دیا سارا گھر چیونٹیوں کا جلا دیا گیا تب اللہ نے اونکو وحی بھیجی کہ تو نے اوسی چیونٹی کو کیوں نہیں جلا دیا جس نے کاٹا تھا

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وزاد فانهن يسبحن ترجمہ ابوہریرہ سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ چیونٹیاں تسبیح کرتی ہیں

عن ابي هريرة نحوه ولم يرفعه ترجمہ ابوہریرہ سے موقوفاً ایسی ہی روایت ہے آخر کتاب الصيد والذبائح تمام ہوئی کتاب شکار اور ذبیحوں کے

كتاب الضحايا کتاب قربانیوں کی

عن ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من راى هلال ذي الحجة فاراد ان يضحي فلا ياخذ من شعره ولا من اظفاره حتى يضحي ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بقر عید کا چاند دیکھے اور قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخون نہ لیوے یہانتک کہ قربانی کرے

عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اراد ان يضحي فلا يقلم من اظفاره ولا يحلق شيئا من شعره في عشر الاول من ذي الحجة ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ اپنے ناخون نہ کترے اور بال نہ منڈائے ذی الحجہ کے دسویں تاریخ تک یعنی دسویں تاریخ کو قربانی کے بعد
حجامت بنا وے عن سعيد بن المسيب قال من اراد ان يضحي فدخلت ايام العشر فلا ياخذ من شعره ولا اظفاره
فذكرته لعكرمة فقال الا يعتزل النساء والطيب ترجمہ سعید بن مسیب نے کہا جو شخص قربانی کرنا چاہے پھر ذی الحجہ کے دن
آجاویں تو بال اور ناخون نہ لیوے عثمان نے کہا میں نے یہ عکرمہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا اور عورتوں سے جدا رہے اور خوشبو بھی نہ
لگا دے عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دخلت العشر فاراد احدكم ان يضحي فلا يمس
من شعره ولا من بشره شيئا ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا پہلا دہا شروع ہووے
پھر تم میں سے کسی کا قصد ہو قربانی کرنے کا تو اپنے بالوں اور ناخونوں کو نہ چھوے (یعنی نہ کترے) یہ ممانعت جمہور علما کے نزدیک تنزیہی
ہے (زہر الربی) باب من لم يجد الاضحية جس شخص کو قربانی کا مقدور نہ ہو عن عبد الله بن عمرو بن العاص
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل امرت بيوم الاضحى عيدا جعله الله عز وجل لهذه الامة فقال
الرجل ارأيت ان لم اجد الا منيحة انثى افاضحي بها قال لا ولكن تاخذ من شعرك وتقلم اظفارك وتقص
شاربك وتحلق عانتك فذلك تمام اضحيتك عند الله عز وجل ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے مجھے حکم ہوا ذی الحجہ کی دسویں تاریخ عید کرنے کا اللہ تعالی نے اسکو عید کیا اس امت
کے لیے وہ بولا اگر میرے پاس کچھ نہ ہو (یعنی قربانی کے موافق نصاب نہ ہو) مگر ایک ہی بکری یا اونٹنی کیا میں اسکو قربانی کروں
آپنے فرمایا نہیں (کیونکہ ایک ہی جانور ہے اسکو بھی کاٹ ڈالیگا تو تکلیف ہوگی) لیکن تو اپنے بال بنا اور ناخون کترا اور مونچھ
کے بال لے اور زیر ناف کے بال مونڈ بس یہی تیری قربانی ہے پوری اللہ کے نزدیک ذبح الامام اضحيته بالمصلى امام
اپنی قربانی عیدگاہ میں کرے عن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يذبح او ينحر بالمصلى
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح یا نحر کرتے تھے عیدگاہ میں (ذبح بکری یا گائے کو اور نحر یعنی
برچھا مارنا اونٹ کو) عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نحر يوم الاضحى بالمدينة قال وقد
كان اذا لم ينحر يذبح بالمصلى ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا مدینہ میں اور جب نحر نہیں
کرتے تھے تو ذبح کرتے تھے عیدگاہ میں ذبح الناس بالمصلى عیدگاہ میں لوگوں کا قربانی کرنا عن جندب بن
سفيان قال شهدت الاضحى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس فلما قضى الصلوة راى غنما قد ذبحت
فقال من ذبح قبل الصلوة فليذبح شاة مكانها ومن لم يكن ذبح فليذبح على اسم الله عز وجل ترجمہ جندب
بن سفیان سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا بقرعید میں آپنے نماز پڑھائی لوگوں کو عید کی جب نماز سے فارغ
ہوئے تو بکریوں کو دیکھا وہ ذبح ہو چکی تھیں آپنے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے کیونکہ
نماز سے پہلے قربانی درست نہیں اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا ابھی تک وہ ذبح کرے اللہ کے نام پر ما نهي عنه

یعنی الاضاحی جن جانورون کی قربانی منع ہی اونکا بیان **العوراء** کانی جسکی آنکھ اندہی ہو عَنْ اَبِی الضَّحَّاكِ عُبَيْدِ
بْنِ فَيْرُوزَ مَوْلَى بَنِي شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ حَدِّثْنِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَضَاحِيِّ قَالَ
قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِي اَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ اَرْبَعٌ لَا يُجْزِيْنَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ
الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيْرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي قُلْتُ اِنِّي اَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ
وَاَنْ يَكُوْنَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى اَحَدٍ ترجمہ ابو الضحاک سے روایت ہی جسکا نام عبید بن
فیروز تہا اور وہ مولی تہا بنی شیبان کا مین نے براء بن عازب سے کہا بیان کرو مجہہ سے ان قربانیون کو جن سے منع کیا رسول اللہ صلعم نے
اونہون نے کہا آپ کہڑے ہوئے (اور سطرح اشارہ کیا براء نے اشارہ کرکی تبلایا اور کہا) میرا ہاتہ آپکے ہاتہ سے چہوٹا ہی آپنے
فرمایا چار طرح کے جانور درست نہین قربانی کے لیے ایک تو کانا جسکا کانا پن صاف معلوم ہو دوسری بیمار جسکی بیماری صاف روشن ہو
تیسری لنگڑا جسکا لنگڑا پن ظاہر ہو چوتہی ناتوان (دبلا) جسکی ہڈیون مین گودا نہ رہا ہو مین نے کہا مجہے تو وہ جانور بہی برا
معلوم ہوتا ہے (قربانی کے لیے) جسکے سینگ ٹوٹے ہون یا دانت ٹوٹے ہون آپنے فرمایا جو جانور تجہے برا معلوم ہو اوسکو چہوڑ دے
اور جو پسند ہو اوسکی قربانی کر (مگر دوسری کو منع مت کر اوسکی لینے سے) **العرجاء** لنگڑی عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ
قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدِّثْنِي مَا كَرِهَ اَوْ نَهَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَضَاحِيِّ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ وَيَدِي اَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ
لَا يُجْزِيْنَ فِي الْاَضَاحِيِّ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيْرَةُ
الَّتِي لَا تُنْقِي قَالَ فَاِنِّي اَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ نَقْصٌ فِي الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ
عَلَى اَحَدٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس مین یہہ ہی کہ براء نے کہا مجہے تو وہ جانور بہی برا معلوم ہوتا ہی جسکی سینگ یا کان مین نقص
ہو **العجفاء** دبلی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهِ وَاَصَابِعِي
اَقْصَرُ مِنْ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ يَقُوْلُ لَا يَجُوْزُ مِنَ الضَّحَايَا الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ
عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي ترجمہ براء بن عازب سے
ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے اپنی اونگلیون سی تبلایا اور میری اونگلیان آپ کی اونگلیون سے چہوٹی ہین آپنے
فرمایا قربانی مین چار جانور درست نہین پہر بیان کیا اونہی چار ڈنگرون کو جو اوپر بیان ہوئے **المقابلة** وہو ما قطع طرف
اذنها وہ جانور جسکا سامنے سی کان کٹا ہو عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ
الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا بَتْرَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی حکم کیا
ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکہہ اور کان دیکہنے کا (قربانی کے جانور مین کہ یہہ دونون صحیح اور سالم ہون) اور منع کیا ہمکو مقابلہ
سے جسکا کان سامنے سے کٹا ہو (اور مدابرہ سی (جسکا کان پیچہے سی کٹا ہو) اور بترا سے (جسکی دم کٹی ہو) اور خرقا سے

جسکی کان مین اگل سوراخ ہو) المدابرۃ مدابرہ کا بیان عن علی قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
نستشرف العین والاذن وان لا نضحی بعوراء ولا مقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء ترجمہ وہی ہے
اسنا زیادہ ہے کہ منع کیا ہمکو عوراء سے یعنی کانی سے اور شرقا سے (جسکی کان چری ہوئی ہون) اور خرقا کا ذکر نہین ہے الخرقاء
وہی التی تخرق اذنہا خرقا کا بیان جسکی کان مین سوراخ ہو عن علی بن ابی طالب قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یضحی بمقابلۃ او مدابرۃ او شرقاء او خرقاء او جدعاء ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا ہمکو
رسول اللہ صلعم نے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقا اور خرقا اور جدعا (جسکی کان کٹی ہون) کی قربانی سے الشرقاء شرقا
کا بیان وہی مشقوقۃ الاذن جسکی کان چری ہون عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یضحی بمقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء ولا عوراء ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قربانی کیجاوے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقا اور خرقا اور عورا کے سب کے معنے اوپر گزر چکے
عن علی یقول امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن ترجمہ حضرت علی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہمکو آنکھ اور کان دیکھنے کا (قربانی کی جانور مین) العضباء عضبا کا بیان جسکا سینگ
ٹوٹا ہو عن جری بن کلیب قال سمعت علیا یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یضحی باعضب القرن
فذکرت ذلک لسعید بن المسیب فقال نعم الا عضب النصف واکثر من ذلک ترجمہ جری بن کلیب سے روایت
ہے مینے حضرت علی سے سنا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی سے اس جانور کے جسکا سینگ ٹوٹا ہو پھر مینے سعید
بن المسیب سے بیان کیا انہون نے کہا ہان جب آدھا یا آدھے سے زیادہ سینگ ٹوٹ گیا ہو (تو درست نہین اور اس سے کم ہو تو
درست ہے) المسنۃ والجذعۃ مسنہ اور جذعہ کا بیان ف مسنہ وہ جانور جسکا سن قربانی کے لائق ہو گیا ہو وہ اونٹ
مین پانچ برس مین جو چھٹی مین لگا ہو اور گائی بیل مین دو برس جو تیسری مین لگا ہو اور بھیڑ بکری مین ایک برس جو دوسرے
مین لگے ہو اور جذعہ جسکا سن اس سے کم ہو عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا
ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قربانی
کرو مگر مسنہ کی البتہ جب تم پر مسنہ کی قربانی دشوار ہو تو بھیڑ مین سے جذعہ کرو ف یعنی وہ بھیڑ جسپر قریب ایکسال کے گزرا ہو مگر سال
پورا نہ ہوا ہو بکری اس سن کی درست نہین بھیڑ درست ہے عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ
غنما یقسمہا علی صحابتہ فبقی عتود فذکرہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ انت ترجمہ عقبہ
بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بکریان دین صحابہ کو بانٹنے کی لیے پھر ایک بکری بچ رہی ایکسال کی
انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا تو اسکو قربانی کر عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قسم بین اصحابہ ضحایا فصارت لی جذعۃ فقلت یا رسول اللہ صارت لی جذعۃ فقال ضح بہا

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو قربانیاں بانٹیں میرے حصے میں ایک جذعہ آیا
میں نے کہا یا رسول اللہ میرے حصے میں تو ایک جذعہ آیا آپ نے فرمایا اسی کو قربانی کر عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا أَضَاحِيَ فَأَصَابَنِي جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَابَتْنِي جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ
بِهَا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّأْنِ ترجمہ
عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم نے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے جذعہ سے عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ هَذَا الْيَوْمُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَذَعَ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ ترجمہ عاصم بن کلیب نے سنا اپنے باپ سے
انہوں نے کہا ہم سفر میں تھے کہ عید اضحی آگئی تو ہم میں سے کوئی دو یا تین جذعہ دیکر ایک مسنہ خریدنے لگا قربانی کے لیے
ایک شخص کھڑا ہوا مزینہ (ایک قبیلہ ہے) میں سے وہ بولا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو یہی دن آیا پھر کوئی
ہم میں سے دو یا تین جذعہ دیکر مسنہ لینے لگا آپ نے فرمایا جذعہ بھی اوسی کام پر آسکتا ہے جس کام پر ثنی (یعنی مسنہ) آسکتا ہے
عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْأَضْحَى بِيَوْمَيْنِ نُعْطِي الْجَذَعَتَيْنِ بِالثَّنِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِئُ مِمَّا تُجْزِئُ مِنْهُ الثَّنِيَّةُ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھ تھے تو عید اضحی سے دو دن پہلے دو جذعہ دیکر ایک مسنہ لینے لگے (قربانی کے لیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جذعہ
بھی کافی ہے جہاں ثنی کافی ہے

الْكَبْشُ مینڈھے کا بیان

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي
بِكَبْشَيْنِ قَالَ أَنَسٌ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے دو مینڈھوں کی
(یعنی نر بھیڑوں کی) اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ
أَمْلَحَيْنِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو املح تھے (یعنی کالے اور سفید
دونوں رنگ ملے ہوئے مگر سفیدی زیادہ یا نری سفید یا سفید سرخ یا سیاہ سرخ) عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو املح تھے سینگ دار تھے اون دونوں کو ذبح کیا اپنے ہاتھ سے بسم اللہ اللہ اکبر
کہکر اور اپنا پاؤں پہلو پر رکھا اون کے (ذبح کرتے وقت) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا مُخْتَصَرٌ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید اضحی کے دن پھر جھکے دو املح مینڈھوں کی طرف اور اون کو ذبح کیا (یہ روایت مختصر کی گئی ہے شعبہ
روایت سے) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ كَأَنَّهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ

فَذَبَحَهُمَا وَإِلَى جُزَيْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کو دو
مینڈھوں کی طرف جو املح تھے اور ان کو ذبح کیا پھر ایک ٹولی کی طرف گئے بکریوں کے اور ان کو بانٹا ہم لوگوں میں عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ضَحَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ ترجمہ ابو سعید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ایک مینڈھے سے جو سینگ دار تھا موٹا تازہ عمدہ چلتا تھا سیاہی میں
کھاتا تھا سیاہی میں دیکھتا تھا سیاہی میں یعنی اوسکے چاروں پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے گرد سے کالے تھے اور باقی سفید

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُجْزِئُ عَنْهُ الْبَدَنَةُ فِي الضَّحَايَا اونٹ کتنے آدمیوں کیطرف سے قربانی میں کافی ہے عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ فِي قَسْمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيرٍ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کے بانٹنے وقت ایک اونٹ کو برابر دس بکریوں کو رکھتے تھے **ف** تو معلوم ہوا کہ ایک اونٹ
قربانی میں دس آدمیوں کیطرف سے کافی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى
فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَعِيرِ عَنْ عَشَرَةٍ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ ترجمہ ابن عباس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
سفر میں اتنے میں بقرعید کا دن آیا تو اونٹ میں دس آدمی شریک ہوگئے اور گائے میں سات آدمی

بَابُ مَا يُجْزِئُ عَنْهُ الْبَقَرَةُ فِي الضَّحَايَا قربانی میں گائے بیل کتنے آدمیوں کیطرف سے کافی ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَنَشْتَرِكُ فِيهَا ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے ہم تمتع کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تو گائے کاٹتے سات آدمیوں کیطرف سے اور اوس میں شریک ہو جاتے

بَابُ ذَبْحِ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ الْإِمَامِ امام سے پہلے قربانی کرنا
عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى فَقَالَ مَنْ وَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ
نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَجَّلْتُ نُسُكِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ أَهْلِي وَ
جِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِدْ ذَبْحًا آخَرَ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ
قَالَ اذْبَحْهَا فَإِنَّهَا خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تَقْضِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کھڑے ہوئے عید اضحی کے دن تو فرمایا جو شخص ہمارے قبلے کیطرف منہ کرتا ہے اور ہماری سی نماز پڑھتا ہے اور ہماری سی قربانی کرتا ہے
تو وہ قربانی نہ کرے جب تک نماز پڑھ لیوے پھر یہ سنکر میرے ماموں (ابو بردہ بن نیار) کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ میں نے جلدی سے
قربانی کرلی اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلانے کے لیے آپ نے فرمایا دوسری قربانی کر (کیونکہ وہ درست نہیں ہوئی) ابو بردہ نے
کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے (جو ابھی ایک سال کا نہیں ہوا) اور وہ میرے نزدیک بہتر ہے دو بکریوں سے گوشت کی آپ نے فرمایا اوسی کو
ذبح کر یہ بہتر ہے تیری دو قربانیوں میں اور پھر کسی کو تیرے بعد جذعہ کرنا درست نہیں **ف** کرمانی نے کہا یہ حکم خاص تھا
ابو بردہ کے لیے جیسے ایک گواہی خاص تھی خزیمہ سے اور ایسا بہت ہوا ہے صحابہ کے لیے اور جذعہ بکری کا درست نہیں قربانی میں اور بھیڑ کو
البتہ بھیڑ کا جذعہ درست ہے جیسے اوپر گزرا (اسکا بیان اوپر گزرا) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يوم النحر بعد الصلوة ثم قال من صلى صلوتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل الصلوة فتلك
شاة لحم فقال ابو بردة يا رسول الله والله لقد نسكت قبل ان اخرج الى الصلوة وعرفت ان اليوم يوم اكل و
شرب فتعجلت فاكلت واطعمت اهلي وجيراني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك شاة لحم قال فان
عندي عناقا جذعة خير من شاتي لحم فهل تجزي عني قال نعم ولن تجزي عن احد بعدك ترجمہ براء بن عازب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا بقرعید کی روز نماز کی بعد تو فرمایا جس شخص نے ہماری ایسی نماز پڑہی پہر ہماری
ایسی قربانی کی (نماز کے بعد) تو اوسنے قربانی کی اور جس شخص نے قربانی کی نماز سے پہلے وہ گوشت کی بکری ہے (یعنی قربانی کا ثواب اوسکو
نہین ملیگا ویسا ہی جیسے گوشت کہانے کے لیے کسی نے بکری کاٹی) ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین نے تو قربانی کی نماز سے پہلے
مین سمجہا کہ یہ دن کہانے پینے کا ہے تو مین نے جلدی کی آپ بہی کہایا اور اپنے گہر والون اور پڑوسیونکو کہلایا رسول اللہ صلعم نے
فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی ابو بردہ نے کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جذعہ وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے
کیا وہ درست ہو جاویگا قربانی کی لیے آپنے فرمایا ہان مگر تیری سوا اور کسی کے لیے درست نہ ہوگا عن انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوم النحر من كان ذبح قبل الصلوة فليعد فقام رجل فقال يا رسول الله هذا يوم يشتهى
فيه اللحم فذكر هنة من جيرانه كان رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقه قال وعندي جذعة هي احب الي
من شاتي لحم فرخص له فلا ادري ابلغت رخصته من سواه ام لا ثم انكفأ الى كبشين فذبحهما ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے بقرعید کے روز فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ پہر ذبح کرے ایک شخص کہڑا ہوا
اور بولا یا رسول اللہ یہ دن ہے جسمین ہر ایک کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور بیان کیا اپنے پڑوسیونکی محتاجی کا حال رسول اللہ
نے اوسکو سچا سمجہا پہر وہ بولا میرے پاس ایک جذعہ ہے جو گوشت کی دو بکریون سے مجہے زیادہ پسند ہے آپنے اوسکو اجازت دی ذبح
کرنیکی قربانی کے لیے) مین نہین جانتا کہ یہ اجازت اور وں کے لیے بہی تہی یا نہین بعد اسکی آپ جہکے دو دنبیون کیطرف اور اون کو
ذبح کیا عن ابي بردة بن نيار انه ذبح قبل النبي صلى الله عليه وسلم فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يعيد
قال عندي عناق جذعة هي احب الي من مسنتين قال اذبحها وفي حديث عبيد الله فقال اني لا اجد الا جذعة
فامره ان يذبح ترجمہ ابو بردہ بن نیار نے ذبح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آپنے اونکو حکم کیا پہر ذبح کرنیکا انہون نے
کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ جذعہ ہے جو میری نزدیک دو مسنون سے بہتر ہے آپنے فرمایا اوسی کو ذبح کر عبید اللہ کی روایت مین ہے
ابو بردہ نے کہا میرے پاس تو اب کچہ نہین سوا ایک جذعہ کے آپنے فرمایا ذبح کر اوسکو عن جندب بن سفيان قال ضحينا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم اضحى ذات يوم فاذا الناس قد ذبحوا ضحاياهم قبل الصلوة فلما انصرف راهم النبي صلى
الله عليه وسلم انهم ذبحوا قبل الصلوة فقال من ذبح قبل الصلوة فليذبح مكانها اخرى ومن كان لم يذبح
حتى صلينا فليذبح على اسم الله عز وجل ترجمہ جندب بن سفیان سے روایت ہے ہم نے بقرعید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بیان کرتا ہوں دانت تو ایک ہڈی ہی ہے (حیوان کی تو اوس سے ذبح کیونکر جائز ہوگا) اور ناخون چھری ہیں حبشیوں کی (وہ ناخون
نہیں کترا تے اور جانوروں کو اوسی سے کاٹ لیتے ہیں اور وہ کافر ہیں تو اونکی مشابہت نہ کرنا چاہیے) **باب الامر باحداد الشفرة**
چھری کے تیز کرنیکا حکم (تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو) **عن** شداد بن اوس قال ثنتان حفظتهما عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ان الله كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم
فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے میں نے دو باتیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر یاد کیں ہیں آپنے فرمایا اللہ نے سب پر احسان فرض کیا ہے تو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو
(کہ مقتول کو زیادہ تکلیف نہ ہو یہ نہیں کہ تکلیف دیکر مارو) اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح کرو اور اپنی چھری تیز کرلو اور جانور
کو آرام دو **باب الرخصة في نحر ما يذبح وذبح ما ينحر** اگر اونٹ کو ذبح کریں نحر کی بجائے اور دوسری جانوروں کو
نحر کریں ذبح کی بجائے تو کچھ قباحت نہیں **عن** اسماء بنت ابي بكر قالت نحرنا فرسا على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاكلناه ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہم نے ایک گھوڑے کو نحر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھر
کھایا اوسکو **باب ذكاة التي قد نيب فيها السبع** جس جانور میں درندہ دانت مارے اوسکا ذبح کرنا **عن** زيد بن ثابت
ان ذئبا نيب في شاة فذبحوها بمروة فرخص النبي صلى الله عليه وسلم في اكلها ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے
ایک بھیڑیے نے دانت مارا ایک بکری میں تو لوگوں نے اوسکو ذبح کردیا پتھر سے آپنے اجازت دی اوسکے کھانیکی **باب ذكاة**
المتردية في البئر التي لا يوصل الى حلقها ایک جانور کنوئیں میں گر پڑے اور نہ نکلے تو اوسکو کیونکر حلال کریں **عن** ابي
العشراء عن ابيه قال قلت يا رسول الله اما تكون الذكاة الا في الحلق واللبة قال لو طعنت في فخذها
لاجزاك ترجمہ ابو العشراء سے روایت ہے اونھوں نے سنا اپنے باپ سے (مالک دارمی سے) اونھوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ذکوۃ حلق
اور سینہ میں ضروری ہے آپنے فرمایا اگر تو جانور کے ران میں کونچا مارے تو بھی کافی ہے **ف** یعنی ضرورت کے وقت جب حلق یا
سینہ میں ذبح اور نحر ممکن نہ ہو تو جسطرح سے ہوسکے کریں **باب ذكر المنفلتة التي لا يقدر على اخذها** اگر ایک جانور بگڑ
جاوے جسکو پکڑ نہ سکیں **عن** رافع قال قلت يا رسول الله انا لاقوا العدو غدا وليس معنا مدى قال ما انهر
الدم وذكر اسم الله فكل ما خلا السن والظفر قال فاصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم نهبا فند بعير
فرماه رجل بسهم فحبسه فقال ان لهذه النعم او قال الابل اوابد كاوابد الوحش فما غلبكم منها فافعلوا
به هكذا ترجمہ رافع سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھری نہیں آپنے فرمایا جس
سے خون بہ جاوے اور اللہ کا نام لیا جاوے تو کھا مگر ناخون اور دانت نہیں اونھوں نے کہا پھر رسول اللہ صلعم کو لوٹ ملی وسمیں سے ایک اونٹ بگڑ
گیا ایک شخص نے تیر سے مارا وہ کھڑا رہ گیا آپنے فرمایا ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی وحشی ہوتے ہیں جیسے جنگل کے جانور تو جو تم کو تھکا دے
(یعنی قابو نہ دے) اوسکے ساتھ ایسا ہی کرو **عن** رافع بن خديج قال قلت يا رسول الله انا لاقوا العدو غدا وليس

مُدًى قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ
فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَةَ غَنَمٍ أَوْ إِبِلٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا ترجمہ وہی جو اوپر
گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ آپنے فرمایا میں اسکا سبب بیان کرتا ہوں (یعنی دانت اور ناخون سے ذبح کا درست نہ ہونیکا) دانت تو ہڈی ہے اور ناخون
جبشیوں کی چھری ہے عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ إِذَا ذَبَحَ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ
ذَبِيحَتَهُ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے احسان فرض کیا ہے ہر چیز پر (یعنی
سب پر رحم کرنا چاہیے) تو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری تیز کر لو جب ذبح کرنے لگو
اور آرام دو جانور کو **بَابُ** حُسْنِ الذَّبْحِ اچھی طرح ذبح کرنا عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ
وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ شداد بن اوس کی وہی روایت ہے جسکا ترجمہ ابھی گزرا عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا
الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ثُمَّ لْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ اثْنَتَانِ حَفِظْتُهُمَا مِنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا
الذَّبِيحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ اوپر گزر چکا **وَضْعُ** الرَّجُلِ عَلَى صَفْحَةِ الضَّحِيَّةِ قربانی کی جانور کے
پہلو پر ذبح کرتے وقت پاؤں رکھنا عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُكَبِّرُ وَ
يُسَمِّي وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ ترجمہ انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو کالے اور سفید تھے سینگ دار اور تکبیر کہی اور بسم اللہ کہی (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہا) اور میں نے
دیکھا آپ کو ذبح کرتے تھے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے اپنا پاؤں اونکی پہلو پر رکھے ہوئے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا تم نے یہ حدیث
انس سے سنی وہنوں نے کہا ہاں **تَسْمِيَةُ** اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الضَّحِيَّةِ قربانی کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَكَانَ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ
رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ترجمہ انس سے وہی روایت جسکا ترجمہ ابھی گزرا **التَّكْبِيرُ**
عَلَيْهَا اللہ اکبر کہنا قربانی کاٹتے وقت عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا
عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **ذَبْحُ** الرَّجُلِ الضَّحِيَّةَ بِيَدِهِ اپنی
قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَطَأُ عَلَى

وصفاحہما وذبحہما بیدہ وسمی وکبر ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا ذبح الرجل غیر اضحیتہ ایک آدمی دوسرے کی قربانی
ذبح کر سکتا ہے عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر بعض بدنہ بیدہ ونحر بعضہا غیرہ ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اپنی کچھ اونٹوں کو اپنی ہاتھ سے نحر کیا اور باقی اونٹوں کو اور شخص نے نحر کیا حضرت
علی رضی نے نحر ما یذبح جس جانور کو ذبح کرنا چاہیے اوسکو نحر کرے تو درست ہے عن اسماء قالت نحرنا فرسا علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکلناہ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہمنے نحر کیا ایک گھوڑی کو رسول اللہ صلعم کے
زمانہ میں پھر کھایا اسکو۔ اسکے خلاف روایت کیا عبدہ بن سلیمان نے وہ روایت یہ ہے عن اسماء قالت ذبحنا علی عہد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرسا ونحن فی المدینۃ فاکلناہ ترجمہ اسماء سے روایت ہے ہمنے ذبح کیا رسول اللہ صلعم کے زمانے میں ہم مدینہ میں
تھی ایک گھوڑی کو پھر کھایا اوسکو (شاید ذبح سے یہی نحر مراد ہے) واللہ اعلم من ذبح لغیر اللہ عز وجل جو شخص ذبح کرے سوا
خدا کے اور کسی کے لیے ف ذبح کرنا یعنی خون بہانا ایک ایسا کام ہے جو خاص اللہ کے لیے چاہیے اگرچہ گوشت دوسرے کاموں میں
صرف کیا جاوے جیسے بیچنے کے لیے یا مہمان کو کھلانے کو لیکن جو کوئی ذبح کرے کسی اور کے لیے یعنی اوسکی بڑائی جتانے کا جیسے
بادشاہوں کی تعظیم کے لیے کہنگے (دہنیی) کاٹتے ہیں یا سید احمد کبیر کی بڑائی کے لیے گائے کاٹتے ہیں یا اولیاء اللہ کی تعظیم کے لیے
بکرے کاٹتے ہیں تو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کیوقت اللہ کا نام لیوے مگر یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے بعضوں کا قول یہ بھی ہے کہ جب ذبح کیوقت اللہ کا نام لیا
تو وہ حلال ہے عن عامر بن واثلۃ قال سأل رجل علیا ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسر الیک شیئا دون
الناس فغضب علی حتی احمر وجہہ وقال ما کان یسر الی شیئا دون الناس غیر انہ حدثنی باربع کلمات وانا
وہو فی البیت فقال لعن اللہ من لعن والدہ ولعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ولعن اللہ من آوی محدثا ولعن اللہ
من غیر منار الارض ترجمہ عامر بن واثلہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت علی سے پوچھا کیا تم کو رسول اللہ صلعم پوشیدہ کچھ باتیں
بتلاتے تھے جو اوروں سے نہیں کہتے تھے یہ سنکر حضرت علی کو غصہ آیا یہاں تک کہ انکا چہرہ سرخ ہو گیا (کیونکہ نبی کی شان نہیں
کہ ایک سے کچھ کہیں اور دوسرے سے کچھ) اور کہا مجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں بتلاتے تھے جو لوگوں سے نہ فرماتے ہوں البتہ ایکبار میں
اور آپ گھر کے اندر تھے تو آپ نے چار باتیں فرمائیں ایک تو یہ کہ لعنت کرے اللہ اسپر جو اپنے باپ پر لعنت کرے دوسرے یہ کہ لعنت کرے
اللہ اسپر جو ذبح کرے سوا اللہ کے اور کسی کے لیے تیسرے یہ کہ لعنت کرے اللہ اسپر جو بدعتی کو جگہ دیوے (یعنی اوسکی مدد کرے اور اوسکی
بدعت سے خوش ہو) چوتھے یہ کہ لعنت کرے اللہ اسپر جو زمین کے نشانی کو (جس سے چلنیوالوں کو راہ معلوم ہو جیسے کہ میل منار
وغیرہ) مٹا دے النہی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلث وعن امساکہا تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا
اور اوسکا رکھ چھوڑنا منع ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان تؤکل لحوم الاضاحی بعد ثلث
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا قربانی کا گوشت تین روز کے بعد کھانے سے (بلکہ بانٹ دینا چاہیے)
عن ابی عبید مولی ابن عوف قال شہدت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فی یوم عید بدأ بالصلوۃ قبل

(جو اعند

الخطبة ثم صلى بلا اذان ولا اقامة ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى ان يمسك لحم من نسكه
شيئا فوق ثلثة ايام ترجمه ابو عبید سے روایت ہے جو مولیٰ تھے ابن عوف کے میں حضرت علی کے ساتھ عید کی تو اونھون نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے
بغیر اذان اور اقامت کے پھر کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ منع کرتے تھے قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے عن علي بن ابي طالب
قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهاكم ان تاكلوا لحوم نسككم فوق ثلث ترجمه حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلعم
نے منع کیا تم کو قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین روز سے زیادہ **الاذن في ذلك** تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے اور اوسکے کھانے کی
اجازت عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل لحوم الضحايا بعد ثلث ثم قال كلوا
وتزودوا وادخروا ترجمه جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ کھانے سے پھر فرمایا
کھاؤ اور توشہ کرو سفر کا اور رکھ چھوڑو (تو ممانعت کی حدیثیں منسوخ ہوئیں) عن عبد الله بن خباب ان ابا سعيد الخدري
قدم من سفر فقدم اليه اهله لحما من لحوم الاضاحي فقال ما انا باكله حتى اسأل فانطلق الى اخيه لامه قتادة
بن النعمان وكان بدريا فسأله عن ذلك فقال انه قد حدث بعدك امر نقضا لما كانوا نهوا عنه من اكل لحوم
الاضاحي بعد ثلثة ايام ترجمه عبد اللہ بن خباب سے روایت ہے ابو سعید خدری سفر سے آئے اون کے گھر والون نے اونکے سامنے قربانی کا گوشت
رکھا (جو کہ رکھ چھوڑا تھا) اونھون نے کہا میں اسکو نہیں کھاؤنگا جب تک پوچھ نہ لوں پھر اپنے ماں جائے بھائی پاس گئے جنکا نام قتادہ بن نعمان تھا اور وہ بدری
(لڑائی میں موجود تھے) اون سے پوچھا اونھون نے کہا تمہارے بعد نیا حکم ہوا جس سے وہ حکم ٹوٹ گیا تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ
کھانیکا عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لحوم الاضاحي فوق ثلثة ايام فقدم
قتادة بن النعمان وكان اخا ابي سعيد لامه وكان بدريا فقدموا اليه فقال أليس قد نهى عنه رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ابو سعيد انه قد حدث فيه امر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا ان ناكله فوق ثلثة ايام
ثم رخص لنا ان ناكله وندخره ترجمه ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ
رکھنے سے قتادہ بن النعمان جو ابو سعید کے بھائی (یعنی ماں ایک باپ دو) بھائی تھے سفر سے آئے اور وہ بدری تھے (یعنی بدر کی لڑائی میں موجود
تھے) اون کے سامنے لوگوں نے قربانی کا گوشت رکھا تو اونھوں نے کہا کیا رسول اللہ صلعم نے اس سے منع نہیں کیا ہے ابو سعید نے کہا اس
میں ایک نیا حکم اور ہوا پہلے رسول اللہ صلعم نے ہم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے پھر اجازت دی کھانے کی اور رکھ
چھوڑنے کی عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني كنت نهيتكم عن ثلث عن زيارة القبور فزوروها
ولتزدكم زيارتها خيرا ونهيتكم عن لحوم الاضاحي بعد ثلث فكلوا منها وامسكوا ما شئتم ونهيتكم عن
الاشربة في الاوعية فاشربوا في اي وعاء شئتم ولا تشربوا مسكرا [illegible] ترجمه بریدہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا تین باتوں سے ایک تو قبروں کی زیارت سے (کیونکہ شرک کا زمانہ قریب تھا) لیکن اب زیارت
کرو اور زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ (یعنی یہ نہیں کہ زیارت کرنے جاؤ اور وہاں جاکر روؤ پیٹو چلاؤ اور گناہ کماؤ) دوسرے

قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے کیونکہ اس زمانے میں محتاج لوگ بہت تھے اب کھاؤ اور رکھو جبتک چاہو اور محمد کی روایت
میں کچھ نہیں ہے تیسرے نبیذ بنانے سے بعضی برتنوں میں جن میں پہلے شراب بنا کرتا تہا لاکھی تونبی وغیرہ اب جن برتن میں چاہو
پیو لیکن شراب نہ پیو جو نشہ لاوے عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ
بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ وَعَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ مَا بَدَا لَكُمْ وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا
وَمَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَاشْرَبُوا وَاتَّقُوا كُلَّ مُسْكِرٍ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
میں نے تم کو منع کیا تھا قربانیوں کا گوشت تین روز کے بعد کھانے سے اور نبیذ بنانے سے اور برتنوں میں سوا مشکیزہ کے اور قبروں کی زیارت سے لیکن اب کھاؤ
قربانیوں کا گوشت جبتک چاہو اور توشہ کرو سفر کے لیے اور رکھ چھوڑو اور جو شخص چاہے قبروں کی زیارت کرے کیونکہ قبروں کی زیارت
سے آخرت یاد آتی ہے کہ ایک دن ہم کو بھی اس دنیا سے سفر کرنا ہے اور پیو ہر برتن میں لیکن نشہ لانیوالی شراب سے بچو

الادخار من الاضاحی قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنا (سو کھا کر) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَفَّ دَافَّةٌ مِنْ أَهْلِ
الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَادَّخِرُوا ثُلُثًا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَنْتَفِعُونَ مِنْ أَضَاحِيهِمْ يَجْمِلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ قَالَ
وَمَا ذَاكَ قَالَ الَّذِي نَهَيْتَ مِنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُ لِلدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ كُلُوا وَادَّخِرُوا
وَتَصَدَّقُوا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ایکبار بقرعید میں محتاجوں کا جتھہ مدینہ میں آ گیا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا
تین دن تک قربانی کا گوشت کھاؤ اور رکھو تاکہ لوگ خیرات کریں تو محتاجوں کا پیٹ بھرے) بعد اسکے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ لوگ
اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے تھے اسکی چربی اٹھا رکھتے تھے اور اسکی کھالوں سے مشکیں بناتے تھے آپنے فرمایا پھر اب کیا ہوا لوگوں
نے کہا آپنے منع کر دیا قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنے سے آپنے فرمایا میں نے تو منع کیا تھا اس محتاجوں کی فوج کیوجہ سے جو آن پڑی تھی
کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور تصدق کرو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَتْ نَعَمْ أَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ فَأَحَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ ثُمَّ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قُلْتُ
مِمَّ ذَاكَ فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
ترجمہ عبد الرحمن بن عابس سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا میں حضرت عائشہ پاس گیا اور پوچھا کیا رسول اللہ صلعم منع کرتے تھے
قربانی کے گوشت سے تین دن کے بعد انہوں نے کہا ہاں لوگ محتاج تھے تو آپنے چاہا کہ جو [illegible] ہو وہ غریب کو کھلاوے اسلیے قربانی کا گوشت
تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کر دیا پھر کہا میں نے محمد صلعم کی آل کو دیکھا اس زمانے سے آپ کے گھر والے اور بھی جانتے ہیں وہ پایہ کھاتے
تھے بکری کا پندرہ دن کے بعد (تو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا جائز ہوا) میں نے کہا کیوں ایسی تکلیف تو وہ ہنس گئیں اور
بولیں کہ محمد صلعم کی آل نے تین دن برابر سوکھے سالن سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا یہانتک کہ آپ کی وفات ہو گئی عَنْ عَابِسٍ قَالَ

سألت عائشة عن لحوم الأضاحي قالت كنا نخبأ الكراع لرسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا ثم يأكله ترجمہ
عابس نے کہا میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے قربانیوں کے گوشت کو انہوں نے کہا ہم یہ اٹھا رکھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے ایک مہینے تک پھر آپ کہاتے اسکو عن أبي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن إمساك الأضاحي
فوق ثلاثة أيام ثم قال كلوا وأطعموا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قربانی کا گوشت تین روز
سے زیادہ رکھنے سے پھر فرمایا کہاؤ اور کھلاؤ (جبتک چاہو) **باب** ذبائح اليهود یہودیوں کا ذبح کیا ہوا جانور عن عبد الله
بن مغفل قال دلي جراب من شحم يوم خيبر فالتزمته قلت لا أعطي أحدا منه شيئا فالتفت فإذا رسول الله
صلى الله عليه وسلم يتبسم ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک مشک چربی کی ہاتھ آئی خیبر کے روز میں اس سے لپٹ گیا اور
(کہا) یہ میں کسیکو نہیں دونگا پھر میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلعم کھڑے ہیں اور ہنس رہے ہیں میرے اس کہنے پر اس سے معلوم ہوا کہ یہود
اور نصاری کا ذبیحہ درست ہے جب وہ اللہ کے نام پر ذبح کریں **ذبيحة** من لم يعرف وہ جانور جسکا حال معلوم نہ ہو کہ ذبح کے
وقت اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں عن عائشة أن ناسا من الأعراب كانوا يأتونا باللحم ولا ندري أذكروا اسم الله عليه
أم لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكروا اسم الله عليه عز وجل ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کچھ لوگ عرب کے (و كلوا)
ہمارے پاس گوشت لاتے تھے اور ہم کو معلوم نہ ہوتا کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں ہم نے پوچھا رسول اللہ
سے آپ نے فرمایا تم اللہ کا نام لیلو (کھاتے وقت) اور کھاؤ **تأويل** قول الله عز وجل ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم
الله عليه اس آیت کی تفسیر عن ابن عباس في قوله عز وجل ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه قال خاصمهم المشركون
فقالوا ما ذبح الله فلا تأكلوه وما ذبحتم أنتم أكلتموه ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ آیت مت کہاؤ اس جانور کو جس پر اللہ
کا نام نہ لیا جاوے اوتری جب مشرکون نے مسلمانوں سے بحث کی کہ جو اللہ ذبح کرے یعنی جو جانور مر جاوے اسکو تو نہیں کہاتے اور
جسکو تم ذبح کرو اسکو کہاتے ہو تو انکا جواب ہو گیا کہ حلت اور حرمت میں اللہ کے نام سے بحث ہے جسکو ہم اللہ کا نام لیکر کاٹیں
وہ حلال ہے اور جو اللہ کا نام لیں تو ہمارا کاٹا ہوا بھی حکم ہے اور مردار پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا تو وہ حرام ہوگا **النهي** عن
المجثمة (یعنی جانور کو نشانہ بنا کر مارین تو وہ درست نہیں) عن أبي ثعلبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحل المجثمة
ترجمہ ابو ثعلبہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجثمہ درست نہیں یعنی وہ جانور جسکو کھڑا کریں تیروں گولیوں کے نشانہ لگانیکو پھر
مر جاوے عن هشام بن زيد قال دخلت مع أنس على الحكم يعني ابن أيوب فإذا أناس يرمون دجاجة في
دار الأمير فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تصبر البهائم ترجمہ ہشام بن زید نے کہا میں انس کے ساتھ
حکم بن ایوب پاس گیا وہاں لوگ امیر کے گھر میں ایک مرغی پر نشانہ لگا رہے تھے انس نے کہا رسول اللہ صلعم نے منع کیا ہے جانوروں کو
اسطرح سے باندھ کر مارنے کو عن عبد الله بن جعفر قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على أناس وهم يرمون كبشا بالنبل
فكره ذلك وقال لا تمثلوا بالبهائم ترجمہ عبد اللہ بن جعفر نے کہا رسول اللہ نے دیکھا لوگوں کو ایک مینڈھے کو تیروں سے

مار ہی تہی اور اوسکو باندہ کر اپنی ہمراہ لیجاتا اسکو اور فرمایا مت مثلہ کرو جانورونکو مثلہ یہ ہی کہ زندہ جانور کی اوسکی اعضا کاٹنا یا زخم لگانا

عن ابن عمر قال لعن رسول اللہ صلعم من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلعم نے لعنت کی اوسپر جو جاندار کو نشانہ بناوے تیر یا گولی لگانیکے لیے عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول لعن اللہ من مثل بالحیوان ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تہے لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو مثلہ کرے جانور سے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلعم قال لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مت بناؤ جاندار کو نشانہ عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلعم ان تتخذ شیئا فیہ الروح غرضا ترجمہ وہی گزرا من

قتل عصفورا بغیر حقہا یعنی جو شخص بیفائدہ چڑیا کو مارے عن عبداللہ بن عمرو یرفعہ قال من قتل عصفورا فما فوقہا بغیر حقہا سأل اللہ عز وجل عنہا یوم القیمۃ قیل یا رسول اللہ فما حقہا قال حقہا ان تذبحہا فتاکلہا ولا تقطع راسہا فترمی بہا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ایک چڑیا یا اوس سے بڑے جانور کو ناحق مارے تو قیامت کی روز اوس سے پرسش ہوگی لوگون نے کہا یا رسول اللہ اوسکا حق کیا ہے آپنے فرمایا حق یہ ہے کہ اوسکو ذبح کرے پھر کہاوے اور اوسکا سر کاٹ کر نہ پہینک دیوے عن الشرید یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قتل عصفورا عبثا عج الی اللہ عز وجل یوم القیمۃ یقول یا رب ان فلانا قتلنی عبثا ولم یقتلنی لمنفعۃ ترجمہ شرید سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص ایک چڑیا کو بیفائدہ مار ڈالے وہ قیامت کے روز اللہ کے سامنے چلاویگی اور کہیگی اے پروردگار فلان شخص نے مجکو قتل کیا بیفائدہ یعنی اگر کہانے کی لیے مارتا تو نقصان نہ تہا بیفائدہ جانور کا خون کرنا مکروہ ہے

النہی عن اکل لحوم الجلالۃ جلالہ کی گوشت کہانیکی ممانعت ف جلالہ وہ جانور جو نری نجاست کہاتا ہو یا اکثر نجاست کہاتا ہو گائے ہو یا بکری مرغی ہو یا اور کوئی جانور ایسی جانور کا گوشت بعضون کی نزدیک درست نہیں اور بعضون کے نزدیک درست ہے کہ اوسکو کئی دن باندہ رکھیں اور پاک چارہ کہلاوین عن عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاہلیۃ وعن الجلالۃ وعن رکوبہا واکل لحمہا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے خیبر کے دن منع کیا بستی کی گدہون کی گوشت اور جلالہ سے یعنی اوسکا گوشت کہانیسے اور اوسپر سواری کرنیسے (کیونکہ وہ نجس ہے تو سواری کرنیسے اوسکا پسینہ لگیگا اور بدن نجس ہوگا)

النہی عن لبن الجلالۃ جلالہ کے دودہ پینیسے ممانعت عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المجثمۃ ولبن الجلالۃ والشرب من فی السقاء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مجثمہ سے جسکی معنی اوپر گزر چکے اور جلالہ کے دودہ پینیسے اور مشک مین منہ لگا کر پانی پینیسے (اسلیے کہ منہ مین کوئی چیز نہ چلی جاوے)

آخر کتاب الضحایا تمام ہوئی کتاب قربانیونکی ۞ اور تمام ہوا تیسرا ربع کتاب سنن نسائی شریف کا اللہ کے فضل اور انعام سے ۞

تم الربع الثالث ویتلوہ الربع الرابع ان شاء اللہ تعالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كتاب البيوع

کتاب بیچنے اور خریدنے کے مسائل میں

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أطيب ما أكل الرجل من كسبه وإن ولد الرجل من كسبه ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر وہ کمائی ہے جسکو آدمی آپ کماوے (یعنی اپنی محنت سے کماوے) اور آدمی کا لڑکا بھی اوس کی کمائی میں ہے (پس لڑکے کا مال کھانا درست ہے) عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أولادكم من أطيب كسبكم فكلوا من كسب أولادكم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد تمھاری بہتر کمائی ہے تو کھاؤ اپنی اولاد کی کمائی سے عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أطيب ما أكل الرجل من كسبه وولده من كسبه ترجمہ اوپر گزرچکا عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أطيب ما أكل الرجل من كسبه وإن ولده من كسبه ترجمہ اوپر گزرچکا

باب اجتناب الشبهات في الكسب

کمائی میں شبہ سے پرہیز کرنا عن النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فوالله لا أسمع بعده أحدا يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الحلال بين وإن الحرام بين وإن بين ذلك أمورا متشابهات وربما قال وإن بين ذلك أمورا مشتبهة قال وسأضرب لكم في ذلك مثلا إن الله عز وجل حمى حمى وإن حمى الله عز وجل ما حرم وإنه من يرع حول الحمى يوشك أن يخالط الحمى وربما قال إنه من يرتع حول الحمى يوشك أن يرتع فيه وإن من يخالط الريبة يوشك أن يجسر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اب میں بعد آپ کے کسی کی نہ سنونگا میں نے سنا آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے (جس میں کوئی شبہ نہیں) اور حرام کھلا ہوا ہے (جیسے زنا چوری شراب خوری) ان دونوں کے بیچ میں بعض کام ایسے ہیں جن میں شبہ ہے (یعنی حرام اور حلال دونوں کے ساتھ مشابہ ہیں مراد وہ کام ہیں جنکی حلت اور حرمت میں اختلاف ہے) میں تم سے ایک مثال بیان کرتا ہوں اللہ جل جلالہ نے ایک روند بنائی ہے اور اللہ کی روند حرام چیزیں ہیں (اوسکے اندر آنے کا حکم نہیں) تو جو شخص چرا دے گرد روند کے (یعنی روند سے دور نہ رہے اوسکے پاس چلا جاوے) تو قریب ہے کہ روند کے اندر چلا جاوے اوسیطرح جو شخص مشتبہ کاموں سے نہ بچے وہ قریب ہے کہ حرام کاموں میں پھنس جاوے) جو شخص مشکوک کام کرنے لگے تو قریب ہے کہ وہ جرأت کرے (اور جو یقینا حرام ہے اوسکو بھی کرنے لگے) عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان ما يبالي

الرَّجُلُ مِنْ أَيْنَ أَصَابَ الْمَالَ مِنْ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو
پر ایک زمانہ آوے گا جب کوئی پرواہ نہ کریگا کہاں سے مال پیدا کیا حلال سے خواہ حرام سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَأْكُلُونَ الرِّبَا فَمَنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آویگا جب لوگ سود کھاوینگے اور جو نہ کھاویگا اوسے بھی سود
کا غبار پڑیگا (یعنے سوداگر خود نہ کھاویگا تو دوسرے کو کھلاویگا یا سود کے مقدموں میں گواہی یا وکالت کریگا) بَابُ

التِّجَارَةِ سوداگری کا بیان عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
أَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَبِيعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ فَيَقُولُ لَا حَتَّى أَسْتَأْمِرَ تَاجِرَ بَنِي
فُلَانٍ وَيُلْتَمَسَ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُوجَدُ ترجمہ عمرو بن تغلب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مال پھیل جاویگا اور بہت ہوگا اور تجارت پھیل جاویگی اور جہالت ظاہر ہوگی اور ایک شخص
بیچیگا پھر کہیگا نہیں جبتک میں فلاں سوداگر سے مشورہ نہ کرلوں اور ایک بڑے محلے میں ڈھونڈھیں گے لکھنے والے کو کوئی نہ ملے گا
(یعنی علم گھٹ جاویگا) مَا يَجِبُ عَلَى التُّجَّارِ مِنَ التَّوْقِيَةِ فِي مُبَايَعَتِهِمْ سوداگروں کو خرید و فروخت میں کس قاعدے
پر عمل کرنا چاہیے عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا
فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں اگر سچ بولیں اور جو کچھ عیب ہو اوسکو بیان کر دیں تو اونکی بیچنے
میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولینگے (قیمت میں) اور عیب چھپا دیں تو اون کی بیچنے کی برکت جاتی رہیگی (اور بعوض نفع کے نقصان ہوگا)
ف تاجر کو راستی اور دیانتداری بہت ضروری ہے جو تاجر سچائی اور دیانتداری لازم کریگا اوسکی تجارت میں ترقی ہوگی الْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ
جھوٹی قسم کھاکر اپنا اسباب بیچنے والا عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ
خَابُوا وَخَسِرُوا الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ اونکی طرف دیکھیگا نہ اونکو پاک کریگا
(گناہوں سے) اور اون کو دکھہ کا عذاب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آیت کو پڑھا تب ابوذر نے کہا خراب ہوے وہ لوگ
اور برباد ہوئے آپنے فرمایا ایک تو اپنی ازار لٹکانے والا (غرور سے) دوسرے اپنا اسباب بیچنے والا جھوٹی قسم کھاکر۔ تیسرے دیکر
احسان رکھنیوالا عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْكَذِبِ ترجمہ ابوذر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی طرف اللہ نہیں دیکھیگا قیامت کے روز نہ اونکو پاک کریگا اور اونکو

دکھ کی مار ہے۔ ایک تو وہ جسکو کوئی چیز نہیں دیتا مگر احسان رکھتا ہے (یعنی جب کچھ دیتا ہے تو احسان جتایا کرتا ہے)
دوسری وہ جو ازار لٹکاتا ہے ٹخنوں سے نیچے تیسری وہ جو اپنا مال بیچتا ہے جھوٹ بولکر عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ
اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ
ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بچو تم بہت قسم
کھانے سے فروخت میں اس لیے کہ پہلی قسم سے مال بکتا ہے پھر برکت کھو دیتی ہے (جب لوگوں کو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ ہر
بات میں قسم کھاتا ہے تو کوئی اوس کی قسم کا بھی اعتبار نہیں کرتا) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ ترجمہ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قسم سے مال بکتا ہے لیکن کمائی مٹ جاتی ہے

الْحَلِفُ الْوَاجِبُ لِلْخَدِيْعَةِ فِي الْبَيْعِ

فریب دور کرنے کے لیے قسم کھانا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَنْظُرُ
اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيْقِ يَمْنَعُ ابْنَ السَّبِيْلِ مِنْهُ
وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لِلدُّنْيَا اِنْ اَعْطَاهُ مَا يُرِيْدُ وَفٰى لَهُ وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا عَلٰى سِلْعَةٍ
بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْاٰخَرُ ترجمہ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ اون کیطرف دیکھیگا اور اون کو دکھ
کا عذاب ہے۔ ایک تو وہ جسکے پاس حاجت سے زیادہ پانی ہو راستے میں اور وہ منع کرے مسافر کو پانی لینے سے۔ دوسری وہ شخص جو
کسی امام سے بیعت کرے دنیا کے لیے اگر وہ اوسکو دنیا دیوے تو بیعت پوری کرے اور جو نہ دیوے تو پوری نہ کرے۔ تیسری وہ
شخص جو عصر کے بعد ایک شخص سے مول کرے پھر وہ (یعنی بیچنے والا) کہے یہ چیز اتنے کو لی گئی ہے اور دوسرا اوس کو سچ جانے
لیکن درحقیقت اوس نے اتنے دام نہیں دیے تھے بلکہ خریدار کے ٹھگنے کے لیے کہہ دیا)

الْاَمْرُ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ لَمْ يَعْتَقِدِ الْيَمِيْنَ بِقَلْبِهِ فِي حَالِ بَيْعِهِ

جو شخص بیچنے میں بھی قسم کھاوے اوسکو صدقہ دینے کا حکم عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ
قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ نَبِيْعُ الْاَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَنُسَمِّي اَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّيْنَا النَّاسُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ لَنَا مِنَ الَّذِيْ سَمَّيْنَا اَنْفُسَنَا بِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّهُ يَشْهَدُ
بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے ہم مدینہ کے بازار میں مال بیچتے تھے
اور خریدتے تھے اور ہم اپنا نام اور لوگ ہمارا نام سمسار رکھتے تھے (سمسار کہتے ہیں دلال کو) ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہم لوگوں پاس آئے اور ہمارا نام اوس سے بہتر رکھا جو ہم نے رکھا تھا (یعنی تجار رکھا) اور فرمایا اے جماعت تجار کے (یعنی
سوداگروں کے) تمہاری بیع میں قسم آتی ہے اور لغو باتیں بھی نکلتی ہیں تو ملا دو اوسکو ساتھ صدقے کے

وُجُوْبُ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا

جب تک بایع اور مشتری جدا نہ ہوں اونکو اختیار ہے عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَفْتَرِقَا فَاِنْ بَیَّنَا وَصَدَقَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا وَاِنْ کَذَبَا

وَکَتَمَا مُحِیَ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع (بیچنے والا) اور مشتری
(خریدنیوالا) دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں ف اگر ان کو نقصان معلوم ہو تو بیع کو فسخ کر ڈالیں گو زبان سے قبول
اور منظور کر چکے ہیں ف اگر وہ عیب کو بیان کریں گے اور سچ بولیں گے تو ان کے بیع میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں
گے اور چھپا دیں گے تو ان کی بیع کی برکت مٹا دی گی

ذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی نَافِعٍ فِیْ لَفْظِ حَدِیْثِہٖ نافع کی حدیث کے راویوں کا اختلاف حدیث کے الفاظ میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَایِعَانِ
کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا بِالْخِیَارِ عَلٰی صَاحِبِہٖ مَا لَمْ یَفْتَرِقَا اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خریدنیوالے اور بیچنے والے دونوں کو اختیار ہے اپنے ساتھی پر یعنی مشتری کو اختیار ہے قیمت پھیر لینے کا اور جنس
واپس دینے کا اسیطرح بایع کو اختیار ہے جنس پھیر لینے کا اور قیمت واپس دینے کا اگر نقصان معلوم ہو جبتک دونوں جدا نہ ہوں
مگر جس بیع میں اختیار کی شرط کر لی گئی ہے یعنی پھیرنے کا اقرار لیا گیا ہے وہاں تو جدا ہونے کے بعد بھی اختیار ہے عَنِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّعَانِ فِی الْخِیَارِ مَا لَمْ یَفْتَرِقَا اَوْ یَکُوْنُ خِیَارًا ترجمہ ابن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں یا اختیار کی
شرط ہو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَایِعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ
الْبَیْعُ کَانَ عَنْ خِیَارٍ فَاِنْ کَانَ الْبَیْعُ عَنْ خِیَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَیْعُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں مگر جب بیع میں خیار کی شرط ہو تو بیع پوری ہو جاتی ہے
(لیکن اختیار باقی رہتا ہے بموجب شرط کے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَایَعَ
الْمُتَبَایِعَانِ فَکُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا بِالْخِیَارِ مِنْ بَیْعِہٖ مَا لَمْ یَفْتَرِقَا اَوْ یَکُوْنُ بَیْعُھُمَا عَنْ خِیَارٍ فَاِنْ کَانَ فَقَدْ وَجَبَ
الْبَیْعُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَفْتَرِقَا
اَوْ یَقُوْلُ اخْتَرْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیِّعَانِ فِی الْخِیَارِ حَتّٰی یَفْتَرِقَا اَوْ یَکُوْنَ بَیْعَ خِیَارٍ
وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ اَوْ یَقُوْلُ اَحَدُھُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری
دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو یا ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے (یعنی اپنے واسطے اختیار
کی شرط کر لے اور دوسرا منظور کر لیوے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَبَایَعَ الرَّجُلَانِ فَکُلُّ
وَاحِدٍ مِّنْھُمَا بِالْخِیَارِ حَتّٰی یَفْتَرِقَا وَقَالَ مَرَّۃً اُخْرٰی مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا وَکَانَا جَمِیْعًا اَوْ یُخَیِّرُ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ فَاِنْ
خَیَّرَ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ فَتَبَایَعَا عَلٰی ذٰلِکَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَیْعُ فَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَایَعَا وَلَمْ یَتْرُکْ وَاحِدٌ مِّنْھُمَا الْبَیْعَ فَقَدْ
وَجَبَ الْبَیْعُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی معاملہ کریں بیع کا تو ہر ایک کو ان میں

سے اختیار ہی جبتک جدا نہ ہون اور ساتھہ رہین یا ہر ایک دوسرے کو اختیار دیدیوے اگر اختیار دیدیوے تو بیع اس ہی شرط پر ہوگی اور بیع پوری ہو جاوے گی (لیکن اختیار رہیگا بسبب شرط کے) اگر جدا ہوے بیع کرنے کے بعد اور کسی نے بیع کو فسخ نہین کیا تو بیع لازم ہوگئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَفْتَرِقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے اپنی بیع مین جبتک جدا نہ ہون مگر یہ کہ بیع خیار ہو (یعنی اوسمین شرط ہو اختیار کی تو جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہیگا) نافع نے کہا عبد اللہ جب کوئی چیز ایسی خریدتے جو اون کو پسند ہوتی تو اپنے ساتھی سے جدا ہو جاتے (خریدنے کے بعد تا وہ فسخ نہ کر سکے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری مین بیع پوری نہین ہوتی جبتک جدا نہ ہون مگر بیع الخیار (وہ پوری ہو جاتی ہی لیکن اختیار باقی رہتا ہے)

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ فِي لَفْظِ هَذَا الْحَدِيثِ اس حدیث کے الفاظ مین عبد اللہ بن دینار پر راویون کا اختلاف

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بائع اور مشتری کی بیع پوری نہین ہوتی جبتک جدا نہ ہون لیکن بیع الخیار

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونون کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہون یا اونکی بیع بالخیار ہو

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا أَوْ يَأْخُذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ الْبَيْعِ مَا هَوِيَ وَيَتَخَايَرَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونون کو اختیار ہے جبتک جدا ہون یا ہر ایک بیع کو اپنی خواہش کیموافق پورا کرے اور تین بار اختیار کرلین بیع کو ف یعنی ایجاب اور قبول کے بعد دونون ایکدوسری کو فسخ کا اختیار دین لیکن ہر ایک بیع پر راضی ہو اور اوسکو نا فذ کرے تو پھر اختیار نہ رہیگا

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَأْخُذْ أَحَدُهُمَا مَا رَضِيَ مِنْ صَاحِبِهِ أَوْ هَوِيَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

وُجُوبُ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا بِأَبْدَانِهِمَا جبتک بائع اور مشتری ایکدوسرے سے جدا نہون (یعنی اون کے بدن اپنی جگہ سے ہٹین نہین) تب تک اون کو اختیار ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ
وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَسْتَقِيْلَهٗ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بائع و مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں مگر یہ کہ بیع خود خیار کے ساتھ ہو (تو اوس میں اختیار رہیگا
جدا ہونے کے بعد بھی) اور نہیں درست ہے ایک کو دوسرے سے جدا ہونا اس ڈر سے کہ وہ فسخ کرے **ف** مگر شاید یہ ممانعت
تنزیہی ہے اس لیے کہ دوسری روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب کوئی بیع کرتے اور چاہتے کہ فسخ نہو تو بیع کے بعد تھوڑی دور چلے
جاتے پھر لوٹ آتے امام نووی نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ مراد تفرق سے تفرق بالابدان ہے۔ جیسے ابن عمر نے سمجھا جو راوی
ہیں اس حدیث کے نہ تفرق بالاقوال جیسے امام ابو حنیفہ رہ نے کہا ہے **اَلْخَدِيْعَةُ فِي الْبَيْعِ** بیع میں ٹھگا جانا **عَنِ**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَاعَ يَقُوْلُ لَا خِلَابَةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا میں ٹھگا جاتا ہوں بیع میں آپنے فرمایا جب تو بیچے تو کہہ فریب نہیں ہے (اس لیے کہ میں ناواقف
ہوں بیع میں تو مسلمان کو لازم ہے کہ وہ اپنے بھائی کا نقصان نکرے) وہ جب بیچتا تو یہی کہتا (لوگ اوس پر رحم کرتے اور اوسکا
نقصان جائز نہ رکھتے) **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْ عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ كَانَ يُبَايِعُ وَاَنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص کے عقل میں نقصان تھا وہ بیچا کرتا تھا اوس کے لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (اور شکایت کی) آپنے فرمایا جب تو بیچا کر تو کہا کر فریب نہیں ہے) **اَلْمُحَفَّلَةُ** جانور
کی چھاتی میں دودھ جمع کر رکھے اوسکو بیچنا (تاکہ خریدار دہوکا کہا کر زیادہ قیمت دیوے) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاعَ اَحَدُكُمُ الشَّاةَ اَوِ اللِّقْحَةَ فَلَا يُحَفِّلْهَا ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے بکری یا اونٹنی بیچے تو اوسکی چھاتی میں دودھ اکٹھا نہ کرے **اَلنَّهْيُ عَنِ الْمُصَرَّاةِ** وَ
هُوَ اَنْ يَرْبِطَ اَخْلَافَ النَّاقَةِ اَوِ الشَّاةِ وَتُتْرَكَ مِنَ الْحَلْبِ يَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ لَهَا لَبَنٌ فَيَزِيْدَ مُشْتَرِيْهَا
فِيْ قِيْمَتِهَا لِمَا يَرٰى مِنْ كَثْرَةِ لَبَنِهَا ترجمہ مصراۃ کے بیچنے سے ممانعت مصراۃ وہ جانور ہے جیسے بکری یا اونٹنی یا گائے یا
بھینس) دو تین دن تک اوسکا دودھ نہ دوہا جاوے یہانتک کہ اوسکی چھاتی میں دودھ جمع ہو جاوے اور خریدار اوس کا دودھ
بہت سمجھ کر قیمت بڑہاوے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا تُصَرُّوا
الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ مَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ
تَمْرٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو آگے جاکر قافلوں سے (جو غلہ لیکر شہر میں
آتا ہو اور اوسکو شہر کا نرخ معلوم نہو تو دہوکا دیکر اوس سے سستا خرید لے پھر شہر میں مہنگا بیچے) اور مت دودھ بند کرو اونٹ
اور بکری کا اگر کوئی ایسا جانور خریدے (جس کا دودھ اکٹھا کیا گیا ہو) تو اوس کو اختیار ہے اگر چاہے رکھ چھوڑے چاہے پھیر دیوے

اور ایک صاع کھجور دیدیوے (اوس دودھ کے بدلے مین جو خریدار نے استعمال کیا) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَاِنْ رَضِيَهَا اِذَا حَلَبَهَا فَلْيُمْسِكْهَا وَاِنْ كَرِهَهَا فَلْيَرُدَّهَا

وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص دودھ رکا ہوا جانور خریدے اگر پسند آوے اوسکو رکھ لیوے نہین تو پھیر دیوے اور ایک صاع کھجور پھیر دیوے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً اَوْ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ

اَيَّامٍ اِنْ شَاءَ اَنْ يُّمْسِكَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَّرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ

تعالی عنہ سے روایت ہے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودھ رکا ہوا جانور خریدے تو اوس کو تین

دن تک اختیار ہے اگر چاہے اوسکو رکھ لیوے اور اگر چاہے اوسکو پھیر دیوے اور ایک صاع کھجور کا نہ گیہون کا پھیر دیوے

(دودھ کی قیمت مین عرب مین گیہون کی قیمت کھجور سے زیادہ ہے) اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ نفع اوسی شخص کا

ہے جو ضامن ہو مال کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ ترجمہ ام المومنین

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ نفع ضمان کے ساتھ ہے ف

یہ حدیث ایک بڑا کلیہ ہے جس مین سے فقہا نے بہت مسائل نکالے ہین مطلب اسکا یہ ہے کہ جس شخص پر مال کا تاوان ہو یعنی اگر

تلف ہو جاوے تو اوسی کا نقصان ہو وہی اوسکے نفع کا مستحق ہے مثلا ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اوس سے محنت کرائی

بعد اوس کے کوئی عیب معلوم ہوا اور غلام بائع کو پھیر اگیا تو مزدوری کا پیسا خریدار کا ہوگا اس لیے کہ اگر غلام ہلاک ہو جاتا تو

مشتری کا نقصان ہوتا بائع سے کچھ غرض نہ تھی بَيْعُ الْمُهَاجِرِ لِلْاَعْرَابِیِّ جو شخص ایک شہر مین ہجرت کر کے آیا ہو یعنی

وہان کا رہنے والا ہو گیا ہو وہ باہر والے کا مال نہ بیچے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّیْ

وَاَنْ يَّبِيْعَ مُهَاجِرٌ لِّلْاَعْرَابِیِّ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ وَالنَّجْشِ وَاَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَاَنْ تَسْاَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ

اُخْتِهَا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقی سے ف یعنی بنجارون

سے شہر کے باہر جا کر ملنے سے تاکہ اون کو دہوکا دیکر شہر کا نرخ سستا بتا کر مال خرید لین ف اور مہاجر کو دیہاتی کا مال

بیچنے سے ف یعنی ایک گنوار غلہ لایا بیچنے کو اور وہ چاہتا ہے کہ آج کے نرخ پر بیچ ڈالے ایک شہری نے کہا یہ غلہ میرے پاس چھوڑ

جا مین جب مہنگا ہوگا تو بیچونگا اس سے منع کیا کیونکہ لوگون کا اس مین نقصان ہے ف اور تصریہ سے ف یعنی جانور کی

چھاتی مین دودھ جمع کرنا اور اوس کو نہ دوہنا تاکہ خریدار زیادہ دودھ سمجھ کر مہنگی قیمت کو خرید کر لے ف اور نجش سے ف

وہ یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کے ٹھگانے کو اپنی مول بڑھا دے تاکہ وہ بیچارہ دہوکا کھاوے ف اور اپنے بھائی

کے مول پر مول کرنا (جب ایک بھائی سے مول ٹھہر چکا ہو اور بائع مستعد ہو گیا ہو) اور اپنی سوکن کے طلاق کی اپنے خاوند سے کہنا)

بَيْعُ الْحَاضِرِ لِلْبَادِیْ شہری دیہاتی کا مال نہ بیچے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّاِنْ

كَانَ أَبَاهُ أَوْ أَخَاهُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے اگرچہ اوسکا باپ یا بھائی ہو **ف** اس حدیث کی تفسیر اوپر گزر چکی **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ ترجمہ اوپر گزرا **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ترجمہ اوپر گزرا **عَنْ** جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے شہری باہر والے کا مال چھوڑ دو لوگون کو (یعنی آزاد کر دو اون کو جیسا چاہین جسکے ہاتھ چاہین بیچین) اللہ روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو تم آگے جا کر قافلے سے (جو غلہ وغیرہ لایا ہو) مال خریدنے کو جبتک شہر مین نہ آوے) اور نہ بیچے کوئی تم مین سے دوسرے کی بیع پر (ضد سے اور عداوت سے تاکہ اوسکا مال نہ بکے) اور مت نجش کرو اور نہ بیچے شہری دیہاتی کے لیے (یعنی اوسکا دلال نہ بنے) **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّلَقِّي وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نجش سے اور قافلے سے آگے جا کر ملنے سے اور شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے سے

التَّلَقِّي قافلے سے آگے جا کر ملنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تلقی سے (یعنی آگے جا کر قافلے کی ملاقات سے) اس لیے کہ اس مین دھوکا ہے قافلے والون کو اون کو شہر کا نرخ معلوم نہین وہ اس کے ہاتھ سستا بیچ ڈالین گے) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ حَتَّى يَدْخُلَ بِهَا السُّوقَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے سے آگے جا کر ملاقات کرنے سے جبتک وہ بازار مین آوے (اور خود نرخ نہ دیکھ لیوے) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلون کی ملاقات سے (بستی کے باہر جا کر) اور شہری کو دیہاتی کے لیے بیچنے سے طاؤس نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) مین نے ابن عباس سے پوچھا اس سے کیا مراد ہے کہ شہری نہ بیچے دیہاتی کے لیے اونہون نے کہا شہری دلال نہ بنے باہر والے کا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو قافلے سے جو مال لیکر آوے اگر کوئی جا کر ملے اور مال خریدے پھر مال والا بازار مین آوے (اور دیکھے کہ مجھے دھوکا دیا بازار مین اوس مال کی قیمت زیادہ ہے) تو اوسکو اختیار ہے) اگر چاہے تو بیع فسخ کر ڈالے اور اپنا مال پھیر لیوے

سَوْمُ الرَّجُلِ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَسَاوِمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَ
لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے شہر سے باہر والے کے لیے اور مت نجش کرو اور مت مول کرے
کوئی اپنے بھائی کے مول پر جب اس سے مول ٹھہر چکا ہو اور بائع بیچنے کو مستعد ہو گیا ہو اور مت پیام دیوے اپنے بھائی کے
پیام پر اور مت مانگے کوئی عورت اپنی بہن کے طلاق کو (یعنی اپنے خاوند سے نہ کہے کہ پہلی جورو کو طلاق دیدے) تاکہ اونڈیل
لیوے جو اوس کے برتن میں آتا تہا (یعنی اس خیال سے کہ اسکا حصہ بھی مجھ ملے گا) اور نکاح کرلیوے جو اللہ نے اوسکی قسمت
میں لکھا ہے اوسکو ملیگا **بَيْعُ** الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت بیچے کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے بیچنے پر **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ
عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَبْتَاعَ أَوْ يَذَرَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے کوئی
اپنے بھائی کے بیچنے پر جبتک کہ خریدار اوسکا مال خرید لیوے یا چھوڑ دیوے (اگر چھوڑ کر آگے چلے تو وہ اپنا مال بیچ سکتا ہے
لیکن جبتک دوسرے سے مول ہو رہا ہے تب تک دخل نہ دیوے **اَلنَّجْشُ** نجش کا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نجش سے **ف**
نجش کی تفسیر اوپر گزر چکی (یعنی ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کے ٹھگانے کے لیے مول بڑھاوے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا
وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مت بیچے کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے بیچنے
پر اور مت بیچے شہری دیہاتی کے لیے اور مت نجش کرو اور نہ زیادہ کرو اپنے بھائی کے بیچنے پر (یعنی ایک بھائی بیچ رہا ہے اوس سے
خریدار کو مت بہکاؤ کہ میں زیادہ دونگا) اور مت مانگے کوئی عورت اپنی بہن کے طلاق کو تا اونڈیل لیوے جو اوس کے
برتن میں ہے) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ
الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ بِهِ مَا فِي صَحْفَتِهَا ترجمہ اوپر گزرا **اَلْبَيْعُ فِيمَنْ
يَزِيدُ** نیلام (ہراج) کا بیان **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ قَدَحًا وَحِلْسًا فِيمَنْ يَزِيدُ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ اور کمل نیلام کیا (یعنی ہراج کیا) **بَيْعُ
الْمُلَامَسَةِ** بیع ملامسہ کا بیان **ف** ملامسہ کے معنے ایکدوسری کو چھونا یہ بیع جاہلیت میں مروج تھی جب ایکدوسرے کا کپڑا
چھو لیتے تو بیع لازم ہو جاتی نہ ایجاب وقبول کرتے نہ مبیع کو دیکھتے جو چیز بیچی جاتی تہی اوس کو دیکھتے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا بیع ملامسہ اور منابذہ سے اور اسکا بیان آگے آتا ہے **تَفْسِيرُ ذٰلِكَ** اس کی تفسیر کا بیان **عَنْ أَبِي**
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ لَمْسِ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ
طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ بِالْبَيْعِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا ملامسہ سے وہ کیا ہے کپڑے کا چھونا اوسکو دیکھنا نہیں (کہ اندر سے کیسا ہے) اور منابذہ سے وہ یہ ہے کہ
ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینکدیوے نہ اوسکو الٹے نہ دیکھے **بَيْعُ الْمُنَابَذَةِ** بیع منابذہ کا بیان **ف**
یہ بھی ایک جاہلیت کی بیع تھی مشتری بایع کیطرف اور بایع مشتری کیطرف اپنا کپڑا پھینک دیتا تو بیع لازم ہو جاتی نہ ایجاب
وقبول کرتے نہ بیع کو جیسی طرح دیکھتے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ
وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ملامسہ اور منابذہ سے بیع میں
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ ترجمہ اوپر بمعنیین
گزرا **تَفْسِيرُ ذٰلِكَ** اس کی تفسیر کا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ أَنْ يَتَبَايَعَ الرَّجُلَانِ بِالثَّوْبَيْنِ تَحْتَ اللَّيْلِ يَلْمِسُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِيَدِهِ وَالْمُنَابَذَةُ والملامسة
أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ إِلَيْهِ الثَّوْبَ فَيَتَبَايَعَا عَلَى ذٰلِكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ اور ملامسہ سے ملامسہ یہ ہے کہ دو آدمی رات کو دو کپڑوں پر معاملہ کریں ہر ایک دوسرے
کا کپڑا چھو لیوے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینکے اور وہ اوس کی طرف اسی پر بیع ہو **عَنْ أَبِي**
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ
الْمُنَابَذَةِ وَالْمُنَابَذَةُ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ سے اور ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو چھولے اوس کیطرف دیکھے نہیں۔ اور منابذہ سے وہ یہ ہے کہ ایک
آدمی اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینک دیوے اور وہ اوسکو الٹ کر نہ دیکھے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا نَبَذْتُ والمنابذة
هٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ يَعْنِي الْبَيْعَ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يُقَلِّبُهُ إِذَا مَسَّهُ فَقَدْ وَجَبَ
الْبَيْعُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور دو طرح کے
بیچنے سے لیکن دو طرح کی بیچنے وہ ملامسہ اور منابذہ ہیں۔ منابذہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو کہے جب میں یہ کپڑا پھینک
دوں تو بیع صحیح ہو گئی۔ اور ملامسہ یہ کہ کپڑے کو چھو لیوے اپنے ہاتھ سے نہ اوس کو کھولے نہ اولٹے جب چھو لے تو بیع لازم ہو گئی اور
دو طرح کے پہناوے کو بیان نہیں کیا وہ یہ ہے کہ کپڑا ایک مونڈھے پر ہو اور دوسرا مونڈھا کھلا ہو۔ دوسری یہ کہ گوٹ

مار کر بیٹھے اور کپڑا اسطرح باندھے کہ ستر کھلا رہے عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبستين و

نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين عن المنابذة والملامسة وهي بيوع كانوا يتبايعون بها

في الجاهلية ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور منع کیا

دو بیعون سے ایک منابذہ دوسری ملامسہ اور یہ دونو بیعین جاہلیت کے زمانے مین لوگ کرتے تھے عن ابی هريرة عن

النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن بيعتين اما البيعتان فالمنابذة والملامسة وزعم ان الملامسة

ان يقول الرجل للرجل ابيعك ثوبي بثوبك ولا ينظر واحد منهما الى ثوب الآخر ولكن يلمسه لمسا واما

المنابذة ان يقول انبذ ما معي وتنبذ ما معك ليشتري احدهما من الآخر ولا يدري كل واحد منهما كم

مع الآخر ونحوا من هذا الوصف ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو بیعون سے

ایک منابذہ دوسرے ملامسہ سے اونہون نے کہا ملامسہ یہہ ہے کہ ایک مرد دوسرے سے کہے مین یہہ کپڑا تیرے کپڑے کے بدلے

بیچتا ہون اور دونون ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھین بلکہ صرف چھولین اور منابذہ یہہ ہے کہ ایک کہے جو تیرے پاس ہے

اوسکو پھینک دے اور دوسرا کہے جو تیرے پاس ہے اوسکو پھینک دے لیکن کسی کو معلوم نہ ہو کہ دوسرے کے پاس کتنا ہے اور جو

اوسکی مشابہ ہو بیع الحصاة کنکری کی بیع ف یہہ بھی ایک جاہلیت کی بیع تھی مول لینے والا کہے کہ مین تیری چیزیہ

جب کنکریان مارون اوسوقت بیع صحیح ہو جاوے گی یا بیچنے والا کہے مین تیرے ہاتھ وہ اسباب بیچونگا جسپر تیری کنکری لگے

یا اوتنی زمین بیچی جہان تک تیری کنکری جاوے عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع

الحصاة وعن بيع الغرر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کنکری کی بیع سے اور

دھوکے کی بیع سے (جیسے پانی کی مچھلی یا ہوا کی پرندے کو بیچنا) بيع الثمر قبل ان يبدو صلاحه پھلونکا بیچنا اون کی

پختگی معلوم ہونے سے پہلے عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبيعوا الثمر حتى يبدو صلاحه

نهى البائع والمشتري ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھل کو درخت پر

جبتک کہ اوسکی پختگی معلوم نہ ہو جاوے منع کیا بائع کو بیچنے سے (اسلیے کہ شاید پھل تباہ ہو جاوین تو مشتری کا مال مفت

لینا درست نہ ہوگا اور مشتری کو خریدنے سے کہ تا مال اوسکا ضائع نہو) عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

نهى عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھل کے

بیچنے سے جبتک اوسکی بہتری کا حال معلوم نہو (جب یقین ہو جاوے کہ اب یہہ پک کر اوتریں گے اور خراب نہ ہونگے اوسوقت

بیچے) عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبايعوا الثمر حتى يبدو صلاحها ولا تبتاعوا الثمر

بالتمر قال ابن شهاب حدثني سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن مثله سواء

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھلون کو جبتک اون کی پختگی کا حال معلوم نہو

اور مت بیچو پھلون کو بدلے مین پھلون کے (یعنی درخت پر کے پھلونکا اندازہ کر کے اوسکے برابر سوکھی پھلون کے بدلے مین مت بیچو کیونکہ خوف ہے کمی اور بیشی کا) ابن شہاب نے کہا جو مجھ سے سالم نے بیان کیا اپنی باپ عبد اللہ سے سُنکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھل کو اوسی پھل کے بدلے مین بیچنے سے (اور دوسری پھل کے بدلے مین درست ہے کیونکہ جب جنس مختلف ہوئی تو سود کا احتمال جاتا رہا) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین کھڑے ہوئے اور فرمایا مت بیچو پھلون کو جبتک اون کی بہتری کا حال نہ کھلے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَأَنْ يُبَاعَ الثَّمَرُ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَأَنْ لَا يُبَاعَ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے **ف** یعنی زمین کو کرایہ دینا پیداوار کے ایک حصے پر یعنی ایک شخص کسی کو زمین دے اس لیے کہ جوتے بووے اور جو اوس مین سے پیدا ہو اوس مین سے تہائی یا چوتہائی یا آدھا مجھکو دینا اس سے منع کیا کیونکہ اجرت مجہول ہے اور شاید کچھ پیدا نہ ہو **ت** اور مزابنہ سے **ف** وہ یہہ ہے کہ درخت پر کے پھلونکا اندازہ کر کے اوسکے برابر اوتری ہوئے پھلون کے بدلے مین بیچے مثلاً درختون پر کھجور کا اندازہ کیا کہ سو من کھجور اوتری گی اور اوسکو بیچا سو من کھجور کے بدلے مین اس سے منع کیا اس لیے کہ احتمال ہے کمی و بیشی کا اور وہ حرام ہے جب جنس ایک ہو **ت** اور محاقلہ سے **ف** وہ یہہ ہے کہ گیہون کا اندازہ کیا بالیون مین کہ کتنی من نکلیگا پھر اوتنی گیہونکے بدلے مین بیچ ڈالی اور غلون کا بھی یہی حکم ہے جب جنس ایک ہو کیونکہ احتمال ہے کمی اور بیشی کا اور وہ ربوا ہے **ت** اور منع کیا پھلونکی بیچنے سے جبتک اون کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو اور منع کیا پھلون کے بیچنے سے مگر روپیہ اور اشرفیون کے بدلے مین اور رخصت دی عرایا مین **ف** عرایا جمع عریے کی ہے جو ایک قسم ہے مزابنہ کی لوگ اپنے باغون مین ایک یا دو درخت محتاج اور مسکین کو دیتے پھر گھڑی گھڑی اوس کے باغ مین آنے سے تنگ ہو کر اوس کے درختون کا میوہ اندازہ کر کے اوسی قدر خشک میوہ دیکر خرید لیتے اسکو جائز کیا تاکہ محتاجون کو تکلیف نہ ہو اور اون کا دینا بند نہ ہو جاوے لیکن عریے کی مقدار پانچ وسق تک ہے اس سے زیادہ عریہ نہین وہ منع ہے۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ إِلَّا الْعَرَايَا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ اور مزابنہ و محاقلہ سے اور پھلون کی بیچنے سے جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہون اور اجازت دی عرایا کی عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُطْعِمَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور کے بیچنے سے جبتک وہ کھانے کے لائق نہ ہو اشْتِرَاءِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا عَلٰى أَنْ يَقْطَعَهَا وَلَا يَتْرُكَهَا پھلونکا خریدنا اون کی پختگی سے پہلے اس شرط پر کہ کاٹ لینگے اور درخت پر نہ رکھینگے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نھی عن بیع الثمار حتی تزھی قیل یا رسول اللہ وما تزھی قال حتی تحمر وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ارایت ان منع اللہ الثمرۃ فبما یاخذ احدکم مال اخیہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ فیھم
علیہ وسلم نے منع کیا پھلون کے بیچنے سے جبتک خوشرنگ نہ ہون لوگون نے کہا یا رسول اللہ خوش رنگ کیا آپنے فرمایا سرخ
ہو جاوین (یعنی پکنے کے قریب گدر ہو جاوین اور اب کوئی آفت کا احتمال نہ رہے) پھر آپ نے فرمایا دیکھو اگر اللہ پھلون کو
روک دیوے (یعنی وہ نہ پکین اور گرجاوین یا تباہ ہو جاوین) تو تم مین سے کوئی اپنی بھائی کا مال کس چیز کے بدلے مین
لیگا **وضع الجوائح** آفت کا نقصان دینا **عن** جابر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بعت من
اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا یحل لک ان تاخذ منہ شیئا بم تاخذ مال اخیک بغیر حق ترجمہ جابر رض سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنی بھائی کے ہاتھ کھجور بیچے پھر اوسپر آفت آجاوی تو تجھ کو اوس کے مال مین
سے کچھ لینا درست نہین آخر تو کس چیز کے بدلے مین اپنی بھائی کا مال لیگا (تو ضروری ہی کہ اگر سب پھل خراب ہو گئی تو سارا روپیہ پھیر
دیوے نہین تو جتنا نقصان ہوا اوتنا روپیہ حساب سے مجرا دیوے) **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من باع ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا تاخذ من اخیہ وذکر شیئا علی ما یاکل احدکم مال اخیہ
المسلم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پھل بیچے پھر اوس پر آفت آوی تو وہ اپنے
بھائی کا مال نہ لیوے آپ نے کچھ فرمایا ایسا ہی یعنی آخر کس بات پر تم مین سے کوئی اپنی بھائی مسلمان کا مال کھاوے **عن**
جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع الجوائح ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نقصان دلوایا آفتون کا **عن** ابی سعید الخدری قال اصیب رجل فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
ثمار ابتاعھا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ
ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک ترجمہ ابو سعید
خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص نے پھل خریدی اون پر آفت آئی وہ بہت قرضدار
ہو گیا آپنے فرمایا اوسکو صدقہ دو لوگون نے صدقہ دیا جب بھی اوسکا قرض پورا ادا نہ ہوا آپنے اوسکی قرضخواہون سے فرمایا
اب لے لو جو تم کو ملا بس اور کچھ تمھین ملیگا (یعنی اسقدر بھی غنیمت سمجھو چاہئیے تو یہہ تھا کہ جب پھلون پر آفت آئی تھی تو تم کو
کچھ نہ ملتا **بیع** الثمر سنین کئی سال کا میوہ بیچنا **ف** یہہ جاہلیت کا رواج تھا کہ باغ کا مالک دو یا تین برس کا میوہ کسی کے ہاتھ
بیچتا اب میوہ پیدا نہو خراب ہو جاوے خریدار کا مال اوسکا نصیب **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی
عن بیع الثمر سنین ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کئی برس کا میوہ بیچنی سے **بیع** الثمر
بالتمر درخت کے پھلون کو سوکھی پھلون سے بیچنا **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الثمر
بالتمر وقال ابن عمر حدثنی زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العرایا ترجمہ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو بیچنے سے اور ترے سوکھی کھجور
کے بدلے میں ابن عمر نے کہا مجھ سے زید بن ثابت نے بیان کیا کہ آپ نے اجازت دی عرایا کی اور اوس کے معنے گزر چکے ہیں
عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهى عن المزابنة والمزابنة ان يباع ما في رؤوس النخل بتمر بكيل
مسمى ان زاد فلي وان نقص فعلي ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور مزابنہ
یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور ایک معین ناپ کھجور کے بدلے میں بیچی جاوے اگر کھجور درخت کی زیادہ نکلے تو زیادہ خریدار کی ہے
اور جو کم نکلے تو اوسی کا نقصان ہے **بيع الكرم بالزبيب** تازے انگور سوکھے انگور کے بدلے میں بیچنا عن ابن عمر ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهى عن المزابنة والمزابنة بيع الثمر بالتمر كيلا وبيع الكرم بالزبيب كيلا ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنہ سے اور مزابنہ یہ درخت پر کھجور سوکھی کھجور کے بدلے میں
بیچنا ماپ کر اور تازے انگور سوکھے انگور کے بدلے میں بیچنا ماپ کر عن رافع بن خديج قال نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن المحاقلة والمزابنة ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے
عن زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في العرايا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا میں اور اوسکی تفسیر گزر چکی عن زيد بن ثابت ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم رخص في العرايا بالتمر والرطب ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اجازت دی عرایا میں خشک اور تر کھجور دینے کی **باب العرايا بخرصها تمرا** عرایا میں اندازہ کر کے خشک
کھجور دینا عن زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في بيع العرايا ان تباع بخرصها ترجمہ زید
بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا میں پھلوں کے بیچے جانے کی اندازہ کر کے عن
زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في بيع العرية بخرصها تمرا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے العرايا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ کی بیع میں ساتھ خشک کھجور کے اندازہ کر کے **بيع العرايا بالرطب** عرایا میں تر
کھجور دینا عن زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في بيع العرايا بالرطب وبالتمر ولم يرخص في
غير ذلك ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا میں تر کھجور اور خشک کھجور دینے کی
اور نہیں رخصت دی اس کے سوا اور جگہہ میں عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص في العرايا ان تباع
بخرصها في خمسة اوسق او ما دون خمسة اوسق ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اجازت دی عرایا میں اندازہ کر کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں عن سهل بن ابي حثمة ان النبي صلى الله عليه وسلم پانچ وسق یا
نهى عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه ورخص في العرايا ان تباع بخرصها يأكلها اهلها رطبا ترجمہ سہل بن
ابی حثمہ سے روایت ہے آپ صلعم نے منع کیا پھلوں کے بیچنے سے جب تک انکی خوبی معلوم نہ ہو اور اجازت دی عرایا میں اندازہ کر کے بیچنے کی اوسکے لوگ تر کھجور کھاوین عن سهل بن ابي حثمة

عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم سہل بن ابی حثمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع المزابنۃ بیع الثمر بالتمر الا لاصحاب العرایا فانہ قد اذن لہم وعن بیع العنب بالزبیب وعن کل ثمر بخرصہ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت ہے آپ نے اجازت دی عرایا کی بیع مین پہلو کا اندازہ کرکے

اشتراء التمر بالرطب

تر کھجور رکھے بدلے مین خشک کھجور دینا عن سعد قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التمر بالرطب فقال لمن حولہ اینقص الرطب اذا یبس قالوا نعم فنہی عنہ ترجمہ سعد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خشک کھجور کو تر کھجور کے بدلے مین بیچنا کیسا ہے آپ نے جو لوگ پاس بیٹھے تھے اون سے پوچھا کیا تر کھجور سوکھ کر کم ہوجاتی ہی (وزن مین) اونہون نے کہا ہان آپ نے منع کیا **ف** یہان پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ تر کھجور بہی تو کھجور ہی ہی اگر ہے تو برابر برابر بیع درست ہوجانا چاہیے۔ کیونکہ دوسری حدیث مین ہی بیچو تمر کو بدلے مین تمر کے برابر برابر اور جو تم نہین بیچ تو پھر بیچنے مین کیا قباحت ٹھہری اگرچہ کم وبیش ہو اس لیے کہ جنس بدل گئی۔ جواب یہہ ہی کہ نہین تر کھجور کھجور ہی ہی اور اس خیال سے کہ برابری اوسکی خشک کھجور کے ساتھہ نہین ہوسکتی اوسکی بیع خشک کھجور کے بدلے مین منع ٹہری کیونکہ تولتے وقت اگرچہ برابری ہی مگر درحقیقت تر کھجور وزن مین کم ہے اور اس کمی کا اندازہ دشوار ہے

عن سعد بن مالک قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرطب بالتمر فقال ینقص اذا یبس قالوا نعم فنہی عنہ ترجمہ سعد بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تر کھجور کو سوکھی کھجور کے بدلے مین بیچنا کیسا ہے آپ نے فرمایا تر کھجور سوکھ کر وزن مین کم ہوجاتی ہے لوگون نے کہا ہان تب آپنے منع فرمایا

بیع الصبرۃ من التمر لا یعلم مکیلہا بالکیل المسمی من التمر

ایک ڈھیر کھجور کا جس کا ناپ معلوم نہین ناپی ہوئی کھجور کے بدلے مین بیچنا عن جابر بن عبد اللہ یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الصبرۃ من التمر لا یعلم مکیلہا بالکیل المسمی من التمر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھیر کھجور کے بیچنے سے جسکا ناپ معلوم ہو اوس کھجور کے بدلے جسکا ناپ معلوم ہے (کیونکہ احتمال ہے کمی اور بیشی کا)

بیع الصبرۃ من الطعام بالصبرۃ من الطعام

اناج کا ڈھیر اناج کے ڈھیر کے بدلے مین بیچنا عن جابر بن عبد اللہ یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تباع الصبرۃ من الطعام بالصبرۃ من الطعام ولا الصبرۃ من الطعام بالکیل المسمی من الطعام ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچا جاوے ایک ڈھیر اناج کا ڈھیر کے بدلے مین اور نہ ناپے ہوئے اناج کے بدلے مین (کیونکہ دونو صورتون مین احتمال ہے کمی و بیشی کا البتہ اگر دونون کو ناپ کر برابر برابر بیچے تو درست ہی)

بیع الزرع بالطعام

اناج کے بدلے کھیت کا بیچنا عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ ان یبیع ثمر حائطہ ان کان نخلا بتمر کیلا وان کان کرما ان یبیعہ بزبیب کیلا وان کان زرعا ان یبیعہ بکیل طعام نہی عن ذلک کلہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے

وہ یہہ ہے کہ اپنی باغ کی کھجور کو (جو درختون پر ہو) کھجور کے بدلے مین ماپ کر بیچڈالے اور جو انگور ہو (درختون پر) اوسکو خشک انگور کے بدلے مین ماپ کر بیچڈالے اور جو کھیت ہو اوسکو اناج کے بدلے مین ماپ کر بیچڈالے ان سب سے منع کیا **عن**

جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُخَابَرَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃِ وَعَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ یُّطْعَمَ

وَعَنْ بَیْعِ ذٰلِکَ اِلَّا بِالدَّنَانِیْرِ وَالدَّرَاھِمِ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ اور مزابنہ اور محاقلہ سے (ان سب کے معنے اوپر گزر چکی) اور پہلون کے بیچنے سے جبتک وہ کہانے کے قابل نہ ہون اور منع کیا پہلون کو بیچنے سے مگر روپیہ اور اشرفی کے بدلے مین **بَیْعُ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ** بالی نہ بیچنا جبتک سفید ہو **عن**

ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلَۃِ حَتّٰی تَزْھُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَاْمَنَ

الْعَاھَۃَ نَھَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور کی بیچنے سے جبتک خوش رنگ نہ ہو اور بالی کے بیچنے سے جبتک سفید ہو اور آفت کا ڈر نکل جاوے منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے **عن** اَبِیْ صَالِحٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لَا نَجِدُ

الصَّیْحَانِیَّ وَلَا الْعِذْقَ بِجَمْعِ التَّمْرِ حَتّٰی نَزِیْدَھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعْہُ بِالْوَرِقِ ثُمَّ

اشْتَرِ بِہٖ **ترجمہ** ابو صالح نے ایک صحابی سے سنا وہ بولا یا رسول اللہ ہم صیحانی اور عذق (دو نو قسمین ہین کھجور کی) نہین پاتے بیچ میل کھجور کے بدلے جبتک زیادہ نہ دین آپنے فرمایا بیچمیل کھجور کو پہلے چاندی کے عوض بیچڈال پھر اوس کے بدلے صیحانی اور عذق خریدیے **بَیْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ مُتَفَاضِلًا** کھجور کھجور کے بدلے کم دیادہ بیچنا **عن اَبِیْ سَعِیْدِ**

الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَاءَ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ ھٰکَذَا قَالَ لَا وَاللّٰہِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ ھٰذَا بِصَاعَیْنِ وَالصَّاعَ

بِالثَّلٰثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاھِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاھِمِ جَنِیْبًا

ترجمہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل کیا خیبر کا وہ ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے جسکو جنیب کہتے ہین لایا آپنے فرمایا کیا خیبر کی سب کھجورین ایسی ہین اوسنے کہا نہین قسم خدا کی اسکو ہم دو صاع کھجور دیکر ایک صاع یا تین صاع دیکر دو صاع لیتے ہین آپنے فرمایا ایسا مت کر بلکہ بیچمیل کھجور کو پہلے روپیون کے بدلے بیچ پھر روپیہ دیکر جنیب خریدلے **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اُتِیَ بِتَمْرٍ رَیَّانَ وَکَانَ تَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْلًا فِیْہِ یُبْسٌ فَقَالَ اَنّٰی لَکُمْ ھٰذَا قَالُوْا ابْتَعْنَا

صَاعًا بِصَاعَیْنِ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ ھٰذَا لَا یَصْلُحُ وَلٰکِنْ بِعْ تَمْرَکَ وَاشْتَرِ مِنْ ھٰذَا حَاجَتَکَ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ریان (ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) لائی گئی اور آپ کی کھجورین بعل تہین خشک (یعنی بری قسم کی تہین) آپنے پوچھا یہہ کھجور کہان سے آئے لوگون نے کہا ہم نے اسکو خریدا ایک صاع ہے کھجور دو صاع دیکر آپنے

فرمایا یہہ درست نہین لیکن اپنی کہجورون کو بیچ (نقد قیمت پر) پہر جو ضرور ہو خرید لے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا
نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبِيْعُ الصَّاعَيْنِ بِالصَّاعِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمٌ بِدِرْهَمَيْنِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے
ہم کو ملوان کہجور ملتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم دو صاع اوس مین سے دیکر ایک صاع خریدتے تہے
یہہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی۔ آپ نے فرمایا دو صاع کہجور کے نہ بیچے جاوین بدلے مین ایک صاع کے اور نہ
دو صاع گیہون کے بدلے مین ایک صاع کے اور نہ ایک درم بدلے مین دو درم کے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نَبِیْعُ
يَعْنِيْ تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا
دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے ہم ملوان کہجور دو صاع دیکر ایک صاع لیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا دو صاع کہجور کے مت دو ایک صاع کے بدلے مین اور نہ دو صاع گیہون کے بدلے مین ایک صاع کے اور نہ دو درم بدلے
مین ایک درہم کے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَتٰی بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اشْتَرَيْتُ
صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَقْرَبْهُ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے بلال
رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس برنی کہجور لیکر آئے (جو ایک عمدہ قسم کی کہجور ہے) آپنے فرمایا یہہ کیا ہے بلال نے کہا
مین نے دو صاع دیکر اسکا ایک صاع لیا ہے آپ نے فرمایا ہائین یہہ تو بالکل سود ہے مت نزدیک جا اوس کے عَنْ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا
هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا چاندی کے بدلے بیچنا سود ہے مگر جب نقدا نقد ہو (اس ہاتہ دے اوس ہاتہ لے
اسی طرح سونا بدلے مین سونے کے اور چاندی بدلے مین چاندی کے) اور کہجور بدلے مین کہجور کے سود ہے مگر نقدا نقد
اور گیہون بدلے مین گیہون کے سود ہے مگر نقدا نقد اور جو بدلے مین جو کے سود ہے مگر نقدا نقد بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ
کہجور کے بیع بدلے مین کہجور کے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ
وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهٗ ترجمہ ابوہریرہ رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہجور بدلے مین کہجور کے اور گیہون بدلے مین گیہون کے اور جو بدلے مین جو کے اور
نمک بدلے مین نمک کے نقدا نقد جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہوگیا مگر جب قسم بدل جاوے (یعنی گیہون بیچے بدلے مین
کہجور کے مثلاً تو زیادہ اور کم لینا درست ہے) بَيْعُ الْبُرِّ بِالْبُرِّ گیہون بیچنا بدلے مین گیہون کے عَنْ مُسْلِمِ بْنِ
يَسَارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ

قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ

وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ أَحَدُهُمَا فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى ترجمہ مسلم بن یسار استثناء

اور عبد اللہ بن عبید سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت اور معاویہ بن ابی سفیان دونو اکٹھا ہوئے ایک مکان مین تب حدیث

بیان کی عبادہ نے کہ منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکو بیچنے سے بدلے مین سونے کے اور چاندی کو بدلے مین

چاندی کے اور گیہونکو بدلے مین گیہون کے اور جو کو بدلے مین جو کے اور کھجور کو بدلے مین کھجور کے (ایک راوی نے ان دونون

مین سے یعنی مسلم نے یا عبد اللہ نے اتنا زیادہ کیا) اور نمک بدلے مین نمک کے (اور دوسرے راوی نے بیان نہین کیا) اس کو

مگر برابر برابر نقدا نقد اور حکم ہوا ہم کو سونا بیچنے کا چاندی کے بدلے مین اور چاندی سونے کے بدلے مین اور گیہون جو کے بدلے مین

اور جو گیہون کے بدلے جسطرح چاہین (یعنی کم و بیش یا برابر) ایک راوی نے اتنا اور کہا جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے

سود دیا یا لیا عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَقَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنَ هُرْمُزَ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ

الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ

مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ

بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا ترجمہ اوپر گزرا

بَيْعُ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ جو کو بیچنا

بدلے مین جو کے عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ

فَقَالَ عُبَادَةُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَ

الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ أَحَدُهُمَا

مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ

وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا فَبَلَغَ هَذَا الْحَدِيثُ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَحِبْنَاهُ لَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ عُبَادَةَ فَقَامَ فَأَعَادَ الْحَدِيثَ لم اسمعه

وَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغِمَ مُعَاوِيَةُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ

ہے کہ جب معاویہ نے یہ حدیث سنی تو کہا کیا حال ہے لوگون کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیثین نقل کرتے ہین جو ہم نے

نہین سنی حالانکہ ہم آپکی صحبت مین رہے جب یہ بات عبادہ نے سنی تو پھر کھڑے ہوئے اور اسی حدیث کو بیان کیا اور کہا جو ہم نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسکو بیان کرینگے اگرچہ معاویہ خفا ہون عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ بَدْرِيًّا

وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَخَافَ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ أَنَّ عُبَادَةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ

إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ بُيُوعًا لَا أَدْرِي مَا هِيَ أَلَا إِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَإِنَّ الْفِضَّةَ

بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيعَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ يَدًا بِيَدٍ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا وَلَا يَصْلُحُ

النَّسِيئَةُ أَلَا إِنَّ الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ مُدْيًا بِمُدْيٍ وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيرِ بِالْحِنْطَةِ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا

وَلَا يَصْلُحُ النَّسِيئَةُ أَلَا وَإِنَّ التَّمْرَ بِالتَّمْرِ مُدْيًا بِمُدْيٍ حَتَّى ذَكَرَ الْمِلْحَ مُدًّا بِمُدٍّ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى ترجمہ

عبادہ بن صامت سے روایت ہے (وہ بدری تھے یعنی جنگ بدر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی تھی اس بات پر کہ ہم اللہ جل جلالہ کے کام مین نہین ڈرین گے کسی برائی کرنے والے کی

برائی سے) عبادہ بن صامت کھڑے ہوے خطبہ پڑھنے کو اور کہا اے لوگو تم نے وہ بیعین نکالین جنکو مین نہین جانتا آگاہ ہو

بیچو سونے کو سونے کے بدلے مین برابر برابر تولکر ڈلا ہو یا سکہ اور بیچو چاندی کو برابر چاندی کے تولکر ڈلا ہو یا سکہ اور کچھ

حرج نہین چاندی کو بیچنا سونے کے بدلے اور چاندی زیادہ ہو مگر نقدا نقد ضرور ہے اوس مین میعاد درست نہین یعنے چاندی اگر

سونے کے بدلے بیچو تو وزن مین برابر ہونا ضرور نہین لیکن دست بدست ضرور ہے ایک اب دے اور ایک میعاد پر یہ درست

نہین) آگاہ ہو بیچو گیہون کو گیہون کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے برابر برابر ناپ کر اور جو کو گیہون کے بدلے بیچے تو جو زیادہ

دینے مین قباحت نہین مگر نقدا نقد ضرور ہے اور ادھار درست نہین آگاہ ہو کھجور کو کھجور کے بدلے مین بیچو برابر برابر ناپ کر

یہانتک کہ نمک کو بیان کیا اوسکو بھی برابر برابر ناپ کر بیچو جو شخص زیادہ دیوے یا زیادہ لے اوس نے سود کھایا یا کھلایا عَنْ

عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ

بِالْفِضَّةِ تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ

مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا بیچو سونے

کے بدلے ڈلا اور سکہ برابر برابر چاندی چاندی کے بدلے سکہ ہو یا ڈلا برابر برابر تولکر نمک نمک کے بدلے اور کھجور کھجور کے بدلے اور گیہون

گیہون کے بدلے اور جو جو کے بدلے برابر برابر یکسان جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہوا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا

الْمُتَوَكِّلِ مَرَّ بِهِمْ فِي السُّوقِ فَقَامَ إِلَيْهِ قَوْمٌ أَنَا فِيهِمْ قَالَ قُلْنَا أَتَيْنَاكَ لِنَسْأَلَكَ عَنِ الصَّرْفِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ

الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُهُ

قَالَ فَإِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ قَالَ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ

وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ فَمَنْ زَادَ عَلَى ذَلِكَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَالْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ ترجمہ سلیمان

بن علی سے روایت ہے ابو المتوکل (علی بن داؤد) لوگون پر گذرے بازار مین بہت لوگ اون کی طرف گئے مین بھی اون مین

تھا ہم نے کہا ہم تم سے صرف کو پوچھنے آئے ہین (صرف کہتے ہین چاندی سونے کی بیع کو بدلے مین چاندی سونے کی) اونہون

نے کہا مین نے ابو سعید خدری سے سنا ایک شخص بول اوٹھا کہ تمہارے اور رسول اللہ صلعم کے بیچ مین سوا ابو سعید کے

کوئی نہین ہے اونہون نے کہا کوئی نہین ہے سوا ابو سعید کے) آپنے فرمایا سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے

اور کھجور کھجور کے بدلے برابر برابر بیچو جو شخص زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے اوس نے سود دیا یا لیا دینے والا اور لینے والا دونو برابر ہین (گناہ
مین) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ وَلَمْ
يَذْكُرْ يَعْقُوبُ الْكِفَّةَ بِالْكِفَّةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ هٰذَا لَا يَقُولُ شَيْئًا قَالَ عُبَادَةُ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا أُبَالِي أَنْ لَا
أَكُونَ بِأَرْضٍ يَكُونُ بِهَا مُعَاوِيَةُ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ ترجمہ عبادہ
بن صامت سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھی سونا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر معاویہ
نے کہا یہ کچھ نہین کہتی (یعنی یہ بات سمجھ مین نہین آتی) عبادہ نے کہا قسم خدا کی مجھے پروا نہین اگر مین اوس ملک مین نہ
رہون جہان معاویہ ہون مین گواہی دیتا ہون بیشک مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یہی فرماتی تھے بَیْعُ
الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ اشرفی کو اشرفی کے بدلے بیچنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِا
لدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو
اشرفی کو بدلے مین اشرفی کے اور روپیہ کو بدلی مین روپیہ کے برابر برابر (تولکر) کم زیادہ نہ ہو (اور جو ایک کی چاندی بہتر ہو یا ایک کا
سونا کھرا ہو تو روپیہ کو اشرفی دیکر اور اشرفی کو روپیہ دیکر خرید لیوے) بَیْعُ الدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمِ روپیہ روپیہ کے بدلے بیچنا عَنْ
عُمَرَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا هٰذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ترجمہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بیچو اشرفی کو اشرفی کے بدلے مین اور روپیہ کو روپیہ کے بدلے برابر کم زیادہ نہو یہ عہد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کا ہم سے (یعنی حکم ہے آپکا) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا

استزاد

بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو بدلی مین سونے کے تولکر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدلے مین تولکر برا
برابر جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا بَیْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ سونے کو سونے کے بدلے بیچنا عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا

منها

بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُمَا شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ ترجمہ ابوسعید خدری سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کو بدلی مین سونے کے مگر برابر برابر اور مت زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر
اور مت بیچو چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور مت بیچو کسی کو ان مین سے جو ادھار ہو نقد کے بدلی مین عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ النَّهْيَ عَنِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ
إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَلَا تُشِفُّوا أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے
میری آنکھون نے دیکھا اور میری کانون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کو سونے اور چاندی کو چاندی
کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر ہموزن اور فرمایا مت بیچو ادھار کو نقد کے بدلے اور نہ زیادہ کرو ایک کو دوسری پر (اگرچہ ایک کہ کم ہو)

اور دوسرا کھرا ہو عن عطاء بن یسار ان معاویة باع سقایة من ذهب او ورق باكثر من وزنها فقال ابو الدرداء سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن مثل هذا الا مثلا بمثل ترجمہ عطا ابن یسار سے روایت ہے معاویہ نے ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا بیچا اور اوسکی تول سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ ابو الدرداء نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ منع کرتے تھے اس قسم کی بیع سے مگر برابر برابر **بیع القلادة فیها الخرز والذهب بالذهب** ایک ہار جس مین نگینے اور سونا ہو سونے کے بدلے مین بیچنا عن فضالة بن عبيد قال اشتريت يوم خيبر قلادة فيها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فيها اكثر من اثنى عشر دينارا فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تباع حتى تفصل ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے مین نے خیبر کے روز ایک ہار خریدا سونے کا جس مین نگینے بھی تھے بارہ اشرفیون کو جب مین نے اوسکا سونا جدا کیا تو بارہ اشرفیون سے زیادہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا نہ بیچا جاوے جبتک سونا جدا نہ کیا جاوے (اگر سونے کے بدلے بیچنا منظور ہو) عن فضالة بن عبيد قال اصبت يوم خيبر قلادة فيها ذهب وخرز فاردت ان ابيعها فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال افصل بعضها من بعض ثم بعها ترجمہ فضالہ ابن عبید سے روایت ہے مین نے خیبر کے دن ایک ہار پایا جس مین سونا تھا اور نگ تھے مین نے اوسکو بیچنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا پہلے جدا کر لے اوسکو یعنی سونا علیحدہ کر لے اور نگینے علیحدہ پھر اوسکو بیچ **بیع الفضة بالذهب نسيئة** چاندی کو سونے کے بدل بیچنا اودھار عن ابي المنهال قال باع شريك لي ورقا نسيئة فجاءني فاخبرني فقلت هذا لا يصلح فقال قد والله بعته في السوق وما عابه على احد فاتيت البراء بن عازب فسالته فقال قدم علينا النبي صلى الله عليه وسلم المدينة ونحن نبيع هذا البيع فقال ما كان يدا بيد فلا باس وما كان نسيئة فهو ربا ثم قال لي ائت زيد بن ارقم فاتيته فسالته فقال مثل ذلك ترجمہ ابو المنہال سے روایت ہے میری ایک شریک نے چاندی بیچی (سونے کے بدلے) اودھار پھر مجھ سے آن کر بیان کیا مین نے کہا یہ درست نہین اونہون نے کہا قسم خدا کی مین نے سر بازار بیچی کسی نے نہین کہا کہ بری بات ہے پھر مین براء بن عازب پاس گیا اون سے پوچھا اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے ہم یہہ بیع کیا کرتے تھے آپنے فرمایا اگر نقدا نقد ہو تو قباحت نہین اور جو اودھار ہو تو سود ہے پھر مجھ سے کہا زید بن ارقم پاس جا مین اون کے پاس گیا اون سے پوچھا اونہون نے بھی یہی کہا عن البراء بن عازب وزيد بن ارقم قالا كنا تاجرين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسالنا نبي الله صلى الله عليه وسلم عن الصرف فقال ان كان يدا بيد فلا باس وان كان نسيئة فلا يصلح ترجمہ براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے ہم دونون تجارت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم نے پوچھا آپ سے صرف کو (یعنی سونے یا چاندی کو سونے یا چاندی کے بدل بیچنا) آپ نے فرمایا اگر نقدا نقد ہو تو برا نہین اور جو اودھار ہو تو درست نہین عن ابي المنهال قال سالت البراء بن عازب عن الصرف فقال سل زيد بن ارقم

فانه خير مني واعلم فسألت زيدا فقال سل البراء فانه خير مني واعلم فقالا جميعا نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن الورق بالذهب دينا ترجمہ ابو المنہال سے روایت ہے مین نے براء بن عازب سے پوچھا صرف کو اونہون نے کہا زید بن
ارقم سے پوچھو وہ مجھسے بہتر ہین اور زیادہ جانتے ہین مین نے زید سے پوچھا اونہون نے کہا براء سے پوچھو وہ مجھ سے بہتر ہین اور
زیادہ جانتے ہین پھر دونون نے کہا منع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے بدلے ادھار بیچنے سے بيع
الفضة بالذهب وبيع الذهب بالفضة چاندی کو سونے کے بدلے مین اور سونے کو چاندی کے بدلے بیچنا عن ابي بكرة
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الفضة بالفضة والذهب بالذهب الا سواء بسواء وامرنا ان
نبتاع الذهب بالفضة كيف شئنا والفضة بالذهب كيف شئنا ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور حکم ہوا ہم کو سونے خریدنے
کا چاندی کے بدلے جسطرح ہم چاہین (زیادہ کم) اور چاندی کے خریدنے کا سونے کے بدلے جس طرح چاہین عن ابي بكرة
قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نبيع الفضة بالفضة الا عينا بعين سواء بسواء ولا نبيع الذهب
بالذهب الا عينا بعين سواء بسواء قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تبايعوا الذهب بالفضة كيف شئتم تم آپس مین
والفضة بالذهب كيف شئتم ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے چاندی کو بدلے
چاندی کے بیچنے سے مگر نقدا نقد برابر برابر اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر نقدا نقد برابر برابر فرمایا رسول اسد صلی اسد علیہ
وسلم نے بیچو سونے کو چاندی کے بدلے جسطرح چاہو اور چاندی کو سونے کے بدلے جسطرح چاہو عن اسامة بن زيد ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال لا ربا الا في النسيئة ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا سود نہین ہے
مگر ادھار مین عن ابي سعيد الخدري يقول قلت لابن عباس ارأيت هذا الذي تقول اشيئا وجدته في كتاب الله
عز وجل او شيئا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما وجدته في كتاب الله عز وجل ولا سمعته من
رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن اسامة بن زيد اخبرني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما الربا
في النسيئة ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے مین نے ابن عباس سے کہا تم جو یہ باتین کرتے ہو کیا تم نے اون کو اسد کی کتاب
مین پایا ہے یا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا ہے اونہون نے کہا نہ مین نے اسد کی کتاب مین پایا اور نہ رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم سے سنا۔ لیکن اسامہ بن زید نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا سود نہین ہے مگر ادھار مین اگر
چہ برابر برابر بیچے عن ابن عمر قال كنت ابيع الابل بالبقيع فابيع بالدنانير وآخذ الدراهم فاتيت النبي صلى الله
عليه وسلم في بيت حفصة فقلت يا رسول الله اني اريد ان اسألك اني ابيع الابل بالبقيع فابيع بالدنانير
وآخذ الدراهم قال لا بأس ان تأخذها بسعر يومها ما لم تفترقا وبينكما شيء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے مین
اونٹ بیچتا تھا بقیع مین تو بیچتا تھا اشرفیون کے بدلے مین اور روپیہ لیتا تھا مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا حفصہ

کے گہر مین مین نے کہا یا رسول اللہ مین آپ سے پوچھا چاہتا ہون مین اونٹ بیچتا ہون بقیع مین تو اشرفیون کے بدلے بیچکر روپیہ لے لیتا ہون آپنے فرمایا کچھ قباحت نہین ہے اگر تو اوسی روز کے نرخ سے لے لے جبتک تم دونون جدا نہو ایک کا دوسرے پر باقی چھوڑکر یعنی اگر نقد انقد ہو تو قباحت نہین ہے **اخذ الورق من الذهب والذهب من الورق** سونے کے بدلے چاندی اور چاندی کے بدلے سونا لینا **عن** ابن عمر قال كنت ابيع الذهب بالفضة والفضة بالذهب فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته بذلك فقال اذا بايعت صاحبك فلا تفارقه وبينك وبينه لبس ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے مین سونا بیچتا تہا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے بدلے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا جب تو بیچے تو اپنے ساتہی سے جدا مت ہو جبتک تیری اور اوسکی ملا رہے یعنی بے باق کرکے جدا ہو **عن** سعيد بن جبير انه كان يكره ان يأخذ الدنانير من الدراهم والدراهم من الدنانير ترجمہ سعید بن جبیر کروہ جانتے تہے روپیہ ٹہراکر اشرفیان لینا اور اشرفیان ٹہراکر روپیہ لینا **عن** ابن عمر انه كان لا يرى بأسا يعني في قبض الدراهم من الدنانير والدنانير من الدراهم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ برا نہین جانتے تہے اشرفیان ٹہراکر روپیہ لینا اور روپیہ ٹہراکر اشرفیان لینا **عن** ابراهيم في قبض الدنانير من الدراهم انه كان يكرههما اذا كان من قرض ترجمہ ابراہیم برا جانتے تہے اشرفیان لینا روپیون کے بدلے جب قرض ہوتے ہون **عن** سعيد بن جبير انه كان لا يرى بها بأسا وان كان من قرض ترجمہ سعید بن جبیر اس مین کچہ برائی نہین سمجہتے تہے **اخذ الورق من الذهب** سونے کے بدلے چاندی لینا **عن** ابن عمر قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت رويدك اسألك اني ابيع الابل بالبقيع بالدنانير واخذ الدراهم قال لا بأس ان تأخذ بسعر يومها ما لم تفترقا وبينكما شيء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا ٹہریے مین آپ سے پوچہتا ہون مین اونٹ بیچا کرتا ہون بقیع مین اشرفیون کے بدلے اور روپیہ لیتا ہون آپنے فرمایا کچہ قباحت نہین اگر تو اوس روز کے نرخ سے لے لے جبتک جدا نہو ایک دوسرے پر باقی چھوڑکر **الزيادة في الوزن** تول مین زیادہ دینا **عن** جابر لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة دعا بميزان فوزن لي وزادني ترجمہ جابر سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو ایک ترازو منگوایا اوس مین تولکر دیا اور زیادہ دیا میرے قرض سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر قرضدار اپنی خوشی سے زیادہ دیوے تو بہتر ہے اور قرضخواہ کو اوسکا لینا درست ہے **عن** جابر قال قضاني رسول الله صلى الله عليه وسلم وزادني ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض ادا کیا اور زیادہ دیا **الرجحان في الوزن** جھکتا تولنا **عن** سويد بن قيس قال جلبت انا ومخرفة العبدي بزا من هجر فاتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن بمنى ووزان يزن بالاجر فاشترى منا سراويل فقال للوزان زن وارجح ترجمہ سوید بن قیس سے روایت ہے مین اور مخرفہ عبدی کپڑا لیکر آئے ہجر (ایک بستی کا نام ہے) سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے

بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے بیع قرض اور بیع ف یعنی کسی کے ہاتھ
کچھ بیچنا اور اوس سے شرط کرنی کہ اسقدر روپیہ مجھکو قرض دینا یا کسی کو قرض دینا اور اوسکے ہاتھ کوئی چیز بیچنا اوسکی قیمت سے
زیادہ تاکہ قرض دینے والے کو فایدہ حاصل ہوجاوے ف اور نہ دو شرطین کرنی بیع مین ف نہ ایکشرط جیسے دوسری
روایت مین ہے۔ مثلاً مین یہہ چیز تیری ہاتھ بیچتا ہون اس شرط سے کہ تو فلانی چیز میری ہاتھ بیچے یا یہہ چیز بیچتا ہون تیری
ہاتھ اس شرط سے کہ اگر تو نقد دیوے تو دس روپیہ کو اور جو اودھار لیوے تو بیس روپیہ کو ف اور نہ بیع اوس چیز کی جو تیری
پاس نہین ہے (یعنی تیری ملک مین نہین ہے یا تیری قبضے مین نہین ہے مثلاً بھاگا ہوا غلام یا اوڑا ہوا جانور یا پرایا مال بیچنا عن
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی رجل بیع فیما لا یملک ترجمہ
عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین لازم ہوتی وہ بیع انسان پر جسکا وہ مالک نہو
(مگر اگر دوسری کی ملک ہو تو اوسکی اجازت پر موقوف ہے گی اور جو کسی کی ملک مین نہ آئی ہو مثلاً پرندہ اوڑتا ہوا یا مچھلی تیرتی ہوئی
تو اوسکی بیع باطل ہے عن حکیم بن حزام قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ یاتینی الرجل
فیسألنی البیع لیس عندی ابیعہ منہ ثم ابتاعہ لہ من السوق فقال لا تبع ما لیس عندک ترجمہ حکیم بن حزام
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ایک شخص میری پاس آتا ہے اور مجھہ سے کوئی چیز چاہتا ہے
خریدنی کو جو میری پاس نہین ہوتی مین بازار سے خرید کرکے اوسکی ہاتھ بیچتا ہون آپنے فرمایا مت بیچ اوس چیز کو جو تیری پاس نہین ہے

السلم فی الطعام

بیع سلم کرنا اناج مین ف سلم اور سلف اوس بیع کو کہتے ہین کہ روپیہ نقد بایع کو دیدیا جاوے اور چیز کے
وصول کرنے کی ایک مدت مقرر کیجاوے مثلاً ایک شخص نے دوسری شخص کو سو روپیہ دیے کہ دو مہینے کی بعد مجھے اتنی نرخ سے اتنی گیہون
دینا یہی سلم ہے ہندی مین اسکو بدنی بھی کہتے ہین عن عبد اللہ بن ابی المجالد قال سالت ابن ابی اوفی عن السلف فقال
کنا نسلف علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فی البر والشعیر والتمر الی قوم ما ندری
اعندہم ام لا ترجمہ عبداللہ بن ابی المجالد سے روایت ہے مین نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا سلف کو اونہون نے کہا ہم
سلف کرتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین گیہون اور جو اور کھجور مین اون لوگون سے جنکی
پاس معلوم نہین یہہ چیزین ہوتین یا نہین

السلم فی الزبیب

سوکھی انگور مین سلم کرنا عن ابن ابی المجالد قال
تماری ابو بردۃ وعبد اللہ بن شداد فی السلم فارسلونی الی ابن ابی اوفی فسألتہ فقال کنا نسلم علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی عہد ابی بکر وعلی عہد عمر فی البر والشعیر والزبیب والتمر الی قوم
ما نری عندہم وسالت ابن ابزی فقال مثل ذلک ترجمہ ابن ابی المجالد سے روایت ہے بحث کی ابو بردہ اور عبداللہ
بن شداد نے سلم مین تو مجھہ کو بھیجا ابن ابی اوفی پاس مین نے اون سے پوچھا اونہون نے کہا ہم سلم کرتی تہی رسول اللہ اور ابوبکر
اور عمر رض کے زمانے مین گیہون اور جو اور سوکھی انگور اور کھجور مین اون لوگون سے جنکی پاس یہ چیزین ہم نہین دیکھتی تہی پھر مین نے

ابن ابی ابزی سے پوچھا اونھون نے بھی ایسا ہی کہا **السلف فی الثمار** پہلون مین سلف کرنا **عن** ابن عباس قال

قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یسلفون فی التمر السنتین والثلث فنھاھم وقال من اسلف

سلفا فلیسلف فی کیل معلوم الی اجل معلوم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف

لائے اور لوگ سلم کرتے تہے کہجور مین دو برس تین برس کی مدت پر آپنے منع کیا اور فرمایا جو کوئی شخص سلم کرے تو ماپ معین

(یا وزن معین کرے) اور مدت معین کرے **استسلاف الحیوان واستقراضہ** جانور مین سلم کرنا **عن**

ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسلف من رجل بکرا فاتاہ یتقاضاہ بکرہ فقال لرجل انطلق

فابتع لہ بکرا فاتاہ فقال ما اصبت الا بکرا رباعیا خیارا فقال اعطہ فان خیر المسلمین احسنھم قضاء ترجمہ

ابو رافع سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سلف کی ایک نوجوان اونٹ مین یعنی آپنے ایک بچھیرا اونٹ کا جو جوانی

کے قریب ہو اوسکو دینا کہا) پھر وہ شخص آیا اپنی اونٹ کا تقاضا کرتا ہوا آپنے ایک شخص سے فرمایا جا اور اوسکے لیے ایک بچھیرا

خرید وہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے تو نہین ملا مگر کامل اونٹ بہتر (یعنی ساتوین برس مین لگا ہوا) آپ نے فرمایا وہی

اوسکو دیدے بہتر مسلمانون مین وہی ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے (یعنی قرضخواہ کا جو دینا آتا ہو اوس سے زیادہ یا عمدہ مال

دیوے) **عن** ابی ھریرۃ قال کان لرجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سن من الابل فجاء یتقاضاہ فقال

اعطوہ فلم یجدوا الا سنا فوق سنہ قال اعطوہ فقال اوفیتنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

خیارکم احسنکم قضاء ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اونٹ آتا تھا وہ

تقاضا کرنے آیا آپنے فرمایا دیدو پھر نہین پایا لوگون نے مگر زیادہ دانت کا اوسکے دانت سے (یعنی جس دانت کا اونٹ اوسی

دینا تھا وہ نہ ملا اوس سے بہتر قیمت مین زیادہ ملا) وہ بولا آپنے میرا حق ادا کیا آپنے فرمایا بہتر تم مین وہ لوگ ہین جو اچھی طرح

ادا کرین **عن** عرباض بن ساریۃ یقول بعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرا فاتیتہ اتقاضاہ فقال

بجیبۃ اجل لا اقضیکھا الا بنجیبۃ فقضانی فاحسن قضائی وجاء اعرابی یتقاضاہ سنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اعطوہ سنا فاعطوہ یومئذ جملا فقال ھذا خیر من سنی فقال خیرکم خیرکم قضاء ترجمہ

عرباض بن ساریہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بچھیرا اونٹ کا بیچا تھا مین اوسکا تقاضا کرنے آیا۔

آپنے فرمایا اچھا مین تجھے بختی (ایک عمدہ قسم کا اونٹ ہوتا ہی) دونگا آپنے ادا کیا تو میرا مال بہت اچھا مال دیا اور ایک گنوار آپنے

اونٹ کا تقاضا کرنے آیا آپنے فرمایا اوسی دانت کا اونٹ اوسی دیدو لوگون نے ایک بڑا اونٹ اوسی دیدیا وہ بولا یہ تو میرے

اونٹ سے بہتر ہی آپ نے فرمایا بہتر تم مین وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے **بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ** جانور کو جانور کے

بدلے اودھار بیچنا **عن** سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ ترجمہ سمرہ سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانور کو جانور کے بدلے بیچنے سے اودھار (اور جو نقد ہو تو درست ہی) **بیع**

الحیوان بالحیوان یدا بید متفاضلا جانور کو جانور کے بدلے نقد کم و بیش بیچنا عن جابر قال جاء عبد فبایع
رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الهجرة ولا یشعر النبی صلی الله علیه وسلم انه عبد فجاء سیده یریده
فقال النبی صلی الله علیه وسلم بعنیه فاشتراه بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدا بعد حتی یسأله اعبد
هو ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے ایک غلام آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ
غلام ہے پھر اوسکا مالک اوسکو ڈھونڈھتا ہوا آیا آپ نے فرمایا اسے بیچ ڈال میرے ہاتھ آپنے دو کالے غلام دیکر اوسے خرید لیا بعد
اوسکے کسی سے بیعت نہ لی جبتک پوچھ نہ لیا کہ تو غلام ہے یا آزاد وجہ یہ کہ اگر آزاد ہوتا تو اوس سے بیعت لیتے **بیع**
حبل الحبلة پیٹ کے بچہ کے بچے کو بیچنا **عن** ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال السلف فی حبل الحبلة
ربا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیٹ کے بچہ کے بچے میں سلم کرنا سود ہے **ف** یعنی
حرام ہے مثلاً ایک شخص دوسرے کو پیسے دیوے کہ جب تیری اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پھر اوس بچے کا بچہ تو وہ میرا ہے یہ
باطل ہے اس لیے کہ اسمین صریح دھوکا ہے شاید اوس اونٹنی کا بچہ نہ ہو اور جو ہو تو شاید اوسکے بچے کا بچہ نہ ہو اور بعضوں نے کہا
کہ جاہلیت کے زمانے مین لوگ بیع سلم کی میعاد بچہ کے بچے سے کرتے یعنی ایک شخص پیسا لیتا اور مال دینے کی مدت یہ ٹھہراتا کہ میری
اونٹنی جو پیٹ سے ہے جب جنے گی پھر وہ بچہ جب پیٹ سے ہوگا اور جنے گا اوسوقت تیرا مال دونگا چونکہ یہ میعاد مجہول ہے اسلیے اس
سے منع کیا **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهى عن بيع حبل الحبلة **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پیٹ کے بچے کے بچے کو بیچنے سے **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهى عن
بیع حبل الحبلة **ترجمہ** اوپر گزرا **تفسیر** ذلك اسکی تفسیر کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم نهى عن بيع حبل الحبلة وكان بيعا يتبايعه اهل الجاهلية كان الرجل يبتاع جزورا الى ان تنتج
الناقة ثم تنتج التي في بطنها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پیٹ
کے بچے کے بچے کو بیچنے سے یہ ایک جاہلیت کی بیع تھی ایک شخص ایک اونٹ خریدتا اور پیسے دینے کا وعدہ کرتا جبتک اونٹنی
جنے پھر اوسکا بچہ جنے **بیع السنین** کئی برس کا میوہ بیچنا **عن** جابر قال نهى رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن بیع السنین **ترجمہ** جابر رضی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی برس کا میوہ بیچنے سے **ف**
یعنی کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ دو یا تین برس کا کسی کے ہاتھ بیچے تو یہ جائز نہیں کیونکہ اس مین دھوکا ہے معلوم نہیں میوہ پیدا
ہو یا نہ ہو **عن** جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهى عن بيع السنين **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **البیع**
الى الاجل المعلوم ایک مدت مقرر کرکے ادھار بیچنا **عن** عائشة قالت كان على رسول الله صلی الله علیه وسلم بردين
قطريين فكان اذا جلس فعرق فيهما ثقلا عليه وقدم لفلان اليهودي بز من الشام فقلت لو ارسلت اليه
فاشتريت منه ثوبين الى الميسرة فارسل اليه فقال قد علمت ما يريد محمد انه انما يريد ان يذهب بمالي

أَوْ يَذْهَبَ بِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ ترجمہ
ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو چادرین تھین قطر کی (جو ایک بستی ہی بحرین مین)
آپ جب بیٹھتے اور پسینا آتا تو وہ کپڑے آپ پر بھاری ہو جاتے ایک یہودی کا کپڑا شام سے آیا مینے کہا کاش آپ اوس کے
پاس کسیکو بھیجتے اور دو کپڑے خریدتے آسانی کی وعدہ پر (یعنی جب آپکے پاس روپیہ ہوگا تو دے دینگے) آپ نے اوس کے پاس کسیکو
بھیجا وہ بولا مین محمد کا مطلب سمجھا وہ چاہتے ہین میرا مال ہضم کر لین یا میرے کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جھوٹ بولا وہ جانتا ہے کہ مین سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنیوالا ہون اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنیوالا ہون سَلَفٌ
وَبَيْعٌ وَهُوَ أَنْ يَبِيعَ السِّلْعَةَ عَلَى أَنْ يُسْلِفَهُ سَلَفًا سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا۔ مثلاً کوئی شخص کسی کے ہاتھ ایک چیز
بیچی اس شرط پر کہ وہ اوسکے ہاتھ سلم کرے کسی مال مین عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ وَشَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَرِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع اور سلف سے اور دو شرطین بیع مین کرنے سے (مثلاً ایک کپڑا خریدا اس شرط
پر کہ اوسکو دھلا دینا اور سلوا دینا) اور اوس چیز کے نفع سے جسکا تاوان اپنے ذمہ پر نہ ہو (یعنی پرائے مال سے نفع اوٹھانا مثلاً
ایک جانور خریدا لیکن ابھی بائع کے پاس ہے اوسکو کرایہ کا خریدار وہی کرے یہ نہین ہوسکتا کیونکہ جب تک وہ جانور
خریدار کے قبضہ مین نہین آیا اوسوقت تک اگر وہ تباہ ہو یا مر جاوے تو خریدار کا نقصان نہین بلکہ بائع ہی کا نقصان ہے
پس نفع بھی اوسی کا ہوگا) شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ أَبِيعُكَ هَذِهِ السِّلْعَةَ إِلَى شَهْرٍ بِكَذَا وَإِلَى
شَهْرَيْنِ بِكَذَا ایک بیع مین دو شرطین لگانا۔ مثلاً یون کہے مین یہ چیز تیرے ہاتھ بیچتا ہون اگر ایک مہینے مین دام دیوے
تو اتنے کو اور جو دو مہینے مین دیوے تو اتنے کو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ
سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہین درست ہی سلف اور بیع اور نہ دو شرطین بیع مین اور نہ نفع اوس چیز کا جو ضمان مین نہین آئی
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي
بَيْعٍ وَاحِدٍ وَعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلف و بیع سے اور ایک بیع مین دو شرطین کرنیسے اور جو چیز اپنے پاس نہین اوس کے بیچنے سے اور
جس چیز کا نقصان اپنے اوپر نہین اوسکا نفع لینے سے بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ أَبِيعُكَ هَذِهِ
السِّلْعَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا وَبِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ نَسِيئَةً ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا مثلاً یون کہے یہ چیز مین تیرے ہاتھ بیچتا ہون
اگر نقد دے تو سو روپیہ کو اور جو اودھار لیوے تو دو سو روپیہ کو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع مین دو بیع

کرنی **النھی عن بیع الثنیا حتی تعلم** بیع ثنیا کی ممانعت مگر جب معلوم ہو **ف** ثنیا کہتے ہیں استثنا کو یعنی ایک چیز کو
بیع کرنا اور اوس میں سے ایک نامعلوم مقدار مستثنی کرلینا مثلاً کوئی اپنے باغ کا میوہ بیچے مگر کچھ میوہ نکال لینے کی شرط کرے کچھ
نہیں جتبک کہ اوسکا اندازہ ٹھیک ٹھیک معلوم نہ ہو **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ
والمخابرۃ وعن الثنیا الا ان تعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا محاقلت اور مزابنت
اور مخابرت سے (ان سب کے معنی اوپر گزر چکے) اور استثنا سے مگر جب اوسکی مقدار معلوم ہو (یعنی کل غلے یا میوے کی جسکو بیچتا
ہے اوسکا اندازہ معلوم ہو پھر جسقدر نکالتا ہے وہ بھی معلوم ہو) **عن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ
والمعاومۃ والمزابنۃ والمخابرۃ والمعاومۃ والثنیا ورخص فی العرایا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ (یعنی کئی سال کا میوہ بیچنا) اور ثنیا سے اور اجازت دی عرایا کی **النخل** یباع
اصلھا ویستثنی المشتری ثمرھا کھجور کا درخت بیچے تو پھل کسکے ہیں **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
ایما امرئ ابر نخلا ثم باع اصلھا فللذی ابر ثمر النخل الا ان یشترط المبتاع ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی درخت کھجور کا بیچے جسکو وہ پیوند کرچکا ہو تو پھل دینے کے ہیں مگر یہ کہ شرط
کرلے خریدار کہ پھل میں لونگا اور بائع راضی ہو جاوے تو اوسی کو ملینگے **العبد** یباع ویستثنی المشتری مالہ
غلام بکے اور خریدار اوسکا مال لینے کی شرط کرے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع نخلا
بعد ان یؤبر فثمرتھا للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن باع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھجور کا درخت خریدے پیوند کرنے کے
بعد تو پھل اوسکے بائع کو ملینگے مگر جب خریدار شرط کرلے اسیطرح جو شخص غلام کو بیچے اور اوسکے پاس مال ہو تو وہ مال بائع کا
ہے مگر یہ کہ خریدار شرط کرلے **البیع** یکون فیہ الشرط فیصح البیع والشرط بیع میں شرط لگانا **عن** جابر
بن عبد اللہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاعیا جملی فاردت ان اسیبہ فلحقنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ودعا لہ فضربہ فسار سیرا لم یسر مثلہ فقال بعنیہ بوقیۃ قلت لا قال بعنیہ فبعتہ ۸
بوقیۃ واستثنیت حملانہ الی المدینۃ فلما بلغنا المدینۃ اتیتہ بالجمل وابتغیت ثمنہ ثم رجعت فارسل الی
فقال اترانی انما ماکستک لاخذ جملک خذ جملک ودراھمک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں میرا اونٹ ماندہ ہو گیا میں نے چاہا اوسکو آزاد کردوں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آن کر ملے اور دعا کی اس اونٹ کے لیے اور اوسکو مارا وہ ایسا چلا کہ ویسا کبھی نہیں چلا تھا۔ آپنے فرمایا اس کو میرے ہاتھ
بیچ ڈال ایک اوقیہ کو (یعنی چالیس درہم کو) میں نے کہا میں نہیں بیچتا آپنے فرمایا بیچ ڈال میں نے ایک اوقیہ کو بیچ ڈالا اور
شرط کرلی اوسپر سوار ہونے کی مدینے تک جب ہم مدینے میں پہنچے تو میں اونٹ لیکر آپ پاس آیا اور قیمت نہ لی میں لوٹ کر چلا

آپنے بلا بھیجا اور دیا کیا تو سمجھتا ہے کہ مین نے تیری اونٹ کی قیمت کم لگائی تھی اس لیے کہ تیرا اونٹ لے لون اپنا اونٹ بھی لے اور روپیہ بھی لے **ف** اس حدیث مین ایک معجزہ ہے آپکا کہ ضعیف اور ماندہ اونٹ آپکی دعا کی برکت سے تیز اور چالاک ہو گیا دوسری حسن خلق ہے کہ چیز بھی پھیر دی اور دام بھی دیدیے تیسری ایک مسئلہ فقہی ہے کہ بیع مین شرط کرنا جائز ہے اگرچہ اوس مین نفع ہو بایع کا۔ بعضون نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے واللہ اعلم **عن** جابرٍ قالَ غزوتُ معَ النبيِّ صلى اللهُ عليهِ وسلَّمَ على ناضحٍ لنا ثمَّ ذكرَ الحديثَ بطولِهِ ثمَّ ذكرَ كلامًا معناهُ فأزحفَ الجملُ فزجرَهُ النبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ فانتشطَ حتَّى كانَ أمامَ الجيشِ فقالَ النبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ يا جابرُ ما أرى جملَكَ إلَّا قدِ انتشطَ قلتُ ببركتِكَ يا رسولَ اللهِ قالَ بعنيهِ ولكَ ظهرُهُ حتَّى تقدمَ فبعتُهُ وكانتْ لي إليهِ حاجةٌ شديدةٌ ولكنِّي استحييتُ منهُ فلمَّا قضينا غزاتَنا ودنونا استأذنتُهُ بالتعجيلِ فقلتُ يا رسولَ اللهِ إنِّي حديثُ عهدٍ بعرسٍ قالَ أبكرًا تزوجتَ أم ثيِّبًا قلتُ بلْ ثيِّبًا يا رسولَ اللهِ إنَّ عبدَ اللهِ بنَ عمرٍو أُصيبَ وتركَ جواريَ أبكارًا فكرهتُ أنْ آتيَهنَّ بمثلهنَّ فتزوجتُ ثيِّبًا تعلِّمُهنَّ وتؤدِّبُهنَّ فأذِنَ لي وقالَ لي ائتِ أهلَكَ عشاءً فلمَّا قدمتُ أخبرتُ خالي ببيعِ الجملِ فلامني فلمَّا قدمَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ غدوتُ بالجملِ فأعطاني ثمنَ الجملِ والجملَ وسهمًا معَ الناسِ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے مین نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک پانی کے اونٹ پر پھر بیان کیا حدیث کو بعد اوس کے کہا اونٹ تھک گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ڈانٹا وہ تیز ہو گیا یہانتک کہ سب لشکر کے آگے ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر مین سمجھتا ہون تمہارا اونٹ تیز ہو گیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکی برکت سے آپنے فرمایا اوسکو بیچ ڈال میرے ہاتھ اور تو چڑھ اوسپر مدینہ مین پہونچنے تک مین نے آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا اگرچہ مجھکو اونٹ کی بہت احتیاج تھی مگر مجھکو شرم آئی آپ سے (کہ آپ فرماتے ہین بیچنے کو اور مین نہ دون) جب جہاد سے فراغت ہوئی اور ہم مدینہ کے نزدیک پہونچے تو مین نے آپ سے اجازت چاہی گھر جانے کی مینے کہا یا رسول اللہ مینے ابھی نکاح کیا ہے آپنے فرمایا بکر سے کیا ہے یا ثیب سے مین نے کہا ثیب سے (اور اوسکی وجہ یہہ ہے) میرے باپ عبد اللہ مارے گئے اور کنواری لڑکیاں چھوڑ گئے تو مجھکو برا معلوم ہوا کہ اون کے پاس ایک کنواری لڑکی لاؤن (یعنی اپنی بیوی کو نکاح کر کے) اس لیے مینے ثیبہ سے نکاح کیا کہ وہ اون کو تعلیم کرے اور ادب سکھلاوے آپنے اجازت دی اور فرمایا اپنی بی بی پاس رات کو جا مین جب گیا تو اپنی ماموں سے بیان کیا اونٹ بیچنے کا حال اونہونے مجھے ملامت کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو صبح کو مین اونٹ لیکر گیا آپنے اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی پھیر دیا اور ایک حصہ سب لوگون کے برابر دیا غنیمت کے مال مین سے **عن** جابرِ بنِ عبدِ اللهِ قالَ كنتُ معَ رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ في سفرٍ فكنتُ على جملٍ فقالَ ما لكَ في آخرِ الناسِ قلتُ أعيى بعيري فأخذَ بذنبِهِ فزجرَهُ فإنْ كنتُ إنَّما أنا في أوَّلِ الناسِ يهمُّني رأسُهُ فلمَّا دنونا منَ المدينةِ قالَ ما فعلَ الجملُ بعنيهِ قلتُ لا بلْ هوَ لكَ قالَ لا بلْ بعنيهِ قلتُ لا بلْ هوَ لكَ

قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ قَدْ أَخَذْتُهُ بِوُقِيَّةٍ ارْكَبْهُ فَإِذَا قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ فَأْتِنَا بِهِ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ جِئْتُهُ بِهِ
فَقَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ زِنْ لَهُ أُوقِيَّةً وَزِدْهُ قِيرَاطًا قُلْتُ هَذَا شَيْءٌ زَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفَارِقْنِي
فَجَعَلْتُهُ فِي كِيسٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدِي حَتَّى جَاءَ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَأَخَذُوا مِنَّا مَا أَخَذُوا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا اور میں ایک اونٹ پر سوار تھا آپنے فرمایا کیا وجہ ہے جو تو اخیر میں رہتا
ہے سب لوگوں کے پیچھے میں نے کہا میرا اونٹ ماندہ ہو گیا ہے آپنے اوسکی دم پکڑ کے اوسکو ڈانٹ دیا پھر وہ ایسا ہو گیا کہ میں
لوگوں سے آگے تھا جب ہم مدینہ کے قریب پہونچے تو آپنے فرمایا اونٹ کیا ہوا اوسکو میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے کہا نہیں آپ یوں
ہی لے لیجیے آپنے فرمایا نہیں بیچ ڈال میں نے کہا نہیں آپ یوں ہی لے لیجیے آپنے فرمایا نہیں بیچ ڈال میں نے اوسکو خرید ا ایک اوقیہ
(چالیس درہم) کے بدلے تو اوسپر سوار رہ جب مدینہ میں پہونچے تو ہمارے پاس لانا جب میں مدینہ میں آیا تو اونٹ آپ پاس لے گیا آپنے
بلال سے فرمایا اے بلال ایک اوقیہ چاندی انکو تولکر دیدے اور ایک قیراط (ایک وزن ہے) زیادہ دیدے میں نے کہا یہ وہ چیز ہے جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو زیادہ دی ہے وہ کبھی مجھ سے جدا نہو میں نے اوسکو ایک تھیلی میں رکھا وہ ہمیشہ میرے پاس رہا
یہانتک کہ حرہ کے روز (جو سنہ ۶۳ ہجری ذیحجہ کے مہینے میں تھا یزید کا لشکر مدینہ پر چڑھ کر آیا اور حرہ کالی زمین کو کہتے ہیں جو مدینہ
کے پاس ہے) شام والے آئے اور وہ ہم سے لے گئے جو لے گئے (یعنی لوٹ لے گئی اور بہت مدینہ والے شہید ہوئے) **عن**
جَابِرٍ قَالَ أَدْرَكَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا سُوءٍ فَقُلْتُ لَا يَزَالُ لَنَا نَاضِحُ سُوءٍ يَا لَهْفَاهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيعُنِيهِ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ قَدْ أَخَذْتُهُ
بِكَذَا وَكَذَا وَقَدْ أَعَرْتُكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ هَيَّأْتُهُ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَعْطِهِ
ثَمَنَهُ فَلَمَّا أَدْبَرْتُ دَعَانِي فَخِفْتُ أَنْ يَرُدَّهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ **ترجمہ** جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھکو دیکھا میں ایک پانی بھرنے کے اونٹ پر سوار تھا ایک برا اونٹ میں نے کہا ہمارے لیے ہمیشہ بھی برا اونٹ پانی کا رہتا ہے
ہائے افسوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسکو بیچتا ہے اے جابر میں نے کہا وہ یوں ہی آپکا ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا
یا اللہ بخشدے اوسکو اور رحم کر اوسپر میں نے اسکو لے لیا اتنے درم پر اور میں نے تجھے اجازت دی اوسپر چڑھنے کی مدینہ تک جب میں
مدینہ میں آیا تو اوسکو تیار کر کے لے گیا آپنے فرمایا اے بلال اسکو قیمت دیدے جب میں لوٹ کر چلا تو آپنے پھر بلایا میں ڈرا کہیں پھیر
دیں آپنے فرمایا وہ اونٹ بھی تیرا ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ
نَعَمْ هُوَ لَكَ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ وَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ افْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے اور میں ایک اونٹ پر جو پانی کا تھا سوار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

تو اس کو بخشا تینے کو اسد تجہی بخشی مین مے کہا ہان وہ آپکا ہی یا نبی اسد آپنے فرمایا اس کو بیچیگا تینے کو اسد تجہی بخشی مین نے
کہا ہان وہ آپکا ہے یا نبی اسد آپنے فرمایا اتنے کو بیچے گا اسد تجہے بخشے مینے کہا ہان وہ آپکا ہی نبی اسد کے ابو نضرہ
نے کہا جو راوی ہی اس حدیث کا ہی خدا بخشی ایک کلمہ ہے جسکو مسلمان کہتے تہی ایسا کر اسد تجہی بخشے **اَلْبَیْعُ**
یَکُوْنُ فِیْہِ الشَّرْطُ الْفَاسِدُ فَیَصِحُّ الْبَیْعُ وَیَبْطُلُ الشَّرْطُ بیع مین اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جاویگی اور شرط باطل
ہوگی **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتِ اشْتَرَیْتُ بَرِیْرَۃَ فَاشْتَرَطَ اَھْلُھَا وَلَاءَھَا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشتریت
فَقَالَ اَعْتِقِیْھَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَی الْوَرِقَ قَالَتْ فَاَعْتَقْتُھَا قَالَتْ فَدَعَاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فاعتقہا
فَخَیَّرَھَا مِنْ زَوْجِھَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَھَا وَکَانَ زَوْجُھَا حُرًّا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی مین نے
بریرہ کو خریدا اوسکی لوگون نے شرط کرلی کہ ترکہ اوسکا ہم لینگے مینے یہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے
فرمایا آزاد کردے اوسکو کیونکہ ترکہ اوسی کو ملتا ہے جو روپیہ دیوے (یعنی خرید کرے) پھر اوسکو آزاد کردیا رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم نے اوسکو بلایا اور اختیار دیا اپنے خاوند کیطرف سے (یعنی چاہے خاوند کے پاس رہے خواہ اوس سے جدا ہو جائے کیونکہ آزاد
ہونے پر لونڈی کو اختیار ہوتا ہے کہ اوس خاوند پاس رہے جس سے نکاح لونڈی پن مین ہوا تہا یا نہ رہے اوس نے اپنے تئین اختیار
کیا (یعنی خاوند سے جدا ہونا چاہا) اور اوسکا خاوند آزاد تہا **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّھَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَۃَ لِلْعِتْقِ
وَاِنَّھُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَھَا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اشْتَرِیْھَا فَاَعْتِقِیْھَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِیْلَ ھٰذَا تُصُدِّقَ
بِہٖ عَلٰی بَرِیْرَۃَ فَقَالَ ھُوَ لَھَا صَدَقَۃٌ وَلَنَا ھَدِیَّۃٌ وَخُیِّرَتْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی انہون نے
قصد کیا بریرہ کے خریدنے کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اوس کے مالکون نے شرط کرلی کہ ولاء (یعنی اوسکا ترکہ) ہم لینگے
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا خرید کرلے اور آزاد کر اوسکو کیونکہ ولاء اوسی کو ملیگی جو آزاد کریگا
اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس گوشت لایا گیا۔ لوگون نے کہا یہ گوشت صدقہ کا ہی جو بریرہ کو ملا تہا۔ آپنے فرمایا اوسکے لیے وہ
صدقہ ہی ہمارے لیے تحفہ ہے (بریرہ کیطرف سے) اور اختیار ملا اوسکو (جب آزاد ہوئی اپنے خاوند کے پاس رہنے مین) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَۃَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَۃً تُعْتِقُھَا فَقَالَ اَھْلُھَا نَبِیْعُکِھَا عَلٰی اَنَّ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَکَرَتْ
ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُکِ ذٰلِکَ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ترجمہ عبد اسد بن عمر رض سے روایت
ہی حضرت عائشہ نے قصد کیا ایک لونڈی خریدنے کا آزاد کرنیکا اوسکے لوگون نے کہا ہم تمہارے ہاتھ بیچتے ہین اس شرط سے کہ ولاء ہم کو
ملے انہون نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا یہ شرط نہ روکے تجہکو خریدنے سے کیونکہ ولاء اوسی
کو ملیگی جو آزاد کرے (پس بیع صحیح ہی اور شرط اون کی باطل ہے) **بَیْعُ** الْمَغَانِمِ قَبْلَ اَنْ تُقْسَمَ غنیمت کے مال کو بیچنا
تقسیم ہونے سے پہلے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ وَعَنْ

الحبالی ان یوطین حتی یضعن ما فی بطونهن وعن لحم کل ذی ناب من السباع ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال بیچنے سے جبتک تقسیم نہ ہوا اور حاملہ عورتوں کے ساتھ (جو جہاد میں قید ہوکر آویں) جماع کرنے سے جبتک جنیں نہیں اور ہر دانت والے درندے کے گوشت سے (جیسے شیر بھیڑیا چیتہ وغیرہ)

بیع المشاع مشترک کو بیچنا

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل شرک ربعۃ او حائط لا یصلح له ان یبیع حتی یؤذن شریکه فان باع فهو احق به حتی یؤذنه ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ ہر مشترک چیز میں ہے زمین ہو یا باغ ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ بیچے جبتک دوسرے شریک سے اجازت نہ لیوے اگر بیچے تو دوسرا شریک اوسکے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے جبتک اجازت نہ دے

التسہیل فی ترک الاشہاد علی البیع بیچتے وقت گواہ کرنا ضرور نہیں

ف قرآن میں جو حکم ہے واشہدوا اذا تبایعتم یعنی جب تم بیع تو گواہ کر لو معلوم ہوا کہ یہ حکم بطریق استحباب کے ہے تاکہ آئندہ خرخشہ نہ ہو نہ بطور وجوب کے

عن عمارة بن خزیمة ان عمه حدثه وهو من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم ابتاع فرسا من اعرابی فاستتبعه لیقبض ثمن فرسه فاسرع النبی صلی اللہ علیه وسلم وابطأ الاعرابی وطفق الرجال یتعرضون للاعرابی فیساومون بالفرس وهم لا یشعرون ان النبی صلی اللہ علیه وسلم ابتاعه حتی زاد بعضهم فی السوم علی ما ابتاعه به منه فنادی الاعرابی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ان کنت مبتاعا هذا الفرس والا بعته فقام النبی صلی اللہ علیه وسلم حین سمع نداءه فقال الیس قد ابتعته منک قال لا واللہ ما بعتکه فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم قد ابتعته منک فطفق الناس یلوذون بالنبی صلی اللہ علیه وسلم وبالاعرابی وهما یتراجعان وطفق الاعرابی یقول هلم شاهدا یشهد انی قد بعتکه قال خزیمة بن ثابت انا اشهد انک قد بعته قال فاقبل النبی صلی اللہ علیه وسلم علی خزیمة فقال لم تشهد قال بتصدیقک یا رسول اللہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم شهادة خزیمة شهادة رجلین ترجمہ عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے چچا خزیمہ بن ثابت سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھوڑا ایک گنوار سے خریدا اور اوسکو ساتھ لے گئے اس لیے کہ اپنے گھوڑے کی قیمت لے لیوے تو جلدی چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیر میں چلا گنوار اور لوگوں نے گنوار سے پوچھنا شروع کیا اور گھوڑا چکانے لگے اونکو معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے کو خرید کر چکے ہیں یہاں تک کہ بعضوں نے آپکی خرید سے دام بڑھا دیے اوسوقت گنوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اگر تم اس گھوڑے کو خریدتے ہو تو خیر نہیں تو میں (دوسرے کے ہاتھ) بیچ ڈالتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی آواز سنکر کھڑے ہو گئے اور فرمایا واہ (تو بیچ نہیں چکا میرے ہاتھ) میں خرید نہیں چکا تجھ سے گنوار بولا قسم خدا کی میں نے تمہارے ہاتھ نہیں بیچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھ سے خرید کر چکا ہوں لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

پہونچ گئی اور گنوار کیطرف بھی اور دونون مین تکرار ہو رہی تھی گنوار کہنے لگا اچھا گواہ لاؤ اسبات کا کہ مین تمھارے ہاتھ بیچ چکا ہون
خزیمہ بن ثابت نے کہا مین گواہی دیتا ہون تو بیچ چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ سے پوچھا تم کیون گواہی
دیتے ہو انہون نے کہا مین آپکو جان چکا ہون۔ کہ آپ سچے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی دو گواہونکے
برابر کی **ف** یہہ خصوصیت تہی خزیمہ کی اور کسی کے لیے یہہ حکم نہین ہو سکتا اگر کوئی **اعتراض** کرے کہ خزیمہ نے بیچتے نہین
دیکھا تہا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا اون کو یقین تہا اسوجہ سے آپ کیموافق گواہی دی پھر ایسی گواہی پر اورہ
بھی ایکشخص کے گنوار کا گھوڑا آپنے کیونکر لیا اگر لیا تو یہہ قوانین عدالت کے برخلاف ہے **جواب** اوسکا یہ ہے کہ آپنے گھوڑا نہین
لیا یہانتک کہ گنوار نے اقرار کیا بیچنے کا چنانچہ رزین کی روایت مین ہے کہ جب خزیمہ نے گواہی دی تو گنوار نے کہا کیا اللہ کے
رسول ہین ابو ہریرہ نے کہا میری یہ حالت ہے کہ تو اپنی کو نہین پہچانتا پہر کہا اللہ کے گنوار ہے سخت ہین کفر مین اور نفاق مین لایق ہین اسکے کی احکام جاننے کی اسوقت گنوار نے اقرار کیا کہ
بیشک مین بیچ چکا ہون **اِخْتِلَافُ الْمُتَبَايِعَيْنِ فِي الثَّمَنِ** بایع اور خریدار کا اختلاف قیمت مین **عَنْ عَبْدِ اللهِ** سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُوْلُ رَبُّ السِّلْعَةِ

اَوْ يَتْرُكَا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب بیچنے
والا اور خریدار اختلاف کرے) اور دونون پاس گواہ نہون تو جو بیچنے والا کہے وہی کا اعتبار ہوگا (بشرطیکہ قسم کہا وے) اور خریدار کو
وہی قیمت پر لینا ہوگا یا اگر نہ لے تو چھوڑ دے اختیار ہے **عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ** قَالَ حَضَرْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ

بْنِ مَسْعُوْدٍ اَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَخَذْتُهَا بِكَذَا وَقَالَ هٰذَا بِعْتُهَا بِكَذَا فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ

اُتِيَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمِثْلِ هٰذَا فَاَمَرَ الْبَائِعَ اَنْ يَسْتَحْلِفَ

ثُمَّ يُخَيَّرَ الْمُبْتَاعُ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ ترجمہ عبد الملک بن عبیدہ سے روایت ہے ہم ابو عبیدہ بن عبد اللہ
پاس گئے وہان دو آدمی آئے جنہون نے اسباب بیچا تہا ایک بولا مین نے تو اتنے کو لیا ہے دوسرا بولا مین نے تو اتنے کو بیچا
ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ابن مسعود پاس ایسا ہی مقدمہ آیا انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تہا آپ پاس ایسا
ہی مقدمہ آیا آپ نے حکم کیا بایع کو حلف کرنے کا پہر اختیار دیا خریدار کو چاہے اوتنے دامون کو (جو بایع نے حلف سے بیان
کیے) اسباب لیوے چاہے چھوڑ دیوے **مُبَايَعَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ** یہود اور نصاری سے خرید فروخت کرنا **عَنْ**

عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَاَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا ترجمہ ام المؤمنین قالت
عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور اوس کے پاس اپنی زرہ گرو کر دی **عَنِ**

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ بثلاثین
اَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ کی زرہ گرو تہی۔ ایک
یہودی پاس دو تہائی صاع پر جو کے جو لیئے تہے اپنی گہر والون کے لیے **بَيْعُ الْمُدَبَّرِ** مدبر کی بیع کا بیان **ف** مدبر اوس

غلام یا لونڈی کو کہتے ہیں جسکو مالک نے اپنی مرنے کے بعد آزاد کر دیا ہو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ عُذْرَۃَ عَبْدًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ غَيْرُهٗ قَالَ لَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَآءَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ مِنْ اَهْلِكَ شَیْءٌ فَلِذِیْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ مِّنْ ذِیْ قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا يَقُوْلُ وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی ایک شخص نے بنی عذرہ (ایک قبیلہ ہی) امین سے ایک غلام کو آزاد کر دیا مرنے کے بعد یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا اوس کے مالک سے کیا تیری پاس اوسکی سوا اور مال ہی وہ بولا نہین آپ کہڑے ہوئے اور فرمایا کون خریدتا ہے اوس غلام کو مجہہ سے یہہ سنکر نعیم بن عبداللہ نے اوسکو خرید آٹہہ سو درہم کو اور وہ درہم لاکر آپ کو دیے آپنے اوس کے مالک کو دیے اور فرمایا پہلے اپنی اوپر صرف کر صدقہ دی پہر اگر کچہہ بچے تو اپنی گہر والون کو دے پہر اگر گہر والون سے بچے تو اپنی عزیزون کو دی پہر اگر عزیزون سے بھی بچے اسطرح یعنی سامنے اور داہنی اور بائین طرف اشارہ کیا (یعنی ہر طرف سے فقیرون کو صدقہ دی) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ مَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهٗ يَعْقُوْبُ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَدَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهٖ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى قَرَابَتِهٖ اَوْ ذِیْ رَحِمِهٖ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهٰهُنَا وَهٰهُنَا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی ایک انصاری نے جسکا نام ابو مذکور تہا اپنی غلام کو جسکا نام یعقوب تہا اپنی مرنے کی بعد آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بلایا اور فرمایا کون خریدتا ہی اس غلام کو نعیم بن عبداللہ نے اوسکو خرید آٹہہ سو درہم کو آپنے وہ درہم اوس انصاری کو دیے اور فرمایا تم مین سے جب کوئی محتاج ہو تو پہلی اپنی ذات سے شروع کری پہر اگر کچہہ بچے تو اپنی بیوی بچون پر صرف کری پہر اگر کچہہ بچی تو اپنی رشتہ دارون یا ناتے والون پر صرف کری پہر اگر کچہہ بچے تو ادہر اودہر (فقیرون پر) صرف کرے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ الْمُدَبَّرَ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو بیچا

بَيْعُ الْمُكَاتَبِ مکاتب کو بیچنا

ف مکاتب اوس بردی کو کہتے ہین جسکو مالک نے کہدیا ہو کہ اگر اتنی روپیہ تو دیوے تو آزاد ہی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِیْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِیْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِیَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِیْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِیْ وَاَعْتِقِیْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِیْ كِتَابِ

لِلّٰہِ فَلَیْسَ لَہٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ شَرْطُ اللّٰہِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے بریرہ حضرت
عائشہ پاس آئے اپنی کتابت مین مدد چاہنے کو (یعنی بدل کتابت ادا کرنے مین مدد دین) حضرت عائشہ نے کہا جا اپنے لوگون
سے کہہ اگر اون کو منظور ہو تو مین تیری کتابت کا روپیہ ادا کر دون اور تیرا ترکہ مین لونگی اوس نے اپنے لوگون سے بیان کیا
وہنون نے انکار کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ کو منظور ہو تو سہ تیری ساتھہ سلوک کرین تیرا ترکہ تو ہم لین گے حضرت عائشہ
نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اون سے فرمایا تم خرید کر لو اور آزاد کر دو ترکہ اوسی کو ملے گا جو آزاد کرے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا اس قسم کی شرطین کرتی ہین جو اللہ کی کتاب مین نہین ہین
جو شخص ایسی شرط کری جو اللہ کی کتاب مین نہین ہے وہ پوری نہ ہوگی اگرچہ سو شرطین کری اللہ کی شرط لائق ہے
قبول کرنے کے اور بھروسے کے

اَلْمُکَاتَبُ یُبَاعُ قَبْلَ اَنْ یَّقْضِیَ مِنْ کِتَابَتِہٖ شَیْئًا

مکاتب نے اگر اپنی بدل کتابت مین سے کچھہ ادا نہ کیا ہو تو اوس کا بیچنا درست ہے

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِیْرَۃُ اِلَیَّ فَقَالَتْ یَا عَائِشَۃُ اِنِّیْ کَاتَبْتُ اَہْلِیْ عَلٰی سَبْعِ اَوَاقٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اُوْقِیَۃٌ فَاَعِیْنِیْنِیْ وَلَمْ تَکُنْ قَضَتْ مِنْ کِتَابَتِہَا شَیْئًا فَقَالَتْ لَہَا عَائِشَۃُ وَنَفِسَتْ فِیْہَا ارْجِعِیْ اِلٰی اَہْلِکِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اُعْطِیَہُمْ ذٰلِکَ جَمِیْعًا وَیَکُوْنُ وَلَاؤُکِ لِیْ فَعَلْتُ فَذَہَبَتْ بَرِیْرَۃُ اِلٰی اَہْلِہَا فَعَرَضَتْ ذٰلِکَ عَلَیْہِمْ فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْکِ فَلْتَفْعَلْ وَیَکُوْنُ ذٰلِکَ لَنَا فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ عَائِشَۃُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُکِ ذٰلِکِ مِنْہَا ابْتَاعِیْ وَاَعْتِقِیْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰہَ تَعَالٰی ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ النَّاسِ یَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَہُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ کَانَ مِائَۃَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰہِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰہِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے
بریرہ میرے پاس آئے اور بولی اے عائشہ مین نے اپنے لوگون سے کتابت کی سات اوقیہ پر ہر سال ایک اوقیہ تو تم میری مدد کرو
اور اوس نے اپنی کتابت مین سے کچھہ ادا نہین کیا تھا حضرت عائشہ کو رغبت ہوئی بریرہ کے طرف اونہون نے کہا تو اپنے لوگون
پاس جا اگر وہ چاہین تو مین یہ سب (یعنی ساتون اوقیے) اوس کو دیدون گی لیکن ولا تیری مین لون گی بریرہ اپنے لوگون پاس گئے اور
اون سے یہ بیان کیا اونہون نے انکار کیا اور کہا اگر عائشہ چاہین تو سہ تجہہ سے سلوک کرین لیکن ولا ہم لین گے حضرت
عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اون کی کہنے سے بریرہ کا لینا مت چھوڑ خرید لی اور آزاد کر دے
ولا اوسی کو ملیگی جو آزاد کریگا اونہون نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین کھڑے ہوئے اور تعریف کے
اللہ جل جلالہ کی بعد اوس کے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا ایسی شرطین کرتی ہین جو اللہ کی کتاب مین نہین ہین جو شخص ایسی شرط
کری جو اللہ کی کتاب مین نہین ہے وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطین ہون اللہ کا حکم زیادہ لائق ہے قبول کرنے کے اور شرط اللہ کی
مضبوط ہے ولا اوسی کو ملیگی جو آزاد کرے گا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ

تبع

وَعَنْ هِبَتِهِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولاء کی بیچنے اور ہبہ کرنے سے ف
کیونکہ ولاء ایک حق ہے جسکی وجہ سے اگر آزاد کیے ہوئے غلام یا لونڈی کا کوئی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا یا اوسکے وارث وارث
ہوتی ہین پھر معلوم نہین کہ غلام یا لونڈی کچھ مال چھوڑ کر مرے یا نہ چھوڑے اس لیے اوسکی بیع جائز نہ ہوگی **بَيْعُ الْوَلَاءِ**
ولاء کا بیچنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ ترجمہ عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے **بَيْعُ الْمَاءِ** پانی کا بیچنا عَنْ
جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا پانی کے بیچنے سے ف یعنی اگر کسی کا کنوان یا حوض یا چشمہ ہو تو پانی پینے یا جانورون کے پلانے کے لیے بیچنا درست
نہین بلکہ اجازت دیوے کہ جسکا جی چاہے پیے یا جانورون کو پلاوے۔ بعضون کے نزدیک یہ نہی تنزیہی ہے اور بعضون کے نزدیک
تحریمی اور جو کھیت سینچنے کے لیے پانی بیچے تو قباحت نہین عَنْ مُرَّةَ بْنِ عَبْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ ترجمہ مرہ بن عبد سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع
کرتے تھے پانی کے بیچنے سے **بَيْعُ فَضْلِ الْمَاءِ** بچے ہوئے پانی کا بیچنا عَنْ اِيَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ وَبَاعَ قَيِّمُ الْوَهْطِ فَضْلَ مَاءِ الْوَهْطِ فَكَرِهَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ترجمہ ایاس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بچے ہوئے پانی کے بیچنے سے اور قیم نے وہط (ایک گانون ہے طائف کی طرف) کا
پانی بچا ہوا بیچا تو برا جانا اوسکو عبد اللہ بن عمرو نے عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَبِيْعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ ترجمہ ایاس بن عبد سے روایت ہے مت
بیچو بچا ہوا پانی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو بچا ہوا پانی **بَيْعُ الْخَمْرِ** شراب کا بیچنا عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ
الْمِصْرِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَهَا فَسَارَّ وَلَمْ اَفْهَمْ
مَا سَارَّ كَمَا اَرَدْتُ فَسَاَلْتُ اِنْسَانًا اِلٰى جَنْبِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهُ قَالَ اَمَرْتُهُ
اَنْ يَبِيْعَهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتّٰى ذَهَبَ
مَا فِيْهِمَا ترجمہ ابن وعلہ مصری نے ابن عباس سے پوچھا انگور کے شیرے کا حال ابن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک مشک شراب کی تحفہ لایا آپ نے فرمایا کیا تجھے معلوم نہین اللہ نے شراب کو حرام کر دیا ہے پھر وہ اپنے
آہستہ سے ایک شخص سے کان مین کچھ کہا مین نہین سمجھا کیا کہا مین نے ایک آدمی سے جو اوسکے پاس بیٹھا تھا پوچھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کان مین کیا کہا وہ
بولا مین نے اوس سے کہا بیچ ڈال آپ نے فرمایا جس نے اوسکا پینا حرام کیا ہے اوسی نے اوسکا بیچنا حرام کیا ہے تب اوس نے دونون مشکون
کا منھ کھولدیا اور جو کچھ شراب اوس مین تھا بہہ گیا عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا اُنْزِلَتْ اٰيَاتُ الرِّبٰوا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَتَلَاهُنَّ عَلَی النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِی الْخَمْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب سود کی آیتین اوترین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگون کو پڑھ کر سنائین پھر شراب مین تجارت کو حرام کیا

بَابُ بَیْعِ الْکَلْبِ کتے کا بیچنا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاهِنِ ترجمہ عقبہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کتے کی قیمت سے اور رنڈی کی خرچی سے اور نجومی کی کمائی سے **ف** یعنی یہ سب مال حرام ہین انکا استعمال درست نہین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی اَشْیَاءَ حَرَّمَهَا وَثَمَنِ الْکَلْبِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزونکو حرام کیا اون مین سے کتے کی قیمت بھی حرام کی

مَا اسْتُثْنِیَ کونسا کتا بیچنا درست ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کتے اور بلی کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت سے (امام نسائی نے کہا یہ روایت منکر ہے **ف** یعنی خلاف ہے اور معتبر لوگون کی روایت کے اوس مین شکاری کتے کا استثنا مذکور نہین ہے)

بَیْعُ الْخِنْزِیْرِ سور کا بیچنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَکَّةَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّهٗ یُطْلٰی بِهَا السُّفُنُ وَیُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَهُوْدَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَهٗ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس سال مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے مکے مین بیشک اللہ اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتون کی بیچنے کو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ مُردے کی چربی سے تو کشتیان چکنی کیجاتی ہین اور کھالین اور لوگ اوسکو جلا کر روشنی کرتے ہین آپ نے فرمایا نہین وہ حرام ہے پھر آپ نے فرمایا اللہ یہود کو تباہ کرے جب اللہ نے اون پر چربی کو حرام کیا تو اونہون نے اوسکو پگھلایا پھر بیچکر اوس کی قیمت کھائی

بَیْعُ ضِرَابِ الْجَمَلِ اونٹ کی جفتی کو بیچنا

ف یعنی نر کو مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینا

عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَیْعِ الْمَاءِ وَبَیْعِ الْاَرْضِ لِلْحَرْثِ یَبِیْعُ الرَّجُلُ اَرْضَهٗ وَمَاءَهٗ فَعَنْ ذٰلِکَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کودانے کی اجرت لینے سے اور پانی کے بیچنے سے اور زمین بیچنے سے کھیتی کے لیے یعنی کوئی شخص اپنی زمین اور پانی کو بیچے دوسرے کے ہاتھ کہ وہ اوس مین زراعت کرے اور ایک حصہ یہ بھی لیوے) ان باتون سے آپنے منع کیا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کودانی کی اجرت لینے سے **ف** بلکہ بغیر اجرت کے نر کو دینا چاہیے البتہ اگر خوشی سے مادیان والا کچھ دیوے تو قباحت نہین) **عن** انس بن مالك قال جاء رجل من بني الصعق احد بني كلاب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله عن عسب الفحل فنهاه عن ذلك فقال انا نكرم على ذلك ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص بنے صعق مین سے جو ایک شاخ ہی بنی کلاب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور نر کودانے کی اجرت لینے کو پوچھا۔ آپنے منع فرمایا اوسکو وہ بولا ہم کو تحفہ کے طور پر کچھ ملتا ہے **ف** یعنے ہم شرط نہین کرتے یا دیا تو اپنی خوشی سے کچھ نذر کرتا ہی **ترمذی** کی روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ آپنے اجازت دی اوسکو تحفہ کے طور پر جو ملے اوس کے لینی کی

عن ابي هريرة يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كسب الحجام وعسب الفحل وثمن الكلب ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگانے والے کی کمائی اور نر کودانی کی اجرت اور کتے کی قیمت سے **عن** ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کودانے کی مزدوری سے **عن** ابي حازم قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب وعسب الفحل ترجمہ ابوحازم سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور نر کودانے کی مزدوری لینے سے

الرجل يبتاع البيع فيفلس ويوجد المتاع بعينه

ایک شخص ایک چیز خریدی پھر اوسکی قیمت دینے سے پہلے مفلس ہوجاوے اور وہ چیز جون کی تون موجود ہو تو بیچنے والا اوس کا زیادہ حقدار ہی (خریدار کے اور قرضخواہون سے) **عن** ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرئ افلس ثم وجد الرجل عنده سلعته بعينها فهو اولى به من غيره ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہوجاوے پھر ایک شخص اپنا بیچا ہوا اسباب اوسکے پاس پاوے جون کا تون تو وہ زیادہ حقدار ہی اوسکے لینے کا اوروں سے **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يعدم اذا وجد عنده المتاع بعينه وعرفه انه لصاحبه الذي باعه ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نادار ہوجاوے اور اوسکے پاس کسیکی چیز جون کی تون ملے وہ اوسکو پہچانے تو وہ اوسی کی ہی جس نے اوسکو بیچا تھا

عن ابي سعيد الخدري قال اصيب رجل في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثمار ابتاعها وكثر دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقوا عليه فتصدقوا عليه ولم يبلغ ذلك وفاء دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا ما وجدتم وليس لكم الا ذلك ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی ایک شخص کے پھلون پر جو اوس نے خریدے تھے آفت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور وہ بہت قرضدار ہوگیا تب آپنے فرمایا صدقہ دو اوسکو لوگون نے صدقہ دیا جب بھی اوسکا قرض پورا نہ ہوا۔ آپنے اوسکے قرضخواہون سے فرمایا جو ملے لیجو موجود ہے اور کچھ تم کو نہین ملے گا

الرجل يبيع السلعة فيستحقها مستحق

ایک شخص مال بیچے پھر اوسکا مالک کوئی

اور نکلے عن اسید بن حضیر بن سماک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی انہ اذا وجدھا فی ید الرجل
غیر المتہم فان شاء اخذھا بما اشتراھا وان شاء اتبع سارقہ وقضی بذلک عمر و ابو بکر ترجمہ اسید بن حضیر
بن سماک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا اگر کوئی اپنی چیز ایسی شخص کے پاس پاوے جسپر چوری کا
گمان نہ ہو تو اگر چاہے اوتنی قیمت دیکر جتنی کو اوس نے لیا ہو اوس چیز کو لے لے اور چاہے تو چور کا پیچھا کرے اور یہی
حکم دیا عمر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما نے ف اور بعضوں کا مذہب یہہ ہے کہ مالک مال اپنی چیز لے لے اور جس شخص کے پاس وہ
چیز نکلے اوسکو حکم ہوگا کہ وہ اپنی بائع سے دام وصول کرے پھر وہ اپنی بائع سے یہان تک کہ چور پکڑا جاوے اور دلیل اون کی
دوسری حدیث ہے عن اسید بن حضیر الانصاری انہ کان عاملا علی الیمامۃ وان مروان کتب الیہ ان معاویۃ
کتب الیہ ان ایما رجل سرق منہ سرقۃ فھو احق بھا حیث وجدھا ثم کتب بذلک مروان الی فکتبت
الی مروان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بانہ اذا کان الذی ابتاعھا من الذی سرقھا غیر متھم یخیر
سیدھا فان شاء اخذ الذی سرق منہ بثمنھا وان شاء اتبع سارقہ ثم قضی بذلک ابو بکر و عمر و عثمان
فبعث مروان بکتابی الی معاویۃ وکتب معاویۃ الی مروان انک لست انت ولا اسید تقضیان علی ولکنی
اقضی فیما ولیت علیکما فانفذ لما امرتک بہ فبعث مروان بکتاب معاویۃ فقلت لا اقضی بہ ما ولیت بما
قال معاویۃ ترجمہ اسید بن حضیر سے روایت ہے وہ حاکم تھے یمامہ کے (جو ایک ملک ہے حجاز کے پورب طرف) مروان نے اونکو
لکھا کہ معاویہ نے مجھکو لکھا ہے جس شخص کی کوئی چیز چوری جاوے تو وہ اوسکا زیادہ حقدار ہے جہان اوسکو پاوے اسید نے
کہا مروان نے یہہ مجھکو لکھا مین نے مروان کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فیصلہ کیا ہے کہ جب وہ شخص جسنے
اوس چیز کو چور سے خریدا ہے معتبر ہو (یعنی اوسپر چوری کا گمان نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے چاہے قیمت دیکر (یعنی جتنی قیمت
کو اوس نے چور سے لیا ہے) وہ چیز لے لیوے چاہے چور کا پیچھا کرے پھر اسی کے موافق ابو بکر اور عمر اور عثمان نے فیصلہ کیا مروان
نے میرے خط کو معاویہ پاس بھیج دیا معاویہ نے مروان کو لکھا تو اور اسید میرے اوپر حکم نہیں کر سکتے لیکن مین تم دونوں پر
حکم کر سکتا ہون کیونکہ مین نے تم کو مقرر کیا ہے پھر جو میرا حکم ہے اوسکے موافق عمل کرو مروان نے معاویہ کا خط میرے پاس بھیج دیا
مین نے کہا مین اوسکے موافق حکم نہ کرونگا جو معاویہ کہتے ہین جب تک اون کیطرف سے حاکم رہونگا ف اس لیے کہ اطاعت خلیفہ اور
بادشاہ اسلام کی واجب ہے اور قاضی کو نہیں پہونچتا خلاف امر سلطانی کے فیصلہ کرے مگر جب سلطان کا حکم خلاف شرع کے
ہو تو قاضی کو قضا کا عہدہ چھوڑ دینا چاہیے اور سلطان کو سمجھانا چاہیے اگر سلطان نہ مانے تو سب مسلمان ملکر اوس کو تخت سے
اوتار دین اور دوسرے کو بٹھا دین عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل احق بعین ماله
اذا وجدہ ویتبع البائع من باعہ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی چیز کا حق
دار ہے جب اوسکو پاوے اور جسکے پاس چیز نکلی وہ اپنی بائع کا پیچھا کرے رشاید معاویہ نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے عن

سمرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة زوجها وليان فهي للاول منهما ومن باع بيعا من رجلين فهو للاول منهما ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا نکاح دو ولی کردین (یعنی ایک ولی ایک سے نکاح کرے اور دوسرا دوسرے سے کرے) تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا اور جس نے دو شخصوں کے ہاتھ ایک چیز کو بیچا تو جسکے ہاتھ پہلے بیچا اوسی کو وہ چیز ملیگی

الاستقراض

قرض لینے کا بیان

عن عبد الله بن ابي ربيعة قال استقرض مني النبي صلى الله عليه وسلم اربعين الفا فجاءه مال فدفعه الي وقال بارك الله لك في اهلك ومالك انما جزاء السلف الحمد والاداء ترجمہ عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درم قرض لیے پھر آپ پاس مال آیا آپنے ادا کر دیے اور فرمایا برکت دے اللہ تیری گھر اور تیری مال مین قرض کا بدلہ یہ ہے کہ آدمی اپنے قرضخواہ کا شکریہ کرے اور اوسکو ادا کرے

التغليظ في الدين

قرضداری کی برائی

عن محمد بن جحش قال كنا جلوسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فرفع راسه الى السماء ثم وضع راحته على جبهته ثم قال سبحان الله ماذا نزل من التشديد فسكتنا وفزعنا فلما كان من الغد سألته يا رسول الله ما هذا التشديد الذي نزل فقال والذي نفسي بيده لو ان رجلا قتل في سبيل الله ثم احيي ثم قتل ثم احيي ثم قتل وعليه دين ما دخل الجنة حتى يقضى عنه دينه ترجمہ محمد بن جحش سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے مین آپ نے اپنا سر آسمان کیطرف اوٹھایا پھر اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور فرمایا سبحان اللہ کتنی سختی اوتری ہے ہم لوگ چپ ہو رہے اور گھبرا گئے جب دوسرا دن ہوا تو مین نے پوچھا یا رسول اللہ یہ سختی کیسی ہے جو اوتری آپنے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر ایک شخص اللہ کی راہ مین مارا جاوے پھر جلایا جاوے پھر مارا جاوے پھر جلایا جاوے پھر مارا جاوے اور اوسپر قرض ہو تو جنت مین نہ جاویگا جبتک اپنی قرض کو ادا نہ کرے

عن سمرة قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة فقال اههنا من بني فلان احد ثلثا فقام رجل فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ما منعك في المرتين الاوليين الا تكون اجبتني اما اني لم انوه بك الا بخير ان فلانا لرجل منهم مات ماسورا بدينه ترجمہ سمرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازے مین آپنے فرمایا کیا اسجگہ فلانے قبیلے مین سے کوئی ہے تین بار آپنے یہی فرمایا جب ایک شخص کھڑا ہوا آپنے فرمایا تو نے پہلے دو بار مین مجھے کیون جواب نہین دیا مین نے تجھے نہین پکارا مگر بہتری سے فلان شخص رکا ہوا ہے جنت مین جانے سے یا اپنی روح کی صحبت سے بسبب قرضداری کے

التسهيل فيه

قرضداری مین آسانی

عن عمران بن حذيفة قال كانت ميمونة ادانت وتكثر فقال لها اهلها في ذلك ولاموها ووجدوا عليها فقالت لا اترك الدين وقد سمعت خليلي وصفيي صلى الله عليه وسلم يقول ما من احد يدان دينا فعلم الله انه يريد قضاءه الا اداه الله عنه في الدنيا ترجمہ عمران بن حذیفہ سے روایت ہے میمونہ بہت قرض لیا کرتین لوگون نے اون سے اس باب مین

گفتگو کی اسد اون کو ملامت کی اور رنج کیا اون پر وہ بولین مین قرض لینا نہ چھوڑونگی مین نے اپنی پیارے اور برگزیدہ پیغمبر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص قرض لیوے اور خدا جانتا ہی کہ وہ اوس کے ادا کرنیکی فکر مین ہے تو اسد دنیا مین اوسکا قرض ادا کرا دیگا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدَانَتْ فَقِيْلَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَسْتَدِيْنِيْنَ وَلَيْسَ عِنْدَكِ وَفَاءٌ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يُؤَدِّيَهُ أَعَانَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہی وہ قرض لیتے تہین لوگون نے اون سے کہا اے ام المسلمانون کو تم قرض لیتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جائداد اوسکی ادا کرنے کو نہین ہے انہون نے کہا مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے جو شخص قرض لیوے اور وہ اوسکی ادا کرنے کی نیت رکھے تو اسد اوسکی مدد کریگا **مَطْلُ الْغَنِيِّ** مالدار آدمی قرض ادا کرنے مین دیر کرے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَالظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مالدار پر اوتارا کیا جاوے یعنی قرضدار اپنی قرض کا اوتار ایک مالدار شخص پر کر دے جسکو حوالہ کہتے ہین) تو چاہیے کہ اوسکا پیچھا کرے) یعنی جسپر اوتار کر دیا ہی اوس قرضدار پر سختی نکرے) اور مالدار کا قرض ادا کرنا ظلم ہے) یعنی اگر مفلس ہو اور قرضہ ادا نہ کرے تو گناہ نہین اسلیے کہ مجبور ہے لیکن روپیہ ہوتے ساتے کسی کا قرض نہ دیوے تو بڑا گناہ ہی) عَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ ترجمہ شرید سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مالدار اگر قرض ادا کرنے مین دیر کرے تو اوسکی عزت بگاڑنا درست ہو جاتی ہی (یعنی قرضخواہ کو درست ہی کہ اوسکی برائی کرے) اور اوسکو سزا دینا بھی درست ہی (یعنی حاکم اوس کو قید کر سکتا ہے) عَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **الْحَوَالَةُ** قرض کا اوتار کرنا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا دیر کرنا مالدار کا قرض ادا کرنے مین ظلم ہے اور جب تم مین سے کسیکو حوالہ دیا جاوے مالدار پر پیچھا کرے اوسکا (اور قرضدار کا پیچھا چھوڑ دے **الْكَفَالَةُ** بِالدَّيْنِ قرض کی ضمانت کرنا عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا فَقَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ أَنَا أَتَكَفَّلُ بِهِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے ایک انصاری مرد کا جنازہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا نماز پڑھنے کے لیے آپنے فرمایا اسپر تو قرض ہے ابوقتادہ نے کہا یارسول اسد مین اسکا ضامن ہون۔ آپنے فرمایا پورا قرض ادا کر دگے ابوقتادہ نے کہا پورا **التَّرْغِيْبُ فِيْ حُسْنِ الْقَضَاءِ** اچھی طرح قرض ادا کرنے کی فضیلت عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم مین وہ لوگ ہین جو قرض کو اچھی

طرح سے ادا کرتے ہیں **حُسْنُ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقِ فِي الْمُطَالَبَةِ** خوش معاملگی اور قرض وصول کرنے میں نرمی کرنے کی فضیلت عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُولُ لِرَسُولِهِ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِي غُلَامٌ وَكُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا بَعَثْتُهُ يَتَقَاضَى قُلْتُ لَهُ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کوئی نیکی نہیں کی تھی لیکن لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنے آدمی سے کہتا جہاں آسانی سے ملے وہاں سے وصول کرے اور جہاں دشواری ہو (یعنی قرضدار مفلس ہو بیچارہ تنگ) تو چھوڑ دے اور درگزر کر شاید اللہ تعالی ہماری قصوروں سے بھی درگزر کرے جب وہ مرگیا تو اللہ تعالی نے فرمایا کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی ہے وہ بولا نہیں مگر میرا ایک غلام تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا جب اوسکو تقاضا کے لیے بھیجتا تو کہہ دیتا جو آسانی سے ملے لے لے اور جہاں دشواری ہو چھوڑ دے اور معاف کر دے شاید اللہ بھی ہم کو معاف کرے اللہ جل جلالہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کیا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ إِذَا رَأَى إِعْسَارَ الْمُعْسِرِ قَالَ لِفَتَاهُ تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ تَعَالَى يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیتا اور جب کسی کو مفلس دیکھتا تو اپنی جوان سے کہتا معاف کر اوسکو شاید اللہ تعالی معاف کرے ہم کو جب وہ اللہ پاس گیا تو اللہ نے اوسکو معاف کر دیا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جنت میں داخل کر دیا ایک شخص کو جو نرمی کرتا خریدتے اور بیچتے ادا کرتی اور وصول کرتی وقت **الشَّرِكَةُ بِغَيْرِ مَالٍ** شرکت بغیر مال کے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں اور عمار اور سعد شریک ہوئے بدر کے روز تو سعد دو قیدی پکڑ کر لائے اور میں اور عمار دونوں کچھ نہ لائے عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُتِمَّ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ ایک غلام میں سے آزاد کر دے (مثلاً غلام میں دو آدمی نصفا نصف کے شریک ہوں ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے) تو دوسرے کو بھی (جو دوسری شریک کا ہے) مال دیکر آزاد کرے اگر اوس کے پاس مال ہو ف یعنی اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے تو غلام پورا آزاد ہو جاوے گا اور دوسری شریک کے حصے کے دام دینا پڑیں گے اور جو مفلس ہے تو آدھا غلام آزاد ہو گا اور غلام کو اختیار ہے کہ محنت مزدوری کر کے دوسرے شریک کے حصے کے دام ادا کرے اور پورا آزاد ہو جاوے **الشَّرِكَةُ فِي الرَّقِيقِ** غلام لونڈی میں شرکت عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَكَانَ

لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَبْدِ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام لونڈی میں آزاد کرے اور اوس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی دوسرے حصے کی قیمت کو کافی ہو تو وہ آزاد ہو جاویگا اوسکے مال میں سے

الشَّرِكَةُ فِي النَّخِيلِ درخت میں شرکت

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّكُمْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ أَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِيعُهَا حَتَّى يَعْرِضَهَا عَلَى شَرِيكِهِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو تو اون کو نہ بیچے جب تک اپنی شریک سے نہ پوچھ لیوے (کیونکہ اگر شریک لینا چاہے تو وہ زیادہ حقدار ہے اور وں سے)

الشَّرِكَةُ فِي الرِّبَاعِ زمین میں شرکت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ وَحَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَإِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعہ کا ہر ایک شرکت میں جو تقسیم نہ ہوا ہو زمین ہو یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ بیچنا درست نہیں جب تک دوسرے شریک سے اجازت نہ لیوے اوس شریک کو اختیار ہے چاہے لیوے (تو لے لے) اور چاہے نہ لیوے (تب دوسرا شخص لے لیگا) اور جو ایک شریک اپنا حصہ بیچ ڈالے اور دوسرے شریک کو خبر نہ کرے تو وہ اوسکا زیادہ حقدار ہے (یعنی اوسکو شفعہ کا حق ہے وہ اوتنی دام جتنی کو شریک نے بیچا ہے دیکر غیر شخص سے چھین سکتا ہے)

ذِكْرُ الشُّفْعَةِ وَأَحْكَامِهَا شفعہ کا بیان ف شفعہ ایک حق ہے جسکی وجہ سے انسان ایک زمین کا مالک ہو سکتا ہے جبر سے اب اختلاف ہے کہ شفعہ کا حق کسکو پہونچتا ہے بعضوں کے نزدیک صرف شریک کو پہونچتا ہے اور بعضوں کے نزدیک ہمسایے کو بھی یہ حق ہے

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حق رکھتا ہے اپنی پڑوس کا

عَنِ الشَّرِيدِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِي لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهَا شِرْكٌ وَلَا قِسْمَةٌ إِلَّا الْجِوَارُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ ترجمہ شرید سے روایت ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میری زمین ہے جس میں کسی کی شرکت نہیں نہ حصہ ہے مگر ہمسائگی کا حق ہے آپ نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حقدار ہے اپنی پڑوس کا ف ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمسایے کو حق شفعہ ہے

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَعُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ ہر مال میں ہے جو تقسیم نہ کیا جاوے جب حد بندی ہو جاوے اور راہ معین ہو جاوے پھر شفعہ نہیں ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ وَالْجِوَارِ ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعہ کا اور ہمسایہ کے حق کا

آخِرُ كِتَابِ الْبُيُوعِ تمام ہوئی کتاب البیوع

ذِكْرُ الْقَسَامَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ جاہلیت کے زمانے میں جو قسامت مروج تھی اوسکا بیان ف قسامت کہتے ہیں قسم کو اصطلاح میں قسامت یہ ہے

کہ مقتول کی قوم مین سے جو اوسکی وارث پچاس آدمی قسم کہادین کہ فلان شخص نے اسکو مارا ہی اور جو اوسکی وارث پچاس سے کم ہون
تو جتنی ہون اونہی کو پچاس بار قسمین دی جا وین اور جنپر قتل کی تہمت ہو وہ قسم کہادین کہ ہم نے اسکو قتل نہین کیا عن

ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَاجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ اُخْرٰى
قَالَ فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي اِبِلِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ اَغِثْنِي بِعِقَالٍ اَشُدُّ بِهِ
عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْاِبِلُ فَاَعْطَاهُ عِقَالًا يَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا وَعُقِلَتِ الْاِبِلُ اِلَّا بَعِيرًا
وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَاجَرَهُ مَا شَانُ هٰذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْاِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَاَيْنَ عِقَالُهُ
قَالَ مَرَّ بِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَاسْتَغَاثَنِي فَقَالَ اَغِثْنِي بِعِقَالٍ اَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ
جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْاِبِلُ فَاَعْطَيْتُهُ عُرْوَةَ عِقَالًا فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا اَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ
اَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا اَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُ قَالَ هَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذَا
شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا اٰلَ قُرَيْشٍ فَاِذَا اَجَابُوكَ فَنَادِ يَا اٰلَ هَاشِمٍ فَاِذَا اَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ اَبِي طَالِبٍ فَاَخْبِرْهُ
اَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَاجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَاجَرَهُ اَتَاهُ اَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا
قَالَ مَرِضَ فَاَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ مَاتَ فَنَزَلْتُ فَدَفَنْتُهُ فَقَالَ كَانَ ذَا اَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكُثَ حِينًا
ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ الْيَمَانِيَّ الَّذِي كَانَ اَوْصٰى اِلَيْهِ اَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا اٰلَ قُرَيْشٍ قَالُوا هٰذِهِ قُرَيْشٌ
قَالَ يَا اٰلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هٰذِهِ بَنُو هَاشِمٍ قَالَ اَيْنَ اَبُو طَالِبٍ قَالَ هٰذَا اَبُو طَالِبٍ قَالَ اَمَرَنِي فُلَانٌ اَنْ اُبَلِّغَكَ
رِسَالَةً اَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ فَاَتَاهُ اَبُو طَالِبٍ وَقَالَ اخْتَرْ مِنَّا اِحْدٰى ثَلَاثٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً
مِنَ الْاِبِلِ فَاِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا خَطَاً وَاِنْ شِئْتَ يَحْلِفُ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ اِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَاِنْ اَبَيْتَ
قَتَلْنَاكَ بِهِ فَاَتٰى قَوْمَهُ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ فَقَالُوا نَحْلِفُ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ
قَدْ وَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا اَبَا طَالِبٍ اُحِبُّ اَنْ تُجِيزَ ابْنِي هٰذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تُصْبِرْ يَمِينَهُ فَفَعَلَ فَاَتَاهُ
رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَرَدْتَ خَمْسِينَ رَجُلًا اَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الْاِبِلِ يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ
فَهٰذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تُصْبِرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الْاَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَاَرْبَعُونَ
رَجُلًا حَلَفُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَالْاَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی پہلی قسامت جو جاہلیت کے زمانہ مین تہی یہہ ہوئی کہ بنی ہاشم مین سے ایک شخص نے نوکری
کی قریش کے ایک شخص کی یعنی قریش کے ایک شاخ مین سے وہ تہا وہ اوسکے ساتہہ گیا اونٹون مین وہان ایک اور شخص ملا بنی
ہاشم مین سے جسکی برتن کی رسی ٹوٹ گئی تہی وہ بولا میری مدد کر ایک رسی سے تا باندہ دون مین اپنی برتن کو ایسا نہو کہ
اونٹ چل نکلے (اور برتن گر پڑے) اوس نے (یعنی جو نوکر ہوا تہا) ایک رسی دیدی برتن باندہنے کو جب لوگ اوترے اور منزل

باندہی گئے - تو ایک اونٹ خالی رہا (اوسکی باندہنے کو رسی نتھی) جس نے نوکر رکہا تہا وہ بولا یہ اونٹ کیسا ہے باندہا کیون نہین گیا نوکر بولا اسکی رسی نہین ہے وہ بولا رسی کہان گئی نوکر بولا مجہے ایک شخص ملا بنی ہاشم مین سے اوسکی بورے کی رسی ٹوٹ گئی ہتی اوس نے فریاد کی اور کہا میری مدد کر ایک رسی دیکر جس سے مین اپنا برتن باندہون ایسا نہو اونٹ چل نکلے تو مین نے باندہنے کی رسی اوسے دیدی یہہ سنتی ہی اوس نے ایک لاٹھی نوکر کو ماری اوسی مین اوسکی موت تھی (وہ قریب مرنے کے ہو گیا) وہان ایک شخص نکلا یمن کے لوگون مین سے تو اوس نے (یعنی نوکر نے) اوس سے پوچھا کیا تو اس موسم مین ملکے جاویگا وہ بولا نہین جاؤنگا اور شاید جاؤن نوکر بولا میری طرف سے تو ایک پیغام پہونچا دیگا جس وقت تو پہونچے وہ بولا ہان تب نوکر نے کہا جب تو موسم مین جاوے تو پکار اے قریش کے لوگو جب وہ جواب دین تو پکار اے ہاشم کی اولاد جب وہ جواب دین تو ابو طالب کو پوچھ پھر اون سے کہدے کہ فلان شخص نے (اوسکا نام لیا جس نے اسے نوکر رکھا تہا) مجھکو ایک رسی کے لیے مار ڈالا پھر وہ نوکر مر گیا جب وہ شخص جسنے نوکر رکہا تہا مکے مین آیا تو ابو طالب نے اوس سے پوچھا ہمارا آدمی کہان گیا وہ بولا بیمار ہوا مین نے اوسکی اچھی طرح خدمت کی پھر مر گیا تو مین راہ مین اوترا اور اوسکو دفن کیا ابو طالب نے کہا اوسکے واسطے یہی لائق تہا تجھکو (یعنی تجھ سے یہی توقع تہی جو تو نے کیا اوس کے لیے یعنی خبر گیری کی اور اچھی طرح دفن کیا) پھر چند روز ابو طالب ٹھہرے رہی اتنے مین وہ یمن کا شخص آ پہونچا جسکو اوس نے وصیت کی تہی پیام پہونچانے کے لیے اور عین موسم پر آیا اوس نے پکارا اے قریش کے لوگو لوگون نے کہا یہ قریش کے لوگ ہین پھر اوس نے پکارا اے ہاشم کی اولاد لوگون نے کہا یہ ہاشم کے بیٹے ہین اوسنی کہا ابو طالب کہان ہین کہا ابو طالب یہہ ہین تب اوس نے کہا فلان شخص نے میرے ہاتھ یہہ پیام بہیجا تہا کہ فلان شخص نے اوسی مار ڈالا ایک رسی کے لیے یہہ سنکر ابو طالب اوس شخص کے پاس آئے اور کہا تین باتون مین سے ایک بات تو کر اگر تیرا جی چاہے تو سو اونٹ دیدے کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کو چوک سے مارا (یعنی تیرا قصد قتل کا نہ تہا) اور جو تیرا جی چاہے تو تیری قوم مین سے پچاس آدمی قسم کہاوین اس بات پر کہ تو نے اوسکو نہین مارا اگر تو ان دونون باتون سے انکار کرے تو ہم تجھکو اوسکے بدلے مین قتل کرین گے اوس نے اپنی قوم سے بیان کیا اونہون نے کہا ہم قسم کہاوین گے پھر ایک عورت آئی ابو طالب پاس جو اوسکی قوم مین بیاہی ہوئی تہی اور بنی ہاشم مین سے ہتی اوسکا ایک لڑکا تہا وہ بولی اے ابو طالب مین چاہتی ہون کہ تو اس لڑکے کو منظور کر لے پچاس آدمیون مین سے ایک کے بدلے اور اوسکو قسم نہ دلا ابو طالب نے منظور کیا پھر ایک اور شخص اون مین سے آیا اور کہنے لگا اے ابو طالب تم پچاس آدمیون کو قسم دلایا چاہتے ہو سو اونٹون کے بدلے تو ہر ایک شخص کے حصے مین دو دو اونٹ آتے ہین یہہ دو اونٹ لو اور منظور کرو مجہپر قسم مت ڈالو جب تم زبردستی قسمین دوگے ابو طالب نے منظور کر لیا اور اڑتالیس آدمی آئے اونہون نے قسم کہائی - ابن عباس نے کہا قسم اوس شخص کے جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ایک سال نہین گزرا کہ اون اڑتالیس مین سے ایک آنکھ بھی نہ رہی جو دیکھتی ہو (یعنی سب مر گئے)

اَلْقَسَامَةُ قسامت کا بیان

عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ ایک صحابی سے

روایت ہی جو انصار مین سی تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو باقی رکہا جیسی جاہلیت مین تھی **عَنْ** أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَقَرَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا كَانَتْ

عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى بِهَا بَيْنَ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَتِيلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى يَهُودِ خَيْبَرَ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے چند صحابہ سے روایت ہی کہ قسامت جاہلیت مین جاری تہی پہر قائم رکہا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حکم کیا قسامت

کا انصار کے مقدمی مین جب اون مین سی چند لوگ دعوی کرتی تہی ایک خون کا خیبر کے یہودیون پر **عَنِ** ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ

الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَقَرَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي وُجِدَ مَقْتُولًا فِي جُبِّ الْيَهُودِ

فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ الْيَهُودُ قَتَلُوا صَاحِبَنَا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی قسامت جاہلیت مین رائج تھی پہر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اوسکو باقی رکہا اوس انصاری کے مقدمی مین جسکی لاش یہود کے کنوے مین ملی تھی اور انصار نے کہا تہا کہ یہود نے

ہمارے آدمی کو مار ڈالا **تبدئۃ** أَهْلِ الدَّمِ فِي الْقَسَامَةِ پہلے مقتول کے وارثون کو قسم دینا قسامت مین (اگر وہ قسم کہا لینگے

تو جنپر گمان ہی قتل کا وہ دیت ادا کرینگے اور جو قسم نہ کہاوین تو جنپر گمان ہے وہ قسم کہاوین اگر قسم کہا لینگے تو بری ہو جائنگے نہین

تو دیت دینا ہوگی) **عَنْ** سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمَا

فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوهُ

فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ

وَهُوَ أَخُوهُ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللّٰهِ مَا

قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ

قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ

إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے

روایت ہی عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونون خیبر کو چلے کچہ تکلیف کیوجہ سے جو اون کو تہی پہر محیصہ پاس ایک شخص آیا اور کہنی لگا

کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ایک اندہی کنوے یا چشمی مین ڈالدیے گئے یہ سنکر محیصہ یہودیون پاس آئے اور کہنے لگی قسم خدا کی تمنے

اوسکو مارا ہے وہ بولی قسم خدا کی ہم نے اوسکو نہین مارا محیصہ وہان سے چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے

بیان کیا پہر محیصہ اور اون کے بڑے بہائی حویصہ اور عبد الرحمان بن سہل ملکر آئے محیصہ نے پہلے بات کرنا چاہی وہی خیبر مین

گئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ کر بڑے کا لحاظ کر (اوسکو پہلے بات کرنے دے) آخر حویصہ نے بات کی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت دیوین نہین تو اون سے کہہ دیا جاوے لڑائی کی لیے پہر آپ نے

اس باب مین یہود کو لکھا یہود نے جواب مین لکھا ہم نے قسم خدا کی اوسکو نہین مارا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور
محیصہ اور عبد الرحمن سے فرمایا اچھا تم قسم کھاؤ اور اپنے ساتھی کا خون ثابت کرلو وہ بولے ہم قسم نہین کھاوینگے (اس لیے کہ ہم نے
اپنی آنکھ سے مارتے نہین دیکھا) آپنے فرمایا تو یہود قسم کھاوین گے تمھارے لیے (کہ ہم نے اوسکو نہین مارا نہ ہم جانتے ہین کسنے مارا)
اونہون نے کہا یا رسول اللہ وہ تو مسلمان نہین ہین (کافر ہین جہوٹے قسم کھالیوین گے) تب آپنے اپنے پاس سے اوسکو دیت
دی اور سو اونٹ بہیجے یہان تک کہ اون کے گھر مین داخل ہوگئے۔ سہل نے کہا اوس مین سے ایک اونٹنی نے جو سرخ تہی مجہے لات
ماری تھی عن سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ
مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ
أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ
وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ
فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ
وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ ترجمہ
وہی جو اوپر گزرا

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ سَهْلٍ فِيهِ راویونکا اختلاف سہل کی حدیث کی روایت مین عَنْ
سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى
إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ قَبْلَ صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ
يَتَكَلَّمُ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ
أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ
يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْطَاهُ عَقْلَهُ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود ساتھ
نکلے جب خیبر مین پہونچے تو وہان کسی مقام پر جدا ہوگئے محیصہ نے عبد اللہ بن سہل کو دیکھا مارے ہوئے پڑے ہین۔ اونہون
نے اونکو دفن کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے وہ اور اون کے بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل جو سب لوگون مین

ابن تھی تو عبدالرحمن اپنے ساتھی سے پہلے بات کرنے لگے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ سن میں بڑے ہوں اون کے
بڑائی کرو چپ رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے بات کی پھر اونہوں نے بھی اون کے ساتھ بات کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیان کیا جہاں عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کا
خون پاتے ہو یا اپنے قاتل کو پاتے ہو اونہوں نے کہا ہم کیونکر قسم کھا دیں گے حالانکہ ہم موجود نہ تھے تب آپ نے فرمایا اچھا
یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو الگ کریں گے اونہوں نے کہا ہم کافروں کی قسمیں کیونکر مانیں گے آخر جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا تو اپنے پاس سے اوسکی دیت دی عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ
مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ أَخُوهُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا عَمِّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً ذَكَرَ مَعْنَاهَا يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرٌ لَمْ
نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُمْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ ترجمہ سہل بن
ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ محیصہ اور عبداللہ بن سہل خیبر میں آئے کسی کام کے لیے پھر کھجوروں کے درختوں میں
جدا ہو گئے اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے سہل نے کہا میں اونکے ایک تھان میں گیا تو ایک اونٹوں میں سے (جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت میں دیے تھے) ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ
وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا خَيْبَرَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا لِحَوَائِجِهِمَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَ
مُحَيِّصَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُونَ بِخَمْسِينَ يَمِينًا
مِنْكُمْ فَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ تُبْرِئُكُمْ
يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ
ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر میں آئے اور ان دنوں وہاں صلح تھی پھر
دونوں جدا ہوئے اپنے کاموں کے لیے بعد اس کے محیصہ عبداللہ بن سہل پاس آئے دیکھا تو وہ اپنے خون میں لوٹ رہے ہیں
قتل ہو کر پھر دفن کیا اون کو اور مدینے میں آئے اخیر تک جیسے اوپر گزرا عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ

عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ
وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُونَ بِخَمْسِينَ
مِنْكُمْ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ فَقَالَ أَتُبَرِّئُكُمْ
يَهُودُ بِخَمْسِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ
ترجمہ وہی ہو جو اوپر گذرا۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا
إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي حَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ مُحَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَخُو الْمَقْتُولِ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ
حَتّٰى أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ
الْكُبْرَ فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوا شَأْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِفُونَ
خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُبَرِّئُكُمْ
يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بُشَيْرٌ قَالَ لِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ فِي مِرْبَدٍ لَنَا ترجمہ وہی ہو جو اوپر
گذرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ بشیر نے کہا مجھ سے سہل نے کہا ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری ایک تھان میں عَنْ
بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَجَاءَ أَخُوهُ وَعَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ
وَهُمَا عَمَّا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ قَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فِي قَلِيبٍ مِنْ بَعْضِ قُلُبِ
خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَتَّهِمُونَ قَالُوا نَتَّهِمُ الْيَهُودَ قَالَ أَفَتُقْسِمُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا أَنَّ الْيَهُودَ
قَتَلَتْهُ قَالُوا وَكَيْفَ نُقْسِمُ عَلٰى مَا لَمْ نَرَ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمُ الْيَهُودُ بِخَمْسِينَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوهُ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْضٰى
بِأَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُونَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ ترجمہ بشیر بن یسار سے سہل بن ابی حثمہ
سے روایت ہے عبد اللہ بن سہل مرے ہوئے (یعنی قتل کیے ہوئے) تو ان کے بھائی اور دونوں چچا حویصہ اور محیصہ جو
عبد اللہ بن سہل کے بھی چچا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عبد الرحمن نے بات کرنا چاہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ کرو ان دونوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے عبد اللہ بن سہل کو پایا مرا ہوا ان کو قتل کر کے
ڈال دیا تھا ایک کنوئیں میں یہودیوں کے کنوؤں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کس پر گمان کرتے ہو انہوں نے
کہا ہمارا گمان یہود پر ہے آپ نے فرمایا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ یہود نے اس کو مار ڈالا انہوں نے کہا ہم کیونکر قسم کھاویں
اس بات پر جس کو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا تو یہود بری ہو جاویں گے پچاس قسمیں کھا کر کہ ہم نے اس کو نہیں مارا انہوں

نے کہا ہم اون کی قسموں پر کیونکر راضی ہوں گے وہ تو مشرک ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی

عن بشير بن يسار ان عبد الله بن سهل الانصاري ومحيصة بن مسعود خرجا الى خيبر فتفرقا في حوائجهما فقتل عبد الله بن سهل فقدم محيصة فاتى هو واخوه حويصة وعبد الرحمن بن سهل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب عبد الرحمن ليتكلم لمكانه من اخيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر فتكلم حويصة ومحيصة فذكروا شأن عبد الله بن سهل فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم اتحلفون خمسين يمينا وتستحقون دم صاحبكم او قاتلكم قال مالك قال يحيى فزعم بشير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وداه من عنده ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے مثل اگلی روایت کے اس میں سہل بن ابی حثمہ کا ذکر نہیں ہے کہ عبداللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود دونوں نکلے خیبر کو اور اپنے اپنے کاموں کے لیے جدا ہوئے عبداللہ بن سہل مارے گئے محیصہ اور ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے عبدالرحمن نے بات کرنا چاہی اس لیے کہ وہ حقیقی بھائی تھے عبداللہ بن سہل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ کر بڑے کا لحاظ کر تب حویصہ اور محیصہ نے بات کی اور عبداللہ بن سہل کا حال بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اپنے صاحب یا قاتل کے خون کے حقدار ہوتے ہو۔ امام مالک نے کہا یحیی نے کہا بشیر بن یسار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے اونکو دیت دی

عن بشير بن يسار زعم ان رجلا من الانصار يقال له سهل بن ابي حثمة اخبره ان نفرا من قومه انطلقوا الى خيبر فتفرقوا فيها فوجدوا احدهم قتيلا فقالوا للذين وجدوه عندهم قتلتم صاحبنا قالوا ما قتلناه ولا علمنا قاتلا فانطلقوا الى نبي الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا نبي الله انطلقنا الى خيبر فوجدنا احدنا قتيلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبر الكبر فقال لهم تأتون بالبينة على من قتل قالوا ما لنا بينة قال فيحلفون لكم قالوا ما نرضى بايمان اليهود وكره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبطل دمه فوداه مائة من ابل الصدقة ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تھا اون سے بیان کیا کہ اون کی قوم کے کئی آدمی خیبر کو گئے وہاں جدا جدا ہو گئے پھر ایک کو اون میں سے دیکھا قتل کیا گیا ہے اونہوں نے کہا اون لوگوں سے جو وہاں رہتے تھے جہاں وہ قتل کیا گیا تھا تم نے ہمارے ساتھی کو مارا ہے اونہوں نے کہا ہم نے اسکو نہیں مارا نہ اوسکے قاتل کو جانتے ہیں وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا اے نبی اللہ کے ہم خیبر کو گئے تھے وہاں ہم نے اپنے ایک ساتھی کو پایا قتل کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑائی کا خیال کرو بڑائی کا خیال کر آپ نے فرمایا تم گواہ لا سکتے ہو کہ کس نے مارا اونہوں نے کہا ہمارے پاس گواہ نہیں ہیں آپ نے فرمایا تو وہ حلف کریں گے اونہوں نے کہا ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہ ہوں گے آپ کو برا معلوم ہوا کہ خون اوسکا ضائع ہو وے تو آپ نے دیت دی صدقے کے اونٹوں میں سے سو اونٹ دیے

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

أنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ [illegible] الْأَصْغَرَ أَصْبَحَ قَتِيلًا عَلَى أَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِمْ شَاهِدَيْنِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ أَدْفَعْهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ أَيْنَ أُصِيبُ شَاهِدَيْنِ وَإِنَّمَا أَصْبَحَ قَتِيلًا عَلَى أَبْوَابِهِمْ قَالَ فَتَحْلِفُ خَمْسِينَ قَسَامَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ أَحْلِفُ عَلَى مَا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِينَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمُ الْيَهُودُ فَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ عَلَيْهِمْ وَأَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی محیصہ کا چھوٹا بیٹا مارا گیا خیبر کے دروازون پر تب آپ نے فرمایا دو گواہ قائم کر اوس شخص پر جسنے مارا مین حوالی کرونگا اوسکی رسی سمیت تمھکو بولا یا رسول اللہ مین دو گواہ کہان سے لاؤن وہ تو مارا ہوا ملا اون کے دروازون پر تب آپ نے فرمایا اچھا پچاس قسمین کہاوے گا قسامت کی وہ بولا مین کیونکر قسم کہاؤن اوس بات پر جسکو نہین جانتا آپ نے فرمایا اچھا وہ پچاس قسمین کہا دینگے قسامت کی وہ بولا یا رسول اللہ ہم اون سی کیونکر قسم لیوین وہ تو یہودہین (کافر ہین) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت یہودیون پر تقسیم کی ور آدہی دیت اپنے پاس سے دیکر اون کی مدد کی

بَابُ الْقَوَدِ قصاص کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی کا خون کرنا درست نہین مگر تین صورتون مین ایک جان کے بدلے جان یعنے جب کسی کو عمداً قتل کرے تو اوسکو قصاص مین قتل کیا جاوے دوسرے اگر اوسکا نکاح ہو گیا ہو اور پھر زنا کرے (تو سنگسار کیا جاوے) تیسرے اگر اپنے دین یعنے اسلام سے پھر جاوے (تو اوسکو سمجھاوینگے اگر پھر اسلام پر آ جاوے بہتر) نہین تو مارا جاویگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللهِ لَا وَاللهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُولِ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی ایک شخص نے خون کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو خونی کو پکڑ لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے اوسکو حوالے کیا مقتول کے وارث کو تاکہ مار ڈالے اوسکو خونی بولا یا رسول اللہ مین نے مار ڈالنے کی نیت سے اوسکو نہین مارا آپ نے فرمایا مقتول کے وارث سے دیکہہ اگر وہ سچا ہی پھر تو اوسکو مار ڈالیگا تو تو جہنم مین جاویگا اوس نے چھوڑ دیا اوسکو وہ بندہا ہوا تھا ایک رسی سے وہ چلا اپنی رسی کہینچتا ہوا اوس روز سے اوسکو رسی والا کہنے لگے عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جِيءَ بِالْقَاتِلِ الَّذِي قَتَلَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِهِ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ فَأَرْسَلَهُ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ ترجمہ علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہی اونھون نے اپنے باپ سے سنا خونی جس نے خون

گیا تہا اوسکو مقتول کا وارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا آپ نے فرمایا کیا تو معاف کرتا ہی وہ بولا نہین آپنے فرمایا تو بدلہ لیگا وہ بولا ہان آپنے فرمایا جا قتل کر جب وہ چلا تو آپنے فرمایا اگر تو اوسکو معاف کریگا تو وہ سمیٹ لیگا تیرا گناہ اور تیری صاحب کا گناہ (یعنی جو مارا گیا ہے) اوسنے معاف کردیا اوسکو چہوڑدیا وہ چلا اپنی رسی کہینچتا ہوا

ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ فِيهِ

علقمہ بن وائل کے روایت مین راویونکا اختلاف

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ بِالْقَاتِلِ يَقُودُهُ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ فِي نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُولِ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ فَوَلَّى مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ تَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهُ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ

ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت ہی اونہون نے سنا وائل بن حجر سے کہا کہ مین موجود تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب مقتول کا وارث قاتل کو کہینچتا ہوا لایا ایک رسی سے باندہ کر رسول اللہ صلعم نے وارث سے فرمایا کیا تو معاف کرتا ہی وہ بولا نہین آپنے فرمایا دیت لیتا ہی وہ بولا نہین آپنے فرمایا قتل کرتا ہی وہ بولا ہان آپنے فرمایا جا لیجا اوسکو جب لے چلا پہر مڑکر آپ نے اوسکو بلایا اور فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہین آپنے فرمایا دیت لیتا ہی وہ بولا نہین آپنے فرمایا قتل کریگا وہ بولا ہان آپنے فرمایا جا لیجا اوسوقت آپنے فرمایا اوسوقت اگر تو اسکو معاف کریگا تو وہ اپنا گناہ اور اپنی صاحب یعنے مقتول کا گناہ سمیٹ لیگا اوس نے معاف کردیا اوسکو چہوڑدیا مین نے دیکہا وہ یعنی خونی اپنی رسی کہینچ رہا تہا

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ فِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا وَأَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ هَذَا وَأَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى قَالَ اذْهَبْ إِنْ قَتَلْتَهُ كُنْتَ مِثْلَهُ فَخَرَجَ بِهِ حَتَّى جَاوَزَ فَنَادَيْنَاهُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ إِنْ قَتَلْتُهُ كُنْتُ مِثْلَهُ قَالَ نَعَمْ اعْفُ عَنْهُ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا

ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت ہی اونہون نے روایت کیا اپنے باپ سے کہا مین بیٹہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتنے مین ایک شخص آیا اوسکی گردن مین رسی پڑی تہی (ایک اور شخص اوسکو لایا) وہ بولا یا رسول اللہ یہ شخص اور میرا بہائی دونون کنوان کہود رہے تہے اتنے مین اسنے کدال اوٹہائی اور میری بہائی کے سر پر ماری وہ مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کردے اسکو اوس نے انکار کیا اور کہا اے نبی اللہ کے یہ اور میرا بہائی دونون ایک کنوے مین تہے اوسکو کہود رہے تہے اتنے مین اس نے کدال اوٹہائی اور میری بہائی کے سر پر ماری وہ مرگیا آپنے فرمایا معاف کردے اوسکو اوس نے انکار کیا آپنے فرمایا جا جا اگر تو اسکو مار ڈالے گا تو تو بہی اسکی مثل ہوگا (یعنی تجہکو کچہہ ثواب نہ ملیگا بلکہ جیسے اوس نے خون کیا تہا تو بہی اوسکا خون کرے

اوسکے برابر ہوگا) وہ اوسکو لیکر گیا جب دور نکل گیا تو ہم نے پکارا کیا تو نہین سنتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین
آپ نے فرمایا اگر تو اوسکو قتل کریگا اوسکے برابر ہوگا وہ بولا ہان مین اوسکو معاف کیے دیتا ہون پھر وہ خونی نکلا اپنی رسی کھینچتا ہوا
یہانتک کہ چھپ گیا ہماری نگاہ سے عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَتَلَ هٰذَا أَخِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ
كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَحْتَطِبُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِي إِلَّا فَأْسِي وَكِسَائِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ فَرَمَى بِالنِّسْعَةِ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ دُونَكَ
صَاحِبَكَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَأَدْرَكُوا الرَّجُلَ فَقَالُوا وَيْلَكَ
إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حُدِّثْتُ
أَنَّكَ قُلْتَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَهَلْ أَخَذْتُهُ إِلَّا بِأَمْرِكَ فَقَالَ مَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ
بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَاكَ قَالَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے
اتنے مین ایک شخص آیا ایک شخص کو کھینچتا ہوا رسی پکڑ کر وہ بولا یا رسول اللہ اس نے میری بھائی کو مار ڈالا ہے تب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو نے اوسکو مارا ہے وہ بولا یا رسول اللہ اگر یہ اقرار نہ کرتا تو مین گواہ لاتا اتنے مین وہ بولا
ہان مین نے مارا ہے آپنے فرمایا کیونکر مارا وہ بولا مین اور اسکا بھائی دونون لکڑیان چنتے تھے ایک درخت کی تو اوسنے
مجھکو گالی دی مجھے غصہ آیا مین نے کلھاڑی اوسکے سر پر ماری (وہ مر گیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے
پاس مال ہے جو تو اپنی جان کے بدلے دیوے وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہین ہے سوا اس کمل اور کلھاڑی کے
آپنے فرمایا اچھا تو سمجھتا ہے کہ تیری قوم تجھے خرید کرے گی (یعنی دیت دیکر) وہ بولا مین اپنی قوم کے نزدیک زیادہ ذلیل ہون
مال سے (یعنی میری جان کی اونکو پرواہ نہین ہے) کہ مال دیوین یہ سنکر آپنے رسی اوس شخص کیطرف (یعنی وارث کی
طرف) پھینک دی اور فرمایا لیجا اس کو (یعنی تیرا جی چاہے سو کر) جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا آپ نے فرمایا اگر اوسکو مارے گا تو یہ بھی
اوسی کا سا ہوگا لوگ بھاگ کر اوس سے ملے اور کہا خرابی ہو تیری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اگر تو اوس کو مارے گا اوسی
کا سا ہوگا وہ لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ لوگون نے مجھسے ایسا کہا آپ فرماتے
ہین اگر مین اسکو مارونگا تو اسی کا سا ہونگا اور مین تو آپ ہی کے حکم سے لے گیا ہون آپنے فرمایا تو چاہتا ہے کہ وہ تیرا اور تیرے صاحب
(یعنی مقتول) کا گناہ سمیٹ لیوے وہ بولا کیون نہین چاہتا آپنے فرمایا یہی ہوگا وہ بولا ابھی سہی مین اسکو چھوڑ دیتا ہون)
عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ نَحْوَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر

گزرا عن علقمة بن وائل ان اباه حدثهم ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي برجل قد قتل رجلا فدفعه الى ولي
المقتول يقتله فقال النبي صلى الله عليه وسلم لجلسائه القاتل والمقتول في النار قال فاتبعه رجل فاخبره
فلما اخبره تركه قال فلقد رأيته يجر نسعته حين تركه يذهب فذكرت ذلك لحبيب فقال
حدثني سعيد بن اشوع قال وذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بالعفو ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت
ہے اون کے باپ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص لایا گیا جسنے ایک شخص کو مار ڈالا تھا آپ نے خونی کو
دیدیا مقتول کے وارث کو مار ڈالنے کے لیے پھر آپنے وارث کے صحبتیوں سے فرمایا خونی اور اوسکا مارنے والا دونوں جہنم میں
جاوینگے (خونی تو اپنے خون کیوجہ سے اور اوسکا مارنیوالا اوس گناہ کیوجہ سے یا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرمانے کے خلاف کرتا ہے کیونکہ آپ نے معاف کر دینے کو فرمایا تھا) ایک شخص گیا اور اوس نے وارث کو خبر کی جب اوسکو معلوم
ہوا کہ آپ ایسا فرماتے ہین تو اوس نے خونی کو چھوڑ دیا۔ وائل نے کہا مین نے خونی کو دیکھا وہ اپنی رسی کھینچتا تھا جب وارث
نے اوسکو چھوڑ دیا چلا جاتا تھا [illegible] کر کے۔ اسمعیل نے کہا مینے یہ روایت حبیب سے بیان کی اونہون نے کہا مجھ سے سعید بن
اشوع نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کرنے کا حکم دیا تھا عن انس بن مالك ان رجلا اتى بقاتل
وليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اعف عنه فابى فقال خذ الدية فابى
قال اذهب فاقتله فانك مثله فذهب فلحق الرجل فقيل له ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
اقتله فانك مثله فخلى سبيله فمر بي الرجل وهو يجر نسعته ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص
اپنے عزیز کے قاتل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا آپنے فرمایا معاف کر دے اوسکو اوس نے انکار کیا آپنے فرمایا دیت لے لے
اوسنے انکار کیا آپنے فرمایا جا قتل کر اوسکو تو بھی اوسی کا سا ہوگا وہ گیا ایک شخص نے اوس سے ملکر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا قتل کر اوسکو تو بھی اوس کی مثل ہوگا یہ سنکر اوس نے خونی کو چھوڑ دیا وہ میرے سامنے سے گزرا اپنی رسی کھینچتے ہوئے
عن بريدة ان رجلا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم قال ان هذا قتل اخي فقال اذهب فاقتله كما
قتل اخاك فقال له الرجل اتق الله واعف عنه فانه اعظم لاجرك وخير لك ولاخيك يوم القيمة قال
فخلى عنه قال فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم فسأله فاخبره بما قال له قال فاعتقه اما انه كان
خيرا مما هو صانع بك يوم القيمة يقول يا رب سل هذا فيم قتلني ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا آپنے فرمایا جا تو اوسکو مار ڈال جسطرح اوس نے
تیرے بھائی کو مار ڈالا ایک شخص نے کہا ڈر خدا سے اور معاف کر دے اوسکو اس مین تجھ کو زیادہ ثواب ہوگا اور بہتر ہوگا تیرے لیے اور تیرے
بھائی کے لیے قیامت کے دن۔ یہ سنکر اون نے خونی کو چھوڑ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی آپنے اوس سے پوچھا اوس
نے بیان کیا جو اوس نے کہا تھا آپنے فرمایا اگر تو نے معاف کر دیا یہ بہتر ہوا تیرے لیے اوس کام سے جو وہ تیرے ساتھ کرنیوالا تھا قیامت کے روز وہ

کہتا ای پروردگار پوچھ اس سے کس قصور مین اسنے مجہی قتل کیا **تاویل** قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ

بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ اس آیت کی تفسیر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ قُرَیْظَۃُ وَالنَّضِیْرُ وَکَانَ النَّضِیْرُ اَشْرَفَ مِنْ قُرَیْظَۃَ

وَکَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْظَۃَ رَجُلًا مِّنَ النَّضِیْرِ قُتِلَ بِہٖ وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِیْرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَیْظَۃَ اَدّٰی

مِائَۃَ وَسْقٍ مِّنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِیْرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَیْظَۃَ فَقَالُوا

ادْفَعُوْہُ اِلَیْنَا نَقْتُلْہُ فَقَالُوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْہُ فَنَزَلَتْ وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ

بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ اَفَحُکْمَ الْجَاھِلِیَّۃِ یَبْغُوْنَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی قریظہ اور نضیر دو قومین تہین یہود کی ان دونون مین نضیر کا درجہ زیادہ تہا جب کوئی شخص قریظہ مین سے نضیر کے کسی شخص کو مارتا تو قتل کیا جاتا اور جب نضیر کا کوئی آدمی قریظہ کے کسی آدمی کو مارتا تو سو وسق کھجور (دیت) دینا پڑتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے تو نضیر کے ایک آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا قریظہ نے کہا اوس مارنیوالے کو ہمارے حوالے کرو ہم اوسکو قتل کرین گے نضیر نے کہا ہم مین اور تم مین یہ پیغمبر فیصلہ کرین گے آپ پاس آئے اوسوقت یہہ آیت اوتری وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ یعنی اگر کافرون مین فیصلہ کرے تو انصاف سے فیصلہ کر انصاف یہہ ہی کہ جان کے بدلے جان لی جاوے پہر یہ آیت اوتری اَفَحُکْمَ الْجَاھِلِیَّۃِ یَبْغُوْنَ کیا جاہلیت کا رواج پسند کرتے ہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

الْاٰیَاتِ الَّتِیْ فِی الْمَائِدَۃِ الَّتِیْ قَالَھَا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْھُمْ اِلَی الْمُقْسِطِیْنَ اِنَّمَا نَزَلَتْ فِی الدِّیَۃِ

بَیْنَ النَّضِیْرِ وَبَیْنَ قُرَیْظَۃَ وَذٰلِکَ اَنَّ قَتْلَی النَّضِیْرِ کَانَ لَھُمْ شَرَفٌ یُّوْدَوْنَ الدِّیَۃَ کَامِلَۃً وَّاَنَّ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ کَانُوْا

یُوْدَوْنَ نِصْفَ الدِّیَۃِ فَتَحَاکَمُوْا فِیْ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِکَ فِیْھِمْ فَحَمَلَھُمْ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْحَقِّ فِیْ ذٰلِکَ فَجَعَلَ الدِّیَۃَ سَوَاءً ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی یہ جو آیتین سورہ مائدہ مین اوترین فاحکم بینہم او اعرض عنہم مقسطین تک نضیر اور قریظہ کے دیت کے باب مین اوترین اسلیے کہ نضیر کو بزرگی تھی جب ان مین سے کوئی مارا جاتا تو پوری دیت پاتے اور بنی قریظہ مین سے اگر کوئی مارا جاتا تو آدہی دیت پاتے پہر ان لوگون نے رجوع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف تب اللہ تعالی نے یہہ آیتین اوتارین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو حق پر لائے اور دیت برابر کر دی **باب** الْقَوَدِ بَیْنَ الْاَحْرَارِ وَالْمَمَالِیْکِ آزاد اور غلام مین قصاص کا بیان عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادَۃَ قَالَ انْطَلَقْتُ

اَنَا وَالْاَشْتَرُ اِلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقُلْنَا ھَلْ عَھِدَ اِلَیْکَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا لَّمْ یَعْھَدْہُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً قَالَ لَا اِلَّا مَا کَانَ

فِیْ کِتَابِیْ ھٰذَا فَاَخْرَجَ کِتَابًا مِّنْ قِرَابِ سَیْفِہٖ فَاِذَا فِیْہِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَکَافَأُ دِمَاؤُھُمْ وَھُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاھُمْ

وَیَسْعٰی بِذِمَّتِھِمْ اَدْنَاھُمْ اَلَا لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَّلَا ذُوْ عَھْدٍ بِعَھْدِہٖ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰی نَفْسِہٖ اَوْ اٰوٰی

مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ قیس بن عبادہ سے روایت ہی مین اور اشتر حضرت علی رضی اللہ عنہ پاس گئے اور اون سے پوچھا کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات بتلائی ہی جو اورون کو نہین بتلائی

اونہون نے کہا نہین مگر جو میری اس کتاب مین ہی پھر ایک کتاب نکالی اپنی تلوار کے نیام سے اوسمین لکھا تہا کہ مسلمانون کے
خون برابر ہین (کچھ فرق نہین شریف اور رذیل کا نہ غلام اور آزاد کا) اور وہ مثل ایک ہاتھ کے ہین غیر قومون پر (یعنے
کل مسلمان متفق ہین غیرون کے خلاف پر جیسے ایک ہاتھ کے اجزا ایکدوسری کے ساتھ متفق ہوتی ہین حرکت اور سکون مین)
اور اون مین سے ادنی مسلمان بھی کل کیطرف سے ذمہ لے سکتا ہے (یعنی اگر ایک مسلمان بھی کسی کافر کو امن دے تو گویا کل مسلمانون
نے امن دیا اب اوسپر دست درازی نہین ہو سکتی) آگاہ ہو مسلمان نہ مارا جاوے کافر کے بدلہ مین (خواہ کافر ذمی ہو یا حربی
اور نہ ذمی کو مارین جبتک وہ ذمی ہے (ذمی اوس کافر کو کہتے ہین جسکو مسلمانون نے اپنے ملک مین رہنے کی اجازت دی ہو
جزیہ مقرر کر کے اب اوسکو مارنا یا اوسکا مال لوٹنا درست نہین) جو شخص نئی بات نکالی (دین مین) تو اوسی پر اوسکا وبال
ہی اور جو شخص جگہ دیوی نئی بات نکالنے والے کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی **عن** علی
رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمنون تتکافأ دماؤہم وھم ید علی من سواھم یسعی بذمتہم
ادناھم لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عھد فی عھدہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **القود من السید للمولی** اگر
کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالے تو اوسکے بدلے قتل کیا جاوی **عن** سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من
قتل عبدہ قتلناہ ومن جدعہ جدعناہ ومن اخصاہ اخصیناہ ترجمہ سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کرے اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اوسکو اور جو شخص ناک کان کاٹے (یا اور کوئی عضو) اپنے غلام کا
تو ہم بھی کاٹین گے اوسکا اور جو کوئی خصی کرے اپنے غلام کو (یعنی خصیے نکالڈالے تاکہ عورت کی حاجت اوسکو نہ ہو) ہم بھی خصی
کرینگے اوسکو **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل عبدہ قتلناہ ومن جدع عبدہ جدعناہ
عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل عبدہ قتلناہ ومن جدع عبدہ جدعناہ ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا۔ مگر ان دونون روایتون مین خصی کرنیکا ذکر نہین ہے) **قتل المرأۃ بالمرأۃ** عورت کو عورت کے بدلے
مارنا **عن** عمر رض انہ نشد قضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقام حمل بن مالک فقال کنت
بین حجرتی امرأتین فضربت احدھما الاخری بمسطح فقتلتھا وجنینھا فقضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی جنینھا بغرۃ وان تقتل بھا ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہی اونکو تلاش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
باب مین کیا فیصلہ کیا ہے تو حمل بن مالک کہڑے ہوئے اور کہا مین دو عورتون کی کوٹھریون کے بیچ مین رہتا تھا۔ ایک
نے دوسری کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ مر گئی اوسکے پیٹ مین کا بچہ بھی مر گیا رسول اللہ صلعم نے بچے کے بدلے ایک غلام یا
لونڈی دینے کا حکم کیا اور عورت کو عورت کے بدلے مار ڈالنے کا **القود من الرجل للمرأۃ** مرد کو عورت کے بدلے قتل کرنا
عن انس ان یھودیا قتل جاریۃ علی اوضاح لھا فاقادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھا ترجمہ انس سے
روایت ہی ایک یہودی نے ایک لڑکی کو مار ڈالا اوسکی چاندی کے زیور کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکے

یہودی کو مار ڈالنے کا لڑکی کے قصاص مین عن انس بن مالك ان يهوديا اخذ اوضاحا من جارية ثم رضخ راسها بين

حجرين فادركوها وبها رمق فجعلوا يتبعون بها الناس هو هذا هو هذا قالت نعم فامر رسول الله

صلى الله عليه وسلم برضخ راسه بين حجرين ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک یہودی نے زیور لے لیا تہا چاندی (فرضخ)

کا ایک عورت کا پہر اوسکا سر پہوڑ دیا دو پتہرون سے لوگون نے اوس عورت کو پایا اوس مین ذرا جان تہی اوسکو لیے

لیے پہرے لوگون کو بتاتی ہوئے کیا اس نے مارا کیا یہ ہی آخر اوس نے ایک کو کہا ہان اس نے مارا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اوسکا سر کچلا جاوے دو پتہرون کے بیچ مین عن انس بن مالك قال خرجت جارية عليها اوضاح

فاخذها يهودي فرضخ راسها واخذ ما عليها من الحلي فادركت وبها رمق فاتي بها رسول الله صلى

الله عليه وسلم فقال من قتلك فلان قالت لا والله قال فلان حتى سمى اليهودي قالت براسها نعم فاخذ

فاعترف فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم فرضخ راسه بين حجرين ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی

ایک لڑکی چاندی کا زیور پہنے ہوئے نکلی اوسکو ایک یہودی نے پکڑا اور اوسکا سر کچلکر زیور اوتار لیا پہر لوگون نے اوس لڑکی

کو پایا کچہہ جان اوسمین باقی تہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے آپ نے اوس سے پوچہا تجہے کسنے مارا فلانے نے

وہ بولی نہین قسم خدا کی یہانتک کہ نام لیا آپنے اوس یہودی کا جب اوس نے سر ہلاکر بتلایا ہان وہ پکڑا گیا اوس نے اقرار کیا

آپنے حکم کیا اوسکا سر کچلا گیا پتہرون کے بیچ مین **سقوط القود من المسلم للكافر** کافر کے بدلے مسلمان نہ مارا جاے

عن عائشة ام المؤمنين عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لا يحل دم مسلم الا في احدى ثلث

خصال زان محصن فيرجم ورجل يقتل مسلما متعمدا ورجل يخرج من الاسلام فيحارب الله عز وجل و

رسوله فيقتل او يصلب او ينفى من الارض ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

نہین درست ہی مسلمان کا مار ڈالنا مگر تین صورتون مین ایک تو جو محصن یعنی اوسکا نکاح ہوچکا ہو ہوکر زنا کرے دوسرے کسی مسلمان

کو قصداً مار ڈالے تیسرے وہ شخص جو اسلام سے پہر جاوے پہر اللہ اور اوسکے رسول سے لڑے وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے

یا قید کیا جاوے عن ابي جحيفة يقول سالت عليا فقلنا هل عندكم من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء سوى

القرآن فقال لا والذي فلق الحبة وبرا النسمة الا ان يعطي الله عز وجل عبدا فهما في كتابه او ما في

الصحيفة قلت وما في الصحيفة قال فيها العقل وفكاك الاسير وان لا يقتل مسلم بكافر ترجمہ ابوجحیفہ سے

روایت ہی مینے حضرت علی رضہ سے پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اور باتین ہین تمہارے پاس سوا قرآن کے وہ بولے

نہین قسم اوس کی جسنے دانے کو چیر کر اوگایا اور جان کو پیدا کیا مگر یہ کہ اللہ تعالی کسی اپنے بندے کو سمجہہ دیوے اپنی کتاب کی اور جو

اس کاغذ مین ہی مین نے کہا اوس مین کیا ہے اونہون نے کہا اوس مین دیت کے احکام ہین اور قیدی کو چہوڑانے کا بیان ہی

اور یہ ذکر ہی کہ مسلمان نہ مارا جاوے کافر کے بدلے عن ابي حسان قال قال علي ما عهد الي رسول الله صلى الله عليه وسلم

بِشَیْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ صَحِیْفَةٍ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ فَلَمْ یَزَالُوْا بِهٖ حَتّٰی اَخْرَجَ الصَّحِیْفَةَ فَاِذَا فِیْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَکَافَأُ
دِمَاؤُهُمْ یَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَهُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاهُمْ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ ترجمہ
ابو حسان سے روایت ہے حضرت علی رضہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو کوئی ایسی بات نہین بتلائی جو لوگون سے چھپی
ہو مگر جو میری تلوار کے نیام مین ایک کتاب ہے لوگون نے اونکا پیچھا نہ چھوڑا یہانتک کہ اونہون نے وہ کتاب نکالی اوس مین
لکھا تھا کہ مسلمانون کے خون برابر ہین اور امان دے سکتا ہے ادنی مسلمان اور وہ مثل ایک ہاتھ کے ہین غیرون پر اور مومن
کافر کے بدلے نہ مارا جاوے اور نہ ذمی جبتک اپنے اقرار پر ہے عَنِ الْاَشْتَرِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَلِیٍّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَفَشَّغَ بِهِمْ مَا
یَسْمَعُوْنَ فَاِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیْکَ عَهْدًا فَحَدِّثْنَا بِهٖ قَالَ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لَمْ یَعْهَدْهُ اِلَی النَّاسِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ صَحِیْفَةً فَاِذَا فِیْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَکَافَأُ
دِمَاؤُهُمْ یَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ مختصر ترجمہ مالک بن حارث اشتر
سے روایت ہے اونہون نے حضرت علی سے کہا لوگون مین مشہور ہو گیا ہے جو سنتے ہین اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کوئی خاص بات تم کو بتلائی ہو تو بیان کرو حضرت علی نے کہا کوئی خاص بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو نہین بتلائی جو
اورونکو نہ بتلائی ہو مگر میری تلوار کے غلاف مین ایک کتاب ہے اوسکو دیکھا تو اوس مین یہ لکھا تھا کہ مسلمانون کے خون برابر
ہین ادنی مسلمان ذمہ لے سکتا ہے (کسی کافر کی امان کا) اور مومن کافر کے بدلے نہ مارا جاوے نہ وہ کافر جس سے اقرار ہوا جبتک
اپنے اقرار پر ہے **تعظیم قتل المعاهد** ذمی کافر کا مارنا کیسا ہے عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِیْ غَیْرِ کُنْهِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کرے کسی ذمی کو (یعنی اوس کافر کو جس سے عہد اور اقرار ہوا ہو) بغیر اوس کی وجہ یا وقت کے
تو اللہ تعالی اوس پر جنت کو حرام کریگا ف یعنی اگر کوئی وجہ ہو مثلاً وہ ذمی کافر ایسی بات کرے جس سے اوسکا عہد ٹوٹ جاوے یا عہد
کا زمانہ گزر جاوے تو اوسکا قتل درست ہے عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ
نَفْسًا مُعَاهِدًا بِغَیْرِ حِلِّهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ اَنْ یَشُمَّ رِیْحَهَا ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص ذمی کو مارے بغیر اوسکے خون حلال ہونے کے تو حرام کریگا اللہ اوس پر جنت کو اوسکی خوشبو کو بھی عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ مُخَیْمِرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ یَجِدْ رِیْحَ الْجَنَّةِ
وَاِنَّ رِیْحَهَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَةِ سَبْعِیْنَ عَامًا ترجمہ قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے اونہون نے سنا ایک صحابی سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاوے گا حالانکہ اوسکی خوشبو ستر برس کی راہ سے
آتی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ یَجِدْ
رِیْحَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِیْحَهَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَةِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذمی کو مارے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاوے گا۔ حالانکہ اوسکی خوشبو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے۔
سُقُوطُ الْقَوَدِ بَيْنَ الْمَمَالِيكِ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ غلاموں مین قصاص نہ ہونا جب جان سے کم قصور مین یعنی زخم
پہونچا دین یا کوئی عضو کاٹ ڈالین عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ
فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک غلام تھا مفلس لوگون
کا اوس نے مالدارونکے ایک غلام کا کان کاٹ ڈالا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اونکو کچھہ نہین دلایا
اسلیے کہ اوس کے مالک مفلس تھے اور جو مالدار ہوتے تو دیت دینا پڑتی الْقِصَاصُ فِي السِّنِّ دانت مین قصاص ہے عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْقِصَاصِ فِي السِّنِّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابُ
اللَّهِ الْقِصَاصُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت مین قصاص کا حکم دیا اور فرمایا اللہ کی کتاب
حکم کرتی ہے قصاص کا (یعنی اوس مین موجود ہے (السن بالسن) عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص قتل کریگا اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اوسکو اور جو شخص کوئی عضو کاٹے اپنے غلام کا کاٹین گے ہم اوسکا عَنْ
سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خصی کرے اپنے غلام کو ہم اوسکو خصی کرینگے اور جو شخص ناک کان یا اور کوئی عضو کاٹے
اپنے غلام کا ہم اوسکا وہی عضو کاٹین گے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُقْتَصُّ
مِنْ فُلَانَةَ لَا وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أُمَّ الرَّبِيعِ الْقِصَاصُ
كِتَابُ اللَّهِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا الدِّيَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ
أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ انس سے روایت ہے ربیع ام حارثہ کے بہن نے ایک آدمی کو زخمی کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس جھگڑا پیش ہوا آپنے فرمایا بدلہ لیا جاویگا ام الربیع بولی یا رسول اللہ کیا اوس سے بدلہ لیا جاویگا قسم خدا کی اوس سے کبھی
بدلہ نہین لیا جاویگا آپنے فرمایا سبحان اللہ ای ام الربیع اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے بدلے کا وہ بولی نہین قسم خدا کی اوس سے
کبھی بدلہ نہین لیا جاوے گا وہ یہی کہتی رہی یہانتک کہ اون لوگون نے دیت لینا منظور کرلیا تب آپنے فرمایا اللہ کے بعضے
بندے ایسے ہین کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھین تو اللہ اونکو سچا کرے گا الْقِصَاصُ مِنَ الثَّنِيَّةِ دانت
کے قصاص کا بیان عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَنَسٌ أَنَّ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَقَضَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَخُوهَا أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ
وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ سَأَلُوا أَهْلَهَا الْعَفْوَ وَالْأَرْشَ فَلَمَّا حَلَفَ أَخُوهَا وَهُوَ عَمُّ أَنَسٍ وَهُوَ الشَّهِيدُ يَوْمَ أُحُدٍ

رَضِيَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ حمید سے روایت ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا انکی پھوپھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم کیا اور انکے بھائی انس بن النضر (انس بن مالک کے چچا) بولے کیا فلانی عورت (یعنی اپنی بہن) کا دانت توڑا جاویگا نہیں قسم اوس کی جسنے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اوسکا دانت کبھی نہیں توڑا جاویگا اور پہلے ان لوگوں نے اوس لڑکے کے وارثوں سے کہہ رکھا تھا کہ معاف کر دو یا دیت لو (لیکن وہ نہیں مانتے تھے) جب اون کے بھائی انس بن النضر نے جو انس بن مالک کے چچا تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوئے احد کے روز (لڑائی میں) قسم کھالی تو اوسکے وارث معاف کرنے پر راضی ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضے بندے اللہ کے ایسے ہیں اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھیں تو اللہ اون کو سچا کر دیوے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعُرِضَ عَلَيْهِمُ الْأَرْشُ فَأَبَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ قَالَ أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ انس سے روایت ہے ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا اوسکے وارثوں نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے وارثوں نے انکار کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپنے قصاص کا حکم کیا انس بن النضر نے کہا یا رسول اللہ کیا ربیع کا دانت توڑا جاویگا قسم ہے اوسکی جسنے آپ کو سچا پیمبر کر کے بھیجا کبھی نہیں توڑا جاویگا آپ نے فرمایا انس اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے بدلے کا پھر وہ لوگ راضی ہوگئے اونہوں نے معاف کر دیا تب آپنے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے ہیں اگر اوس کے بھروسے پر قسم کہالیں تو اللہ اون کو سچا کر دے

الْقَوَدُ مِنَ الْعَضَّةِ کاٹ کہانے میں قصاص

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ قَالَ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ إِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ إِلَيْهِ يَدَكَ حَتَّى يَقْضَمَهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا إِنْ شِئْتَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دانتوں سے دوسرے کا ہاتھ پکڑا اوس نے اپنا ہاتھ زور سے کہینچا اوسکا ایک دانت ٹوٹ گیا یا کئی دانت ٹوٹ گئے اوس نے فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تو مجھ سے کیا کہتا ہے کیا یہ کہتا ہے کہ میں اوس کو حکم کروں وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دیوے پھر تو اوسکو چباوے جیسے جانور چباتا ہے اگر تو چاہے تو اپنا ہاتھ دے اوسکو چبانے کو پھر نکال لے اگر چاہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ عَلَى ذِرَاعِهِ فَاجْتَذَبَهَا فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَ لَحْمَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا بازو کاٹا اوس نے ہاتھ کہینچا اسکا دانت نکل پڑا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا آپنے جسکا دانت اوکھڑا تھا اوسکو کچھہ نہ دلایا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اپنے بھائی کا گوشت چبا ڈالے جیسے جانور چباتا ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ

حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ ترجمہ عمران بن حصین سے
روایت ہے یعلی ایک شخص سے لڑا پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوس نے اپنا ہاتھ اوسکے منہ سے گھسیٹا دوسرے کا دانت نکل
پڑا پھر دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے لڑتے ہوئے آپنے فرمایا تم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی کو کاٹتا ہے جانور
کیطرح پھر دیت مانگتا ہے اوسکو دیت کبھی نہ ملے گے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ يَعْلَى قَالَ فِي الَّذِي عَضَّ فَنَدَرَتْ
ثَنِيَّتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ
فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَ ذِرَاعَ أَخِيكَ
كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَهَا ترجمہ اوپر گزرا

بَابُ الرَّجُلِ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ

ایک شخص اپنے تئین بچاوے اور اوسمین دوسرے
کا نقصان ہو تو بچانے والے پر کچھ تاوان نہ ہوگا عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ
يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَقَلَعَ ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ
فَأَبْطَلَهَا ترجمہ یعلے بن منیہ ایک شخص سے لڑے پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوس نے اپنا ہاتھ منہ سے چھوڑایا اوسمین
دوسرے کا دانت اوکھڑ گیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کو کاٹتا
ہے جوان اونٹ کیطرح اور اوسکو دیت نہیں دلائی اس لیے کہ ہاتھ چھوڑانے والے نے اپنا ہاتھ بچایا تو اوسپر دانت
ٹوٹنے کا تاوان نہ ہوگا عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ
فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَأَطَلَّهَا أَيْ أَبْطَلَهَا
ترجمہ یعلے بن منیہ سے روایت ہے ایک شخص نے بنی تمیم میں سے دوسرے سے لڑائی کی اخیر تک

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ

عَلَى عَطَاءٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ اس حدیث میں عطاء کے اوپر راویوں کا اختلاف عَنْ سَلَمَةَ وَيَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَضَّ الرَّجُلُ
ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهُ فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ
أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كَعَضِيضِ الْفَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي يَطْلُبُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا فَأَبْطَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلمہ اور یعلے بن امیہ سے روایت ہے ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تبوک کی لڑائی
میں اور ہمارے ساتھ ایک شخص تھا اوس نے ایک مسلمان سے لڑائی کی اوسکا ہاتھ دانتوں سے پکڑا اوس نے اپنا ہاتھ اوس کے
منہ سے کھینچا تو اسکا دانت نکل پڑا پھر جسکا دانت نکل پڑا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دیت مانگنے کو آپنے فرمایا
تم میں سے ایک شخص اپنے بھائی کیطرف جا کر اوسکو کاٹتا ہے جیسے جانور پھر دیت مانگتا ہے کبھی اوسکو دیت نہ ملے گے
اُنہو دیت باطل کر دی عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَهَا ترجمہ یعلی بن اُمیہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوسکا دانت نکل پڑا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے اوسکو لغو کر دیا یعنی دانت کی دیت نہ دلائی۔ عَنْ یَعْلَی قَالَ اِسْتَاجَرَ اَجِیْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ یَدَهٗ فَانْتَزَعَتْ ثَنِیَّتُهٗ فَخَاصَمَهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَدَعُهَا یَقْضَمُهَا کَقَضْمِ الْفَحْلِ ترجمہ یعلی سے روایت ہے اونہوں نے ایک شخص کو نوکر رکھا وہ دوسرے شخص سے لڑا اور اوسکا ہاتھ دانت سے کاٹا اسکا دانت نکل پڑا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس فریاد کی آپ نے فرمایا کیا اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ وہ جانور کیطرح چبا ڈالتا یعنی اوس نے اچھا کیا ہاتھ کھینچا اس کا دانت نکل پڑا تو اسکا قصور ہے۔ عَنْ یَعْلَی قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ فَاسْتَاجَرْتُ اَجِیْرًا فَقَاتَلَ اَجِیْرِیْ رَجُلًا فَعَضَّ الْاٰخَرُ فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتُهٗ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهٗ فَاَهْدَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک میں وہان میں نے ایک نوکر رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اور اوسکا ہاتھ کاٹا اسکا دانت نکل پڑا تب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے لغو کر دیا۔ عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَیْشَ الْعُسْرَةِ وَکَانَ اَوْثَقُ عَمَلٍ لِّیْ فِیْ نَفْسِیْ وَکَانَ لِیْ اَجِیْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِهٖ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهٗ فَاَنْدَرَ ثَنِیَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِیَّتَهٗ وَقَالَ اَفَیَدَعُ فِیْ فِیْکَ تَقْضَمُهَا ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا جیش العسرة میں (جیش العسرة کہتے ہیں غزوہ تبوک کو عسرہ کہتے ہیں سختی کو تبوک کی لڑائی میں مسلمانوں پر بڑی سختی تھی گرمی کا موسم تھا سواری اور کھانا بھی نہ تھا) اور یہ کام میرے دل میں سب سے بڑا تھا یعنی میں اپنی سب نیک کاموں میں اس جہاد کو بڑا جانتا تھا میرا ایک نوکر تھا وہ ایک آدمی سے لڑا اوسکی اونگلی کاٹی اوس نے اپنی اونگلی کھینچی تو اسکا دانت نکل کر گر پڑا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نے اوسکا دانت لغو کر دیا اور فرمایا کیا وہ اپنی اونگلی تیرے منہ میں رہنے دیتا اور تو اس کو چبا ڈالتا۔ عَنْ یَعْلَی بِمِثْلِ الَّذِیْ عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِیَّتُهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِیَةَ لَکَ ترجمہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اوس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اوس شخص سے جسکا دانت ٹوٹا تھا) تجھے دیت نہیں ملیگی۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلَی بْنِ مُنْیَةَ اَنَّ اَجِیْرًا لِّیَعْلَی بْنِ مُنْیَةَ عَضَّ اٰخَرُ ذِرَاعَهٗ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِیْهِ فَرُفِعَ ذٰلِکَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَقَطَتْ ثَنِیَّتُهٗ فَاَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَفَیَدَعُهَا فِیْ فِیْکَ تَقْضَمُهَا کَقَضْمِ الْفَحْلِ ترجمہ صفوان بن یعلی بن منیہ (منیہ یعلی کے والدہ یا دادی کا نام ہے اور امیہ اون کے باپ کا نام اس لیے کبھی اونکو یعلی بن امیہ بولتے ہیں اور کبھی یعلی بن منیہ) سے روایت ہے یعلی بن منیہ کے ایک نوکر نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اور اوس نے اپنا ہاتھ کھینچا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا کیونکہ کاٹنے والے کا دانت گر پڑا تھا آپ نے اوس کو لغو کر دیا اور فرمایا کیا تیرے منہ میں چھوڑ دیتا اور تو اوس کو جانور کیطرح چبا ڈالتا۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلَی اَنَّ اَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

فِی غَزْوَۃِ تَبُوکَ فَاسْتَأْجَرَ أَجِیرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَلَمَّا أَوْجَعَهُ نَتَرَهَا فَأَنْدَرَ ثَنِیَّتَهُ فَرَفَعَ ذٰلِكَ

إِلَی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَیَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَیَعَضُّ أَخَاهُ كَمَا یَعَضُّ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَ ثَنِیَّتَهُ **ترجمہ**

صفوان بن یعلے سے روایت ہی اون کے باپ نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کی لڑائی مین اور ایک نوکر رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اوسکا ہاتھ کاٹا اوس کے درد ہونے لگا تو ہاتھ کھینچا اور دانت گرا دیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپنے فرمایا تم مین سے ایک اپنے بھائی کو کاٹتا ہے جانور کیطرح پھر اوسکا دانت لغو کردیا

القود فِی الطَّعْنَةِ کونچے مین قصاص **عن** أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یُقَسِّمُ شَیْئًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَیْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَخَرَجَ

الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہی ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بانٹ رہی تہے اتنے مین ایک شخص آپ پر جہک پڑا آپنے ایک لکڑی سے جو ہاتھ مین تھی اوسکو کونچا دیا وہ نکلا رسول اللہ صلعم نے فرمایا آ بدلا لے وہ بولا نہین مینے معاف کیا یا رسول اللہ **ف** عدل انصاف اسی کا نام ہی ہرچند آپنے کونچا دیا تہا ادب کہلانے کو اوسکا بدلہ ضرور نہ تہا مگر لوگ یہ کہتے کہ آپنے اپنے نفس پر عدل کے قاعدے پر عمل نہین کیا اسواسطے آپنے اپنے درجے اور مرتبے کا کچھہ خیال نہین کیا اور بدلہ لینے کی اجازت دی **عن**

أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَسِّمُ شَیْئًا إِذْ أَكَبَّ عَلَیْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَصَاحَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ

قَالَ بَلْ عَفَوْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہی وہی جو اوپر گزری **القود** مِنَ اللَّطْمَةِ تہپڑ مارنے کا بدلہ **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِی أَبٍ كَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا لَیَلْطِمَنَّهُ كَمَا

لَطَمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ أَیُّهَا النَّاسُ أَیُّ أَهْلِ الْأَرْضِ

تَعْلَمُونَ أَكْرَمُ عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالُوا أَنْتَ فَقَالَ فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّی وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوا أَحْیَاءَنَا

فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرْ لَنَا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی ایک شخص نے جاہلیت کے کسی باپ دادے کو برا کہا عباس نے (برا مانا) اوسکو طمانچہ مارا اوسکی قوم آئی اور کہنے لگی وہ عباس کو طمانچہ ماریگا جیسے اونہون نے طمانچہ مارا اور ہتہیار لگا لیے یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ منبر پر چڑہے اور فرمایا ای لوگو تم جانتے ہو کہ زمین پر رہنے والون مین سے اللہ کے نزدیک کسکی عزت زیادہ ہی اونہون نے کہا آپ کی آپ نے فرمایا تو عباس میرے ہین اور مین اونکا ہون ہمارے مرے ہوئے باپ دادون کو برا مت کہو تاکہ ہمارے زندون کو رنج ہو یہ سنکر وہ قوم آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کی آپ کے غصے سے دعا کیجیے ہمارے لیے مغفرت کی **القود**

مِنَ الْجَبْذَةِ پکڑ کر کھینچنے کا قصاص **عن** أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ

فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا ... فَقَامَ يَوْمًا فَقُمْنَا مَعَهُ حَتَّى لَمَّا بَلَغَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ مِنْ وَرَائِهِ وَكَانَ رِدَاؤُهُ خَشِنًا فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا أَحْمِلُكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِمَّا جَبَذْتَ بِرَقَبَتِي فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الْأَعْرَابِيِّ أَقْبَلْنَا إِلَيْهِ سِرَاعًا فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامِي أَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتَّى آذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى بَعِيرٍ تَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرِفُوا

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھتے جب آپ کھڑے ہوتے تو آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے ایک روز آپ کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب مسجد کے بیچ میں پہنچے تو ایک شخص آپ پاس آیا اور پیچھے سے چادر پکڑ کر آپ کو کھینچا اور وہ چادر سخت تھی آپکی گردن لال ہو گئی (اس چادر کے کھرکھرے پن سے) اور بولا اے محمد میری ان دونوں اونٹوں کو لادو دیجیے (یعنی غلہ دیجیے) اسلیے کہ تم اپنے مال میں سے نہیں دیتے نہ اپنے باپ کے مال میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے کبھی میں تجھے نہیں دونگا جبتک تو اس گردن کھینچنے کا بدلہ نہ دے وہ گنوار بولا قسم خدا کی میں کبھی بدلہ نہیں دونگا رسول اللہ صلعم نے تین بار یہی فرمایا اور وہ گنوار یہی کہتا رہا کہ میں کبھی بدلہ نہیں دونگا جب ہمنے گنوار کی یہ بات سنی تو دوڑ کر ہم رسول اللہ صلعم پاس آئے آپنے فرمایا میں قسم دیتا ہوں اسکو جو میری بات سنے کوئی اپنی جگہ سے نہ جاوے جبتک میں اجازت نہ دوں پھر رسول اللہ صلعم نے ایک شخص سے کہا اسکے ایک اونٹ پر جو لادو اور ایک اونٹ پر کھجور بعد اسکے آپنے لوگوں سے کہا چلو ف اس حدیث سے آپکے حسن اخلاق کا حال معلوم ہوا باوجود اس کے کہ ہر طرح کی قدرت رکھتے تھے آپنے مطلق غصہ نہ کیا اور گنوار کا مطلب پورا کیا یہ خلق دلیل ہے آپ کی نبوت کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الْقِصَاصُ مِنَ السَّلَاطِينِ بادشاہوں سے بھی قصاص لیا جاویگا

عَنْ أَبِي فِرَاسٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهِ ترجمہ ابو فراس سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بدلہ دلاتے تھے اپنی ذات سے

السُّلْطَانُ يُصَابُ عَلَى يَدَيْهِ بادشاہ کے کام میں کوئی آفت آوے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاحَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا بِهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا أَفَرَضُوا قَالُوا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُفُّوا فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ قَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ

فقالوا القود فخطب الناس فقال ارضيتم قالوا نعم ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہم بن حذیفہ کو بھیجا صدقہ وصول کرنے کے لیے ایک شخص لڑا اون سے صدقہ دینے میں ابو جہم نے اوسکو مارا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اوس کے لوگ بھی آئے بولے قصاص چاہیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم اتنا اتنا مال لے لو وہ لوگ راضی نہیں ہوئے آپ نے فرمایا اچھا اتنا لو تب وہ راضی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خطبہ پڑھوں گا لوگوں کے سامنے اور اون کو خبر دونگا تمہاری راضی ہو جانیکی اونہوں نے کہا اچھا جب آپ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا یہ لوگ میرے پاس آئے قصاص مانگتے کو میں نے اون سے اتنا مال دینے کو کہا وہ راضی ہو گئے تب وہ لوگ بولے ہم راضی نہیں ہوئے مہاجرین نے اونکو سزا دینے کا قصد کیا آپنے فرمایا ٹھہرو وہ ٹھہر گئے پھر آپنے اون لوگوں کو بلایا اور فرمایا تم راضی نہیں ہوئے تھے اونھوں نے کہا ہاں راضی ہوئے تھے آپ نے فرمایا تو میں خطبہ پڑھتا ہوں اور لوگوں کو تمہاری رضامندی کی خبر کرتا ہوں اونہوں نے کہا اچھا پھر آپنے خطبہ پڑھا اور اون سے پوچھا تم راضی ہو گئے اونہوں نے کہا ہاں

القود بغير حديدة سوا تلوار کے اور چیز سے قصاص لینا

عن انس ان يهوديا رای علی جارية اوضاحا فقتلها بحجر فاتي بها النبي صلى الله عليه وسلم وبها رمق فقال اقتلك فلان فاشار شعبة برأسه يحكيها ان لا فقال اقتلك فلان فاشار شعبة برأسه يحكيها ان لا قال اقتلك فلان فاشار شعبة برأسه يحكيها ان نعم فدعا به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقتله بين حجرين ترجمہ انس سے روایت ہے ایک یہودی نے ایک لڑکی کو دیکھا کنگن پہنے ہوئے اونسے اوسکو مار ڈالا پتھر سے (اور کنگن اوتار لیے) پھر لوگ اوس لڑکی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور اوسمیں دم سے جان باقی تھی آپنے اوس سے پوچھا کیا تجھے فلانے مارا ہے اوس نے اشارے سے کہا نہیں پھر آپنے دوسرے کا نام لیا اوس نے اشارے سے کہا نہیں پھر آپنے اوس یہودی کا نام لیا اوس نے اشارے سے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس یہودی کو بلوایا اور حکم کیا وہ قتل کیا دو پتھروں کے بیچ (یعنی اوسکا سر دو پتھروں کے بیچ میں کچلا گیا جیسے اوس نے لڑکی کا سر کچلا تھا)

عن قيس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث سرية الى قوم من خثعم فاستعصموا بالسجود فقتلوا فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بنصف العقل وقال اني بريء من كل مسلم مع مشرك ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا لا تراءى ناراهما ترجمہ قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکری بھیجی خثعم کے ایک قوم کیطرف (وہ کافروں کے ملک میں ٹھہری) اونہوں نے پناہ لی (دشمنوں سے) سجدہ کرکے (یعنی سب سجدے میں چلے گئے اس خیال سے کہ کافر چھوڑ دیں گے لیکن کافروں نے اونکو مار ڈالا آپنے حکم کیا اون کافروں کو آدھی دیت دینے کا (کیونکہ مسلمانوں کا بھی قصور تھا کہ وہ کیوں کافروں کے ملک میں ٹھہرے) پھر آپنے فرمایا مسلمان اگر مشرک کے ساتھ ہو تو میں اوس مسلمان کا جواب دار نہیں (اگر وہ مارا جاوے) بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو مسلمان اور کافر اتنی دور رہیں کہ ایک کو دوسرے کی آگ نظر نہ آوے

تاویل قَولِهِ عزَّوجلَّ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ اس آیت کی تفسیر

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ وَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ يَقُولُ يَتَّبِعُ هَذَا بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ وَيُؤَدِّي هَذَا بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِنَّمَا هُوَ الْقِصَاصُ لَيْسَ الدِّيَةُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا لیکن دیت دینے کا حکم نہ تھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی فمن عفی له من اخیه شیء فاتباع بالمعروف واداء الیه باحسان (یعنی فرض کیا گیا تم پر بدلا ان لوگوں پر جو مارے جاویں آزاد کے بدلے آزاد کے غلام کے بدلے غلام کے عورت بدلے عورت کی پھر جسکو معاف ہوا اوسکی بھائی کی طرف سے کچھ ایک تو معاف کرنیوالا دستور پر چلے اور جسکو معاف ہوا وہ اچھی طرح دیت ادا کرے) عفو یہ ہے کہ قتل عمد میں مقتول کا وارث دیت قبول کر لیوے اور معاف کرنیوالا دستور پر چلے یعنی پیچھے قاتل پر زیادتی نہ کرے) اور قاتل اچھی طرح دیت ادا کرے یہ تخفیف ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے اور رحمت ہے اس لیے کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے اون میں بدلے ہی کا حکم تھا دیت کا حکم نہ تھا **عَنْ** مُجَاهِدٍ قَالَ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ قَالَ كَانَ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَيْهِمُ الْقِصَاصُ وَلَيْسَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ فَجَعَلَهَا عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ تَخْفِيفًا عَلَى مَا كَانَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرض کیا گیا تم پر بدلا مارے گیوں میں اخیر تک تو بنی اسرائیل میں قصاص تھا لیکن دیت نہ تھی اللہ تعالیٰ نے دیت کا حکم اوتارا اس امت کے لیے تخفیف کی بنی اسرائیل سے

الامر بِالْعَفْوِ عَنِ الْقِصَاصِ قصاص سے معاف کردینے کا حکم **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَاصٍ فَأَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک قصاص کا مقدمہ آیا آپ نے حکم کیا معاف کردینے کا (مگر یہ حکم وجوبی نہ تھا بلکہ ترغیب دی آپ نے عفو کی) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ فِيهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب قصاص کا مقدمہ آتا تو آپ معافی کا حکم دیتے (یعنی معافی کی فضیلت بیان کرتے اور مقتول کے وارثوں کو خون معاف کرنے کے لیے ترغیب دیتے)

هَلْ يُؤْخَذُ مِنْ قَاتِلِ الْعَمْدِ الدِّيَةُ إِذَا عَفَا وَلِيُّ الْمَقْتُولِ عَنِ الْقَتْلِ کیا قاتل سے دیت لیا جاوے جب مقتول کا وارث خون معاف کر دے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَإِمَّا أَنْ يُفْدَى **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص قتل کیا جاوے تو اوسکی وارث کو اختیار ہے یا بدلہ لیوے یا فدیہ لیوے

ف (یعنی دیت لیوے خون معاف کرنیسے دیت کا ساقط ہونا ضرور نہیں) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم من قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یفاد وان یقاد ترجمہ ابوہریرہ رضی سے بھی
یہی دوسری روایت ہے عن ابی سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قتل له قتیل مرسل ترجمہ ابوسلمہ سے
مرسلاً ایسی ہی روایت ہے عفو النساء عن الدم عورتوں کا خون معاف کرنا عن عائشة ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال وعلی المقتتلین ان ینحجزوا الاول فالاول وان کانت امرأة ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے اون وارثوں کو جو نزدیک کا ناتا
رکھتے ہیں پھر جو اون سے نزدیک ہیں اگرچہ عورت ہی ہو باب من قتل بحجر او سوط جو شخص پتھر یا کوڑے سے
مارا جاوے عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل فی عمیا او رمیا تکون بینهم
بحجر او سوط او بعصا فعقله عقل خطأ ومن قتل عمدا فقود یدیه فمن حال بینه وبینه فعلیه لعنة الله
والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہنگامے میں مارا جاوے یا تیروں اور کوڑوں کی مار جو لوگوں میں ہونے لگی اوس سے مارا جاوے یا لکڑی
سے مارا جاوے (غرض سب صورتوں میں اوسکے قاتل کا پتہ نہ ہو کہ کسکی مار سے مرا تو اوسکی دیت دلائی جاوے گی جیسے قتل خطا میں
دیت دلائی جاتی ہے اور جو شخص قصداً مارا جاوے (اگرچہ کسی آلہ سے ہو یا تلوار ہو یا بندوق پتھر یا لکڑی) تو اوس میں قصاص
لازم ہوگا ف کیونکہ یہ قتل عمد ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک قتل عمد یہ ہے کہ ہتیار سے مارا جاوے جیسے تلوار یا بندوق سے اور جو
پتھر سے یا لکڑی سے مارے تو وہ قتل عمد نہیں ہے اوسکو شبہ عمد کہتے ہیں ف اب جو قصاص کو روکے اوس پر لعنت ہے اللہ کی
فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اوسکا فرض و نفل کچھ قبول نہ ہوگا ف کیونکہ وہ خلاف کرتا ہے اللہ کے حکم کا اور بگاڑتا ہے
دنیا کے انتظام کو عن ابن عباس رفعه قال من قتل فی عمیة او رمیة بحجر او سوط او عصا فعقله
عقل الخطأ ومن قتل عمدا فهو قود ومن حال بينه وبينه فعليه لعنة الله والملائكة والناس
اجمعين لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا کم دیة شبه العمد شبہ عمد کی دیت
کیا ہے عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قتيل الخطأ شبه العمد بالسوط و
العصا مائة من الابل اربعون منها في بطونها اولادها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور پر کوڑے یا لکڑی سے تو اوسکی دیت سو اونٹ ہیں
چالیس اون میں سے گابہن ہوں ف اس حدیث سے ابو حنیفہ نے استدلال کیا ہے کہ اگر لٹھ یا پتھر سے مارے قصداً تو وہ
عمد نہیں ہے بلکہ شبہ عمد ہے اور اسکو خطاء عمد اور خطا شبہ العمد بھی کہتے ہیں مگر یہ استدلال صحیح نہیں اسلیے کہ مراد حدیث میں
وہ کوڑا یا لکڑی ہے جس سے انسان کے مرنیکا خوف نہ ہو یعنی باریک لکڑی یا ہلکا کوڑا پھر اگر کوئی شخص اوس سے اتفاقاً مر جاوے
تو اوسکو عمد نہیں کہہ سکتے کیونکہ قاتل کی نیت ظاہر ہے کہ مار ڈالنے کی نہ تھی اگر مار ڈالنے کی ہوتی تو موٹے لٹھ یا بڑے پتھر سے یا ہتیار

مارنا اور جب ہوتی لٹھ یا پتھر سے مارا قصداً تو وہ قتل عمد ہوگا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمَ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ ترجمہ قاسم بن ربیعہ سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا کَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ فِیْ
بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا ترجمہ اور گزرا عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ فَقَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاءِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ فِیْهَا
اَرْبَعُوْنَ ثَنِیَّةً اِلٰی بَازِلِ عَامِهَا کُلُّهُنَّ خَلِفَةٌ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ مین سے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسدن مکہ فتح ہوا تو فرمایا آگاہ ہو جو شخص مارا جاوی خطا عمد سے
کوڑی یا لکڑی یا پتھر سے اوسمین سو اونٹ ہین چالیس اون مین سے ثنی ہون بازل تک یعنی چھ برس سے نو برس تک کے
ہون اور سب بوجہ لادنی کی لائق ہون عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاءِ
قَتِیْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا فِیْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَةً اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا ترجمہ عقبہ بن اوس سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل خطا مین یعنی جو کوڑی یا لکڑی سے مارا جاوی سو اونٹ ہین دیت مغلظہ چالیس اون
مین سے گابھن ہون ف دیت یا مغلظہ ہی یعنی سخت وہ یہی ہی کہ سو اونٹون مین چالیس اونٹنیان ہون چھ چھ برس کی حاملہ او
یا مخففہ یعنی ہلکی اوسمین یہ قید نہین سو اونٹ ہون پانچ طرح کے یا ہزار دینار ہون یا دس ہزار درم عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَکَّةَ یَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ کُلَّ قَتِیْلِ خَطَاءٍ
الْعَمْدِ اَوْ شِبْهِ الْعَمْدِ قَتِیْلِ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا ترجمہ اور گزرا عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ
اَوْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَکَّةَ
عَامَ الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاءِ الْعَمْدِ قَتِیْلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا ترجمہ اور
گزرا عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ مَکَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاءِ الْعَمْدِ قَتِیْلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا
ترجمہ اور گزرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ عَلٰی دَرَجَةِ الْکَعْبَةِ
فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اَلَا اِنَّ
قَتِیْلَ الْعَمْدِ الْخَطَاءِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا شِبْهِ الْعَمْدِ فِیْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَةٌ [illegible] اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِیْ بُطُوْنِهَا
اَوْلَادُهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی جسدن مکہ فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی سیڑھی پر کھڑی ہوئی
اور اللہ کی تعریف کی اور اوسپر ثنا کی اور فرمایا شکر ہی اوس خدا کا جسنی اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنی بندی کی مدد کی اور فوجون
کو اکیلی آپ ہی بھگا دیا آگاہ ہو کہ جو خطائی عمد ہی مارا جاوی کوڑی یا لکڑی سی جو عمد کی مشابہ ہی اوس مین سو اونٹ ہین

دیت مغلظہ ہی چالیس اون میں سے حاملہ ہون اون کے پیٹ مین اون کے بچے ہون عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَطَاءُ شِبْهُ الْعَمْدِ يَعْنِي بِالْعَصَا وَالسَّوْطِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا
أَوْلَادُهَا ترجمہ اوپر گذرا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ
خَطَاءً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ثَلٰثُونَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَثَلٰثُونَ بِنْتُ لَبُونٍ وَثَلٰثُونَ حِقَّةً وَعَشَرَةُ بَنِي لَبُونٍ
ذُكُورٍ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرٰى أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ
الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ إِذَا غَلَتْ رُفِعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَانَتْ نُقِصَ مِنْ قِيمَتِهَا عَلَى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا
كَانَ فَبَلَغَ قِيمَتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ
أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ قَالَ وَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ
مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاةِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ
بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى فَرَائِضِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْقِلَ عَلَى الْمَرْأَةِ
عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوا وَلَا يَرِثُونَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ
يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خطا
سے مارا جاوے اوسکی دیت سو اونٹ ہین تیس اونٹنیاں ہین دو برس کے اور تیس اونٹنیاں ہون تین برس کی اور تیس اونٹنیاں ہون
چار برس کی اور دس اونٹ ہون تین تین برس کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قیمت لگاتے تھے گانون والون پر
چار سو دینار یا اوتنی ہی قیمت کی چاندی اور قیمت لگاتے تھے اونٹ والون پر جب اونٹ مہنگے ہوتی تو قیمت بھی زیادہ ہوتے
اور جب سستی ہوتی تو قیمت بھی کم ہوتی جسطرح کا وقت ہوتا تو قیمت ان اونٹون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہونچی یا اوتنی ہی قیمت کی چاندی اور حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائی
والون پر دو سو گائین دینے کا اور بکری والون پر دو ہزار بکریان دینے کا اور حکم کیا آپ نے کہ دیت کا مال بانٹا جاویگا مقتول کے
وارثون کو موافق فرائض اللہ کے جو ذوی الفروض سے بچیگا وہ عصبہ کو ملے گا اور حکم کیا رسول اللہ صلعم نے کہ دیت دیوے
عورت کیطرف سے اوسکی عصبات جو ہون اور عورت کی دیت سے اون کو نہ ملے گا مگر جو اوسکی وارثون سے بچ رہے (یعنی ذوی
الفروض سے) اور جو عورت ماری جاوے تو اوسکی دیت اوسکی وارثون کو ملے گی اور وہی لوگ اوسکی قاتل سے قصاص لینگے (اگر
چاہین) ذِكْرُ أَسْنَانِ دِيَةِ الْخَطَاءِ قتل خطا کی دیت کا بیان ف قتل خطا یہ ہے کہ انسان جو کسی نشانی مین
مثلاً جانور کو مارے اور آدمی کو لگجاوے یا آدمی کو جانور سمجھ کر مارے عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ
يَقُولُ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْخَطَاءِ عِشْرِينَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِينَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُورًا وَ
عِشْرِينَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرِينَ جَذَعَةً وَعِشْرِينَ حِقَّةً ترجمہ خشف بن مالک سے روایت ہی مین نے عبد اللہ بن مسعود سے

سنا کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا خطا کی دیت میں بیس اونٹنیاں دوسری برس میں لگی ہوئی اور بیس اونٹ دوسری برس میں لگے ہوئے اور بیس اونٹنیاں تیسری برس میں لگی ہوئی اور بیس اونٹنیاں پانچویں برس میں لگی ہوئی اور بیس اونٹنیاں چوتھی برس میں لگی ہوئی دینے کا **ف** صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ابن مسعود پر اور خشف بن مالک مجہول ہے اوسکا حال معلوم نہیں

ذکر الدیۃ من الورق چاندی کی دیت کا بیان **عن** ابن عباس قال قتل رجل رجلاً علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتہ اثنی عشر الفاً وذکر قولہ الا ان اغناھم اللہ ورسولہ من فضلہ فی اخذہم الدیۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کو مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت بارہ ہزار درم مقرر کی اور فرمایا کہ اللہ اور اوس کے رسول نے اونکو مالدار کر دیا اپنے فضل سے دیت لینے میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی باثنی عشر الفاً یعنی فی الدیۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درم کا حکم کیا دیت میں

عقل المرأۃ عورت کی دیت کا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقل المرأۃ مثل عقل الرجل حتی یبلغ الثلث من دیتہا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی دیت مرد کے برابر ہے ایک تہائی دیت تک پھر اوس سے زیادہ میں عورت کی دیت مرد کے دیت سے نصف ہے

کم دیۃ الکافر کافر کی دیت کا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقل اہل الذمۃ نصف عقل المسلمین وہم الیہود والنصاری **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر ذمی کی یعنی یہود یا نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عقل الکافر نصف عقل المؤمن **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی دیت مسلمان کی نصف ہے

دیۃ المکاتب مکاتب کی دیت کا بیان **عن** ابن عباس قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المکاتب یقتل بدیۃ الحر علی قدر ما ادی **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مکاتب اگر قتل کیا جاوے تو جسقدر حصہ بدل کتابت کا ادا کر چکا ہے اوسکی دیت آزاد کے برابر دینا ہوگی **ف** اور باقی میں مثل غلام کے مثلاً مکاتب نے بدل کتابت میں سے نصف ادا کر دیا تھا اور نصف باقی تھا تو نصف دیت آزاد کی اور نصف قیمت غلام کی دیت میں دینا ہوگی **عن** ابن عباس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی المکاتب ان یودی بقدر ما عتق منہ دیۃ الحر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مکاتب میں جسقدر وہ آزاد ہو گیا آزاد کے برابر دیت دینے کا **عن** ابن عباس قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المکاتب یودی بقدر ما ادی من مکاتبتہ دیۃ الحر وما بقی دیۃ العبد **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول

اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فیصلہ کیا مکاتب مین کہ اوسکی دیت دیجاوے جسقدر وہ بدل کتابت مین سے ادا کر چکا ہے موافق آزاد
کے اور باقی مین موافق غلام کے **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ يُعْتَقُ بِقَدْرِ مَا أَدَّى**
وَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِقَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ وَيَرِثُ بِقَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب آزاد ہوگا جسقدر اوس نے ادا کیا اور اوسپر حد قائم ہوگی جسقدر وہ آزاد ہوا اور اوسکی مال مین
وارثون کو ترکہ ملیگا جسقدر وہ آزاد ہوا۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُكَاتَبًا قُتِلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَأَمَرَ أَنْ يُودَى مَا أَدَّى دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا لَا دِيَةَ الْمَمْلُوكِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک مکاتب قتل کیا گیا
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانے مین آپنے حکم کیا جسقدر وہ آزاد ہوا ہے اوتنی کی دیت آزاد کی برابر دیجاوے اور جتنا باقی
ہے اوسکی دیت غلام کے مثل (یعنی اوسکی قیمت دیجاوے)

باب دِيَةِ جَنِينِ الْمَرْأَةِ عورت کے پیٹ کے بچے کی دیت

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً خَذَفَتِ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَلَدِهَا خَمْسِينَ
شَاةً وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایکعورت نے دوسری عورت کے پتھر مارا اوسکا حمل گر پڑا
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے پیٹ کی بچے کی دیت مین پچاس بکریان دلائین اور اوسدن سے منع کیا پتھر مارنے سے **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً خَذَفَتِ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتِ الْمَخْذُوفَةُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عَقْلَ وَلَدِهَا خَمْسَمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ ترجمہ عبد اسد بن بریدہ سے روایت ہے
ایکعورت نے پتھر مارا دوسری عورت کے اوسکا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے
اوسکو بچے کی دیت مین پانسو بکریان دلائین اور منع کیا اوسدن سے پتھر مارنے کو۔ امام نسائی نے کہا یہ وہم ہے راوی
کا اور صحیح سو بکریان مین **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ يَكْرَهُ الْخَذْفَ ترجمہ عبد اسد بن مغفل سے روایت ہے اونہون نے دیکھا ایک
شخص کو خذف (خذف کہتے ہین اونگلی سے پتھر مارنے کو یا لکڑی مین پتھر رکھکر مارنے کو) کرتے ہوئے تو منع کیا اور کہا رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم اس سے منع کرتی تہے یا برا جانتے تہے اسکو **عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْجَنِينِ فَقَالَ حَمَلُ**
بْنُ مَالِكٍ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً قَالَ طَاوُسٌ إِنَّ الْفَرَسَ غُرَّةٌ ترجمہ طاوس سے
روایت ہے حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا لوگون سے پیٹ کے بچے مین (یعنی اوسکی دیت کیا ہے) تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور بولے
رسول اسد صلعم نے اس مین ایک غرہ (ایک لونڈی یا غلام) کا حکم کیا طاوس نے کہا ایک گھوڑا بھی غرہ ہے **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ
أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا
لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے حکم کیا ایک

عورت کے پیٹ کے بچے مین جو گر پڑا تہا اور وہ عورت بنی لحیان مین سے تہی ایک غرہ یعنے غلام یا لونڈی دلانے کا پہر جس عورت پر حکم ہوا تہا لونڈی دینے کا وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اوس عورت کا ترکہ اوسکی بیٹون اور خاوند کو ملے اور دیت اوس کی قوم والے ادا کرین

عن ابی هريرة قال اقتتلت امرأتان من هذيل فرمت احداهما الاخرى بحجر وذكر كلمة معناها فقتلتها وما في بطنها فاختصموا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان دية جنينها غرة عبد او وليدة وقضى بدية المرأة على عاقلتها وورثها ولدها ومن معهم فقال حمل بن مالك بن النابغة الهذلي يا رسول الله كيف اغرم من لا شرب ولا اكل ولا نطق ولا استهل فمثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هذا من اخوان الكهان من اجل سجعه الذي سجع

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہذیل کے قبیلے مین سے دو عورتین لڑین ایک نے دوسری کو پتہر مارا وہ مرگئی اور اوسکا بچہ بہی جو پیٹ مین تہا مرگیا پہر اون لوگون نے فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا بچے کی دیت ایک غلام ہے یا ایک لونڈی اور عورت کی دیت مارنیوالی عورت کی کنبہ سے دلائی اور وہ دیت اوس عورت کے لڑکے کو ملی جو مرگئی تہی اور جو وارث اوسکے تہے یہ سنکر حمل بن مالک بن نابغہ کہڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل فمثل ذلک یطل یعنے مین کیونکر تاوان دون اوسکا جسنے نہ پیا نہ کہایا نہ بولا نہ چلایا یہ خون تو لغو ہے آپنے فرمایا یہہ کاہنون کا بہائی ہے (جو قافیہ دار کلام کہتا ہے) اور قرآن کے خلاف لکہتا ہے) اسلیے کہ اوس نے سجع سے بات کی ف کاہن بہی ایسی ہی باتین کیا کرتے تہے لوگون کے دلون مین اثر ہو اس حدیث سے سجع کلام کی ممانعت نہین نکلی کیونکہ سجع خود قرآن مین موجود ہے بلکہ سجع کی ممانعت وہان ہے جہان کوئی ایک ناحق بات کو اپنی فصاحت کے زور سے حق کرنا چاہے

عن ابی هريرة ان امرأتين من هذيل في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم رمت احداهما الاخرى فطرحت جنينها فقضى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بغرة عبد او وليدة

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک نے دوسری عورت کو پتہر سے مارا اوسکا بچہ گر پڑا۔ آپنے ایک غرہ دینے کا حکم کیا یعنے ایک غلام یا ایک لونڈی کا

عن سعيد بن المسيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في الجنين يقتل في بطن امه بغرة عبد او وليدة فقال الذي قضى عليه كيف اغرم من لا شرب ولا اكل ولا استهل ولا نطق فمثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هذا من الكهان

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے مین جو اپنی مان کے پیٹ مین مارا جاوے حکم کیا ایک غرہ غلام یا لونڈی دینے کا پہر آپنے جس پر حکم کیا وہ بولا مین کیون کر تاوان دون اوسکا جسنے نہ پیا نہ کہایا نہ چلایا نہ بات کی ایسے کا خون تو لغو ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کاہنون مین سے ہے

عن المغيرة بن شعبة ان امرأة ضربتها ضرتها بعمود فسطاط فقتلتها وهي حبلى فاتي فيه النبي صلى الله عليه وسلم فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم على عصبة القاتلة بالدية في الجنين

غُرَّةٌ فَقَالَ عَصَبَتُهَا أَنَدِي مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ مِثْلُ هَذَا يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ پیٹ سے تھی مرگئی پھر مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپنے مارنیوالی کی کنبہ سے دیت دلائی اور بچہ کے بدلے ایک غرہ کا حکم کیا (غرہ کہتے ہیں لونڈی یا غلام کو) اوسکے کنبے والے بولے ہم کیونکر دیت دیں اوسکی جسنے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا نہ رویا اس نے تو اپنا خون کھویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سجع کرتا ہے گنواروں کیطرح

صِفَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ وَعَلَى مَنْ دِيَةُ الْأَجِنَّةِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

شبہ عمد کا بیان اور اسکا کہ دیت پیٹ کے بچے کی کسپر ہے اور راویوں کا اختلاف مغیرہ کی حدیث میں

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ ترجمہ ویسا ہی جیسے اوپر گزرا

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ ضَرَّتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضَى لِمَا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ تُغَرِّمُنِي مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى لِمَا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ ترجمہ اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا کیا سجع سے بولتا ہے جیسے جاہلیت کے زمانے میں سجع کرتے تھے

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا وَكَانَ بِالْمَقْتُولَةِ حَمْلٌ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَلِمَا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَسْقَطَتْ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا كَيْفَ نَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى بِالْغُرَّةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ ترجمہ جیسے اوپر گزرا

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِحَجَرٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً وَجَعَلَ عَقْلَهَا عَلَى عَصَبَتِهَا فَقَالُوا نَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ هُوَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ترجمہ ابراہیم سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے اس میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا کیا سجع بولتا ہے گنواروں کی طرح حکم یہی ہے جو میں کہتا ہوں یعنی اوسی کے موافق کرنا ہوگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ جَارَتَانِ كَانَ بَيْنَهُمَا صَخَبٌ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا إِنَّهَا قَدْ أَسْقَطَتْ يَا رَسُولَ اللهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ

فَقَالَ اَبُو الْقَاتِلِ لَوْ اَنَّهُ كَاذِبٌ اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَمِثْلُهُ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكُهَّانِهَا اِنَّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ اِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةُ

وَالْاُخْرٰى اُمُّ غُطَيْفٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے دو عورتین پڑوسی تہین اون مین تکرار ہوئی ایک نے دوسری کو پتھر مارا اوسکے پیٹ سے ایک لڑکا گرا جس کے بال اوگ آئے تہے مرا ہوا اور وہ ماں بہی مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی دیت کا حکم کیا مارنے والے کی کنبی پر اوسکا چچا بولا یا رسول اللہ لڑکا بہی تو گرا اوسکے بال نکل آئے تہے (یعنی اوسکی بہی دیت دلائی) مارنے والے کا باپ بولا جہوٹا ہے قسم خدا کی نہ وہ پکارا نہ پیا نہ کہایا ایسے کا خون کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سجع کرتا ہے جاہلیت کے زمانے کی طرح اور کاہنون کیطرح بیشک لڑکے کے بدلے ایک غرۃ دینا ہوگا۔ ابن عباس نے کہا ایک عورت کا نام ملیکہ تہا اور دوسری کا نام ام غطیف تہا عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهُ ثُمَّ

قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَوْلًى اَنْ يَتَوَلّٰى مُسْلِمًا بِغَيْرِ اِذْنِهِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا ہر قوم پر اوسکی دیت ہے (یعنی اگر کوئی اون مین سے ایسا قصور کریگا جسکی دیت کنبے والون پر ہو تو اون کو دیت دینا ہوگی) اور نہین حلال ہے کسی شخص کو ولا کرنا بغیر اجازت اپنے مالک کے ف یعنی جو غلام آزاد ہوا اوسکا ترکہ اگر اوسکا وارث قریب نہ ہو تو مولی کو ملتا ہے اور جو وہ قصور کرے تو دیت بہی مولے کو دینا ہوتی ہے۔ اب کسی شخص کو درست نہین کہ اوس غلام سے عقد ولا کرے یعنی اوسکا ترکہ اپنے لیے کرے اور دیت کی ذمہ داری کرلے جبتک اوسکا مالک اجازت نہ دیوے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگون کا علاج کرے اور طب کا علم نہ جانتا ہو تو وہ ضامن ہے (یعنی اگر کوئی اوس کے دوا سے مرجاوے تو اوسکو دیت دینا ہوگی اور حاکم کو چاہیے کہ ایسے شخص کو علاج سے روکے اور جو وہ نہ مانے تو اوسکو سزا دیوے) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ مِثْلَهُ ترجمہ دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے هَلْ

يُؤْخَذُ اَحَدٌ بِجَرِيْرَةِ غَيْرِهِ کیا کوئی شخص دوسرے کے قصور مین پکڑا جاویگا عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قَالَ ابْنِيْ اَشْهَدُ بِهِ قَالَ اَمَا اِنَّكَ لَا يَجْنِيْ عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ

ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اپنے باپ کے ساتھ آپنے پوچھا میرے باپ سے تیرے ساتھ یہ کون ہے وہ بولا میرا بیٹا ہے آپ گواہ رہیے آپنے فرمایا تیرا قصور اوسپر نہین اور اوسکا قصور تجہپر نہین (جیسے جاہلیت کا دستور تہا کہ باپ کے بدلے بیٹا اور بیٹے کے بدلے باپ پکڑا جاوے۔ اب اسلام نے اس لغو امر کو میٹ دیا ہر ایک اپنے قصور کا جوابدار ہے البتہ دیت جو کنبے والون پر آتی ہے اوس سے یہ غرض ہے کہ کنبے والے اپنے اپنے بدمعاشون کا خیال رکہین اونکو خون و فساد سے روکتے رہین) عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْيَرْبُوْعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ

فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قُتِلَتْ بِمَقْتُولِهِ لَا لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى الْأُخْرَى ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے چند لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں وہ لوگ بولے یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد ہیں جنہوں نے جاہلیت کے زمانے میں فلان شخص کو مارا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا آگاہ ہو ایک کا قصور دوسری پر نہیں ہوتا

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ انْتَهَى قَوْمٌ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى الْأُخْرَى ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کچھ لوگ بنی ثعلبہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ خطبہ پڑھ رہے تھے ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں انہوں نے فلانے شخص کو مارا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے آپ نے فرمایا ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہ پکڑا جاوے گا

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَصَابُوا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ قَتَلَتْ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى قَالَ شُعْبَةُ أَيْ لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِأَحَدٍ وَاللهُ أَعْلَمُ ترجمہ جیسے اوپر گزرا۔ شعبہ نے کہا ایک دوسری پر قصور نہیں کرتا یعنی کسی کو دوسری کے قصور میں نہ پکڑیں گے)

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ الَّذِينَ أَصَابُوا فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْنِي تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى نَفْسٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي يَرْبُوعٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو فُلَانٍ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَخُذْ لَنَا بِثَأْرِنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا تَجْنِي أُمٌّ عَلَى وَلَدٍ مَرَّتَيْنِ ترجمہ طارق محاربی سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ بنو ثعلبہ ہیں جنہوں نے فلان شخص کو جاہلیت میں مارا تھا تو ہمارا بدلا دلائیے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی آپ فرماتے تھے ماں کے قصور کا مواخذہ لڑکے سے نہ کیا جاوے گا دوبارہ یہی فرمایا

الْعَيْنُ الْعَوْرَاءُ السَّادَّةُ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ ترجمہ اگر آنکھ سے نظر نہ آتا ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو اسکو کوئی پھوڑ ڈالے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى

فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُزِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جو آنکھ اندھی ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو پھر وہ نکالی جاوے تو اوسمین آنکھ کی دیت کی تہائی دینا ہوگی اسیطرح جو ہاتھ شل ہوگیا ہو اوسکو کاٹنے مین ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسیطرح جو دانت کالا پڑگیا ہو اوسکو نکالنے مین تہائی دیت دینا ہوگی

عَقْلُ الْأَسْنَانِ

دانتوں کی دیت کا بیان عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانتوں مین پانچ اونٹ ہین (یعنی ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دینا ہونگے) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ خَمْسًا خَمْسًا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دانت برابر ہین ہر ایک مین پانچ اونٹ ہین

باب عَقْلِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت کا بیان عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا انگلیوں مین دس دس اونٹ ہین (یعنی ہر انگلی مین دس اونٹ دینا ہونگے جو پوری دیت کا دسواں حصہ ہے) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَصَابِعَ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا انگلیاں سب برابر ہین ہر ایک مین دس دس اونٹ ہین عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَمَّا وَجَدَ الْكِتَابَ الَّذِي عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الَّذِي ذَكَرُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ وَجَدُوا فِيهِ وَفِيمَا هُنَالِكَ مِنَ الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے انہوں نے پایا اس کتاب کو جو عمرو بن حزم کی اولاد کے پاس تھی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لکھوا دیا تھا اون کے لیے اوسمین لکھا تھا کہ انگلیوں مین دس دس اونٹ ہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہین یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ الْإِبْهَامُ وَالْخِنْصَرُ ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ اور یہ برابر ہین یعنی انگوٹھا اور چھنگلیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْأَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ ابن عباس نے کہا انگلیاں کاٹنے مین دس دس اونٹ ہین عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو خطبہ پڑھا اوسمین فرمایا انگلیوں مین دس دس اونٹ ہین عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا آپ اپنی پیٹھ کعبہ سے لگائے ہوئے تھے انگلیاں برابر ہین

الْمُوَاضِحُ

اون زخموں کی دیت جو ہڈی تک

بهجين عن عبد الله بن عمرو قال لما افتتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة قال في خطبته وفي
المواضح خمس خمس ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو خطبہ میں فرمایا ہر
ایک زخم میں جو ہڈی کھولدے پانچ اونٹ ہیں

ذكر حديث عمرو بن حزم في العقول واختلاف الناقلين له

عمرو بن حزم کی حدیث کا بیان دیت میں اور راویوں کا اختلاف

عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى اهل اليمن كتابا فيه الفرائض والسنن والديات وبعث به مع عمرو بن حزم فقرئت على اهل اليمن هذه نسختها من محمد النبي صلى الله عليه وسلم الى شرحبيل بن عبد كلال ونعيم بن عبد كلال والحارث بن عبد كلال قيل ذي رعين ومعافر وهمدان اما بعد وكان في كتابه ان من اعتبط مؤمنا قتلا عن بينة فانه قود الا ان يرضى اولياء المقتول وان في النفس الدية مائة من الابل وفي الانف اذا اوعب جدعه الدية وفي اللسان الدية وفي الشفتين الدية وفي البيضتين الدية وفي الذكر الدية وفي الصلب الدية وفي العينين الدية وفي الرجل الواحدة نصف الدية وفي المامومة ثلث الدية وفي الجائفة ثلث الدية وفي المنقلة خمس عشرة من الابل وفي كل اصبع من اصابع اليد والرجل عشر من الابل وفي السن خمس من الابل وفي الموضحة خمس من الابل وان الرجل يقتل بالمراة وعلى اهل الذهب الف دينار ترجمہ عمرو بن حزم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب لکھی یمن والوں کو اوسمیں فرض اور سنت اور دیت کا حال لکھا وہ کتاب آپ نے عمرو بن حزم کے ساتھ بھیجی وہ پڑھی گئی یمن والوں پر اوسمیں لکھا تھا محمد کیطرف سے جو اللہ کے نبی ہیں رحمت ہو اللہ کی اون پر اور سلام شرحبیل بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کو معلوم ہو جو رئیس ہیں قبیلہ ذی رعین اور معافر اور ہمدان کے اوسمیں یہ بھی لکھا تھا جو شخص مسلمان کو بے وجہ مار ڈالے اور گواہوں سے اوسپر خون ثابت ہو (یا وہ اقرار کرے) تو بدلہ لیا جاویگا مگر جب مقتول کے وارث بدلہ معاف کر دیں معلوم ہو کہ جان کی دیت سو اونٹ ہیں اور ناک کی جب پوری کاٹی جاوے پوری دیت ہے (یعنی سو اونٹ) اسی طرح زبان کی اور ہونٹوں کی اور فوطوں کی اور ذکر کی اور پیٹ کی اور ہڈی کی پوری دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پیر میں آدھی دیت ہے (لیکن دونوں پیروں میں پوری دیت ہے) اور جو زخم دماغ کے مغز تک پہونچے اوس میں آدھی دیت ہے (اور ایک نسخہ میں تہائی دیت ہے) اور جو زخم پیٹ تک پہونچے اوسمیں تہائی دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی سرک جاوے اوس میں پندرہ اونٹ ہیں اور ہر ایک انگلی میں ہاتھ یا پاؤں کی دس اونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اونٹ ہیں اور جس زخم سے ہڈی کھلجاوے اوسمیں پانچ اونٹ ہیں اور مرد قتل کیا جاوے عورت کے بدلے اور سونے والوں پر ہزار دینار ہیں

عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى اهل اليمن بكتاب

فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هَذِهِ نُسْخَتُهَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ
إِلَّا أَنَّهُ وَفِي الْعَيْنِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اسمین یہہ ہی کہ ایک آنکھ مین آدہی دیت ہی اور ایک ہاتھہ مین آدہی دیت ہی اور ایک پیر مین آدہی دیت ہی۔ امام نسائی نے کہا یہہ روایت قریب ہے صواب کے اور اس کے اسنا د مین سلیمان بن ارقم ہی جو متروک الحدیث ہی

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَعَثَهُ عَلَى نَجْرَانَ وَكَانَ الْكِتَابُ عِنْدَ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا بَيَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ وَكَتَبَ الْآيَاتِ مِنْهَا حَتَّى بَلَغَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ثُمَّ كَتَبَ هَذَا كِتَابُ الْجِرَاحِ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ نَحْوَهُ

ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کو پڑہا جو آپنے لکہی تہی عمرو بن حزم کے لیے جب اون کو مقرر کیا تہا نجران والون پر وہ کتاب ابوبکر بن حزم کی پاس تہی اوسمین لکہا تہا یہہ بیان ہے اللہ اور اوسکے رسول کیطرف سے ای ایمان والو پورا کرو قرار ون کو اسکے بعد کئی آیتین لکہین ان اللہ سریع الحساب تک پہر لکہا یہہ کتاب ہی زخمون کی جان مین سو اونٹ ہین اوسی طرح جیسی اوپر گزرا

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ جَاءَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ بِكِتَابٍ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدَمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا بَيَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ فَتَلَا مِنْهَا آيَاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرِيضَةً وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ

ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہی ابوبکر بن حزم میری پاس ایک کتاب لائے جو چمڑی کے ایک ٹکڑی پر لکہی ہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی یہہ بیان ہی اللہ اور اوسکے رسول کیطرف سی ای ایمان والو پورا کرو قرارون کو پہر کئی آیتین اسکی بعد پڑہین پہر کہا جان مین سو اونٹ ہین اور آنکہہ مین پچاس اونٹ اور ہاتھہ مین پچاس اونٹ اور پانون مین پچاس اونٹ اور جو زخم مغز تک پہونچی اوس مین تہائی دیت ہی اور جو پیٹ کے اندر تک پہونچی اوس مین بہی تہائی دیت ہی اور جس سے ہڈی سرک جاوی اوسمین پندرہ اونٹ ہین اور انگلیون مین دس دس اونٹ ہین اور دانتون مین پانچ پانچ اونٹ اور جس زخم سے ہڈی کہلائی دینی لگے اوس مین پانچ اونٹ ہین

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْكِتَابُ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُولِ أَنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَدْعًا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اسمین اتنا زیادہ ہے کہ ناک جب پوری کاٹی جاوے تو سو اونٹ ہین

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقَمَ عَيْنَهُ خُصَاصَةَ الْبَابِ فَبَصُرَ بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَخَّاهُ بِحَدِيْدَةٍ اَوْ عُوْدٍ لِيَفْقَاَ عَيْنَهُ فَلَمَّا اَنْ بَصُرَ اِنْقَمَعَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَاْتُ عَيْنَكَ ترجمہ انس بن مالک رضؓ سے روایت ہی ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے دروازے پر آیا تو دراز مین آنکھ لگاکر جھانکنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو ایک لکڑی یا لوہا لیکر اوسکی
آنکھ پھوڑنے کا قصد کیا اوسنے جب دیکھا تو اپنی آنکھ ہٹالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنی آنکھ یہین رکھتا
تو مین تیری آنکھ پھوڑ دیتا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَاْسَهُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی
ایکشخص نے سوراخ مین سے جھانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے مین اور آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ
سر کھجاتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ تو مجھکو دیکھ رہا ہے تو مین تیری
آنکھ مین یہ لکڑی پھونک دیتا کان اسلیے بنایا گیا ہے کہ آنکھ سے جھانکنے کی حاجت نہ رہے یعنی تو مجھے پکارتا تو مین سن لیتا اور جو مین اڈن
جواب دیتا وہ تو سن لیتا پھر جھانکنے کی کیا حاجت تھی بَابُ مَنِ اقْتَصَّ وَاَخَذَ حَقَّهُ دُوْنَ السُّلْطَانِ جو شخص اپنا بدلہ آپ
لے لیوے اور بادشاہ سے نہ کہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ
اِذْنِهِمْ فَفَقَؤُا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ ترجمہ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص جھانکے کسیکے گھر مین بغیر اوسکی اجازت کے پھر گھر والا اوس کی آنکھ پھوڑ دے تو جھانکنے والا نہ دیت لے سکیگا نہ بدلہ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ امْرَاً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ
مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى جُنَاحٌ ترجمہ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر ایک آدمی تیری بغیر اجازت کے تجھکو جھانکے پھر تو پتھر مارکر اوسکی آنکھ پھوڑ دے تو تجھپر کچھ حرج نہین یا کچھ گناہ نہین
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ فَاِذَا ابْنٌ لِمَرْوَانَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَرَاَهُ فَلَمْ يَرْجِعْ فَضَرَبَهُ فَخَرَجَ
الْغُلَامُ يَبْكِيْ حَتّٰى اَتٰى مَرْوَانَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ مَرْوَانُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ لِمَ ضَرَبْتَ ابْنَ اَخِيْكَ قَالَ مَا ضَرَبْتُهُ اِنَّمَا
ضَرَبْتُ الشَّيْطَانَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ فَاَرَادَ اِنْسَانٌ
يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَدْرَاُهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی
نماز پڑھ رہے تھے اتنے مین مروان کا بیٹا اون کے سامنے سے نکلنے لگا اونہون نے منع کیا اوس نے نہ مانا ابو سعید نے اوسکو مارا وہ
روتا ہوا مروان پاس گیا مروان نے ابو سعید سے کہا تو نے اپنے بھتیجے کو کیون مارا ابو سعید نے کہا مین نے اوسکو نہین مارا بلکہ شیطان کو
مارا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم مین سے کوئی نماز پڑھتا ہو اور کوئی اوسکے سامنے سے نکلنا چاہے

تو جہانتک ہوسکے اوسکو دیکھے اگر وہ دیوانہ ہے تو اوس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے **ف** اسلیے کہ جان بوجھ کر بھی بات نہیں سنتا پھر اگر وہ اوسکو مارے اور اوسکو بے جانے والا جاوے تو قصاص نہ ہوگا اور دیت مین اختلاف ہے۔ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ بعض کامون مین اپنے آپ بدلا لے سکتا ہے حاکم تک فریاد کرنا ضرور نہیں **ما جاء فی کتاب القصاص من المجتبیٰ مما لیس فی السنن** بیان اون حدیثون کا جو سنن کبری مین نہین ہین لیکن مجتبیٰ مین بڑہائی گئین **تاویل قول اللہ عز وجل**

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا اس آیت کی تفسیر **عن سعید بن جبیر قال امرني عبد الرحمن بن ابزى ان اسال ابن عباس عن هاتين الآيتين ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم فسالته فقال لم ينسخها شيء وعن هذه الآية والذين لا يدعون مع الله الها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق قال نزلت في اهل الشرك** ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے عبد الرحمن بن ابزی نے مجھکو حکم کیا ابن عباس سے یہہ آیتین پوچھنے کا۔ ایک تو ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم۔ مین نے پوچھا اونہون نے کہا یہہ آیت منسوخ نہین ہے۔ دوسری یہہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق۔ اونہون نے کہا یہ مشرکون کے حق مین اوتری **ف** پہلی آیت سورہ نساء مین ہے اور دوسری سورہ فرقان مین۔ پہلی آیت کا مضمون یہ ہے جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر مارے اوسکا بدلہ یہ ہے کہ مارنے والا جہنم مین جاویگا ہمیشہ وہین رہیگا اور اللہ کا غصہ ہوگا اوسپر اور لعنت اور اوسکے لیے بڑا عذاب تیار ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو جو کوئی عمداً قتل کرے اوسکی توبہ قبول نہین اور وہ کافرون کیطرح ہمیشہ جہنم مین رہیگا۔ دوسری آیت کا مضمون یہہ ہے کہ جو کوئی اوس جان کو مارے جسکو اللہ نے مارنا حرام کیا ہے اوسکو قیامت کے روز دونا عذاب ہوگا اور ہمیشہ ذلت سے اوس مین رہیگا مگر جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے اوسکی برائیون کو اللہ نیکیون سے بدل دیگا اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہوگی تو دونون آیتین مخالف ہین۔ ایک دوسرے کے مخالف پھر ابن عباس نے اس مخالفت کو دفع کیا یون کہ پہلی آیت منسوخ نہین اس لیے کہ وہ مدینہ مین اوتری اور دوسری آیت یا منسوخ ہے یا وہ مشرکون کے شان مین ہے یعنی جو کافر ناحق خون کرے پھر ایمان لاوے تو اوسکی توبہ قبول ہے اور دلیل اوسکی یہہ ہے کہ آیت مین صاف لفظ تاب و آمن موجود ہے تو مخالفت دفع ہوئی پہلی آیت اوس مسلمان کے حق مین ہے جو مسلمان کو جان بوجھکر مارے اور دوسری آیت کافر کے حق مین ہے جو کفر کی حالت مین مسلمان کا یا کافر کا خون کرے پھر ایمان لاوے پہلی شخص کی توبہ قبول نہین اور دوسرے کی قبول ہے **عن سعید بن جبیر قال اختلف اهل الكوفة في هذه الآية ومن يقتل مؤمنا متعمدا فرحلت الى ابن عباس فسالته فقال نزلت في آخر ما انزلت ما نسخها شيء** ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کوفے والون نے اختلاف کیا اس آیت مین ومن یقتل مؤمنا متعمدا مین کہ یہ منسوخ ہے یا محکم مین ابن عباس پاس گیا اون سے پوچھا انہون نے کہا یہ آیت تو اخیر مین اوتری ہے اوسکو کسی نے منسوخ کیا **عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ألمن قتل**

مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا
يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هٰذِهِ الْآيَةُ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا
مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی میں نے ابن عباس سے کہا جو شخص مسلمان کو جان بوجھہ کر
مارے اوسکی توبہ قبول ہے اونہوں نے کہا نہیں میں نے سورہ فرقان کی یہہ آیت پڑھی والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا
آخر اخیر تک انہوں نے کہا یہ آیت مکے میں اوتری اور اوسکو منسوخ کر دیا اوس آیت نے جو مدینے میں اوتری ومن یقتل
مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ
وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَجِيءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا يَقُولُ سَلْ هٰذَا فِيمَ قَتَلَنِي ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا وَمَا
نَسَخَهَا ترجمہ سالم بن ابی الجعد سے روایت ہی ابن عباس سی کسی نے پوچھا اگر کوئی مسلمان کو جان بوجھہ کر مارے پہر توبہ
کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے اور راہ پر آجاوے (تو کیا اوس کی توبہ قبول ہے) ابن عباس نے کہا اوس
کی توبہ کہاں سی قبول ہو گی میں نے تمہارے نبی سے سنا اللہ رحمت بہیجے اور سلام فرماتے تہے (قیامت کے روز) مقتول
قاتل کو پکڑ کر لاویگا اور اوس کے رگوں سے خون بہتا ہو گا وہ کہے گا (اے خداوند) پوچھہ اس سے اس نے مجہے کیوں مارا پہر ابن
عباس نے کہا یہ حکم اللہ نے اوتارا اور اوسکو منسوخ نہیں کیا عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ
الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتہہ کسیکو شریک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی۔ ناحق خون کرنا۔ جہوٹ بولنا عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَ
قَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے
گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے برابر دوسری کو سمجہنا۔ ماں باپ کی نافرمانی۔ خون کرنا۔ جہوٹی قسم کہانا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بندہ نہیں زنا کرتا ہی جب وہ ایمان رکہتا ہو اور نہیں شراب پیتا ہی جب وہ ایمان رکہتا ہو اور نہیں چوری
کرتا ہی جب وہ ایمان رکہتا ہو نہیں خون کرتا ہی جب وہ ایمان رکہتا ہو

آخر کتاب القسامۃ

تمام ہوئی کتاب قسامت کی

کتاب قطع السارق

چور کا ہاتھ کاٹنے کے بیان میں

تعظیم السرقۃ

چوری کتنا بڑا گناہ ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا

يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ترجمہ ابوہریرہ رضسے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو ایمان اوسکے ساتھ نہیں رہتا اسیطرح جب چور چوری کرتا ہے تو ایمان اوسکے
ساتھ نہیں رہتا اور جو شراب پیتا ہے تو اوسوقت ایمان نہیں ہوتا اور جب کوئی بڑی لوٹ کرتا ہے جسکیطرف لوگ دیکھیں
تو ایمان نہیں رہتا یعنی یہ کام ایسے خراب ہیں کہ ایمان کو علحدہ کر دیتے ہیں اور آدمی کو بے ایمان بنا دیتے ہیں ۱ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان میں نیک عمل ضرور ہیں اور جو شخص مسلمانی کا دعوی کرے لیکن اسلام کو بری کاموں سے
بدنام کرے یا مسلمانوں کو تباہ کرے کافروں سے ملجاوے وہ مسلمان نہیں ۱ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ثُمَّ التَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
اتنا زیادہ ہے کہ ان کاموں کے بعد اگر توبہ کرے تو قبول ہوگی عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ
وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرَ رَابِعَةً فَنَسِيْتُهَا فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ
الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ترجمہ ابوہریرہ رضنے کہا جب کوئی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا
اور جب چوری کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا اور جب شراب پیتا ہے تو مومن نہیں رہتا اور چوتھی ایک بات اور بیان کی جسکو
راوی کہتا ہے میں بھول گیا جب یہ کام کیے تو اوس نے اسلام کو اپنی گردن سے نکالڈالا لیکن پھر اگر توبہ کرے تو اللہ معاف کریگا
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ
وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ترجمہ ابوہریرہ رضسے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ چور پر
(کمبخت) انڈا چراتا ہے اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے رسی چراتا ہے اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے یعنی ذری سے مال کے لیے ہاتھ کٹنا قبول
کرتا ہے) بَابُ امْتِحَانِ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ وَالْحَبْسِ چور کو قبولوانے کے لیے مارنا یا قید کرنا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ
بَشِيْرٍ اَنَّهُ رُفِعَ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْكَلَاعِيِّيْنَ اَنَّ حَاكَةً سَرَقُوْا مَتَاعًا فَحَبَسَهُمْ اَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيْلَهُمْ فَاَتَوْهُ
فَقَالُوْا خَلَّيْتَ سَبِيْلَ هٰؤُلَاءِ بِلَا امْتِحَانٍ وَلَا ضَرْبٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ اَضْرِبْهُمْ فَاِنْ اَخْرَجَ
اللّٰهُ مَتَاعَكُمْ فَذَاكَ وَاِلَّا اَخَذْتُ مِنْ ظُهُوْرِكُمْ مِثْلَهُ قَالُوْا هٰذَا حُكْمُكَ قَالَ هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ نعمان بن بشیر پاس کلاعی لوگ آئے اور بولے کہ جولاہوں نے ہمارا اسباب
چرایا ہے نعمان نے اون جولاہوں کو کچھ دنوں قید رکھا پھر چھوڑ دیا وہ کلاعی لوگ نعمان پاس آئے اور کہنے لگے تم نے
جولاہوں کو چھوڑ دیا نہ اونکا امتحان لیا نہ مارا نعمان نے کہا تم کیا چاہتے ہو کہو تو میں اونکو ماروں لیکن اگر تمہارا اسباب اون کے
پاس نکل آیا تو بہتر ورنہ اوسی قدر میں تمہاری پیٹھ پر ماروںگا اونہوں نے کہا کیا یہ تمہارا حکم ہے نعمان نے کہا یہ اللہ کا حکم ہے اور اوس
کی رسول کا ۱ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مجرم پر گمان ہو لیکن ضابطے کا ثبوت نہ ہو تو اوس کو چند روز تک قید کر رکھنا درست ہے

یہانتک کہ جرم ثابت ہو تو سزا دیجاوے اور جو ثابت نہو تو چھوڑ دیا جاوے لیکن اوسے پیٹ کرنا درست نہیں عن بہز بن
حکیم عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبس ناسا فی تہمۃ ترجمہ بہز بن حکیم نے اپنے
باپ سے روایت کیا اونہوں نے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو گمان پر قید کیا عن بہز بن حکیم
عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلا فی تہمۃ ثم خلی سبیلہ ترجمہ بہز بن
حکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قید کیا گمان پر پھر اوسکو چھوڑ دیا

تلقین السارق

چور کو تسلیم کرنا عن ابی امیۃ المخزومی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلص قد اعترف اعترافا
ولم یوجد معہ متاع فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اخالک سرقت قال بلی قال اذہبوا
بہ فاقطعوہ ثم جیئوا بہ فقطعوہ ثم جاؤا بہ فقال لہ قل استغفر اللہ واتوب الیہ قال استغفر اللہ
واتوب الیہ قال اللہم تب علیہ ترجمہ ابو امیہ مخزومی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور آیا
جو اقرار کرتا تھا لیکن اوس کے پاس مال نہ ملا آپنے اوس سے فرمایا میں تو نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو وہ بولا نہیں میں
نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اسکو لیجاؤ اور ہاتھ کاٹو پھر لاؤ لوگ اوسکو لے گئے اور اوسکا ہاتھ کاٹا پھر لیکر آئے آپنے فرمایا کہہ
میں معافی چاہتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں وہ بولا میں معافی چاہتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں آپنے دعا کی یا اللہ
معاف کر دے اوسکو **ف** یہہ جو آپنے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو اسلیے فرمایا کہ وہ اپنے اوپر رحم کرے اور اپنے
گناہ کو ظاہر نکرے اور اللہ سے توبہ کر لیوے ہر ایک حد کا یہی حکم ہے کیونکہ حد حق اللہ ہے حق العبد نہیں جسمین تعلیم منع ہو۔ اس
حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ حد قائم کرنے سے اور لوگونکی عبرت مقصود ہے لیکن گناہ کا مواخذہ رہتا ہے جبتک وہ توبہ
کرے

الرجل یتجاوز للسارق عن سرقتہ بعد ان یاتی بہ الامام

جب چور حاکم تک پہونچ جاوے پھر مال کا
مالک اوسکا قصور معاف کرے عن صفوان بن امیۃ ان رجلا سرق بردۃ لہ فرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فامر بقطعہ فقال یا رسول اللہ قد تجاوزت عنہ فقال یا ابا وہب افلا کان قبل ان تاتینا بہ
فقطعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہے ایک شخص نے اون کی چادر چرائی وہ چور کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپنے حکم دیا اوسکے ہاتھ کاٹنے کا تب صفوان نے کہا یا رسول اللہ میں قصور معاف
کیا آپنے فرمایا ای ابو وہب ہمارے پاس لانے سے پہلے کیوں نہیں معاف کر دیا پھر آپنے اوسکا ہاتھ کٹوایا اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جب حد کا مقدمہ حاکم تک پہونچ جاوے تو حد معاف نہیں ہو سکتی عن صفوان بن امیۃ ان رجلا سرق بردۃ
فرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بقطعہ فقال یا رسول اللہ قد تجاوزت عنہ قال فلولا کان ہذا
قبل ان تاتینی بہ یا ابا وہب فقطعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عطاء بن
ابی رباح ان رجلا سرق ثوبا فاتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بقطعہ فقال الرجل یا رسول اللہ

عُقُوْلَهٗ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ ترجمہ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے ایک شخص نے کپڑا چرایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس لایا گیا آپ نے اوسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جسکا کپڑا تھا وہ بولا یا رسول اللہ وہ کپڑا اپنے اوسی کو دیکر ڈالا را یعنی ہاتھ نہ کاٹیے
آپ نے فرمایا اس سے پہلے کیون نہیں کیا مَا يَكُوْنُ حِرْزًا وَّمَا لَا يَكُوْنُ کونسا مال محفوظ سمجھا جاوے گا اور
کونسا غیر محفوظ ف چوری وسی کو کہینگے جب محفوظ مال چراوے اگر کوئی شخص سڑک پر پڑی چیز اوٹھا لیوے تو وہ چوری
نہیں ہے نہ اوس مین ہاتھ کاٹے جائینگے عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى ثُمَّ لَفَّ رِدَاءً لَهٗ مِنْ بُرْدٍ
فَوَضَعَهٗ تَحْتَ رَأْسِهٖ فَنَامَ فَاَتَاهُ لِصٌّ فَاسْتَلَّهٗ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهٖ فَاَخَذَهٗ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا سَرَقَ رِدَائِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقْتَ رِدَاءَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبَا
بِهٖ فَاقْطَعَا يَدَهٗ قَالَ صَفْوَانُ مَا كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ فِيْ رِدَائِيْ فَقَالَ لَهٗ فَلَوْ مَا قَبْلَ هٰذَا ترجمہ
صفوان بن امیہ سے روایت ہے اونہون نے طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر نماز پڑہی پھر اپنی چادر لپیٹ کر سر کے تلے رکھی اور سو گئے
چور آیا اور چادر اون کے سر کے تلے سے کہینچی (اون کی آنکھ کہلگئی) اونہون نے چور کو پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس لائے اور کہا کہ اس نے میری چادر چرائی آپ نے چور سے پوچھا تو نے چادر چرائی وہ بولا ہان آپ نے دو آدمیون سے کہا اس
کو لیجاؤ اور اوسکا ہاتھ کاٹو تب صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ میری نیت یہ نہین تہی کہ ایک چادر کے بدلے اسکا ہاتھ کاٹا
جاوے آپ نے فرمایا یہہ کام پہلے کر سکتا تہا (یعنی میرے پاس لانے سے پہلے اگر تو چھوڑ دیتا تو خیر مگر اب نہین ہوسکتا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كَانَ صَفْوَانُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَرِدَاؤُهٗ تَحْتَهٗ فَسُرِقَ فَقَامَ وَقَدْ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَاَدْرَكَهٗ فَاَخَذَهٗ فَجَاءَ بِهٖ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ قَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَلَغَ رِدَائِيْ اَنْ يُقْطَعَ فِيْهِ رَجُلٌ قَالَ هَلَّا
كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهٖ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صفوان مسجد مین سو رہے تہے اور چادر اون کے تلے تہی کوئی
چور لے گیا صفوان جب اوٹھے تو چور چلا گیا تہا مگر وہ دوڑے اور اوس کو پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے
اوسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا صفوان نے کہا یا رسول اللہ میری چادر اس لائق نہین کہ اسکے بدلے ایک کا ہاتھ کاٹا جاوے
آپ نے فرمایا یہ پہلے کیون نہین خیال کیا۔ امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد مین اشعث ضعیف ہے عَنْ صَفْوَانَ
بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى خَمِيْصَةٍ لِيْ ثَمَنُهَا ثَلٰثُوْنَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّيْ
فَاُخِذَ الرَّجُلُ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهٖ لِيُقْطَعَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَتَقْطَعُهٗ مِنْ اَجْلِ
ثَلٰثِيْنَ دِرْهَمًا اَنَا اَبِيْعُهٗ وَاُنْسِئُهٗ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ ترجمہ صفوان بن امیہ
سے روایت ہے مین مسجد مین سو رہا تہا ایک چادر پر جسکی قیمت تیس ۳۰ درم تہی ایک شخص آیا اور چادر اوچک لے گیا پھر وہ پکڑا
گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکے ہاتھ کاٹنے کا مین آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ تیس درم کے لیے
آپ اوسکا ہاتھ کاٹتے ہین مین چادر اوسکے ہاتھ بیچ ڈالتا ہون اور قیمت اوسپر ادہار کر دیتا ہون آپ نے فرمایا پھر میرے پاس لانے

سے پیشتر تو نے ایسا کیوں نہیں کیا عن صفوان بن امیۃ انہ سرقت خمیصۃ من تحت راسہ وھو نائم فی مسجد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ اللص فجاء بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بقطعہ فقال صفوان
اتقطعہ قال فھلا قبل ان تاتینی بہ ترکتہ ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہے اون کی ایک چادر چوری
گئی سر کے تلے سے اور وہ سو رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں پھر چور پکڑا گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس لیکر آئے آپنے اوس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا صفوان نے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکا ہاتھ کاٹتے ہین آپنے فرمایا پھر
میرے پاس لانے سے پہلے تو نے اوسے چھوڑ کیوں نہیں دیا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال تعافوا الحدود قبل ان تاتونی فما اتانی من حد فقد وجب ترجمہ عبد اللہ بن
عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو حدون کو میرے پاس آنے سے پہلے پھر میرے پاس
جو حد کا مقدمہ آیا اوسمین حد لازم ہو گئی عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعافوا
الحدود فیما بینکم فما بلغنی من حد فقد وجب ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابن عمر رضہ ان امراۃ
مخزومیۃ کانت تستعیر المتاع فتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے ایک عورت قبیلہ مخزوم کی اسباب لوگوں کا مانگ کر لیتی تھے پھر مکر جاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا
اوسکا ہاتھ کاٹنے کا عن ابن عمر قال کانت امراۃ مخزومیۃ تستعیر متاعا علی السنۃ جاراتھا وتجحدہ
فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا ترجمہ وہی اسمین یہ ہے کہ اسباب مانگتی تہی اپنی پڑوسی عورتون
کی زبانی عن ابن عمر رضہ ان امراۃ کانت تستعیر الحلی للناس ثم تمسکہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لتتب ھذہ المراۃ الی اللہ ورسولہ وترد ما تاخذ علی القوم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قم یا بلال فخذ بیدھا فاقطعھا ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے ایک عورت لوگوں سے زیور مانگتی پھر اوسے
کو رکھ چھوڑتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ کرنا چاہیے اس عورت کو اللہ سے اور اوس کے رسول سے اور پھیر دینا
چاہیے جو اوس نے لیا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھ اے بلال اور پکڑ اوسکا ہاتھ اور کاٹ ڈال عن
نافع ان امراۃ کانت تستعیر الحلی فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستعارت من ذلک حلیا
فجمعتہ ثم امسکتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتب ھذہ المراۃ وتؤدی ما عندھا
مرارا کل ذلک لم تفعل فامر بھا فقطعت ترجمہ نافع سے روایت ہے ایک عورت زیور مانگتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں اوس نے ویسا مانگا اور اوس کو رکھ چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ کرے یہ عورت اور ادا کرے جو
اوس کے پاس ہے کئی بار ایسا ہی فرمایا لیکن اوس عورت نے نہ مانا آخر آپنے حکم دیا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا عن جابر ان
امراۃ من بنی مخزوم سرقت فاتی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعاذت بام سلمۃ فقال النبی

صلی اللہ علیہ وسلم لو کانت فاطمۃ بنت محمد لقطعت یدھا لقطعت یدھا ترجمہ جابر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی پھر ام المومنین ام سلمہ کے پاس چھپ رہی تاکہ وہ بچا لیں سزا سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر فاطمہ محمد کی بیٹی ایسا کرتیں تو انکا بھی ہاتھ کاٹا جاتا آخر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا عن
سعید بن المسیب ان امرأۃ من بنی مخزوم استعارت حلیا علی لسان اناس ثم جحدتھا فامر بھا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقطعت ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے بنی مخزوم کی ایک عورت نے زیور مانگا بعض آدمیوں کی
زبان سے (یعنی اون کے ذریعہ سے) پھر مکر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا عن سعید
بن المسیب نحوہ ترجمہ سعید بن المسیب سے ایسا ہی روایت ہے

ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر الزھری فی المخزومیۃ التی سرقت

اس حدیث میں اونکے اختلاف کا بیان عن سفیان قال کانت
مخزومیۃ تستعیر متاعا وتجحدہ فرفعت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکلم فیھا فقال لو
کانت فاطمۃ لقطعت یدھا ترجمہ سفیان سے روایت ہے ایک عورت مخزوم کی اسباب مانگتی تھی پھر مکر جاتی
تھی یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا اور گفتگو ہوئی آپنے فرمایا اگر فاطمہ ہوتیں تو اونکا ہاتھ کاٹا
جاتا عن عائشۃ ان امرأۃ سرقت فاتی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا من یجترئ علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الا ان یکون اسامۃ فکلموا اسامۃ فکلمہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا
اسامۃ انما ھلکت بنو اسرائیل حین کانوا اذا اصاب الشریف فیھم الحد ترکوہ ولم یقیموا علیہ واذا اصاب الوضیع
اقاموا علیہ لو کانت فاطمۃ بنت محمد لقطعتھا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک عورت نے
چوری کی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کر سکتا ہے
(اوسکی سفارش کری) سوا اسامہ کے آخر اونہوں نے اسامہ سے کہا اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپنے
فرمایا اے اسامہ بنی اسرائیل اسیطرح تباہ ہوئے اون میں جب کوئی عزت دار آدمی حد کا کام کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور حد
قائم نکرتے اور جب کوئی ذلیل آدمی یہہ کام کرتا تو اوسپر حد قائم کرتے اگر فاطمہ محمد کی بیٹی بھی یہہ کام کرتی تو میں اوسکا ہاتھ
کاٹتا عن عائشۃ قالت اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسارق فقطعہ قالوا ما کنا نراک تبلغ منہ
ھذا قال لو کانت فاطمۃ لقطعتھا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور
آیا آپ نے اوسکا ہاتھ کٹوایا لوگ بولے ہم کو یہہ امید نہ تھی آپ سے آپنے فرمایا اگر فاطمہ ہوتیں تو میں انکا بھی ہاتھ کٹواتا عن
عائشۃ ان امرأۃ سرقت علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ما نکلمہ فیھا ما من احد یکلمہ
الا حبہ اسامۃ فکلمہ فقال یا اسامۃ ان بنی اسرائیل ھلکوا بمثل ھذا کانوا اذا سرق فیھم
الشریف ترکوہ وان سرق فیھم الدون قطعوہ وانھا لو کانت فاطمۃ بنت محمد لقطعتھا ترجمہ وہی

اس مین یہ ہے کہ لوگون نے کہا کون آپ سے بات کرے مگر آپکے پیارے اُسامہ (اسامہ زید بن حارثہ کے بیٹے تھے اور زید آپکے
متبنیٰ تھے آپ اُسامہ کو زید کیوجہ سے بہت چاہتے تھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ
وَهِيَ لَا تُعْرَفُ حُلِيًّا فَبَاعَتْهُ وَأَخَذَتْ ثَمَنَهُ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعَى أَهْلُهَا إِلَى أُسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يُكَلِّمُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ إِلَيَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ
لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَئِذٍ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ
ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ فِيهِمْ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ
فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قَطَعَ
تِلْكَ الْمَرْأَةَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ایک عورت نے بعض لوگون کی زبانی جنکو لوگ پہچانتے تھے لیکن اُس
عورت کو نہین پہچانتے تھے زیور مانگا پھر اوسکو بیچا اور قیمت لی لی آخر وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی
اوسکے عزیزون نے اُسامہ بن زید سے سفارش چاہی اُسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کے چہرہ کا رنگ
بدل گیا اور اُسامہ بات کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا اے اُسامہ کیا تو سفارش کرتا ہے ایک حد مین اللہ کی حدون مین سے اُسامہ
نے کہا استغفار کیجیے میرے لیے یا رسول اللہ پھر اوسی شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی جیسے
اوسکو لائق ہے پھر کہا حمد و نعت کے بعد معلوم ہو تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے اسوجہ سے کہ جب اون مین کوئی عزت دار چوری
کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور جب غریب چوری کرتا تو اوس پر حد جاری کرتے قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے اگر فاطمہ محمد
کی بیٹی چوری کرتی تو مین اوسکا ہاتھ کٹواتا پھر آپنے حکم دیا اوس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ
شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ
إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ
تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحُدُودَ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا
ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے قریش کے لوگون کو مخزومی عورت کے کام سے رنج ہوا کیونکہ وہ اون کے قوم کی تھی
اونہون نے کہا اسکے مقدمہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کہے لوگون نے کہا اتنی جرات کرسکتا ہے آپ کے سامنے مگر
اُسامہ جو آپکے پیارے مین اخیر تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُهُ فِيهَا قَالُوا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَتَاهُ فَكَلَّمَهُ فَزَبَرَهُ وَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا
سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الْوَضِيعُ قَطَعُوهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ

سرقت لقطعتها ترجمہ وہی ہے یہ ہے کہ جب اسامہ نے آپ سے کہا تو آپنے اون کو جھڑکا عن عائشة ان قريشا اهمهم
امر المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها قالوا من يجترئ عليه الا اسامة بن زيد حب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فكلمه اسامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هلك الذين من قبلكم انهم
كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد وايم الله لو سرقت
فاطمة بنت محمد لقطعت يدها ترجمہ اوپر گزر چکا عن عائشة ان امراة سرقت في عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم في غزوة الفتح فاتي بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه فيها اسامة بن زيد فلما
كلمه تلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتشفع في حد من حدود
الله فقال له اسامة استغفر لي يا رسول الله فلما كان العشي قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاثنى على
الله عز وجل بما هو اهله ثم قال اما بعد انما هلك الناس قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف
تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد ثم قال والذي نفسي بيده لو ان فاطمة بنت محمد
سرقت لقطعت يدها ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی ایک عورت نے چوری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی زمانہ مین جب مکہ فتح ہوا اوس عورت کو آپ پاس لیکر آئے اسامہ نے اوسکی باب مین آپ سی گفتگو کی جب اسامہ نے بات
کی تو آپکے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور آپنے فرمایا کیا تو سفارش کرتا ہی ایک حد مین اللہ کی حدون مین سی اسامہ نے کہا یا رسول اللہ
میرے لیے دعا کیجیے جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی جیسی اوس کے لائق ہے
پھر فرمایا بعد اس کے لوگ تم سے پہلے تباہ ہوگئے وہ کیا کرتے تھے جب اون مین کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے
اور جب کوئی غریب چوری کرتا تو اوس کو سزا دیتے پھر فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے اگر فاطمہ محمد کی
بیٹی چوری کرے تو مین اوسکا ہاتھ کٹوا دون عن عروة بن الزبير ان امراة سرقت في عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم في غزوة الفتح مرسل ففزع قومها الى اسامة بن زيد يستشفعونه قال عروة فلما
كلمه اسامة تلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اتكلمني في حد من حدود الله قال
اسامة استغفر لي يا رسول الله فلما كان العشي قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فاثنى على الله
بما هو اهله ثم قال اما بعد فانما هلك الناس قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا
سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد والذي نفس محمد بيده لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت
يدها ثم امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بيد تلك المراة فقطعت فحسنت توبتها بعد ذلك قالت عائشة
وكانت تاتيني بعد ذلك فارفع حاجتها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عروہ بن زبیر سے مرسلاً
روایت ہے ایک عورت نے چوری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین جب غزوہ فتح ہوا اوس کے لوگ گھبرا کر اسامہ بن

لیکر پاس آپ کے سفارش کو نے کو (اخیر تک) آتنا زیادہ ہو کہ پھر آپنے حکم کیا اوس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا - اوسکا ہاتھ کاٹا گیا اور اوس نے خوب توبہ کی حضرت عائشہ نے کہا وہ عورت میرے پاس آیا کرتی اس کے بعد اور مین اوس کے کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا دیتی

اَلتَّرْغِيبُ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ حد قائم کرنے کی فضیلت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدٌّ يُعْمَلُ بِهِ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوا ثَلَاثِينَ صَبَاحًا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک حد کا جاری ہونا زمین والون کے لیے بہتر ہے تیس دن تک پانی پڑنے سے (اسولسطے کہ جب حد جاری ہوگی تو ملک مین انتظام ہوگا امن و امان ہوگا بدمعاش و مفسد ڈر رہینگے خلق اللہ کو راحت ہوگی گناہ کم ہونگے پھر پانی بھی اللہ ضرور برساویگا) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ بِأَرْضٍ خَيْرٌ لِأَهْلِهَا مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا حد قائم کرنا ایک ملک مین بہتر ہے اوس ملک والون کے لیے چالیس رات پانی برسنے سے **اَلْقَدْرُ الَّذِي إِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ** کتنی کی مالیت مین ہاتھ کاٹا جاوے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کے چورانے مین جسکی قیمت پانچ درم تھی **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کے چوری مین جس کی قیمت تین درم تھی (امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری مین جو تین درم کی تھی **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا جس نے ڈھال چرائی تھی صفۃ النساء (ایک مقام ہے مسجد نبوی مین) مین سے اس کی قیمت تین درم تھی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ اوپر گزرا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال مین ہاتھ کاٹا۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے (اور ٹھیک یہ ہی کہ ابوبکر نے ہاتھ کاٹا) **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَطَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ انس سے روایت ہی ابوبکر صدیق رضہ نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری مین جسکی قیمت پانچ درم تھی **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ سَرَقَ رَجُلٌ مِجَنًّا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقُطِعَ ترجمہ قتادہ سے روایت ہی مین نے انس سے سنا کہتے تھے ایک شخص نے ڈھال چرائی ابوبکر صدیق کے زمانے مین اوس کی قیمت لگائی گئی پانچ درم پھر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا **ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ** عَلَى الزُّهْرِيِّ زہری پر راویون کا اختلاف **عَنْ** عَائِشَةَ رض قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ

سرقت لقطعتها ترجمہ وہی ہے یہ ہے کہ جب اسامہ نے آپ سے کہا تو آپنے اون کو جھڑکا عن عائشة ان قريشا اهمهم
امر المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها فقالوا من يجترئ عليه الا اسامة بن زيد حب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فكلمه اسامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هلك الذين من قبلكم انهم
كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد وايم الله لو سرقت
فاطمة بنت محمد لقطعت يدها ترجمہ اوپر گزر چکا عن عائشة ان امرأة سرقت في عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم في غزوة الفتح فاتي بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه فيها اسامة بن زيد فلما
كلمه تلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتشفع في حد من حدود
الله فقال له اسامة استغفر لي يا رسول الله فلما كان العشي قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاثنى على
الله عز وجل بما هو اهله ثم قال اما بعد انما هلك الناس قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف
تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد ثم قال والذي نفسي بيده لو ان فاطمة بنت محمد
سرقت لقطعت يدها ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ایک عورت نے چوری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ مین جب مکہ فتح ہوا اوس عورت کو آپ پاس لیکر آئے اسامہ نے اوسکے باب مین آپ سے گفتگو کی جب اسامہ نے بات
کی تو آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپنے فرمایا کیا تو سفارش کرتا ہے ایک حد مین اللہ کی حدون مین سے اسامہ نے کہا یا رسول اللہ
میرے لیے دعا کیجیے جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی جیسے اوسکے لائق ہے
پھر فرمایا بعد اس کے لوگ تم سے پہلے تباہ ہوگئے وہ کیا کرتے تھے جب اون مین کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے
اور جب کوئی غریب چوری کرتا تو اوس کو سزا دیتے پھر فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے اگر فاطمہ محمد کی
بیٹی چوری کرے تو مین اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالون عن عروة بن الزبير ان امرأة سرقت في عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم في غزوة الفتح مرسل ففزع قومها الى اسامة بن زيد يستشفعونه قال عروة فلما
كلمه اسامة تلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اتكلمني في حد من حدود الله قال
اسامة استغفر لي يا رسول الله فلما كان العشي قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فاثنى على الله
بما هو اهله ثم قال اما بعد فانما هلك الناس قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا
سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد والذي نفس محمد بيده لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت
يدها ثم امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بتلك المرأة فقطعت فحسنت توبتها بعد ذلك قالت عائشة
وكانت تأتيني بعد ذلك فارفع حاجتها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عروہ بن زبیر سے مرسلاً
روایت ہے ایک عورت نے چوری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جب غزوہ فتح ہوا اوس کے لوگ گھبرا کر اسامہ بن

نبیدہ پاس آکے سفارش کی نے کوا خیر تک) آنیا زیادہ ھو کہ پھر آپنے حکم کیا اوس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا اور اوسنے
خوب توبہ کی حضرت عائشہ نے کہا وہ عورت میرے پاس آیا کرتے اس کے بعد اور میں اوس کے کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیتی

التَّرْغِيبُ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ حد قائم کرنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدٌّ يُعْمَلُ بِهِ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوا ثَلَاثِينَ صَبَاحًا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک حد کا جاری ہونا زمین والوں کے لیے بہتر ہے تیس دن تک پانی برسنے سے (اسواسطے کہ جب حد جاری ہوگی تو ملک میں انتظام ہوگا امن امان ہوگا بدمعاش اور مفسد ڈر رہیں گے خلق اللہ کو راحت ہوگی گناہ کم ہونگے پھر پانی بھی اللہ ضرور برسا دے گا) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ بِأَرْضٍ خَيْرٌ لِأَهْلِهَا مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا حد قائم کرنا ایک ملک میں بہتر ہے اوس ملک والوں کے لیے چالیس رات پانی برسنے سے

الْقَدْرُ الَّذِي إِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ کتنی مالیت میں ہاتھ کاٹا جاوے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کے چرانے میں جسکی قیمت پانچ درم تھی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کے چوری میں جس کی قیمت تین درم تھی (امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جو تین درم کی تھی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا جس نے ڈھال چرائی تھی صفۃ النساء (ایک مقام ہے مسجد نبوی میں) میں سے اس کی قیمت تین درم تھی عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے (اور ٹھیک یہ ہے کہ ابوبکر نے ہاتھ کاٹا) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَطَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ انس سے روایت ہے ابوبکر صدیق رض نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جسکی قیمت پانچ درم تھی عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ سَرَقَ رَجُلٌ مِجَنًّا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقُطِعَ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے سنا کہتے تھے ایک شخص نے ڈھال چرائی ابوبکر صدیق کے زمانے میں اوس کی قیمت لگائی گئی پانچ درم پھر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ زہری پر راویوں کا اختلاف

عَنْ عَائِشَةَ رض قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُبُعِ دِينَارٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا چوتھائی دینار میں (اسوقت دینار کی قیمت بارہ درم تھی تو چوتھائی دینار
کے تین درم ہوئے) عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقطع اليد الا في ثمن المجن
ثلث دينار او نصف دينار فصاعدا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر ڈھال کی قیمت میں یعنی تہائی دینار یا آدھا دینار یا زیادہ میں عن عائشة رض عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم تقطع يد السارق في ربع دينار ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا چور کا ہاتھ کاٹا جاوے چوتھائی دینار میں عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تقطع يد السارق
في ربع دينار فصاعدا ترجمہ وہی اس میں یہ ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جاوے چوتھائی دینار یا زیادہ میں عن عائشة عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال تقطع يد السارق في ربع دينار فصاعدا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عائشة قالت
تقطع يد السارق في ربع دينار فصاعدا ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا چور کا ہاتھ کاٹا جاوے چوتھائی دینار یا زیادہ میں
عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقطع في ربع دينار فصاعدا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاٹتے تھے چوتھائی دینار یا زیادہ میں عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم تقطع يد
السارق في ربع دينار فصاعدا ترجمہ اوپر گزرا عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال تقطع يد السارق
في ربع دينار فصاعدا عن عائشة تقول تقطع في ربع دينار فصاعدا عن عائشة قالت تقطع يد السارق
في ربع دينار فصاعدا عن عائشة قالت القطع في ربع دينار فصاعدا عن عائشة قالت ما طال علي
ولا نسيت القطع في ربع دينار فصاعدا ترجمہ ان سب روایات کا ایک ہی ہے۔ اخیر روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ
نے کہا بہت عرصہ نہیں گزرا نہ میں بھول گئی چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جاوے گا یا زیادہ میں ذکر اختلاف ابي بكر
بن محمد وعبد الله بن ابي بكر على عمرة في هذا الحديث راویوں کا اختلاف اس حدیث میں ف ان سب روایتوں
میں ذرا ذرا لفظوں کا اختلاف ہے معنی ایک ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر چوتھائی
دینار یا زیادہ میں یا چور کا ہاتھ کاٹا جاوے ڈھال کے قیمت میں اور ڈھال کے قیمت چوتھائی دینار تھی عن عائشة انها سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يقطع السارق الا في ربع دينار فصاعدا عن عائشة عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم مثل الاول عن عمرة قالت قالت عائشة القطع في ربع دينار فصاعدا عن عائشة قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقطع يد السارق في ثمن المجن وثمن المجن ربع دينار عن عائشة
قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقطع اليد في ربع دينار فصاعدا عن عائشة قالت قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تقطع اليد الا في ربع دينار عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
تقطع اليد في المجن عن عائشة تقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقطع يد السارق فيما دون المجن

قیل لعائشۃ ما ثمن المجن قالت ربع دینار عن عائشۃ انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقطع الید الا فی
المجن او ثمنہ عن عروۃ بن الزبیر یقول کانت عائشۃ تحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا
تقطع الید الا فی المجن او ثمنہ وزعم ان عروۃ قال المجن اربعۃ دراہم قال وسمعت سلیمان بن یسار یزعم
انہ سمع عمرۃ تقول سمعت عائشۃ تحدث انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقطع الید
الا فی ربع دینار فما فوقہ ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے
نہ کاٹا جاوے ہاتھ مگر ڈھال کی چوری میں یا اس کی قیمت کے برابر دوسری چیز میں عروہ نے کہا ڈھال چار درہم کی ہوتی
ہے اور عمرہ نے حضرت عائشہ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں عن
سلیمان بن یسار قال لا تقطع الخمس الا فی الخمس ترجمہ سلیمان بن یسار نے کہا نہ کاٹا جاوے ہاتھ کا پنجہ مگر پنجے
میں (یعنی پانچ درہم کی مالیت میں) عن عائشۃ قالت لم تقطع ید سارق فی ادنی من حجفۃ او ترس کل واحد
منہما ذو ثمن ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا مگر ڈھال کی چوری میں جو قیمت دار ہے عن عبد اللہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی قیمۃ خمسۃ دراہم ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ
کٹوایا پانچ درہم کی مالیت میں عن ایمن قال لم یقطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم السارق الا فی ثمن المجن وثمن المجن
یومئذ دینار ترجمہ ایمن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا مگر ڈھال کے قیمت میں اور
ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی عن ایمن قال لم تکن تقطع الید علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا
فی ثمن المجن وقیمتہ یومئذ دینار عن ایمن قال لم تقطع الید فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الا فی ثمن المجن وقیمۃ المجن یومئذ دینار عن ایمن قال لم یقطع الید فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الا فی ثمن المجن وقیمتہ یومئذ دینار ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ایمن قال تقطع السارق فی ثمن المجن
وکان ثمن المجن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا او عشرۃ دراہم ترجمہ ایمن سے روایت ہے
چور کا ہاتھ کاٹا جاویگا ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دینار تھی یا دس
درہم (ابو حنیفہ کے دلیل یہی روایت ہے) عن ایمن بن ام ایمن یرفعہ قال لا تقطع الید الا فی ثمن المجن وثمنہ
یومئذ دینار ترجمہ ایمن بن ام ایمن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا مگر ڈھال کی
قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی عن ایمن قال لا یقطع السارق فی اقل من ثمن المجن ثمنہ
ایمن سے روایت ہے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے ڈھال سے کم قیمت میں عن عبد اللہ بن عباس کان یقول ثمنہ یومئذ
عشرۃ دراہم ترجمہ ابن عباس کہتے تھے ڈھال کی قیمت ان دنوں دس درہم تھی عن ابن عباس مثلہ کان ثمن المجن

عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَوَّمُ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ترجمہ ابن عباس سے ایسی ہی روایت ہے کہ تھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درم تہی عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْنٰی مَا یُقْطَعُ فِیْهِ ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ وَثَمَنُ
الْمِجَنِّ یَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عطار نے کہا کم سے کم جس میں ہاتھ کاٹا جاوے ڈھال کی قیمت ہے اور وہ ان دنوں میں
دس درم تھی - امام نسائی نے کہا ایمن جس سے ہمنے پہلے حدیث نقل کی ہے وہ صحابی معلوم نہیں ہوتا اور اوس سے ایک اور حدیث
مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحابی نہیں ہے ف ابن حجر نے تقریب میں کہا کہ ایمن بن خریم جسکی کنیت ابو عطیہ
ہے اوسکی صحابی ہونے میں اختلاف ہے عجلی نے کہا کہ وہ تابعی ہے ثقہ ہے اس صورت میں ایمن کی سب روایات جو اوپر مذکور
ہوئین مرسل ہونگی عَنْ اَیْمَنَ مَوْلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ وَقَالَ خَالِدٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ مَوْلَی الزُّبَیْرِ عَنْ تُبَیْعٍ عَنْ کَعْبٍ قَالَ
مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ
فَاَتَمَّ وَقَالَ سَوَّادٌ یُتِمُّ رُکُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ وَیَعْلَمُ مَا یَقْتَرِیْ وَقَالَ سَوَّادٌ یَقْرَاُ فِیْهِنَّ کُنَّ لَهٗ بِمَنْزِلَةِ
لَیْلَةِ الْقَدْرِ ترجمہ ایمن سے روایت ہے جو مولی تہا ابن الزبیر کا یا زبیر کا اوس نے سنا تبیع سے اوس نے سنا کعب سے اونہوں نے
کہا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پہر نماز پڑہے (عبد الرحمن نے کہا یعنی عشا کی) پھر اوس کے بعد چار رکعتیں پڑہے اور اون کو پورا
کرے (سوار نے کہا یعنی رکوع اور سجود اون میں پورا پورا ادا کرے اور جو پڑہے اوسکو سمجھے تو وہ ایسی ہونگی جیسی شب قدر میں عبادت
کی ف یہہ روایت اور اسکی بعد کی روایت اس باب سے متعلق نہیں ہے مگر مصنف اس کو اس بات کی ثابت کرنیکو لیے لایا ہے - کہ
ایمن صحابی معلوم نہیں ہوتا اوس کی دلیل یہ ہے کہ اس روایت کو ایمن نے تبیع سے سنا جو خود تابعی ہے پھر ظاہر ہی معلوم
ہوتا ہے کہ ایمن بھی تابعی ہے عَنْ کَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ شَهِدَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ صَلّٰی
اِلَیْهَا اَرْبَعًا مِثْلَهَا یَقْرَاُ فِیْهَا وَیُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ کَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ
دَرَاهِمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ڈھال کی قیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دس درم تہی اَلثَّمَرُ
الْمُعَلَّقُ یُسْرَقُ درخت پر لگا ہوا میوہ کوئی چرالیوے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ کَمْ تُقْطَعُ الْیَدُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْیَدُ فِیْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ فَاِذَا ضَمَّهُ الْجَرِیْنُ قُطِعَتْ فِیْ
ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَلَا تُقْطَعُ فِیْ حَرِیْسَةِ الْجَبَلِ فَاِذَا اٰوَی الْمُرَاحَ قُطِعَتْ فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کتنے مال میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے آپنے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جاوے اوس میوے میں
جو لٹکتا ہو درخت پر لیکن جب کھلیان میں کہا جاوے اور اتنا کوئی چراوے جسکی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو اوس میں
ہاتھ کاٹا جاوے اسی طرح جو جانور پہاڑ پر (یا میدان میں) چرتے ہوں اون میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے لیکن جب وہ اپنے رہنے کی جگہ
میں ہوں اور کوئی چراوے اونکو اور قیمت اون کی ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹا جاوے اَلثَّمَرُ یُسْرَقُ بَعْدَ اَنْ

[illegible] میوہ جب درخت پر سے توڑ کر کھریان مین ہو اور اوسکو کوئی چرا دے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَا اَصَابَ مِنْ ذِیْ حَاجَةٍ غَیْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ
وَمَنْ خَرَجَ بِشَیْءٍ مِنْہُ فَعَلَیْہِ غَرَامَةُ مِثْلَیْہِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ شَیْئًا مِنْہُ بَعْدَ اَنْ یُؤْوِیَہُ الْجَرِیْنُ
فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَیْہِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَعَلَیْہِ الْغَرَامَةُ مِثْلَیْہِ وَالْعُقُوْبَةُ ترجمہ عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا درخت پر لٹکا ہوا میوہ چرانا آپنے فرمایا جو شخص حاجت رکھتا ہو
مثلاً بہت بہوکہا ہو اور کچھ کہانے کو نہ ملے) اور وہ ایسا میوہ لے لی بشرطیکہ اوسکو چھپا کر اپنی کپڑی مین نہ باندھے تو اوس پر
کچھ مواخذہ نہین ہے اور جو ایسا میوہ لیکر نکل آوے تو وہ اوسکا دونا تاوان دے اور سزا الگ ہوگی اور جو شخص میوہ توڑنے
کے بعد چرا دے اور اوس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور جو ڈھال کی قیمت سے کم چراوے تو دونا
اوسکا تاوان دے اور سزا الگ ہوگی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَیْنَةَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِیْ حَرِیْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ ھِیَ وَمِثْلُھَا وَالنَّکَالُ وَلَیْسَ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْمَاشِیَةِ
قَطْعٌ اِلَّا فِیْمَا اٰوَاہُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیْہِ قَطْعُ الْیَدِ وَمَا لَمْ یَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیْہِ غَرَامَةُ مِثْلَیْہِ
وَجَلَدَاتُ نَکَالٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِی الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ ھُوَ وَمِثْلُہٗ مَعَہٗ وَالنَّکَالُ وَلَیْسَ فِیْ
شَیْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلَّا فِیْمَا اٰوَاہُ الْجَرِیْنُ فَمَا اُخِذَ مِنَ الْجَرِیْنِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیْہِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ
یَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیْہِ غَرَامَةُ مِثْلَیْہِ وَجَلَدَاتُ نَکَالٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص مزینہ کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ پہاڑ پر جو جانور چرتے ہون اون کے باب مین کیا فرماتے
ہین آپنے فرمایا اگر کوئی ایسا جانور چراوے تو وہ جانور پھیرے اور اوس کی مثل ایک جانور دیوے اور سزا الگ پاوے
اور جانور کے چرانے مین ہاتھ نہ کاٹا جاویگا مگر جو سنڈی کے اندر ہو اور اوس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو اوسکا
ہاتھ کاٹا جاویگا اور جو ڈھال کی قیمت سے کم ہو تو دو جانور ویسے دیوے اور کوڑے سزا کے کھاوے اوس نے کہا یا رسول
اللہ جو میوہ درخت پر لٹکتا ہو اوسمین کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا اوسی قدر میوہ اور ادا کرے اور وہ بھی پھیرے اور سزا اٹھاوے
اور میوے کے چرانے مین ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر جو کھریان مین رکھا گیا ہو درخت سے توڑ کر اوسکو اگر کوئی اتنا چراوے کہ اوس
کی قیمت ڈھال کے برابر ہووے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور جو کم چراوے تو دونا تاوان دیوے اور سزا کے کوڑے کھاوے

باب مالا قطع فیہ جن چیزون کے چورانے مین ہاتھ نہ کاٹا جاویگا

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَلَا کَثَرٍ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹا جاوے پہلونکے چرانے مین نہ کھجور کے گابھے مین جو اندر سے سفید نکلتا ہے ف
اس روایت کو صاحب کتاب نے کئی اسنادون سے نقل کیا ہے ہم اون سب ایتون کو لکھ دیتے ہین لیکن ترجمہ علیحدہ علیحدہ نہین لکھتے

کیونکہ ترجمہ سب کا یہی ہے **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي
ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا
كَثَرٍ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ ترجمہ ان
سب روایات کا وہی ہے جو اوپر گزرا **عَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَ
لَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امانت میں خیانت کرے یا علانیہ لوٹ
کر لیجاوے یا اوچک لیجاوے اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا (کیونکہ یہ چوری نہیں ہے مگر اور سزائیں ہونگی) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ **عَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى مُخْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ قَطْعٌ ترجمہ
ان روایات کا وہی جو اوپر گزرا۔ جابر نے کہا خائن پر (یعنی جو امانت میں خیانت کرے) قطع نہیں ہے۔ امام نسائی نے
کہا اشعث بن سوار ضعیف ہے **بَابُ** قَطْعِ الرِّجْلِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ الْيَدِ ہاتھ کاٹنے کے بعد پھر چور کا پاؤں کاٹنا

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ
إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوا يَدَهُ قَالَ ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ ثُمَّ
سَرَقَ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ رض حَتَّى قُطِعَتْ قَوَائِمُهُ كُلُّهَا ثُمَّ سَرَقَ أَيْضًا الْخَامِسَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رض كَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ بِهٰذَا حِينَ قَالَ اقْتُلُوهُ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوهُ
مِنْهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ يُحِبُّ الْإِمَارَةَ فَقَالَ أَمِّرُونِي عَلَيْكُمْ فَأَمَّرُوهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ إِذَا ضَرَبَ
ضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ ترجمہ حارث بن حاطب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور لائے آپنے فرمایا اس کو
مار ڈالو (اس لیے کہ آپکو معلوم ہو گیا تھا کہ ہاتھ کاٹنے سے یہ چوری نہ چھوڑیگا) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے
آپنے فرمایا اس کو مار ڈالو پھر لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اسکا ہاتھ کاٹو (خیر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا)
پھر اوس نے چوری کی ابو بکر رض کے زمانے میں یہانتک کہ اوسکے چاروں ہاتھ پاؤں کٹ گئے پھر اوسنے پانچویں بار چوری کی

عن رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر

قوله اشعث بن سوار ضعیف —

ابوبکرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا حال خوب جانتے تھے اسی لیے آپنے فرمایا تھا کہ اس کو مار ڈالو پھر ابوبکر نے اوسکو حوالے کیا قریش کے جوان لوگون کو مار ڈالنے کے لیے اون لوگون مین عبداللہ بن زبیر بھی تھے وہ سرداری کو بہت چاہتے تھے اونہون نے کہا باقی لوگون سے کیا تم مجھکو اپنا سردار کرلو اونہون نے سردار کرلیا پھر عبداللہ بن زبیر جب اوسکو مارتے تو سب لوگ مارتے یہان تک کہ مار ڈالا اوس کو

باب قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِقِ

چور کے دونو ہاتھ اور دونون پانون کاٹنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى مِرْبَدِ النَّعَمِ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقَى عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ كَشَّرَ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَانْصَدَعَتِ الْإِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَمَلُوا عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ ثُمَّ رَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ

ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک چور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا (داہنا ہاتھ) کاٹ ڈالو اوسکا پھر دوسری بار وہ لایا گیا (اوسی چوری کی علت مین) آپنے فرمایا مار ڈالو اوسکو لوگ بولے یا رسول اللہ اوس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا (بایان پانون) کاٹو اوسکا پھر تیسری بار لایا گیا آپنے فرمایا اوسکو مار ڈالو لوگ بولے یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا (بایان ہاتھ) کاٹو اوسکا پھر چوتھی بار لایا گیا آپ نے فرمایا مار ڈالو اوسکو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اچھا (داہنا پانون) کاٹو اوسکا پھر پانچوین بار لایا گیا (کیا کمبخت بیحیا تھا کسیطرح مانتا ہی نہ تھا) آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو جابر نے کہا ہم اوسکو مربد نعم (ایکمقام ہے) کیطرف لے چلے اور اوٹھایا اوسکو وہ چت لیٹ گیا پھر بھاگا اپنی کٹی ہوئے ہاتھون اور پانون سے اونٹ اوسکو دیکھکر بھڑک گئے پھر اوسکو اوٹھایا پھر اوس نے ایسا ہی کیا پھر اوٹھایا پھر تیسری بار آخر ہم نے اوس کو پتھرون سے مار کر مار ڈالا پھر ایک کنوئین مین ڈالدیا اور اوپر سے پتھر ماری ۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور مصعب بن ثابت قوی نہین ہے حدیث مین

الْقَطْعُ فِي السَّفَرِ

سفر مین ہاتھ کاٹنا

عَنْ بُسْرِ بْنِ أَبِي أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ ترجمہ بسر بن ابی ارطاۃ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹے جاوین سفر مین (اس لیے کہ سفر مین چور کے ہاتھ کا علاج کون کریگا اور کون اوس کے خبر لیگا یا ایسا نہ ہو کہ چور خفا ہو کر کافرون مین چلا جاوے اور اون مین ملجاوے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام چوری کرے تو بیچڈال اوسکو اگرچہ بیس درہم کو بکے ۔ امام نسائی نے کہا عمر بن ابی سلمہ حدیث مین

فا مصعب بن ثابت

عمر بن ابی سلمہ

قوی نہین ہی **حَدُّ** الْبُلُوغِ وَذِكْرُ السِّنِّ الَّذِي إِذَا بَلَغَهَا الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ أُقِيمَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ مرد کب جوان ہوتا ہی اور

اور عورت پر کس سن مین حد قائم کیجاوے **عَنْ** عَطِيَّةَ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ وَكَانَ يُنْظَرُ فَمَنْ خَرَجَ شَعْرُهُ

قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَخْرُجْ اسْتُحْيِيَ وَلَمْ يُقْتَلْ **ترجمہ** عطیہ سے روایت ہی مین بنی قریظہ کے قیدیون مین تہا لوگ اون کو دیکہتی

تہی اگر اون کے ناف کے تلے بال نکلے ہوتے تو اون کو قتل کر ڈالتے اور جسکے بال نہ نکلے ہوتے اوسکو زندہ چہوڑ دیتے (معلوم ہوا

کہ بلوغ کی نشانی یہی ہی مرد اور عورت دونون مین) **تَعْلِيقُ** يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ چور کی گردن مین اوس کا ہاتھ

کاٹکر لٹکا دینا **عَنْ** ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ قَالَ سُنَّةٌ

قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ ثُمَّ عَلَّقَ يَدَهُ فِي عُنُقِهِ **ترجمہ** ابن محیریز سے روایت ہی مین نے

فضالہ بن عبید سے پوچہا چور کا ہاتھ اوسکی گردن مین لٹکانا کیسا ہی اونہون نے کہا سنت ہے رسول اللہ صلعم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور اوسکی گردن مین لٹکایا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَرَأَيْتَ تَعْلِيقَ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ مِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ وَعَلَّقَهُ فِي عُنُقِهِ **ترجمہ** عبد الرحمن بن محیریز سے روایت ہی مینے فضالہ بن عبید سے کہا کیا چور کا ہاتھ اوسکے گلے مین لٹکانا

سنت ہی اونہون نے کہا ہان رسول اللہ صلعم پاس ایک چور آیا آپنے اوسکا ہاتھ کاٹا اور گلے مین لٹکا دیا۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کی اسنا مین حجاج بن ارطاۃ ہی جسکی حدیث

حجت نہین ہوسکتی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغَرَّمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ إِذَا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ **ترجمہ** عبد الرحمن

بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب چور پر حد قائم کیجاوے پہر اوس سے مال کا تاوان لینا لازم نہوگا لیکن اگر مال چرایا ہوا اوسکے پاس موجود ہو تو مالک کو دلادینگے **كِتَابُ الْإِيمَانِ**

وَشَرَائِعِهِ کتاب ایمان اور اوسکے ارکان کے بیان مین (ف مصنف نے ایمان کے باب کو سب کے اخیر مین کہا اسلیے اعمال کا درجہ کم ہی اور ایمان کا زیادہ بہر افضل تہا اوسپر کتاب کو ختم کرنا مناسب

ہوا **ذِكْرُ** أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ سب عملون مین کونسا عمل افضل ہی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا کونسا عمل افضل ہی آپنے فرمایا یقین کرنا اللہ اور اوس کے رسول پر **ف** اسلیے کہ کوئی عمل

بغیر ایمان کے فائدہ نہین دیتا تو ایمان سب سے زیادہ ضروری اور مقدم ٹہرا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ

ترجمہ عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا کونسا کام افضل ہی اونہون نے کہا ایمان جس

مین شک نہو اور جہاد جس مین چوری نہو (یعنی مال غنیمت مین سے) اور حج جو مبرور ہو (جس کے بعد پہر گناہ نہ کرے) **عَنْ**

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

وَطَعْمَهُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ فِي اللَّهِ وَأَنْ يُبْغِضَ فِي اللَّهِ وَ

أَنْ تُوقَدَ نَارٌ عَظِيمَةٌ فَيَقَعَ فِيهَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزین جسمین ہون گی وہ ایمان کا مزہ اوٹہاوے گا۔ ایک تو یہ کہ اللہ اور اوس کے

رسول کے ساتھ زیادہ محبت رکھے دوسری یہ کہ دوستی کرے اسد کیواسطے (یعنی نیک بندون سے) اور دشمنی کرے اسد کیواسطے (غیر کافرون
سے دشمنی رکھے) تیسری یہ کہ اگر بڑی آگ سلگائی جاوے تو اوسمین گرنا قبول کرے پر اسد کے ساتھ کسی کو شریک نکرے **ف**
تینون باتین درحقیقت ایک ہی بات ہے یعنی اسد سے سچی محبت ہو سب سے زیادہ اپنی اسد کو دل اور جان اور زبان سے پیار کرے
پہر جسکو اسد سے ایسی محبت ہوگی وہی مومن ہے وہ کبہی کافرون کا شریک نہوگا مسلمانون کے ساتھ برائی نکریگا مرجانا آسان
سمجھیگا مگر اپنے پیارے محبوب اسد کے برابر کسی کو نکریگا

حلاوۃ الایمان ایمان کی مٹھاس

عن انس بن مالک یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان من احب المرء لا یحبہ
الا للہ عز وجل ومن کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما ومن کان ان یقذف فی النار احب الیہ
من ان یرجع الی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے
فرمایا تین باتین جس مین ہونگی وہ ایمان کا مزہ اوٹہاوے گا- ایک تو جس سے دوستی رکہے تو اسد کے لیے دوستی رکہے اور دوسری
اسد اور اوس کے رسول کو سب سے زیادہ چاہے اور تیسری یہہ کہ آگ مین گرنا قبول کرے مگر پہر کافر ہونا قبول نہ کرے جب اسد نے اوسکو
نجات دی کفر سے

حلاوۃ الاسلام اسلام کی مٹھاس

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ
من کن فیہ وجد بہن حلاوۃ الاسلام من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما ومن احب المرء لا یحبہ
الا للہ ومن یکرہ ان یرجع الی الکفر کما یکرہ ان یلقی فی النار **ترجمہ** انس بن مالک سے ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر
گزری

باب نعت الاسلام اسلام کسے کہتے ہین

عن عمر بن الخطاب قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر
ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ
علی فخذیہ ثم قال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ
وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت
فعجبنا الیہ یسألہ ویصدقہ ثم قال اخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ
والیوم الآخر والقدر کلہ خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک
تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم بہا من السائل
قال فاخبرنی عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون
فی البنیان قال عمر فلبثت ثلثا ثم قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر ہل تدری من السائل قلت
اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبریل علیہ السلام اتاکم یعلمکم امر دینکم **ترجمہ** امیر المومنین حضرت
عمر فاروق رض سے روایت ہے ہم ایکدن رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے مین ایک شخص آگیا جسکے کپڑے بہت سفید

تہے اہل بیت کالے تہے معلوم ہی نہین ہوتا تہا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور کوئی ہم مین سے اوسکو پہچانتا بہی نہ تہا وہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا اپنے گھٹنے آپکے گھٹنون سے لگا کر اور اپنے ہاتہہ اپنی رانون پر رکہے (یعنی ادب سے بیٹہا جیسے شاگرد
اوستاد کے سامنے بیٹہتا ہے) پہر کہنے لگا اے محمد بتلاؤ مجہہ کو اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا گواہی دینا اس بات کی کہ کوئی لائق نہین
عبادت کے سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمد اوس کے بہیجے ہوئے ہین اور نماز پڑہنا اور زکوۃ دینا رمضان کے روزے رکہنا
بیت اللہ کا حج کرنا اگر طاقت ہو (یعنی کہانا پینا راہ خرچ ہونا) وہ بولا آپنے سچ فرمایا ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچہتا ہے
(تو معلوم ہوتا ہے کہ اوس کو معلوم نہین) پہر کہتا ہے آپنے سچ فرمایا (جیسے اوسکو معلوم ہے) پہر بولا بتلاؤ مجہہ کو ایمان کیا ہے
آپنے فرمایا یقین کرنا اللہ پر (یعنی اوس کی ذات اور صفات پر) اور اوس کے فرشتون پر (کہ وہ اوسکے پاک بندے ہین جیسا
اللہ کا حکم ہوتا ہے بجالاتے ہین اون مین بڑی طاقت خدا نے دی ہے) اور اوسکی کتابون پر (جیسے قرآن شریف توراۃ شریف انجیل
مقدس زبور شریف سوا اس کے اور صحیفے جو اللہ نے اپنے پیغمبرون پر اوتارے وہ سب حق ہین اللہ کیطرف سے ہین اللہ کے کلام ہین)
(اور اوسکے پیغمبرون پر (جیسے حضرت آدم حضرت ابراہیم حضرت موسی حضرت عیسی حضرت محمد علیہم السلام اور سوا ان کے جتنے پیغمبر
اللہ کے دنیا مین گذرے ہین بعضونکا حال ہم کو معلوم ہوا بعضونکا معلوم نہین وہ سب اللہ کے بہیجے ہوئے تہے جو حکم انہون نے
دئے اللہ کیطرف سے دیے اور وہ سب سچے تہے) اور قیامت پر (یعنی عذاب ثواب کے دن پر جسدن اللہ اپنے سب بندونکو دوبارہ
جلاویگا نیکونکو اونکی نیکی کا بدلہ اور برون کو اونکی برائی کا بدلہ دیگا) اور تقدیر پر (کہ برا بہلا سب اللہ کیطرف سے ہے یعنی برے
اور بہلے سب کا خالق اللہ تعالی ہے اوسکو خوب معلوم تہا کہ یہ شخص برا ہوگا یہ اچہا ہوگا کوئی کام بدون اوسکے حکم اور ارادے کے نہین
ہوتا لیکن وہ اچہون سے خوش ہوتا ہے اور برون سے ناخوش اور اوس نے ہم کو اختیار دیا ہے کہ ہم اچہا کام کرین تو ثواب پاوین
برا کرین تو اپنے تئین خراب کرینگے) وہ بولا آپنے سچ فرمایا۔ پہر اوس نے کہا بتلاؤ احسان کیا ہے (یہ وہ درجہ ہے جو اسلام اور ایمان کے
بعد اللہ کے مقرب بندون کو حاصل ہوتا ہے) آپنے فرمایا اللہ کا پوجا کرنا گویا تو اللہ کو دیکہہ رہا ہے اگر یہ درجہ نہ ہو تو خیر اس
طرح کہ اللہ تجہکو دیکہہ رہا ہے پہر وہ بولا مجہے بتلاؤ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا جس سے پوچہتے ہو وہ پوچہنیوالے سے زیادہ نہین
جانتا (یعنی یہہ بات کسی کو معلوم نہین ہے سوا اللہ کے) وہ بولا اچہا اوس کی نشانیان بتلاؤ آپنے فرمایا ایک نشانی یہہ ہے کہ لونڈی
اپنی مالک کو جنے گی **ف** حدیث مین ربتہا ہے جو مونث ہے یعنی لونڈی اپنے مالک کو جنے گی مراد مالک اور مالکہ دونون ہین لیکن
تخصیص مالکہ کی اس لیئے ہے کہ عورتین مردون کے نسبت زیادہ جاہل ہوتی ہین یا جب بیٹی اپنی ماں کی مالک ہوگی تو بیٹا ضرور
ہوگا یا نفس مقدر کرلین جو مونث ہے عربی زبان مین محدثین نے اسکی تفسیر مین کئی باتین لکہی ہین۔ ایک یہ کہ لونڈیون کی
اولاد بہت ہوگی اور اسلام بہت پہیلیگا کافرون کی عورتین لونڈیان بنکر مسلمانون کے پاس رہین گی دوسری یہ کہ لوگ اپنی
ام ولد لونڈیونکو بیچنے لگینگے اور وہ بکتی بکتی کبہی بیٹے کے پاس بہی آجاویگی تیسری یہ کہ اولاد اپنی ماں باپ کی نافرمانی کریگی
گی تو گویا ماں لونڈی ٹہری اور بیٹا بیٹی مالک۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہی تفسیر میرے نزدیک ٹہیک ہے **ت** دوسری یہ

کہ ننگے پاؤں ننگے بدن جو پہرتے ہیں شخص بکریاں چرانیوالے وہ بڑی بڑی محل بناویں گے - حضرت عمرؓ نے کہا میں بہت دن
ٹھہرا رہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا اے عمر تم جانتے ہو وہ پوچھنیوالا کون تہا میں نے کہا اللہ کو اور اوس کے
رسول کو خوب معلوم ہے آپنے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے تم کو دین کے کام سکھلانے آئے تھے

صِفَةُ الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَصْحَابِهٖ
فَيَجِيْءُ الْغَرِيْبُ فَلَا يَدْرِيْ اَيُّهُمْ هُوَ حَتّٰى يَسْاَلَ فَطَلَبْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَ لَهٗ
مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيْبُ اِذَا اَتَاهُ فَبَنَيْنَا لَهٗ دُكَّانًا مِّنْ طِيْنٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَاِنَّا لَجُلُوْسٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسِهٖ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ اَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا وَاَطْيَبُ النَّاسِ رِيْحًا كَاَنَّ ثِيَابَهٗ لَمْ يَمَسَّهَا دَنَسٌ حَتّٰى
سَلَّمَ فِيْ طَرْفِ الْبِسَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ اَدْنُوْ يَا مُحَمَّدُ قَالَ اُدْنُهْ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ
اَدْنُوْ مِرَارًا وَيَقُوْلُ لَهٗ اُدْنُ حَتّٰى وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ مَا
الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ وَتَصُوْمَ
رَمَضَانَ قَالَ اِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ صَدَقْتَ اَنْكَرْنَاهُ قَالَ
يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ قَالَ فَاِذَا
فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اٰمَنْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ مَا
الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ
اَخْبِرْنِيْ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ فَنَكَسَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ اَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ اَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا وَرَفَعَ
رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ لَّهَا عَلَامَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا اِذَا رَاَيْتَ الرِّعَاءَ الْبُهْمَ
يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ وَرَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ وَرَاَيْتَ الْمَرْاَةَ تَلِدُ رَبَّهَا خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا
اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ثُمَّ قَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًى
وَّبَشِيْرًا مَا كُنْتُ بِاَعْلَمَ بِهٖ مِنْ رَّجُلٍ مِّنْكُمْ وَاِنَّهٗ لَجِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِيْ صُوْرَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ

ترجمہ ابو ہریرہؓ اور ابو ذر سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ کے بیچ میں بیٹھتے پہر جو شخص نیا
آتا وہ آپ کو نہ پہچان سکتا جبتک پوچھتا نہیں اس لیے ہم نے آپ سے چاہا کہ بیٹھنے کے لیے ایک جگہہ بنا دی جاوے کہ نیا شخص
آتے ہی آپکو پہچان لیوے پہر ہم نے آپ کے لیے ایک اونچا چبوترہ بنایا مٹی سے آپ اوس پر بیٹھتے ایک روز ہم سب بیٹھے ہوئے
تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی جگہہ بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا جس کا منہ سب لوگوں سے اچھا تھا اور جس کے
بدن کی خوشبو سب سے بہتر تھی اور کپڑوں میں اوس کے ذرا بھی میل نہ تھا اوس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور کہا السلام
علیک یا محمد آپنے اوس کے سلام کا جواب دیا وہ بولا میں نزدیک آؤں اے محمد آپنے فرمایا آ پہر وہ کئی بار برابر کہتا رہا میں نزدیک

آوین آپ فرماتے تھے یہانتک کہ اوس نے اپنی ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنون پر رکھدیے اور کہا ای محمد

مجھکو بتلاؤ اسلام کسی کہتی ہین آپ نے فرمایا اسلام یہہ ہے کہ تو پوجا کرے اللہ کا اور نہ شریک کرے اللہ کے ساتھ کسی کو اور نماز پڑہی

اور زکوۃ دیوے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اور روزے رکھے رمضان کے اوس نے کہا جب مین یہ باتین کرون تو مسلمان ہو جاؤنگا

آپ نے فرمایا ہان وہ بولا آپنے سچ فرمایا جب ہم نے یہ سنا کہ وہ کہتا ہے آپ نے سچ فرمایا تو ہم کو برا معلوم ہوا (اس لیے

کہ جان بوجھ کر کیون پوچھتا ہے) پھر کہنے لگا ای محمد بتلاؤ مجھکو ایمان کیا ہے آپنے فرمایا یقین کرنا اللہ پر اور اوس کے

فرشتون پر اور کتابون پر اور پیغمبرون پر اور یقین کرنا تقدیر پر وہ بولا جب مین ایسا کرون تو مومن ہو جاؤنگا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان وہ بولا آپنے سچ فرمایا پھر کہنے لگا ای محمد مجھ کو بتلاؤ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ کو

تو اسطرح سے پوجے جیسے اوسے دیکھ رہا ہے اگر اسطرح سے نہ ہو تو اسطرح سے ہو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے وہ بولا آپ نے سچ فرمایا

پھر کہنے لگا ای محمد مجھکو بتلاؤ قیامت کب ہوگی یہہ سنکر آپنے سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیا اوس نے پھر پوچھا آپ نے

کچھ جواب نہ دیا پھر پوچھا آپنے کچھ جواب نہ دیا اور سر اوٹھایا پھر فرمایا جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنیوالے سے زیادہ نہین جانتا

البتہ قیامت کی نشانیان ہین جب تو مجہول جانور چرانے والونکو دیکھے بڑی بڑی عمارتین بناتے ہین اور ننگے پاؤن اور

ننگے بدن جو لوگ پھرتے ہین ان کو زمین کا بادشاہ دیکھے اور عورت کو دیکھے وہ اپنے مالک کو جنتی ہے تو سمجھ لے کہ قیامت

نزدیک ہے) پانچ چیزین ہین جنکو کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے پھر یہ آیت پڑہی ان اللہ عندہ علم الساعۃ سے ان اللہ علیم

خبیر تک پھر آپنے فرمایا نہین قسم اوس کی جس نے محمد کو سچا بنا کر بھیجا راہ دکھلانے والا اور خوشخبری دینے والا مین اس شخص

کو تم سے زیادہ نہین پہچانتا تھا اور بیشک یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو دحیہ کلبی کے صورت مین اترے تھے **ف** دحیہ کلبی ایک

صحابی تھے خوبصورت حضرت جبرئیل اونہی کے صورت بنکر اوترتے لیکن حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ فقرہ وہم ہے راوی کا

اسلیے کہ اگر دحیہ کلبی کے صورت ہوتی تو حضرت عمرؓ کیسے کہتے ہم مین سے کوئی اوس کو نہین پہچانتا تھا **تاویل** قول

اللہ عز وجل قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا اس آیت کی تفسیر **ف** اس آیت سے معلوم

ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہے اور ایک دوسری آیت ہے فاخرجنا من کان فیہا من المومنین فما وجدنا فیہا غیر بیت

من المسلمین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی ہے مگر ٹھیک یہ ہے کہ اسلام عام ہے اور ایمان خاص جو مومن ہے وہ ضرور

مسلم ہے اور جو مسلم ہے اوسکو مومن ہونا ضرور نہین اسلام کے معنی تابعدار ہو جانا اور ایمان کے معنی تابعداری کی ساتھ دل سے یقین

کرنا بعضی لوگ زور و زبردستی سے بھی مسلمان بنجاتی ہین اون کو مسلم کہین گے مومن نہ کہین گے **عن** سعد بن ابی وقاص قال

اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجالا ولم یعط رجلا منہم شیئا قال سعد یا رسول اللہ اعطیت فلانا

وفلانا ولم تعط فلانا شیئا وھو مومن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او مسلم حتی اعادھا سعد ثلثا

والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول او مسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعطی رجالا وادع من ھو

أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يُكَبُّوا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگون کو دیدیا اور بعضونکو نہ دیا سعد نے کہا یا رسول اللہ آپنے فلانے کو دیا اور فلانے کو دیا اور فلانے شخص کو نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہی آپنے فرمایا کیا وہ مسلم ہے سعد نے تین بار یہی کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار فرماتے تھے کیا وہ مسلم ہے پھر آپنے فرمایا مین بعض لوگون کو دیتا ہون اور بعضونکو نہین دیتا حالانکہ جنکو مین نہین دیتا اونسے مجھکو زیادہ محبت ہی مگر مین جنکو دیتا ہون تو اس ڈر سے دیتا ہون کہین وہ جہنم مین اوندہے نہ گرا دیے جاوین ف بعضے لوگ نومسلم تھے ڈر سے یا دباؤ یا مال کے طمع سے مسلمان ہوگئے تھی ابھی اونکے دلون مین ایمان خوب رچا نہ تھا۔ اس لیے آپنے اون کو مال دینا مقدم سمجھا کہ اگر نہ دین تو وہ شاید پھر کافر ہو جاوین اور جو لوگ پکے ایماندار تھے اونکو پہلے دینا ضرور نہ سمجھا۔ اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ مومن اور مسلم مین فرق ہے عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ قَسْمًا فَأَعْطَى نَاسًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنَعْتَ فُلَانًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ لَا تَقُلْ مُؤْمِنٌ وَقُلْ مُسْلِمٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ترجمہ سعد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو بعضونکو دیا اور بعضونکو نہ دیا مین نے کہا یا رسول اللہ آپنے فلان فلان لوگونکو دیا اور فلانے کو نہ دیا وہ بھی تو مومن ہے آپ نے فرمایا مومن نکہو مسلمان کہو ابن شہاب نے اس آیت کو پڑھا قالت الاعراب آمنا یعنی کہا گنوارون نے ایمان لائے ہم کہو تم ایمان نہین لائے ہو بلکہ اسلام لائے عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ ترجمہ بشر بن سحیم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم دیا ایام تشریق (۱۱ ذیحجہ سے تیرہوین تک) مین پکارنے کا کہ جنت مین نہ جاویگا مگر مومن اور یہ دن کہانے اور پینے کے ہین

صِفَةُ الْمُؤْمِنِ مومن کی صفات کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہین اور مومن وہ ہی جس سے لوگ اطمینان رکھین اپنے جان اور مال کا

صِفَةُ الْمُسْلِمِ مسلمان کی صفت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہین (یعنی زبان سے کسی کو برا نکہے اور ہاتھ سے کسیکو ایذا نہ دیوے) اور مہاجر وہ ہی جو اسکی منع کی ہوئی باتین چھوڑ دیوے ف ہجرت کے معنے چھوڑ دینا اور مہاجر اوسی سے نکلا ہی یعنی وہ شخص جو اپنے وطن کو اللہ کی رضامندی کے لیے چھوڑ دیوے۔ مثلاً کفر کے ملک سے نکلکر اسلام کے ملک مین چلا آوے اس حدیث کا

مطلب یہ ہے کہ صرف اون چھوٹے گناہوں سے بچنا جو نہیں ہو سکتا جب تک کبیرہ گناہوں کو نہ چھوڑے **عن** انس بن مالک قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلكم المسلم ترجمہ انس سے روایت ہے
رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری سی نماز پڑہے اور ہمارے قبلہ کیطرف منہ کرے نماز میں اور ہمارا کاٹا
ہوا جانور کہا لیوے وہ مسلمان ہے **حسن اسلام** جب کوئی شخص اچھی طرح مسلمان ہو **عن** ابی سعید
الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اسلم العبد فحسن اسلامه كتب الله له كل حسنة
كان ازلفها ومحيت عنه كل سيئة كان ازلفها ثم كان بعد ذلك القصاص الحسنة بعشر امثالها الى سبع مائة
ضعف والسيئة بمثلها الا ان يتجاوز الله عز وجل عنها ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول الله صلی الله
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ اچھی طرح مسلمان ہوتا ہے تو الله اوسکی ہر نیکی کو لکھہ لیتا ہے جو اوس نے کی تہی (اسلام سے
پہلے) اور ہر برائی اوسکی میٹ دیتا ہے جو اوس نے کی تہی پہر اسلام کے بعد سے نیا حساب یوں ہوتا ہے کہ ہر نیکی کے بدلے دس نیکیاں
سات سو نیکیوں تک لکھی جاتی ہیں اور ہر برائی کے بدلے ایک برائی لکھی جاتی ہے مگر جب الله اوس کو معاف کر دیوے تو وہ
برائی بہی نہیں لکھی جاتی **ای الاسلام افضل** بہتر اسلام کیا ہے **عن** ابی موسى قال قلت يا رسول الله اى الاسلام
افضل قال من سلم المسلمون من لسانه ويده ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول الله کون سا اسلام افضل
ہے آپ نے فرمایا جس میں اور مسلمان بچیں اوس کی زبان اور ہاتھ سے **ای الاسلام خير** اچھا اسلام کیا ہے **عن**
عبد الله بن عمرو ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم اى الاسلام خير قال تطعم الطعام وتقرا
السلام على من عرفت ومن لم تعرف ترجمہ عبد الله بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے رسول الله صلی الله علیہ
وسلم سے پوچھا کونسا اسلام اچھا ہے آپ نے فرمایا کہانا کہلانا (محتاجوں کو اور دوستوں کو) اور سلام کرنا ہر شخص کو خواہ اوس
سے پہچانت ہو یا نہ ہو **على كم بني الاسلام** اسلام کے تہم کیا ہیں **عن** ابن عمر ان رجلا قال له الا تغزو
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بني الاسلام على خمس شهادة ان لا اله الا الله و
اقام الصلوة وايتاء الزكوة والحج وصيام رمضان ترجمہ عبد الله بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے اون
سے کہا تم جہاد نہیں کرتے اونہوں نے کہا میں نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے اسلام کے پانچ تہم ہیں
جن پر اسلام ٹہرا ہوا ہے (پہلی گواہی دینا اس بات کی کوئی عبادت کے لائق نہیں سوا الله کے۔ دوسری نماز پڑہنا۔
تیسری زکوة دینا چوتہی حج کرنا پانچویں روزے رکہنا رمضان کے **البيعة على الاسلام** اسلام کے اوپر بیعت کرنا
عن عبادة بن الصامت قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم في مجلس فقال تبايعوني على ان لا تشركوا
بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا - قرا عليهم الاية فمن وفى منكم فاجره على الله ومن اصاب من ذلك
شيئا فستره الله عز وجل عليه فهو الى الله ان شاء عذبه وان شاء غفر له ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک مجلس مین آپنے فرمایا بیعت کرتی ہو مجہسے اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو
شریک نکرو نہ چوری کرو نہ زنا کرو پھر یہ آیت پڑہی جو شخص تم مین سے پورا کریگا اپنے اقرار کو (یعنی یہ کام نہ کرے) تو اسکا
ثواب اللہ کے پاس ملیگا اور جس سے ایسا کوئی کام ہوجاوے پھر اللہ دنیا مین اوسکو چھپا دیوے تو آخرت مین وہ اللہ کے
مرضی پر ہی چاہے اوسکو عذاب دیوے اور چاہے بخشدیوے **عَلٰی** مَا يُقَاتَلُ النَّاسُ کس بات پر لوگون سے لڑنا چاہیے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلُوْا
قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلٰوتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ
وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا
یہانتک کہ گواہی دین اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور حضرت محمد رسول اللہ اوسکے بھیجے ہوئے ہین جب وہ یہ
گواہی دین اور ہماری قبلے کیطرف منہ کرین (نماز مین) اور ہمارا کاٹا ہوا جانور کہاوین اور ہماری جیسی نماز پڑہین تو اون کی
جان اور مال ہم پر حرام ہوگئی مگر کسی حق کے بدلے (یعنی وہ کسی کی جان لین یا مال لین تو اون کی بھی جان اور مال لین)
اور جو مسلمانون کا حق ہے وہ اونکا بھی ہے اور جو مسلمانون پر حق ہے وہ اون پر بھی ہے **ف** یعنی نفع اور نقصان سب
مین وہ مسلمانون کے شریک ہونگے **ذِكْرُ** شُعَبِ الْاِيْمَانِ ایمان کی شاخونکا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر کئی شاخین ہین اور حیا شرم بھی ایک شاخ ہے **ف**
کیونکہ حیا اور شرم بھی انسان کو برے کام کرنے سے روکتی ہے جتنے حکیم ہین سب حیا کی تعریف کرتے ہین کہ وہ ایک عمدہ صفت ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَوْضَعُهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ستر کئی شاخین ہین سب سے افضل شاخ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم راہ سے تکلیف
دینی والی چیز (جیسے کانٹا پتھر نجاست) کو ہٹانا ہے اور شرم بھی ایمان کی ایک شاخ ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
شرم ایمان کی ایک شاخ ہے **تَفَاضُلُ** اَهْلِ الْاِيْمَانِ ایمان والونکا ایک دوسری پر بڑہنا **عَنْ** رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِهٖ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار نے ایمان بھر لیا ہے ہڈیون تک (یعنی ہر رگ و پے مین اون
کی ایمان سما گیا ہے) **عَنْ** طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

رَاٰی مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ ترجمہ
ابو سعید سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے کوئی بری بات دیکھے اسکو
اپنے ہاتھ سے دور کرے اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے برا کہے اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ سب سے کم ایمان ہے
ف لیکن اگر دل سے بھی نفرت نہ کرے تو سمجھ لیوے کہ ذرا بھی ایمان اسکے دل میں باقی نہیں ہا **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ**
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مُنْکَرًا فَغَیَّرَہٗ بِیَدِہٖ فَقَدْ بَرِیَٔ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ
اَنْ یُّغَیِّرَہٗ بِیَدِہٖ فَغَیَّرَہٗ بِلِسَانِہٖ فَقَدْ بَرِیَٔ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّغَیِّرَہٗ بِلِسَانِہٖ فَغَیَّرَہٗ بِقَلْبِہٖ فَقَدْ بَرِیَٔ وَذٰلِکَ
اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم
میں سے بری بات دیکھے اسکو اپنے ہاتھ سے دور کرے تو وہ بری ہوا اور جو اتنی طاقت نہ رکھے اور زبان سے اسکو دور کرے وہ بھی
بری ہوا اور جو شخص اتنی طاقت نہ رکھے وہ دل سے برا جانے وہ بھی بری ہوا اور یہ کم درجہ ہے ایمان کا **زِیَادَۃُ الْاِیْمَانِ**
ایمان کا گھٹنا بڑھنا **ف** ایمان کہتے ہیں دل سے یقین کرنیکو اور زبان سے اقرار کرنیکو اور ہاتھ پاؤں سے عمل کرنیکو اور یہی
مذہب ہے اہل سنت کا اسوجہ سے ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے اور مرجئہ کا قول یہ ہے کہ ایمان عبارت ہے صرف زبان کی اقرار سے
اور اعمال ایمان میں داخل نہیں ہے۔ اسوجہ سے انکے نزدیک ایمان میں کمی اور زیادتی نہیں ہوتی۔ اور بعض لوگوں نے ایمان
کے معنی صرف دل سے یقین کرنا کہا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یقین میں کمی بیشی نہیں ہوتی حالانکہ اگر غور سے دیکھیے تو یقین ایک صفت
نفسانی ہے جیسے خوشی اور رنج اور غصہ وغیرہ اور تمام صفات نفسانی میں کمی اور بیشی ہوتی ہے پھر یقین میں کیونکر نہ ہوگی بہت
آیتیں اور حدیثیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے اور یہی مذہب ہے ائمہ اہل سنت کا جیسے سفیان ثوری اور
مالک بن انس اور اوزاعی وغیرہم کا **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَۃُ اَحَدِکُمْ
فِی الْحَقِّ یَکُوْنُ لَہٗ فِی الدُّنْیَا بِاَشَدَّ مُجَادَلَۃً مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِرَبِّہِمْ فِیْ اِخْوَانِہِمُ الَّذِیْنَ اُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا اِخْوَانُنَا کَانُوْا یُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَیَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَیَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَاَدْخَلْتَہُمُ النَّارَ قَالَ فَیَقُوْلُ اذْہَبُوْا
فَاَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِّنْہُمْ قَالَ فَیَاْتُوْنَہُمْ فَیَعْرِفُوْنَہُمْ بِصُوَرِہِمْ فَمِنْہُمْ مَّنْ اَخَذَتْہُ النَّارُ اِلٰی اَنْصَافِ سَاقَیْہِ
وَمِنْہُمْ مَّنْ اَخَذَتْہُ اِلٰی کَعْبَیْہِ فَیُخْرِجُوْنَہُمْ فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا قَدْ اَخْرَجْنَا مَنْ اَمَرْتَنَا قَالَ وَیَقُوْلُ اَخْرِجُوْا مَنْ
کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ دِیْنَارٍ مِّنَ الْاِیْمَانِ ثُمَّ قَالَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ وَزْنُ نِصْفِ دِیْنَارٍ حَتّٰی یَقُوْلَ مَنْ کَانَ فِیْ
قَلْبِہٖ وَزْنُ ذَرَّۃٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَمَنْ لَّمْ یُصَدِّقْ فَلْیَقْرَاْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ اِلٰی عَظِیْمًا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کا
جھگڑا دنیا میں کسی حق کے لیے اس سے زیادہ نہیں ہے جو مسلمان جھگڑا کریں گے اپنے پروردگار سے اون بھائیوں کے لیے جو جہنم میں
گئے ہوں گے مسلمان کہینگے اے پروردگار ہمارے تو نے ہمارے ان بھائیوں کو جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور

حج کرتے تھے آگ مین ڈالدے یا پروردگار فرماویگا اچھا جاؤ اور جنکو تم پہچانتے ہو نکالو وہ جہنم مین اون کے پاس آوینگے اور اون کی صورتین دیکھکر اونکو پہچان لین گے اون مین سے بعضونکو آگ نے پکڑا ہوگا پنڈلیون کے نصف تک اور بعضونکو ٹخنون تک پھر وہ اون کو نکالین گے اور کہین گے اے پروردگار ہمارے جنکو نکالنے کا تو نے ہم کو حکم کیا اون کو ہم نے نکالا پھر پروردگار فرماویگا اونکو بھی نکالو جنکے دل مین ایک دینار برابر ایمان ہو پھر فرماویگا اون کو بھی نکالو جنکے دل مین آدھے دینار برابر ایمان ہو یہان تک کہ فرماویگا اوسکو بھی نکالو جسکے دل مین ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہو ابو سعید نے کہا اب جسکو یقین نہو وہ آیت پڑھے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ اخیر تک جسکے معنی یہ ہین کہ اللہ شرک کو نہین بخشیگا اور اس سے کم گناہون کو جسکے چاہیگا بخشدیگا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیہم قمص فمنہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار مین سوتا تھا کہ مین نے لوگون کو دیکھا مجھ پر پیش کیے جاتے ہین اور وہ سب کرتے پہنے ہین کسی کا کرتہ چھاتی تک ہے کسی کا اس سے نیچا ہے اور مین نے عمر کو دیکھا کہ وہ اپنی کرتے کو سمیٹ رہے ہین (اسقدر نیچا ہے) لوگون نے کہا یا رسول اللہ اوسکی تعبیر کیا آپ نے فرمایا دین (یعنی عمر کا دین) اور ایمان سب سے قوی ہے اس مین کسی عاقل کو شک نہ ہوگا بشرطیکہ تعصب نہ رکھے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کیوجہ سے اسلام کو بیحد قوت اور شوکت حاصل ہوئی جو کسی خلیفہ سے نہین ہوئی

عن طارق بن شہاب قال جاء رجل من الیہود الی عمر بن الخطاب فقال یا امیر المومنین ایۃ فی کتابکم تقرؤنہا لو علینا معشر الیہود نزلت لاتخذنا ذلک الیوم عیدا قال ای ایۃ قال الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال عمر انی لاعلم المکان الذی نزلت فیہ والیوم الذی نزلت فیہ نزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عرفات فی یوم الجمعۃ

ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک شخص یہودیون مین سے حضرت امیر المومنین عمرؓ کے پاس آیا اور بولا کہ ایک آیت تمہاری قرآن مین جسکو تم پڑھتے ہو اگر ہم یہودیون پر وہ آیت اوترتی تو جس روز اوتری ہم اوس دن کو عید کر لیتے حضرت عمر نے کہا کون سی آیت وہ بولا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یعنی آج کے دن پورا کیا مین نے دین تمہارا اور پورا کر دیا اپنی نعمت کو تم پر اور پسند کیا مین نے تمہارے لیے اسلام کو دین کو۔ حضرت عمر نے کہا مین جانتا ہون اوس مقام کو جہان یہ آیت اوتری ہے اور جس دن اوتری ہے یہ آیت اوتری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات مین جمعہ کے روز ف اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اور ایمان مین کمی اور بیشی ہوتی ہے ورنہ پورا کرنے کو کیا معنی ہون گے۔ حضرت عمر نے یہودی کو تبلایا کہ ہماری قوم مین بھی وہ دن عید کا ہے اور وہ دن نوین ذی الحج کی عرفات پر اجتماع ہوتا ہے

علامۃ الایمان

ایمان کی نشانی کیا ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اوسکو میری محبت اپنی اولاد اور ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ نہو عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن (ایماندار) نہیں ہوتا جبتک وہ مجھکو اپنی گھر اور جائداد اور لوگوں سے زیادہ نہ چاہے ف یعنی دین کے کام میں کسی کی پرواہ نہ کرے اپنی دین بڑھانے کیلئے یا اپنی دین اور مذہب کو قوت دینے کیلئے کیسا ہی نقصان ہو گو اسکی جان جاوے مال جاوے گھر بار لٹ جاوے حاکم ناراض ہو جاوے پر خدا اور رسول کی خلاف نہ کرے اوس وقت اوسکو سچا مومن کہیں گے ورنہ نام کا مسلمان ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی تم میں سے ایماندار نہیں ہوتا جبتک وہ مجھکو اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ نہ چاہے عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اپنے بھائی (یعنی دوسرے مسلمان) کیلئے وہ نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے ویسی ہی، اور بھائی مسلمانوں کی بھی بھلائی چاہے اس سے زیادہ قومی ہمدردی کیلئے اور کوئی کیا کہے گا عَنْ

أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اپنے لیے جتنی بھلائی چاہتا ہے اوتنا ہی اپنے بھائی مسلمان کیلئے چاہے عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

ترجمہ [illegible] روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے بیان فرمایا تھا کہ تیری محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور تجھ سے دشمنی نہیں رکھیگا مگر منافق (جو ظاہر میں مسلمان ہو پر دل میں ایمان کا نشان نہ ہو) ممکن نہیں کہ کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھے اور جن لوگوں سے آپ محبت رکھتے تھے اون سے دشمنی رکھے عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ وَبُغْضُ الْأَنْصَارِ آيَةُ النِّفَاقِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار (یعنی وہ لوگ جو مدینہ کے رہنے والے تھے اور جنہوں نے آپ کی مدد کی جب آپ مکہ کو چھوڑ کر مدینے میں آ رہے تھے) سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور اون سے دشمنی رکھنا نفاق کی نشانی ہے

عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ منافق کی نشانی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْأَرْبَعِ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جس شخص میں چارون ہونگی
وہ تو منافق ہے (ہرگز مومن نہین) اور اگر ایک خصلت ہوگی تو وہ ایک خصلت نفاق کی ہے جبتک اوسکو چھوڑ نہ دیوے
(مومن کامل نہوگا) جب بات کہی تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اقرار کرے تو توڑ ڈالے اور جب
کسی سے لڑے تو گالیان بکنے لگے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ النِّفَاقِ اِذَا حَدَّثَ
كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق
کی تین نشانیان ہین۔ ایک تو جب بات کرے جھوٹ۔ دوسری جب وعدہ کرے خلاف تیسری جب اوس کے پاس کوئی امانت
رکھے تو اوس مین خیانت کرے عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يُحِبَّنِي
اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي اِلَّا مُنَافِقٌ ترجمہ حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا کہ جو کوئی
مومن ہوگا وہ تیری محبت رکھیگا اور جو کوئی تجھسے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ ثَلٰثٌ
مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ فَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ وَاحِدَةٌ
مِنْهُنَّ لَمْ تَزَلْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَتْرُكَهَا ترجمہ ابو وائل سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نے
کہا تین باتین جسمین ہون گے وہ تو منافق ہے جب بات بولی تو جھوٹ جب امانت اوس کے پاس ہو تو خیانت کرے جب وعدہ
کرے تو خلاف اور جسمین ان مین سے ایک خصلت ہوگی تو وہ نفاق کی ایک خصلت اوس مین ہیگی یہان تک اوسکو
چھوڑدے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے
مہینے مین راتون کو کھڑا ہو (تراویح مین) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے تو اوس کے اگلے گناہ سب بخشدیے جاوین عَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ** شب قدر مین عبادت کرنا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص رمضان مین کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوین گے اور جو شخص شب قدر مین کھڑا ہو
ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **الزَّكٰوةُ** زکوۃ کا ایمان مین داخل ہونا عَنْ
طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ
صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ

صَلَوٰاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ

مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے ایک شخص رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا نجد والون مین سے بال بکھرے ہوئے آواز مین اوس کے گنگناہٹ سنی جاتی تھی لیکن بات سمجھ

مین نہ آتی تھی وہ نزدیک آیا تب معلوم ہوا کہ اسلام کو پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازین مین رات

اور دن مین وہ بولا اس کے سوا اور کچھ مجھپر ہے آپ نے فرمایا نہین مگر تو نفل پڑھنا چاہے پھر آپ نے رمضان کے روزے

اوسکو بتلائے وہ بولا اس کے سوا اور کوئی روزہ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے زکوٰۃ

کو بیان کیا وہ بولا اس کے سوا اور کچھ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر یہ کہ تو سد دینا چاہے نفل پھر وہ شخص پیٹھ موڑکر چلا اور کہتا

تھا اِس مین سے زیادہ کرون گا نہ کم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ بولتا ہے تو اوس نے نجات پائی (رضا ب)

اَلْجِهَادُ جہاد کافرون سے لڑنا دین کے لیے بھی ایمان مین داخل ہے عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَخْرُجُ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْإِيمَانُ بِي

وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِي أَنَّهُ ضَامِنٌ حَتّٰى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِأَيِّهِمَا

كَانَ إِمَّا بِقَتْلٍ وَإِمَّا وَفَاةٍ أَوْ أَنْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ

الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ يَنَالُ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ ضامن ہے اوس شخص کے لیے جو اوس کی

راہ مین نکلے مگر نکلے ایمان کے خیال سے اور خدا کی راہ مین کوشش کرنے

کے لیے (نہ مال وزر کے طمع سے) اسبات کا کہ اللہ اوس کو جنت مین

لیجاوے گا جسطرح سے ہو خواہ وہ مارا جاوے یا مرجاوے اپنی موت سے یا پھیر

لاوے گا اپنے وطن کو جہان سے نکلا تھا ثواب اور مال غنیمت کا لیکر عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِي وَإِيمَانٌ

بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي فَهُوَ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ

مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اس شخص کا

اوس کو راہ مین نکلے مگر نکلے اسد کی راہ مین کوشش کرنے کے لیے اور اوسپر یقین رکہکر اور اوس کے پیغمبر پر یقین رکہکر اسد اوس کو
جنت مین لیجاویگا یا اوسکو ملک کو لوٹا لاویگا ثواب اور غنیمت دیکر **۲۱۶ ادآء الخمس** غنیمت کے مال مین سے پانچوان حصہ خدا کے
لیے دینا **عن** ابن عباس قال قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ھذا الحی
من ربیعۃ ولسنا نصل الیک الا فی الشہر الحرام فمرنا بشیء ناخذہ عنک وندعو الیہ من وراءنا فقال
آمرکم باربع وانھاکم عن اربع الایمان باللہ ثم فسرھا لھم شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول
اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تودوا الی الخمس ما غنمتم وانھاکم عن الدباء والحنتم
والنقیر والمزفت **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے عبد القیس کے لوگ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا
کہ ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے اور ہم آپ تک نہین آسکتے مگر حرام مہینے مین (یعنی رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم مین اس لیے کہ بیچ
مین مضر قبیلے کے کفار تہے جو راہ مین لوٹتے اور ستاتے مگر ان حرام مہینون مین لوٹ پوٹ موقوف کرتے) تو آپ ہم کو حکم دیجیے
کسی بات کا جسپر ہم عمل کرین اور جو لوگ ہمارے پیچہے ہین اونکو بہی سناوین آپنے فرمایا مین تم کو حکم دیتا ہون چار باتونکا - اور
منع کرتا ہون چار باتون سے جن چار باتونکا حکم دیتا ہون وہ یہ ہین ایمان لانا اسد پر پہر اوس کے تفسیر بیان کی - ایک تو گواہی
دینا اسبات کی کوئی سچا معبود نہین سوا اسد کے اور مین اسد کا بہیجا ہون دوسرے نماز پڑہنا تیسرے زکوۃ دینا چوتہے جو
تم غنیمت کماو اوس مین سے پانچوان حصہ مجہے دو اور منع کرتا ہون مین تم کو کدو کے تونبی اور لاکہی برتنون اور رال لگے ہوئے برتنون
سے جسکو مقیر او مزفت کہتے ہین **ف** اور بعضے روایتون مین نقیر ہے وہ بہی ایک برتن ہے درخت کی جڑ کا ان باسنون کے استعمال
سے منع کیا اس لیے کہ لوگ ان مین شراب کہا کرتے تہے تو اون مین نبیذ بنانے سے بہی منع کیا اب اختلاف ہے کہ یہ ممانعت باقی ہے
یا منسوخ ہوگئی جمہور علما کہتے ہین کہ یہ ممانعت اوائل اسلام مین آپنے احتیاطا کی تہی پہر جاتی رہی **شہود الجنائز** جنازے
مین حاضر ہونا بہی ایمان مین داخل ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تبع جنازۃ مسلم
ایمانا واحتسابا فصلی علیہ ثم انتظر حتی یوضع فی قبرہ کان لہ قیراطان احدھما مثل جبل احد ومن صلی
علیہ ثم رجع کان لہ قیراط **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازے
کے پیچہے جاوے ایمان کے ساتہ ثواب کے لیے پہر اوسپر نماز پڑہے بعد اوس کے ٹہرا رہے یہانتک کہ وہ قبر مین رکہا جاوے اوسکو دو قیراط
ثواب کے ملینگے ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو شخص نماز پڑہ کر لوٹ آوے اوس کو ایک قیراط ثواب کا ملیگا **الحیاء**
شرم کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی رجل یعظ اخاہ فی الحیاء فقال دعہ فان
الحیاء من الایمان **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم ایک شخص پر گزرے جو اپنے بہائی کو
نصیحت کر رہا تہا حیا کے باب مین (یعنی حیا سے منع کرتا تہا) آپنے فرمایا جانے دے حیا تو ایمان مین داخل ہے **الدین**
یسر دین آسان ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا الدین یسر ولن

يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَيَسِّرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین آسان ہے اور جو کوئی دین میں سختی کریگا تو دین اوسپر غالب ہوگا (یعنی دین اوسکو تھکا دیگا اور عاجز کر دیگا) تو ٹھیک راہ پر چلو یا اگر ٹھیک راہ نہ ہوسکے تو اوس سے قریب ہو اور لوگون کو خوش رکھو اور اونکو آسانی دو اور مدد چاہو صبح اور شام اور کچھ رات میں چلنے سے **ف** یعنی جیسے مسافر اگر سارے دن اور ساری رات چلے تو تھک کر ماندہ ہو جاویگا اسی طرح جو کوئی رات دن عبادت کرے وہ بھی تھک جاویگا بلکہ احتمال ہے کہ دل میں نفرت پیدا ہو اور عبادت بالکل چھوٹ جاوے اس واسطے صبح اور شام اور رات کو عبادت کر لیا کرو مقصود نماز ہے فجر کی صبح سے اور شام سے ظہر اور عصر کی اور رات سے مغرب اور عشا کی یہ پانچ نمازیں ہمیشہ پڑھنا بہتر ہیں اس سے کہ چند روز تک سارے دن رات عبادت کرے پھر بالکل چھوڑ دیوے

اَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اللہ کو کیسا دین پسند ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے وہان ایک عورت تھی آپ نے فرمایا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا یہ فلانی عورت ہے جو رات کو سوتی نہیں بیان کرنے لگیں اوسکی عبادت کا حال آپ نے فرمایا بس مت کرو اوتنا کام کرو جتنی تم کو طاقت ہے قسم اللہ کی اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکیگا۔ بلکہ تم عمل کرتے کرتے تھک جاؤگے اور آپکو وہ دین بہت پسند تھا جو ہمیشہ کیا جاوے (یعنی وہ عبادت جو اعتدال سے ہو اور ہمیشہ نبھ جاوے نہ کہ ایک بار کرنا پھر چھوڑ دینا اس سے کیا فائدہ ہے

اَلْفِرَارُ بِالدِّينِ مِنَ الْفِتَنِ دین بچانے کے لیے فتنون سے بھاگنا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے وہ زمانہ جب بہتر مال مسلمان کا بکریاں ہونگی جنکو لیکر وہ پہاڑون کی چوٹیون میں چلا جاویگا اور پانی پڑنے کی جگہ میں ہوگا اپنے دین کو لیکر بھاگیگا فتنون سے **ف** یعنی شہرون اور بستیون میں ایسی گمراہی پھیلے گی کہ دین کا بچانا دشوار ہو جاویگا آخر جو دیندار ہوگا وہ جنگل میں جاکر رہیگا

مَثَلُ الْمُنَافِقِ منافق کی مثال عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ فِي هٰذِهِ مَرَّةً وَفِي هٰذِهِ مَرَّةً لَا تَدْرِي أَيَّهَا تَتْبَعُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری دو گلون کے بیچ میں تکا دی ہے کبھی اس گلے میں جاتی ہے کبھی دوسرے گلے میں وہ نہیں جانتی کسکو ساتھ ہو **ف** یہی حال منافق کا ہے کبھی مسلمانون میں ملتا ہے کبھی کافرون میں ایک طرف اوسکو قرار نہیں

مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنْ مُؤْمِنٍ وَمُنَافِقٍ مومن و منافق کی مثال جو قرآن پڑھتے ہون عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجۃ طعمھا طیب وریحھا طیب و
مثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن کمثل التمرۃ طعمھا طیب ولا ریح لھا ومثل المنافق الذی یقرأ
القرآن کمثل الریحانۃ ریحھا طیب وطعمھا مر ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلۃ
طعمھا مر ولا ریح لھا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ابو موسی اشعری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مثال اوس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ایسی ہے جیسی ترنج اوسکا مزہ بھی بہتر ہے اور خوشبو بھی بہتر ہے اور مثال اوس
مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا ایسی ہے جیسے کھجور اوسکا مزہ عمدہ ہے لیکن اوس مین خوشبو نہیں اور مثال منافق
کی جو قرآن پڑھتا ہے جیسے دونا مروا اوسکی خوشبو عمدہ ہے لیکن مزہ کڑوا ہے اور مثال اوس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا
جیسی اندراین کا پھل مزہ بھی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہیں **ف** یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک
باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا دوسری ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہے اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی
یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہین اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اوسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر
ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہے مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو
منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن **علامۃ المؤمن** مومن کی نشانی **عن** انس بن مالک
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ **ترجمہ** انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے مومن نہین ہوتا جبتک اپنے بھائی کے لیے وہ بات
چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے

آخر کتاب الایمان

تمام ہوئی کتاب ایمان کی

کتاب الزینۃ

کتاب آرایش کے بیان مین **من السنن الفطرۃ** پیدایشی سنتین **عن** عائشۃ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال عشرۃ من الفطرۃ قص الشارب وقص الاظفار وغسل البراجم واعفاء اللحیۃ
والسواک والاستنشاق ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء قال مصعب بن شیبۃ ونسیت
العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دس باتین پیدایشی سنت مین (یعنی ہمیشہ سے چلی آتی ہین سب پیغمبرون نے اسکا حکم کیا) مونچھین کترانا۔ ناخون اتارنا
پورون اور جوڑون کا دھونا) اس لیے کہ اکثر وہان میل جمتا ہے) داڑھی کا چھوڑ دینا مسواک کرنا ناک مین پانی دینا بغل کے بال اکھاڑنا
زیر ناف کے بال مونڈنا۔ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔ مصعب بن شیبہ نے کہا مین دسوین بات بھول گیا شاید کلی
کرنا ہوگا **عن** سلیمان التیمی قال سمعت طلقا یذکر عشرۃ من الفطرۃ السواک وقص الشارب وتقلیم
الاظفار وغسل البراجم وحلق العانۃ والاستنشاق وانا شککت فی المضمضۃ **ترجمہ** سلیمان تیمی سے
روایت ہے طلق دس باتین بیان کرتے تھے قدیمی سنتین مسواک کرنا۔ مونچھین کترانا۔ ناخون اتارنا۔ جوڑونکا دھونا۔

زیرناف کے بال مونڈنا ناک میں پانی ڈالنا اور مجبی ڈنک سے کرکلی کرنا ہی کہا **عَنْ** اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِیْبٍ قَالَ
عَشْرَةٌ مِّنَ السُّنَّةِ السِّوَاکُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَتَوْفِیْرُ اللِّحْیَةِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَ
نَتْفُ الْاِبِطِ وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَغَسْلُ الدُّبُرِ **ترجمہ** ابوبشر سے روایت ہے جسکا نام جعفر بن ایاس ہے انہون
نے سنا طلق بن حبیب سے وہ کہتے تہے دس باتیں سنت ہیں۔ مسواک کرنا اور مونچھیں کترانا اور کلی کرنا اور ناک میں
پانی ڈالنا اور داڑہی بھرکر چھوڑ دینا اور ناخون کترانا اور بغل کے بال اوکھاڑنا اور ختنہ کرنا اور زیرناف کے بال
مونڈنا اور پاپجانے کیجگہ کو دہونا۔ امام **نسائی** نے کہا سلیمان تیمی اور جعفر بن ایاس کی روایت ٹھیک ہے مصعب
بن شیبہ کی روایت سے وہ منکر الحدیث ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ
اَلْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الضَّبْعِ وَتَقْلِیْمُ الظُّفُرِ وَتَقْصِیْرُ الشَّارِبِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ سنتیں قدیمی ہیں ایک ختنہ کرنا دوسری زیرناف کے بال مونڈنا تیسری بغل کے بال
اوکھیڑنا چوتھی ناخون کاٹنا۔ پانچوین مونچھین کترانا۔ امام مالک نے اس حدیث کو موقوف روایت کیا جیسے آگے آتی ہے **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ **ترجمہ**
ابوہریرہ نے کہا پانچ باتیں پرانی پیدائشی سنت ہیں ایک تو ناخون کاٹنا دوسری مونچھین کترانا۔ تیسری بغل کے بال لینا چوتھی
زیرناف کے بال مونڈنا پانچوین ختنہ کرنا **اِحْفَاءُ** الشَّارِبِ **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا

یعنی مونچھیں کترانا

الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منڈاؤیا کتراؤ مونچھون کو اور چھوڑدو
داڑہیونکو **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْفُوا اللِّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گزرا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَیْسَ
مِنَّا **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص مونچھین نلیوے یعنی نہ
کتراوے (بلکہ ہونٹون سے بڑہا دیوے) وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی مسلمانون کی وضع پر نہیں ہے **اَلرُّخْصَةُ**
فِیْ حَلْقِ الرَّاْسِ سر منڈانے کی اجازت **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی صَبِیًّا حَلَقَ بَعْضَ رَاْسِهٖ
وَتَرَكَ بَعْضَهٗ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ احْلِقُوْهُ كُلَّهٗ اَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جسکا سر کچھ منڈا تہا کچھ نہیں منڈا تہا آپ نے اس سے منع کیا اور فرمایا سارا
سر مونڈو یا ساری سر پر بال رکھو **اَلنَّهْیُ** عَنْ حَلْقِ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا عورت کو سر منڈانی کی ممانعت **عَنْ** عَلِیٍّ نَهٰی
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے **اَلنَّهْیُ** عَنِ الْقَزَعِ قزع کی ممانعت (قزع کہتے ہین سر کے بال کچھ منڈانے
کچھ رکھنے کو) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانِیَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ **ترجمہ** عبد اللہ

ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا مجھ کو اللہ نے قزع سی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سی قزع
کہتی ہین ابر کو جو پہٹا ہوا ہو جب سر کے بال کچھ منڈے ہوں کچھ نہ منڈے تو وہ مانند اس ابر کے ہوتا ہی **اَلْاَخْذُ مِنَ الشَّعْرِ**
سر کے بال کترانا **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْ شَعْرٌ فَقَالَ ذُبَابٌ ذُبَابٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ
يَعْنِيْنِيْ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ لِيْ لَمْ اَعْنِكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہی
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میری سر پر بال تھے آپ نے فرمایا نحوست ہی مین سمجھا مجھی کو کہتی ہین مین نے
بال کتر ڈالے پھر آیا آپ نے فرمایا مین نے تجھ کو نہین کہا تھا اور یہ اچھا ہے (یعنی بال کترانا) **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ ترجمہ انس سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بیچ کے تھے نہ بہت گہونگر نہ بہت سیدہے کانون اور کاندہون کے بیچ مین **عَنْ**
حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ ترجمہ حمید بن عبد الرحمن سے
روایت ہی مین ایک شخص سے ملا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین چار برس تک رہا تھا جیسی ابو ہریرہ رہی تہی
وہ بولا منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کنگہی کرنے سے **ف** یہ ممانعت تنزیہی ہی اور مقصود اس
سی یہ ہے کہ مسلمان کا یہ کام نہین کہ عورتون کیطرح ہر روز بناؤ سنگار مین مصروف ہو بلکہ مسلمان کے لیے جو کام ضروری
ہین ان مین توجہ کرے **اَلتَّرَجُّلُ غِبًّا** ایکدن آڑ کہنگی کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگہی
کرنے سے مگر ایکدن آڑ **عَنِ** الْحَسَنِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا ترجمہ حسن سی روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کنگہی کرنے سے مگر ایک دن آڑ **عَنِ** الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالَا التَّرَجُّلُ غِبٌّ ترجمہ
حسن اور محمد نے کہا کنگہی ایکدن آڑ کرنا چاہیے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلًا بِمِصْرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فَاِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّاْسِ مُشْعَانٌ قَالَ مَا لِيْ اَرَاكَ
مُشْعَانًا وَاَنْتَ اَمِيْرٌ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْاِرْفَاهِ قُلْنَا وَمَا الْاِرْفَاهُ قَالَ
التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سی مصر
مین عامل تھا (یعنی حاکم تھا مصر کا) اوسکا ایک دوست اوس کے پاس آیا دیکھا تو وہ سر پریشان ہی بال اوس کے بکھرے ہوئے
ہین وہ بولا کیا وجہ ہی جو تمہاری بال پریشان ہین اور تم امیر ہو اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے
ہم کو ارفاہ سے ہم نے کہا ارفاہ کیا ہی اوس نے کہا ہر روز کنگہی کرنا **ف** یہ اسی قسم کی حدیثین ہین جنکی وجہ سے

خسارہ میں و عشرت کا عادی ہوجاوے۔ جو شخص رات دن عیش مین پڑجاتا ہی وہ سست اور کاہل ہوجاتا ہی اس سے
پھر وہ دنیا کے کام ہوتے ہین نہ دین کے اسی لیئے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ جفاکشی اور محنت کی عادت رکھے زمانہ یکسان نہین
جو قوم زیادہ عیش مین پڑجاتی ہی وہ رفتہ رفتہ خراب اور برباد ہوجاتی ہے اور محنتی اور جفاکش قوم اوسکو مغلوب کردیتی
ہی اس لیے کہ محنتی قوم کے لوگ ہاتھ پانون سے جسمانی کام اور دماغ سے عقلی کامون مین ترقی کرتے جاتے ہین اور عیش مین
پڑی ہوئی قوم نہ ہاتھ پانون سے کام کرتے ہین نہ دماغ سے محنت لیکر علم حاصل کرتی ہی پھر وہ ضرور خراب ہوگی اَلتَّیَامُنُ
فِی التَّرَجُّلِ کنگھی داہنی طرف سے کرنا عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ التَّیَامُنَ
یَأْخُذُ بِیَمِیْنِہٖ وَیُعْطِیْ بِیَمِیْنِہٖ وَیُحِبُّ التَّیَمُّنَ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِہٖ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنیکو لیتے تھے داہنے ہاتھ سے دیتے تھے داہنے ہاتھ سے ہر کام مین
داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے اِتِّخَاذُ الشَّعْرِ بال رکھنا سر پر عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَیْتُ مِنْ اَحَدٍ اَحْسَنَ فِیْ
حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجُمَّتُہٗ تَضْرِبُ مَنْکِبَیْہِ ترجمہ براء سے روایت ہی اونہون نے
کہا مین نے کسی کو خوب صورت زیادہ نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آپ سرخ جوڑا پہنے تھے اور بال آپکے
مونڈہون تک تھے عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ ترجمہ انس سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانون کے نصف تک تھے یعنی کانون کی لو سے کچھ کم عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَیْتُ
رَجُلًا اَحْسَنَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَأَیْتُ لَہٗ لِمَّۃً تَضْرِبُ قَرِیْبًا مِنْ مَنْکِبَیْہِ
ترجمہ براء سے روایت ہی مینے کسی شخص کو سرخ جوڑے مین اتنا بھلا نہین دیکھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے
دیکھا آپکے بال مونڈہون کے قریب تھے عَنْ ہُبَیْرَۃَ بْنِ یَرِیْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰی قِرَاءَۃِ مَنْ تَأْمُرُوْنِیْ
اَقْرَأُ لَقَدْ قَرَأْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِیْنَ سُوْرَۃً وَّاِنَّ زَیْدًا لَصَاحِبُ
ذُؤَابَتَیْنِ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ ترجمہ ہبیرہ بن یریم سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نے کہا تم کس کے قرات پر مجھی
کہتے ہو قرآن پڑھنے کو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر پر کئی سورتین پڑھ چکا تھا جب زید بن حارثہ کے سر کو
دو چوٹیان تھین اور لڑکون کے ساتھ کھیلتے تھے (یعنی زید حضرت کے نبی اوس وقت بچے تھے مطلب یہ ہی کہ مین سب سے
آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین ہون) عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ کَیْفَ تَأْمُرُوْنِیْ
اَقْرَأُ عَلٰی قِرَاءَۃِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا قَرَأْتُ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِیْنَ سُوْرَۃً
وَّاِنَّ زَیْدًا مَعَ الْغِلْمَانِ لَہٗ ذُؤَابَتَانِ ترجمہ ابو وائل سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نے ہم کو خطبہ سنایا اور کہا تم
مجھی حکم کرتے ہو زید بن ثابت کی قرات پر قرآن پڑھنے کا بعد اس بات کے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منھ سے سن کر
ستر پر کئی سورتین اوسوقت زید لڑکون کے ساتھ پھرتے تھے اون کے سر پر دو چوٹیان تھین عَنْ زِیَادِ بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ اَبِیْہِ

قال لما قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ فقال لہ رسول اللہ ادن منی فدنا منہ فوضع یدہ
علی ذوابتہ ثم اجری یدہ وسمت علیہ ودعا لہ ترجمہ زیاد بن الحصین سے روایت ہے انہوں نے سنا
اپنے باپ سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علی مدینے میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا اے علی میرے
پاس آ وہ نزدیک گئے آپنے اون کے بالون کی ایک لٹ پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ پھیرا اور اللہ کا نام لیا اور دعا کی اون کے
لیے **تطویل اللحیۃ** بالون کو لمبا کرنا **عن** وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولی جمۃ
قال ذباب وظننت انہ یعنینی فانطلقت فاخذت من شعری فقال انی لم اعنک وھذا احسن
ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میری سر پر لمبے بال تھے آپ نے فرمایا نحوست
ہے میں سمجھا مجھے کہتے ہیں میں گیا اور سر کے بال کترائے آپنے فرمایا میں نے تجھے نہیں کہا تھا لیکن یہ اچھا کیا تونے -
عقد اللحیۃ داڑھی کو موڑ موڑ کر چھوٹا کرنا **عن** رویفع بن ثابت یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال یا رویفع لعل الحیوۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او
استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا بریء منہ ترجمہ رویفع بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے کہ رویفع شاید تیری زندگی بہت دنوں تک ہو میرے بعد تو لوگوں سے کہہ دینا کہ جس شخص نے داڑھی میں
گرہیں دیں (یعنی اوسکو موڑا اور گھونگر کیا چھوٹا کرنے کے لیے) یا گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالا (تاکہ اوسکو نظر نہ لگے)
یا استنجا کیا جانور کی لید یا ہڈی سے تو محمد ﷺ اوس سے بیزار ہیں **النھی عن نتف الشیب** سفید بال اوکھیڑنے کی ممانعت
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن نتف الشیب ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سفید بال اکھیڑنے سے **الاذن**
بالخضاب خضاب کرنے کی اجازت **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الیہود والنصاری
لا تصبغ فخالفوھم ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری خضاب
نہیں کرتے تو تم اون کے خلاف کرو (اسلیے کہ اچھی بات پر عمل کرنے کے لیے کافروں کا خلاف کرنا بہتر ہے مسلمان کو ہمیشہ
اس قاعدے پر عمل کرنا چاہیے کہ جو بات بہتر اور حکمت کے موافق ہو اوسکو اختیار کرے اگرچہ کافروں کے خلاف ہو تو اور بہتر ہے)
عن ابی ہریرۃ ترجمہ مثلہ **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود والنصاری
لا تصبغ فخالفوا علیھم فاصبغوا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الیہود والنصاری
لا تصبغ فخالفوھم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیروا الشیب
ولا تشبھوا بالیہود ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رنگ بدلو بڑھاپے کا
یعنی خضاب کرو اور مت مشابہت کرو یہود کی (وہ خضاب نہیں کرتے) **عن** الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ ترجمہ زبیر سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ امام نسائی نے کہا دونوں روایتیں
محفوظ نہیں ہیں **النَّهْيُ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ** کالا خضاب کرنے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ قَوْمٌ
يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ آخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے مین ایک قوم ہوگی جو کالا خضاب کرین گے کبوترون کے پوٹون کیطرح نہیں سونگھینگے
جنت کی خوشبو تک عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ ترجمہ جابر سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا تو
ابو قحافہ کو لیکر آئے (جو حضرت ابوبکر صدیق کے باپ تھے نام اونکا عثمان بن عامر تھا) اونکا سر اور اونکی داڑہی دونون ثغامہ
(ایک گھانس ہے جسکی پھل اور پھول سب سفید ہوتے ہیں) کے مانند تھی سفیدی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس
رنگ کو بدلو کسی اور رنگ سے لیکن سیاہی سے پرہیز کرو **الْخِضَابُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ** مہندی اور وسمے کا خضاب
عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمَطَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ ترجمہ ابوذر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب چیزون مین بہتر جس سے تم بڑہاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے
ف گران دونو کے ملانے سے رنگ کالا ہو جاتا ہے اور وہ منع ہے تو جدا جدا استعمال کرنا چاہیے عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بُرَيْدَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ
ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَنَا وَأَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے مین اور میرے باپ دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے آپنے اپنی داڑہی مین مہندی لگائی تھی عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ قَدْ لَطَخَ
لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپنے اپنی داڑہی مین زردی
لگائی تھی **الْخِضَابُ بِالصُّفْرَةِ** زردی سے خضاب کرنیکا بیان عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ
لِحْيَتَهُ بِالْخَلُوقِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْخَلُوقِ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ بِهَا لِحْيَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنَ الصَّبْغِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَلَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ
كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا وہ اپنی داڑہی رنگتے تھے زرد خلوق سے

خلوق ایک خوشبو ہی جو مرکب ہے کئی چیزون سے اوسمین ورس ہوتی ہی اور زعفران بہی) مین نے کہا انہو عبد الرحمن تم اپنی داڑہی زرد کرتے ہو خلوق سے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ اپنی داڑہی زرد کرتے تہے اوس سے اور کوئی رنگ آپکو اس سے زیادہ پسند نہ تہا آپ اپنے سب کپڑے اوس مین رنگتی یہانتک کہ عمامہ بہی۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت زیادہ ٹہیک ہی پہلی روایت سی عَنْ اَنَسٍ سَأَلَهُ قَتَادَةُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ ترجمہ انس سے روایت ہی قتادہ نے اون سی پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تہا اونہون نے کہا نہین خضاب کی حاجت نہ تہی آپ کے بالون مین کچہ سفیدی تہی کنپٹیون کی طرف **ف** اور باقی سب سیاہ تہی اسلیی آپکو خضاب کی حاجت نہ تہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ آپنے خضاب ہمیشہ نہین کیا بلکہ کبہی کبہی کیا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ اِنَّمَا كَانَ الشَّمَطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيْرًا وَّفِي الصُّدْغَيْنِ يَسِيْرًا وَّفِي الرَّاْسِ يَسِيْرًا ترجمہ انس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہین کرتے تہے آپ کے سفیدی تہوڑی سی نیچے کے ہونٹ کے بالون مین تہی اور تہوڑی سی کنپٹیون کی طرف اور تہوڑی سے سر مین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَتَعْلِيْقَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحَلِّهِ وَاِفْسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتی تہی دس باتون کو۔ ایک زردی لگانا یعنی خلوق دوسرے بڑہاپے کا رنگ بدلنا تیسری ازار لٹکانا (ٹخنون کے نیچی) چوتہی سونے کی انگہوٹہی پہننا پانچوین چوسر کہیلنا یا شطرنج چہٹی بیموقع خوبصورتی بتلانا (یعنی عورت کو غیر مردون کے سامنے) ساتوین منتر پڑہنا سوا معوذات کے (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے) آٹہوین تعویذون کا لٹکانا نوین نطفی کو بے موقع بہانا (جیسی ہاتھ سی جلق لگاکر یا اور کسیطرح) دسوین لڑکے کو بگاڑنا (یعنی اوسکو ضعیف اور ناتوان کر دینا اسطرح کہ اوس کے مان جو دودہ پلاتی ہو اوس سے جماع کرنا) مگر حرام نہین کرتے تہی ان باتون کو **ف** یعنی ان باتونکو برا جانتے تہے لیکن حرام نہین فرمایا بعضون نے کہا کہ مراد خیر بات ہی کیونکہ بعضی باتین ان مین حرام ہین جیسی سونے کی انگہوٹہی پہننا اور بعضون نے کہا کہ مراد سب باتین ہین اون مین سے کوئی حرام نہین مگر مکروہ ہین اَلْخِضَابُ لِلنِّسَاءِ عورتون کو رنگ کرنا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَدَدْتُ يَدِيْ اِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَاْخُذْهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَدْرِ اَيَدُ امْرَاَةٍ هِيَ اَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سی روایت ہی ایک عورت نی اپنا ہاتھ لنبا کیا رسول اللہ کی طرف ایک کتاب دینے کو آپنے اپنا ہاتھ کہینچ لیا وہ بولی یا رسول اللہ مین نے آپ کو کتاب دی اور آپنے نہ لی آپ نے فرمایا مجہے معلوم نہین ہوا کہ

عورت کا ہاتھ ہے یا مرد کا وہ بولی عورت کا ہاتھ ہے آپنے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنی ناخونوں کو بدلتی مہندی سے **کراھیة**
ریح الحناء مہندی کی بو کا ناپسند ہونا **عن عائشة** ان امرأة سألتها عن الخضاب بالحناء قالت لا بأس به ولکن اکرہ
ھذا لان حبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ ریحہ تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے ایک عورت نے پوچھا کہ مہندی کا رنگ کیسا ہے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں مگر میں اسکو برا جانتی ہوں اس لیے کہ میرے
پیارے اسکی بو سے نفرت کرتی تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **النتف** سفید بال اکھیڑنا **عن ابی الحصین**
الھیثم بن شفی وقال ابو الاسود شفی انہ سمعہ یقول خرجت انا وصاحب لی یسمی ابا عامر رجل من المعافر
لنصلی بایلیاء وکان قاصھم رجلا من الازد یقال لہ ابو ریحانة من الصحابة قال ابو الحصین فسبقنی
صاحبی الی المسجد ثم ادرکتہ فجلست الی جنبہ فقال ھل ادرکت قصص ابی ریحانة قلت لا قال سمعتہ
یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عشر عن الوشر والوشم والنتف وعن مکامعة الرجل الرجل بغیر
شعار وعن مکامعة المرأة المرأة بغیر شعار وان یجعل الرجل اسفل ثیابہ حریرا مثل الاعاجم او یجعل
علی منکبیہ حریرا مثل الاعاجم وعن النھبی وعن رکوب النمور ولبوس الخواتیم الا لذی سلطان ترجمہ
ابو الحصین ہیثم بن شفی سے روایت ہے میں اور میرا ایک ساتھی جسکا نام ابو عامر تھا قبیلہ معافر سے نکلے بیت المقدس میں نماز پڑھنے
کے لیے اور ہمارے واعظ ایک شخص تھے ازد کے (ازد ایک قبیلہ ہے) جسکا نام ابو ریحانہ تھا اور وہ صحابی تھے تو مجھ سے پہلے میرا ساتھی
مسجد میں گیا پھر میں پہنچا اور اوس کے پاس بیٹھا وہ بولا تم نے ابو ریحانہ کا وعظ نہیں سنا میں نے کہا نہیں وہ بولا میں نے
سنا کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں سے ایک دانتوں کا برابر گرگھسکر **ف** یہ بڑھیا عورتیں کرتی ہیں تاکہ
جوان معلوم ہوں (زہر الربی) **ت** دوسری گودنا تیسری بال اوکھیڑنا (یعنی سفید بال) چوتھی ایک مرد کا دوسری مرد کے ساتھ
سونا ننگے ہو کر (یا ایک کپڑے میں) پانچویں عورت کا عورت کے ساتھ اسی طرح سونا چھٹی کپڑے کی نیچے کی طرف ریشم لگانا عجمیوں کی طرح ساتویں مونڈھوں پر ریشم
لگانا عجمیوں کی طرح آٹھویں لوٹنا نویں چیتوں کی کھال پر سواری کرنا (یعنی اوس کا زین بنانا) دسویں انگوٹھی پہننا مگر حکومت رکھتا ہو
ف اوسکو ضرورت کے لیے درست ہے کیونکہ مہر کرنیکے ہر وقت حاجت پڑتی ہے **حلیمی** نے کہا انگوٹھی کا پہننا صرف آرائش کے
لیے منع ہے **بیہقی** نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے ابن القطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا اور کہا ہیثم بن شفی کا حال معلوم نہیں لیکن
ابن المواق نے کہا وہ مشہور ہے اور ابن حبان نے اوسکو ثقات میں لکھا اور ابن حجر نے کہا اس کے اسناد میں ایک شخص متہم ہے یعنی جس
سے ہیثم نے سنا تو حدیث صحیح نہ ہوئی (زہر الربی) **وصل الشعر بالخرق** بالوں کو جوڑنا **عن معاویة**
قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الزور ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
بالوں کو جوڑنے سے (یعنی اور بال لیکر اوسکا چونٹہ بناکر اپنی بالوں میں شریک کرنا) **عن سعید المقبری** قال رأیت معاویة
بن ابی سفیان علی المنبر ومعہ فی یدہ کبة من کبب النساء من شعر فقال ما بال المسلمات یصنعن

[illegible]

مِثْلَ هٰذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَادَتْ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَإِنَّهُ زُورٌ تَزِيدُ فِيهِ ترجمہ سعید مقبری سے روایت ہے مین نے معاویہ بن ابی سفیان کو دیکھا منبر پر اون کے ہاتھ مین عورتونکا ایک چونٹہ تھا بالونکا اونھون نے کہا کیا حال ہے مسلمان عورتونکا ایسا کام کرتی ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو عورت اپنے سر مین بال زیادہ کرے وہ ایک فریب کرتی ہے **اَلْوَاصِلَۃُ** جو عورت بالونکو جوڑے

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بال جوڑنیوالی پر اور جسکی بال جوڑے جاوین **اَلْمُسْتَوْصِلَۃُ** جسکی بال جوڑے جاوین

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنیوالی پر اور جسکی بال جوڑے جاوین اور گودنے والی پر اور جسکا گودا جاوے

عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ حضرت عائشہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے

عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ زَعْرَاءُ أَيَصْلُحُ أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِي فَقَالَ لَا فَقَالَتْ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ مسروق سے روایت ہے ایک عورت عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئی اور کہنے لگی میرے سر پر بال بہت کم ہین کیا مین بال جوڑون اونھون نے کہا نہین عورت نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اللہ کی کتاب مین ہے اونھون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اللہ کی کتاب مین بھی ایسا ہی پاتا ہون۔ پھر بیان کیا حدیث تک **اَلْمُتَنَمِّصَاتُ** جو عورتین منہ کے روئین اوکھیڑین خوبصورتی کے لیے جیسے اکثر ایران کی عورتین کرتی ہین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنا گودنیوالی پر اور جسکا گودا جاوے اور بال اوکھیڑنیوالی پر پیشانی کے یا منہ کے اور جو دانتون کے بیچ سے کھولین خوبصورتی کے لیے اللہ کی پیدایش بدلنیوالیان

عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے سے اور گودانے سے اور جوڑنے سے اور جوڑانے سے بالون کے اور اوکھیڑنے اور اوکھڑوانے سے بالون کے

اَلْمُوتَشِمَاتُ گودانیوالیونکا بیان وَذِكْرُ الْخِلَافِ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ وَالشَّعْبِيِّ فِي هٰذَا اور اسناد اونکا اختلاف

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ آكِلُ الرِّبَا وَمُوكِلُهُ وَكَاتِبُهُ إِذَا عَلِمُوا ذٰلِكَ

وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ لِلْحُسْنِ وَلَاوِي الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا سود کھانے والا اور کھلانے والا اور سود کا حساب لکھنے والا جب وہ جانتے ہوں (کہ سود لینا حرام ہے) اور گودنے والی اور گدانے والی خوبصورتی کے لیے اور صدقہ کو روکنے والا اور جو بعد ہجرت کے اسلام سے پھر جاوے۔ ان سب لوگوں پر لعنت ہے حضرت محمد کی زبان سے قیامت تک

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ ترجمہ حضرت علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے اور کھلانے والے پر اور سود کے لکھنے والے پر اور صدقے کو روکنے والے پر اور آپ منع کرتے تھے چلا کر رونے سے مُردے پر

عَنِ الْحَارِثِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ قَالَ اِلَّا مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَالْحَالَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ ترجمہ حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر اور سود کے گواہ پر اور لکھنے والے پر اور گودنے والی اور گودانے والی پر (ایک شخص نے کہا اگر بیماری کے لیے ہو آپ نے فرمایا تو خیر) اور حلالہ کرنے والی پر اور جس کے لیے حلالہ کیا جاوے اور صدقہ روکنے والے پر اور آپ منع کرتے تھے نوحہ سے لیکن لعنت نہیں کی

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ وَنَهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اسمیں حلالے اور صدقے کا ذکر نہیں ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بِامْرَاَةٍ تَشِمُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ فَمَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے حضرت عمر پاس ایک عورت لائی گئی جو گودا کرتی تھی انہوں نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس باب میں) میں اٹھا اور کہا اے امیر المومنین میں نے سنا ہے انہوں نے کہا کیا سنا ہے میں نے کہا آپ فرماتے تھے نہ گودو نہ گداؤ

اَلْمُتَفَلِّجَاتُ دانتوں کو کشادہ کرنے والیاں **ف** تاکہ خوب صورت معلوم ہوں یا باریک کرنے والیاں رگڑ رگڑ کر

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت کرتے تھے بال اکھیڑنے والیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا گدانے والیوں پر جو بدلتی ہیں اللہ جل جلالہ کی خلقت کو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ

وَالْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ اوپر گزرا **تَحْرِيمُ الْوَشْرِ** دانتون کو
رگڑکر باریک کرنا حرام ہے **عَنْ** أَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ يَلْزَمَانِ أَبَا رَيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ
خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَ صَاحِبِي يَوْمًا فَأَخْبَرَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ حَرَّمَ الْوَشْرَ وَالْوَشْمَ وَالنَّتْفَ ترجمہ ابوالحصین حمیری اور اون کا ایک ساتھی ابوریحانہ کے ساتھ رہتی اور اون سے
نیک باتین سیکھتے ایک روز ابوالحصین نے کہا میرا ساتھی ابوریحانہ کے پاس تھا اوس نے بیان کیا ابوریحانہ سے سنا کہ رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم نے حرام کیا دانتون کو باریک کرنا رگڑکر اور گودنے کو اور بال اوکھیڑنے کو **عَنْ** أَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ **عَنْ** أَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ ترجمہ دونون روایتون کا۔ ابوریحانہ نے کہا ہم کو پہونچا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ
وسلم نے منع کیا دانتون کو رگڑکر برابر کرنے سے اور گودنے سے **اَلْكُحْلُ** سرمہ لگانے کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدَ إِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا بہتر سرمہ تمہارا اثمد ہے (جو ایک پتھر ہوتا ہے) وہ روشن
کرتا ہے نگاہ کو اور اوگاتا ہے بالونکو۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد مین ابوعبدالرحمن عبداسد بن عثمان بن
خثیم ہے جسکی حدیث ضعیف ہے **اَلدُّهْنُ** تیل لگانے کا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا ادَّهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ وَإِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے پوچھا
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے بالونکی سفیدی سے اوہنون نے کہا جب آپ تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہین ہوتی اور
جب تیل نہ لگاتے تو معلوم ہوتی **اَلزَّعْفَرَانُ** زعفران کا رنگ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ ترجمہ عبداسد بن
عمر اپنے کپڑونکو زعفران مین رنگتے لوگون نے کہا یہ کیا اوہنون نے کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم رنگتے تھے **اَلْعَنْبَرُ**
عنبر لگانے کا بیان **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَيَّبُ
قَالَتْ نَعَمْ بِذِكَارَةِ الطِّيبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ ترجمہ محمد بن علی سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا
کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم خوشبو لگاتے تھے اوہنون نے کہا ہان مردانہ خوشبو مشک اور عنبر **اَلْفَصْلُ** بَيْنَ طِيبِ
الرِّجَالِ وَطِيبِ النِّسَاءِ مردون اور عورتون کی خوشبو مین فرق **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے
روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مردون کی خوشبو وہ ہے جسکی بو معلوم ہو لیکن رنگ نہ ہو اور عورتون کی
خوشبو وہ ہے جسکا رنگ معلوم ہو لیکن بو نہ پہیلے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طِيبُ

الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **أَطْيَبُ الطِّيبِ** سب سے بہتر خوشبو کیا ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ اتَّخَذَتْ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَحَشَتْهُ مِسْكًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کے ایک عورت نے ایک انگوٹھی بنائی اور اوس مین مشک بھری آپنے فرمایا یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے

الزَّعْفَرَانُ وَالْخَلُوقُ زعفران لگانا اور خلوق لگانا (خلوق ایک خوشبو ہے مرکب جسمین زعفران اور کئی چیزین ہوتی ہین) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ رَدْعٌ مِنْ خَلُوقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس خوشبو لتھیڑی ہوئی (یعنی خلوق) آپنے فرمایا جا اور دہو ڈال پھر آیا پھر آپنے فرمایا جا اور دہو ڈال پھر آیا پھر آپنے فرمایا جا اور دہو ڈال پھر نہ لگا

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے نکلے اور خلوق لگائے ہوئے تھے آپنے فرمایا تیری عورت ہے انہوں نے کہا نہین آپنے فرمایا دہو ڈال دہو پھر نہ لگا **ف** اس حدیث سے زعفران اور خلوق لگانے کی ممانعت ہوئی اوس مرد کے لیے جو بی بی نہ رکھتا ہو اور بی بی والے کے لیے بھی منع ہے لیکن بعض حدیثون سے جواز ثابت ہوتا ہے بعضون نے کہا جواز کی حدیثین منسوخ ہین لیکن یہ دعوی ہے بغیر دلیل کے

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا خلوق لگائے ہوئے آپنے فرمایا جا اور دہو ڈال دہو ڈال پھر نہ لگا

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبْصَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي رَدْعٌ مِنْ خَلُوقٍ قَالَ يَا يَعْلَى لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا اور میری بدن پر دہبا تھا خلوق کا آپنے فرمایا اے یعلی کیا تیری عورت ہے مین نے کہا نہین آپنے فرمایا دہو اوسکو پھر نہ لگا پھر دہو اوسکو پھر نہ لگا پھر دہو اوسکو پھر نہ لگا یعلی نے کہا مین نے دہویا پھر نہ لگایا پھر دہویا پھر نہ لگایا پھر دہویا پھر نہ لگایا

عَنْ يَعْلَى قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ أَيْ يَعْلَى هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ترجمہ یعلی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گذرا اور خوشبو لگائی تھا آپنے فرمایا اے یعلی کیا تیری عورت ہے مین نے کہا نہین آپنے فرمایا جا دہو پھر دہو پھر نہ لگا یعلے نے کہا مین گیا اور دہویا

پھر دھو یا پھر دھویا پھر نہ لگایا **مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الطِّيبِ** عورتوں کو کون سے خوشبو لگانا منع ہے عَنِ الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَهِيَ
زَانِيَةٌ ترجمہ ابو موسے اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت عطر لگا وے پھر جاوے لوگوں پر
اسلیے کہ وہ اوسکی خوشبو سونگھیں تو وہ چھنال ہے **اِغْتِسَالُ الْمَرْأَةِ مِنَ الطِّيبِ** عورت کو خوشبو دفع کرنا ہا کر لگی ہو
بدن میں ہو یا دھو کر اگر کسی اور جگہ میں ہو) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَتِ
الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّيبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت مسجد کو جانے لگے (اور اوسکی خوشبو لگی ہو) تو غسل کر ڈالے خوشبو سے جیسے غسل کرتی ہے
جنابت سے **النَّهْيُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَشْهَدَ الصَّلٰوةَ إِذَا أَصَابَتْ مِنَ الْبَخُورِ** جب عورت خوشبو لگائے ہو تو جماعت میں
نہ آوے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ
مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائی
ہو وہ ہمارے ساتھ عشا کی جماعت میں نہ آوے عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا ترجمہ زینب سے روایت ہے جو عبد اللہ بن مسعود کی بی بی تہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے کوئی عورت عشا کی جماعت میں آنا چاہے تو خوشبو نہ لگاوے عَنْ
زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا
عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيبًا
عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ لَا تَمَسَّ الطِّيبَ إِذَا
خَرَجَتْ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ترجمہ زینب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ خوشبو نہ لگاوے جب عشا کی نماز کو نکلے
عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
فَلَا تَمَسَّ طِيبًا عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ
الصَّلٰوةَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ
غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر جب خوشبو لگاتے تو دھواں لیتے عود کا اوس میں اور کوئی خوشبو ملاتے
اور کبھی کافور عود کے ساتھ ملا لیتے پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح خوشبو لگائی **الْكَرَاهِيَةُ
لِلنِّسَاءِ فِي إِظْهَارِ الْحُلِيِّ وَالذَّهَبِ** عورتوں کو زیور پہننا اور سونا پہننا کیسا ہے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيرَ وَيَقُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَ

حَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے اپنی بی بیوں کو زیور اور ریشم پہننے سے اور فرماتے تھے اگر تم چاہتی ہو جنت کا زیور اور وہاں کا ریشم تو مت پہنو اوسکو دنیا میں عَنْ اُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تُظْهِرُهُ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ ترجمہ حذیفہ کی بہن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا ای عورتو کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں دیکھو جو عورت تم میں سے سونے کا زیور پہنکر دکھلاوے (اجنبی مردوں کو یا فخر اور تکبر سے) تو اوسکو عذاب ہوگا عَنْ اُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **ف** خطابی نے کہا یہ اور جو اوسکے مثل حدیثیں ہیں اونکی تاویل علما نے دو طرح سے کی ہے۔ ایک تو یہ کہ یہ حکم ابتدا میں تھا پھر منسوخ ہوا اور عورتوں کے لیے سونا اور ریشم پہننا درست ہوا دوسری یہ کہ مراد ممانعت سے یہ ہے کہ اوس کے زکوٰۃ ادا نکری عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَحَلَّتْ يَعْنِيْ بِقِلَادَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلُهَا فِي النَّارِ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِّنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهُ خُرْصًا فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت سونے کا ہار پہنے اوس کے گلے میں ویسا ہی آگ کا ڈالا جاویگا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالی پہنے اللہ تعالیٰ ویسی ہی بالی آگ کی اوسکو پہناویگا قیامت کے دن عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ فَقَالَ كَذَا فِيْ كِتَابِ اَبِيْ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهَا الَّذِيْ صَنَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِيْ عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَتْ هٰذِهٖ اَهْدَاهَا اِلَيَّ اَبُوْ حَسَنٍ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسِّلْسِلَةُ فِيْ يَدِهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَيَغُرُّكِ اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِّنْ نَارٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَاَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالسِّلْسِلَةِ اِلَى السُّوْقِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا غُلَامًا وَقَالَ مَرَّةً عَبْدًا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَاَعْتَقَتْهُ فَحُدِّثَ بِذٰلِكَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْجٰى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے جو مولیٰ (غلام آزاد) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کہ فاطمہ بیٹی ہبیرہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اوس کے ہاتھ میں بڑی بڑی سونے کے چھلے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتھ پر مارنا شروع کیا وہ فاطمہ زہرا پاس گئی جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ صلعم کی اور اون سے گلہ کیا رسول اللہ صلعم کا فاطمہ زہرا نے ہنسکر اپنے گلے کا ہار نکالا جو سونے کا تھا اور کہا یہ مجھکو تحفہ دیا ہے ابو الحسن

(یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور وہ زنجیر فاطمہ زہرا کے ہاتھ مین تھا آپنے فرمایا اے فاطمہ کیا تو پسند کرتی ہے کہ لوگ کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ مین ایک زنجیر ہے آگ کی پھر آپ چلے گئے اور بیٹھے نہین فاطمہ نے وہ زنجیر بازار بھیجدی اور اوسکو بکوا کر ایک غلام خریدا پھر اوس کو آزاد کر دیا رسول اللہ کو اسکی خبر پہونچی آپنے فرمایا شکر ہے خدا کا جسنے فاطمہ کو نجات دی جہنم کے آگ سے عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ نَحْوَهُ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے ہبیرہ کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اوسکے ہاتھ مین موٹی موٹی انگوٹھیان تھین پھر ویسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَكَانَ عَلَيْهَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهُ قَالَ مَا يَمْنَعُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرُهُ بِزَعْفَرَانٍ اَوْ بِعَبِيْرٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے مین ایک عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرے پاس دو کنگن ہین سونے کے آپنے فرمایا دو کنگن ہین آگ کے وہ بولی یا رسول اللہ ایک طوق ہے سونے کا آپنے فرمایا طوق ہے آگ کا وہ بولی یا رسول اللہ دو بالیان ہین سونے کے آپنے فرمایا دو بالیان ہین آگ کے راوی نے کہا اوس عورت پاس دو کنگن تھے سونے کے اوسنے اوتار کر پھینک دیے اور بولی یا رسول اللہ اگر عورت اپنا بناؤ نہ کرے خاوند کے سامنے تو بھاری ہو جاتی ہے اوسپر آپنے فرمایا کیا تم مین سے کوئی یہہ نہین کر سکتی کہ دو بالیان چاندی کی بناوے پھر اوسکو زعفران یا عبیر سے رنگ لیوے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلَيْهَا مَسَكَتَيْ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا لَوْ نَزَعْتِ هٰذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَتَيْنِ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ صَفَّرْتِهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَيْنِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اون کو پاس پہنی ہوئی سونے کی آپنے فرمایا مین تجھکو بتلاتا ہون اس سے بہتر تو اوسکو اوتار ڈال اور چاندی کی ازیب بنالے پھر اوسکو زعفران سے رنگ لے یہہ بہتر ہے امام نسائی نے کہا یہہ حدیث محفوظ نہین ہے

تَحْرِيْمُ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ مردون پر سونا حرام ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے داہنے ہاتھ مین اور سونا لیا بائین ہاتھ مین پھر فرمایا یہہ دونون حرام ہین میری امت کے مردون پر عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذھبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال ان ھذین حرام علی
ذکور امتی عن علی یقول اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھبا بیمینہ وحریرا بشمالہ فقال
ھذا حرام علی ذکور امتی ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احل
الذھب والحریر لاناث امتی وحرم علی ذکورھا ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا حلال ہے سونا اور ریشمی کپڑا میری امت کی عورتوں کو اور حرام ہے مردوں کو عن معاویۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الحریر یعنی والذھب الا مقطعا ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے منع کیا ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کر کے (یعنی کوفت کے کام یا جامدانی کے یا
کمخواب کے) عن معاویۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الذھب الا مقطعا وعن رکوب المیاثر
ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کر کے اور سرخ زینوں پر چڑھنے
سے عن ابی شیخ انہ سمع معاویۃ وعندہ جمع من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال اتعلمون ان نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الذھب الا مقطعا قالوا اللھم نعم ترجمہ ابوشیخ سے روایت ہے اس نے سنا معاویہ کو اون
کے پاس کئی اصحاب بیٹھے تھے معاویہ نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے
مگر ریزہ ریزہ کر کے اونہوں نے کہا ہاں عن ابی شیخ قال بینما نحن مع معاویۃ فی بعض حجاتہ اذ جمع رھطا
من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھم الستم تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس
الذھب الا مقطعا قالوا اللھم نعم ترجمہ ابو الشیخ سے روایت ہے ہم معاویہ کے ساتھ تھے ایک حج میں انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کو اکٹھا کیا اور کہا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سونے کے پہننے سے
مگر ریزہ ریزہ کر کے اونھوں نے کہا ہاں یا اللہ عن ابی حمان ان معاویۃ عام حج جمع نفرا من اصحاب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ فقال لھم انشدکم اللہ انھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الذھب
قالوا نعم قال وانا اشھد ترجمہ ابوحمان سے روایت ہے معاویہ نے جس سال حج کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ
کو جمع کیا مکے میں کعبہ کے اندر پھر اون سے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سونے کے پہننے سے
اونھوں نے کہا ہاں معاویہ نے کہا میں بھی گواہ ہوں اس بات کا عن حمان ان معاویۃ عام حج جمع نفرا
من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ فقال لھم انشدکم باللہ ھل نھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن لبوس الذھب قالوا نعم قال وانا اشھد عن حمان قال حج معاویۃ فدعا نفرا
من الانصار فی الکعبۃ فقال انشدکم باللہ الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن الذھب
قالوا نعم قال وانا اشھد عن حمان قال حج معاویۃ فدعا نفرا من الانصار فی الکعبۃ فقال انشدکم

بِاللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَنْ حِمَّانَ
قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَنْ حِمَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ
أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ
ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَنَهَى
عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا ترجمہ ابو الشیخ ہنائی سے روایت ہے میں نے سنا معاویہ سے اون کے گرد کئی آدمی بیٹھے تھے۔ قالوا نعم
مہاجرین اور انصار میں سے انہوں نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ریشمی کپڑا پہننے سے انہوں نے
کہا ہاں اور منع کیا سونے کے پہننے سے مگر اوسکو ریزہ ریزہ کرکے عَنْ أَبِي الشَّيْخِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا ترجمہ ابو الشیخ سے روایت ہے یعنی عبد اللہ بن عمر سے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کرکے **مَنْ أُصِيبَ** أَنْفُهُ هَلْ يَتَّخِذُ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ
جس شخص کی ناک کٹ گئی ہو وہ سونے کی ناک بنا لیوے عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ
ذَهَبٍ ترجمہ عرفجہ بن سعد کی ناک جاتی رہی کلاب کے روز جاہلیت کے زمانے میں (ایک بڑی لڑائی ہوئی تھی اوس کو کلاب
کہتے ہیں) انہوں نے چاندی کی ناک بنا لی تھی وہ بدبودار ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا سونے کی ناک بنانے
کا عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ فِضَّةٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ
فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَهُ مِنْ ذَهَبٍ ترجمہ اوپر گزرا **الرُّخْصَةُ** فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ
سونے کی انگوٹھی مردوں کو پہننے کی اجازت عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَعْنِي لِصُهَيْبٍ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ خَاتَمَ
الذَّهَبِ قَالَ قَدْ رَآهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعِبْهُ قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ
سعید بن المسیب سے روایت ہے حضرت عمر رض نے صہیب کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو کہا کیا وجہ ہے میں تم کو دیکھتا ہوں
سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے اونہوں نے کہا اسکو تو اونہوں نے دیکھا جو تم سے بہتر تھے اور عیب نہیں کیا حضرت عمر نے
کہا وہ کون تھے صہیب نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے **خَاتَمُ الذَّهَبِ** سونے کی انگوٹھی کا بیان عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَإِنِّي
لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سونے کی انگھوٹی پہنی سب لوگون نے سونے کی انگھوٹیان پہنین پھر آپنے فرمایا مین پہنتا تہا اس انگھوٹی کو مگر اب کبہی نہ
پہنونگا پھر آپنے اوسکو اوتار کر پہینک دیا لوگون نے بھی اپنی اپنی انگھوٹیان اوتار کر پہینک دین عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَعَنِ
الْجِعَةِ ترجمہ ہبیرہ بن یریم سے روایت ہے حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگھوٹی
پہننے سے اور ریشمی کپڑے سے اور سرخ چارجامون پر چڑہنے سے اور گیہون اور جو کی شراب پینے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ ترجمہ حضرت علی رض سے
روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور لال زینون پر
چڑہنے سے (جو ریشم کے ہون) عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ
الْحَمْرَاءِ وَعَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنِ الْجِعَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةِ وَذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهِ ترجمہ حضرت
علی رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا پہننے سے اور لال زینون پر چڑہنے سے اور ریشمی کپڑون
کے پہننے سے اور جعہ کے پینے سے (راوی نے کہا جعہ ایک قسم کا شراب ہے جو جو اور گیہون سے بنایا جاتا ہے اور بیان کیا اوسکے
تیزی کا حال) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ وَ
الْجِعَةِ ترجمہ امیر المومنین علی رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور لال زین
پر چڑہنے سے اور جعہ کے پینے سے امام نسائی نے کہا پہلی روایت ٹھیک ہے عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ
انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانِي عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَحَلْقَةِ الذَّهَبِ
وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ ترجمہ صعصعہ بن صوحان سے روایت ہے مین نے حضرت علی رض سے کہا ہم کو منع
کرو جس سے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہون نے کہا منع کیا مجھکو آپنے تونبی اور لاکھی برتن سے اور سونے کے
چھلے اور حریر اور ریشمی کپڑے سے اور لال زین سے عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ جَاءَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ إِلَى عَلِيٍّ
فَقَالَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ وَنَهَانَا عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ منع کیا کہجور کے برتن مین نبیذ ڈالنے سے اور جو اور گیہون کی شراب پینے سے عَنْ
مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْجِعَةِ وَعَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ
وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حِبِّي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمِ

وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا ترجمہ حضرت علی رضی اسد عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو میرے دوست رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے تین باتوں سے مین یہ نہین کہتا کہ لوگون کو منع کیا منع کیا مجھکو سونے کے انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور کسم کے رنگ سے جو دہرا تا سرخ ہوا اور رکوع یا سجدے مین قرآن پڑہنے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور سرخ رنگ اور کسم کے رنگ کے کپڑے کے پہننے سے اور رکوع مین قرآن پڑہنے سے عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے رکوع مین قرآن پڑہنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَالثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنْ أَنْ يَقْرَأَ وَهُوَ رَاكِعٌ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی ہے جو اوپر گزرا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا سرخ زینون سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی سے عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ نَهَى عَنِ الْمَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ وَخَوَاتِيمِ الذَّهَبِ ترجمہ جو اوپر گزرا مگر اس مین ریشمی کپڑے کا ذکر نہین ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے عَنْ عِمْرَانَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ ترجمہ عمران سے روایت ہے منع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے کے پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور سبز یا سرخ برتنون مین پانی پینے سے

جو لکھی ہوتے ہین اسلیے کہ اوس زمانے مین وہ شراب کے برتن تہی ۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ
مِنْ نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَھَبٍ فَاَعْرَضَ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّکَ جِئْتَنِیْ وَفِیْ یَدِکَ جَمْرَۃٌ مِّنْ نَّارٍ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص نجران کا رہنے
والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا وہ سونے کی انگوٹھی پہنے تہا آپنے اوسکی طرف توجہ نہ کی اور فرمایا تو آیا میرے
پاس ہاتھ مین انگارہ لیکر عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَجُلًا کَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ
خَاتَمٌ مِّنْ ذَھَبٍ وَّفِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَۃٌ اَوْ جَرِیْدَۃٌ فَضَرَبَ بِھَا النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَہٗ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَا تَطْرَحُ ھٰذَا الَّذِیْ فِیْ اِصْبَعِکَ فَاَخَذَہُ
الرَّجُلُ فَرَمٰی بِہٖ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ قَالَ رَمَیْتُ بِہٖ قَالَ مَا
بِھٰذَا اَمَرْتُکَ اِنَّمَا اَمَرْتُکَ اَنْ تَبِیْعَہٗ فَتَسْتَعِیْنَ بِثَمَنِہٖ ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس بیٹھا تہا وہ سونے کی انگوٹھی پہنا تہا اور آپکے ہاتھ مین ایک چہڑی تہی یا شاخ آپنے اوس سے مارا اوسکی انگلی پر
وہ شخص بولا مین نے کیا کیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا نکال ڈال اسکو اپنی انگلی سے یہ سنکر اوس شخص نے انگوٹھی کو نکالا اور
پہینک دیا پھر آپنے اوس شخص کو دیکھا تو پوچھا انگوٹھی کیا ہوئی وہ بولا مین نے پہینک دی آپنے فرمایا مین نے یہ نہین کہا تہا
بلکہ میرا مطلب یہ تہا کہ اوسکو بیچ اور قیمت اوسکی اپنی کام مین صرف کر۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ
الْخُشَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ فِیْ یَدِہٖ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ یَقْرَعُہٗ بِقَضِیْبٍ مَّعَہٗ فَلَمَّا
غَفَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاہُ قَالَ مَا اُرَانَا اِلَّا قَدْ اَوْجَعْنَاکَ وَاَغْرَمْنَاکَ ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی کے
ہاتھ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی دیکھی سونے کی آپ ایک چہڑی سے اوسکو مارنے لگے جب آپ غافل
ہوئے تو ابو ثعلبہ نے اوسکو نکالکر پہینک دیا آپنے فرمایا ہم نے تجہے تکلیف دی اور تیرا نقصان کیا عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ
الْخَوْلَانِیِّ اَنَّ رَجُلًا مِّمَّنْ اَدْرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ نَحْوَہٗ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ
الْخَوْلَانِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی رَجُلٍ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ نَحْوَہٗ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ یَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَھَبٍ فَضَرَبَ اِصْبَعَہٗ بِقَضِیْبٍ کَانَ مَعَہٗ حَتّٰی رَمٰی بِہٖ ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ۔ ابن شہاب نے اس حدیث کو مرسلاً روایت
کیا۔ امام نسائی نے کہا مرسل دیا وہ ٹھیک ہے **مِقْدَارُ** مَا یُجْعَلُ فِی الْخَاتَمِ مِنَ الْفِضَّۃِ انگوٹھی مین کتنی چاندی
ہونا چاہیے عَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِیْدٍ فَقَالَ
مَالِیْ اَرٰی عَلَیْکَ حِلْیَۃَ اَھْلِ النَّارِ فَطَرَحَہٗ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ شَبَہٍ فَقَالَ مَالِیْ اَجِدُ مِنْکَ رِیْحَ
الْاَصْنَامِ فَطَرَحَہٗ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ اَتَّخِذُہٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَّلَا تُتِمَّہٗ مِثْقَالًا ترجمہ بریدہ

سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور وہ لوہے کی انگھوٹی پہنا تہا آپنی فرمایا مین دیکھتا ہون تو
دوزخیون کا زیور پہنے ہے اوسنی اوتار کر پھینک دیا پھر آیا اور پیتل کی انگھوٹی پہنا تہا آپنی فرمایا مین تجھہ مین سی بتون کی بو
پاتا ہون (اس لیے کہ بت پیتل کے بنتے ہین) اوس نے اوتار کر پھینک دی اور کہا یا رسول اللہ پھر کس چیز کی بناؤن آپنے
فرمایا چاندی کی لیکن ایک مثقال سے کم رہے (مثقال ساڑہی چار ماشے کا ہوتا ہی) **صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی کیسی تہی **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا
مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ وَنَقْشُهُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک چاندی کی انگھوٹی بنائی تہی اوسکا نگینہ حبشی تھا (یعنی عقیق کیونکہ وہ حبش مین ہوتا ہی) اور اوس مین نقش تھا محمد
رسول اللہ **ف** دوسری روایت مین ہی کہ اوسکا نگینہ بھی چاندی کا تہا شاید دو انگھوٹیان ہون اور شاید حبشی سے یہ مراد
ہو کہ اوسکا بنانے والا حبشی تھا یا حبش سے آئی ہو اور عقیق جیسے یمن مین ہوتا ہی ویسے ہی حبش مین بھی ہوتا ہی اور بعضون نے کہا
کہ عقیق یمن مین ہوتا ہے اور حبشی سے یہ مراد ہی کہ وہ عقیق کالے رنگ کا تہا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ فِضَّةٍ يَتَخَتَّمُ بِهِ فِي يَمِينِهِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ ترجمہ انس
بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا لوگون نے کہا روم کے لوگ نہین پڑہتے
اوس کتاب کو جسپر مہر نہ ہو (لکھنے والے کی) تب آپنی ایک انگھوٹی بنوائی چاندی کی گویا مین اوسکی سفیدی کو دیکھ رہا ہون اوس مین
کھدا تہا محمد رسول اللہ **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حَتَّى مَضَى
شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى بِنَا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ ترجمہ انس سے روایت ہی ایکبار رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز مین دیر کی آدہی رات تک پھر باہر نکلے اور نماز پڑہی ہمارے ساتھ مین گویا آپکے
انگھوٹی کی سفیدی کو دیکھ رہا ہون جو آپکے ہاتھ مین تہی چاندی کی **مَوْضِعُ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ** کون سے ہاتھ مین انگھوٹی
پہنے **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی ہاتھ مین انگھوٹی پہنتے تہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَتَخَتَّمُ بِيَمِينِهِ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے بھی ایسی ہی روایت ہی **لُبْسُ خَاتَمِ حَدِيدٍ مَلْوِيٍّ عَلَيْهِ بِفِضَّةٍ** لوہے
کی انگھوٹی پہننا جسپر چاندی چڑہی ہو **عَنْ** مُعَيْقِيبٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيدًا مَلْوِيًّا
عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ وَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِي فَكَانَ مُعَيْقِيبٌ عَلَى خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ معیقیب سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی لوہے کی تہی اوسپر چاندی لپیٹی ہوئی تہی کبھی وہ انگھوٹی میرے ہاتھ مین
ہوتی تو معیقیب آپ کی انگھوٹی پر مقرر تھے (یعنی اوس کی حفاظت کرتے) **لُبْسُ خَاتَمِ صُفْرٍ** کانسے کے انگھوٹی پہننا **عَنْ**
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَكَانَ

فِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَجُبَّةُ حَرِيرٍ فَأَلْقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتُكَ آنِفًا فَأَعْرَضْتَ عَنِّي فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ فِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ إِذًا بِجَمْرٍ كَثِيرٍ قَالَ إِنَّ مَا جِئْتَ بِهِ لَيْسَ بِأَجْزَأَ عَنَّا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلَكِنَّهُ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ فَبِمَاذَا أَتَخَتَّمُ قَالَ حَلْقَةً مِنْ حَدِيدٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ صُفْرٍ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص بحرین سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور سلام کیا آپنے جواب نہ دیا اسکے ہاتھ مین ایک انگھوٹی تھی سونے کی اور ایک جبہ پہنے تہا ریشم کا وہ دونون اوتار ڈالے پھر آیا اور سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا وہ بولا یا رسول اللہ ابھی مین آپ پاس گیا تھا آپنے دیکھا نہین میری طرف آپنے فرمایا تیرے ہاتھ مین اوسوقت ایک انگارہ تہا وہ بولا تو مین بہت سے انگارے لایا ہون آپنے فرمایا جو تو لایا وہ ہماری لیے حرہ (ایک مقام ہے مدینے کے پاس) کے پتھرون سے زیادہ مفید نہین ہے (یعنی سونے کے ڈلے اور زمین کے پتھر دونون برابر ہین) البتہ دنیا کی پونجی ہے پھر وہ بولا مین کس چیز کی انگھوٹی بناؤن آپنے فرمایا لوہے کا ایک چھلہ بنالے یا چاندی کا یا کانسی کا عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّخَذَ حَلْقَةً مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُوغَ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى نَقْشِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپنے ایک چاندی کا چھلہ بنایا تہا تو فرمایا جسکا جی چاہے وہ ایسا چھلہ بنوالے مگر جو اوسپر کہدا ہے وہ نہ کہدوا وے (اس لیے کہ اوسپر محمد رسول اللہ کہدا تہا اور وہ آپکے مہر تھی جو پروانون اور خطون پر کیجاتی پھر دوسرا ایسی مہر اگر کھدواتا تو خرابی ہوتی) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَنَقَشَ عَلَيْهِ نَقْشًا قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ ثُمَّ قَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِهِ فِي يَدِهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی بنائی اور اوسپر کندہ کرایا پھر فرمایا ہم نے انگھوٹی بنائی ہے اور کندہ کرایا ہے اب کوئی دوسرا ویسا کندہ نہ کرا وے انس نے کہا مین اوس کے چمک گویا آپکے ہاتھ مین دیکھ رہا ہون

قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا انگھوٹی پر عربی کندہ نہ کراؤ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روشنی لو مشرکون کی آگ سے (یعنی اون سے صلاح مشورہ نہ لو وہ تو دشمن مین تم کو بری بات بتاوینگے) اور مت کندہ کراؤ عربی اپنی انگھوٹیون پر ف عربی سے مراد آپنے اپنی تئین کہا ہے یعنی میرا نام کندہ مت کراؤ یعنی محمد رسول اللہ نہ کہدواؤ تاکہ میری مہر کا شبہہ نہو

النَّهْيُ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ کلمہ کی انگلی مین انگھوٹی پہننے کے ممانعت

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ سَلِ اللَّهَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ يَعْنِي بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ سے مانگ ہدایت اور ٹھیک بات اور ٹھیک کام اور منع کیا مجھکو اس انگلی اور اوس انگلی مین انگھوٹی پہننے سے اور کلمہ

کیا کلمہ کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی کیطرف عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِي هَذِهِ وَ
هَذِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي
وَنَهَانِي أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَقَالَ عَاصِمٌ أَحَدُهُمَا ترجمہ وہی گزرا

نَزْعُ الْخَاتَمِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ پاخانے جانے وقت انگوٹھی اوتار لینا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے میں جاتے
لگتے تو انگوٹھی اوتار لیتے **ف** اسلیے کہ اوس میں اللہ جل جلالہ کا نام تہا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ فَصَّهُ مِنْ قِبَلِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَأَلْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا وَأَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتیلی کی طرف رکہا لوگون نے بہی سونے کی انگوٹھیان بنوائین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اوتار کر پہینک دی لوگون نے بہی اوتار ڈالین عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ فَطَرَحَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی
انگوٹھی بنائی اور اوسکا نگینہ ہتیلی کی طرف رکہا لوگون نے بھی انگوٹھیان بنائین آپنے اپنی انگوٹھی پہینک دی اور فرمایا اب کبھی نہ
پہنونگا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ
وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْقُشَ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا ثُمَّ جَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ
كَفِّهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی پہنی سونے کی پھر اوسکو اوتار ڈالا اور چاندی
کی انگوٹھی پہنی جسمین کہدا تھا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور فرمایا کسی کو نہین چاہیے کہ اپنی انگوٹھی مین یہہ کندہ کراوی اور اوسکا
نگینہ ہتیلی کیطرف رکہا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا
رَآهُ أَصْحَابُهُ فَشَتْ خَوَاتِيمُ الذَّهَبِ فَرَمَى بِهِ فَلَا أَدْرِي مَا فَعَلَ ثُمَّ أَمَرَ بِخَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ أَنْ يُنْقَشَ فِيهِ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَكَانَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى مَاتَ وَفِي
يَدِ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِينَ مِنْ عَمَلِهِ فَلَمَّا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ دَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ فَخَرَجَ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى قَلِيبٍ لِعُثْمَانَ فَسَقَطَ فَالْتُمِسَ فَلَمْ يُوجَدْ فَأَمَرَ بِخَاتَمٍ مِثْلِهِ وَنَقَشَ
فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی تین دن
تک جب آپکے اصحاب نے یہہ دیکھا تو سونے کی انگوٹھیان پہیل گئین یعنے سب نے پہننا شروع کیا) آپنے یہہ دیکھکر اوس انگوٹھی کو
پہینک دیا معلوم نہین وہ کیا ہوئی پھر آپنے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور حکم کیا اوسمین یہہ کہودنے کا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ و

انگھوٹی رہی آپکے ہاتھ مین ہی یہانتک کہ آپنے وفات پائی پہر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رہی یہانتک کہ انہون نے
وفات پائی پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رہی یہانتک کہ اونہون نے وفات پائی پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ
مین رہی چھہ برس تک اون کی خلافت مین جب بہت خط لکھے جانے لگے تو عثمان نے وہ انگھوٹی ایک انصاری کو دیدی اوس
سے مہر کیجاتی ایکدن وہ انصاری عثمان کے ایک کنوے پر گیا وہ انگھوٹی اوسمین گر پڑی بہت ڈھنڈوایا لیکن نملی آخر عثمان
نے حکم کیا ویسی ہی اور ایک انگھوٹی بنانے کا اور اوس مین کندہ کرایا محمد رسول اللہ عن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من ذہب وکان یجعل فصہ فی باطن کفہ فاتخذ الناس خواتیم من ذہب
فطرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطرح الناس خواتیمہم واتخذ خاتما من فضۃ فکان یختم بہ و
لا یلبسہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنوائی اور اوسکا نگینہ اندر
ہتھیلی کیطرف کیا تھا لوگون نے بہی سونے کی انگھوٹیان بنوائین رسول اللہ صلعم نے اوسکو پہینک دیا لوگون نے بہی
اپنی انگھوٹیان اوتار کر پہینک دین پھر آپنے ایک چاندی کی انگھوٹی بنوائی اوس سے مہر کیجاتی لیکن آپ اوسکو پہنتے نہین فقط

باب الجلاجل

گھونگھرو اور گھنٹی کا بیان عن ابی بکر بن ابی شیخ قال کنت جالسا مع سالم فمر بنا رکب
لام البنین معہم اجراس فحدث نافعا سالم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب الملائکۃ
رکبا معہم جلجل کم تری مع ہولاء من الجلجل ترجمہ ابو بکر بن ابی شیخ سے روایت ہی مین سالم کے پاس بیٹھا تھا
اتنے مین ام البنین کا ایک قافلہ نکلا اون کے ساتھ گھنٹیان تہین تو سالم نے نافع سے حدیث بیان کی کہ مین نے اپنے باپ سے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہین جاتے اوس قافلے کے جسمین گھنٹا ہو ان کے ساتھ تو کتنی گھنٹیان ہین
ف مراد گھنٹی سے وہ ہی جو جانورون کے گلے مین پڑا ہوتا ہی اور جب جانور چلتا ہی تو اوسکی آواز برابر آتی رہتی ہی عن
ابی بکر بن موسی قال کنت مع سالم بن عبد اللہ فحدث سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا جلجل ترجمہ ابو بکر بن موسے سے روایت ہی مین سالم کے ساتھ تہا اونہون نے
حدیث بیان کی اپنے باپ سے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا فرشتے نہین ساتھ رہتے مین اون قافلون کے
جن مین گھنٹا ہو عن سالم عن ابیہ رفعہ قال لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا جلجل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل
الملائکۃ بیتا فیہ جلجل ولا جرس ولا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا جرس ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین گھونگھرو یا گھنٹا ہو اور فرشتے اون
لوگون کے ساتھ نہین رہتے جن مین گھنٹا ہو عن ابی الاحوص عن ابیہ قال کنت جالسا عند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرآنی رث الثیاب فقال الک مال قلت نعم یا رسول اللہ من کل المال قال فاذا

أَتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُهُ عَلَيْكَ ترجمہ ابو الاحوص سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا آپنے میری کپڑے پہنے ہوئے دیکھے تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ
سب کچھ موجود ہے آپنے فرمایا پھر جب اللہ نے تجھکو مال دیا ہے تو اوسکا اثر تیرے اوپر ظاہر ہونا چاہیے (یعنی پہنی اور صرف کر
اسلیے کہ مال کی غایت یہی ہے کہ انسان اوسکو اپنے کاموں میں صرف کرے آپ راحت اوٹھاوے اور خدا کے بندوں کو راحت
دیوے اگر یہ نہیں تو مال ہے کیا فائدہ پڑی رہا دن سنگ وچہ زر) عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي ثَوْبٍ دُونٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ قَالَ
قَدْ آتَانِي اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ أَثَرُ نِعْمَةِ
اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ ترجمہ ابو الاحوص سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے بری کپڑے
پہنے ہوئے آپنے فرمایا کیا تیرے پاس مال ہے وہ بولا ہاں سب طرح کا مال ہے آپنے فرمایا کون کون سی طرح کا وہ بولا اللہ نے مجھے
اونٹ اور گائے اور بکریاں اور گھوڑے اور غلام اور لونڈی دیے ہیں آپنے فرمایا پھر جب اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو چاہیے کہ اوسکا
احسان اور فضل تیرے اوپر معلوم ہو (یعنی لوگ تجھے کھاتا پیتا مرفہ الحال سمجھیں) آخِرُ كِتَابِ الزِّينَةِ مِنَ
السُّنَنِ تمام ہوئی کتاب زینت کی سنتوں میں سے ذِكْرُ الْفِطْرَةِ فطرت کا بیان ف فطرت کے معنی لغت
میں پیدائش کے ہیں اور یہاں پر مراد وہ سنتیں ہیں جو اگلے پیغمبروں کیوقت سے چلی آئی ہیں اور یہانتک پرانی ہوگئی ہیں کہ انکو
فطرت کہنا چاہیے تورپشتی نے کہا فطرت سے مراد دین ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا مراد یہاں
دین ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے قرار دیا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ
الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَالِاسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں فطرتی ہیں مونچھیں کترنا اور بغل کے بال اوکھیڑنا اور ناخون کاٹنا اور
زیر ناف کے بال مونڈنا اور ختنہ کرنا إِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ مونچھیں کٹوانا اور داڑھی چھوڑ دینا عَنِ ابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کترو مونچھوں کو اور چھوڑ دو داڑھیوں کو حَلْقُ رُءُوسِ الصِّبْيَانِ بچوں کا سر مونڈنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ
قَالَ أَمْهَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ
الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوا لِي الْحَلَّاقَ فَأَمَرَ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا مُخْتَصَرٌ
ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی جعفر بن ابی طالب کے گھر والوں کو (جو بھائی تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) عزیزوں کو تین روز کی (اون پر رونے کے لیے اور رنج کرنے کے لیے) پھر آپ انکے پاس آئے اور
فرمایا مت رووے میرے بھائی پر آج سے اور فرمایا بلاؤ میرے بھائی کے بچوں کو ہم لائے گئے جوزوں کی طرح (یعنی چھوٹے چھوٹے

سر کے بال) آپنے فرمایا بلاؤ حجام کو پہر آپنے حکم دیا سر مونڈنے کا **ذکر النھی عن ان یحلق بعض شعر
الصبی ویترک بعضہ** بچہ کا سر کچھہ مونڈنا اور کچھہ رکھنا منع ہی عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن
القزع ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے (قزع کہتی ہین سر کچھہ
بال کٹنے کو اور کچھہ مونڈنے کو دوسری حدیث میں ہی کہ یا سارا سر منڈاؤ یا سارے سر پر بال رکھو) عن ابن عمر یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن القزع عن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن القزع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن القزع ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **اتخاذ
الجمۃ** پٹہ بال رکھنا عن البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مربوعا عریض ما بین
المنکبین کث اللحیۃ تعلوہ حمرۃ جمتہ الی شحمتی اذنیہ لقد رایتہ فی حلۃ حمراء ما رایت احسن
منہ ترجمہ براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد میانہ تہا دونوں مونڈھوں کے بیچ میں بہت جگہ تہی
(یعنی سینہ چوڑا تہا) داڑہی خوب گہنی تھی اوپر کچھہ سرخی نمودار تہی سر کے بال کانوں کی لو تک تہے میں نے آپکو سرخ جوڑا
پہنے ہوئے دیکہا آپسے زیادہ میں نے کسی کو اچہا نہیں دیکہا عن البراء قال ما رایت من ذی لمۃ احسن فی حلۃ
حمراء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولہ شعر یضرب منکبیہ ترجمہ براء سے روایت ہی میں نے کسی بال والے
کو جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکہا آپکے بال مونڈہوں کے قریب تہے عن
انس قال کان شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی نصف اذنیہ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بال کانوں کے آدہوں آدہ تک تہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضرب شعرہ الی منکبیہ
ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈہوں تک پہونچتے تہے **تسکین الشعر** بالوں کو برابر کرنا یعنی
کنگہی کر کے یا تیل ڈالکے عن جابر بن عبد اللہ انہ قال اتانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرای رجلا ثائر
الراس فقال اما یجد ھذا ما یسکن بہ شعرہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
پاس آئے تو ایک شخص کو دیکھا اوس کے بال سر کے پریشان تہے آپنے فرمایا کیا اس سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ اپنے بال برابر کرے عن
ابی قتادۃ قال کانت لہ جمۃ ضخمۃ فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یحسن الیھا وان یترجل
فی کل یوم ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہی اون کے سر پر بالوں کا انبوہ تہا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچہا آپنے فرمایا ان کو اچہی طرح رکھو اور ہر روز کنگہی کرو **فرق الشعر** بالوں میں مانگ نکالنا عن ابن عباس ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسدل شعرہ وکان المشرکون یفرقون شعورھم وکان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر فیہ بشیء ثم فرق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بعد ذلک ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو چہوڑ دیتے تھی اور

اُن مشرکین بالون مین مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اہل کتاب کی موافقت کو (یعنی یہود و نصاریٰ کی) جن باتون مین آپ کو کچھ حکم نہوتا) اور جن مین حکم ہو جاتا اون مین آپ کبھی اہل کتاب کی موافقت نکرتے) پھر آپ مانگ نکالنے لگے اس کے بعد **ف** شاید آپ کو حکم ہوا مانگ نکالنے کا اب مانگ نکالنا سنت ہے رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی اور جو کوئی اس سنت کو چھوڑ کر نصاریٰ کی مشابہت کرے وہ گمراہ ہے

اَلتَّرَجُّلُ کنگھی کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدٌ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاهِ قَالَ مِنْهُ التَّرَجُّلُ ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جسکا نام عبید تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے بہت عیش مین پڑجانے سے اوسی کی ایک قسم کنگھی کرنا ہے **ف** یعنی ہر وقت کنگھی کرنا اپنے تئین عورتون کی طرح آراستگی مین رکھنا مکروہ ہے مردون کا یہ کام نہین کہ وہ رات دن ایسے لغو کامون مین اپنی اوقات صرف کرین ونکا کام یہہ ہے کہ وہ علم حاصل کرین

اَلتَّيَامُنُ فِي التَّرَجُّلِ کنگھی داہنی طرف سے شروع کرنا **عَنْ** عَائِشَةَ وَذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَنَعْلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنے کو وضو اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے مین

اَلْاَمْرُ بِالْخِضَابِ خضاب کرنیکا حکم **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ ترجمہ ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے اون دونون نے سنا ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ بالون کو نہین رنگتے تم اونکا خلاف کرو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھی اور فائدہ مند کامون کو اگر یہود اور نصاریٰ نہ کرین تو ہم کو کرنا چاہیے اور اونکی مخالفت کو برا نہ سمجھنا چاہیے مسلمان کا یہہ فرض ہے کہ وہ جو اچھی بات حکمت کے مطابق دیکھے اوسکو اختیار کرے بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہو بلکہ جو بات شریعت کے خلاف ہے وہ حکمت کے بھی بخلاف ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَاَنَّهٗ ثَغَامَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا اَوْ اخْضِبُوْا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ابو قحافہ (ابو بکر صدیق کے باپ) کو لیکر آئے اون کے سر کے بال اور داڑھی کے بال دونون ثغامہ (ایک گھانس ہے جو بالکل سفید ہوتی ہے) کے طرح ہو رہے تھی آپنے فرمایا انکا رنگ بدلو یا خضاب کرو

تَصْغِيْرُ اللِّحْيَةِ داڑھی کا زرد کرنا **عَنْ** عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ ترجمہ عبید سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمر رضہ کو دیکھا وہ اپنی داڑھی کو زرد کرتے تھے مین نے اون سے اسکا سبب پوچھا اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے

تَصْغِيْرُ اللِّحْيَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ داڑھی کو زرد کرنا ورس

اور زعفران سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ
وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ رض مدینے میں آئے تو ہم کو خطبہ سنایا اور
ایک گچھا بالون کا لیا اور کہا میں نے یہ کام کسی کو کرتے نہیں دیکھا سوا یہودیوں کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا
نام زور رکھا ہے ف اسلیے کہ زور کہتے ہیں فریب کو یہ بھی ایک فریب ہے کہ دوسری کسی کے بال اپنے سر میں لگالیوے اور لوگوں کو
دکھاوے کہ یہ میرے سر کے بال ہیں وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ چیتھڑوں سے بال جوڑنا عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ بِخِرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَأَلْقَاهَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقَالَ هُوَ
هَذَا تَجْعَلُهُ الْمَرْأَةُ فِي رَأْسِهَا ثُمَّ تَخْتَمِرُ عَلَيْهِ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا تم کو زور سے پھر ایک کالا چیتھڑا (یعنی کپڑے کا ٹکڑا جسکو چونڈی بھی کہتے ہیں) نکالا اور لوگوں کے سامنے ڈالدیا اور کہا زور یہی
ہے عورت اسکو اپنے سر میں رکھکر اوپر سے اوڑھنی اوڑھ لیتی ہے عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ
وَالزُّورُ الْمَرْأَةُ تَلُفُّ عَلَى رَأْسِهَا ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زور سے زور وہ ہے
جو اپنے سر پر لپیٹے (بال زیادہ دکھلانے کو) لَعْنُ الْوَاصِلَةِ جوڑنیوالی پر لعنت عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بال جوڑنیوالی پر
لَعْنُ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ بال جوڑنیوالی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي عُرَيِّسٌ وَإِنَّهَا اشْتَكَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا فَهَلْ عَلَيَّ
جُنَاحٌ إِنْ وَصَلْتُ لَهَا فِيهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ اسماء سے روایت ہے ایک عورت آئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی یا رسول اللہ میری ایک بیٹی ہے جو نئی دولہن ہے وہ بیمار ہوئی اوس کے سر کے بال
گرگئے تو کیا مجھپر گناہ ہوگا اگر میں اور بال اوسکے سر میں جوڑدوں آپنے فرمایا اللہ نے لعنت کی ہے بال جوڑنیوالی اور جڑوانے
والی پر لَعْنُ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوتَشِمَةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے لعنت کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانیوالی پر اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لَعْنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ
وَالْمُتَفَلِّجَاتِ منہ کے روئیں اکھیڑنیوالیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ
وَالْمُتَفَلِّجَاتِ أَلَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی اللہ
نے منہ کے روئیں اکھیڑنیوالیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر کیا نہ ہو جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت
کی اوسپر میں بھی لعنت کرتا ہوں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ
وَالْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

پر اور دانتون کو کشادہ کرنیوالیون پر اور منہ کے رونگٹین اوکہیڑنے والیون پر جو اسد کی پیدایش کو بدلتی ہین **ف** معلوم
ہوا کہ اسد کی پیدایش یا فطرت کو بدلنا برا ہے مگر ختنہ کرنا مونچھین کترنا بغل کے بال لینا زیر ناف کے بال لینا اور جو چیزین
ان کے مثل ہین اون سے بھی خلقت بدلتی ہی لیکن چونکہ یہ باتین سب پیغمبر کرتے چلے آئے اسوجہ سے مثل فطرت او ر
پیدایش کے ہوگئین اسی لیے ان چیزون کو ہمارے پیغمبر نے فطرتی سنت کہا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ
وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ
وَمَا لِي لَا أَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداسد بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی اسد نے
منہ کے بال اوکہیڑنیوالیون پر اور دانت کو کشادہ کرنیوالیون پر اور گودنا گودانے والیون پر جو اسد تعالی کی خلقت کو بدلتی
ہین ایکعورت اون کے پاس آئے اور کہنے لگی تم ایسا ایسا کہتے ہو اونہون نے کہا مین کیون نہ کہون جیسا رسول اسد صلی اسد علیہ
وسلم نے فرمایا ہے **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ أَلَا
أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے عبداسد بن مسعود نے کہا لعنت کی اسد
نے گودوانیوالیون پر اور منہ کے بال اوکہیڑنیوالیونپر اور دانتون کو کشادہ کرنیوالیون پر آگاہ ہو مین لعنت کرتا ہون جن پر
رسول اسد صلعم نے لعنت کی **اَلتَّزَعْفُرُ** زعفران کا رنگ **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ترجمہ انس سے روایت ہے منع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ سے **عَنْ**
أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ جِلْدَهُ ترجمہ انس سے روایت ہے منع کیا رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم نے مرد کو بدن پر زعفران لگانے سے **اَلطِّيبُ** خوشبو کا بیان **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطِيبٍ لَمْ يَرُدَّهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس جب
خوشبو کوئی لاتا تو آپ اوسکو نہ پھیرتے (یعنی لے لیتے) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم نے فرمایا جسکے سامنے خوشبو پیش کیجاوے تو وہ اوسکو نہ پھیرے اس لیے کہ اوسکا بوجھ تہوڑا ہے اور خوشبو عمدہ ہے **عَنْ**
زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّنَّ
طِيبًا ترجمہ زینب سے روایت ہے جو بی بی تہین عبداسد بن مسعود رض کی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین
سے عشا کی نماز مین آوے (یعنی جو عورت عشا کی نماز کیلیے مسجد مین آنا چاہے) تو خوشبو نہ لگاوے **عَنْ** زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ
عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِذَا خَرَجْتِ إِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسِّي طِيبًا ترجمہ زینب سے روایت
ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب تو عشا کی نماز کو نکلے تو خوشبو نہ لگا **عَنْ** زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيبًا ترجمہ زینب سے روایت ہے رسول اسد صلعم نے

فرمایا جو کوئی تم میں سے مسجد کو جانے لگے تو خوشبو نہ لگا دے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ
اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْھَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو کوئی عورت دھونی لیوے (خوشبو کی) تو ہمارے ساتھ عشا کی جماعت میں نہ آوے ذِکْرُ اَطْیَبِ الطِّیْبِ عمدہ خوشبو کونسی
ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَاَۃً حَشَتْ خَاتَمَھَا بِالْمِسْکِ فَقَالَ وَھُوَ اَطْیَبُ
الطِّیْبِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ذکر کیا جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھر لی
تھی تو فرمایا یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے تَحْرِیْمُ لُبْسِ الذَّھَبِ سونا پہننے کی ممانعت عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَحَلَّ لِاِنَاثِ اُمَّتِی الْحَرِیْرَ وَالذَّھَبَ وَحَرَّمَہٗ عَلٰی ذُکُوْرِھَا ترجمہ
ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے حلال کیا میری امت کی عورتوں کے لیے
ریشم اور سونے کو اور حرام کیا مردوں پر اَلنَّھْیُ عَنْ لُبْسِ خَاتَمِ الذَّھَبِ سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ نُھِیْتُ عَنِ الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ وَخَاتَمِ الذَّھَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاکِعٌ ترجمہ عبداللہ بن عباس رض نے کہا منع کیا گیا میں
سرخ رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِی النَّبِیُّ
عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاکِعٌ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ ترجمہ امیر المومنین علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلعم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن رکوع
میں پڑھنے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے عَنْ عَلِیٍّ یَقُوْلُ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَ
قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاکِعٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَۃِ فِی الرُّکُوْعِ ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِیَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَلُبْسِ الْقَسِّیِّ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاکِعٌ عَنْ
عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ لُبْسِ ثَوْبٍ مُعَصْفَرٍ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِخَاتَمِ
الذَّھَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیَّۃِ وَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاکِعٌ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثِیَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْحَرِیْرِ وَاَنْ یَقْرَاَ وَھُوَ رَاکِعٌ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ ترجمہ ان سب روایتوں کا
وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کی انگوٹھی سے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّھَبِ ترجمہ وہی جو گذرا صِفَۃُ خَاتَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَقْشِہٖ رسول اللہ صلعم کی انگوٹھی
کا بیان اور اوسپر جو کندہ تھا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّھَبِ فَلَبِسَہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ الذَّھَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ کُنْتُ
اَلْبَسُ ھٰذَا الْخَاتَمَ وَاِنِّیْ لَنْ اَلْبَسَہٗ اَبَدًا فَنَبَذَہٗ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنوائی پھر اوسکو پہنا لوگون نے بھی سونے کی انگھوٹھیان بنوائین آپنے فرمایا مین اسکو پہنتا تہا لیکن اب نہ پہنونگا کبھی پھر آپنے اوسکو اوتار ڈالا لوگون نے بھی اوتار ڈالین عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی پر یہ کندہ تہا محمد رسول اللہ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگھوٹی بنوائی اوسکا نگینہ عقیق تہا سیاہ اور اوسپر کندہ تہا محمد رسول اللہ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ فَقَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا لوگون نے کہا روم کے لوگ اوس خط کو نہین پڑہتے (یعنے اوسپر لحاظ نہین کرتے) جسپر مہر نہ ہو اوسوقت آپنے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا مین اوسکی سفیدی کو دیکھ رہا ہون اور اوس مین کندہ کرایا محمد رسول اللہ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی بنوائی چاندی کی اوسکا نگینہ حبشی تہا (یعنی کالا تہا یا حبش کے ملک سے آیا تہا) یا بنانیوالا اوسکا حبشی تہا عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی چاندی کی تھی اور نگینہ بھی چاندی کا تہا (ابن عبد البر نے کہا یہی صحیح ہے) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ أَحَدٌ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے انگھوٹی بنوائی اور اوسپر کندہ کرایا اب کوئی ویسا کندہ نہ کراوے

مَوْضِعُ الْخَاتَمِ

انگھوٹی کس اونگلی مین پہنے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا فَقَالَ إِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگھوٹی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگھوٹی بنوائی ہے اور اوسپر کندہ کرایا ہے اب کوئی ویسا کندہ نہ کراوے اور مین اوسکی چمک دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلعم کے چھنگلیا مین عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داہنی ہاتھ مین انگھوٹی پہنتے عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِصْبَعِهِ الْيُسْرَى ترجمہ انس سے روایت ہے گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی کی سفیدی کو دیکھ رہا ہون بائین ہاتھ کی انگلی مین عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُسْرَى الْخِنْصَرَ ترجمہ ثابت سے روایت ہے لوگون نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی کا حال انھون نے کہا گویا مین اوس انگھوٹی کی چمک کو دیکھتا ہون

جو چاندی کی تھی اور اونہوں نے اپنے بائین ہاتہ کی چھنگلیا کو بلند کیا یعنے اسمین انگھوٹی پہنتے تہے عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ
سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ نَھَانِیْ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِی السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی ترجمہ ابوبردہ سے روایت
ہے یعنی حضرت علی مرتضیٰ سے سنا وہ کہتے تہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگھوٹی پہننے سے کلمے کی انگلی اور
بیچ کی انگلی مین عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَلْبَسَ فِیْ اِصْبَعِیْ ھٰذِہٖ وَفِی الْوُسْطٰی وَ
الَّتِیْ تَلِیْھَا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگھوٹی پہننے سے اس انگلی
مین (یعنی کلمے کی انگلی مین) اور بیچ کی انگلی مین اور جو انگلی اوسکے پاس ہے **مَوْضِعُ الْفَصِّ** نگینہ کسطرف ہو عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِّنْ ذَھَبٍ ثُمَّ طَرَحَہٗ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ
عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّنْقُشَ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ ھٰذَا وَجَعَلَ فَصَّہٗ فِیْ بَطْنِ کَفِّہٖ
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگھوٹی پہنتے تہے پھر اوسکو اوتار ڈالا اور چاندی کی انگھوٹی
پہنی اور اوسپر کندہ کرایا محمد رسول اللہ پھر فرمایا کسیکو نہین چاہیے کہ اپنی انگھوٹی پر یہ کندہ کراوے اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کیطرف
رکہی **طَرْحُ الْخَاتَمِ** وَتَرْکُ لُبْسِہٖ انگھوٹی اوتار ڈالنا اور اوسکو نہ پہننا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَہٗ قَالَ شَغَلَنِیْ ھٰذَا عَنْکُمْ مُنْذُ الْیَوْمَ اِلَیْہِ نَظْرَۃٌ وَاِلَیْکُمْ نَظْرَۃٌ
ثُمَّ اَلْقَاہُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی بنوائی اور اوسکو پہنا پھر آپ
نے فرمایا اس انگھوٹی نے میرا خیال بٹ دیا کبھی مین تم کو دیکھتا ہون کبھی انگھوٹی کو دیکھتا ہون پھر آپنے اوسکو اوتار ڈالا عَنِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ وَکَانَ یَلْبَسُہٗ فَجَعَلَ فَصَّہٗ فِیْ بَاطِنِ
کَفِّہٖ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّہٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَنَزَعَہٗ وَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اَلْبَسُ ھٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّہٗ
مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰی بِہٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنائی اوسکو آپ پہنا کرتے تہے آپنے اوسکا نگینہ ہتھیلی کیطرف کیا لوگون
نے بھی ایسا ہی کیا پھر آپ منبر پر بیٹھے اور انگھوٹی کو اوتارا اور فرمایا مین اس انگھوٹی کو پہنتا تہا اور اوسکا نگینہ اندر کیطرف
رکھتا تہا پھر آپنے اوسکو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا قسم خدا کی اب کبھی اوسکو نہ پہنونگا لوگون نے بھی اپنی اپنی انگھوٹیان
اوتار کر پھینک دین عَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ رَاٰی فِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ یَوْمًا وَاحِدًا
فَصَنَعُوْہُ فَلَبِسُوْہُ فَطَرَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَطَرَحَ النَّاسُ ترجمہ انس سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ مین ایک چاندی کی انگھوٹی دیکھی ایک دن لوگون نے بھی انگھوٹیان بنوائین اور پہنین پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوتار ڈالی اور لوگون نے بھی اوتار ڈالین عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ وَکَانَ یَجْعَلُ فَصَّہٗ فِیْ بَطْنِ کَفِّہٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَھَبٍ فَطَرَحَہٗ رَسُوْلُ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطرح الناس خواتیمہم ثم اتخذ خاتما من فضۃ فکان یختم بہ ولا یلبسہ ترجمہ
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا
لوگون نے بھی سونے کی انگھوٹیان بنوائین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوتار ڈالا لوگون نے بھی اوتار ڈالین
پھر آپنے چاندی کی ایک انگھوٹی بنوائی اوس سے مہر کردیتے لیکن اوسکو پہنتے نہین **عن ابن عمر** قال اتخذ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خاتما من ذہب وجعل فصہ مما یلی بطن کفہ فاتخذ الناس الخواتیم فالقاہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا البسہ ابدا ثم اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق
فادخلہ فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر ثم کان فی ید عمر ثم کان فی ید عثمان حتی ہلک فی بئر اریس ترجمہ
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی سونے کی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا لوگون
نے بھی ویسی ہی انگھوٹیان بنوائین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوتار ڈالا اور فرمایا اب کبھی اوسکو نہ پہنونگا پھر آپنے
چاندی کی ایک انگھوٹی بنائی اور اوسکو اپنے ہاتھہ مین رکھا پھر وہ آپ کی وفات کے بعد ابو بکر صدیق رض کے ہاتھہ مین رہی
پھر عمر فاروق رض کے ہاتھہ مین رہی پھر عثمان رض کے ہاتھہ مین رہی یہان تک کہ اریس کے کنوے مین گر پڑی پھر ہرچند تلاش کی
لیکن نہ ملی اور اوس روز سے فتنہ شروع ہوگیا **ذکر** ما یستحب من لبس الثیاب وما یکرہ منہا کیسے کپڑے
پہننا بہتر ہین اور کیسے برے ہین **عن ابی الاحوص** عن ابیہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرانی سیئ
الہیئۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل لک من شیء قال نعم من کل المال قد اتانی اللہ فقال اذا کان
لک مال فلیر علیک ترجمہ ابو الاحوص سے روایت ہی اوس نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
گویا آپنے میری حالت بری دیکھی (یعنی میلے کچیلے کپڑے) آپنے فرمایا کیا تیرے پاس کچھہ ہی مین نے کہا ہان ہر طرح کا مال اللہ نے مجھے
دیا ہی آپنے فرمایا جب تیرے پاس مال ہی تو تجھپر دکھنا چاہیے (یعنی مال کا اثر تیرے اوپر ظاہر ہو) اچھے صاف کپڑے پہنے اچھے
صاف مکان مین رہے **ف** حکما نے اتفاق کیا ہی کہ انسان کی صحت اور تندرستی کے لیے غذا سے بھی زیادہ صفائی اور
پاکیزگی کی ضرورت ہی ہر روز نہانا اور پانچون وقت وضو کرنا اور کپڑون کو صاف اوجلے رکھنا اور مکان کو جھاڑ پونچھہ کر صاف
رکھنا ضرور ہی **ذکر** النہی عن لبس السیراء سیرا کے پہننے کی ممانعت **ف** سیرا ایک قسم کی چادر ہی جس مین زرد لکیرین
ہوتی ہین اور اوس مین ریشم ملا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا نرا ریشم ہوتا ہی اور یہی صحیح ہے **عن عمر بن الخطاب** انہ رای
حلۃ سیراء تباع عند باب المسجد فقلت یا رسول اللہ لو اشتریت ہذا لیوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا
علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ہذہ من لا خلاق لہ فی الآخرۃ قال فاتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد منہا بحلل فکسانی منہا حلۃ فقال یا رسول اللہ کسوتنیہا
وقد قلت فیہا ما قلت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم اکسکہا لتلبسہا انما کسوتکہا لتکسوہا او لتبیعہا

فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مِنْ أُمِّهِ مُشْرِكًا ترجمہ حضرت امیر المومنین عمر رضہ سے روایت ہے انہوں نے ایک جوڑا دیکھا سیر کا جو مسجد کے
دروازے پر بکتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کاش آپ اسکو لے لیتے جمعے کے روز پہننے کے لیے اور جب ملکوں سے لوگ
آپکے ملنے کو آتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو تو وہ پہنیگا جسکو آخرت سے بہرہ نہیں پھر اوسی قسم کے کئی جوڑے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے ایک جوڑا اون میں سے حضرت عمر رضہ کو دیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے
پہناتے ہیں اور پہلے آپنے کیا فرمایا تھا آپنے فرمایا میں نے تم کو اس لیے نہیں دیا کہ تم پہنو بلکہ کسی کو پہناؤ یا بیچ ڈالو حضرت عمر نے
وہ جوڑا اپنی ایک مادری بھائی کو دیدیا جو مشرک تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی عزیزوں کے ساتھ جو کافر ہوں
سلوک کرنا درست ہے **ذکر الرخصۃ للنساء فی لبس السیراء** عورتوں کو سیرا پہننے کی اجازت عن انس قال
رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ ترجمہ انس سے روایت ہے انہوں نے حضرت
زینب کو دیکھا جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کرتہ پہنے ہوئی ریشمی سیرا کا عن انس بن مالک
أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ سِيَرَاءَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
انہوں نے حضرت ام کلثوم کو دیکھا جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چادر پہنے ہوئی سیرا کی ۔
السِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ سیرا ایک کپڑا ہے جسمیں لکیریں ریشم کی ہوتی ہیں عن علی يَقُولُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا
لِتَلْبَسَهَا فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي ترجمہ امیر المومنین علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جوڑا
آیا سیرا کا آپنے میری پاس بھیجدیا میں نے اوسکو پہنا تو آپکے چہرے پر غصہ پایا آپنے فرمایا میں نے تجھے اس لیے نہیں دیا تھا کہ
تو پہنے پھر آپنے مجھے حکم کیا میں نے اوسکو بانٹ دیا اپنی عورتوں میں **ذکر النہی عن لبس الاستبرق** استبرق
پہننے کی ممانعت جو ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے عن ابن عمر يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ فَرَأَى حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي
السُّوقِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اشْتَرِهَا فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِينَ يَقْدَمُ
عَلَيْكَ الْوَفْدُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِنْهَا فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً وَكَسَا عَلِيًّا حُلَّةً وَكَسَا أُسَامَةَ حُلَّةً فَأَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللهِ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ ثُمَّ بَعَثْتَ إِلَيَّ فَقَالَ بِعْهَا وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ أَوْ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے حضرت عمر رضہ باہر نکلے انہوں نے دیکھا ایک جوڑا استبرق کا بازار میں بکتا ہے وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور کہا یا رسول اللہ اس کو خرید لیجیے اور جمعے کے روز پہنا کیجیے اور جب آپکے پاس دوسری ملکوں سے
نئے لوگ آویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو وہ پہنیگا جسکو آخرت میں کچھ نہ ملیگا پھر اوسی قسم کے تین جوڑے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپنے ایک جوڑا عمر کو دیا ایک علی کو ایک اسامہ کو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

اور کہو گے پہلے آپ نے اس کے باب میں کیا فرمایا تھا پھر آپ نے مجھے کیوں دیا آپ نے فرمایا اس کو بیچ ڈال اور اپنی حاجت پوری کر یا اس کو کر کے اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنا دے

صِفَةُ الْإِسْتَبْرَقِ استبرق کیسا ہے

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمٌ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ مَعَ رَجُلٍ حُلَّةَ سُنْدُسٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِ هَذِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ یحیی بن ابی اسحاق سے روایت ہے سالم نے کہا استبرق کیا ہے میں نے کہا ایک قسم کا دیبا ہے جو سخت ہوتا ہے (دیبا کہتے ہیں ریشمی کپڑے کو) سالم نے کہا میں نے عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر نے ایک جوڑا سندس کا (سندس بھی ریشمی کپڑا ہے) دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور فرمایا اس کو خرید لیجیے اخیر حدیث تک (جیسی اوپر گزری)

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الدِّيبَاجِ دیبا پہننے سے ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِمْ مِمَّا صَنَعَ بِهِ وَقَالَ إِنِّي نُهِيتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَلَا الْحَرِيرَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے حذیفہ نے پانی مانگا تو ایک گنوار چاندی کے برتن میں پانی لایا حذیفہ نے اوسکو پھینک دیا پھر عذر کیا لوگوں سے پھینکنے کا اور کہا مجھکو ممانعت ہے اس کی میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت پیو سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت پہنو دیبا اور حریر کو یہ اون کے لیے دنیا میں ہیں ہمارے لیے آخرت میں

لُبْسُ الدِّيبَاجِ الْمَنْسُوجِ بِالذَّهَبِ دیبا پہننا جسمیں سنہری کام ہو

عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ إِنَّ سَعْدًا كَانَ أَعْظَمَ النَّاسِ وَأَطْوَلَهُ ثُمَّ بَكَى فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى أُكَيْدِرٍ صَاحِبِ دُومَةَ بَعْثًا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَعَدَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَنَزَلَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ ترجمہ واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ میں انس بن مالک پاس گیا جب وہ مدینے میں آئے میں نے اونکو سلام کیا اونہوں نے کہا تم کون ہو میں نے کہا میں واقد ہوں بیٹا عمرو کا پوتا سعد بن معاذ انصاری کا (جو بڑے صحابی جلیل القدر تھے اوس کے سردار اونکو جنگ خندق میں ایک تیر لگا جس سے وہ شہید ہوئے) انس نے کہا سعد بن معاذ تو بڑے شخص تھے اور بہت لمبے تھے پھر رونے لگے اور بہت روئے پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اکیدر بادشاہ پاس بھیجا جو سردار تھا دومہ کا (دومہ ایک ملک تھا مدینے سے تیرہ منزل پر) اونے رسول اللہ صلعم کے لیے ایک جبہ بھیجا دیبا کا جو سونے سے بنا ہوا تھا (یعنی سونے کے تاروں سے) رسول اللہ صلعم نے اوسکو پہنا پھر منبر پر کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے بات نہ کی اور اوتر آئے لوگ اوسکو ہاتھ سے چھونے

لگی (اور تعجب کرنے لگے اوسکی چمک اور دمک سے) آپنے فرمایا کیا تم تعجب کرتی ہو اسکو دیکھکر سعد بن معاذ کے رومال جنت
مین اس سے بہتر ہین (تو اونکے کپڑون کا کیا حال ہوگا) ف یہ حدیث دوسری حدیث سے منسوخ ہے جو آگے آتی ہے ذِكْرُ
نَسْخِ ذٰلِكَ اسکے منسوخ ہونے کا بیان عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ
لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَهَانِي عَنْهُ
جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ
لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ لِتَبِيعَهُ فَبَاعَهُ عُمَرُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک قبا پہنی دیبا کی جو تحفہ آئی تھی پھر تھوڑی دیر کے بعد اوتار ڈالی اور حضرت عمر رض کو بھیجدی لوگون نے
کہا ابھی آپنے کیون اوتار ڈالی یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجھے جبرئیل نے منع کیا اس کے پہننے سے یہ سنکر حضرت عمر روتے
ہوئے آئے اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ آپنے مجھکو وہ چیز دی جسکو آپ برا جانتے ہین آپنے فرمایا مین نے اسلیے نہین دی کہ تم پہنو
مین نے تو اسواسطے دی کہ تم اسکو بیچڈالو حضرت عمر نے اوسکو دو ہزار درہم کو بیچا

اَلتَّشْدِيدُ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ وَأَنَّ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ

حریر پہننے کی سزا اور جو اوس کو پہنے وہ آخرت مین اوس کو نہ پہنیگا اسکا بیان
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَيَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا
فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ ترجمہ عبد اللہ بن زبیر کو روایت ہے وہ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے اوسکو آخرت مین نہ ملیگا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ
فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي
الْآخِرَةِ ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے اونہون نے کہا اپنی عورتون کو ریشمی کپڑا مت پہناؤ کیونکہ مین نے
حضرت عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا عَنْ
عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ فَقَالَ سَلْ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ سَلْ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ
فِي الدُّنْيَا فَلَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ترجمہ عمران بن حطان سے روایت ہے اونہون نے عبد اللہ بن عباس سے
پوچھا ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے اونہون نے کہا عائشہ رض سے پوچھو عائشہ نے کہا عبد اللہ بن عمر سے پوچھو مین نے
عبد اللہ بن عمر سے پوچھا انہون نے کہا مجھ سے ابو حفص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے اوسکو آخرت مین کچھ بہرہ نہین ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا
وہ پہنتا ہے جسکا آخرت مین حصہ نہین ہے عَنْ مُجَاهِدٍ الْبَارِقِيِّ قَالَ أَتَتْنِي امْرَأَةٌ تَسْتَفْتِينِي فَقُلْتُ لَهَا هٰذَا

ابن عمر فاتبعته تسأله واتبعتها اسمع ما يقول قالت افتني في الحرير قال نهى عنه رسول الله صلى
الله عليه وسلم ترجمه علی بارقی سے روایت ہے ایک عورت میرے پاس آئی مجھسے مسئلہ پوچھنے لگی میں نے کہا یہ عبد اللہ بن
عمر ہیں ان سے پوچھ وہ ان کے پیچھے گئی پوچھنے کو میں اس کے پیچھے سننے کو گیا کہتے ہیں وہ عورت بولی مجھ کو فتوے
دو ریشمی کپڑے میں انہوں نے کہا منع کیا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ذكر النهي عن الثياب**
القسية ریشمی کپڑوں کے پہننے کی ممانعت عن البراء بن عازب قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بسبع ونهانا عن سبع نهانا عن خواتيم الذهب وعن آنية الفضة وعن المياثر والقسية والاستبرق
والديباج والحرير ترجمه براء بن عازب سے روایت ہے حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا اور منع کیا
سات چیزوں سے منع کیا سونے کی انگوٹھیوں سے اور چاندی کے برتنوں سے اور چار جاموں سے (جو ریشمی ہوں) اور قسی اور
استبرق اور دیبا اور حریر سے (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں) **الرخصة في لبس الحرير** حریر پہننے کی اجازت عن
انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير بن العوام في قميص حرير قميص
من حكة كانت بهما ترجمه انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عبد الرحمن بن عوف اور
زبیر بن عوام کو ریشمی کرتے پہننے کی خارش کے وجہ سے جو ان کو ہو گئی تھی (یعنی کھجلی اسلیے کہ حریر سے تکلیف نہیں ہوتی اور بعضوں
نے کہا کہ کھجلی کے لیے ریشمی کپڑا پہننا مفید ہے) عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن والزبير
في قميص حرير كانت بهما يعني لحكة ترجمه وہی جو اوپر گزرا عن ابي عثمان النهدي قال كنا مع عتبة بن فرقد
فجاء كتاب عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يلبس الحرير الا من ليس له منه شيء في الآخرة
الا هكذا وقال ابو عثمان باصبعيه اللتين تليان الابهام فرأيتهما ازرار الطيالسة حتى رأيت
الطيالسة ترجمه ابو عثمان نہدی سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے اتنے میں حضرت عمر کا فرمان آیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حریر نہیں پہنتا مگر وہ شخص جسکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں مگر اتنا اشارہ کیا ابو عثمان نے اپنی
دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے کے پاس ہیں یعنے بیچ کی انگلی ملاکر میں سمجھتا ہوں جیسے طیلسان کی گھنڈیاں پھر دیکھا
میں نے طیلسان کو وہ ایک کپڑا تھا جسکو کندھے پر ڈال لیتے ہیں عن عمر انه لم يرخص في الديباج الا موضع اربع
اصابع ترجمه حضرت عمر نے دیبا پہننے کی اجازت نہیں دی مگر چار انگل (یعنی سنجاف کرلی اگر چار انگل ریشمی کپڑا لگا ہوی
تو قباحت نہیں) **لبس الحمر** لال کپڑوں کے جوڑے پہننا عن البراء قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم
عليه حلة حمراء مترجلا لم ار قبله ولا بعده احدا هو اجمل منه ترجمه براء بن عازب سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا سرخ جوڑا پہنے ہوئے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے آپ سے خوب صورت زیادہ میں نے
کسیکو نہیں دیکھا نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد **لبس الحبرة** یمن کی چادر پہننا عن انس قال كان احب الثياب

اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ هٰذِهٖ ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا ترجمہ عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے اونکو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے پہنے ہوئے کسم کے رنگ کے تو فرمایا یہ کافرون
کے کپڑے ہین انکو مت پہن **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کی مشابہت لباس مین منع ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اذْهَبْ
فَاطْرَحْهُمَا عَنْكَ قَالَ اَيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِي النَّارِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کسم
مین رنگے ہوئے دو کپڑے پہنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوے اور فرمایا جا انکو پہینک دی اونہون نے کہا کہان پہینکون
یا رسول اللہ آپنے فرمایا انگار مین **عَنْ** عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ
لُبُوْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ ترجمہ حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سونے کی انگھوٹی اور ریشمی کپڑے اور کسم مین رنگے ہوئے کپڑے سے اور قرآن پڑہنے سے رکوع مین **لُبْسُ** الْخُضْرِ مِنَ الثِّيَابِ
سبز کپڑے پہننا **عَنْ** اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ ترجمہ
ابو رمثہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے دو سبز کپڑے پہنے ہوئے **لُبْسُ** الْبُرُوْدِ چادرین پہننا **عَنْ** خَبَّابِ
بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهٗ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا
اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا ترجمہ خباب بن ارت سے روایت ہے ہمنے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ریعنی کافرون کسطرح طرح تکلیفین دیتے تہے) آپ چادر پر تکیہ کیے بیٹھے تھے کعبے کے سائے مین ہم نے کہا آپ ہماری لیے مدد نہین
مانگتے خدا سے ہماری لیے دعا نہین کرتے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا الْبُرْدَةُ قَالُوْا نَعَمْ هٰذِهِ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِيْ حَاشِيَتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِيْ اَكْسُوْكَهَا
فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَاِنَّهٗ لَاِزَارُهٗ ترجمہ سہل بن سعد نے کہا
ایک عورت چادر لیکر آئے کیسی چادر جانتے ہو یہی شملہ اوس کے حاشیے بنے ہوئے تہے وہ بولی یا رسول اللہ مین نے اسکو اپنے
ہاتھ سے بنا ہے مین آپکو پہناؤن گی آپنے اوسکو لے لیا آپ کو اوسکی احتیاج کی تھی جب آپ نکلے تو اوسی کا تہبند باندہے تہے
الْاَمْرُ بِلُبْسِ الْبِيْضِ مِنَ الثِّيَابِ سفید کپڑے پہننے کا حکم **عَنْ** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوْا
مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہین اور کفن دیا کرو اپنے مردون کو سفید کپڑونکا **عَنْ** سَمُرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ فَلْيَلْبَسْهَا اَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا
مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو زندے
بھی پہنین اور مردونکو اونکا کفن دو اس لیے کہ یہ عمدہ کپڑے ہین **لُبْسُ** الْاَقْبِيَةِ قبا پہننا **عَنْ** مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ

قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا
فَقَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَلَبِسَهُ مَخْرَمَةُ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قبائین بانٹین اور مخرمہ کو نہین دی اونہون نے مجھ سے کہا بیٹا میرے ساتھ چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین اون کے
ساتھ گیا اونہون نے مجھ سے کہا تو اندر جا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا مین گیا اور آپ کو بلایا آپ نکلے اونھی
قباؤن مین سے ایک قبا پہنی ہوئی آپنے فرمایا یہہ مین نے تیرے لیئے چھپا رکھی تہی مخرمہ نے اوسکو دیکھا پھر اوسکو پہن
لیا **ف** اللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخرمہ کو دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ یہ ضرور شکایت کریگا آپ نے پہلے ہی سے وہ
شکایت دور کر دی اور جو قبا آپ خود پہنے تھے وہ اوتار کر اونکو دیدی۔ خلق محمدی اسی کا نام ہے۔ **لُبْسُ السَّرَاوِيلِ** پاجامہ
پہننا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ
السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات
مین آپ فرماتے تھے جو تہبند نہ پاوے وہ پائجامہ پہنے اور جو چپل نہ پاوے وہ موزے پہنے **التَّغْلِيظُ فِي جَرِّ الْإِزَارِ**
تہبند بہت لٹکانے کی ممانعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ
إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنے ازار لٹکاتا تھا تکبر سے تو وہ زمین مین دھنستا جاتا ہے قیامت تک **ف** مراد
کوئی شخص ہے اگلے امتون مین سے یہہ سزا ہے تکبر اور غرور کے ازار لٹکانا کوئی اتنا برا کام نہین ہے مگر غرور کے راہ سے لٹکانا برا
گناہ ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ
الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص لٹکاوے اپنے کپڑے کو غرور سے اللہ قیامت کے روز اوسکی طرف نہ دیکھیگا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا **مَوْضِعُ الْإِزَارِ** ازار کہان تک
چاہیے **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ الْإِزَارِ إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ وَالْعَضَلَةِ
فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَمِنْ وَرَاءِ السَّاقِ وَلَا حَقَّ لِلْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار آدہی پنڈلیون تک چاہیے جہان پر بہت گوشت ہے وہان تک اگر اس سے زیادہ
چاہے تو اور نیچا سہی اگر اس سے زیادہ چاہے تو پنڈلیون کے اخیر تک لیکن ٹخنون کا کوئی حق نہین ازار مین (یعنی ٹخنے ڈھپنے
نہ چاہیین) **مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ** ٹخنون سے نیچے ازار کا پہننا کیسا ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تحت الکعبین من الازار ففی النار ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے ازار جہنم میں جاوے گی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **اسبال الازار** ازار لٹکانا کیسا ہے
عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل لا ینظر الی مسبل الازار ترجمہ عبداللہ
بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہیں دیکھیگا ازار لٹکانیوالے کیطرف عن ابی ذر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم المنان
بما اعطاہ والمسبل ازارہ والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالی بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ انکو پاک کریگا گناہوں سے اور انکو دکھ
کا عذاب ہوگا۔ ایک تو وہ جو دیکر احسان جتاوے۔ دوسری وہ جو ازار لٹکاوے۔ تیسرے وہ جو جھوٹی قسم کھاکر اپنا مال چلاوے
(یعنی بیچے) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ
من جر منہا شیئا خیلاء لا ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار اور کرتہ اور عمامہ جو شخص ان تینوں میں سے کسیکو لٹکاوے اللہ اسکی طرف نہیں دیکھیگا ف ازار
لٹکانا یہی ہے کہ ٹخنوں سے نیچا کرے کرتے کا لٹکانا یہ ہے کہ ازار سے بڑھ جاوے یا آستینیں بہت بڑی بڑی رکھے یا بے ضرورت
زیادہ چوڑی کرے عمامے کا لٹکانا یہ ہے کہ شملہ کو بہت لنبا چھوڑے تو یہی پیٹھ سے زیادہ سرین تک جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے
یہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ کپڑا بیکار صرف ہوتا ہے اگر دوسرے بھائی مسلمان کو دیوے تو اسکا فائدہ ہو دوسرے یہ کہ جب ازار یا کرتہ ٹخنوں
سے نیچا ہو تو اکثر مٹی میں خراب ہوتا ہے اور کبھی آدمی چلنے میں الجھ کر گر پڑتا ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من جر ثوبہ من الخیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ قال ابوبکر یا رسول اللہ ان احد شقی ازاری
یسترخی الا ان اتعاہد ذلک منہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لست ممن یصنع ذلک خیلاء ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے لٹکاوے اللہ اسکی طرف نہیں دیکھیگا
قیامت کے روز ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ میری ازار کا ایک کونا لٹک جاتا ہے بے اختیاری سے البتہ اگر میں اسکا خیال
رکھوں تو نہیں لٹکیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو لوگوں میں سے نہیں ہے جو تکبر اور غرور سے یہ کام کرتے ہیں ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا غرور اور تکبر ہے اگر کسی شخص کی مزاج میں تکبر نہ ہو اور اسکا پائجامہ ٹخنوں سے نیچے ہو جاوے
تو گنہگار نہ ہوگا مگر افضل یہ ہے کہ احتیاط رکھے اور ٹخنوں سے نیچا نہ کرے **ذیول النساء** عورتیں کتنا آنچل لٹکادیں عن
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ من الخیلاء لم ینظر اللہ الیہ قالت ام سلمۃ یا
رسول اللہ فکیف یصنع النساء بذیولہن قال ترخینہ شبرا قالت اذا تنکشف اقدامہن قال

تُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کپڑا پہنا
تکبر سے لٹکاوے اللہ تعالیٰ اسکے طرف نہ دیکھیگا ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ پھر عورتین کیا کرین اپنی دامنون کو آپنے فرمایا ایک
بالشت لٹکاوین ام سلمہؓ نے کہا اون کے پانون کھلجاوینگے آپنے فرمایا اچھا ایک ہاتھ لٹکاوین اس سے زیادہ نہ کرین۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُيُولَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُرْخِينَ شِبْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ تُرْخِي ذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ ترجمہ ام المومنین
ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا عورتون کے دامنون کو آپنے فرمایا ایک بالشت لٹکاوین اونہون نے
کہا کھلجاوے گا۔ آپنے فرمایا ایک ہاتھ لٹکاوین اس سے زیادہ نہ کرین

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ بِالنِّسَاءِ قَالَ يُرْخِينَ شِبْرًا قَالَ إِذًا تَبْدُو أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَذِرَاعٌ
لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ازار کا ذکر کیا تو ام سلمہؓ نے کہا
پھر عورتین کیا کرین آپنے فرمایا ایک بالشت لٹکا دین اونہون نے کہا اتنے مین تو ان کے پانون کھلجاوینگے آپنے فرمایا تو ایک
ہاتھ سہی اس سے زیادہ نہ کرین

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ تَجُرُّ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا
قَالَ شِبْرًا قَالَتْ إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عورت اپنا دامن کتنا لٹکاوے آپنے فرمایا ایک بالشت اونہون نے کہا اتنا تو کھلجاویگا آپنے
فرمایا اچھا ایک ہاتھ اس سے زیادہ نہ کرے

النَّهْيُ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ (سارے بدن پر کپڑا لپیٹ لینا اس طرح کہ ہاتھ باہر نہ
نکل سکین) منع ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ
فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے مین گوٹ مار کر بیٹھنے سے (جیسے کتا بیٹھتا ہے دونون پانون کھڑے
کرکے سرین کو زمین پر رکھکر اجب شرمگاہ پر کچھ نہ ہو کیونکہ اس مین ستر کھلجاتا ہے)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ
مِنْهُ شَيْءٌ ترجمہ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی حدیث جو اوپر گزری۔

النَّهْيُ عَنِ الِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ایک کپڑے مین گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سارے بدن پر ایک کپڑا لپیٹ لینے سے (کیونکہ آدمی مثل قیدی کے ہوجاتا ہے جسکے ہاتھ پانون بندھے
ہون اور احتمال ہے کہ چلنے مین گر پڑے) اور ایک کپڑے مین گوٹ مار کر بیٹھنے سے

لُبْسُ الْعَمَائِمِ الْحَرْقَانِيَّةِ کالا عمامہ
باندھنا

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حَرْقَانِيَّةً ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے

مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے **ف** حرقانیہ حرق سے ہے یعنے جیسے کسی چیز کو
انگار جلا دیوے تو وہ کالی ہو جاتی ہے اسی طرح عمامے کا رنگ تھا (زہر الربی) **لُبْسُ الْعَمَائِمِ السُّوْدِ** کالے رنگ کے عمامے باندھنا
عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ ترجمہ جابر
رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبدن مکہ فتح ہوا مکے مین داخل ہوئے بغیر احرام کے کالا عمامہ باندھے ہوئے
عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **اِرْخَاءُ**
طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ دونون مونڈھون کے بیچمین شملہ لٹکانا **عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ** قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ
السَّاعَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ
ترجمہ عمرو بن اُمیہ سے روایت ہے گویا مین اسوقت دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر آپ سیاہ عمامہ باندھے
ہوئے تھے اور اوسکا شملہ دونو مونڈھون کے بیچ مین لٹک رہا تھا **اَلتَّصَاوِيْرُ** تصویروں کا بیان **عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ**
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جہان کتا ہو یا تصویر **عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ** قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ ترجمہ
ابو طلحہ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جہان پر
کتا ہو یا مورت **عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ** اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ
بْنَ حُنَيْفٍ فَاَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ
وَقَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ اَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ
بَلٰى وَلٰكِنَّهُ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ ابو طلحہ کے دیکھنے کو گئے بیماری مین اون کے
پاس سہل بن حنیف کو پایا ابو طلحہ نے ایک آدمی کو حکم کیا کہ اون کے نیچے سے بچھونا نکالے سہل نے کہا کیون ابو طلحہ نے
کہا اوسمین مورتین ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے تم جانتے ہو سہل نے کہا آپنے یہ بھی تو فرمایا ہے
کہ اگر کپڑے مین نقش ہون مورتون کے تو قباحت نہین ابو طلحہ نے کہا ہان لیکن مجھے بھی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ کسی
قسم کی مورت نہ رکھون **ف** امام محمد نے موطا مین لکھا کہ اگر تصویر کسی بچھونے مین ہو جو بچھایا جاوے یا تکیے پر ہو تو قباحت
نہین لیکن پردے پر منع ہے اسی طرح جو چیز لٹکائی جاوے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عکسی اور دستی تصویرین جو صرف نقش ہوتے
ہین مکان مین لٹکانا یا لگانا منع ہے۔ اس زمانے مین دُنیا دارون کی عادت ہو گئی ہے کہ وہ مکان کو تصویرون سے سجتے ہین اگرچہ
نقشی تصویر مین کچھ اختلاف بھی ہے لیکن پھر ایسے کام کو کرنا کیا ضرور ہے جسکی حرام ہونے کا خوف ہو اور جسمانی تصویر یعنی مجسم مورت
تو رکھنا بالکل حرام ہے اوس مین کسی کا اختلاف نہین۔ جب نقشی تصویر کو روکنا لوگون نے چھوڑ دیا تو اب یہ نوبت پہونچی ہے

کہ ہمارے زمانے کے مسلمان امیر اور نواب مجسم مورتین بھی رکھنے لگے۔ اس مصلحت سے بالکل تصویر کو موقوف کرنا چاہیے مگر یہ بات
یاد رکھنی چاہیے کہ تصویر حیوان کی حرام ہے اور جو مکان یا باغ یا جھاڑ یا پہاڑ کی ہو تو کچھ قباحت نہیں عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَکٰی زَیْدٌ فَعُدْنَاہُ فَاِذَا
عَلٰی بَابِہٖ سِتْرٌ فِیْہِ صُوْرَۃٌ قُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ الْخَوْلَانِیِّ اَلَمْ یُخْبِرْنَا زَیْدٌ عَنِ الصُّوْرَۃِ یَوْمَ الْاَوَّلِ فَقَالَ قَالَ
عُبَیْدُ اللّٰہِ اَلَمْ تَسْمَعْہُ یَقُوْلُ اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے
اوس گھر مین نہین جاتے جہان مورت ہو۔ بسر جو راوی ہی اس حدیث کا اوس نے کہا زید بن خالد بیمار ہوئے ہم اون کے دیکھنے
کو گئے اون کی دروازے پر ایک پردہ لٹکتا تہا جسپر مورت تہی مین نے عبید اللہ سی کہا زید نے تصویر کے باب مین ہم سی کیا کہا
تھا پہلے روز عبید اللہ نے کہا کیا تم نے نہین سنا اونہون نی یہ بھی کہا تہا کہ اگر کپڑے مین تصویر بنی ہو تو قباحت نہیں

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ فَدَخَلَ فَرَاٰی سِتْرًا فِیْہِ تَصَاوِیْرُ
فَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ تَصَاوِیْرُ ترجمہ حضرت علی رضہ سے روایت ہی مینے کھانا تیار کیا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا آپ تشریف لائے تو ایک پردہ دیکھا جسپر مورتین تھین آپ باہر چلے گئے اور فرمایا فرشتے اوس گھر مین
نہین جاتے جس مین مورتین ہون عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرْجَۃً ثُمَّ دَخَلَ
وَقَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِیْہِ الْخَیْلُ اُوْلَاتُ الْاَجْنِحَۃِ قَالَ فَلَمَّا رَاٰہُ قَالَ انْزِعِیْہِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے پھر اندر آئے مین نے ایک پردہ لٹکایا تہا جس مین پر دار گھوڑون کی صورتین بنی
نہین آپنے اوسکو دیکھا فرمایا نکال ڈال اوسکو عَنْ عَآئِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ لَنَا سِتْرٌ فِیْہِ
تِمْثَالُ طَیْرٍ مُسْتَقْبِلَ الْبَیْتِ اِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَآئِشَۃُ حَوِّلِیْہِ فَاِنِّیْ
کُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَیْتُہٗ ذَکَرْتُ الدُّنْیَا قَالَتْ وَکَانَ لَنَا قَطِیْفَۃٌ لَہَا عَلَمٌ کُنَّا نَلْبَسُہَا فَلَمْ نَقْطَعْہُ ترجمہ
ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی ہمارے پاس ایک پردہ تہا جسپر چڑیون کی مورتین تہین جب کوئی اندر آتا تو پردہ سامنے
ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اسکو پلٹ دے کیونکہ مین جب اندر آتا ہون اور اسکو دیکھتا ہون دنیا
یاد آتی ہے اور ہمارے پاس ایک چادر تہی جسپر نقش تھے ہم اوسکو پہنا کرتے اوسکو ہم نے کاٹا نہین عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ
کَانَ فِیْ بَیْتِیْ ثَوْبٌ فِیْہِ تَصَاوِیْرُ فَجَعَلْتُہٗ اِلٰی سَہْوَۃٍ فِی الْبَیْتِ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ
اِلَیْہِ ثُمَّ قَالَ یَا عَآئِشَۃُ اَخِّرِیْہِ عَنِّیْ فَنَزَعْتُہٗ فَجَعَلْتُہٗ وَسَائِدَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی میرے گھر مین
ایک کپڑا تہا جسپر مورتین تھین مینے اوسکو روشندان پر لٹکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس طرف نماز پڑہا کرتے
پھر فرمایا اے عائشہ ہٹا دے اوسکو مین نے اوتار کر اوس کے تکیے بنا ڈالے عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّہَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِیْہِ
تَصَاوِیْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَہٗ فَقَطَعْتُہٗ وِسَادَتَیْنِ قَالَ رَجُلٌ فِی الْمَجْلِسِ حِیْنَئِذٍ

يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَا سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَّقِي عَلَيْهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہی اونہون نی ایک پردہ لٹکایا جسمین مورتین تھین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اندر آئی اور اوسکو اوتار ڈالا پھر حضرت عائشہ نے اوسکو کاٹ کر دو تکیے بنا ڈالے ایک شخص بولا مجلس مین
جسکا نام ربیعہ بن عطا تھا کہ مین ابو محمد یعنی قاسم سے سنا اونہون نی حضرت عائشہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگاتے
تھی اوسپر ذکر اشد الناس عذابا سب سے زیادہ سخت عذاب کن لوگون کو ہوگا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهِ تَصَاوِيرُ فَنَزَعَهُ وَقَالَ أَشَدُّ النَّاسِ
عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر
سی تشریف لائی مین نی ایک پردہ لٹکایا تھا روشندان پر جسپر مورتین تھین آپنی اوسکو اوتار ڈالا اور فرمایا سب سے زیادہ عذاب
قیامت کے روز اون لوگون کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی صورت بناتی ہین (یعنی جاندار کی) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ
تَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ هَتَكَهُ بِيَدِهِ وَقَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ ترجمہ
وہی اتنا زیادہ ہی کہ جب آپنی اوس پردہ کو دیکھا تو آپ کا رنگ بدل گیا چہرہ کا پھر پھاڑ ڈالا اوسکو اپنی ہاتھ سے ذکر
مَا يُكَلَّفُ أَصْحَابُ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تصویر بنانے والون کو قیامت کے دن کیا عذاب ہوگا عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ
قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ إِنِّي أُصَوِّرُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ فَمَا تَقُولُ فِيهَا
فَقَالَ ادْنُهْ ادْنُهْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ ترجمہ نضر بن انس سے روایت ہی مین عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا اتنی مین
ایکشخص عراق کا رہنے والا آیا اور کہنی لگا مین تصویرین بناتا ہون تم کیا کہتی ہو اونہون نے کہا نزدیک آ نزدیک مین نی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا مین کوئی صورت بناویگا قیامت کے روز اوسکو حکم ہوگا اوس مین
جان پھونکنی کا اور وہ جان ڈال نہ سکیگا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً
عُذِّبَ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص صورت بناویگا اوس کو عذاب ہوگا یہانتک کہ وہ اوسمین جان ڈالے اور جان ڈال نہ سکیگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَ
لَيْسَ بِنَافِخٍ ترجمہ ابوہریرہ سے وہی روایت ہی جو اوپر گزری عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ
هَذِهِ الصُّوَرِ الَّذِينَ يَصْنَعُونَهَا يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویر بنانے والے عذاب دیے جاوینگے قیامت کے روز اون سے

کہا جاویگا جلاؤ جو تم نے بنایا ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ ترجمہ حضرت عائشہ

سے ایسی ہی روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ اللهَ فِيْ خَلْقِهٖ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا سخت عذاب قیامت کے روز
اون لوگوں کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی صورتیں بناتے ہیں ذکر اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا سخت عذاب کس پر ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخت عذاب سب لوگوں سے زیادہ قیامت کے
روز تصویر بنانیوالوں پر ہوگا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَاْذَنَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ اُدْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ اَدْخُلُ فِيْ بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَاِمَّا اَنْ تُقْطَعَ رُؤُسُهَا اَوْ تُجْعَلَ بِسَاطًا يُوْطَاُ
فَاِنَّا مَعْشَرَ الْمَلٰٓئِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل نے اجازت
مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی آپنے فرمایا آؤ اونہوں نے کہا کیونکر آؤں یہاں تو پردہ لٹک رہا ہے جسپر تصویریں
ہیں یا تو اونکا سر کاٹ ڈالو یا بچھا ڈالو تاکہ روندا جاوے کیونکہ ہم فرشتے نہیں جاتے اوس گھر میں جہاں مورتیں ہوں -

اَللُّحُفُ اوڑھنی کی چادریں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِنَا
قَالَ سُفْيَانُ مَلَاحِفِنَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے ہیں ہمارا اوڑھنی
کی چادروں میں صِفَةُ نَعْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کیسی تھی عَنْ
اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
جوتی میں دو تسمے تھے ف یعنی ہر ایک جوتی میں ایک تسمہ میں انگوٹھا اور اوسکے پاس والی اونگلی رہتی اور دوسرے تسمے میں
باقی اونگلیاں عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَتْ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ ترجمہ عمرو بن اوس
سے ایسی ہی روایت ہے ذکر مَا نُهِيَ عَنِ الْمَشْيِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ ایک جوتی پہنکر چلنا منع ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ حَتّٰى يُصْلِحَهَا
ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ایک جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہنکر
نہ چلے جبتک اوسکو درست نہ کرلے ف یعنی ایک پانوں میں جوتی ایک پانوں ننگا چلنا منع ہے کیونکہ اس سے پانوں نیچا
اونچا پڑتا ہے اور وہ مرض پیدا کرتا ہے اور بدنما بھی ہے عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى جَبْهَتِهٖ
يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُوْنَ اَنِّيْ اَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا ترجمہ ابو رزین سے روایت ہے

مین نے ابوہریرہ رضؓ کو دیکھا وہ اپنی ماتھے پر ہاتھ پھیرتے تھے اور کہتے تھے اے عراق کے رہنے والو تم سمجھتے ہو کہ مین جھوٹ بولتا
ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مین گواہی دیتا ہون مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
جب تم مین سے کسی کے جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو دوسری جوتی پہنکر نہ چلے جبتک اوس کو درست نہ کرلے **مَا جَاءَ**
فِي الْاِنْطَاعِ کہالون پر بیٹہنا یا لیٹنا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ عَلٰى نِطْعٍ
فَعَرِقَ فَقَامَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى عَرَقِهٖ فَنَشَّفَتْهُ فَجَعَلَتْهُ فِي قَارُوْرَةٍ فَرَاٰهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ اَجْعَلُ عَرَقَكَ فِي طِيْبِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کہال پر لیٹے آپ کو پسینا آیا تو ام سلیم اوٹھین اور آپ کے
پسینے کو پونچھکر ایک شیشی مین بہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھکر فرمایا یہ کیا کرتی ہے اے ام سلیم انہون نے کہا
یارسول اللہ آپکا پسینا مین اپنی خوشبو مین شریک کرونگی اس لیے کہ آپکا پسینا خوشبودار ہوتا ہے یہ سنکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے **اِتِّخَاذُ** الْخَادِمِ وَالْمَرْكَبِ نوکر رکہنا خدمت کو لیے اور سواری کہنا **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ
سَهْمٍ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِيْنٌ فَاَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ
فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيْكَ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَّدِدْتُّ اَنِّيْ كُنْتُ تَبِعْتُهٗ قَالَ اِنَّهٗ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ اَمْوَالًا تُقْسَمُ
بَيْنَ اَقْوَامٍ وَّاِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ خَادِمٌ وَّمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ فَجَمَعْتُ ترجمہ سمرہ بن سہم سے
روایت ہے مین ابوہاشم بن عتبہ پاس گیا وہ وبا مین مبتلا تھے اتنے مین معاویہ آئے اون کو دیکھنے کو ابوہاشم رونے لگے
معاویہ نے کہا کیون روتے ہو کیا کچھ درد ہے یا دنیا کے لیے روتے ہو وہ تو اچھی گزر ہی انہون نے کہا یہ کوئی بات نہین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک نصیحت کی تہی مین چاہتا تہا کہ اوسکی پیروی کرتا آپنے فرمایا تو ایسے مال دیکھیگا جو لوگون
کو بانٹے جاوین گے (یعنی غنیمت کے مال) مگر تجھے کفایت ہے ایک نوکر خدمت کو لیے اور ایک سواری خدا کی راہ مین جانے کے لیے مگر مین
نے جب مال پایا تو جمع کیا **ف** یعنی کفایت سے زیادہ مال اکٹھا کیا اس رنج سے روتا ہون دوسری حدیث مین ہے کہ دنیا اس
قدر کافی ہے کہ ایک مکان ہو رہنے کو لیے اور ایک نوکر ہو خدمت کو لیے اور ایک سواری ہو اس سے زیادہ کی طمع کرنا بیفائدہ ہے
حِلْيَةُ السَّيْفِ تلوار کا زیور **عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ ترجمہ ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تہی **عَنْ**
اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَّقَبِيْعَةُ سَيْفِهٖ فِضَّةً وَّمَا بَيْنَ ذٰلِكَ
حِلَقُ فِضَّةٍ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کوہٹی چاندی کی تہی اور اوسکی کٹوری بہی
چاندی کی تہی اور اوسکے بیچ مین چاندی کے حلقے تھے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ

للہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ ترجمہ سعید بن ابی الحسن سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری
چاندی کی تہی

النہی عن الجلوس

علی المیاثر من الارجوان سرخ رنگ کی زین پوشونکی ممانعت عن علی
قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللہم سددنی واہدنی ونہانی عن الجلوس علی المیاثر و
المیاثر قسی کانت تصنعہ النساء لبعولتہن علی الرحل کالقطائف من الارجوان ترجمہ حضرت علیؓ سے
روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یا اسد مجھکو مضبوط کر اور راہ دکہلا اور منع کیا مجھکو میاثر پر بیٹھنے
سے اور میاثر ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہی جسکو عورتین بناتی تہین اپنے خاوندون کے لیے پالان پر ڈالنے کی لیے جیسی ارغوانی چادرین
رنگ برنگی ریشمی ہوتی ہین)

الجلوس

علی الکراسی کرسیون پر بیٹھنا عن حمید بن ہلال قال قال ابو رفاعۃ
انتہیت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یخطب فقلت یا رسول اللہ رجل غریب جاء یسأل عن
دینہ لا یدری ما دینہ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وترک خطبتہ حتی انتہی الی فاتی بکرسی
خلت قوائمہ حدیدا فقعد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یعلمنی مما علمہ اللہ ثم اتی خطبتہ
فاتمہا ترجمہ حمید بن ہلال سے روایت ہی ابو رفاعہ نے کہا مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس گیا آپ خطبہ پڑہ رہے تہی
مین نے کہا یا رسول اسد ایک شخص مسافر آیا ہی وہ دین کو پوچھتا ہے اوس کو نہین معلوم دین کیا ہی یہ سنکر رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم چلے اور خطبہ چھوڑ دیا یہان تک کہ میرے پاس آئے اوسوقت ایک کرسی لائی گئی مین سمجہتا ہون اوس کے پائے لوہے کے
تہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اوس پر بیٹھے اور مجھے سکہانے لگے جو اسد نے آپ کو سکہلایا تہا پھر آپ گئے اور خطبہ پورا کیا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کرسی پر بیٹھنا درست ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ضروری کام کے لیے خطبہ موقوف کر دینا برا نہین

اتخاذ

القباب الحمر سرخ خیمونکا استعمال عن ابی جحیفۃ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبطحاء
وہو فی قبۃ حمراء وعندہ اناس یسیر فجاءہ بلال فاذن فجعل یتتبع فاہ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت
ہی ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ تہے بطحا مین آپ ایک سرخ خیمی مین تہے اور تہوڑے آدمی آپ کے پاس تہے اتنے
مین بلال آئے اور انہون نے اذان دی آپ اون کے منہ کی پیروی کرنے لگے (یعنی جو وہ کہتے تہی آپ بہی ویسی کہتے جاتے)

تم کتاب الزینۃ من کتاب المجتبی

کتاب

آداب القضاۃ کتاب قاضیون کے تعلیم کی

فضل الحاکم

العادل فی حکمہ جو حاکم منصف ہو اوسکی تعریف عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المقسطین عند اللہ تعالی علی منابر من نور علی یمین الرحمن الذین
یعدلون فی حکمہم واہلیہم وما ولوا قال محمد فی حدیثہ وکلتا یدیہ یمین ترجمہ عبد اسد بن عمرو
بن عاص سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ انصاف کرتی ہین وہ اسد جل جلالہ کے پاس نور
کی منبرون پر ہونگے داہنی طرف خدا کے یعنی وہ لوگ جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے گہر والون مین اور جن چیزون

مین اون کو اختیار ہی - محمد نے اپنی روایت مین کہا کہ خدا کے دونو ہاتھ داہنی ہین ف یعنی کوئی خدا کو مخلوق کے
طرح نہ سمجھے جیسے مخلوق کا بایان ہاتھ کم طاقت کمزور ہوتا ہی داہنے ہاتھ کی نسبت ایسی ہی خدا کا بھی ہوگا اس لیے کہ یہ
عیب ہے اور خدا سب عیبون سے پاک ہی - اپنی حکم مین عدل کرتے ہین یعنی جب کوئی فیصلہ کرتے ہین تو انصاف سے
بغیر رعایت اور پاسداری کے اور انصاف کرتے ہین گھر والون مین یعنی بیبیون بچون مین غلامون لونڈیون مین

الامام العادل انصاف کرنیوالا بادشاہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
سبعة يظلهم الله عز وجل يوم القيامة يوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب نشأ في عبادة الله عز
وجل ورجل ذكر الله في خلاء ففاضت عيناه ورجل كان قلبه معلقا في المسجد ورجلان تحابا
في الله عز وجل ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال الى نفسها فقال اني اخاف الله عز وجل ورجل
تصدق بصدقة فاخفاها لا تعلم شماله ما صنعت يمينه ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیون کو خدا اوس روز سایے مین رکھیگا جسدن کسی کا سایہ نہوگا سوا اوس کے ایک
تو عادل بادشاہ کو دوسری اوس جوان کو جو اللہ کی عبادت مین بڑھتا جاوے تیسری اوس شخص کو جسنے تنہائی مین اللہ کو یاد
کیا تو اوسکی آنکھین بھر آئین آنسو نکل پڑے (خدا کے ڈر سے اپنی گناہون کو یاد کر کے) چوتھی اوسکو جسکا دل مسجد مین لگا ہوا
ہے (کہ کب نماز کا وقت آوے اور مین جاؤن) پانچوین اون دو شخصون کو جو ایک دوسرے کے دوست مین خدا کے لیے (نہ دنیا
کی غرض کیواسطے) چھٹی اوسکو جسکو کوئی عزت والی خوبصورت عورت بلاوے (اپنے ساتھ برا کام کرنیکو) اور وہ خدا سے ڈر کر باز رہے
(نہ بدنامی کی خوف سے نہ عزت یا جان کے ڈر سے) ساتوین اوس شخص کو جسنے خدا کی راہ مین دیا اور ایسا چھپایا کہ بائین
ہاتھ کو معلوم نہوا کہ داہنے ہاتھ نے کیا کیا (یعنی کسی کو خبر نہ کی سوا خدا کے) ف ان مین سے کوئی ایک بات بھی نہین
کر سکتا جبتک اوسکے دل مین سچا اعتقاد اور پورا یقین خدا کا نہو - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص خدا کو نہ مانے اوس
سے عدل اور انصاف بھی نہین ہو سکتا وہ جب موقع پائیگا چوری اور خیانت کریگا رشوت لیگا ظلم کریگا کیا خوب کہا ہی خدا
ترسی سب نیکیون کی جڑ ہے - بیدینون سے کبھی تم خیر کی نہ رکھنا چاہیے

الاصابة في الحكم

اگر ٹھیک فیصلہ کرے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتھد
فاصاب فله اجران واذا اجتهد فاخطأ فله اجر ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم کوئی حکم کرے سوچ سمجھ کر پھر وہ حکم ٹھیک ہو تو اوسکو دوہرا ثواب ہی اور جو سوچے (اور اپنی
دانست مین انصاف کرے) لیکن وہ ٹھیک نہو تب بھی اوسکو اکہرا ثواب ہی ف اس وجہ سے کہ اوسنے اپنا کام ادا کیا
ہر ایک انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ سچائی سے جسکو ٹھیک سمجھے اوسکو اختیار کرے پھر اگر اوس کے سمجھ مین غلطی ہوئی تو مواخذہ
نہین ہے - مواخذہ اوس سے ہی جو ایک بات کو اپنی دانائی و قوت سے غلط سمجھے پھر دنیا داری کے خیال سے یا مال یا جاہ کی طمع سے

اوسکو حق بتلاوے یا اوسکو کہنی مین غلطی حائل کرے خدا کی لعنت ایسی شخص پر جو چند روزہ زندگی کے لیے اپنی سچی خوشی مین خلل ڈالے اور زبان کے گہڑی بھر کے مزے کے واسطے ہمیشہ کی اپنی زندگی کو تلخ کرے جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مین حق کو ناحق یا ناحق کو حق کہکر دنیا کما ونگا دولت حاصل کر دونگا تو ہمیشہ کے لیے خوشی ہوگی وہ بڑا بیوقوف کوتہ اندیش ہے خوشی وہی ہے جو ہمیشہ قائم رہے اور وہ نہین ہوتی جبتک انسان اپنی ایمانی قوت سے جسکو حق سمجھتا ہے اوسکو حق کہے جسکو غلط سمجھتا ہے اوسکو غلط کہے اب جو یہ خوشی دل کو پیدا ہوتی ہے کہ مین نے اچھا کام کیا خدا میرا مجھ سے خوش ہے یہی اصل خوشی ہے جو کبھی نہین مٹتی نہ کم ہوتی ہے

باب ترك استعمال من يحرص على القضاء جو شخص قاضی بننے کی خواہش کرے وہ کبھی قاضی نہ بنایا جاوے

عن ابي موسى قال اتاني ناس من الاشعريين فقالوا اذهب معنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فان لنا حاجة فذهبت معهم فقالوا يا رسول الله استعن بنا في عملك قال ابو موسى فاعتذرت مما قالوا وأخبرت اني لا ادري ما حاجتهم فصدقني وعذرني فقال انا لا نستعين في عملنا بمن سألناه ترجمہ

ابوموسی سے روایت ہے میرے پاس اشعری لوگ آئے اور بولے ہم کو لیچلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہمین کام ہے مین اونکے ساتھ گیا انہون نے کہا یارسول اللہ ہم کو کوئی کام دیجیے (یعنی کوئی عہدہ کوئی خدمت) یہ سنکر مین نے عذر کیا اور بات ہے لوعرض کیا یارسول اللہ مین نہین جانتا تہا کہ یہ اس مطلب سے آتے ہین ورنہ مین اپنی ساتھ نہ لاتا آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور تیرا عذر قبول کیا پھر اون لوگون کو جواب دیا کہ ہم جو کوئی کام مانگتا ہے ہم اوسکو کام نہین دیتے اس خیال سے کہ وہ خیانت کریگا جب تو قاضی بننا چاہتا ہے ورنہ قاضی بننا ایسی مواخذہ کا کام ہے کہ ہر ایک مسلمان کو اوس سے ڈرنا چاہیے خواہش کرنا کیسا

عن اسيد بن حضير ان رجلا من الانصار جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الا تستعملني كما استعملت فلانا قال انكم ستلقون بعدي اثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض ترجمہ

اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا آپ مجھکو کوئی نہین دیتے فلانے شخص کو آپنے کام دیا ہے آپنے فرمایا (مین تو انصاف سے لیاقت دیکھکر ہر ایک شخص کو کام دیتا ہون) لیکن میرے بعد تم دیکھو گے کہ تمہاری اوپر اثرہ ہوگا (یعنی نالائق لوگونکو کام ملین گے اور جو مستحق ہونگے وہ محروم رہین گے) اوس وقت مین صبر کرنا یہانتک کہ مجھسے ملو گے قیامت کے روز حوض کوثر پر

النهي عن مسألة الامارة حکومت کی خواہش نہ کرنا **عن** عبد الرحمن بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسأل الامارة فانك ان اعطيتها عن مسألة وكلت اليها وان اعطيتها عن غير مسألة اعنت عليها ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت خواہش کر حکومت کی اس لیے کہ اگر تجھے حکومت ملیگی مانگنے سے تو تو چھوڑ دیا جاویگا (یعنی پھر تجھے خدا کی طرف سے تجھ کو مدد نہ ملیگی) اور جو بن مانگے ملیگی تو تجھ کو مدد دی جاویگی

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انكم ستحرصون على الامارة وانها ستكون ندامة وحسرة يوم القيامة فنعمت المرضعة وبئست الفاطمة ترجمہ ابوہریرہ سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حرص کرتی ہو حکومت کی حالانکہ قیامت کے روز وہ حسرت اور شرمندگی ہوگی
اچھی ہی دودھ پلانیوالی اور بُری ہی دودھ سے چھڑانیوالی **ف** یعنی جب پہلے حکومت ملتی ہی تو بہت خوشی ہوتی ہی ایسا مزہ
ہوتا ہی جیسی بچی کو دودھ پلانے مین لیکن آخر جب حکومت جاتی رہتی ہے اور انسان کو اوس کے بداعمالون کی سزا ملتی ہے
تو اوسوقت تکلیف ہوتی ہی جیسی بچی کو دودھ چھڑانے مین **اِسْتِعْمَالُ الشُّعَرَاءِ** اشعری لوگون کو حکومت دینا **عَنْ**

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ
وَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَتَّى انْقَضَتِ الْاٰيَةُ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہی کچھ سوار بنی تمیم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ قعقاع
بن معبد کو حاکم بنائیے اور عمرؓ نے کہا نہین اقرع بن حابس کو حاکم بنائیے پھر دونون جھگڑنے لگے یہانتک کہ آوازین اونکی
بلند ہوگئین تب یہ آیت اوتری اے ایمان والو مت آگے بڑھو اللہ اور اوس کے رسول کے سامنے یعنی اوسکے فرمانے سے پہلے اپنی اپنی
رائے بیان نہ کرو یا اوسکے حکم کو کاٹو نہین) یہانتک کہ آیت ختم ہوگئی اس مضمون پر کہ اگر وہ لوگ صبر کرین تیرے باہر نکلنے تک تو اون
کو لیے بہتر ہو **ف** بعض لوگون کی یہ عادت تہی کہ وہ آنحضرتؐ کے سامنے چلا کر بات کرتے یا جب آپ گہر مین ہوتے تو گہر
گہر سے پکارتے صبر نہ کرتے کہ آپ خود باہر تشریف لاوین اللہ جل جلالہ نے اس سے منع کیا جب یہ آیت اوتری تو ابوبکر نے کہا
قسم خدا کی مین آپ سے بات نہ کرونگا مگر آہستہ سے اور حضرت عمر بہی آہستہ سے باتین کرنا شروع کین **اِذَا حَكَّمُوْا**

رَجُلًا فَقَضٰى بَيْنَهُمْ جب کسی کو پنچ کرین اور وہ فیصلہ کرے **عَنْ** شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَهُمْ وَهُمْ يُكَنُّوْنَ هَانِئًا اَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنّٰى اَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ اِنَّ قَوْمِيْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ
اَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ قَالَ مَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِيْ شُرَيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ
وَمُسْلِمٌ قَالَ فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ قَالَ شُرَيْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ فَدَعَا لَهٗ وَلِوَلَدِهٖ **ترجمہ** شریح بن ہانی سے روایت ہی
اونہون نے سنا اپنے باپ ہانی سے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے سنا لوگون کو وہ پکارتے تھے اوسکو ابو الحکم
(حکم اللہ کے ناموں میں سے ہی اوسکے معنی ہیں حاکم کرنیوالا جو ٹل نہ سکے) آپنے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ حکم اللہ ہی اور حکم کرنا اوسی کا کام
ہی پھر تیرا نام ابو الحکم کیون ہی وہ بولا میری قوم کے لوگ جب کسی بات مین جھگڑتے ہون تو میرے پاس آتے ہین مین جو حکم
دیتا ہون اوس سے دونو طرف کے لوگ راضی ہو جاتے ہین آپنے فرمایا اس سے کیا بہتر ہے تیرے کتنی لڑکے ہین بولا شریح اور عبد اللہ
اور مسلم آپنے فرمایا بڑا کون ہی وہ بولا شریح آپنے فرمایا تو تیرا نام ابو شریح ہی پھر دعا کی اوس کے لیے اور اوس کے لڑکے کے لیے **النہی**

عَنِ اسْتِعْمَالِ النِّسَاءِ فِي الْحُكْمِ عورتون کو حاکم بنانے کی ممانعت **عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ** قَالَ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوا قَالُوا بِنْتَهُ قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے اللہ نے مجھکو بچایا ایک بات سے جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی جب ایران کا بادشاہ مرگیا تو آپ نے فرمایا اب کسکو بٹھایا لوگون نے کہا اوس کی بیٹی کو آپنے فرمایا وہ قوم کبھی نہ بچے گی جو اپنی حکومت عورت کے اختیار مین دیوے ف اسلیے کہ شخص حکومت مین اکثر مرد جاہل اور نا تربیت یافتہ نکلتے ہین جنکی وجہ سے سلطنت تباہ ہوجاتی ہے پھر اگر عورت مقرر ہوگی جو مرد سے بھی کم عقل ہے تو سلطنت کیا خاک چلیگی

ذِكْرُ الْحُكْمِ بِالتَّشْبِيهِ وَالتَّمْثِيلِ مثال دیکر ایک حکم نکالنا وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور راویونکا اختلاف ولید بن مسلم پر ابن عباس کی حدیث مین

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ النَّحْرِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّرْكَبَ إِلَّا مُعْتَرِضًا أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهُ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَضَيْتِيهِ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے دسوین تاریخ صبح کو نحر کے روز اتنے مین ایک عورت آئی خثعم قبیلہ کی اور کہنے لگی یا رسول اللہ اللہ کا فرض اوس کے بندون پر حج میرے باپ پر اوس وقت ہوا جب بوڑھا ہو چکا ہے بیٹھ بھی نہین سکتا مگر ٹیڑھے کیا مین اوسکی طرف سے حج کر دون آپنے فرمایا ہان حج کر اوسکی طرف سے اس لیے کہ اگر اوس کے اوپر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی یہ مثال دیکر آپنے حج کا حکم کیا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يُجْزِئُهُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا نَعَمْ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے خثعم کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوس وقت فضل آپکے ساتھ سوار تھے یا رسول اللہ اللہ کا فرض حج اوس کے بندون پر ایسے وقت مین ہوا کہ میرا باپ بوڑھا ہو گیا ہے اونٹ پر جم نہین سکتا کیا اس کیطرف سے کافی ہوگا یا ادا ہوگا اگر مین حج کر دون آپنے فرمایا ہان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواصی مین سوار تھے اتنے مین ایک عورت آئی خثعم کی آپ سے مسئلہ پوچھنے کو فضل نے اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا اور عورت نے فضل کی طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے وہ عورت بولی یا رسول اللہ اللہ کا فرض بندون پر حج کا تھا

میں بہاگر میرا باپ بوڑہا بہونس ہے جو اونٹ پر ٹہر نہیں سکتا میں اوسکی طرف سے حج کروں آپنے فرمایا ہاں یہ ذکر حج اوسکی طرف سے
جسکی دوسری حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی۔ عن ابن عباس ان امرأة من خثعم قالت یا رسول
الله ان فريضة الله عز وجل في الحج على عباده ادركت ابي شيخا كبيرا لا يستوي على الراحلة فهل يقضي
عنه ان احج عنه قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم فاخذ الفضل يلتفت اليها وكانت
امرأة حسناء واخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم الفضل فحول وجهه من الشق الآخر ترجمہ عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہے خثعم کی ایک عورت بولی یا رسول اللہ اللہ کا فرض حج اوس کے بندوں پر میری باپ پر اوس وقت ہوا جب وہ
بوڑہا بہونس ہے اونٹ پر جم نہیں سکتا کیا ادا ہو جاویگا اگر میں حج کرلوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہاں اتنے میں فضل اوس عورت کیطرف دیکھنے لگے وہ خوبصورت تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا منہ دوسری طرف
پہیرنے لگے عن عبد الله بن عباس ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم ان ابي ادركه الحج وهو شيخ
كبير لا يثبت على راحلته فان شددته خشيت ان يموت أفأحج عنه قال أفرأيت لو كان عليه دين
فقضيته أكان مجزئا قال نعم قال فحج عن ابيك ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میری باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑہا بہونس ہے اونٹ پر ٹہر نہیں سکتا اگر اوس کو باندہ دوں تو ڈرتا
ہوں کہیں نہ جاوے کیا میں اوس کیطرف سے حج کروں آپنے فرمایا دیکھ اگر اوس پہ قرض ہوتا اور تو ادا کر دیتا تو کافی ہوتا وہ بولا
ہاں آپنے فرمایا تو حج کر اپنے باپ کیطرف سے (وہ بہی اللہ کا قرض ہے) عن الفضل بن عباس انه كان رديف النبي
صلى الله عليه وسلم فجاءه رجل فقال يا رسول الله ان امي عجوز كبيرة ان حملتها لم تستمسك وان ربطتها
خشيت ان اقتلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرأيت لو كان على امك دين أكنت قاضيه قال
نعم قال فحج عن امك ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ ردیف تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے میں ایک مرد آیا
اور بولا یا رسول اللہ میری ماں بڑہیا بہونس ہے اگر میں اوس کو اونٹ پر سوار کروں تو تہم نہ سکیگی اگر باندہ دوں تو ڈر ہے کہ مر جاوے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا ہاں آپنے فرمایا تو پہر حج کر اپنی ماں کے
طرف سے عن الفضل بن العباس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله ان ابي شيخ كبير
لا يستطيع الحج وان حملته لم يستمسك أفأحج عنه قال حج عن ابيك ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا نبی اللہ میرا باپ بوڑہا بہونس ہے حج نہیں کر سکتا اگر میں اوسکو اونٹ
پر سوار کروں تو تہم نہیں سکتا آپنے فرمایا حج کر اپنے باپ کی طرف سے عن ابن عباس ان رجلا جاء الى النبي صلى الله عليه
وسلم فقال ان ابي شيخ كبير أفأحج عنه قال نعم أرأيت لو كان عليه دين فقضيته أكان يجزئ عنه
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا میرا باپ بوڑہا بہونس ہے

کیا مین نیک طرف سے جو کرون آپنے فرمایا مان تو دیکھ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا اور تو ادا کر دیتا تو کیا کافی ہوتا

الحکم باتفاق اھل العلم۔ جب امر پر اتفاق کرین اوس کے موافق حکم کرنا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَكْثَرُوْا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدْ اَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ عَلَيْنَا اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ مِنْكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ رَاْيَهُ وَلَا يَقُوْلُ اِنِّيْ اَخَافُ وَاِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَدَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے ایک روز لوگون نے عبد اللہ بن مسعود سے بہت باتین کین اونہون نے کہا ایک زمانہ ایسا تہا کہ ہم کوئی حکم نہین کرتے تہے نہ حکم کرنیکے لائق تہے پہر اللہ جل جلالہ نے ہماری قسمت مین لکہا تہا ہم اوس مرتبہ کو پہونچے جسکو تم دیکہتے ہو اب آج کے روز سے جس شخص کو تم مین سے فیصلہ کرنے کی ضرورت آپڑے تو چاہیے کہ حکم دیوے اللہ کی کتاب کے موافق اگر وہ امر اللہ کی کتاب مین نہ ملے تو حکم دیوے اوس کے پیغمبر کے فیصلون کے موافق اگر وہ امر اللہ کی کتاب مین بہی نہ ہو اور اوس کے پیغمبر کے فیصلون مین بہی نہ ہو تو حکم دیوے نیکبخت لوگون کے فیصلے کے موافق (یعنی خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کے موافق) اگر وہ امر ایسا ہو جو نہ اللہ کی کتاب مین ملے نہ اوس کے رسول کے حکمون مین نہ نیک لوگون کے فیصلون مین تو اپنی عقل سے کام لیوے اور یہ نہ کہے مین ڈرتا ہون ڈرتا ہون اس لیے کہ حلال کہلا ہوا ہے اور حرام کہلا ہوا ہے (دونون اللہ کی کتاب اور اوس کے رسول ؐ کی حدیث سے معلوم ہو سکتے ہین) البتہ ان دونون کے بیچ مین بعض امر ہین جنمین شبہہ ہے (نہ اوسکو حلال کہہ سکتے ہین نہ حرام) تو چہوڑ دے اوس کام کو جو شک مین ڈالے تجہکو اور کر وہ کام جس مین شک نہو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث جید ہے یعنی صحیح ہے **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ جب مسئلہ کتاب اور سنت مین اور اقوال صحابہ سے معلوم نہو سکے تو قیاس کرنا درست ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتٰى عَلَيْنَا حِيْنٌ وَلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيْهِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ وَلَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ اَخَافُ وَاِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ يَسْاَلُهُ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ

اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ
وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ
فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ترجمہ شریح نے حضرت عمرؓ کو لکھا اون سے پوچھتے تھے
اونہون نے جواب مین لکھا تو فیصلہ کر اللہ کی کتاب کے موافق اگر اللہ کی کتاب مین نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
کیموافق اگر اوس مین بھی نہ ہو تو نیکون کے حکم کیموافق اگر اللہ کی کتاب اور اوس کے رسول کی سنت اور نیکون کے حکمون
مین بھی نہ ہو تو تیرا جی چاہے تو آگے بڑھ (اور اپنی عقل کے موافق حکم کر) اور تیرا جی چاہے تو پیچھے ہٹ (یعنی کچھ حکم نہ دے) اور
مین سمجھتا ہون کہ پیچھے ہٹنا تیرے لیے بہتر ہے۔ **تاویل** قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ
هُمُ الْكَافِرُونَ اس آیت کی تفسیر ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ مُلُوكٌ
بَعْدَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَّلُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَكَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ
قِيلَ لِمُلُوكِهِمْ مَا نَجِدُ شَتْمًا أَشَدَّ مِنْ شَتْمٍ يَشْتِمُونَا هٰؤُلَاءِ إِنَّهُمْ يَقْرَءُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ
فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَهٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ مَعَ مَا يَعِيبُونَنَا بِهِ فِي أَعْمَالِنَا فِي قِرَاءَتِهِمْ فَادْعُهُمْ فَلْيَقْرَءُوا
كَمَا نَقْرَأُ وَلْيُؤْمِنُوا كَمَا آمَنَّا فَدَعَاهُمْ فَجَمَعَهُمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ أَوْ يَتْرُكُوا قِرَاءَةَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ
إِلَّا مَا بَدَّلُوا مِنْهَا فَقَالُوا مَا تُرِيدُونَ إِلَى ذٰلِكَ دَعُونَا فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمُ ابْنُوا لَنَا أُسْطُوَانَةً ثُمَّ ارْفَعُونَا
إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْطُونَا شَيْئًا نَرْفَعُ بِهِ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ دَعُونَا نَسِيحُ فِي
الْأَرْضِ وَنَهِيمُ وَنَشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْوَحْشُ فَإِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِكُمْ فَاقْتُلُونَا وَقَالَتْ طَائِفَةٌ
مِنْهُمُ ابْنُوا لَنَا دُورًا فِي الْفَيَافِي وَنَحْتَفِرُ الْآبَارَ وَنَحْتَرِثُ الْبُقُولَ فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَلَا نَمُرُّ بِكُمْ وَلَيْسَ
أَحَدٌ مِنَ الْقَبَائِلِ إِلَّا وَلَهُ حَمِيمٌ فِيهِمْ قَالَ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا
كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا وَالْآخَرُونَ قَالُوا نَتَعَبَّدُ كَمَا تَعَبَّدَ
فُلَانٌ وَنَسِيحُ كَمَا سَاحَ فُلَانٌ وَنَتَّخِذُ دُورًا كَمَا اتَّخَذَ فُلَانٌ وَهُمْ عَلَى شِرْكِهِمْ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِإِيمَانِ الَّذِينَ
اقْتَدَوْا بِهِ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ انْحَطَّ رَجُلٌ مِنْ صَوْمَعَتِهِ
وَجَاءَ سَائِحٌ مِنْ سِيَاحَتِهِ وَصَاحِبُ الدَّيْرِ مِنْ دَيْرِهِ فَآمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ أَجْرَيْنِ بِإِيمَانِهِمْ بِعِيسَى وَ
التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَبِإِيمَانِهِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصْدِيقِهِمْ قَالَ يَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ
بِهِ الْقُرْآنَ وَاتِّبَاعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَتَشَبَّهُونَ بِكُمْ أَنْ لَا يَقْدِرُونَ
عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ الْآيَةَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد کئی بادشاہ ہو

جنہون نے توریت اور انجیل کو بدل ڈالا یعنی اون دونون کے مطالب کو بدلنے لگے ، اور کچھ لوگ ایماندار بھی تھے جو توریت اور انجیل کو پڑھا کرتے لوگون نے اون بادشاہون سے کہا اس سے زیادہ گالی کیا ہوگی یہہ لوگ ہم کو دیتے ہین کیا ہو گئے یہہ پڑھتے ہین اس آیت کو ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون یعنے جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اوتارے کیموافق وہ کافر ہے اس قسم کی آیتین اور جن مین ہماری کامونکا عیب نکلتا ہی یہہ پڑہا کرتے ہین تو حکم دو اون کو پہر مین جسطرح ہم پڑھتے ہین (یعنی ان آیتونکو نکال ڈالین یا بدل دین) اور ایمان لاوین جسطرح ہم ایمان لاتے ہین بادشاہ نے اون لوگون کو اکٹھا کیا اور اون سے کہا یا تو قتل ہو یا توراة اور انجیل کا پڑہنا چھوڑ دو البتہ جسطرح ہم نے بدلا ہے اوسطرح جی چاہے تو پڑھو اون لوگون نے کہا اس سے مطلب کیا ہی ہمکو چھوڑ دو کچھ لوگون نے اون مین سے کہا ہمارے لیے ایک مینار بنوا دو پھر ہم کو اوسپر چڑہا دو اور کچھ کہانے پینے کو دیدو ہم کبھی تمھارے پاس نہ آوین گے (تاکہ تم کو ہمارا پڑہنا ناگوار ہو) بعضون نے کہا ہم کو چھوڑ دو ہم سیاحی کرین گے اور جنگل مین چلے جاوین گے اور جنگلی جانورون کیطرح کہالین پئین گے اگر تم ہم کو بستی مین دیکھنا تو مار ڈالنا بعضون نے کہا ہم کو جنگل بیابان مین گھر بنا دو ہم کنوین کہود لین گے اور ترکاریان بو دین گے نہ تمہارے پاس آوین گے نہ تمپر سے ہو کر گذرین گے اور کوئی قبیلہ ایسا نہ تہا جسکا آدمی ان لوگون مین تہا آخر اونہون نے ایسا ہی کیا اونہی لوگون کے شان مین اللہ جل جلالہ نے یہہ آیت اوتاری رہبانیۃ ابتدعوہا اخیر تک یعنی اس قسم کی درویشی اونہون نے خود نکالی ہم نے اونکو حکم نہین کیا تہا اسکا پہر اوسکو بھی جیسا چاہیے ویسا نہ کر سکے بعضے لوگ زبان سے کہنے لگے ہم بھی ویسی ہی عبادت کرینگے جیسے فلان شخص کرتا ہی اور اوسی طرح جنگل کی سیر کرینگے جیسے فلانے نے کی اور ویسا ہی گہر بنا دین گے جیسے فلان نے بنایا لیکن وہ شرک مین گرفتار رہتے اور جنکی پیروی کا دم بہرتے تہے اون کے ایمان سے آگاہ نہ تہے جب اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجا تو اون مین سے تھوڑے لوگ باقی تہے کوئی اپنی عبادت خانے سے اوترا اور کوئی جنگل سے آیا کوئی گرجا سے آیا اور آپ پر ایمان لائے آپکو سچا کہا تب اللہ تعالی نے یہہ آیت اوتاری یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یوتکم اخیر تک یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ اوسکے پیغمبر پر وہ تم کو دونا حصہ اپنی رحمت کا دیگا ایک تو حضرت عیسی اور توراة اور انجیل پر ایمان لانیکا ثواب دوسری حضرت محمد پر ایمان لانے اور اونکو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہارے لیے ایک روشنی دیگا یعنی قرآن اور پیغمبر کی پیروی پھر کہا یہہ اس لیے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاری جو تمہاری مشابہت کرتے ہین لیکن تمہاری طرح ایمان نہین لاتے حضرت محمد اور قرآن پر) وہ جان لیوین کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کر سکین گے)

الحکم بالظاہر

قاضی ظاہر شریعت پر حکم کرتا ہے **ف** لیکن باطن کا علم خدا کو ہی ہے اگر کوئی جہوٹا ہے اور اوس نے قاضی کے سامنے مقدمہ جیت لیا تو جو مال اوس نے لیا وہ قاضی کے فیصلے سے اوس کے لیے حلال نہ ہوگا بلکہ خدا کا گنہگار رہیگا

عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انكم تختصمون الي وانما انا بشر ولعل بعضكم ان يكون الحن بحجته من بعض فاقضي

الله ولا في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقض بما قضى به الصالحون فإن لم يكن في كتاب الله
ولا في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يقض به الصالحون فإن شئت فتقدم وإن شئت
فتأخر ولا أرى التأخر إلا خيرا لك والسلام عليكم ترجمہ شریح نے حضرت عمرؓ کو لکھا اون سے پوچھتے تھے
اونہون نے جواب مین لکھا تو فیصلہ کر اللہ کی کتاب کے موافق اگر اللہ کی کتاب مین نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
کیموافق اگر اوس مین بھی نہ ہو تو نیکون کے حکم کیموافق اگر اللہ کی کتاب اور اوس کے رسول کی سنت اور نیکون کے حکم
مین بھی نہ ہو تو تیرا جی چاہے تو آگے بڑھ (اور اپنی عقل کے موافق حکم کر) اور تیرا جی چاہے تو پیچھے ہٹ (یعنی کچھ حکم نہ دے) اور
مین سمجھتا ہون کہ پیچھے ہٹنا تیرے لیے بہتر ہے۔ **تأويل** قول الله عز وجل۔ ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك
هم الكافرون اس آیت کی تفسیر ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون **عن** ابن عباس قال كانت ملوك
بعد عيسى بن مريم صلى الله عليه وسلم بدلوا التوراة والإنجيل وكان فيهم مؤمنون يقرؤون التوراة
قيل لملوكهم ما نجد شتما أشد من شتم يشتمونا هؤلاء إنهم يقرؤون ومن لم يحكم بما أنزل الله
فأولئك هم الكافرون وهؤلاء الآيات مع ما يعيبونا به في أعمالنا في قراءتهم فادعهم فليقرؤوا
كما نقرأ وليؤمنوا كما آمنا فدعاهم فجمعهم وعرض عليهم القتل أو يتركوا قراءة التوراة والإنجيل
إلا ما بدلوا منها فقالوا ما تريدون إلى ذلك دعونا فقالت طائفة منهم ابنوا لنا أسطوانة ثم ارفعونا
إليها ثم أعطونا شيئا نرفع به طعامنا وشرابنا فلا نرد عليكم وقالت طائفة منهم دعونا نسيح في
الأرض ونهيم ونشرب كما يشرب الوحش فإن قدرتم علينا في أرضكم فاقتلونا وقالت طائفة
منهم ابنوا لنا دورا في الفيافي ونحتفر الآبار ونحترث البقول فلا نرد عليكم ولا نمر بكم وليس
أحد من القبائل إلا وله حميم فيهم قال ففعلوا ذلك فأنزل الله عز وجل ورهبانية ابتدعوها ما
كتبناها عليهم إلا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها والآخرون قالوا نتعبد كما تعبد
فلان ونسيح كما ساح فلان ونتخذ دورا كما اتخذ فلان وهم على شركهم لا علم لهم بإيمان الذين
اقتدوا به فلما بعث الله النبي صلى الله عليه وسلم ولم يبق منهم إلا قليل انحط رجل من صومعته
وجاء سائح من سياحته وصاحب الدير من ديره فآمنوا به وصدقوه فقال الله تبارك وتعالى
يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وآمنوا برسوله يؤتكم كفلين من رحمته أجرين بإيمانهم بعيسى وبا
التوراة والإنجيل وبإيمانهم بمحمد صلى الله عليه وسلم وتصديقهم قال يجعل لكم نورا تمشون
به القرآن واتباعهم النبي صلى الله عليه وسلم قال لئلا يعلم أهل الكتاب يتشبهون بكم أن لا يقدرون
على شيء من فضل الله الآية ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد کئی بادشاہ ہوئے

جنہون توریت اور انجیل کو بدل ڈالا یعنی اون دونون کے خلاف کرنے لگے) اور کچہ لوگ ایماندار بہی تہی جو توراۃ اور
انجیل کو پڑہا کرتے لوگون نے اون بادشاہون سے کہا اس سی زیادہ گالی جو یہہ لوگ ہم کو دیتے ہین کیا ہوگے
یہہ پڑہتے ہین اس آیت کو ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون یعنے جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اوتارے
کیموافق وہ کافر ہے اس قسم کی آیتین اور اور جن سی ہماری کامونکا عیب نکلتا ہی یہہ پڑہا کرتے ہین تو حکم دو اون کو
کہ وہ بہی اسیطرح پڑہین جسطرح ہم پڑہتے ہین (یعنی اون آیتونکو نکال ڈالین یا بدل دین) اور ایمان لاوین جسطرح ہم ایمان لاتے پادشاہ
نے اون لوگون کو اکٹہا کیا اور اون سے کہا یا تو قتل ہو یا توراۃ اور انجیل کا پڑہنا چہوڑو والبتہ جسطرح ہم نے بدلا ہے
اوسطرح جی چاہے تو پڑہو اون لوگون نے کہا اس سے مطلب کیا ہی ہمکو چہوڑ دو کچہ لوگون نے اون مین سی کہا ہماری
لیے ایک مینار بنوا دو پہر ہم کو اوس پر چڑہا دو اور کچہ کہانے پینے کو دیدو ہم کبہی تمہارے پاس نہ آوین گے (تاکہ تم کو ہمارا پڑہنا
ناگوار ہو) بعضون نے کہا ہم کو چہوڑ دو ہم سیاحی کرین گے اور جنگل مین چلے جاوین گے اور جنگلی جانور کی طرح کہا لینگے
پئین گے اگر تم ہم کو بستی مین دیکہنا تو مار ڈالنا بعضون نے کہا ہم کو جنگل بیابان مین گہر بنا دو ہم کنوئین کہود لینگے اور
ترکاریان بو دین گے نہ تمہارے پاس آوین گے نہ تمہیر ہو کر گذرین گے اور کوئی قبیلہ ایسا نہ تہا جسکا کوئی رشتہ دار ان لوگون مین
نہ ہو آخر اونہون نے ایسا ہی کیا اونہی لوگون کے شان مین اللہ جل جلالہ نے یہہ آیت اوتاری رہبانیۃ ابتدعوہا اخیر تک
یعنی اس قسم کی درویشی اونہون نے خود نکالی ہم نے اونکو حکم نہین کیا تہا اسکا پہر اوسکو بہی جیسا چاہیے ویسا نہ کر سکے
بعضے لوگ زبان سی کہنے لگے ہم بہی ویسی ہی عبادت کرینگے جیسے فلان شخص کرتا ہی اور ویسی طرح جنگل کی سیر کرینگے
جیسے فلانے نے کی او ویسا ہی گہر بنا دین گے جیسے فلان نے بنایا لیکن وہ شرک مین گرفتار تہی اور جنکی پیروی کا دم بہرتے
تہے اون کے ایمان سی آگاہ نہ تہی جب اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجا تو اون مین سی تہوڑے لوگ باقی
تہے کوئی اپنی عبادت خانے سے اوترا اور کوئی جنگل سی آیا کوئی گرجا سی آیا اور آپ پر ایمان لائے آپکو سچا کہا تب اللہ تعالی
نے یہہ آیت اوتاری یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یؤتکم اخیر تک یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ
اوسکے پیغمبر پر وہ تم کو دونا حصہ اپنی رحمت کا دیگا ایک تو حضرت عیسی اور توراۃ اور انجیل پر ایمان لانیکا ثواب دوسری
حضرت محمد پر ایمان لانے اور اونکو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہارے لیے ایک روشنی دیگا یعنی قرآن اور پیغمبر کی پیروی پہر
کہا یہہ اس لیے کہ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری جو تمہاری مشابہت کرتے ہین لیکن تمہاری طرح ایمان نہین لاتے حضرت محمد
اور قرآن پر) وہ جان لیوین کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کر سکین گے) **الحکم بالظاہر** قاضی ظاہر شریعت پر حکم
کرتا ہے **ف** لیکن باطن کا علم خدا کو ہی ہے اگر کوئی جہوٹا ہی اور اوس نے قاضی کے سامنے مقدمہ جیت لیا تو جو مال اوس نے

کمایا وہ قاضی کے فیصلے سی اوس کے لیے حلال نہ ہوگا بلکہ خدا کا گنہگار رہیگا **عن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قال انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فمن

فَقَضَیْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِیْهِ شَیْئًا فَلَا یَاْخُذْهُ وَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ بِهٖ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے سامنے مقدمے لاتے ہو میں تو آدمی ہوں شاید تم سے کسی کی زبان اور دلیل تیز ہو اگر میں
اوسکے بھائی کا حق اوسکو دلا دوں تو وہ نہ لیوے اور یہ سمجھے کہ میں نے ایک ٹکڑا انگار کا اوسکو دلا دیا ہے حُکْمُ الْحَاکِمِ بِعِلْمِهٖ حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کر سکتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ
قَالَ بَیْنَمَا امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ
بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی فَخَرَجَتَا اِلٰی
سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ
هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ بِالسِّكِّیْنِ قَطُّ اِلَّا یَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا
الْمُدْیَةَ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں ایک جگہ تھیں اور اون دونوں کا
ایک ایک بچہ تھا اتنے میں بھیڑیا آیا اور ایک کے بچے کو اوٹھا لے گیا جسکا بچہ لیگیا وہ دوسری سے کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا اور وہ
کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا پھر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام پاس گئیں جھگڑا فیصل کرانیکو انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلا دیا
بعد اوس کے وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام پاس گئیں اور اون سے بیان کیا اونھوں نے کہا ایک چھری لاؤ میں بچے کو
کاٹکر دو حصے کر دونگا یہ سنکر چھوٹی عورت بولی نہیں ایسا مت کرو اللہ تیرے پر رحم کرے وہ بڑی کا بچہ ہے حضرت سلیمان نے یہ
سنکر وہ بچہ اوس چھوٹی عورت کو دلا دیا کیونکہ اوسکی شفقت اور محبت سے معلوم ہو گیا کہ اوسی کا بچہ ہے ابو ہریرہ نے کہا چھری
کا نام سکین ہمنے کبھی نہیں سنا تھا ہم تو اوسکو مدیہ کہا کرتے اَلسَّعَةُ لِلْحَاکِمِ فِیْ اَنْ یَّقُوْلَ لِلشَّیْءِ الَّذِیْ
لَا یَفْعَلُهٗ اَفْعَلُ لِیَسْتَبِیْنَ الْحَقُّ حاکم کو اس بات کی گنجایش کہ ایک بات کرنی نہ ہو لیکن حق کے ظاہر ہونے کو یہی کہے میں کرونگا
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا صَبِیَّانِ لَهُمَا فَعَدَا الذِّئْبُ
عَلٰی اِحْدٰهُمَا فَاَخَذَ وَلَدَهَا فَاَصْبَحَتَا تَخْتَصِمَانِ فِی الصَّبِیِّ الْبَاقِیْ اِلٰی دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی
مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ فَقَالَ كَیْفَ اَمْرُكُمَا فَقَصَّتَا عَلَیْهِ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّیْنِ اَشُقُّ الْغُلَامَ بَیْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی
اَتَشُقُّهٗ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ حَظِّیْ مِنْهُ لَهَا قَالَ هُوَ ابْنُكِ فَقَضٰی بِهٖ لَهَا ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں نکلیں اون کے ساتھ اون کے بچے تھے ایک کے بچے پر بھیڑیے نے حملہ کیا اوسکو لے گیا پھر وہ دونوں
اوس لڑکے کے لیے جو باقی تھا لڑتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام پاس آئیں اونہوں نے بڑی عورت کو دلا دیا حالانکہ اوس کا
لڑکا نہ تھا پھر وہ دونوں حضرت سلیمان پر گزریں انہوں نے حال پوچھا عورتوں نے بیان کیا حضرت سلیمان نے فرمایا میرے پاس
چھری لاؤ میں بچے کے دو حصے کر دونگا یہ سنکر چھوٹی عورت بولی ہے کیا آپ اوسکو کاٹینگے حضرت سلیمان نے فرمایا ہاں حالانکہ
آپکا قصد کاٹنے کا نہ تھا مگر حق ظاہر کرنے کے لیے ایسا فرمایا وہ بولی جانے دیجیے میرا حصہ اوسی کو دیجیے حضرت سلیمان نے کہا جاؤ

تیرا بیٹا ہے پھر اوسی کو دلا دیا **نقض الحاکم** ما يحكم به غيره ممن هو مثله او اجل منه ایک حاکم اپنے
برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجے والے کا فیصلہ توڑ سکتا ہے اگر اوس مین غلطی معلوم ہو **عن ابی هريرة** عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال خرجت امرأتان معهما ولداهما فاخذ الذئب احدهما فاختصمتا فی الولد
الی داود النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقضی به للکبری منهما فمرتا علی سليمان عليه السلام فقال كيف
قضی بینکما قالت قضی به للکبری قال سليمان اقطعه بنصفين هذه نصف و هذه نصف
قالت الکبری نعم اقطعوه فقالت الصغری لا تقطعه هو ولدها فقضی به للتی ابت ان يقطعه ترجمہ
ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ دو عورتین نکلین اون کے ساتھ اون کے لڑکے بھی تھے بھیڑیا آیا اور ایک کو لے گیا وہ دونون جھگڑتی
ہوئین حضرت داود پیغمبر کے پاس گئین اونہون نے بڑی کو دلا دیا پھر وہ دونون حضرت سلیمان کے پاس گئین اونہون نے
پوچھا داود نے کیا فیصلہ کیا عورتون نے کہا بڑی کو دلا دیا حضرت سلیمان نے کہا مین تو اس کو کاٹ کر دو ٹکڑے کرتا
ہون ایک حصہ اسکو اور ایک حصہ اسکو بڑی عورت بولی اچھا کاٹ دو چھوٹی بولی مت کاٹو وہ اوسی کا لڑکا ہے پھر حضرت
سلیمان نے وہ لڑکا اوس عورت کو دلا دیا جسنے کاٹنے سے منع کیا تھا **ف** نووی نے کہا اگر کوئی اعتراض کرے کہ سلیمان
نے اپنے باپ حضرت داود علیہ السلام کا فیصلہ کیونکر توڑا اوسکا جواب کئی طرح سے ہے ایک یہ کہ داود نے قطعی فیصلہ
نہین کیا تھا بلکہ اپنی رائے ظاہر کی تھی دوسری یہ کہ داود نے فیصلہ بطور حاکمانہ نہین کیا تھا بلکہ فتوی کے طور پر تھا
تیسری یہ کہ اون کی شریعت مین فیصلہ منسوخ کرنا درست ہوگا مترجم کہتا ہے کہ حضرت سلیمان نے حضرت داود کے فیصلے
کو جو محض رائے سے تھا نہ وحی سے غلط سمجھا اور اسی واسطے اوس کو منسوخ کیا ہر ایک حاکم کو پہونچتا ہے کہ اگر وہ دوسرے حاکم کا خواہ
برابر کا ہو خواہ اعلی غلط فیصلہ دیکھے تو اوسکو منسوخ کردے **باب الرد علی الحاکم اذا قضی بغیر الحق** جب حاکم ناحق
فیصلہ کرے تو اوسکو رد کرنا درست ہے **عن** ابن عمر قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی بنی جذیمة
فدعاهم الی الاسلام فلم يحسنوا ان يقولوا اسلمنا فجعلوا يقولون صبانا صبانا وجعل خالد قتلا واسرا قال فدفع
الی كل رجل اسيره حتی اذا اصبح يوما امر خالد بن الوليد ان يقتل كل رجل منا اسيره فقال ابن عمر فقلت
والله لا اقتل اسیری ولا يقتل احد وقال بشر من اصحابی اسيره قال فقدمنا على النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فذكر له صنيع خالد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفع يديه اللهم انی ابرأ اليك مما صنع خالد
قال زكريا فی حديثه فذكر وفی حديث بشر فقال اللهم انی ابرأ اليك مما صنع خالد مرتين ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ (ایک قبیلہ ہے) کے پاس بھیجا
اونہون نے بلایا اون کو اسلام کی طرف مگر وہ اچھی طرح یہ کہہ نہ سکے ہم مسلمان ہوئے اور کہنے لگے ہم نے اپنا دین چھوڑا
خالد نے اونکو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا پھر ہر ایک شخص کو اوسکا قیدی سپرد کر دیا جب صبح ہوئی تو خالد نے حکم دیا

ہر شخص کو اپنے قیدی کو قتل کرنیکا عبد اللہ بن عمر نے کہا قسم خدا کی مین اپنے قیدی کو قتل نہ کرونگا اور نہ کوئی میرے لوگون مین
سے اپنے قیدی کو قتل کریگا (تو خالد کے حکم کو جو ناحق تہا رد کر دیا) جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
بیان کیا جو خالد نے کیا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ مین الگ ہون
اوس کام سے جو خالد نے کیا دوسری روایت مین ہے کہ آپنے دو بار یہی فرمایا (یعنی خالد کے فعل کا مواخذہ مجہسے نکر کیونکہ میرے حکم
اونہون نے یہہ کام نہین کیا

ذِكْرُ مَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَجْتَنِبَهُ

حاکم کو کن باتون سے پرہیز کرنا چاہیے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِي سِجِسْتَانَ
أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ
بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نے لکھوایا مجہسے عبید اللہ بن ابی بکرہ کو
جو قاضی تہے سیستان کے کہ مت حکم کر دو شخصون کے بیچ مین جب تو غصے ہو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تہے مت حکم کرے کوئی دو شخصون مین جب غصے ہو ف کیونکہ غصہ مین عقل درست نہین ہوتی فیصلہ ناحق ہوگا)

الرُّخْصَةُ لِلْحَاكِمِ الْأَمِينِ أَنْ يَحْكُمَ وَهُوَ غَضْبَانُ

جو حاکم امین ہو اور اوس کو اپنے نفس پر بھروسا ہو کہ وہ حق سے
تجاوز نہ کریگا) تو وہ غصے کی حالت مین حکم کر سکتا ہے عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ
يَمُرُّ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ
وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ
الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَاسْتَوْفَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ فِيهِ السَّعَةُ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأَنْصَارِيُّ اسْتَوْفَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ لَا أَحْسَبُ هٰذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ إِلَّا فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ
لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَأَحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْقِصَّةِ ترجمہ زبیر بن عوام نے
ایک مرد انصاری سے جھگڑا کیا پانی کے بہاؤ مین حرہ پر (حرہ ایک زمین ہے پتھریلی مدینہ مین) دونون اوس سے اپنے کہجور
درختون کو سینچتے تہے انصاری کہتا تہا پانی بہنے دو وہ چلا جائے زبیر نے اوسکو نہ مانا (کیونکہ وہ چاہتے تہے کہ پانی اپنے درختون
کے سیر ہونیکے موافق روک کہین پہر چہوڑ دین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیر پانی اپنے درختونکو دیدے پہر چہوڑ دے
اپنے ہمسائے کیطرف یہ سنکر انصاری غصہ ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر آپکی پہوپہی کے بیٹے ہین (اس لیے آپنے اونکی
رعایت کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ بدل گیا (غصہ سے) آپنے فرمایا اے زبیر پانی پلا درختون کو پہر روک رکھ
پانی کو یہانتک کہ درختون کی مینڈہون کے برابر چڑہ جاوے اخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو اونکا پورا حق دلایا اور پہلے

آپنے جو حکم دیاتہا زبیر کو اوسمین انصاری کو فائدہ تہا اور زبیر کا بھی کام چلتا تہا لیکن جب انصاری نے آپ کو غصہ کر دیا تو
آپ نے زبیر کا پورا حق دلوا دیا صاف صریح حکم دیکر رغم تکہ آپ امین تہی اور غصہ مین بہی حق سے تجاوز نہ کرتے اس لیے
آپ نے غصے کیحالت مین حکم دیا اور کسی شخص کے لیے درست نہین) زبیر نے کہا مین سمجہتا ہون یہہ آیت اسی باب
مین اوتری فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ یعنے قسم تیری رب کی وہ کبہی مسلمان نہ ہون گے جبتک اپنی
جہگڑون مین تمہاری حکومت قبول نہ کرین پہر جو تو حکم دیوے اوس سے تنگ دل نہ ہوں اور بلا عذر مان لیوین) اس
حدیث کے دو راوی مین لیث نے دہری سی زیادہ قصہ بیان کیا ہی **حُكْمُ الْحَاكِمِ فِيْ دَارِهٖ** اپنے گہر مین حکم کرنا عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ تَقَاضَى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا فَكَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَاَوْمَاَ اِلَى الشَّطْرِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ ترجمہ کعب نے اپنی قرض کا تقاضا کیا
ابن ابی حدرد سے اون دونون کی آوازین بلند ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہر مین سے سنا آپ دروازے کی اوٹ پردہ
اوٹہایا اور پکارا اے کعب وہ بولے حاضر ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اپنا آدہا قرض معاف کر دے کعب نے کہا مین نے معاف کیا پہر آپ
نے ابن ابی حدرد سے کہا اوٹہ قرض ادا کر **اَلْاِسْتِعْدَاءُ** مدد چاہنا عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَدِمْتُ
مَعَ عُمُوْمَتِي الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيْطَانِهَا فَفَرَكْتُ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَاَخَذَ كِسَائِيْ
وَضَرَبَنِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعْدِيْ عَلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلَى الرَّجُلِ فَجَاؤُوْا بِهٖ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى
هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِطِيْ فَاَخَذَ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَفَرَكَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
عَلَّمْتَهٗ اِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا اَطْعَمْتَهٗ اِذْ كَانَ جَائِعًا اُرْدُدْ عَلَيْهِ كِسَاءَهٗ وَاَمَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِوَسْقٍ اَوْ نِصْفِ وَسْقٍ ترجمہ عباد بن شرحبیل سے روایت ہی مین اپنی چچاؤن کے ساتہ مدینے مین آیا تو ایک باغ مین گیا
اور وہان کی ایک بالی لیکر مین نے مل ڈالی اتنے مین باغ والا آیا اور میرا کمل چہین لیا اور مجہکو مارا مین رسول اللہ صلعم پاس آیا
اور آپ سے فریاد کی آپنے باغ والے کو بلا بہیجا اور پوچہا تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا یا رسول اللہ یہہ میرے باغ مین آیا اور ایک بالی
لیکر ملڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ نہین جانتا تہا تو تو نے سکہایا کیون نہین اور جو وہ بہوکا تہا تو تو نے
کہلایا کیون نہین جا اوسکا کمل پہیر دی پہر مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وسق یا آدہا وسق دینے کا حکم کیا (وسق
ساٹہ صاع کا ہوتا ہی) **صَوْنُ النِّسَاءِ عَنْ مَجْلِسِ الْحُكْمِ** عورتون کو عدالت مین لانے سے بچانا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ
اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِيْ فِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا
فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ

إِنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ إِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا
وَأَمَرَ أُنَيْسًا أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا ترجمہ ابو ہریرہ اور زید بن خالد سے
روایت ہے دو شخصوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نے کہا یا رسول اللہ فیصلہ کیجیے ہمارے بیچ میں موافق اللہ
کی کتاب کے اور دوسرے نے کہا جو زیادہ سمجھدار تھا ہاں یا رسول اللہ مجھ کو اجازت دیجیے بات کرنیکی۔ میرا بیٹا اس کے یہاں نوکر
تھا تو اوس نے زنا کی اسکی عورت سے لوگوں نے مجھ سے کہا تیرے بیٹے کو پتھروں سے مار ڈالنا چاہیے میں نے سو بکریاں اور ایک
لونڈی بدلہ اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر میں نے علم والوں سے پوچھا انہوں نے کہا تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑنا تھے اور ایک سال کے لیے ملک
باہر ہونا تھا اور اوسکی عورت کو پتھروں سے مار ڈالنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے قبضے میں میری جان ہے
میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کرونگا تیری بکریاں اور لونڈی تجھکو پھیر دی گئی اور اوس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے
اور ایکسال کیواسطے جلاوطن کیا اور انیس کو حکم دیا کہ دوسرے شخص کے جورو کے پاس جاوے اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اوس کو پتھروں سے
مار ڈالے (لیکن انصاف کی مجلس میں اوس عورت کو طلب نہیں کیا) اوس نے اقرار کیا پھر وہ رجم کی گئی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ
زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ إِلَّا مَا قَضَيْتَ
بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ
عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَكَأَنَّهُ أُخْبِرَ أَنَّ عَلَى ابْنِهِ الرَّجْمَ فَافْتَدَى مِنْهُ
ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ فَرَدٌّ إِلَيْكَ
وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ
فَرَجَمَهَا ترجمہ ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ فیصلہ کیجیے ہمارا اللہ کی کتاب کے موافق پھر اوسکا مقابل
اوٹھا وہ اوس سے زیادہ سمجھدار تھا وہ بولا سچ کہتا ہے اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجیے آپنے فرمایا کہہ وہ بولا میرا بیٹا اس کے
پاس مزدوری کرتا تھا تو اس کی عورت سے زنا کی میں نے سو بکریاں اور ایک خادم دیکر اوس کو چھڑا لیا اس لیے کہ مجھ سے لوگوں نے
کہا تھا کہ تیرے بیٹے پر رجم (پتھروں سے مار ڈالنا) ہے تو میں نے فدیہ دیا پھر میں نے کئی علم والوں سے پوچھا انہوں نے کہا تیرے
بیٹے کو تو سو کوڑے پڑنا چاہییں اور ایکسال کے لیے ملک سے باہر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے
ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کرونگا لیکن سو بکریاں اور خادم تو پھیر لے تیرے بیٹے کو سو
کوڑے پڑینگے اور ایکسال کے لیے ملک سے باہر رہنا ہوگا اور صبح کو جا انیس اس شخص کی عورت پاس اگر وہ قبول کرے زنا کا تو اوسکو

پتھرون سے مثال میں کرائیں نہیں گئے دو سو سے قول کیا انہون نے رجم کر ڈالا **توجیہ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ**
ان الحاکم کا انہ سیجنا اوس شخص کو جسنے زنا کی ہو **عن ابی امامۃ** بن سہل بن حنیف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی بامرأۃ
قد زنت فقال ممن قالت من المقعد الذی فی حائط سعد فارسل الیہ فاتی بہ محمولا فوضع بین یدیہ فاعترف
فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باثکال فضربہ ورحمہ لزمانتہ وخفف عنہ ترجمہ ابو امامہ بن سہل
بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک عورت کو لیکر آئے جسنے زنا کرائی تھی آپنے فرمایا کس شخص نے
اس کے ساتھ زنا کی لوگون نے کہا اوسی لنجو (اپاہج) نے جو سعد کے باغ میں رہتا ہی آپنے اوسکو بلوایا لوگ اوسکو اوٹھا کر لائے
آپنے کھجور کی خوشے (ایک خوشہ) سے اوسکو مارا (ایک ہی دفعہ ایسی خوشی سے مارا جس میں سو ٹہنیاں تہین) اور تخفیف کی
اوس پر سو جسے کہ وہ اپاہج اور ضعیف تھا اگر دیتے تو اوسکے مرجانے کا ڈر تہا **مصیر الحاکم الی الرعیۃ**
للصلح بینہم حاکم کا خود جانا رعیت کے بیچ میں صلح کرانے کو **عن سہل بن سعد الساعدی** یقول وقع بین حیین
من الانصار کلام حتی تراموا بالحجارۃ فذھب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیصلح بینہم فحضرت الصلوۃ فاذن
بلال وانتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحتبس فاقام الصلوۃ وتقدم ابو بکر رضی اللہ عنہ فجاء النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وابو بکر یصلی بالناس فلما راٰہ الناس صفحوا وکان ابو بکر لا یلتفت فی الصلوۃ فلما
سمع تصفیحہم التفت فاذا ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یتاخر فاشار الیہ ان اثبت فرفع
ابو بکر رضی اللہ عنہ یعنی یدیہ ثم نکص القہقری وتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلما قضی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال ما منعک ان تثبت قال ما کان اللہ لیری ابن ابی قحافۃ بین یدی
نبیہ ثم اقبل علی الناس فقال ما لکم اذا نابکم شیء فی صلوتکم صفحتم ان ذلک للنساء من نابہ شیء فی
صلوتہ فلیقل سبحان اللہ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہی انصار کے دو قبیلون میں سخت گفتگو ہوئی یہانتک
کہ پتھر چلے آپس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے اون دونون میں صلح کرانے کو اتنے میں نماز کا وقت آگیا بلال نے
اذان دی اور آپکا انتظار کیا لیکن آپ وہین رکے رہے یہانتک کہ تکبیر ہوئی اور ابو بکر آگے بڑھے نماز پڑھانے کو پھر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر نماز پڑھا رہے تھے جب لوگون نے آپکو دیکھا تو دستک دی ابو بکر نماز میں کسی اور طرف خیال
نہیں کرتے تھے لیکن جب سب کی دستک کی آواز سنی تو نگاہ پھیر کر دیکھا معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین
انہون نے ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا آپنے اشارہ فرمایا اپنی جگہہ پر رہو ابو بکر نے دونو ہاتھ اوٹھائے (اور خدا کا شکر ادا کیا)
پھر اولٹے پاؤن پیچھے ہٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے گئے جب آپ نماز پڑھ چکے تو ابو بکر سے
فرمایا تم اپنی جگہہ پر کیون نہیں رہے انہون نے کہا یہ کہان ہو سکتا ہی کہ اللہ جل جلالہ ابو قحافہ کے بیٹے کو (ابو قحافہ ابو بکر کے
باپ کا نام تہا) اپنے پیغمبر کے آگے دیکھے پھر آپ لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا حال ہی جب نماز میں کوئی حادثہ ہو

تالیان بجاتے ہو تو عورتون کے لیے چاہیے جس شخص کو کوئی بات پیش آوے نماز مین تو سبحان اللہ کہے **اِشَارَۃُ**

الحَاکِمِ عَلَی الخَصْمِ حاکم احد الفریقین کو (یعنی مدعی یا مدعی علیہ کو) صلح کر لینے کی طرف اشارہ کر سکتا ہے **عَنْ** کعب بن مالک

أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ

فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفًا مِمَّا

عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا ترجمہ کعب بن مالک کا قرض عبد اللہ بن ابی حدرد پر آتا تھا انہون نے راہ مین اوسکو دیکھا تو پکڑا اور

باتون مین آواز مین بلند ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس سے گزرے آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی آدہا لینے کا انہون نے

آدہا لے لیا اور آدہا معاف کر دیا **اِشَارَۃُ الحَاکِمِ عَلَی الخَصْمِ بِالعَفْوِ** حاکم معاف کر دینے کی اشارت کر سکتا ہے **عَنْ**

وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ بِالقَاتِلِ يَقُودُهُ وَلِيُّ المَقْتُولِ فِي نِسْعَةٍ فَقَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ المَقْتُولِ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ

قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلَّى مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ

قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلَّى مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا

قَالَ فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عِنْدَ ذٰلِكَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهُ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ

ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا جب مقتول کا وارث قاتل کو ایک رسی مین کھینچتا

ہوا لایا آپنے مقتول کے وارث سے فرمایا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہین پھر آپنے فرمایا تو دیت لیگا وہ بولا نہین آپ نے فرمایا

تو بدلہ لیگا وہ بولا ہان آپنے فرمایا اچھا لیجا اوسکو (اور قتل کر) جب وہ چلا پیٹھ موڑ کر تو پھر آپنے اوسکو بلایا فرمایا تو معاف کرتا

ہے وہ بولا نہین آپنے فرمایا اچھا دیت لیتا وہ بولا نہین آپنے فرمایا تو خون کا بدلا لیگا وہ بولا ہان آپنے فرمایا اچھا لیجا اوسکو جب

لیکر چلا اور پیٹھ کی آپکیطرف پھر آپنے اوسکو بلایا اور فرمایا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہین آپنے فرمایا اچھا دیت لیتا ہے وہ بولا

نہین تب آپنے فرمایا تو قتل کریگا اوسکو وہ بولا ہان آپنے فرمایا اچھا لیجا اوسکو پھر آپنے فرمایا اگر تو اوس کو معاف کر دے تو اپنے

اور تیرے ساتھی کے جسکو اس نے مارا ہے دونون کے گناہ سمیٹ لیگا یہ سنکر اوس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا مین نے

دیکھا وہ اپنی رسی کھینچتا تھا **اِشَارَۃُ الحَاکِمِ بِالرِّفْقِ** پہلے حاکم نرمی کر لے حکم دیسکتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ

فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ المَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ المَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ

ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ المَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ

إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ الْآيَةَ ترجمہ عبد اللہ بن زبیر
سے روایت ہی ایک شخص انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پانی کے بہاؤ میں حرہ سے کھجور
کے درختونکو سینچتے تہے انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو چلا جاوے گا زبیر نے نہ مانا (جبتک اپنے درختوں کو اچھی طرح
پانی نہ پہونچ جاوے) آخر جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے (پہلے نرم حکم دیا اور زبیر کو اونکا پورا حق نہ دلایا)
فرمایا ای زبیر اپنے درختونکو پانی پلاوے پہر چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کیطرف یہ سنکر انصاری غصے ہوا اور کہا یا رسول اللہ آخر
زبیر آپکے پہوپہی کے بیٹے تہے آپکے چہرہ کا رنگ بدل گیا پھر آپنے (نرمی کی اور جو اصل حکم چاہیے تہا وہ دیا) آپنے فرمایا
ای زبیر پانی پلا درختونکو پھر پانی روک رکھہ یہانتک کہ تہالون کی مینڈہون تک آجاوے زبیر نے کہا میں سمجہتا ہون یہ
آیت اسی باب میں اوتری ہی۔ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک اخیر تک (جسکی معنی اوپر گزر چکے) **شَفَاعَةُ الْحَاكِمِ**
لِلْخُصُومِ قَبْلَ فَصْلِ الْحُكْمِ مقدمہ فیصل کرنے سے پہلے حاکم سفارش کرسکتا ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ
عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا شَفِيعٌ قَالَتْ
فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی بریرہ (جسکو حضرت عائشہ نے خرید کر کے آزاد کیا تہا) کا خاوند غلام تہا اس
کا نام مغیث تہا گویا میں اوس کو دیکھ رہا ہون وہ اوس کے پیچھے پیچھے پھرتا تہا اور روتا جاتا تہا آنسو اوس کی ڈاڑہی پر بہہ رہی
تہی (اسلیے کہ بریرہ اوس سے جدا ہونا چاہتی تہی اور اوس کو اختیار حاصل ہوا تہا اسکا بوجہ آزادی کے) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا ای عباس تم تعجب نہین کرتے مغیث کی محبت سے جو بریرہ کے ساتھہ ہی اور بریرہ کی نفرت سے جو مغیث
سے ہے پہر آپنے بریرہ سے فرمایا اگر تو پھر چلی جاوے مغیث کے پاس (تو بہتر ہی) وہ تیرے بچے کا باپ ہے بریرہ نے کہا یا رسول اللہ
کیا آپ مجہکو حکم کرتے ہین تو ضرور ماننا پڑیگا آپنے فرمایا نہین مین تو سفارش کرتا ہون بریرہ نے کہا تب مجھے اوس کی احتیاج
نہین ہی **مَنْعُ الْحَاكِمِ** رَعِيَّتَهُ مِنْ إِتْلَافِ أَمْوَالِهِمْ وَبِهِ حَاجَةٌ إِلَيْهِ اگر کسی شخص کو مال کی احتیاج ہو اور
وہ اپنے مال کو تلف کرے تو حاکم روک سکتا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ عَنْ
دُبُرٍ وَكَانَ مُحْتَاجًا وَكَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ
فَقَالَ اقْضِ دَيْنَكَ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک انصاری نے جو محتاج تہا اپنے غلام کو مرنے
کے بعد آزاد کر دیا تہا اور قرضدار بھی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اوس کے آزادی کو لغو کر کے) اس غلام کو آٹھ سو درہم
کو بیچا اور فرمایا اپنا قرض ادا کر اور اپنے بال بچون پر خرچ کر **الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ** تہوڑا اور بہت مال
دونون برابر ہین **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ

الله له النار وحرم عليه الجنة فقال له رجل وان كان شيئا يسيرا يا رسول الله قال وان كان قضيبا من
اراك ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا حق لیوے قسم کہا کر تو اللہ نے اوس کے
لیے دوزخ واجب کر دی اور جنت اوس کے لیے حرام کر دی ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگرچہ تہوڑی چیز ہو آپ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے
ایک ٹہنی ہو **قضاء الحاکم علی الغائب اذا عرفه** جب حاکم کسی شخص کو پہچانتا ہو اور وہ غائب ہو تو اوس پر فیصلہ
کرنا درست ہے **عن** عائشة قالت جاءت هند الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ان
ابا سفیان رجل شحیح ولا ینفق علی وولدی ما یکفینی أفآخذ من ماله ولا یشعر قال خذی ما یکفیك
وولدك بالمعروف ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہند ابو سفیان کی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی
اور بولی یا رسول اللہ ابو سفیان ایک بخیل ہے نہ مجھکو خرچ دیتا ہے نہ میری اولاد کو کیا میں اوس کے مال میں سے لے لوں بغیر اوسکی
اطلاع کے آپ نے فرمایا لے لے جسقدر تجھکو اور تیری بچے کو کافی ہو دستور کے موافق کیونکہ اوتنا تیرا حق ہے اوس کے لینے میں گناہ نہیں **ف**
تو ابو سفیان اگرچہ مجلس قضا میں حاضر نہ تہا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر یکطرفہ فیصلہ کیا اور یہی معنی ہے قضا علی الغائب
سے جو ترجمہ باب ہے **النهی** عن ان یقضی فی قضاء بقضاءین ایک حکم میں دو حکم کرنا **عن** ابی بکرة یقول سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یقضین احد فی قضاء بقضاءین ولا یقضی احد بین خصمین و
هو غضبان ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مت حکم کرے کوئی ایک
مقدمہ میں دو مقدموں کا اور نہ کوئی حکم کرے دو آدمیوں میں جب وہ غصے ہو **ما یقطع** القضاء حکم کرنے سے حلال
ہو **عن** ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم
الحن بحجته من بعض فانما اقضی بینکما علی نحو ما اسمع فمن قضیت له من حق اخیه شیئا فانما
اقطع له قطعة من النار ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میری پاس جھگڑتے آتے ہو میں تو آدمی
ہوں تم میں سے کوئی زبان دراز ہوتا ہے دوسرے سے میں فیصلہ کرونگا اوسی پر جو سنونگا پھر اگر میں کسی کو اوس کے بھائی کا حق دلا دوں (
دلا دوں تو اوسکو درست نہ ہوگا) بلکہ انگار کا ایک ٹکڑا اوس کو دلاتا ہوں **باب** الالد الخصم بڑا جھگڑالو **عن**
عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابغض الرجال الی الله الالد الخصم ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا اللہ کے نزدیک بڑا جھگڑالو آدمی ہے (جو ناحق ہر ایک سے لڑا کرے)
القضاء فیمن لم تکن له بینة جہان گواہ نہ ہوں تو کیونکر حکم کرے **عن** ابی موسی ان رجلین اختصما الی النبی
صلی الله علیه وسلم فی دابة لیس لواحد منهما بینة فقضی بها بینهما نصفین ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے
دو شخصوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جانور میں کسی کے پاس گواہ نہ تہا آپ نے دونوں کو آدھا آدھا دلا دیا
عظة الحاکم علی الیمین حاکم کا نصیحت کرنا قسم کہلاتے وقت **عن** ابن ابی ملیکة قال کانت جاریتان تخرزان

بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَيَدُهَا تَدْمَى فَزَعَمَتْ أَنَّ صَاحِبَتَهَا أَصَابَتْهَا وَأَنْكَرَتِ الْأُخْرَى فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ

عَبَّاسٍ فِي ذَلِكَ فَكَتَبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوا

بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ أَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَهُمْ فَادْعُهَا وَاتْلُ عَلَيْهَا هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ

وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ حَتَّى خَتَمَ الْآيَةَ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ

بِذَلِكَ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَسَرَّهُ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی دو لڑکیاں طائف مین موزہ سیتی تہین ایک نکلی تو اوس کے ہاتھ

سی خون بہہ رہا تھا اوس نے کہا میری ساتھی نے مجھے مارا اور دوسری نے انکار کیا مین نے عبد اللہ بن عباس کو لکھا اونہون نے

جواب مین لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فیصلہ کیا ہی کہ قسم مدعی علیہ پر ہی اگر لوگون کو اون کے دعوی کے موافق مل جاتا

تو لوگ دوسرون کے مال اور جانون کا دعوی کرتے اور پڑہ اوس عورت کے سامنے اس آیت کو ان الذین یشترون بعہد اللہ آخر تک

یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کئے ہوئے تھوڑی مالیت خرید کرتی ہین (یعنی دنیا کے طمع سے جھوٹی قسم کہاتے ہین) اون کو

آخرت مین کچھ حصہ نہین ہی یہانتک کہ ختم کیا آیت کو (اس آیت کو سنانے سے یہ غرض تھی کہ عورت ڈری اور جھوٹی قسم نہ کہاوے)

پھر مین نے بلایا اوس عورت کو اور یہ آیت پڑہ کر سنائی اوس نے اقرار کیا اپنے قصور کا جب یہ خبر ابن عباس کو پہونچی وہ بہی خوش ہوئے

کَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ حاکم کیونکر قسم لیوی عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَدْعُو اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى

مَا هَدَانَا لِدِينِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا آللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا

إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ

ترجمہ ابو سعید خدری سی روایت ہی معاویہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اپنے اصحاب کے حلقے پر پوچھا تم کیون بیٹھے ہو

وہ بولے بیٹھے ہین اللہ سی دعا کرتے ہوئے اور اوسکا شکر کرتے ہین کہ اوس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپ کو بہیجکر آپ

نے فرمایا ان قسم خدا کی تم اس لیے بیٹھے ہو وہ بولے قسم اللہ کی ہم اسی لیے بیٹھے ہین آپنے فرمایا مین نے تم کو اسواسطے قسم نہین دی کہ

تم کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس لیے کہ جبرئیل علیہ السلام میری پاس آئے اور مجھ سی بیان کیا کہ اللہ تعالی فخر کرتا ہی تم لوگون سی فرشتون پہ

(یعنی فرشتون سے کہتا ہی کہ دیکھو یہ میری بندے کیسی ہین جو باوجود دنیا کی خواہشون کے میری یاد مین مصروف ہین) آپنے صحابہ

کو اللہ کی قسم دی اور یہی طریقہ ہی قسم لینے کا سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہین کہانا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ لَا وَاللَّهِ الَّذِي

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ بَصَرِي ترجمہ ابو ہریرہ رضی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتی ہوئی اوس سے کہا تو نے چوری کی وہ بولا نہین قسم

اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی عیسی علیہ السلام نے فرمایا مین نے یقین کیا اللہ پر اور جھوٹا سمجھتا ہون اپنی آنکھ کو

ف سو حضرت عیسیٰؑ کے اور دوسرا کوئی چوری کا گواہ نہ تہا اگرچہ اونہوں نے اپنی آنکھ سے دیکھا تہا پر خدا کا نام سنکر کانپ گئے اور فرمانے لگے جب کہ قسم کہاتا ہی تو جہوٹ کیونکر کہیگا و بیگا میری آنکھ سے غلطی ہو سکتی ہی کہ وہ چوری کا مال نہ ہو کسی کا مال ہو۔

آخر کتاب آداب القاضی تمام ہوئی کتاب قاضی کے آداب کے

کِتَابُ الِاسْتِعَاذَةِ کتاب پناہ مانگنے کی

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَصَابَنَا طَشٌّ وَظُلْمَةٌ فَانْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا يَكْفِيْكَ كُلَّ شَيْءٍ ترجمہ معاذ بن عبداللہ سے روایت ہی انہوں نے سنا اپنے باپ سے کچھ بارش ہوئی اور تاریکی تو ہم نے انتظار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑہانے کے لیے پھر کچھ کہا جسکا مطلب یہ تہا رسول اللہ صلعم باہر تشریف لائے نماز پڑہانے کو آپنے فرمایا کہہ مین نے کہا کیا کہون آپنے فرمایا پڑہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ اور معوذتین (یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) صبح اور شام یہ بچاوین گے تجھکو ہر برائی سی عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَاَصَبْتُ خَلْوَةً مِّنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ النَّاسُ بِاَفْضَلَ مِنْهُمَا ترجمہ عبداللہ بن خبیب سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا مکے کے راستے مین اکیلا مین نے آپ کو اکیلا پایا تو آپکے نزدیک گیا آپنے فرمایا کہہ مین نے کہا کیا کہون آپنے فرمایا کہہ قل اعوذ برب الفلق یہانتک کہ ختم کیا اوس کو پھر قل اعوذ برب الناس اوسکو بھی ختم کیا پھر فرمایا نہین پناہ مانگی لوگون نے ان دونون سے بہتر عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فِيْ غَزْوَةٍ اِذْ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ فَقَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ فَقَرَاَ السُّوْرَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ بِمِثْلِهِنَّ اَحَدٌ ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کہینچ رہا تہا ایک جہاد کے سفر مین آپنے فرمایا کہہ اے عقبہ مین سنکر چپ رہا پھر آپنے فرمایا کہہ اے عقبہ مین سنکر چپ رہا پھر تیسری بار آپنے فرمایا کہہ مین نے عرض کیا کیا کہون آپنے فرمایا کہہ قل ہو اللہ احد سورت کو پڑہا یہانتک کہ ختم کیا پھر قل اعوذ برب الفلق پڑہا مین نے بھی آپکے ساتھ پڑہا یہانتک کہ ختم کیا پھر قل اعوذ برب الناس پڑہا مین نے بھی آپکے ساتھ پڑہا یہانتک کہ ختم کیا پھر فرمایا ان کی مثل کسی نے پناہ نہین مانگی عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاَهُنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَمْ يَتَعَوَّذِ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ اَوْ لَا يَتَعَوَّذُ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مجھسے فرمایا کہ مین نے عرض کیا کیا کہون آپنے فرمایا کہہ قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر پڑھا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کسی نے پناہ نہین مانگی انکے مثل یا لوگ پناہ نہین مانگتے ان
کی مثل یعنی ان سورتون سے بڑھکر کوئی پناہ نہین ہے عَنْ ابْنِ عَابِسٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ عَابِسٍ اَلَا اَدُلُّكَ اَوْ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ
اللهِ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ ترجمہ ابن عابس جہنی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اے ابن عابس کیا مین تجھکو نہ بتلاؤن سب سے بہتر جس سے پناہ مانگتے ہین پناہ
مانگنے والے وہ بولے کیون نہین بتلایئے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہہ دونون
سورتین عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا وَاَخَذَ عُقْبَةُ يَقُوْدُهَا
بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُقْبَةَ اقْرَأْ قَالَ وَمَا اَقْرَأُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اقْرَأْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاَعَادَهَا عَلَيَّ حَتّٰى قَرَأْتُهَا فَعَرَفَ اَنِّيْ لَمْ اَفْرَحْ بِهَا جِدًّا قَالَ لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا
فَمَا قُمْتَ تُصَلِّيْ بِشَيْءٍ مِثْلِهَا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سفید خچر تحفہ آیا آپ اسپر
سوار ہوئے اور عقبہ اوس کو کھینچتے ہوئے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ سے فرمایا اے عقبہ پڑھ وہ بولے کیا
پڑھون آپنے فرمایا پڑھ قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق پھر دہرایا اوسکو یہانتک کہ مین نے پڑھا اوسکو آپنے پہچان لیا
کہ بہت خوش نہین ہوا یہہ سنکر آپنے فرمایا شاید تو نے قدر نہین کی اس کی مجھے اس کے مثل کوئی سورت نہین ملی عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَاَمَّنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا معوذتین کو (یعنی اوس کو سیکھنا چاہا) عقبہ نے کہا پھر آپنے امامت کی فجر نماز کی اور یہی دونون سورتین پڑھین تاکہ سب
لوگ سنکر سیکھ لیوین) عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ بِهِمَا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ترجمہ عقبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان دونون سورتون کو فجر کی نماز مین عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ
بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ
سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِيْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمْ يَرَنِيْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ
لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ الْتَفَتَ اِلَيَّ
فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَاَيْتَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچتا تھا
سفر مین اتنے مین آپنے فرمایا اے عقبہ کیا مین تجھکو سب سے بہتر جو پڑھی گئی ہین دو سورتین سکھلاؤن پھر آپنے مجھکو سکھلایا قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس آپنے دیکھا مین زیادہ خوش نہین ہوا جب صبح کی نماز کو آپ اوترے تو نماز مین یہی سورتین پڑھین

جب نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف دیکھا اور فرمایا اے عقبہ تو کیا سمجھا عن عقبة بن عامر قال بينا اقود
برسول الله صلى الله عليه وسلم في نقب من تلك النقاب اذ قال الا تركب يا عقبة فاجللت رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان اركب مركب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال الا تركب يا عقبة فاشفقت ان تكون
معصية فنزل وركبت هنيهة ونزلت وركب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال الا اعلمك سورتين
من خير سورتين قرأ بهما الناس فاقرأني قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس فاقيمت الصلوة
فتقدم فقرأ بهما ثم مر بي فقال كيف رأيت يا عقبة اقرأ بهما كلما نمت وقمت ترجمہ عقبہ بن عامر سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا ایک گھاٹی میں گھاٹیوں میں سے اتنے میں آپ نے
فرمایا اے عقبہ سوار نہیں ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کا خیال کیا اور کہا میں کیونکر آپ کی سواری
پر چڑھ سکتا ہوں تھوڑی دیر بعد پھر آپ نے فرمایا سوار نہیں ہوتا اے عقبہ میں ڈرا کہیں نافرمانی میں گناہ نہ ہو (یعنی آپ دوبارہ
فرما چکے سوار ہونے کو لیے اب اگر سوار نہ ہوں تو بھی مشکل ہے کہیں گنہگار نہ ہوں) پھر آپ اترے اور میں تھوڑی دیر کے
لیے سوار ہوا پھر میں اترا اور آپ سوار ہوئے آپ نے فرمایا میں تجھ کو دو بہتر سورتیں سکھلاؤں جن کو لوگوں نے پڑھی پھر آپ نے
مجھ کو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھایا اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی آپ آگے بڑھے اور یہی دو سورتیں پڑھیں پھر
میرے سامنے سے نکلے اور فرمایا تو کیا سمجھا اے عقبہ پڑھ ان دونوں سورتوں کو سوتے اور اٹھتے وقت عن عقبة بن عامر
قال كنت امشي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا عقبة قل فقلت ماذا اقول يا رسول الله فسكت
عني ثم قال يا عقبة قل فقلت ما اقول يا رسول الله فسكت عني فقلت اللهم اردده علي فقال يا عقبة
قل فقلت ما اقول يا رسول الله فقال قل اعوذ برب الفلق فقرأتها حتى اتيت على اخرها ثم قال قل قلت
ماذا اقول يا رسول الله قال قل اعوذ برب الناس فقرأتها حتى اتيت على اخرها ثم قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم عند ذلك ما سأل سائل بمثلهما ولا استعاذ مستعيذ بمثلهما ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں مستعيذ ١٢
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اتنے میں آپ نے فرمایا اے عقبہ کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں یا رسول اللہ آپ
چپ ہو رہے پھر فرمایا اے عقبہ کہہ عرض کیا کیا کہوں یا رسول اللہ پھر آپ چپ رہے میں نے کہا خدا کرے پھر آپ فرما دیں
آپ نے فرمایا اے عقبہ کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپ نے فرمایا کہہ قل اعوذ برب الفلق میں نے پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا اس کو پھر آپ نے
فرمایا کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپ نے فرمایا کہہ قل اعوذ برب الناس میں نے اس کو پڑھا اخیر تک اس وقت آپ نے فرمایا کسی
مانگنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا اور نہ کسی پناہ چاہنے والے نے اس کے برابر پناہ چاہی عن عقبة بن عامر قال اتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو راكب فوضعت يدي على قدمه فقلت اقرئني سورة هود اقرئني سورة
يوسف فقال لن تقرأ شيئا ابلغ عند الله عز وجل من قل اعوذ برب الفلق ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آیا آپ سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے پڑھا دیجیے سورۂ ہود
کی یا سورۂ یوسف کی آپ نے فرمایا تو ہرگز نہیں پڑھے گا اللہ کے نزدیک بہتر زیادہ سورۂ فلق سے ف یعنی پناہ مانگنے کے لیے اس سے
بہتر دوسری سورت نہیں عن عقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أنزل علي آيات لم ير مثلهن
قل أعوذ برب الفلق إلى آخر السورة وقل أعوذ برب الناس إلى آخر السورة ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر کئی آیتیں اتریں جن کی مثل دیکھنے میں نہیں آئی قل اعوذ برب الفلق اخیر تک اور قل
اعوذ برب الناس اخیر تک عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ يا جابر قلت وما
ذا أقرأ بأبي أنت وأمي يا رسول الله قال اقرأ قل أعوذ برب الفلق وقل أعوذ برب الناس فقرأتهما فقال
اقرأ بهما ولن تقرأ بمثلهما ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر پڑھ میں
نے کہا کیا پڑھوں میری ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ میں نے ان
دونوں کو پڑھا پھر آپ نے فرمایا پڑھ تو ان کے مثل ہرگز نہ پڑھے گا **الاستعاذة من قلب لا يخشع** اس دل سے
پناہ جس میں ڈر نہ ہو خدا کا عن عبد الله بن عمرو أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ من أربع من علم لا ينفع
ومن قلب لا يخشع ومن دعاء لا يسمع ومن نفس لا تشبع ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ
مانگتے تھے چار باتوں سے۔ اس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اس دل سے جو خوف نہ کرے خدا کا اور اس دعا سے جس کی شنوائی
نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو **الاستعاذة من فتنة الصدر** سینے کی فتنے سے پناہ مانگنا (سینہ کا فتنہ موت
ہے بغیر توبہ کے) عن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ من الجبن والبخل وفتنة الصدر وعذاب
القبر ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور بخیلی اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے
الاستعاذة من شر السمع والبصر کان اور آنکھ کے فتنے سے پناہ مانگنا عن شكل بن حميد قال أتيت
النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا نبي الله علمني تعوذا أتعوذ به فأخذ بيدي ثم قال قل أعوذ بك من شر سمعي
ومن شر بصري ومن شر لساني ومن شر قلبي ومن شر منيي قال حتى حفظتها قال سعد والمني ماؤه ترجمہ شکل بن حمید سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھ کو تعوذ بتلاؤ جس سے میں پناہ مانگا کروں آپ نے
فرمایا کہہ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری کان کی برائی سے اور آنکھ کی برائی سے اور زبان کی برائی سے اور دل کی برائی سے
اور منی کی برائی سے راوی نے کہا یہاں تک کہ میں نے یاد کر لیا۔ سعد نے کہا منی سے مراد نطفہ ہے (اس کی برائی یہ ہے کہ حرام
میں اس کو بہاوے) **الاستعاذة من الجبن** نامردی اور بزدلی سے پناہ مانگنا عن مصعب بن سعد عن
أبيه قال كان يعلمنا خمسا كان يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو بهن ويقول اللهم إني
أعوذ بك من البخل وأعوذ بك من الجبن وأعوذ بك أن أرد إلى أرذل العمر وأعوذ بك من فتنة الدنيا وأعوذ

بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ مصعب بن سعد نے کہا ہمارے باپ سعد بن وقاص ہم کو پانچ باتین سکھاتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان کی دعا کرتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون
تیری ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے (یعنی بہت بڑا پا جس سے حواس اور عقل مین فرق آجاوے) اور پناہ مانگتا ہون مین تیری دنیا
کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے

الاستعاذة من البخل

بخیلی سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ابو مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزون سے بخیلی اور نامردی اور بری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ وَ
يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهَا مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے سعد اپنے بیٹون کو یہ کلمات سکھلاتے تھے جس طرح
استاد بچون کو سکھلاتا ہے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھا کرتے تھے نماز کے بعد یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین
بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون مین نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون مین ذلیل عمر سے اور پناہ مانگتا ہون مین دنیا کے فتنے سے
اور پناہ مانگتا ہون مین قبر کے عذاب سے (راوی نے کہا یہ حدیث مین نے مصعب سے بیان کی انہون نے کہا سچ ہے) عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری
عاجزی اور سستی سے اور بخیلی سے اور بوڑھاپے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے

الاستعاذة من الهم

رنج سے پناہ
مانگنا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائین مقرر تھین جنکو آپ نہین چھوڑتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری رنج اور غم
سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور لوگون کے غالب آنے سے مجھپر عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائین مقرر
تھین جنکو آپ نہین چھوڑتے تھے۔ یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخیلی اور نامردی سے
اور قرض سے اور لوگون کے غلبے سے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت خطا ہے عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ

الْقَبْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سختی اور بڑھاپے اور
نامردی اور بخیلی اور دجال کے فساد اور قبر کے عذاب سے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بڑھاپے
اور بخیلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے **الِاسْتِعَاذَةُ**
مِنَ الْحَزَنِ رنج سے پناہ مانگنا **ف** اوپر کا باب بھی یہی تھا ترجمہ ہم اور حزن کا ایک ہی مگر ہم اوسکو کہتے ہیں جو آیندہ واقع
ہونیوالا ہو اور حزن اوسپر جو واقع ہوچکا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا
قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تو فرماتے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور
غم سے اور عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے
اسناد میں سعید بن سلمہ ضعیف ہے اور ہم نے اس روایت کو لکھا کیونکہ اس میں عبارت زائد ہے **بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَغْرَمِ**
وَالْمَأْثَمِ تاوان (قرض) اور گناہ سے پناہ مانگنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا يَتَعَوَّذُ
مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ
فَأَخْلَفَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پناہ مانگتے تھے قرضداری اور گناہ سے
میں نے کہا یا رسول اللہ آپ قرضداری سے بہت پناہ مانگتے ہیں آپ نے فرمایا جو قرضدار ہوگا وہ بات کہیگا جھوٹی اور وعدہ
کریگا خلاف **الِاسْتِعَاذَةُ** مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ
قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي قَالَ حَتَّى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ
مَاؤُهُ ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھکو کوئی
تعوذ بتلائیے جسکو پڑھا کروں آپنے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کہہ پناہ مانگتا ہوں میں کان کی برائی اور آنکھ کی برائی اور زبان
کی برائی اور دل کے برائی اور نطفہ کی برائی (زنا) سے عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً
أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي ذَكَرَهُ ترجمہ
شکل بن حمید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو دعا سکھلائیے کہ اوس سے فایدہ اوٹھاؤں آپنے فرمایا کہہ یا اللہ بچا مجھکو
کان اور آنکھ کی اور زبان اور دل کی اور ذکر کی برائی سے **الِاسْتِعَاذَةُ** مِنَ الْكَسَلِ سستی سے پناہ مانگنا
عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَّالِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ مصعب سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا قبر کے عذاب کو اور دجال کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے

الاستعاذة من العجز عاجزی سے پناہ مانگنا

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَا أُعَلِّمُكُمْ إِلَّا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تم کو نہیں سکھلاتا مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھلاتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور بوڑھاپے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میری نفس کو پرہیزگاری دے اور اوسکو پاک کر (برائیوں سے) تو بہتر پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اوسکا مالک اور مختار ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اوس دل سے جسمیں ڈر نہ ہو اور اوس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اوس علم سے جسمیں فائدہ نہ ہو اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور بوڑھاپے اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے

الاستعاذة من الذلة ذلت سے پناہ مانگنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری فقیری سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کمی سے (دین اور دنیا کی ضرورتوں میں) اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کسی پر ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا تم پر ظلم ہونے سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالْفَقْرِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں کمی اور فقیری اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے

الاستعاذة من القلة کمی سے پناہ مانگنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

پناہ مانگو اسکی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے الاستعاذۃ من الفقر فقیری سے
پناہ مانگنا عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعوذوا باللہ من الفقر والقلۃ والذلۃ
وان تظلم او تظلم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری
اور کمی اور ذلت اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے عن مسلم بن ابی بکرۃ انہ کان سمع والدہ یقول فی دبر
الصلوۃ اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر وعذاب القبر فجعلت ادعو بھن فقال یا بنی انی
علمت ھؤلاء الکلمات قلت یا ابت سمعتک تدعو بھن فی دبر الصلوۃ فاخذتھن عنک قال
فالزمھن یا بنی فان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھن فی دبر الصلوۃ ترجمہ مسلم سے روایت ہے
اونہون نے اپنے باپ سے سنا وہ نماز کے بعد کہا کرتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری کفر سے اور فقیری سے اور قبر کے
عذاب سے وہ بھی یہی دعا مانگنے لگے اونکے باپ نے کہا بیٹا تو نے یہ دعا کیسی سیکھی اونہون نے کہا ای باپ مین نے
تم کو یہ دعا مانگتے سنتے ہر نماز کے بعد تو مین نے بھی یاد کرلی اونکے باپ نے کہا لازم کرلے اس دعا کو اس لیے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہہ دعا پڑہتے تھے الاستعاذۃ من شر فتنۃ القبر قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا
ف قبر مین پہلے ایک فتنہ ہوگا یعنی امتحان کہ مسلمان ہے یا کافر خدا اوس امتحان مین قائم رکھے پھر اگر امتحان مین ٹھیک
نہ نکلا تو عذاب ہوگا اللہ بچاوے اور بعضون نے کہا فتنہ قبر یہہ ہے کہ جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو ایکبار زمین اوسکو دبوچتی
ہے جس سے پسلیان ادہر کی اودہر جاتی ہین عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا مما یدعو
بھؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذ بک من فتنۃ النار وعذاب النار وفتنۃ القبر وعذاب القبر وشر
فتنۃ المسیح الدجال وشر فتنۃ الفقر وشر فتنۃ الغناء اللھم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد وانق
قلبی من الخطایا کما انقیت الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق
والمغرب اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والماثم والمغرم ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہہ دعا کرتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری جہنم کے فتنے سے اور جہنم کے عذاب سے
اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے اور امیری کے فتنے سے یا اللہ میرے
خطا مین دہو ڈال برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کر میرے دل کو گناہون سے جیسے تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو میل سے
اور دور کر دے مجہکو گناہون سے جتنی دوری پورب پچہم مین ہے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون سستی اور بڑہاپے اور گناہ اور قرض
داری سے الاستعاذۃ من نفس لا تشبع پناہ مانگنا اوس نفس سے جو سیر نہو ف حرص و ہوس مین گرفتار ہو عن
ابی ھریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الاربع من علم لا ینفع ومن قلب
لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری چار چیزوں سے - اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے - اور اُس دل سے جسمیں خدا کا خوف نہ ہو - اور اُس
نفس سے جو سیر نہ ہو - اور اُس دعا سے جو قبول نہ ہو باب الاستعاذة من الجوع بھوک سے پناہ مانگنا عن ابی ہریرۃ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الجوع فانہ بئس الضجیع واعوذ
بک من الخیانة فانہ بئست البطانة ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ
مانگتا ہوں تیری بھوک سے وہ بری ساتھی ہے اور پناہ مانگتا ہوں تیری خیانت (یعنی چوری کرنا امانت میں سے) وہ بری بات ہے جو چھپی ہے
باب الاستعاذة من الخیانة خیانت سے پناہ مانگنا عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اللھم انی اعوذ بک من الجوع فانہ بئس الضجیع ومن الخیانة فانہا بئست البطانة ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے وہ بری رفیق ہے اور خیانت سے وہ بری خصلت
ہے باب الاستعاذة من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق دشمنی اور نفاق اور بری اخلاق سے پناہ مانگنا عن
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھٰؤلاء الدعوات اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع و
قلب لا یخشع ودعاء لا یسمع ونفس لا تشبع ثم یقول اللھم انی اعوذ بک من ھٰؤلاء الاربع ترجمہ انس رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دیوے
اور اس دل سے جس میں ڈر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو پھر فرماتے تھے یا اللہ میں ان
چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اعوذ بک
من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں
پناہ مانگتا ہوں تیری دشمنی اور نفاق اور بری اخلاق (یعنی عادتوں اور خصلتوں سے) باب الاستعاذة من المغرم قرضداری
سے پناہ مانگنا عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر التعوذ من المغرم والمأثم
فقیل لہ یا رسول اللہ انک تکثر التعوذ من المغرم والمأثم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب
ووعد فاخلف ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت پناہ مانگتے تھے گناہ اور قرضداری سے
کسی نے پوچھا آپ بہت پناہ مانگتے ہیں قرضداری اور گناہ سے آپنے فرمایا جب کوئی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ
خلافی کرتا ہے باب الاستعاذة من الدین قرض سے پناہ مانگنا عن ابی سعید یقول سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول اعوذ باللہ من الکفر والدین قال رجل یا رسول اللہ تعدل الدین بالکفر فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے
میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی کفر سے اور قرض سے ایک شخص نے کہا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر کرتے ہیں آپنے فرمایا ہاں ف
اس لیے کہ جیسا کفر معاف نہیں ہوگا ویسے ہی قرض بھی حق العباد ہے اسکی معافی مشکل ہے بخلاف اور گناہوں کے کہ وہ توبہ

معاف ہو جاتی ہیں عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعوذ باللہ من الکفر والدین فقال رجل
یعدل الدین بالکفر قال نعم ترجمہ اوپر گزرا الاستعاذۃ من غلبۃ الدین قرضداری کے غلبے سے پناہ مانگنا
عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بہؤلاء الکلمات اللہم
انی اعوذ بک من غلبۃ الدین وغلبۃ العدو وشماتۃ الاعداء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبے سے اور دشمن کے غلبے سے اور
دشمنوں کی ملامت سے الاستعاذۃ من ضلع الدین قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا عن انس بن مالک قال
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی اعوذ بک من الہم والحزن والکسل والجبن والبخل وضلع
الدین وغلبۃ الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں
رنج اور غم اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور قرضداری کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبے سے (یعنی لوگوں کے بلوے سے)
الاستعاذۃ من شر فتنۃ الغناء مالداری کے فتنے سے پناہ مانگنا مالداری کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی دنیا کے
مزوں میں پڑ کر خدا کو بھول جاوے انصاف اور عدل اور راستبازی چھوڑ دیوے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی اعوذ بک من عذاب القبر وفتنۃ النار وفتنۃ القبر وعذاب القبر وشر
فتنۃ المسیح الدجال وشر فتنۃ الغناء وشر فتنۃ الفقر اللہم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی
من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس اللہم انی اعوذ بک من الکسل والہرم والمغرم والمأثم ترجمہ عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور جہنم کے فتنے اور
قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور مالداری کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے یا اللہ میرے
گناہ دھو ڈال برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کر دے میرے دل کو برائیوں سے جیسے صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے یا اللہ
میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور قرضداری اور گناہ سے الاستعاذۃ من فتنۃ الدنیا دنیا کے
فتنے سے پناہ مانگنا عن مصعب بن سعد قال کان سعد یعلمہ ہؤلاء الکلمات ویرویہن عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اللہم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک من الجبن واعوذ بک من ان ارد الی ارذل العمر
واعوذ بک من فتنۃ الدنیا وعذاب القبر ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے سعد ان کو یہ دعا سکھلاتے تھے اور اس کو
روایت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی
سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل عمر تک دنیا میں رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے عن
مصعب بن سعد وعمرو بن میمون الاودی قالا کان سعد یعلم بنیہ ہؤلاء الکلمات کما یعلم المکتب
الغلمان ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ بہن فی دبر کل صلوۃ اللہم انی اعوذ

بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے روایت ہے دونوں نے کہا سعد اپنے بیٹوں کو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسے استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات سے پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور بخیلی اور بری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے میں نے حضرت عمر سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری نامردی اور بخیلی اور بری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشُّحِّ وَالْجُبْنِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بیان کیا کہ آپ پناہ مانگتے تھے بخیلی اور نامردی اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مُرْسَلٌ ترجمہ عمرو بن میمون سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الذَّكَرِ ذکر کی برائی سے پناہ مانگنا

عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلِسَانِيْ وَقَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ يَعْنِيْ ذَكَرَهٗ ترجمہ شتیر بن شکل بن حمید سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو ایسی دعا سکھلایئے جس سے فائدہ اٹھاؤں آپ نے فرمایا کہہ یا اللہ بچا مجھ کو کان کی اور آنکھ کی اور زبان کی اور دل کی اور ذکر یعنی عضو تناسل کی برائی سے

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْكُفْرِ کفر کی برائی سے پناہ مانگنا

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری کفر سے اور محتاجی سے ایک شخص نے کہا کیا دونوں برابر ہیں آپ نے فرمایا ہاں ف کیونکہ محتاجی کبھی کفر تک پہونچا دیتی ہے خدا کی ناشکری کی نوبت آجاتی ہے اور دولت کے طمع سے حق کو ناحق اور ناحق کو حق کہنے لگتا ہے

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الضَّلَالِ گمراہی سے پناہ مانگنا

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر کے باہر تشریف لاتے

کہ شیطان خبطی کرے وقت الہی اسد مین پناہ مانگتا ہون تیری اسی سے کہ گار پہ جلنے سے (یعنی بی قصد گناہ کرنے سے) یا جلتی مین جل
جانے سے) یا پاہو لنے سے یا ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنی سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے
الاستعاذة من غلبة العدو دشمن کے غلبے سے پناہ مانگنا عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يدعو بهؤلاء الكلمات اللهم اني اعوذ بك من غلبة الدين وغلبة العدو و
شماتة الاعداء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا کرتی تھے یا اللہ مین
پناہ مانگتا ہون تیری قرض کے غلبے اور دشمن کے غلبے سے اور دشمنون کی ملامت سے الاستعاذة من شماتة الاعداء
دشمنون کی ملامت سے پناہ مانگنا عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو بهؤلاء الكلمات
اللهم اني اعوذ بك من غلبة الدين وغلبة العدو وشماتة الاعداء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری -
الاستعاذة من الهرم بڑھاپے سے پناہ مانگنا عن عثمان بن ابي العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان يدعو بهذه الدعوات اللهم اني اعوذ بك من الكسل والهرم والجبن والعجز ومن فتنة المحيا و
الممات ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا مانگتے تھے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا
ہون سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور عاجزی سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے عن عبد الله بن عمرو بن العاص
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك من الكسل والهرم والمغرم والمأثم واعوذ
بك من شر المسيح الدجال واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من عذاب النار ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور بڑھاپے
اور قرضداری اور گناہ سے اور پناہ مانگتا ہون تیری دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ
مانگتا ہون تیری جہنم کے عذاب سے الاستعاذة من سوء القضاء بری قضا سے پناہ مانگنا ف قضا اللہ جل جلالہ
کا حکم ہے جو کسی بندے کے برائی یا بھلائی کے نسبت صادر ہوتا ہے پھر اگر دعا مانگی اور خدا کی درگاہ مین رونے پیٹے تو وہ اپنے
حکم کو بدل دیتا ہے اور یہہ بدلنا ہم لوگون کی نسبت ہے نہ خدا کی نسبت اوسکو پہلی سے یہہ معلوم تھا کہ یہہ بندہ دعا کریگا اور پھر حکم
اسطرحسے ہوگا عن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتعوذ من هذه الثلاثة من درك الشقاء و
شماتة الاعداء وسوء القضاء وجهد البلاء - قال سفيان هو ثلاثة فذكرت اربعة لاني لا احفظ
الواحد الذي ليس فيه ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے تین چیزون سے
بدبختی آنے سے اور دشمنون کی ملامت سے اور بری قضا سے اور سخت بلا سے - سفیان نے کہا حدیث مین تین چیزین تھین
مگر مین نے چار بیان کین اسلیے کہ مجھے یاد نہین تھا کون سی اوس مین نہ تھی الاستعاذة من درك الشقاء بدبختی
سے پناہ مانگنا عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يستعيذ من سوء القضاء وشماتة الاعداء ودرك

الشقاء وجهد البلاء ترجمہ ہی جو اوپر لا الاستعاذة من الجنون پناہ مانگنا عن انس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللہم انی اعوذ بک من الجنون والجذام والبرص وسیئ الاسقام ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری جنون اور جذام اور برص سے اور بری
بیماریون سے الاستعاذة من اعین الجان جنون کی نگاہ سے پناہ مانگنا عن ابی سعید قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من اعین الجان واعین الانس فلما نزلت المعوذتان اخذ بہما وترک ما سوی
ذلک ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنون کی نگاہ سے اور آدمیون کی جب
معوذتین اترین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تو آپنے ان کو لیا اور سب کو چھوڑ دیا الاستعاذة
من سوء الکبر غرور کی برائی سے پناہ مانگنا عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ بہؤلاء
الکلمات کان یقول اللہم انی اعوذ بک من الکسل والہرم والجبن والبخل وسوء الکبر وفتنة الدجال
وعذاب القبر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے ان الفاظ سے آپ فرماتے تھے یا اللہ مین
پناہ مانگتا ہون تیری سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور غرور کی برائی اور دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے
الاستعاذة من ارذل العمر بری عمر سے پناہ مانگنا عن مصعب بن سعد عن ابیہ قال کان یعلمنا
خمسا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہن ویقولہن اللہم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک
من الجبن واعوذ بک من ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من عذاب القبر ترجمہ مصعب بن سعد نے سنا اپنے باپ
سے وہ سکھلاتے تھے ہم کو پانچ باتین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے ان کی اور کہتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون
تیری بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون بری عمر تک زندہ رہنے سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے
عذاب سے الاستعاذة من سوء العمر عمر کی برائی سے پناہ مانگنا عن عمرو بن میمون قال حججت مع عمر
فسمعتہ یقول بجمع الا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ من خمس اللہم انی اعوذ بک من
البخل والجبن واعوذ بک من سوء العمر واعوذ بک من فتنة الصدر واعوذ بک من عذاب القبر
ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے مین نے حج کیا حضرت عمر کے ساتھ وہ مزدلفہ مین کہتے تھے مین نے خود سنا آگاہ ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزون سے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری بخیلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون تیری
بری عمر سے اور پناہ مانگتا ہون تیری سینے کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے الاستعاذة من
الحور بعد الکور نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنا ف حور بعد الکور یعنی سب کام درست ہو کر پھر بگڑ جانا عن عبد اللہ بن
سرجس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر قال اللہم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبة
المنقلب والحور بعد الکور ودعوة المظلوم وسوء المنظر فی الاہل والمال عن عبد اللہ بن سرجس ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر قال اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبة المنقلب و
الحور بعد الکور ودعوة المظلوم وسوء المنظر فی الاھل والمال والولد ترجمہ دونون روایتونکا - عبد اللہ بن سرجس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو فرماتے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی سے اور لوٹنے
کے رنج سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بد دعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر مین اور مال مین (دوسری روایت مین
اتنا زیادہ ہے) اور اولاد مین

الاستعاذة من دعوة المظلوم مظلوم کی بد دعا سے پناہ مانگنا عن عبد اللہ بن سرجس
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر یتعوذ من وعثاء السفر وکآبة المنقلب والحور بعد الکور ودعوة
المظلوم وسوء المنظر ترجمہ عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو پناہ مانگتے سفر کی
سختی سے اخیر تک جیسے اوپر گزرا

الاستعاذة من کآبة المنقلب سفر سے لوٹنے کے وقت رنج سے پناہ مانگنا عن
ابی ھریرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فرکب راحلته قال باصبعه قال اللھم انت
الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاھل والمال اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبة المنقلب ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اونٹ پر تو اشارہ کرتے انگلی سے (دراز کیا شعبہ نے اپنی انگلی کو)
پھر فرماتے یا اللہ تو ہی ساتھی ہے سفر مین اور خلیفہ ہے گھر مین اور مال مین (یعنی مین اب جاتا ہون گھر بار کا محافظ تو ہی ہے) یا اللہ
مین پناہ مانگتا ہون تیری سفر کی سختی اور سفر سے لوٹنے کی مصیبت سے (یعنی سفر مین بھی آرام سے کٹے اور جب لوٹون تو مع الخیر لوٹون
اور سب کو صحیح سالم پاؤن

الاستعاذة من جار السوء بری ہمسائے سے پناہ مانگنا عن ابی ھریرة قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جار السوء فی دار المقام فان جار البادی یتحول عنک ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی برے ہمسائے سے رہنے کی جگہہ مین (یعنی بستی مین
اور شہر مین) اس لیے کہ جنگل کا ہمسایہ تو چلا جاتا ہے دو ایک روز مین اگر برا بھی ہوا تو خیر اور بستی کا ہمسایہ تو جما رہتا ہے اپنی جگہہ

الاستعاذة من غلبة الرجال لوگون کے بلوے سے پناہ مانگنا عن انس بن مالک یقول قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لابی طلحة التمس لنا غلاما من غلمانکم یخدمنی فخرج بی ابو طلحة یردفنی وراءه
فکنت اخدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما نزل فکنت اسمعه یکثر ان یقول اللھم انی اعوذ بک من
الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبة الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا اپنے لڑکون مین سے ایک لڑکا میرے لیے ڈھونڈ دے میری خدمت کے لیے ابو طلحہ مجھکو لیکر
نکلے اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے سواری پر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جب آپ اترتے تو مین سنتا آپ اکثر فرماتے
یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون غم سے اور رنج سے اور عاجزی سے اور سستی سے اور بخیلی سے اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگون کے
بلوے سے

الاستعاذة من فتنة الدجال دجال کے فتنہ سے پناہ مانگنا عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَتْ تَعَيَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ وَإِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ ترجمہ ام المؤمنین
عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے اللہ کی قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور فرماتے
تھے تم کو فتنہ ہوگا قبروں مین **باب الاستعاذة من عذاب جهنم وشر المسيح الدجال** جہنم کے عذاب سے اور دجال کے
شر سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَقَالَ
أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگتا ہون مین اللہ کی جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین اللہ کی قبر کے عذاب سے اور
پناہ مانگتا ہون مین اللہ کی دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہون مین اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب الاستعاذة
من شر شياطين الانس** آدمیوں کے شیطان سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيهِ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قُلْتُ أَوَلِلْإِنْسِ شَيَاطِينُ
قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے مین مسجد مین گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان تشریف رکھتے تھے مین آیا پہر جا کر بیٹھا
آپنے فرمایا اے ابا ذر پناہ مانگ اللہ کی جنوں کے شیطانوں سے اور آدمیوں کے شیطانوں سے مینے کہا کیا آدمیوں مین بھی
شیطان ہوتے ہین آپنے فرمایا ہان **باب الاستعاذة من فتنة المحيا** زندگی کے فتنے سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے
عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کی فتنے سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے پانچ چیزوں
سے آپ فرماتے تھے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کی برائی سے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي
فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَكَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا آپ فرماتے تھے جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی
اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندوں
اور مردوں کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ

من خمس من عذاب جهنم وعذاب القبر وفتنة المحيا والممات وفتنة المسيح الدجال ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو پانچ چیزون سے جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی
فتنے اور دجال کے فتنے سے الاستعاذة من فتنة الممات موت کے فتنے سے پناہ مانگنا عن عبد الله
بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم هذا الدعاء كما يعلم السورة من القرآن قولوا اللهم
انا نعوذ بك من عذاب جهنم واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك
من فتنة المحيا والممات ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ان کو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسے قرآن
کی سورت سکھلاتے تھے آپ نے فرمایا کہو یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہین تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہین تیری قبر کے عذاب
سے اور پناہ مانگتے ہین تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتے ہین تیری زندگی اور موت کے فتنے سے عن ابی هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تعوذوا بالله عز وجل من عذاب الله تعوذوا بالله من فتنة المحيا والممات
ومن عذاب القبر ومن فتنة المسيح الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ
مانگو اللہ کی دوزخ کے عذاب سے اور پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے
الاستعاذة من عذاب القبر قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يدعو يقول في دعائه اللهم انی اعوذ بك من عذاب جهنم واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك
من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا والممات ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی دعا مین فرماتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری قبر کے عذاب سے اور
پناہ مانگتا ہون مین تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زندگی اور موت کے فتنے سے الاستعاذة
من فتنة القبر قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا عن ابی هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في
دعائه اللهم انی اعوذ بك من فتنة القبر وفتنة الدجال وفتنة المحيا والممات ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اپنی دعا مین یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے فتنے سے
اور دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے ۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد مین غلطی ہوئی ہے
بجائے سلیمان بن یسار کے سلیمان بن ہنان صحیح ہے الاستعاذة من عذاب الله خداوند تعالی کے عذاب سے پناہ مانگنا
عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تعوذوا بالله من عذاب الله تعوذوا بالله من عذاب القبر
تعوذوا بالله من فتنة المحيا والممات تعوذوا بالله من فتنة المسيح الدجال ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی
اور موت کے فتنے سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنے سے الاستعاذة من عذاب جهنم جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا

عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من عذاب جہنم وعذاب القبر والمسیح
الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے
اور دجال کے عذاب سے الاستعاذۃ من عذاب النار دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگنا عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من عذاب النار وعذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات
ومن شر المسیح الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی جہنم کے عذاب سے
اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کی برائی سے الاستعاذۃ من حر النار جہنم
کی گرمی سے پناہ مانگنا عن عائشۃ انہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم رب جبرئیل ومیکائیل
ورب اسرافیل اعوذ بک من حر النار وعذاب القبر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب
سے عن ابی ہریرۃ یقول سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلوتہ اللہم انی اعوذ بک من
فتنۃ القبر ومن فتنۃ الدجال ومن فتنۃ المحیا والممات ومن حر جہنم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نماز مین یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے فتنے اور دجال کے فتنے اور
زندگی اور موت کے فتنے اور جہنم کی گرمی سے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہی عن انس بن مالک قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الجنۃ ثلث مرات قالت الجنۃ اللہم ادخلہ الجنۃ ومن استجار من النار
ثلث مرات قالت النار اللہم اجرہ من النار ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اللہ سے جنت مانگتا ہی تین بار تو جنت کہتی ہی یا اللہ اسکو جنت مین داخل کر اور جو شخص دوزخ سے تین بار پناہ مانگتا ہی تو دوزخ
کہتی ہی یا اللہ اسکو بچادے دوزخ سے الاستعاذۃ من شر ما صنع کامون کی برائی سے پناہ مانگنا عن شداد بن اوس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان سید الاستغفار ان یقول العبد اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی
وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بذنبی وابوء لک
بنعمتک علی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت فان قالہا حین یصبح موقنا بہا فمات دخل
الجنۃ وان قالہا حین یمسی موقنا بہا دخل الجنۃ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سید الاستغفار یہ ہی کہ بندہ یون کہے یا اللہ تو میرا رب ہے سوا تیرے کوئی برحق معبود نہین تو نے مجھکو پیدا کیا مین تیرا بندہ ہون
اور مین تیرے اقرار اور وعدے پر ہون جہانتک کہ مجھسے ہو سکتا ہی پناہ مانگتا ہون مین تیری برائی سے اپنے کامون کے اور اقرار
کرتا ہون اپنے گناہ کا اور اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا مجھ پر سو بخشدے مجھکو کوئی نہین بخشتا گناہون کو مگر تو پھر اگر یہ دعا صبح کو
پڑھے یقین کرکے اور مر جاوے تو جنت مین جاویگا اور شام کو پڑھے اوس پر یقین کرکے تو بھی جنت مین جاویگا الاستعاذۃ

مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ اعمال کی برائی سے پناہ مانگنا عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ اَنَّ ابْنَ يَسَافٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَكْثَرُ مَا يَدْعُوْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ
مَا كَانَ يَدْعُوْ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ بَعْدُ ترجمہ عبدہ بن ابی لبابہ سے
روایت ہے ابن یساف نے اون سے بیان کیا کہ مین نے حضرت ام المومنین عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کیا
دعا مانگتے تھے اپنی وفات سے پہلے اونہون نے کہا آپ اکثر یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے عمل کی برائی
سے جو مین کر چکا اور جو مین نے ابھی نہین کیا عَنِ ابْنِ يَسَافٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ اَكْثَرُ مَا كَانَ يَدْعُوْ بِهِ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ
بَعْدُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ترجمہ فروہ بن نوفل سے روایت
ہے مین نے ام المومنین عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا مانگتے تھے اونہون نے کہا آپ دعا کرتے تھے پناہ مانگتا
ہون مین تیری برائی سے اون کامون کے جو مین کر چکا اور جو مین نے ابھی نہین کی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اَلْاِسْتِعَاذَةُ
جو کام ابھی نہین کیے اون کی برائی سے پناہ مانگنا عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِیْنِیْ بِشَیْءٍ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٖ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ
شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَخْبِرِيْنِیْ بِدُعَاءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُوْ بِهٖ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْخَسْفِ دھنس جانے سے پناہ مانگنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ مُخْتَصَرٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَهُوَ الْخَسْفُ قَالَ عُبَادَةُ فَلَا اَدْرِیْ
قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَوْلُ جُبَيْرٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری بڑائی کی کہ دھنس جاؤن آفت مین نیچے کی طرف سے - یہ حدیث مختصر ہے
جبیر نے کہا نیچے کی برائی سے مراد زمین مین دھنس جانا ہے عبادہ نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
قول ہے یا جبیر کا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ فَذَكَرَ الدُّعَاءَ وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهٖ
وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ يَعْنِیْ بِذٰلِكَ الْخَسْفَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ التَّرَدِّیْ وَ
الْهَدْمِ گر پڑنے سے اور مکان گر کر دبنے سے پناہ مانگنا عَنْ اَبِی الْيَسَرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرِيْقِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ

وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا ترجمہ ابو الیسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گر پڑنے سے (جیسے پہاڑ پر سے یا کوٹھے پر سے) اور مکان گرنے سے (اور اوس میں دب جانے سے) اور پانی میں ڈوب جانے اور جل جانے (آگ میں) اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے مرتے وقت اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری تیری راہ میں پیٹھ موڑ کر (یعنے جہاد میں بھاگتے ہوئے) اور پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ بچھو کے کاٹے مرنے سے

عَنْ أَبِي الْيَسَرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرَدِّي وَالْهَدْمِ وَالْغَمِّ وَالْحَرِيقِ وَالْغَرَقِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ وَأَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری بڑہاپے سے اور غم سے

عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ السُّلَمِيِّ هَكَذَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرِيقِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا ترجمہ ابو الاسود سلمی سے بھی ایسی ہی روایت ہے جو اوپر گزری

الاستعاذة برضاء الله من سخط الله اللہ کے غصے سے پناہ مانگنا اوس کی رضامندی کے ساتھ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي فِرَاشِي فَلَمْ أُصِبْهُ فَضَرَبْتُ بِيَدِي عَلَى رَأْسِ الْفِرَاشِ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات اپنے بچھونے میں ڈھونڈا تو نہ پایا میں نے اپنا ہاتھ پھیرا بچھونے پر میرا ہاتھ آپ کے پانوں پر لگا اوس جگہ جو چلتے وقت زمین سے جدا رہتا ہے معلوم ہوا آپ سجدے میں ہیں آپ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے

الاستعاذة من ضيق المقام يوم القيامة قیامت کے روز جگہ کی تنگی سے پناہ مانگنا

عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ بِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عاصم بن حمید سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس دعا سے شروع کرتے تھے اونہوں نے کہا تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو کسی نے نہیں پوچھی تھی آپ تکبیر کہتے تھے دس بار اور سبحان اللہ کہتے تھے دس بار اور استغفار کہتے تھے دس بار اور فرماتے تھے یا اللہ بخش دے مجھکو اور ہدایت کر مجھکو اور روزی دے مجھکو اور تندرست رکھ مجھکو اور پناہ مانگتے تھے جگہ کی تنگی سے قیامت کے روز

الاستعاذة من دعاء لا يسمع اوس دعا سے پناہ مانگنا جو نہ سنی جائے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہون اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اوس دل سے جس مین
خدا کا ڈر نہوا اور اوس جی سے جو نہ بھرے اور اوس دعا سے جو نہ سنی جاوے عن ابی ھریرۃ یقول کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء
لا یسمع ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہی جو اوپر گزرا **الاستعاذۃ من**
دعاء لا یستجاب اوس دعا سے پناہ مانگنا جو قبول نہو عن عبد اللہ بن الحارث قال قیل لزید بن ارقم حدثنا
ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا احدثکم الا ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدثنا
بہ ویامرنا ان نقول اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل والبخل والجبن والھرم وعذاب القبر اللھم
آت نفسی تقواھا وزکھا انت خیر من زکھا انت ولیھا ومولاھا اللھم انی اعوذ بک من نفس لا تشبع
ومن قلب لا یخشع ومن علم لا ینفع ودعاء لا یستجاب ترجمہ عبد اللہ بن الحارث سے روایت ہو زید بن ارقم سے جب یہ
کہتے تم بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے میں نہین بیان کرونگا تم سے مگر جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بیان کرتے تھے ہم سے اور حکم دیتے تھے ہم کو یہ کہنے کا یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی اور سستی اور بخیلی
اور نامردی اور بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میری نفس کو پرہیزگاری دے اور اوسکو پاک کر تو بہتر پاک کرنیوالا ہے تو مالک اور
مختار ہے اوسکا (یعنی نفس کا) یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس دل سے جو سیر نہوا اور اوس دل سے جس مین ڈر نہو خدا کا اور
اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اوس دعا سے جو قبول نہو عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من
بیتہ قال بسم اللہ رب اعوذ بک من ان ازل او اضل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی ترجمہ ام المومنین
ام سلمہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو فرماتے نکلتا ہون اللہ کا نام لیکر اے میرے پالنے
والے مین پناہ مانگتا ہون تیری پھسلنے سے اور گمراہ ہونے سے اور ظلم کرنے سے یا مجھپر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا
مجھپر جہالت ہونے سے **کتاب الاشربۃ** کتاب شرابون کے بیان مین **باب** تحریم الخمر خمر کی حرمت
کا بیان ف خمر نکلا گیا ہے مخامرت سے جسکی معنی چھپانے کے ہین پس جس کے پینے سے عقل چھپ جاوے یعنی نشہ ہو وہ خمر
ہے خواہ انگور سے بنی خواہ کھجور سے خواہ جو سے خواہ جوار سے یہی قول ہے اکثر ائمہ اور علما کا اور نہین خلاف کیا اس
مین مگر امام ابو حنیفہ نے انہون نے خمر کو خاص کیا ہے انگور سے قال اللہ تبارک وتعالی یا ایھا الذین امنوا
انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید
الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل
انتم منتھون ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نے اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب پلیدی ہے شیطان کے کام تو اون سے
بچو اسلیے کہ تم نجات پاؤ شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمھارے بیچ مین دشمنی اور لڑائی کر دوے شراب پلا کر اور جوا کھلا کر اور اللہ کی یاد سے

تم کو اسکی یاد ہی اور نماز سی تو تم چھوڑتے ہو کہ نہیں عَنْ عُمَرَ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي
الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا
شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي النِّسَاءِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى فَكَانَ مُنَادِي
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ نَادَى لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى فَدُعِيَ عُمَرُ
فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ
فَلَمَّا بَلَغَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ فَقَالَ عُمَرُ رض انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے جب شراب کی حرمت اتری
تو انہوں نے دعا کی یا اللہ شراب کے باب میں ہم کو صاف صاف بیان کر دے تو وہ آیت اتری سورۂ بقرہ میں ہے یسئلونک
عن الخمر والمیسر اخیر تک یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے شراب اور جوئے کو تو کہہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدہ بھی ہے لیکن گناہ فائدہ سے
زیادہ ہے) پھر عمر بلائے گئے اور ان کو وہ آیت سنائی گئی، انہوں نے کہا یا اللہ ہم کو صاف صاف بیان کر شراب کا کیونکہ
یہ آیت بھی گول گول تھی اس سے صاف نہیں نکلتا تھا کہ شراب پینا مطلقاً حرام ہے) پھر وہ آیت اتری جو سورۂ نساء میں ہے
اے ایمان والو نزدیک جاؤ نماز کے جب تم نشے میں ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی جب نماز کو کھڑا ہوتا تو پکار دیتا
مست نماز پر نہ ہو جب نشے میں پھر عمر بلائے گئے اور ان کو یہ آیت سنائی گئی انہوں نے کہا یا اللہ ہم کو شراب کے باب میں صاف صاف
بیان کر دے آخر وہ آیت اتری جو سورۂ مائدہ میں ہے (جس کا ترجمہ باب کے شروع میں گزرا) پھر عمر بلائے گئے اور یہ آیت ان کو
سنائی گئی جب فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ پر پہنچی تو عمر نے کہا ہم نے چھوڑا چھوڑا **ف** اس آیت میں صاف صاف اللہ تعالیٰ نے شراب
کی حرمت بیان کی فرمایا وہ پلید ہے اور پلید حرام ہے اور فرمایا وہ شیطان کا کام ہے اور فرمایا اس سے بچو

ذکر

الشَّرَابِ الَّذِي أُهْرِيقَ بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ جب شراب کی حرمت اتری تو کونسا شراب بہایا گیا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا عَلَى عُمُومَتِي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ
فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمْ أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ فَقَالُوا اكْفَأْهَا فَكَفَأْتُهَا فَقُلْتُ
لِأَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ ترجمہ انس رض
سے روایت ہے میں اپنے قبیلے میں کھڑا ہوا تھا اپنے چچاؤں کے پاس سب سے کمسن میں ہی تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا کہ شراب
حرام ہوا اور میں کھڑا ہوا ان کو فضیخ پلا رہا تھا (فضیخ ایک قسم کا شراب ہے جو گدر کھجور کو توڑ کر بناتے ہیں) انہوں نے کہا اوس کو الٹ
دو) یعنی اوس برتن کو جس میں شراب تھا) میں نے اولٹ دیا سلیمان نے کہا وہ شراب کاہے کا تھا انس نے کہا گدر کھجور اور خشک
کھجور کا) ابوبکر بن انس نے کہا اون دنوں لوگ یہی شراب پیتے تھے انس نے یہ سنا اور انکا انکار نہ کیا **ف** تو معلوم ہوا کہ خمر شامل
ہے کھجور کے شراب کو عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَأَبَا دُجَانَةَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ
عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَكَفَأْنَاهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْفَضِيخُ خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

فقال قال انس لقد حرمت الخمر وان عامة خمورهم يومئذ الفضيخ ترجمہ انس سے روایت ہے میں ابو طلحہ
اور ابی بن کعب اور ابو دجانہ کو انصار کی ایک جماعت میں شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے
شراب حرام ہو گیا یہ سنکر ہمنے شراب کا برتن اوندھا دیا اور ان دنون میں شراب فضیخ تھا (یعنی گدر اور خشک کھجور کا شراب یا صرف
گدر کھجور کا) انس نے کہا شراب حرام ہوا اوس وقت جب وہ لوگ فضیخ پیا کرتے تھے **استحقاق الخمر لشراب البسر**
والتمر گدر اور کھجور خشک کے شراب کو خمر کہتے ہیں **عن جابر يعني ابن عبد الله قال البسر والتمر خمر** ترجمہ جابر نے
کہا گدر اور خشک کھجور کا جو شراب بنے وہ خمر ہے **عن جابر بن عبد الله قال البسر والتمر خمر** ترجمہ جابر بن عبد اللہ
نے کہا گدر اور خشک کھجور کا شراب خمر ہے **عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الزبيب والتمر هو الخمر**
ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور اور کھجور کا شراب خمر ہے **نهي البيان عن شرب**
نبيذ الخليطين الراجعة الى بيان البلح والتمر خلیطین کا نبیذ پینے سے ممانعت **ف** نبیذ کہتے ہیں اوس پانی کو جس
میں کھجور یا انگور بھگو دیے جاوین اور وہ شیرین ہو جاوے اوس میں تیزی اور جوش نہو جس سے نشہ کا احتمال ہو یہ نبیذ
سب علما کے نزدیک پینا درست ہے مگر جب دو چیزین ملا کر بھگوئی جاوین جیسے گدر اور پختہ کھجور یا کھجور اور انگور اور اوسکو خلیطین
کہتے ہین تو بعض علما کے نزدیک درست ہے اور بعضون کے نزدیک درست اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور اسحاق کا **عن**
رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن البلح والتمر والزبيب والتمر ترجمہ
ایک صحابی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گدر (جو کچھ پک گئی ہو) اور خشک کھجور سے اور انگور اور کھجور سے
(یعنی اوس نبیذ سے جو ان دونون سے ملکر تیار کیا جاوے) **خليط البلح والزهو** کچی اور پکی کھجور کا ملا کر نبیذ پینے کی ممانعت
عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقير وان يخلط البلح
والزهو ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور لاکھی بتن اور روغنی باسن اور لکڑی
کے باسن میں نبیذ بھگونے اور منع کیا کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے (کیونکہ احتمال ہے جلدی نشہ لانیکا) **عن ابن عباس**
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والمزفت وزاد مرة الجرار والنقير وان يخلط التمر بالزبيب
والزهو بالتمر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے کدو کی تونبی اور روغنی ال کے باسن سے دوسری
بار اتنا زیادہ کیا اور چوبی باسن سے اور کھجور کو انگور کے ساتھ اور کچی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے **عن**
ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الزهو والتمر والزبيب والتمر ترجمہ ابو سعید خدری
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور خشک کھجور اور انگور اور کھجور ملا کر بھگونے سے **خليط**
الزهو والرطب کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت **عن ابي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال**
لا تجمعوا بين التمر والزبيب ولا بين الزهو والرطب ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا مت بھگا کرو کھجور اور انگور کو اور ادھ کچی کھجور اور تر کھجور کو عن ابی قتادة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
لا تنبذوا الزهو والرطب جميعا ولا تنبذوا الزبيب والرطب جميعا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگو ادھ کچی اور تر کھجور کو اکٹھا اور نہ انگور اور کھجور کو ایک ساتھ خليط الزهو و
البسر کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت عن ابی سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلی الله علیه وسلم ان
يخلط التمر والزبيب وان يخلط الزهو والتمر والزهو والبسر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے کھجور اور انگور کو ملانے سے اور کچی اور خشک کھجور اور کچی اور گدر کھجور کو ملانے سے
خليط البسر والرطب گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت عن جابر ان النبي صلی الله علیه وسلم نهى
عن خليط التمر والزبيب والبسر والرطب ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے منع کیا کھجور
اور انگور اور گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تخلطوا الزبيب
والتمر ولا البسر والتمر ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مت ملاؤ انگور اور کھجور کو اور نہ
گدر کھجور اور خشک کھجور کو خليط البسر والتمر گدر اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونا منع ہے عن جابر عن رسول الله
صلی الله علیه وسلم انه نهى ان ينبذ الزبيب والتمر جميعا ونهى ان ينبذ البسر والتمر جميعا ترجمہ
جابر رض سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اسی طرح گدر اور خشک کھجور
کو ملا کر بھگونے سے عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقير
وعن البسر والتمر ان يخلطا وعن الزبيب والتمر ان يخلطا وكتب الى اهل هجر ان لا تخلطوا الزبيب
والتمر جميعا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی تن اور روغنی
برتن اور چوبین برتن سے اور گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اسی طرح انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور لکھا آپ
نے ہجر (ایک بستی کا نام ہے) والوں کو مت ملاؤ انگور اور کھجور کو عن ابن عباس قال البسر وحده حرام وفي مع التمر
حرام ترجمہ ابن عباس نے کہا گدر کھجور کو الگ بھی بھگونا حرام ہے اور سوکھی کھجور کے ساتھ بھی حرام ہے خليط التمر
والزبيب کھجور اور منقہ کو ملا کر بھگونے کی ممانعت عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلی الله علیه وسلم عن
خليط التمر والزبيب وعن التمر والبسر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے کھجور
اور انگور کو ملانے سے اور سوکھی کھجور اور گدر کھجور کو ملانے سے عن جابر يقول نهى رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن التمر والزبيب ونهى عن التمر والبسر ان ينبذا جميعا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم نے کھجور اور انگور سے اور منع کیا گدر اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے خليط الرطب والزبيب تر کھجور
اور انگور کو ملانے کی ممانعت عن ابی قتادة عن النبي صلی الله علیه وسلم قال لا تنبذوا الزهو والرطب ولا تنبذوا

الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو اور مت بھگوؤ تر کھجور اور انگور کو ملا کر

خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالزَّبِيبِ گدر کھجور اور انگور کو ملانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نُهِيَ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ وَهِيَ لِيَقْوَى أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ سبب کا بیان ہے جو دو چیزوں کو ملا کر بھگونا منع ہوا وہ یہ ہے کہ ایک سے دوسری کو قوت ہوتی ہے تو احتمال ہے کہ جلد ہی نشہ پیدا ہو جاوے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ شَيْئَيْنِ نَبِيذًا يَبْغِي أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفَضِيخِ فَنَهَانِي عَنْهُ قَالَ كَانَ يُكْرَهُ الْمُذَنِّبُ مِنَ الْبُسْرِ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَا شَيْئَيْنِ فَكُنَّا نَقْطَعُهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزوں کو ملا کر بھگونے سے اس لیے کہ ایک دوسری پر زور بڑھا وے اور میں نے پوچھا آپ سے فضیخ کو (اور اوس کے معنے گزر چکے) آپنے منع فرمایا اوس سے اور آپ برا جانتے تھی اوس گدری کھجور کو جو ایکطرف سے پکنا شروع ہو گئے ہو اس ڈرسے کہ دو چیزیں ہیں ہم ایسی کھجور کو اگر بھگوتے تو اوس قدر کی کاٹ ڈالتے جو پکجاتی

عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ قَالَ شَهِدْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أُتِيَ بِبُسْرٍ مُذَنِّبٍ فَجَعَلَ يَقْطَعُهُ مِنْهُ ترجمہ ابو ادریس سے روایت ہے انس بن مالک پاس گدر کھجور آئی جو ایکطرف سے پکنے لگے تھی وہ اوس کو کاٹنے لگے

عَنْ قَتَادَةَ كَانَ أَنَسٌ يَأْمُرُنَا بِالتَّذْنُوبِ فَيُقْرَضُ ترجمہ قتادہ نے کہا انس حکم کرتے تھے ہم کو اوس کھجور کے کترنے کا جو ایکطرف سے پکجاتی (تو جتنی پکی ہوتی اوسکو نکال ڈالتے تاکہ خلیطین نہ ہوں)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ شَيْئًا قَدْ أَرْطَبَ إِلَّا عَزَلَهُ عَنْ فَضِيخِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے وہ جسقدر پکی ہوتی کھجور اوتنی نکال ڈالتے اپنی فضیخ میں سے (فضیخ گدر کھجور کے نبیذ کو کہتے ہیں)

اَلتَّرْخِيصُ فِي انْتِبَاذِ الْبُسْرِ وَحْدَهُ وَشُرْبِهِ قَبْلَ تَغَيُّرِهِ فِي فَضِيخِهِ صرف گدر کھجور کو بھگونے کی اجازت اور اوسکا نبیذ پینے کی جبتک اوس میں تغیر نہو (یعنی تیزی اور نشہ نہ آوے)

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا الْبُسْرَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ملا کر اور نہ گدر کھجور اور انگور کو ملا کر لیکن ہر ایک کو علحدہ علحدہ بھگوؤ

الِانْتِبَاذُ فِي الْأَسْقِيَةِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا مشکوں میں نبیذ بنانا جنکے منہ بندھے ہوں تاگے سے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَخَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ لِتُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ فِي الْأَسْقِيَةِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کچی اور سوکھی کھجور ملا کر بھگونے سے اور گدر اور سوکھی کھجور ملا کر بھگونے سے اور آپنے فرمایا ہر ایک کو جدا جدا بھگوؤ ان

مشکون میں جنکے منہ باندھ دیے جاتے ہیں (اگر گرم ہو اور گھی وغیرہ کہنے نہ پاوے) الرُّخْصَةُ فِي انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَحْدَهُ

صرف کھجور بھگونے کی اجازت عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ بُسْرٌ بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبٌ بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبٌ بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ فَرْدًا تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا أَوْ زَبِيبًا فَرْدًا ترجمہ ابو سعید خدری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گدر کھجور کو سوکھی کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو گدر کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص پینا چاہے انکو تو ہر ایک کو جدا جدا پیے کھجور کو جدا گدر کو جدا انگور کو جدا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ بُسْرٌ بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبٌ بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبٌ بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ فَرْدًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

انْتِبَاذُ الزَّبِيبِ وَحْدَهُ صرف انگور کو بھگونا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالزَّبِيبُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدر کھجور اور انگور یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا بھگوؤ ہر ایک کو جدا جدا

الرُّخْصَةُ فِي انْتِبَاذِ الْبُسْرِ وَحْدَهُ گدر کھجور الگ بھگونے کی اجازت عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَقَالَ انْبِذُوا الزَّبِيبَ فَرْدًا وَالتَّمْرَ فَرْدًا وَالْبُسْرَ فَرْدًا ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے اور سوکھی گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا انگور کو الگ بھگوؤ اور کھجور کو الگ اور گدر کھجور کو الگ

انتبذوا

تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا اس آیت کی تفسیر تم کو غور کرنا چاہیے کھجور اور انگور کے پھلوں میں بناتے ہو اون سے نشا اور روزی خاصی ف روزی تو وہی دونوں میوہ نکا کہانا یہ حلال ہے اور نشہ اونکا شراب بنانا جسوقت یہ آیت اوتری تو شراب حلال تہا پھر اوس کے بعد حرام ہوا کیونکہ یہ آیت سورہ نحل میں ہے اور وہ مکی ہے اور شراب کی حرمت سورہ مائدہ میں ہے جو مدینہ میں اوتری اب خلاف ہے مفسرین کا کہ سکر سے اس آیت میں کیا مراد ہے اکثر کا قول ہے کہ سکر سے مراد خمر ہے جو کھجور اور انگور دونوں سے بنتا ہے اور بعض حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ سکر کھجور کا شیرین پانی ہے جسمیں نشہ نہ آیا ہو لیکن یہ قول ضعیف ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ وَقَالَ سُوَيْدٌ فِي هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا السَّكَرُ خَمْرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكَرُ خَمْرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكَرُ خَمْرٌ ترجمہ ابراہیم اور شعبی اور سعید بن جبیر (یہ سب تابعین میں ہیں) نے کہا سکر خمر ہے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكَرُ حَرَامٌ وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ حَلَالٌ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے کہا سکر حرام ہے اور روزی خاصی حلال ہے

ذِكْرُ أَنْوَاعِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهَا الْخَمْرُ حِينَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا جب شراب حرام ہوا تو کن کن چیزوں سے شراب بنتا تہا

عن ابن عمر قال سمعت عمر يخطب على منبر المدينة فقال يا ايها الناس الا انه نزل تحريم الخمر يوم نزل وهي من خمسة من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل ترجمه عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی مین نی حضرت عمر سی سنا آپ مدینہ منورہ کے منبر پر خطبہ پڑہ رہی تہی آپ نی کہا ای لوگو دیکہو جسدن شراب حرام ہوا تو پانچ چیزون سے شراب بنا کرتا تہا انگور اور کہجور اور شہد اور گیہون اور جو سے اور شراب وہ ہی یعنی خمر جو مخامرہ کرے عقل کے (یعنی خمر نکلا گیا ہے مخامرت سی جسکی معنے چہپانے کے ہین) تو جو شراب عقل کو چہپادے یعنے نشہ لادے وہ حرام ہی خواہ انگور سے بنے یا اور کسی چیز سے

عن ابن عمر قال سمعت عمر بن الخطاب رضہ على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اما بعد فان الخمر نزل تحريمها وهي من خمسة من العنب والحنطة والشعير والتمر والعسل ترجمه عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی مین نی حضرت عمر سی سنا وہ کہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو کہ جب شراب حرام ہوا تو پانچ چیزون سے بنا کرتا تہا انگور اور گیہون اور جو اور کہجور اور شہد سے

عن ابن عمر قال الخمر من خمسة من التمر والحنطة والشعير والعسل والعنب ترجمه عبداللہ بن عمر سی روایت ہی شراب پانچ چیزون سے بنتا ہے کہجور اور گیہون اور جو اور شہد اور انگور سے

تحريم الاشربة المسكرة من الاثمار والحبوب كانت على اختلاف اجناسها الشادية بها جو شراب پہلے یا پہلون سے بنے اگرچہ کسی قسم کا ہو پر اوس مین نشہ ہو تو وہ حرام ہی

عن ابن سيرين قال جاء رجل الى ابن عمر فقال ان اهلنا ينبذون لنا شرابا عشيا فاذا اصبحنا شربنا قال انهاك عن المسكر قليله وكثيره واشهد الله عليك انهاك عن المسكر قليله وكثيره واشهد الله عليك ان اهل خيبر ينبذون شرابا من كذا وكذا يسمونه كذا وكذا وهي الخمر وان اهل فدك ينبذون شرابا من كذا وكذا يسمونه كذا وكذا وهي الخمر حتى عد اشربة اربعة احدها العسل ترجمه ابن سیرین سے روایت ہی ایکشخص عبداللہ بن عمر رضہ پاس آیا اور بولا ہمارے لوگ ہمارے لیی ایک شراب بہگوتے ہین شام کو پہر صبح کو ہم اوس کو پیتے ہین عبداللہ نے کہا مین تجہکو منع کرتا ہون نشہ لانیوالے سے تہوڑا ہو یا بہت اور گواہ کرتا ہون مین اللہ کو تجہپر کہ مین منع کرتا ہون نشہ لانیوالے سے تہوڑا ہو یا بہت اور گواہ کرتا ہون مین اللہ کو تجہپر کہ خیبر کے لوگ فلان فلان چیزون سے شراب بناتے ہین اور اوسکا نام یہ اور یہ رکہتے ہین حالانکہ وہ خمر ہے اور فدک والے فلان فلان چیز کا شراب بناتے ہین اور اوس کے نام یہ یہہ رکہتے ہین حالانکہ وہ خمر ہے اسطرح چار قسم کے شرابون کو بیان کیا اون مین سے ایک شہد کا شراب تہا (تو نام بدلکر رکہ لینے سے کچہہ نہین ہوتا جس شراب مین نشہ ہو اوسکا تہوڑا بہت دونون پینا حرام ہی)

اثبات اسم الخمر لكل مسكر من الاشربة جس شراب مین نشہ ہو وہ خمر ہے (اگرچہ انگور سے نہ بنا ہو)

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل مسكر حرام وكل مسكر خمر ترجمه عبداللہ بن عمر رضہ روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا حرام ہے اور ہر نشہ لانیوالا خمر ہے

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه

وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا حسین بن منصور نے کہا امام احمد بن حنبل نے کہا
یہ حدیث صحیح ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ ہر نشہ لانے والا حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ
خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے اور ہر نشہ لانیوالا شراب خمر ہے

تَحْرِيمُ كُلِّ شَرَابٍ أَسْكَرَ ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا حرام ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تونبی اور لاکہی اور چوبین اور روغنی باسن مین نبیذ بنانے
سے اور فرمایا کہ جو نشہ کرے حرام ہے عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا الْمُزَفَّتِ وَ
لَا النَّقِيرِ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے ایسی ہی روایت ہے مگر اوس مین روغنی برتن کا ذکر نہیں ہے عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہے عَنْ عَائِشَةَ رضہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ حَرَامٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
شہد کے شراب کو انہی فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے عَنْ عَائِشَةَ رضہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ
كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَالْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ
شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَالْبِتْعُ هُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ ترجمہ ان دونوں روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ
لانیوالا حرام ہے عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّكَ
تَبْعَثُنَا إِلَى أَرْضٍ كَثِيرٍ شَرَابُ أَهْلِهَا فَمَا أَشْرَبُ قَالَ اشْرَبْ وَلَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور معاذ کو یمن کیطرف بہیجا معاذ نے کہا آپ ہم کو اوس ملک مین بہیجتے مین جہان لوگ بہت شراب
پیتے ہین انہی فرمایا تو بھی پی لیکن وہ شراب نہ پیے جو نشہ کرے **ف** البتہ جس شراب مین نشہ نہ ہو جیسے نبیذ یعنی شربت انگور یا کہجور
کا اوسکے پینے کی ممانعت نہین ہے عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابوموسے
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا حرام ہے عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ السَّدُوسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً

قد ذهبت بعقل

سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَرْكَبُ أَسْفَارًا فَتُبْرَزُ لَنَا الْأَشْرِبَةُ فِي الْأَسْوَاقِ لَا نَدْرِي مَا أَوْعِيَتُهَا فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ فَذَهَبَ يُعِيدُ فَقَالَ هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ ترجمہ اسود بن شیبان سے روایت ہے ایک شخص نے عطا سے کہا ہم سفر میں
جاتے ہیں اور بازاروں میں شراب بکتا ہوا دیکھتے ہیں لیکن معلوم نہیں کن برتنوں میں وہ بنی تھی عطا نے کہا جو شراب
نشہ لاوے وہ حرام ہے پھر وہ شخص تھوڑی دور گیا عطا نے کہا جیسا میں کہتا ہوں ویسا ہی ہے عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ
كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابن سیرین نے کہا ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ الْجَزَرِيِّ
قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا تَشْرَبُوا مِنَ الطِّلَاءِ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى ثُلُثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
ترجمہ عبد الملک بن طفیل نے کہا عمر بن عبد العزیز نے (جو خلیفہ تھے خلفائے بنی امیہ میں سے) ہم کو لکھا مت پیو طلا کو (طلا
شراب ہے جو آگ پر رکھکر جوش دیا جاوے یہانتک کہ گاڑھا ہو جاوے) جبتک دو حصے اوس کے جل نہ جاویں اور ایک حصہ رہ
جاوے (جو نہایت گاڑھا ہو جیسے اونٹ کی ملنی کے دوا ہوتی ہے اوسکو طلا کہتے ہیں) اور ہر نشہ لانے والا حرام ہے عَنِ
الصَّعْقِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ صعق بن حزن سے
روایت ہے عمر بن عبد العزیز نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا کہ ہر نشہ کرنے والا حرام ہے عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابو موسے اشعری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے تَفْسِيرُ الْبِتْعِ وَالْمِزْرِ مزر اور بتع کس شراب کو کہتے ہیں عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ بِهَا أَشْرِبَةً فَمَا أَشْرَبُ وَمَا أَدَعُ قَالَ وَمَا هِيَ
قُلْتُ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ أَمَّا الْبِتْعُ فَنَبِيذُ الْعَسَلِ وَأَمَّا الْمِزْرُ فَنَبِيذُ الذُّرَةِ فَقَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَإِنِّي حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کی طرف بھیجا میں نے کہا یا رسول اللہ وہاں شراب ہوتے ہیں تو میں کونسا شراب پیوں اور کونسا
نہ پیوں آپنے فرمایا وہاں کونسے شراب ہوتے ہیں میں نے کہا بتع اور مزر آپنے فرمایا بتع اور مزر کیا میں نے کہا بتع تو شہد کا
شراب ہے اور مزر جوار کا شراب ہے .... آپنے فرمایا جو نشہ لاوے اوسکو نہ پی کیونکہ میں حرام کرچکا ہر نشہ
لانے والے شراب کو عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
إِنَّ بِهَا أَشْرِبَةً يُقَالُ لَهَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ قُلْتُ شَرَابٌ يَكُونُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ يَكُونُ
مِنَ الشَّعِيرِ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کی طرف بھیجا
میں نے کہا یا رسول اللہ وہاں شراب ہوتے ہیں جنکو بتع اور مزر کہتے ہیں آپنے فرمایا بتع کیا ہے میں نے کہا ایک شراب
بنتا ہے شہد سے اور مزر جو سے بنتا ہے آپنے فرمایا جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ آيَةَ الْخَمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ الْمِزْرَ قَالَ مَا الْمِزْرُ قَالَ حَبَّةٌ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ

قال اشکو مما قال فقال کل مسکر حرام ترجمہ عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا پھر خمر کی آیت کو بیان کیا ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ مزر کیسا ہے آپ نے فرمایا مزر کیا ہے وہ بولا ایک دانہ ہے جو یمن میں بنایا جاتا ہے آپ نے فرمایا اوس میں نشہ ہوتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عن ابی الجویریة قال سمعت ابن عباس وسئل فقیل له افتنا فی الباذق فقال سبق محمد الباذق وما اسکر فهو حرام ترجمہ ابو الجویریہ سے روایت ہے ابن عباس سے کسی نے پوچھا باذق (یا دہ سے نکلا ہے جو فارسی لفظ ہے یعنی شیرہ جسکو تھوڑا سا پکا لیا جاوے) میں فتوی دیجیے انہوں نے کہا باذق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہ تھا جو نشہ لاوے وہ حرام ہے (تو اگر باذق میں نشہ پیدا ہو گیا تو حرام ہے ورنہ حلال ہے) عن [illegible] کل شراب اسکر کثیره ترجمہ جس شراب کے بہت پینے سے نشہ ہو اوسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما اسکر کثیره فقلیله حرام ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شراب کا بہت پینا نشہ لاوے اوسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہے عن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انهاکم عن قلیل ما اسکر کثیره ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمکو منع کرتا ہوں اوس شراب کے تھوڑے پینے سے جسکا بہت پینا نشہ لاوے عن سعد ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن قلیل ما اسکر کثیره ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھوڑا پینا اوس چیز کا جسکا بہت پینا نشہ لاوے عن ابی هریرة قال علمت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصوم فتحینت فطره بنبیذ صنعته له فی دباء ثم اتیته به فقال ادنه فادنیته منه فاذا هو ینش فقال اضرب بهذا الحائط فان هذا شراب من لا یؤمن بالله والیوم الآخر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہیں میں آپکے روزہ افطار کرنے کے وقت نبیذ لیکر پہنچا جسکو میں نے کدو کے تونبے میں تیار کیا تھا جب میں لیکر آیا تو آپ نے فرمایا نزدیک لا میں نزدیک لے گیا اوس میں جوش آ رہا تھا آپ نے فرمایا پھینک دے دیوار پر یہ تو وہ پیے گا جسکو یقین نہیں اللہ پر اور قیامت پر امام نسائی رحمہ اللہ نے کہا یہ دلیل ہے تحریم مسکرات کی کہ نشہ لانیوالی شراب حرام ہے تھوڑی ہو یا بہت اور ویسا نہیں ہے جیسے حیلہ کرنیوالے لوگ اپنے لیے حیلہ نکالتے ہیں کہ اخیر گھونٹ جسکے بعد نشہ پیدا ہو حرام ہے اور پہلے گھونٹ سب حلال ہیں جن سے نشہ نہیں ہوا تھا اور علما کا اتفاق ہے اسپر کہ بالکل نشہ اخیر گھونٹ سے پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ اوسکے پہلے گھونٹ جو پیے اون سے بھی نشہ ہوا ہے ف بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ جو شراب انگور کا نہ ہو اوس کو تھوڑا پینا درست ہے اتنا جس سے نشہ نہ ہوا اگر پیتا چلا گیا یہانتک کہ نشہ پیدا ہوا تو اخیر کا گھونٹ جسکے ساتھ نشہ پیدا ہوا حرام ٹھہرا اور پہلے گھونٹ درست ہوا یہ حیلہ ہے درحقیقت نشہ اخیر کے گھونٹ سے پیدا نہیں ہوا بلکہ اگلے پچھلے سب گھونٹوں کی تاثیر سے تو سب حرام ہوئے النهی عن نبیذ الجعة وهو شراب یتخذ من الشعیر جو کے شراب سے ممانعت عن علی کرم الله وجهه

قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ وَالْجِعَةِ ترجمہ حضرت علی کرم اسد وجہہ
سے روایت ہی منع کیا مجکو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سونے کے چہلے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور لال زین پوش پر چڑہنے سے
اور جو کے شراب پینے سے عَنْ صَعْصَعَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ انْهَنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَاكَ
عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ ترجمہ حضرت
صعصعہ نے کہا حضرت علی سے کہ اے امیر المومنین منع کرو ہم کو ان چیزون سے جن کو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے تم کو
منع کیا تہا انہون نے کہا منع کیا ہم کو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکہی برتن سے اور جو کے شراب کا
ذکر نہین کیا ذِكْرُ مَا كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ کن برتنون مین رسول اسد صلعم کے لیے نبیذ
بنایا جاتا تہا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے لیے نبیذ بہگویا جاتا تہا پتہر کی کونڈی مین ذِكْرُ الْأَوْعِيَةِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الِانْتِبَاذِ فِيهَا
دُونَ مَا سِوَاهَا مِمَّا لَا تَشْتَدُّ أَشْرِبَتُهَا كَاشْتِدَادِهَا فِيهَا ان برتنون کا بیان جن مین نبیذ بنانا منع ہے اس لیے
کہ ان برتنون مین جلدی تیزی آجاتی ہے بخلاف اور برتنون کے بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ مُفْرَدًا مٹی کے برتن مین نبیذ
بنانے کی ممانعت عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ
قَالَ نَعَمْ قَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ ترجمہ طاوس سے روایت ہے ایک شخص نے عبد اسد بن عمر سے پوچہا کیا رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مٹی کے برتن مین نبیذ بنانے سے منع کیا ہے انہون نے کہا ہان طاوس نے کہا قسم خدا کی مین نے
یہ عبد اسد بن عمر سے سنا عَنْ طَاوُسٍ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ زَادَ ابْنُ طَاوُسٍ فِي حَدِيثِهِ وَالدُّبَّاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ تونبے کے نبیذ
سے بھی منع کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
منع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے جر کے نبیذ سے جر کہتے ہین مٹی کے گہڑے کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ قُلْتُ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجَرُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ
وسلم نے حنتم سے یعنی اس مین نبیذ بنانے سے مین نے کہا حنتم کیا ہے انہون نے کہا جر یعنی مٹی کا برتن جسپر لاکہہ چڑہی
ہو عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَسِيدٍ الطَّاحِيِّ بَصْرِيٌّ يَقُولُ سُئِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَهَانَا عَنْهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد العزیز بن اسید سے روایت ہے عبد اسد بن الزبیر سے پوچہا جر کا نبیذ انہون نے
کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا ہے اس سے عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ
فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ سَمِعْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا عَجِبْتُ مِنْهُ قَالَ
مَا هُوَ قُلْتُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

صدق ابن عمر قلت ما الجر قال كل شيء من مدر ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے ہم نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا جر کے
نبیذ کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو حرام کیا ہے یہ سنکر میں ابن عباس پاس آیا اور ان سے کہا آج میں نے
ایسی ایک بات سنی جس سے تعجب ہوا انہوں نے کہا وہ کیا میں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے جر کے نبیذ کو پوچھا تو انہوں نے
حرام کہا ابن عباس بولے عبداللہ بن عمر نے سچ کہا میں نے کہا جر کیا ہے انہوں نے کہا جو برتن مٹی کا ہو عن سعيد بن
جبير قال كنت عند ابن عمر فسئل عن نبيذ الجر فقال حرمه رسول الله صلى الله عليه وسلم وشق على لما
سمعته فاتيت ابن عباس فقلت ان ابن عمر سئل عن شيء جعلت اعظمه قال ما هو قلت سئل عن نبيذ الجر
فقال صدق حرمه رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت وما الجر قال كل شيء صنع من مدر ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا سعید نے کہا جب میں نے ابن عمر سے یہ سنا تو مجھ پر شاق ہوا پھر میں ابن عباس پاس آیا اور میں نے کہا ابن عمر سے ایک بات
پوچھی گئی مجھے وہ بہت بڑی معلوم ہوئی اخیر تک • الجر الاخضر سبز لاکھی برتن عن ابن ابي اوفى يقول نهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن نبيذ الجر الاخضر قلت فالابيض قال لا ادري ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز لاکھی برتن کے نبیذ سے میں نے کہا اور سفید برتن میں سے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا عن
ابن ابي اوفى يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نبيذ الجر الاخضر والابيض ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سبز برتن اور سفید برتن کے نبیذ سے عن ابي رجاء قال سالت الحسن عن نبيذ
الجر احرام هو قال حرام قد ثنا من لم يكذب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن نبيذ الحنتم
والدباء والمزفت والنقير ترجمہ ابو رجاء سے روایت ہے میں نے حسن سے پوچھا کیا جر کا نبیذ حرام ہے انہوں نے کہا ہاں حرام
ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو جھوٹ نہیں بولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لاکھی برتن اور تونبی اور روغنی اور
چوبین برتن سے النهي عن نبيذ الدباء تونبی کے نبیذ سے ممانعت عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى
عن الدباء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی کے نبیذ سے عن ابن عمر ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم نهى عن الدباء ترجمہ وہی جو اوپر گزرا النهي عن نبيذ الدباء والمزفت تونبی اور روغنی برتن کے نبیذ سے
ممانعت عن عائشة قالت نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والمزفت ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور روغنی برتن میں نبیذ ڈالنے سے عن علي كرم الله وجهه عن
النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن الدباء والمزفت ترجمہ حضرت علی سے بھی یہی روایت ہے عن عبد الرحمن بن يعمر
عن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والمزفت ترجمہ عبد الرحمن بن یعمر سے بھی یہی روایت ہے عن انس بن مالك
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والمزفت ان ينبذ فيهما ترجمہ انس بن مالک سے بھی یہی
روایت ہے عن ابي هريرة يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والمزفت ان ينبذ فيهما ترجمہ

ابو ہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن المزفت والقرع ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روغنی اور کدو کے باسن میں ذکر النہی
عن نبيذ الدباء والحنتم والنقير کدو کی تونبی اور لاکھی اور چوبین برتن کے نبیذ پینے سے ممانعت عن ابن عمر
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والحنتم والنقير ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کدو کی تونبی اور لاکھی برتن اور چوبین برتن یعنی نقیر سے (جو کھجور کی لکڑی سے بنتا ہے
پہلے لوگ ان برتنوں میں شراب بنایا کرتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو چند روز تک ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت
ہو گئی تاکہ شراب کا خیال بالکل جاتا رہے) عن ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب
في الحنتم والدباء والنقير ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور تونبی اور
چوبین برتن میں پینے سے النہی عن نبيذ الدباء والحنتم والدباء والنقير ترجمہ تونبی اور لاکھی اور روغنی برتن کے
نبیذ سے ممانعت عن ابن عمر يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی برتن اور روغنی یعنی رال پھیری ہوئے
برتن سے عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجرار والدباء والظروف المزفتة ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکوں سے اور تونبی سے اور ان برتنوں سے جن پر رال پھیری ہو
عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن شراب صنع في دباء او حنتم او مزفت لا
يكون زبيبا او خلا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع فرماتے
تھے اس شراب سے جو بنایا جاوے تونبی یا لاکھی یا روغنی برتن میں سوا انگوروں کے یا سرکے کے ذکر النهي عن نبيذ
الدباء والنقير والمقير والحنتم کدو کی تونبی اور چوبین برتن اور روغنی برتن اور لاکھی برتن کے نبیذ پینے کی ممانعت عن
ابي هريرة يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والحنتم والنقير والمزفت ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی برتن سے عن ثمامة بن حزن القشيري
قال لقيت عائشة فسألتها عن النبيذ فقالت قدم وفد عبد القيس على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فسألوه فيما ينبذون فنهى النبي صلى الله عليه وسلم ان ينبذوا في الدباء والنقير والمقير والحنتم
ترجمہ ثمامہ بن حزن سے روایت ہے میں حضرت عائشہ سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کو انھوں نے کہا عبد القیس (ایک قبیلہ ہے)
کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے پوچھا کس برتن میں نبیذ بنا دیں آپ نے منع کیا تونبی اور چوبین اور
روغنی اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے عن عائشة قالت نهى عن الدباء والحنتم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
کدو کی تونبی سے منع کیا گیا ہے عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن نبيذ النقير والمقير والدباء

والحنتم في حديث ابن علية قال إسحاق وذكرت هنيدة عن عائشة مثل حديث معاذة وسمعت الجرار قلت لهنيدة أنت سمعتها سمّت الجرار قالت نعم ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چوبی اور روغنی اور تونبی اور لاکھی برتن نبیذ سے یہ ابن علیہ کی روایت میں ہے اسحاق نے کہا ہنیدہ نے بیان کیا حضرت عائشہ سے مثل معاذہ کے اور گھڑوں کا بھی ذکر کیا میں نے ہنیدہ سے کہا تو نے حضرت عائشہ سے سنا انہوں نے مٹی کے گھڑوں کا نام لیا اوس نے کہا ہاں

عن هنيدة بنت شريك بن أبان قالت لقيت عائشة بالخريبة فسألتها عن العكر فنهتني عنه تعني وقالت ائتني عشية فاشربيه غدوة وأوكي عليه ونهتني عن الدباء والنقير والمزفت والحنتم ترجمہ ہنیدہ بنت شریک سے روایت ہے میں حضرت عائشہ سے ملی خریبہ میں اور میں نے پوچھا اون سے شراب کی تلچھٹ کو انہوں نے منع کیا اور کہا [illegible] بھگو [illegible] صبح کو پی اور اوس کو ٹانٹ لگا دے (اگر مشکیزہ میں ہو) اور منع کیا مجھکو تونبی اور چوبی روغنی اور لاکھی برتن سے

المزفتة [illegible] برتنوں کا بیان

عن أنس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الظروف المزفتة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتنوں سے

ذكر الدلالة على النهي للموصوف عن الأوعية التي تقدم ذكرها كان حتما لازما لا على تأديب (ان برتنوں سے ممانعت ضروری تھی نہ ادب کے [illegible] صرف کراہت تھی بلکہ انکا استعمال حرام ہو گیا تھا)

عن ابن عمر وابن عباس أنهما شهدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن الدباء والحنتم والمزفت والنقير ثم تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا ترجمہ عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپنے منع کیا تونبی اور لاکھی اور روغنی اور چوبی برتن سے پھر پڑھا اس آیت کو جو دیوے تم کو رسول اوس کو لو اور جس سے منع کرے اوس سے باز رہو

عن أسماء بنت يزيد عن ابن عم لها يقال له أنس قال قال ابن عباس ألم يقل الله عز وجل ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا قلت بلى قال ألم يقل الله وما كان لمؤمن ولا مؤمنة إذا قضى الله ورسوله أمرا أن يكون لهم الخيرة من أمرهم قلت بلى قال فإني أشهد أن نبي الله صلى الله عليه وسلم نهى عن النقير والمقير والدباء والحنتم ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے اوس نے سنا چچا کے بیٹے سے جسکو انس کہتے تھے ابن عباس نے کہا کیا اللہ تعالی نے نہیں فرمایا جو حکم کرے تم کو رسول اوسکو مانو اور جس سے منع کرے اوس سے بچو میں نے کہا کیوں نہیں بے اونہوں نے کہا کیا اللہ تعالی نے فرمایا نہیں کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو جب اللہ اور اوسکا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو پھر کاموں میں اختیار نہیں رہتا (بلکہ اللہ اور رسول کے فیصلے کیموافق عمل کرنا ضروری ہو جاتا ہے) میں نے کہا کیوں نہیں تب اونہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے چوبی اور روغنی اور تونبی اور لاکھی برتن سے تو ان آیتوں کو پڑھنے سے معلوم ہوا کہ یہ ممانعت لازمی ہے نہ بطور ادب کے

تفسير الأوعية

ان برتنوں کے بیان میں عَنْ زَاذَانَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَفَسِّرْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهُوَ الَّذِيْ
تُسَمُّوْنَهُ أَنْتُمُ الْجَرَّةَ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهُوَ الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهُ أَنْتُمُ الْقَرْعَ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ يَنْقُرُوْنَهَا
وَنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ ترجمہ زاذان سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا مجھ سے کچھ بیان کرو جو تم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو برتنوں کے باب میں مع اونکی تفسیر کے اونہوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حنتم سے جسکو تم جرہ کہتے ہو (یعنی مٹی کا باسن لاکھی) اور منع کیا دبا سے جسکو تم قرع کہتے ہو (یعنی تونبی کدو کی) اور منع کیا نقیر
سے (یعنی کھجور کی جڑ کو کھود کر جو برتن بناتے ہیں) اور منع کیا مزفت یعنی مقیر سے (رال چڑھی ہوئی سے) الْإِذْنُ
فِي الْاِنْتِبَاذِ الَّذِيْ خَصَّصَهَا بَعْضُ الرِّوَايَاتِ الَّتِيْ أَتَيْنَا عَلٰى ذِكْرِهَا الْإِذْنُ فِيْمَا كَانَ فِي الْأَسْقِيَةِ مِنْهَا کن برتنوں
میں نبیذ بنانا درست ہے اونکا بیان اور مشکوں میں نبیذ بنانے کی اجازت عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ حِيْنَ قَدِمُوْا عَلَيْهِ عَنِ الدُّبَّاءِ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوْبَةِ وَ
قَالَ انْتَبِذْ فِيْ سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ وَاشْرَبْهُ حُلْوًا قَالَ بَعْضُهُمْ ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا قَالَ إِذًا تَجْعَلُهَا
مِثْلَ هٰذِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يَصِفُ ذٰلِكَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس کے
لوگوں کو منع کیا جب وہ آئے آپ پاس تونبی اور نقیر اور روغنی اور کھال سے اور فرمایا نبیذ بناؤ اپنی مشکیزے میں پھر اوس پہ
ڈانٹ لگاؤ اور پیو اوسکو میٹھا میٹھا بعضوں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجیے اسی کی آپنے فرمایا تو چاہتا ہے کہ اوس کو ایسا
کرلے پھر اشارہ کیا اپنی ہاتھ سے بیان کرنے لگے اوس کی تیزی اور شدت کو عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدْ سِقَاءً يُنْبَذُ
لَهُ فِيْهِ نُبِذَ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتن تونبی
اور چوبین برتن سے اور آپ پاس جب مشکیزہ نہ ہوتا نبیذ بنانے کو تو پتھر کے برتن میں نبیذ بنایا جاتا عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ فِيْ سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ سِقَاءٌ نُبِذَ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِنْ [illegible] نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
مشک میں نبیذ بنتا تھا پھر اگر مشک نہ ہوتی تو پتھر کے برتن میں اور منع کیا آپنے کدو کی تونبی اور چوبین اور روغنی برتن سے عَنْ
جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور چوبین اور لاکھی اور روغنی برتن سے الْإِذْنُ فِي الْجَرِّ خَاصَّةً مٹی کے برتن
کی اجازت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْجَرِّ غَيْرِ مُزَفَّتٍ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی مٹی کے برتن میں نبیذ بنانے کی جسپر لاکھ نہ لگی ہو الْإِذْنُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا [illegible]

کی اجازت عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ
فَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا وَمَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَاشْرَبُوا وَاتَّقُوا كُلَّ مُسْكِرٍ
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت کے چھوڑنے سے اب کھاؤ
اور رکھ چھوڑو اور جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ کرے اس لیے کہ قبروں کی زیارت یاد دلاتی ہے آخرت کو اور پیو ہر ایک شراب
جس برتن میں چاہو مگر جو نشہ لاوے اوس سے بچو عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ
عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ
النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے لیکن اب زیارت کرو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت تین دن سے
زیادہ رکھنے کو لیکن اب جب تک تمہارا جی چاہے رکھو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے مگر مشک میں اب سب برتنوں میں بناؤ
لیکن بچو اوس شراب سے جو نشہ لاوے عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ
عَنْ ثَلَاثٍ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا
مِنْهَا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِي أَيِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا تین چیزوں سے ایک تو قبروں کی زیارت سے
لیکن اب زیارت کرو اور تم کو زیارت سے بہتری ہوگی اور منع کیا تھا میں نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے اس لیے کہ اوس
زمانے میں محتاج لوگ بہت تھے تو بانٹ دینا بہتر تھا اب جب تک جی چاہے اوس میں سے کھاؤ اور منع کیا تھا میں نے برتنوں میں شراب
پینے سے اب جس برتن میں چاہو پیو لیکن جو نشہ لاوے اوسکو نہ پیو عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ
نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَانْتَبِذُوا فِيمَا بَدَا لَكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَكُلَّ مُسْكِرٍ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن اب نبیذ بناؤ جس برتن میں چاہو اور بچو ہر نشہ لانیوالے سے عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَسِيرُ إِذْ حَلَّ بِقَوْمٍ فَسَمِعَ لَهُمْ لَغَطًا فَقَالَ مَا هٰذَا الصَّوْتُ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
لَهُمْ شَرَابٌ يَشْرَبُونَهُ فَبَعَثَ إِلَى الْقَوْمِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ تَنْتَبِذُونَ قَالُوا نَنْتَبِذُ فِي النَّقِيرِ وَالدُّبَّاءِ وَلَيْسَ لَنَا
ظُرُوفٌ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا إِلَّا مِمَّا أَوْكَيْتُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ رَجَعَ عَلَيْهِمْ فَإِذَا هُمْ قَدْ
أَصَابَهُمْ وَبَاءٌ وَاصْفَرُّوا قَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ قَدْ هَلَكْتُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرْضُنَا وَبِيئَةٌ وَحَرَّمْتَ عَلَيْنَا إِلَّا مَا أَوْكَيْنَا
عَلَيْهِ قَالَ اشْرَبُوا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں جا رہے تھے اتنے میں ایک قوم کی آواز سنی
اور پوچھا یہ آواز کیسی ہے لوگوں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے وہ ایک قسم کا شراب پیا کرتے ہیں اوسکو پیتے ہیں آپ نے اون کو اپنی طرف
بلا بھیجا اور پوچھا پھر فرمایا تم کن برتنوں میں نبیذ بناتے ہو انہوں نے کہا چوبین برتن میں اور کدو کے تونبے میں اور ہمارے پاس اور برتن نہیں

آپنے فرمایا مست پہنکر اوس برتن سے جسپر ڈانٹ لگا دو جیسے مشکیزہ ابریق چھاگل پھر آپ تہوڑے دنون ٹہر کر جبتک اسد کو منظور
تہا اور پہر آئے آپنے اون لوگون کو دیکہا وہ وبا سے تندرست ہو رہے ہین (یعنی استسقا کی بیماری سے) آپنے فرمایا کیا ہوا جو ہمکو
مین دیکہتا ہون تم تباہ ہوگئے اونہون نے کہا اے نبی اسد کے ہماری زمین وبائی ہے یعنی اوسکی ہوا اور پانی موافق نہین ہوا کے فساد
سے اور آپ نے حرام کردیا ہمپر ہر ایک شراب مگر جسپر ہم ڈانٹ لگا دیتے آپنے فرمایا پیو ہر ایک شراب لیکن بچو اوس سے جو نشہ
لاوے عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الظروف فشكت الانصار فقالت يا رسول الله لابد لنا
وعاء فقال النبي صلى الله عليه وسلم فلا اذا ترجمه جابر رض سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے جب منع کیا
برتنون سے تو انصار نے شکایت کی اور عرض کیا ہمارے پاس اور قسم کے برتن نہین ہین آپنے فرمایا تو خیر مین منع بہی نہین کرتا بمنزلة
الخمر شراب کیسی چیز ہے عن ابي هريرة قال اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة اسري به بقدحين
من خمر ولبن فنظر اليهما فاخذ اللبن فقال له جبرئيل عليه السلام الحمد لله الذي هداك للفطرة لو
اخذت الخمر غوت امتك ترجمه ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس معراج کی رات دو پیالے لائے
گئے ایک مین شراب تہا اور ایک مین دودہ آپنے دودہ کا پیالہ لے لیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا شکر ہے اوس خدا کا جسنے
نے تمکو ہدایت کی فطرت کیموافق دیکیونکہ دودہ فطرت یعنی پیدایش کے موافق ہے جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو غذا اوسکی دودہ ہوتی
ہے تمام قوی جسمانی اور روحانی دودہ سے ترقی پاتے ہین برخلاف شراب کے کہ وہ فطری غذا نہین بلکہ مصنوعی ہے اوس سے
عقل مین فتور پڑتا ہے) اگر تم شراب پیالیتے تو تمہاری امت گمراہ ہوجاتی عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يشربن ناس من امتي الخمر يسمونها بغير اسمها ترجمه ایک صحابی سے
مروی ہے اونہون نے سنا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کچہہ لوگ میری امت کے شراب پئین گے لیکن نام اوسکا اور
رکہینگے پینے کے لیے تو اونکو دوہرا گناہ ہوگا ایک تو شراب پینے کا دوسری فریب کا) ذکر الروایات المغلظة
في شرب الخمر شراب پینے کی برائی عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزني الزاني حين
يزني وهو مؤمن ولا يشرب الخمر شاربها حين يشربها وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق
وهو مؤمن ولا ينتهب نهبة يرفع الناس اليه فيها ابصارهم حين ينتهبها وهو مؤمن ترجمه ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور جب شراب پینے والا شراب پیتا ہے
تو وہ مومن نہین ہوتا اور جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور جب کوئی لوٹ کرتا ہے ایسی جسکو لوگ آنکہ اوٹہا کر دیکہین
(یعنی بڑی لوٹ قیمتی مال کی) تو وہ مومن نہین ہوتا (بلکہ ان گناہون کے کرتے وقت ایمان جدا ہوجاتا ہے اگر ایمان ہوتا تو ایسے
کام کیون کرتا) عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق
السارق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن ولا ينتهب نهبة ذات شرف

يَرْفَعُ الْمُسْلِمُونَ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ترجمہ اسکا اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب کوئی بھی لوٹ کرتا ہے جسکی طرف
مسلمان آنکھ اوٹھا کر دیکھیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ
فَاقْتُلُوهُ ترجمہ ابن عمر اور کئی صحابہ سے روایت ہے سب نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص شراب پیے اوسکو کوڑے لگائے
پھر اگر پیے تو کوڑے مارو پھر اگر پیے تو کوڑے مارو پھر اگر پیے تو اوسکو مار ڈالو کیونکہ معلوم ہوا اوس سے شراب چھٹنے والا نہیں ہے
یہ حدیث منسوخ ہو دوسری حدیث سے اور قتل کرنا شراب پینے کے جرم میں جائز نہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ
فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مست ہو جاوے تو اوسکو کوڑے
مارو پھر اگر مست ہو جاوے تو کوڑے مارو پھر اگر مست ہو تو کوڑے مارو پھر اگر مست ہو چوتھی بار اوسکو قتل کرو عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ
كَانَ يَقُولُ مَا أُبَالِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَبَدْتُ هَذِهِ السَّارِيَةَ مِنْ دُونِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے
اونہوں نے کہا میں پرواہ نہیں کرتا شراب پیوں یا اللہ جل جلالہ کے سوا اس ستون کو پوجوں یعنی شراب پینا معاذ اللہ شرک کے برابر ہے

ذِكْرُ الرِّوَايَةِ الْمُبَيِّنَةِ عَنْ صَلَوَاتِ شَارِبِ الْخَمْرِ

شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ
ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ رَكِبَ يَطْلُبُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ابْنُ الدَّيْلَمِيِّ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ يَا عَبْدَ اللهِ
بْنَ عَمْرٍو رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ شَأْنَ الْخَمْرِ بِشَيْءٍ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي فَيَقْبَلَ اللهُ مِنْهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا ترجمہ عروہ بن رویم سے روایت ہے ابن دیلمی
سوار ہوئے عبداللہ بن عمرو بن عاص کو ڈھونڈھنے کے لیے ابن دیلمی نے کہا میں عبداللہ پاس پہنچا اور اون سے کہا کیا تم نے
رسول اللہ صلعم سے شراب کے باب میں کچھ سنا ہے اونہوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص میری امت
میں سے اگر شراب پیے گا تو اللہ تعالی اوس کے چالیس دن کی نماز قبول نہ کریگا عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ الْقَاضِي إِذَا أَكَلَ الْهَدِيَّةَ فَقَدْ
أَكَلَ السُّحْتَ وَإِذَا قَبِلَ الرِّشْوَةَ بَلَغَتْ بِهِ الْكُفْرَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَدْ كَفَرَ وَكُفْرُهُ أَنْ لَيْسَ لَهُ
صَلَاةٌ ترجمہ مسروق نے کہا (جو تابعین میں سے ہے) قاضی نے جب ہدیہ لیا (اوس شخص سے جو ہمیشہ ہدیہ دیتا تھا بلکہ قاضی ہونے
کے بعد دینے لگا) تو اوس نے حرام کھایا اور جب رشوت لی تو کفر کے قریب پہنچا اور مسروق نے کہا جس نے شراب پیا وہ کافر ہو گیا اس سبب سے
کہ اوسکی نماز درست نہیں ہوتی

ذِكْرُ الْآثَامِ الْمُتَوَلِّدَةِ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ مِنْ تَرْكِ الصَّلَوَاتِ وَمِنْ قَتْلِ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ وَمِنْ وُقُوعٍ عَلَى الْمَحَارِمِ

شراب پینے سے کیا کیا گناہ پیدا ہوتے ہیں نماز ترک کرنا خون ناحق کرنا جسکو اللہ نے حرام کیا ہے
زنا کرنا عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ إِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ فَعَلِقَتْهُ
امْرَأَةٌ غَوِيَّةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ جَارِيَتَهَا فَقَالَتْ لَهُ إِنَّا نَدْعُوكَ لِلشَّهَادَةِ فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا فَطَفِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ

بَابًا اَغْلَقَتْهُ دُوْنَهُ حَتّٰی اَفْضٰی اِلَی امْرَاَةٍ وَضِیْئَةٍ عِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِیَةُ خَمْرٍ فَقَالَتْ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا دَعَوْتُكَ
لِلشَّهَادَةِ وَلٰكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَیَّ اَوْ تَشْرَبَ مِنْ هٰذِهِ الْخَمْرَةِ كَاْسًا اَوْ تَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ قَالَ فَاسْقِیْنِیْ
مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ كَاْسًا فَسَقَتْهُ كَاْسًا قَالَ زِیْدُوْنِیْ فَلَمْ یَرِمْ حَتّٰی وَقَعَ عَلَیْهَا وَقَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا
وَاللّٰهِ لَا یَجْتَمِعُ الْاِیْمَانُ وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ اِلَّا لَیُوْشِكُ اَنْ یُّخْرِجَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ترجمہ حضرت عثمانؓ نے
کہا بچو خمر (شراب) سے وہ سب برائیوں کی جڑ ہے اگلے زمانے میں ایک شخص تہا جو عبادت کیا کرتا تہا اوسکو ایک بدکار عورت نے پہانسنا
چاہا ایک لونڈی کو اوس کے پاس بہیجا اور کہلایا کہ میں تجہکو بلاتی ہوں گواہی کے لیے (یہہ بہانہ کیا کیونکہ گواہی کے لیے
جانا فرض ہے) وہ اوس لونڈی کے ساتھ چلا آیا اوس لونڈی نے مکان کے ہر ایک دروازے کو جب اوس کے اندر جاتا بند کرنا
شروع کیا یہانتک کہ ایک عورت پاس پہونچا جو خوب صورت تہی اور اوس کے پاس ایک لڑکا تہا اور ایک برتن شراب کا وہ عورت
بولی قسم خدا کی میں نے تجہے گواہی کے لیے نہیں بلایا لیکن اسلیے بلایا کہ تو مجہہ سے صحبت کرے یا اس شراب کا ایک گلاس پیے
یا اوس لڑکے کو مار ڈالے وہ شخص بولا مجہے شراب کا ایک گلاس پلا دے اوس نے ایک گلاس اوسکو پلایا وہ بولا اور دے (جب مزہ
معلوم ہوا) پہر وہاں سے نہ ٹلا یہانتک کہ اوس عورت سے صحبت کی اور اوس لڑکے کا خون کیا تو بچو شراب سے اس لیے کہ قسم
اسکی ایمان اور شراب کا ہمیشہ پینا دونوں ساتھ نہیں رہتے یہانتک کہ ایک دوسری کو نکالدیتا ہے اگر ایمان غالب ہوا تو شراب چہوٹ جاوے گی
اور جو شراب نہ چہوٹا تو ایمان جاتا رہتا ہے معاذ اللہ منہ عَنْ عُثْمَانَ یَقُوْلُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ فَاِنَّهُ كَانَ
رَجُلٌ مِّمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ یَتَعَبَّدُ وَیَعْتَزِلُ النَّاسَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا یَجْتَمِعُ وَالْاِیْمَانُ
اَبَدًا اِلَّا یُوْشِكُ اَحَدُهُمَا اَنْ یُّخْرِجَ صَاحِبَهُ ترجمہ حضرت عثمانؓ نے کہا بچو شراب سے کیونکہ وہ برائیوں کی جڑ ہے
تم سے پہلے اگلے زمانے میں ایک شخص تہا جو عبادت کیا کرتا تہا اور لوگوں سے الگ رہتا تہا پہر وہی قصہ بیان کیا اور کہا بچو خمر سے
کیونکہ قسم اللہ کی خمر اور ایمان ساتھ نہیں جمع ہونگے مگر ایک دوسرے کو نکال باہر کریگا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ یَنْتَشِ
لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ مَّا دَامَ فِیْ جَوْفِهِ اَوْ عُرُوْقِهِ مِنْهَا شَیْءٌ وَاِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَاِنِ انْتَشٰی لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ
اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً اِنْ مَاتَ فِیْهَا مَاتَ كَافِرًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا جس شخص نے شراب پیا پہر نشہ نہوا تو اوس کے
نماز قبول نہیں ہوگی جبتک وہ شراب اوس کے پیٹ یا رگوں میں ہے اور اگر اوس حالت میں مر جاوے تو کافر مریگا اور جو نشے
میں مست ہوگیا تو چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اوس حالت میں مر جاوے تو کافر مریگا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَعَلَهَا فِیْ بَطْنِهِ
لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلٰوةً سَبْعًا اِنْ مَاتَ فِیْهَا وَقَالَ ابْنُ اٰدَمَ فِیْهِنَّ مَاتَ كَافِرًا فَاِنْ اَذْهَبَتْ عَقْلَهُ عَنْ شَیْءٍ
مِّنَ الْفَرَائِضِ وَقَالَ ابْنُ اٰدَمَ الْقُرْاٰنِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اِنْ مَاتَ فِیْهَا وَقَالَ ابْنُ اٰدَمَ فِیْهِنَّ مَاتَ كَافِرًا
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شراب پیا اور پیٹ میں اوتارا اوسکو

تو اللہ تعالی اوس کے سات روز کی نماز قبول نہ کریگا اور اگر اس عرصہ مین مرجاویگا تو کافر مریگا اگر اوس کے عقل جاتی رہی اور کوئی فرض چھٹ گیا تو اوسکی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اس عرصہ مین مرجاویگا تو کافر مریگا

توبۃ شارب الخمر

شراب پینے والے کے توبہ کا بیان عن عبد اللہ بن الدیلمی قال دخلت علی عبد اللہ بن عمرو بن العاص وھو فی حائط لہ بالطائف یقال لہ الوھط وھو مخاصر فتی من قریش یزن ذلک الفتی بشرب الخمر فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شرب الخمر شربۃ لم تقبل توبتہ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم تقبل توبتہ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من طینۃ الخبال یوم القیمۃ ترجمہ عبد اللہ بن دیلمی سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمرو بن عاص پاس گیا وہ طائف مین اپنے باغ مین تھے جسکو وہط کہتے تھے اور قریش کے ایک جوان کا ہاتھ پکڑے ہوئے ٹہل رہے تھے جسپر لوگ شراب پینے کا گمان کرتے تھے عبد اللہ نے کہا مینے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص شراب کا ایک گھونٹ پیے اوسکی توبہ چالیس روز تک قبول نہ ہوگی پھر توبہ کرے تو اللہ معاف کردیگا پھر اگر شراب پیے تو چالیس روز تک توبہ قبول نہ ہوگی لیکن اوسکے بعد اگر توبہ کرے تو اللہ تعالی معاف کردیگا پھر اگر شراب پیے تو اللہ جل جلالہ ضرور اوسکو جہنمیوں کے بدن کی پیپ پلاویگا (اور توبہ قبول نہ ہوگی مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال سمجھ کر پیے) عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منہا حرمہا فی الآخرۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب پیے گا پھر اوس سے توبہ نہ کریگا اوسکو آخرت مین بھی اب نہ ملیگی

الروایۃ فی المدمنین فی الخمر

جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہین اون کے باب مین کیا آیا ہے عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ منان ولا عاق ولا مدمن خمر ترجمہ عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین نہین جاویگا احسان کہنیوالا (جو احسان کرکے جتلایا کرے اور بعضون نے کہا ٹوٹا توڑنے والا) اور نافرمانی کرنیوالا اپنی ماں باپ کی اور ہمیشہ شراب پینے والا عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنہا لم یشربہا فی الآخرۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب پیے کر مرجاوے اور وہ ہمیشہ پیتا ہو اوس کو آخرت مین شراب نہ ملیگی (یعنی جنت سے محروم رہیگا) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنہا لم یشربہا فی الآخرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن الضحاک قال من مات مدمنا للخمر نضح فی وجہہ بالحمیم حین یفارق الدنیا ترجمہ ضحاک نے کہا جو شخص ہمیشہ شراب پیتا رہے پھر مرجاوے تو دنیا سے جدا ہوتے وقت اوسکے منہ پر گرم پانی کا چھینٹا دیا جاویگا (یعنی جہنم کے پانی کا)

تغریب شارب الخمر

شراب پینے والے کا جلاوطن کرنا عن سعید بن المسیب قال غرب عمر ربیعۃ بن امیۃ فی الخمر الی خیبر فلحق بہرقل فتنصر فقال عمر لا اغرب بعدہ مسلما ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے حضرت عمر نے ربیعہ بن امیہ کو شراب پینے کی جہت

نکالدیا خیبر کی طرف وہ ہرقل بادشاہ روم کے پاس چلا گیا اور نصرانی ہو گیا حضرت عمر نے فرمایا اب عمر میں کبھی کسی مسلمان کو
جلاوطن نہ کرونگا **ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ اعْتَلَّ بِهَا مَنْ اَبَاحَ شُرْبَ الْمُسْكِرِ** بیان ان حدیثوں کا جن سے دلیل پکڑی ہے
اوس شخص نے جو نشہ لانیوالے شراب کو درست کہتا ہے یعنی شرط یہ ہے کہ تھوڑا اسا پیا جاوے جس سے نشہ نہو **عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ**
نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبُوْا فِي الظُّرُوْفِ وَلَا تَسْكَرُوْا ترجمہ ابو بردہ بن نیار سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیو برتنوں میں اگرچہ کسی قسم کا برتن ہو لیکن مست مت ہو یعنی اتنا زیادہ نہ پیو جس سے
نشہ ہو **ف** اس حدیث سے صاف صاف اوس شراب کے پینے کی جس میں نشہ ہو اجازت نہیں نکلتی علاوہ اسکے امام نسائی
نے کہا حدیث منکر ہے اور اس میں غلطی کے ہے ابو الاحوص سلام بن سلیم نے اور کسی نے اوس کے متابعت نہیں کی
سماک کے اصحاب میں سے اور سماک خود قوی نہیں ہے اور وہ قبول کرتا تھا تلقین کو امام احمد نے کہا ابو الاحوص اس حدیث میں
غلطی کرتا تھا مخالفت کی ہے اوسکی شریک نے اسناد میں اور حدیث کے الفاظ میں اور شریک کی روایت یہ ہے **عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ**
نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا کدو کی تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی برتن سے۔ مگر خلاف کیا ہے اسکا ابو عوانہ نے اور وہ روایت ہے **عَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ اشْرَبُوْا وَلَا تَسْكَرُوْا ترجمہ ام المومنین عائشہ نے کہا شراب پیو لیکن مست مت ہو۔ امام نسائی نے
کہا یہ روایت بھی ثابت نہیں ہے قرصافہ نے اسکو حضرت عائشہ سے روایت کیا اور وہ مجہول ہے اور مشہور
حضرت عائشہ سے اسکے خلاف ہے **عَنْ عَائِشَةَ سَاَلَهَا اُنَاسٌ كُلُّهُمْ يَسْاَلُ عَنِ النَّبِيْذِ نَقُوْلُ نَنْبِذُ التَّمْرَ غُدْوَةً**
وَنَشْرَبُهُ عَشِيًّا وَنَنْبِذُهُ عَشِيًّا وَنَشْرَبُهُ غُدْوَةً قَالَتْ لَا اُحِلُّ مُسْكِرًا وَاِنْ كَانَ خُبْزًا وَاِنْ كَانَتْ مَاءً قَالَتْهَا
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے لوگوں نے نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا ہم صبح کو کھجور بھگوتے ہیں اور شام کو پیتے
ہیں اور شام کو بھگوتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا میں حلال نہیں کرتی کسی نشہ لانے والے شراب
کو اگرچہ روٹی کیون نہو اگرچہ پانی کیون نہو یہ تین بار فرمایا **عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ نُهِيْتُمْ عَنِ**
الدُّبَّاءِ نُهِيْتُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ نُهِيْتُمْ عَنِ الْمُزَفَّتِ ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَتْ اِيَّاكُنَّ وَالْجَرَّ الْاَخْضَرَ وَاِنْ
اَسْكَرَكُنَّ مَاءُ حُبِّكُنَّ فَلَا تَشْرَبْنَهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمکو ممانعت ہے تونبی سے تمکو
ممانعت ہے لاکھی برتن سے تمکو ممانعت ہے روغنی برتن سے پھر منہ کیا عورتوں کی طرف اور کہا بچو تم سبز لاکھی برتن
سے اور اگر تمہارے مٹکے کا پانی نشہ کرنے لگے تو اوسکو مت پیو **عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَتْ**
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے اونسے
پوچھا کسی نے شرابوں کو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہر نشہ لانیوالے سے۔ امام نسائی
نے کہا اون لوگوں نے دلیل پکڑی ہے عبد اللہ بن شداد کی روایت سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا

عن ابن عباس قال حرمت الخمر قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب ترجمہ ابن عباس نے کہا خمر تو تہوڑا
بہت سب حرام ہی اور باقی اور قسم کا شراب اوتنا حرام ہی جس سے نشہ ہو ف یہی دلیل ابو حنیفہ کی ہی یہ روایت ہی مگر یہ روایت
موقوف ہی ابن عباس پر اگرچہ طحاوی نے اسکو مرفوعا بھی نقل کیا ہی علاوہ اسکے یہ روایت منقطع ہی کیونکہ ابن شبرمہ نے
اسکو عبد اللہ بن شداد سے نہین سنا اور دلیل اسکی یہ ہی جو بعد اسکے اسناد مین ابن شبرمہ سے ہوتی ہی عن ابن
شبرمة قال حدثني الثقة عن عبد الله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعينها قليلها وكثيرها و
السكر من كل شراب ترجمہ ابن شبرمہ نے کہا مجھ سے ایک ثقہ نے بیان کیا عبد اللہ بن شداد سے اوس نے سنا ابن عباس سے انہون
نے کہا خمر تو بعینہ یعنی لذاتہ حرام ہی تہوڑا ہو یا بہت اور باقی قسم کی شراب اوتنی جس سے نشہ ہو۔ اب یہ ثقہ مجہول ہی مگر حنفی اسکا
جواب یہ دیتے ہین کہ یہ حدیث ابو حنیفہ نے ابو عون سے روایت کی اونہون نے عبد اللہ بن شداد سے اور وہ روایت یہ ہی عن ابن
عباس قال حرمت الخمر بعينها قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ دوسری روایت کو
ہی عن ابن عباس قال حرمت الخمر قليلها وكثيرها وما اسكر من كل شراب امام نسائی نے کہا یہ روایت زیادہ
ٹہیک ہی ابن شبرمہ کی روایت سی اور ہشیم بن بشیر تدلیس کرتا تہا اور اوس مین ذکر بھی نہین ہی کہ اوس نے سنا ابن شبرمہ سے اور
روایت ابو عون کی بہت مشابہ ہی ثقات کی روایت کے ابن عباس سے بہر حال یہ روایت موقوفا صحیح ٹہری لیکن ابن عباس کے معنون
مین اختلاف ہی جیسے صحابہ اور علما یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے اوپر ثابت ہو چکا کہ خمر ہر مسکر کو کہتے ہین پہر یہی
یہ بات ابی طلحہ کی ہی کہ خمر خاص ہی انگور سے اور اگر مان بھی لین تو معارض مین اوس کے بہت سے آثار اور احادیث اور خود ابن عباس سے
اسکے خلاف ثابت ہی عن ابي الجويرية الجرمي قال سألت ابن عباس وهو مسند ظهره الى الكعبة عن الباذق فقال
سبق محمد الباذق وما اسكر فهو حرام قال انا اول العرب سأله ترجمہ ابو الجویریہ جرمی سے روایت ہی مین نے ابن عباس
سے پوچھا اور وہ اپنی پیٹہ کعبہ کیطرف کیے بیٹہے ہوئے تہی باذق (یعنی بادہ جو ایک قسم کا شراب ہی انگور کے شیرہ کو تہوڑا جوش دیکر بنایا
سی) اونہون نے کہا حضرت محمد باذق نکلنے سے پہلے گزر گئے جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہی اونہون نے کہا سب سے پہلے عرب مین نے
باذق کو پوچہا وہ مین تہا عن ابن عباس قال من سره ان يحرم ان كان محرما ما حرم الله ورسوله فليحرم النبيذ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا جسکو بہلا لگی حرام کہنا اوس چیز کو جسکو حرام کیا اللہ نے اور اوس کے رسول نے تو وہ حرام کہی نبیذ کو (مطبوخ
نبیذ جس مین تیزی آجاوی اور نشہ کرنے لگے) عن عبد الرحمن قال قال رجل لابن عباس اني امرؤ من اهل خراسان وان ارضنا
ارض باردة وانا نتخذ شرابا نشربه من الزبيب والعنب وغيره وقد اشكل علي فذكر له ضروبا من الاشربة
فاكثر حتى ظننت انه لم يفهمه فقال له ابن عباس انك قد اكثرت علي اجتنب ما اسكر من تمر او زبيب
او غيره ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہی ایک شخص نے ابن عباس سے کہا مین خراسان کا رہنے والا ہون ہمارا ملک ٹہنڈا ہی سو
ہم ایک قسم کا شراب بناتے ہین انگور خشک اور تر اور سوا اوسکے سے مجہکو مشکل معلوم ہوتا ہی پہر اوس نے کئی قسمین شراب کی بیان کین

اور بہت قسمین بیان کین یہانتک کہ مین نے گمان کیا کہ ابن عباس نے اونکو نہین سمجھا آخر ابن عباس نے کہا تو نے بہت بیان کیا مجھ
اس شراب سے جو نشہ لادے کھجور کا ہو یا انگور کا یا اور کسی چیز کا عن ابن عباس قال نبیذ البسر بحت لا یحل ترجمہ ابن عباس نے
کہا الگ کھجور کا نبیذ حرام ہے ہرگز حلال نہین عن ابی جمرۃ قال کنت اترجم بین ابن عباس وبین الناس فاتتہ امرأۃ
تسألہ عن نبیذ الجر فنہی عنہ قلت یا ابا عباس انی انتبذ فی جرۃ خضراء نبیذا حلوا فاشرب منہ
فیقرقر بطنی قال لا تشرب منہ وان کان احلی من العسل ترجمہ ابو جمرہ سے روایت ہے مین ترجمہ کیا کرتا تھا درمیان
ابن عباس اور لوگون کے (جو اون کے پاس آتے یعنی عربی زبان نہ سمجھتے) ایکبار ایک عورت اون کے پاس آئی اور لاکھی
گھڑے کے نبیذ کو پوچھنے لگی اونہون نے اوس سے منع کیا مین نے کہا اے ابن عباس مین سبز گھڑے مین نبیذ بھگوتا ہون میٹھا
پھر اوسکو پیتا ہون تو میرے پیٹ مین قراقر ہوتا ہے (یعنی باد پیدا کرتا ہے) اونہون نے کہا اوسکو مت پی اگرچہ وہ شہد سے
زیادہ میٹھا ہو عن ابی جمرۃ نصر قال قلت لابن عباس ان جدۃ لی تنبذ لی نبیذا فی جر اشربہ حلوا ان
اکثرت منہ فجالست القوم خشیت ان افتضح فقال قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال مرحبا بالوفد لیس بالخزایا ولا النادمین قالوا یا رسول اللہ ان بیننا وبینک المشرکین
وانا لا نصل الیک الا فی اشہر الحرم فحدثنا بامر ان عملنا بہ دخلنا الجنۃ وندعو بہ من وراءنا قال
آمرکم بثلث وانہاکم عن اربع آمرکم بالایمان باللہ وہل تدرون ما الایمان باللہ قالوا اللہ و
رسولہ اعلم قال شہادۃ ان لا الہ الا اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تعطوا من المغانم
الخمس وانہاکم عن اربع عما ینبذ فی الدباء والنقیر والحنتم والمزفت ترجمہ ابو جمرہ سے روایت ہے جسکا نام
نصر تھا مین نے ابن عباس سے کہا میری دادی نبیذ بناتی ہے ایک گھڑے مین جسکو مین پیتا ہون اور وہ میٹھا ہوتا ہے اگر مین
اوسکو بہت پیون پھر لوگون مین بیٹھون تو ڈرتا ہون کہین رسوا ہون (بہکی بہکی باتین کرکے) اونہون نے کہا عبد القیس
کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپنے فرمایا مرحبا ان لوگونکو جو نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ (کیونکہ خود بخود اسلام لائے
قتل اور قید کی ذلت نہ سہی) پھر اون لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہمارے اور آپکے درمیان مشرکون کی ایک قوم ہے (جو ہم کو
آنے نہین دیتی) اور ہم نہین آ سکتے آپکے پاس مگر حرام مہینون مین (جب سب امن ہوتا ہے) تو ہم کو بتلا دیجیے ایک ایسی
بات کہ اگر اوسکو ہم کرین تو جنت مین جاوین اور ہم بتلا دین گے اور لوگون کو اوسی بات کی طرف آپنے فرمایا مین تم کو تین باتون کا
حکم کرتا ہون اور چار باتون سے منع کرتا ہون حکم کرتا ہون مین تم کو اللہ پر ایمان لانے کا جانتے ہو ایمان کیا ہے اونہون نے کہا
اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا اس بات پر یقین کرنا دل سے اور زبان سے اقرار کرنا کہ سوا خدا کے کوئی پوجنے
کے لائق نہین اور نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اور جو کچھ تم غنیمت کا مال کافرون سے لیکر حاصل کرو اوس مین سے پانچوان حصہ
داخل کرو اور منع کرتا ہون مین تم کو چار چیزون سے کدو کی تونبی کے اور چوبین لاکھی و ... یعنی برتن کے نبیذ سے عن

قَيْسِ بْنِ وَهْبَانَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّ لِي جُرَيْرَةً أَنْتَبِذُ فِيهَا حَتَّى إِذَا غَلَا وَسَكَنَ شَرِبْتُهُ قَالَ مُذْ كَمْ هَذَا شَرَابُكَ قُلْتُ مُذْ عِشْرُونَ سَنَةً أَوْ قَالَ مُذْ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ طَالَ مَا تَرَوَّتْ عُرُوقُكَ مِنَ الْخَبَثِ ترجمہ قیس بن وہبان سے روایت ہے مینے ابن عباس سے کہا میرے پاس ایک چھوٹا گھڑا ہے مین اوس مین نبیذ بناتا ہون جب وہ جوش مار کر ٹھہر جاتا ہے تو اوسکو پیتا ہون اونہون نے کہا کتنے دنون سے تو پیتا ہے مینے کہا بیس برس یا چالیس برس سے (یہ راوی کا شک ہے) ابن عباس نے کہا بہت دنون تک تیری رگین پلیدی سے سیر ہوگئین وَمِمَّا اعْتَلُّوا بِهِ حَدِيثُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ جو لوگ تہوڑی شراب کو درست کہتے ہین اونکی دلیل ایک یہہ حدیث ہے جسکو عبد الملک بن نافع نے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ وَهُوَ عِنْدَ الرُّكْنِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الْقَدَحَ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا فَرَدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَأُتِيَ بِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ الْقَدَحَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِيهِ ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَى فِيهِ فَقَطَّبَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ أَيْضًا فَصَبَّهُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ هَذِهِ الْأَوْعِيَةُ فَاكْسِرُوا مُتُونَهَا بِالْمَاءِ ترجمہ عبد الملک بن نافع سے روایت ہے ابن عمر نے کہا مینے ایک شخص کو دیکھا رسول اللہ صلعم پاس ایک پیالہ نبیذ کا لایا آپ رکن پاس کھڑے تہے وہ پیالہ آپ کو دیا آپ نے اوسکو منہ سے لگایا تو تیز معلوم ہوا آپنے پھیر کر اوسی شخص کو دیدیا اتنے مین ایک اور شخص بولا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے آپنے فرمایا بلاؤ اوس شخص کو (جو پیالہ لایا تہا) پھر وہ آیا آپنے پیالہ اوس سے لے لیا اور پانی منگا کر اوس مین ملایا پھر اوسکو منہ سے لگایا اور منہ بنایا (اوسکی تیزی سے) پھر اور پانی منگوایا اور اوس مین ملایا بعد اوسکے فرمایا جب ان برتنون مین شراب تیز ہو جاوے تو اوسکی تیزی پانی سے مٹاؤ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبیذ مین اگر تیزی آجاوے تو پانی ملاکر اوسکو پینا درست ہے اور وہی شراب ہے تو تہوڑا اسکا پینا درست ٹھہرا یہہ دلیل ہے اون لوگون کی جو تہوڑا شراب درست کہتے ہین مگر روایت سے یہہ نہین نکلتا کیونکہ صرف تیزی آجانے سے حرمت نہین ہوتی جبتک نشہ پیدا ہو علاوہ اسکے یہہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ آگے آتا ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ترجمہ ابن عمر سے ایسی ہی روایت ہے امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد مین عبد الملک بن نافع ہے جو مشہور نہین اور اوس کی روایت دلیل لانے کے لائق نہین بلکہ ابن عمر سے اسکے خلاف مشہور ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَيْءٍ يَنِشُّ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے ایک شخص نے شرابون کو پوچھا اونہون نے کہا جو نشہ کرے اوس سے بچ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَيْءٍ يَنِشُّ ترجمہ زید بن جبیر نے کہا مینے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا شرابون کو اونہون نے کہا جو نشہ کرے اوس سے بچ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمُسْكِرُ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ حَرَامٌ ترجمہ ابن عمر نے کہا جو نشہ کرے اوسکا تہوڑا بہت سب حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

بن عمر نے کہا جو نشہ لاوے وہ خمر ہے اور جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰہُ الْخَمْرَ
وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے حرام کیا خمر کو اور ہر ایک نشہ
لانیوالا حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور ہر نشہ لانیوالی چیز خمر ہے
امام نسائی نے کہا یہ لوگ معتبر ہیں اور عادل ہیں اور مشہور ہیں ساتھ صحت روایت کے اور عبد الملک بن نافع ان لوگوں
میں سے ایک کے برابر بھی نہیں ہے اگرچہ عبد الملک کی تائید اوسی کے ایسے چند اور لوگوں نے بھی کی ہے عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ
عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ کُنْتُ فِیْ حَجْرِ ابْنِ عُمَرَ وَکَانَ یُنْقَعُ لَہُ الزَّبِیْبُ فَیَشْرَبُہُ مِنَ الْغَدِ ثُمَّ یُجَفَّفُ الزَّبِیْبُ
وَیُلْقٰی عَلَیْہِ زَبِیْبٌ اٰخَرُ وَیُجْعَلُ فِیْہِ مَاءٌ فَیَشْرَبُہُ مِنَ الْغَدِ حَتّٰی اِذَا کَانَ بَعْدَ الْغَدِ طَرَحَہُ ترجمہ صفیہ بنت عمرو
بن سعید سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے گود میں تھی انکے لیے سوکھی انگور بھگوئے جاتے پھر وہ اس کو دوسرے
دن پیتے پھر انگور خشک کر لیے جاتے اور اور دوسری انگور ملا کر پانی میں ڈالے جاتے پھر دوسرے دن اوسکو پیتے پھر پھینک دیتے
اور ان لوگون نے حجت پکڑی ہے ابو مسعود کی حدیث سے جو یہ ہے عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَطِشَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حَوْلَ الْکَعْبَۃِ فَاسْتَسْقٰی فَاُتِیَ بِنَبِیْذٍ مِنَ السِّقَایَۃِ فَشَمَّہُ فَقَطَّبَ فَقَالَ عَلَیَّ بِذَنُوْبٍ مِنْ زَمْزَمَ فَصَبَّ عَلَیْہِ
ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ اَحَرَامٌ ہُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیاسے ہوئے
کعبہ کے پاس آپنے پانی مانگا لوگ مشک میں سے نبیذ لائے آپنے اوسکو سونگھا اور منہ بنایا پھر فرمایا میرے پاس ایک ڈول لاؤ زمزم کے
پانی کا آپنے اوس پر پانی ڈالا پھر پیا ایک شخص نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں امام نسائی نے کہا یہ
روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے اسناد میں یحیی بن یمان ہے جس نے اکیلے اوسکو روایت کیا سفیان سے اور یحیی بن یمان کی روایت
قابل حجت لانے کے نہیں کیونکہ اوسکا حافظہ برا ہے اور وہ بہت خطا کرتا ہے عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ فِیْ بَعْضِ الْاَیَّامِ الَّتِیْ کَانَ یَصُوْمُہَا فَتَحَیَّنْتُ فِطْرَہُ بِنَبِیْذٍ صَنَعْتُہُ فِیْ
دُبَّاءٍ فَلَمَّا کَانَ الْمَسَاءُ جِئْتُہُ اَحْمِلُہَا اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّکَ تَصُوْمُ فِیْ ہٰذَا الْیَوْمِ فَتَحَیَّنْتُ
فِطْرَکَ بِہٰذَا النَّبِیْذِ فَقَالَ اَدْنِہِ مِنِّیْ یَا اَبَا ہُرَیْرَۃَ فَرَفَعْتُہُ اِلَیْہِ فَاِذَا ہُوَ یَنِشُّ فَقَالَ خُذْ ہٰذِہٖ فَاضْرِبْ
بِہَا الْحَائِطَ فَاِنَّ ہٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے مجھکو معلوم
تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعضے روز روزہ رکھتے ہیں میں نے ایکبار آپ کے روزہ افطار کرنے کے لیے نبیذ رکھا جسکو کدو کے
تونبے میں طیار کیا تھا جب شام ہوئی تو میں اوسکو اوٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے
معلوم تھا کہ آپ آج روزہ رکھتے ہیں تو میں آپ کے افطار کیواسطے نبیذ لیکر آیا آپ نے فرمایا میرے پاس لا اے ابا ہریرہ میں اوٹھا کر
آپکے سامنے لے گیا تو وہ جوش مار رہا تھا آپنے فرمایا لیجا اوس کو دیوار پر مار دے یہ تو وہ ہے جو یقین نہ رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے

دن ہیں - اور ایک دلیل اون لوگون کی حضرت عمر کا فعل ہے جو بیان ہوتا ہے عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب قال اذا خشیتم من نبیذ شدتہ فاکسروہ بالماء قال عبد اللہ من قبل ان یشتد ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا جب تم ڈرو نبیذ کی تیزی سے تو اوسکی تیزی توڑ ڈالو پانی سے - عبد اللہ نے کہا یعنی تیزی سے پہلے (اگر خوف ہو تیزی کا تو پانی ملا لو - اور بعد تیزی کے تو پینا درست نہین ہے) عن سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا بہ فلما قربہ الی فیہ کرہہ فدعا بہ فکسرہ بالماء فقال ہکذا فافعلوا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے ثقیف کے لوگون نے حضرت عمر کے سامنے شراب رکھا اونہون نے منگوایا جب منہ سے لگایا تو برا معلوم ہوا پھر پانی ملا کر اوس کی تیزی توڑ دی اور کہا ایسا ہی کیا کرو عن عتبۃ بن فرقد قال کان النبیذ الذی یشربہ عمر بن الخطاب قد خلل ترجمہ عتبہ بن فرقد سے روایت ہے حضرت عمر جو نبیذ پیا کرتے تھے وہ سرکہ ہوتا - امام نسائی نے کہا اسکی صحت پر یہ روایت دلالت کرتی ہے عن السائب بن یزید ان عمر بن الخطاب خرج علیہم فقال انی وجدت من فلان ریح شراب فزعم انہ شراب الطلاء وانا سائل عما شرب فان کان مسکرا جلدتہ فجلدہ عمر بن الخطاب الحد تاما ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے حضرت عمر لوگون کے پاس آئے اور فرمایا کہ مین نے فلان شخص کے منہ سے شراب کی بو پائی (وہ عبید اللہ تھے انکے صاحبزادے) پھر وہ بولا کہ یہ طلا کا شراب ہے (جو پکتے پکتے گاڑھا ہو جاتا ہے) لیکن مین دریافت کرونگا اوس نے کیا پیا ہے اگر نشہ لانے والا شراب پیا ہوگا تو مین اوسکو حد مارونگا پھر حضرت عمر نے اوسکو پوری حد ماری (اس سے معلوم ہوا کہ تھوڑا شراب پینا بھی درست نہین جب تو ہمین نشہ نہ ہو لیکن طحاوی نے کہا مسکر سے یہان وہ قدح ہے جس سے نشہ پیدا ہو بدلیل دوسری روایتون کی جو حضرت عمر سے طلا کی اباحت مین وارد ہوئی ہین)

ذکر ما اعد اللہ عز وجل لشارب المسکر من الذل والہوان والالیم العذاب بیان بعض ذلت اور خواری اور دکھ کے عذاب کا جو اللہ تعالی نے نشہ پینے والے کیلئے تیار کیا ہے عن جابر ان رجلا من جیشان وجیشان من الیمن قدم فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شراب یشربونہ بارضہم من الذرۃ یقال لہ المزر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امسکر ہو قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ان اللہ عز وجل عہد لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ الخبال قال عرق اہل النار او قال عصارۃ اہل النار ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص جیشان کا آیا اور جیشان ایک قبیلہ ہے یمن مین اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوس شراب کو جو اسکے ملک مین لوگ پیتے ہین اور وہ جوار سے بنتا ہے اوسکو مزر کہتے مین آپ نے فرمایا جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہے اور اللہ جل جلالہ نے یہ بات مقرر کر دی ہے کہ جو شخص نشہ پیئے اوسکو طینۃ الخبال پلاویگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا ہے فرمایا جہنمیون کا پسینہ یا انکے بدن کی پیپ

باب الحث علی ترک الشبہات جس چیز مین شبہ ہو اوسکو چھوڑ دینا بہتر ہے عن النعمان بن بشیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الحلال بین وان الحرام بین وبین ذلک امورا

مشتبهات وربما قال وان بين ذلك امورا مشتبهة وسأضرب في ذلك مثلا ان الله عز وجل حمى حمى وان حمى الله ما حرم وانه من يرع حول الحمى يوشك ان يخالط الحمى وربما قال يوشك ان يرتع وان من خالط الريبة يوشك ان يجسر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے بیچ میں بعض کام ایسے ہیں جنمیں شبہ ہے (کہ وہ حرام ہیں یا حلال) اور میں اسکی ایک مثال بیان کرتا ہوں اللہ تعالی نے ایک باڑ باندھی ہے اور اوس کی باڑ حرام ہے تو جو شخص باڑ کے پاس اپنے جانوروں کو چراوے وہ کبھی باڑ کو بھی چرا لیگا اسیطرح جو شخص شبہ کے کام کریگا وہ اور جرأت کریگا (اور حرام کا بھی مرتکب ہو جاویگا اسلیئے شبہ کے کاموں سے بھی باز رہنا بہتر ہے)

عن ابي الحوراء السعدي قال قلت للحسن بن علي رضي الله عنهما ما حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حفظت منه دع ما يريبك الى ما لا يريبك ترجمہ ابو الحوراء سعدی نے امام حسن سے پوچھا تمنے کونسی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر یاد کرلی انہوں نے کہا میں نے یہ یاد رکھا آپ فرمایا جو چیز تجھے شک میں ڈالے اوسکو چھوڑ کر وہ کر جس میں شک نہ ہو

الكراهية في بيع الزبيب لمن يتخذه نبيذا جو شخص شراب بناوے اوس کے ہاتھ انگور بیچنا مکروہ ہے

عن طاؤس انه كان يكره ان تبيع الزبيب لمن يتخذه نبيذا ترجمہ طاؤس جو تابعین میں سے ہیں مکروہ جانتے تھے انگور اوس شخص کے ہاتھ بیچنا جو شراب بناوے (کیونکہ اس میں اعانت ہے گناہ پر اور اللہ جل جلالہ نے فرمایا مت مدد کرو ایک دوسرے کے گناہ کی بات اور ظلم پر)

الكراهية في بيع العصير انگور کا شیرہ بیچنا مکروہ ہے

عن مصعب بن سعد قال كان لسعد كروم واعناب كثيرة وكان له فيها امين فحملت عنبا كثيرا فكتب اليه اني اخاف على الاعناب الضيعة فان رأيت ان اعصره عصرته فكتب اليه سعد اذا جاءك كتابي هذا فاعتزل ضيعتي فوالله لا ائتمنك على شيء بعده ابدا فعزله عن ضيعته ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے سعد کے باغ میں انگور بہت ہوتے تھے اور انکی طرف سے ان میں ایک شخص مقرر تھا ایک بار انگور بہت لگے تو داروغہ نے سعد کو لکھا کہ مجھے ڈر ہے انگور کے تلف ہونے کا تو اگر تم اجازت دو تو میں اوسکا شیرہ نکالوں سعد نے لکھا جب میرا یہ خط تجھے پہنچے تو باغ چھوڑ دے قسم خدا کی میں اب تیرا اعتبار کسی بات پر نہ کرونگا پھر اوسکو موقوف کر دیا باغ سے (کیونکہ شیرہ نکالنا ذریعہ ہے شراب بنانے کا)

عن ابن سيرين قال بعه عصيرا ممن يتخذه طلاء ولا يتخذه خمرا ترجمہ ابن سیرین نے کہا شیرہ اوس کے ہاتھ بیچ جو طلا بناوے مگر شراب نہ بناوے

ذكر ما يجوز شربه من الطلاء وما لا يجوز کونسے طلا پینا درست ہے اور کونسے نہیں

عن سويد بن غفلة قال كتب عمر بن الخطاب الى بعض عماله ان ارزق المسلمين من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقي ثلثه ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا کہ مسلمانوں کو پینے کے واسطے طلا جسکے دو حصے جل گئے ہوں اور ایک حصہ رہ گیا ہو (یعنی انگور کا شیرہ پکے

اوسکو اتنا پکاوین کہ دو حصے جل جاوین اور ایک حصہ گاڑہا رہ جاوے اوسی کو طلا کہتے ہین اور یہ حلال ہے عن جابر بن عبد
الله قال قرأت كتاب عمر بن الخطاب الى ابي موسى اما بعد فانها قدمت علي عير من الشام تحمل شرابا غليظا
اسود كطلاء الابل واني سألتهم على كم يطبخونه فاخبروني انهم يطبخونه على الثلثين ذهب ثلثاه
الاخبثان ثلث ببغيه وثلث بريحه فمر من قبلك يشربونه ترجمہ جابر بن عبد اسد سے روایت ہے مین نے حضرت عمر
کی کتاب پڑہی جو اونہون نے ابوموسی کو لکہی تہی بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو میرے پاس ایک قافلہ آیا شام سے اوس کے پاس ایک
شراب تہا گاڑہا سیاہ جیسی اونٹ لگانے کو طلا مین نے پوچہا اسکو تم کتنا پکاتے ہو اونہون نے کہا دو حصے تک دونون ناپاک حصے او
جل گئے ایک شرارت کا دوسری بدبو کا تو حکم کر دو اپنی ملک کے لوگون کو اوس کے پینے کا عن عبد الله بن يزيد الخطمي قال
كتب الينا عمر بن الخطاب رض اما بعد فاطبخوا شرابكم حتى يذهب منه نصيب الشيطان فان له اثنين
ولكم واحد ترجمہ عبد اسد بن یزید خطمی سے روایت ہے حضرت عمر رض نے لکہا بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو تم لوگ شراب کو یہان
تک کہ اوس مین سے شیطان کے دو حصے جل جاوین کیونکہ دو حصے اوسکے ہین اور ایک حصہ تمہارا ہے عن الشعبي قال كان
علي رض يرزق الناس الطلاء يقع فيه الذباب ولا يستطيع ان يخرج منه ترجمہ شعبی سے روایت ہے حضرت علی رض
لوگونکو طلا پلاتے تہے وہ ایسی گاڑہی ہوتی کہ اگر مکہی اوس مین گر جاتی تو پہر نکل نہ سکتی عن داود قال سألت سعيدا ما
الشراب الذي احله عمر رض قال الذي يطبخ حتى يذهب ثلثاه ويبقى ثلثه ترجمہ داود سے روایت ہے مین نے
سعید کو پوچہا حضرت عمر نے کس شراب کو حلال کیا تہا اونہون نے کہا جو دو حصے جلائی جاوے اور ایک حصہ رہ جاوے عن
سعيد بن المسيب ان ابا الدرداء كان يشرب ما ذهب ثلثاه وبقي ثلثه ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے ابو الدرداء
وہ شراب پیتے تہے جسکے دو حصے جل جاوین اور ایک حصہ رہ جاوے عن ابي موسى الاشعري انه كان يشرب من الطلاء ما ذهب
ثلثاه وبقي ثلثه ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے وہ طلا پیتے تہے جسکے دو حصے جل جاتے اور ایک حصہ رہ جاتا عن سعيد
بن المسيب وسأله اعرابي عن شراب يطبخ على النصف فقال لا حتى يذهب ثلثاه ويبقى الثلث ترجمہ سعید بن المسیب سے
ایک اعرابی نے پوچہا جس شراب مین سے آدہا حصہ جل جاوے اوسکا پینا درست ہے اونہون نے کہا نہین جب تک دو حصے جل نہ جاوین اور ایک
حصہ رہ جاوے عن سعيد بن المسيب قال اذا طبخ الطلاء على الثلث فلا بأس به ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا جب
طلا جلکر تیسرا حصہ رہ جاوے تو اوسکے پینے مین قباحت نہین عن ابي رجاء قال سألت الحسن عن الطلاء المنصف فقال
لا تشربه ترجمہ ابو رجاء نے کہا مین نے حسن سے پوچہا وہ طلا پی جاوے جسکا آدہا حصہ جلا ہو اونہون نے کہا نہین عن
بشير بن المهاجر قال سألت الحسن عما يطبخ من العصير قال ما تطبخه حتى يذهب الثلثان ويبقى الثلث ترجمہ
بشیر بن المہاجر سے روایت ہے مین نے حسن سے پوچہا کونسا شیرہ درست ہے جو پکایا جاوے اونہون نے کہا وہ جسکو تو اتنا پکاوے کہ دو حصے جل
جاوین اور ایک حصہ رہ جاوے عن انس بن مالك ان نوحا صلى الله عليه وسلم نازعه الشيطان في عود الكرم

فقال هذا لي وقال هذا لي فاصطلحا على ان لنوح ثلثها وللشيطان ثلثيها ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے حضرت نوح اور شیطان میں جھگڑا ہوا انگور کے درخت میں وہ لگا کہنے یہ میرا ہے یہ میرا ہے آخر صلح ہوئی
اس بات پر کہ دو حصے شیطان کے ہیں اور ایک حصہ نوح کا عن عبد الملك بن طفيل الجزري قال كتب
الينا عمر بن عبد العزيز ان لا تشربوا من الطلاء حتى يذهب ثلثاه ويبقى ثلثه وكل مسكر
حرام ترجمہ عبد الملک بن طفیل سے روایت ہے ہم کو عمر بن عبد العزیز نے لکھا مت پیو طلا کو جبتک اوس کے
دو حصے جل نہ جاویں اور ایک حصہ رہ جاوے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے عن مكحول قال كل
مسكر حرام ترجمہ مکحول نے کہا ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے ما يجوز شربه من العصير
وما لا يجوز کونسا شیرہ پینا درست ہے اور کونسا نہیں عن ابي ثابت الثعلبي قال كنت عند ابن
عباس فجاءه رجل فسأله عن العصير فقال اشربه ما كان طريا قال اني طبخت شرابا وفي
نفسي منه قال اكنت شاربه قبل ان تطبخه قال لا قال فان النار لا تحل شيئا قد حرم ترجمہ
ابو ثابت ثعلبی سے روایت ہے میں ابن عباس پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور شیرہ کو پوچھنے لگا انہوں
نے کہا پی جبتک تازہ ہو اوس نے کہا میں نے شراب کو پکا لیا ہے لیکن میرے جی میں کھٹکا ہے ابن عباس نے
کہا پکانے سے پہلے تو اوسکو پی سکتا تھا اوس نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا پھر آگ تو حلال نہیں کر سکتی اس
چیز کو جو حرام ہو (اس روایت کے بموجب طلا بھی حرام ہے) عن عطاء قال سمعت ابن عباس يقول
والله ما تحل النار شيئا ولا تحرمه قال ثم فسر لي قوله لا تحل شيئا لقولهم في الطلاء ولا تحرمه
الوضوء مما مست النار ترجمہ عطا سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے قسم خدا کی آگ کسی چیز
کو حلال نہیں کر سکتی اور نہ کسی چیز کو حرام کر سکتی ہے پھر اونہوں نے حلال نہ کر سکنے کی تفسیر بیان کی کہ لوگ
کہتے ہیں طلا حلال ہے حالانکہ وہ حرام تھی پکانے سے پہلے پھر آگ اوسکو نہ حلال کر سکیگی (تو جو حلال کہتے ہیں
اونکا خیال غلط ٹھہرا) اور حرام نہ کر سکنے کی تفسیر یہ بیان کی کہ لوگ کہتے ہیں وضو کرو وہ کھانا کھا کر جو انگار سے
پکا ہو حالانکہ وہ کھانا حلال تھا انگار لگنے سے پہلے تو انگار سے پکنے کے بعد بھی حلال ہوگا پھر اوس سے وضو
کیا ضرور ہے عن سعيد بن المسيب قال اشرب العصير ما لم يزبد ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا
شیرہ پیو جبتک اوس میں پھین نہ آوے عن هشام بن عائذ الاسدي قال سألت ابراهيم عن
العصير قال اشربه ما لم يتغير ترجمہ ہشام بن عائذ سے روایت ہے میں نے ابراہیم سے پوچھا شیرہ کو
اونہوں نے کہا پی جبتک بگڑی نہیں یعنی اوس میں تیزی نہ آوے عن عطاء في العصير قال اشربه حتى
يغلي ترجمہ عطا نے کہا شیرہ پی جبتک اوس میں جھاگ آوے عن الشعبي قال اشربه ثلثة ايام الا ان

یغلی ترجمہ شعبی نے کہا شیرہ پی تین روز تک مگر جوش آنے لگے (یعنی کھٹا ہو جاوے) تو نہ پی

ذکر ما یجوز شربه من الانبذة وما لا یجوز

بیان ان نبیذوں کا جنکا پینا درست ہے اور جنکا پینا درست نہیں

عن فیروز الدیلمی قال قدمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انا اصحاب کرم وقد انزل الله عز وجل تحریم الخمر فماذا نصنع قال تتخذونه زبیبا قلت فنصنع بالزبیب ماذا قال تنقعونه علی غدائکم وتشربونه علی عشائکم وتنقعونه علی عشائکم وتشربونه علی غدائکم قلت افلا نؤخره حتی یشتد قال لا تجعلوه فی القلل واجعلوه فی الشنان فانه ان تاخر صار خلا ترجمہ فیروز دیلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم انگور والے ہیں اور اللہ جل جلالہ نے حرام کر دیا شراب کو پھر ہم کیا کریں آپ نے فرمایا سکھا لو انگوروں کو میں نے کہا سکھا کر کیا کریں آپ نے فرمایا صبح انکو بھگو دو اور شام کو پیو اور شام کو بھگو دو اور صبح کو پیو میں نے کہا کیا ہم اوسکو رہنے نہ دیں یہاں تک کہ تیز ہو جاوے آپ نے فرمایا گھڑوں میں مت رکھو اگر وہ دیر تک رہیگا تو سرکہ ہو جاوے گا (مشکوں میں رکھو)

عن فیروز الدیلمی قال قلنا یا رسول الله ان لنا اعنابا فماذا نصنع بها قال زببوها قلنا فماذا نصنع بالزبیب قال انبذوه علی غدائکم واشربوه علی عشائکم وانبذوه علی عشائکم واشربوه علی غدائکم وانبذوه فی الشنان ولا تنبذوه فی القلال فانه ان تاخر صار خلا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن ابن عباس قال کان ینبذ لرسول الله صلی الله علیه وسلم فیشربه من الغد ومن بعد الغد فاذا کان مساء الثالثة فان بقی فی الاناء شیء لم یشربوه اهریق ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نبیذ بھگویا جاتا آپ اوسکو پیتے دوسرے اور تیسرے دن تک پھر تیسرے دن کے شام کو اگر کچھ بچ رہتا تو بہا دیتے اور اوسکو نہ پیتے

عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان ینقع له الزبیب فیشربه یومه والغد وبعد الغد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے منقی بھگوتے پھر آپ اوسکو اوس دن پیتے اور دوسرے دن اور تیسرے دن

عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینبذ له نبیذ الزبیب من اللیل فیجعله فی سقاء فیشربه یومه ذلک والغد وبعد الغد فاذا کان من آخر الثالثة سقاه او شربه فان اصبح منه شیئا اهراقه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے انگور خشک رات کو بھگوئے جاتے پھر آپ اوسکو ایک مشک میں بھر دیتے اور صبح کو دن بھر پیتے پھر دوسرے دن پیتے پھر تیسرے دن پیتے جب تیسرا دن ختم ہونے کو ہوتا تو اوروں کو پلاتے اور خود بھی پیتے پھر صبح کو اگر کچھ بچ رہتا تو اوسکو

پیا دیتے یعنی جو تھی سو صبح کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي السِّقَاءِ الزَّبِيبُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ مِنَ اللَّيْلِ

وَيُنْبَذُ لَهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً فَكَانَ يَغْسِلُ الْاَسْقِيَةَ وَلَا يَجْعَلُ فِيهَا دُرْدِيًّا وَلَا شَيْئًا قَالَ

نَافِعٌ فَكُنَّا نَشْرَبُهُ مِثْلَ الْعَسَلِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی اون کے لیے مشک مین انگور بھگوئے

جاتے صبح کو وہ رات کو پیتے اور شام کو بھگوئے جاتے وہ صبح کو پیتے اور مشکون کو دہویا کرتے اور اوس

مین تلچھٹ نہ ملاتے تیز کرنے کو اور نہ کوئی اور چیز ملاتے نافع نے کہا ہمنے وہ نبیذ پیا ہے شہد کے مانند

ہوتا عَنْ بَسَّامٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيذِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ يُنْبَذُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ

غُدْوَةً وَيُنْبَذُ لَهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ مِنَ اللَّيْلِ ترجمہ بسام سے روایت ہی مین نے ابوجعفر سے پوچھا

نبیذ کو اونہون نے کہا علی بن حسین یعنے امام زین العابدین علیہ وعلے آبائہ السلام کے لیے نبیذ رات

کو بھگویا جاتا وہ صبح کو اوسے پیتے اور صبح کو بھگویا جاتا تو وہ شام کو اوسے پیتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

سَمِعْتُ سُفْيَانَ سُئِلَ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ انْتَبِذْ عَشِيًّا وَاشْرَبْهُ غُدْوَةً ترجمہ عبداللہ سے روایت

ہی مینے سفیان سے پوچھا نبیذ کو اونہون نے کہا شام کو بھگو اور صبح کو پی عَنْ اَبِي عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ

اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ اَرْسَلَتْ اِلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَسْاَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَحَدَّثَهَا عَنِ النَّضْرِ

ابْنِهِ اَنَّهُ كَانَ يَنْبِذُ فِي جَرٍّ يَنْبِذُ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً ترجمہ ابوعثمان سے روایت ہے

وہ نہدی نہین اور شخص ہے کہ ام الفضل نے انس بن مالک سے پوچھوا بھیجا گھڑی کی نبیذ کو اونہون

نے حدیث بیان کی اپنی بیٹے نضر سے کہ وہ نبیذ بھگوتے ایک ٹھلیا مین صبح کو اور شام کو اوس کو پیتے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُجْعَلَ نُطْلُ النَّبِيذِ فِي النَّبِيذِ لِيَشْتَدَّ بِالنُّطْلِ ترجمہ

سعید بن المسیب مکروہ جانتے تہے نبیذ مین تلچھٹ ملانے سے وہ تیز ہو جاتا ہے عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ

اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْخَمْرُ لِاَنَّهَا تُرِكَتْ حَتَّى مَضَى صَفْوُهَا وَبَقِيَ كَدَرُهَا وَكَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ يُنْبَذُ عَلَى

عَكَرٍ ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا خمر کو خمر اس لیے کہتے ہین کہ وہ چھوڑ دیا جاتا ہی یہانتک کہ صاف صاف تمام

ہو جاتا ہے اور نیچے کا تلچھٹ رہ جاتا ہے اور وہ مکروہ جانتے تہے ہر نبیذ کو جس مین دردی یعنی تلچھٹ ملائی جاوے

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى اِبْرَاهِيمَ فِي النَّبِيذِ ابراہیم پر جو اختلاف ہوا ہے نبیذ کے بیان مین عَنْ

اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ شَرِبَ شَرَابًا فَسَكِرَ مِنْهُ لَمْ يَصْلُحْ لَهُ اَنْ يَعُودَ فِيهِ ترجمہ ابراہیم نے

کہا لوگ یون خیال کرتے تہے کہ جو شخص کسی قسم کا شراب پیے پھر اوس سے مست ہو جاوے تو دوبارہ اوس

کو نہ پیے عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِنَبِيذِ الْبُخْتُجِ ترجمہ ابراہیم نے کہا پکی ہوئی نبیذ یعنی شیرہ پینے مین

کچھ قباحت نہین عَنْ اَبِي مِسْكِينٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ قُلْتُ اِنَّا نَاْخُذُ دُرْدِيَّ الْخَمْرِ اَوِ الطِّلَاءِ فَنُنَظِّفُهُ

ـــه کو جو تازی نبیذ مین ملائی جاوے تیز کرنے کے لیے عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ فِي النَّبِيذِ خَمْرُهُ دُرْدِيُّهُ ترجمہ سعید بن مسیب نے کہا نبیذ مین تلچھٹ م

لم تنقع فيه الزبيب ثلثا ثم تصفيه ثم تدعه حتى يبلغ فتشربه قال يكره ترجمہ ابو مسکین
سے روایت ہے میں نے ابراہیم سے پوچھا ہم شراب یا طلا کی تلچھٹ لیتے ہیں پھر اوسکو صاف کرکے انگور
کو اوس میں بھگوتے ہیں تین روز تک پھر تین روز کے بعد اوسکو صاف کرکے چھوڑ دیتے ہیں یہانتک کہ وہ
اپنی حد کو پہونچ جاوے (یعنی تیز ہو جاوے) ابراہیم نے کہا یہ مکروہ ہے مگر اور علما کے نزدیک حرام ہے کیونکہ
شراب کی تلچھٹ خود نجس ہے اور حرام ہے پس وہ جس میں ملائی جاوے وہ بھی حرام ہے۔ عن ابن شبرمة
قال رحم الله ابراهيم شدد الناس في النبيذ ورخص فيه ترجمہ ابن شبرمہ نے کہا رحم کرے اللہ ابراہیم پر
لوگ سختی کرتے تھے نبیذ میں اور وہ اجازت دیتے۔ عن ابي اسامة قال سمعت ابن المبارك يقول
ما وجدت الرخصة في المسكر عن احد صحيحا الا عن ابراهيم ترجمہ ابو اسامہ سے روایت ہے میں نے
عبداللہ بن المبارک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے کسی کو مست کرنیوالی شراب کو اجازت دیتے نہیں سنا صحت
کے ساتھ مگر ابراہیم سے سنا (ابراہیم تابعین میں سے ہیں اور وہ اوستاد تھے حماد کے جو اوستاد تھے امام حنیفہ کے
پس ابراہیم کی تقلید سے ابو حنیفہ نے بھی مست کرنیوالی شراب کو اجازت دی مگر یہ اجازت جب ہی تک ہے
کہ تھوڑا پیوے جس سے نشہ نہ ہو اور اس قدر پینا جس سے نشہ ہو سب کے نزدیک حرام ہے۔ ابو اسامہ نے کہا
میں نے کسی شخص کو علم کا طلب کرنے والا عبداللہ بن مبارک سے زیادہ نہیں دیکھا شام یا مصر یا یمن یا حجاز
میں **ذكر الاشربة المباحة** کونسی شربت مباح ہیں عن انس قال كان لام سليم قدح
من عيدان فقالت سقيت فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم كل الشراب الماء والعسل واللبن
والنبيذ ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم پاس ایک پیالہ تھا لکڑی کا اونہوں نے کہا میں نے اس
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر ایک قسم کا شربت پلایا ہے پانی اور شہد اور دودھ اور
نبیذ عن عبد الرحمن بن ابزى قال سالت ابي بن كعب عن النبيذ قال اشرب الماء
واشرب العسل واشرب السويق واشرب اللبن الذي نجعت به فعاودته فقال الخمر
تريد الخمر تريد ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے میں نے ابی بن کعب سے پوچھا نبیذ
کو اونہوں نے کہا پانی پی اور شہد پی ستو پی دودھ پی جس سے تو پلا ہے (یعنی چھوٹی سے
اتنا بڑا ہوا ہے) میں نے پھر پوچھا اونہوں نے کہا تو شراب پینا چاہتا ہے شراب پینا چاہتا
ہے۔ عن ابن مسعود قال احدث الناس اشربة ما ادري ما هي فما لي شراب
منذ عشرين سنة او قال اربعين سنة الا الماء والسويق غير انه لم يذكر النبيذ
ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے لوگوں نے شراب نکالی ہیں معلوم نہیں کیا کیا لیکن میرا شراب

بیس برس سے یا چالیس برس سے کچھ نہیں سوا پانی اور ستو کے اور نبیذ کا ذکر نہیں کیا **عن** عُبَیْدَةَ قَالَ أَحْدَثَ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَدْرِي مَا هِيَ وَمَا لِي شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً إِلَّا الْمَاءُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ ترجمہ عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے لوگوں نے شراب نکال لی معلوم نہیں کیا کیا لیکن میرا شراب تو بیس برس سے یہی ہے پانی اور دودھ اور شہد **عن** ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ لِأَهْلِ الْكُوفَةِ فِي النَّبِيذِ فِتْنَةٌ يَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ وَيَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ قَالَ وَكَانَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ عُرْسٌ كَانَ طَلْحَةُ وَزُبَيْدٌ يَسْقِيَانِ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ فَقِيلَ لِطَلْحَةَ أَلَا تَسْقِيهِمُ النَّبِيذَ قَالَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْكَرَ مُسْلِمٌ فِي سَبَبِي ترجمہ ابن شبرمہ سے روایت ہے طلحہ نے کہا کوفے والے نبیذ کے باب میں ایک فتنے میں پڑ گئے جس میں چھوٹا بڑا ہوتا ہے اور بڑا بوڑھا ہوتا ہے (یعنے سب اس بلا میں مبتلا ہیں) ابن شبرمہ نے کہا جب کوئی شادی ہوتی تو طلحہ اور زبید لوگوں کو دودھ اور شہد پلاتے کسی نے طلحہ سے کہا تم نبیذ کیوں نہیں پلاتے اونہوں نے کہا مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ میرے سبب سے کسی مسلمان کو نشہ ہو جاوے **عن** جَرِيرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ لَا يَشْرَبُ إِلَّا الْمَاءَ وَاللَّبَنَ ترجمہ جریر سے روایت ہے ابن شبرمہ (جو کوفے کے فقہا میں سے تھے) نہیں پیتے تھے مگر پانی اور دودھ یہہ کمال تقوے سے تھا وگرنہ نبیذ جس میں تیزی نہ آئی ہو اور نشہ کا کچھ خوف نہ ہو بلکہ مثل شربت کے شیرین اور لطیف ہو پینا درست ہے ✦ فقط

تمت

تمام ہوئی کتاب اشربہ کی اور یہہ آخر ہے کتاب **مجتبی** کا جو امام نسائی نے تالیف کی ہے۔ الحمد للہ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا کہ چوتھا ربع بھی ترجمہ سنن نسائی علیہ الرحمۃ کا پورا ہوا۔ اور اوس کے پورے ہونے سے ہماری کتاب ختم ہو گئی۔ اللہ جل جلالہ اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے۔ اور اوس کی وجہ سے مسلمانون کو ہدایت کرے اور اپنے کرم و رحم سے مترجم کے گناہ معاف کرے اور اوسکا خاتمہ بالخیر کرے اور جناب فیض مآب حامی دین وملت نواب مستطاب نواب والا جاہ امیر الملک

جناب نواب معلی القاب مولانا سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کہ جنکی ذات بابرکات کے فیض سے تمام حدیث کی کتابونکا شیوع اور ترجمہ ہو رہا ہے اور اس زمانہ مین خدا جل جلالہ نے انہی کو اپنے دین اور ملت کی حمایت کے لیے منتخب برگزیدہ کیا ہے انہین کی ذات بابرکات کے باعث سے ریاست بھوپال تمام جہان مین مشہور ہو گئی ہے ورنہ اس ریاست کا نام بھی کبھی نہین سنا گیا تھا لیکن حاسدون نے جو انپر جھوٹی جھوٹی تہمتین گھڑی کر کر منصب عالیہ ریاست سے انکو معزول کرا دیا ہے پروردگار انکو پھر وہی منصب عطا فرماوے بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی اقبال کرے اور تمام مصائب اور بلیات دینی و دنیوی سے انکو محفوظ رکھے اور جو فیض کہ انکی ذات بابرکات کی ذریعہ سے ایک جہان کو انسے ہو رہا ہے اسکو برقرار رکھے اور انکے دونو صاحبزادون یعنے جناب نواب نور الحسن خان بہادر اور جناب نواب علی حسن خان بہادر کو اپنے پدر بزرگوار کے قدم بقدم چلاوے اور عمل بالحدیث اور اتباع سنت اور ابطال بدعت مین مصروف رکھے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع

واضح ہو کہ اس کتاب کا حال مفصل طور پر اسکی جلد اول کے مقدمہ مین درج ہے لیکن واسطے آگاہی عوام کے تھوڑا سا یہان بھی نقل کیا جاتا ہے کہا حافظ ابن حجر نے کہ کہا ابو جعفر بن الزبیر نے سب سے بہتر وہ کتابین ہین جنپر بالاتفاق مسلمانون نے اعتماد کیا اور وہ پانچ کتابین ہین (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ سنن نسائی) اور موطا امام مالک جو تالیفین سب پر مقدم ہے وہ رتبے مین ان سے کم نہین ہے اور ان لوگونکے مقاصد مختلف تھے صحیحین مین اور طرح کے فوائد مین اور ابو داؤد مین احکام کی حدیثین اتنی جمع ہین جو اور کسی کتاب مین نہین ہین۔ اور ترمذی مین فنون اور علوم حدیث ایسے ہین جو اور کتابون مین نہین ہین۔ اور نسائی نے سب سے باریک اور عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے ابو الحسن معافری نے کہا جب تو دیکھے حدیث کی تخریج کیطرف تو جس حدیث کو نسائی نے نکالا وہ صحت کیطرف زیادہ قریب ہے بہ نسبت اسکے جسکو سوا نسائی کے اور لوگون نے نکالا انتہیٰ

تاریخ طبع از خادم العلماء شیخ محی الدین تاجر کتب ساکن شہر لاہور مہتمم ہذا الکتاب

اللہ تعالے کے فضل و کرم سے یہ کتاب	جب سنوری	ہو چکی نسائی ترجمہ جب تمام بدعتی کا کاٹ سر دل نے کہا		سال تاریخ اسکی تب یہ کہی خوب نسائی زیب زینت سے چھپی		ماہ ربیع الاول [illegible] ہجری مین طبع ہوئی